البدر

یکم جنوری ۱۹۰۵ء

حضرت مسیح موعود بہ حیثیت کرشن

اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے کرشن اوتار ہونیکا بادی النظر میں ہر ایک کو اچنبا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر غور اور فکر کی نظر سے اسے دیکھا جاوے تو یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگا کہ اس زمانہ میں ان تمام راستبازوں کے اوتار کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ اقوام کے کسی زمانہ میں عظیم الشان مصلح گذرے ہیں۔ یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جس میں ہر ایک علم اور فن کے کمالات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک شے کی حقیقت معلوم کی جا رہی ہے اور زمین کی کیفیت کی تحقیق کیلئے صرف اپنی عزیز اوقات ہی کی قربانی نہیں کیجاتی بلکہ روپیہ مالوں کو پانی کی طرح بہایا جاتا ہے اور صرف مالوں پر ہی بس نہیں بلکہ عزیز جانیں بھی قربانی کی جا رہی ہیں جیسے کہ معلوم ہوگا۔ کہ قطبین اور وسط افریقہ کی تحقیقات کیلئے کئی قافلہ جاکر سمندر اور بر اعظم کی بھینٹ ہو گئے ہیں اور زمین کو کھود کھود کر اسکے اندر کے خزانہ باہر نکالے جا رہے ہیں بس جبکہ ارضی تحقیقات کی یہ حالت تھی تو روحانی سلسلہ جو کہ جسمانی سلسلہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہی ضرور تھا کہ سنت اللہ کے مطابق اسکی بھی حقیقتیں دنیا پر منکشف ہوتیں اور جو جو لوگ اس عالم روحانی کے فلاسفر اور ماہر گذرے ہیں انکی اصلی نقشے اور کمالات اہل عالم پر ظاہر کئے جاتے۔ جیسے کہ علم طبقات الارض اور علوم سماوی کی نسبت بہت سی دور از قیاس باتیں تجویز کیجاتی تھیں جیسا کہ زمین کی نسبت کہا جاتا تھا۔ کہ اسکا قیام ایک گائے کے سینگ پر ہے۔ اور جب وہ تھک کر اپنا دوسرا سینگ بدلتی ہے تو اسوقت زمین کو زلزلہ آتا ہے اور آسمان کی نسبت کہا جاتا تھا کہ یہ ٹھوس شے ہے اور چاند کی نسبت بیان کیا جاتا تھا۔ کہ اسکی ماں اسکے اندر بیٹھی چرخہ کات رہی ہے اور اب دوربینوں اور علوم و فنون کے ذریعہ سے ان تمام خیالات کا لچر اور پوچ ہونا ثابت ہو گیا ہے۔ ایسے ہی ضرور تھا۔ کہ گذشتہ راستبازوں کی نسبت جنکا زمین اور آسمان کی طرح انسان کی روحانی قیام کے لئے وجود ضروری تھا اور ہے جو جو غلط روایات بیان کیجاتی تھیں ان سب کا قلع قمع کیا جاتا اور ایک شخص ان تمام کا بروز ہو کر ان کے حقیقی نور کی روشنی سے دنیا کو منور کرتا۔

اسمیں شک نہیں کہ ازمنہ سالقہ میں ہر ایک امت اور گروہ میں خدا تعالے نے رسل الگ الگ ظہور پذیر ہوتے رہے لیکن چونکہ دنیا کی آخری دور میں طرح طرح کی ایجادوں اور کلوں اور ریل اور تار اور سٹیمروں کے جاری ہونے اور مطبع اور کاغذ کی کثرت سے مختلف بلاد اور امصار نے ایک ہی محلہ کے مکان میں ہو جانا تھا۔ اور بذریعہ اخباروں و رسالوں اور تصنیفات کی ارزانی کے تبادلہ خیالات کی آسان ترین راہیں نکل آنی تھیں۔ اسلئے ایک ہی مصلح اور ریفارمر تمام دنیا کے لئے کافی ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اسی لئے ایک عظیم الشان نبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث کئے گئے۔ جو کہ ان کل راستبازوں اور ہادیوں اور رسولوں کی روحانیت کے رنگ سے مزین تھے جو آپ کے زمانہ سے پیشتر ہر ایک امت اور قریہ میں گذر چکے تھے اور آپکو ایسی جامع تعلیم دیگئی جس میں ہر ایک گروہ اور امت کی اصلاح کا مواد موجود ہے چنانچہ آپ نے ان تمام رسولوں کو ان تمام الزاموں سے بری کیا۔ جو کہ انکے مخالف اور مکذب معاند اور خود ان کی گمراہ امت غلط فہمی سے ان پر لگا لی تھی۔ اگر دیگر امتوں میں یہ قابلیت اور مادہ ہوتا کہ وہ خدا کی طرف سے ماموریت کا فخر حاصل کر سکتے۔ تو ضرور تھا کہ مثل سابق کے ان میں بھی ماموریں اور مرسلین پیدا ہوتے۔ اور خدا سے تائید یافتہ ہو کر وہ اپنے اصل ہادی کی تعلیم کو قائم کرتے اور اسکی اتباع کی برکت سے لوگوں کے نفوس کا تزکیہ کرتے لیکن اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں کسی امت اور فرقہ میں سے کسی مامور من اللہ کا نہ پیدا ہونا اور امتوں کا گمراہ ہو کر در بدر بھٹکتے پھرنا اور نجات کیلئے کسی صراط مستقیم کا ہاتھ نہ آنا خود اس امر کی دلیل ہے کہ خدا تعالے نے انکے لئے ہرگز نہیں چاہا ہے۔ کہ پھر ان میں کسی کو اپنا فرستادہ بنا کر مامور کرے اس تیرہ سو سال کے سکوت نے آنحضرت صلعم کی ذات مبارک کو کل دنیا کے لئے مصلح اور مامور من اللہ ہونے پر مہر لگا دی ہے۔ اور اس لئے ضرور ہے کہ آپ کے زمانہ کے بعد جو عظیم الشان خلیفہ آپ کی گدی پر جانشین ہو وہ بھی آپ کے کمالات کی طفیل تمام سالقہ برگزیدوں اور روحانی مصلحوں کا اوتار یا بروز ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے یہ امر ضروری تھا کہ جیسے آپ نصاری کیلئے مسیح اہل اسلام کیلئے مہدی ہو کر مسیح اور مہدی کی نسبت جو غلو ہوا ہے۔ اس سے ہر دو کو پاک و صاف کر رہے ہیں اور خود طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر اپنے وجود پاک سے ثبوت دے رہے ہیں کہ دیکھو جو مسیح ہوتا ہے اس میں تو اس قسم کے عجز اور کمزوریاں ہوتی ہیں کہ وہ اپنی صحت پر بھی قادر نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ وہ خدا ہو سکے اور اپنی امن اور آشتی کی تعلیم سے ثابت کر رہے ہیں کہ جو مہدی ہوتا ہے وہ کبھی جنگ اور خون ریزی کو پسند نہیں کرتا۔ اور مہدی جیسے مصلح کیلئے جو جو خلاف شان کارروائیاں تسلیم کی گئی تھیں ان کے پاک وجود کو ان تمام آلائشوں سے پاک ثابت کر دیا ہے ایسے ہی کرشن ہو کر یہ بھی انہی کا کرشن تھا کہ حضرت کرشن کی ذات پاک پر جو جو اتہامات اور الزامات عائد کئے گئے ہیں اُس سے انکو بری کرتے اہل ہنود کی روایات پر اگر ہم غور کریں اور ان قصوں کو جو وہ حضرت کرشن کی نسبت بیان کرتے ہیں سچ باور کریں تو سوائے اسکے کہ کرشن جیسے پاک آدمی کو ایک فاسق آدمی قرار دیا جاوے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ پس ہندوؤں کیلئے یہ ایک عجیب نعمت ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ایک شخص جو کہ کیا تو اپنی ذاتی حسب نسب کے لحاظ سے۔ کیا تو حاجت کے لحاظ سے۔ کیا اپنی پاک زندگی کے لحاظ سے۔ کیا اپنے خدا سے تائید یافتہ ہونیکے لحاظ سے۔ کیا اپنے دعوے الہام و وحی کے لحاظ سے ایک عظیم الشان انسان ہے۔ وہ خود کرشن بنکر حضرت کرشن کی عظمت اور جلال کو دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔ اور بتلاتا ہے کہ کرشن تو ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ میں ہوں۔ نہ کہ ویسے جیسے تم بتاتے ہو۔ یہ ایک آسمانی تائید ہے جو کہ اہل ہنود کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اب دیکھیں کہ کونسی سعید قبول اور شقی رد کرتے ہیں۔

ایک رئیس نے نوکر کو قرآن کیسے پڑھایا

ایک متقی رئیس حضرت حکیم نور الدین صاحب کے مریدوں میں سے تھے ایکبار جب وہ اپنے محل سے نکلکر مسجد کو جانے لگے۔ تو رات کا وقت تھا دربان ایک پورب کا باشندہ تھا۔ وہ اپنے مذاق پر گیت گا رہا تھا۔ رئیس نے پوچھا۔ کہ تمہاری نوکری یہاں کتنے گھنٹہ کی ہے اُسنے کہا۔ کہ دو گھنٹہ کی تب رئیس نے ان دو گھنٹوں کو پانچ اوقات نماز میں تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ کل سے تمہاری نوکری ان مختلف اوقات میں ہوگی۔ اتنے اتنے منٹ تمہیں پہرہ دینا ہوگا۔ یہ تجویز کر کے اُسے صرف بسم اللہ اور اسکا ترجمہ بتلایا کہ بجائے گیت کے اسے کہتے رہو۔ وہ حسب الحکم اسی خوش الحانی سے کہتا رہا۔ جب رئیس نماز پڑھکر آیا۔ تو اسکے مقررہ منٹ گذر چکے تھے اُسے رخصت دیدی۔ بعد ازاں اسکا یہی دستور رہا۔ کہ نماز کیوقت اسکا پہرہ ہوتا۔ رئیس جب باہر آتا۔ تو اُسے ایک ایک کلمہ۔ مثل الحمد للہ۔ یا۔ رب العالمین۔ یا۔ ایاک نعبد۔ وغیرہ وغیرہ معہ ترجمہ بتلا جاتا۔ اور نماز پڑھکر جب واپس آتا۔ تو اُسے رخصت دیدیتا۔ اس طرح سے اُسے با معنے کل قرآن شریف یاد ہو گیا۔ حالانکہ وہ دیکھکر ایک حرف بھی نہ پڑھ سکتا تھا۔ حکیم صاحب کو یہ واقعہ اس طرح سے معلوم ہوا۔ کہ وہی پوربیا ایک شب ان کے مکان پر متعین تھا۔ بارہ بجے رات کو آپ نے سُنا۔ تو قرآن شریف کا بارہواں پارہ وہ بڑی خوش الحانی سے گا رہا تھا۔ حکیم صاحب نے وجہ پوچھی۔ تو اس پر اسنے سب حال بتلایا۔ جو لوگ اپنے خویش و اقارب اور اہل و عیال میں قرآن کا مذاق اور اُس کا عشق پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ اِس سچے واقعہ سے سبق حاصل کریں۔.......

(از درس قرآن شریف)

خطبہ عید الفطر ۹ دسمبر ۱۳۲۲ھ

جو کہ حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے مسجد اقصٰی میں پڑھا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ پ ۱

ایک دعا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب رب العزت اور رب العالمین اللہ جلشانہ کے حضور مانگی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے آنے اور اسکے شوکت کے ظہور کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل نے حضرت ابراہیم کے ذریعہ یہ دعا کی تقریب پیدا کر دی ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ تو ہمارا رب اور مربی اور محسن ہے تیری عالمگیر ربوبیت سے جیسے جسم کے قواے کی پرورش ہوتی ہے عمدہ اور اعلیٰ اخلاق سے انسان ذات تزئین ہوتا ہے ویسے ہی ہمارے روح کی بھی پرورش فرما اور اعتقادات کے اعلےٰ مدارج پر پہنچا۔ اے اللہ اپنی ربوبیت کے شان سے ایک رسول انہیں بھیجو جو کہ مِنْھُمْ یعنے انہی میں کا ہو اور اس کا کام یہ ہو کہ وہ صرف تیری (اپنی نہیں) باتیں پڑھے اور پڑھائے اور صرف یہی نہیں بلکہ انکو سمجھا اور سکھلا بھی دے پھر اس پر بس نہ کیجیو بلکہ ایسی طاقت جذب اور کشش بھی اسے دیجیو جس سے لوگ اس تعلیم پر کاربند ہو کر مزکے اور مطہر بنجاویں پھر تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تو عزیز ہے اور تیری باتیں حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اس دعا کی قبولیت کسطرح سے ہوئی وہ تم لوگ جانتے ہو اور یہ صرف اس دعا ہی کے ثمرات ہیں جس سے ہم یہ فائدہ اٹھاتے ہیں دعا ایک بڑی عظیم الشان طاقت والی شئے ہے علاوہ ابراہیم علیہ السلام کے جب دوسرے نبیوں کی کامیابیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کا باعث بھی صرف دعا ہی کو پاتے ہیں وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ آدم کو کرب و بلا سے نجات دی اور وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ نوح علیہ السلام کی کشتی کو پار لگایا قرآن شریف کے ابتدا میں بھی دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہے اور انتہا بھی دعا ہی پر ہے یعنی اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پر۔ جب ہم نبی کریم علیہ السلام کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے۔ کھانے پینے۔ نماز کے ادا کرنے۔ سودا سلف لانے۔ بات چیت کرنے غرضیکہ ہر ایک کام کی ابتدا ہی سے ہے پس خوب یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے جب انسان کسی غرض کی تکمیل کیلئے ظاہری سامان مہیا کرتا ہے تو اسے یہ علم ہرگز نہیں ہوتا کہ اس سے ضرور وہ غرض حاصل ہو جاویگی کیونکہ سامان کے بہم پہونچ جانیکے بعد اور مخفی در مخفی ایسے اسباب اور واقعات کی ضرورت ہوتی ہے جسپر اسکا علم ہرگز محیط نہیں ہوتا تو اس وقت صرف دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی غرض مطلوب کے حاصل کرنیکے لئے امداد طلب کرسکتا ہے اور اسی سے وہ مخفی در مخفی اسباب میسر ہو جاتے ہیں جن سے اس غرض کی تکمیل ہوتی ہے۔

بعض کمزور طبائع جو کہ دعا کی اس خوبی سے ناواقف ہیں انکو چاہئے اور لازم ہے کہ اسے ایک مجرب نسخہ مانکر استعمال کریں کیونکہ یہ ہزارہا راستبازوں کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ طبابت میں بھی عمدہ اور اعلےٰ نسخہ وہی ہوتا ہے جو کہ بہت سے بیماروں پر مفید ثابت ہوا ہو۔ اور اگرچہ ایک دو کو مضر بھی ہو لیکن فائدہ کی کثرت اسکے عمدہ ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے یہی حال دعا کا ہے ہر ایک کی طبیعت ایجاد نہیں کرسکتی اس لئے عام اور کمزور طبائع کے لئے مجربات کا استعمال داناؤں نے بھی تجویز کیا ہے اسلئے اس قسم کے لوگوں کو بھی پہلے فرضی طور پر اسکی خوبیوں کو مانکر اس پر عملدرآمد شروع کرنا چاہئے جسقدر بڑے بڑے علوم مثل ریاضی۔ هندسہ۔ جغرافیہ۔ علم الاخلاق صرف و نحو وغیرہ ہیں۔ ان سب کی ابتدا اول فرض پر ہے پھر اسی پر انسان ترقی کرکے بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پر پہونچ جاتا ہے۔ ایک پولیس مین کے ہتھے پڑکر فرضی طور پر ایک گھر کی تلاشی لی جاتی ہے گرچہ صرف ظنی امر ہوتا ہے مگر بسا اوقات مال بھی برآمد ہو جاتا ہے پس مومن کو چاہئے کہ نبی کریم کی تعلیم سے اور سید الفقہ راستبازوں کے تجربہ کی بناپر دعا کو ذریعہ بنا دے اور اپنی کمزوری کی آگاہی کیلئے بھی دعا ہی کرے تو اسے معلوم ہوگا۔ کہ دعا کیسی عجیب اور ضروری شئے ہے دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ بعض وقت مصلحت الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوء ظن کرنے لگتا ہے۔ اور نفس دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے استقلال اور جناب الٰہی پر حسن ظن رکھے۔

جو آیتہ میں نے پڑھی ہے۔ وہ ثمرہ عالم احمد نے ہمیں ظاہر فرمایا ہے کہ ایک رسول ہونا چاہئے جو کہ تیری آیات پڑھے اور پڑھائے اور لوگوں کو مزکے اور مطہر کرے یہ تین باتیں ہیں جو کہ اس دعا کے ذریعہ چاہی گئی ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ اول دو باتیں تعلیم اور تعلم تو اب تک موجود ہے بچہ بچہ اور عورتیں اور مرد اور حفاظ قرآن کی تلاوت میں مصروف ہیں اور علماء اور واعظوں کے ذریعہ سے لوگوں کو قرآن شریف کے اسرار و حقائق کا بھی کچھ نہ کچھ علم ہوتا ہے اور دونوں سلسلوں نے اب تک جاری رہکر اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابراہیم کی دعا نے قبولیت کا شرف ۲/۳ حصہ حاصل کرلیا ہے لیکن کیسے افسوس کی بات ہوگی اگر ہم یہ مان لیں کہ اس دعا کی جزو اعظم دوسروں کو مزکے اور مطہر بنانے کا کوئی سلسلہ نبی کریم کیطرف سے موجود نہ ہو۔ رسول کی بعثت کی علت غائی اور دعا کا مغز اور لب لباب تو یہی تھا۔ اور پھر اگر یہی نہیں رہا تو دعا کی قبولیت کیا ہوئی۔ خدا تعالیٰ کو چونکہ علم تھا کہ ایسے لوگ بھی ہونگے جو کہ اس دعا کی قبولیت کی نفی کریں گے اسلئے اُسنے اپنی پاک کلام میں وعدہ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ النحل یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین لوگوں کو مزکے اور مطہر بناتے رہینگے۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ جس دین کو اسنے ان کے لئے پسند کیا ہے اسمیں طاقت پیدا کر دیں گے اور ایسی مقدرت عطا کرینگے جس سے نفوس کا تزکیہ ہو۔ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ انکو مشکلات بھی پیش آوینگے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی پناہ ہوگا

مشکلات پیش آنیکا باعث یہ ہوا کرتا ہے کہ انسانی طبائع کسی کا محکوم ہونے میں مضائقہ کیا کرتے ہیں چنانچہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری حکومت کو یہ لوگ طوعاً اور کرھاً مانتے ہیں پس جب خدا کی حکومت کا یہ حال ہے تو جب انبیا علیہم السلام کی حکومت ہوتی ہو اس وقت لوگوں کو اور بھی اعتراضات سوجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں لَوْلَا نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ پ ۲۵ ع ۹ کہ وحی کا مستحق تو فلاں رئیس یا عالم تھا اس سے ظاہر ہے کہ لوگ رسول کی بعثت کیلئے خود بھی کچھ صفات اور اسباب تجویز کرتے ہیں جس سے ارادہ الٰہی بالکل لگا نہیں کہاتا علی ہذا القیاس۔ جب رسول کے خلیفہ کی حکومت ہوتی ہے تو انکو مضائقہ پر مضائقہ اور کراہت پر کراہت ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ۔ کہ کیا یہ لوگ الٰہی فضل کی خود تقسیم کرتے ہیں حالانکہ دیکھتے ہیں کہ وجہ معاش میں ہمنے انکو خود مختار نہیں رکھا اور خود ہم نے اسکی تقسیم کی ہے۔ پس جب انکو علم ہی

کہ خدا کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا ہے تو پھر انبیا اور اُن کے خلفا کا انتخاب بھی اسی کے ارادہ سے ہونا چاہیئے۔

سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ کہ تم میں محمدؐ خدا کا رسول ہے اگر تمہاری رائے پر چلے تو تمہیں مشکلوں اور دکھوں کا سامنا ہو۔ یہ خدا کا ہی انتخاب ہے جو کہ اپنا کام کئے جا رہا ہے یہ اسی کا فعل ہے کہ امام بنا دے خلیفہ بناوے تمہاری سمجھ وہاں کام نہیں آسکتی۔ رموز سلطنت خویش خسرواں دانند۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہمارے کہنے سے مامور کردے اور اُس کے اخلاق ردّی ثابت ہوں۔ ظالم۔ خود غرض۔ کینہ پرور نکل آوے تو دیکھو کسقدر مشکل پڑے اسی لئے لوگوں کو انجمنوں اور سماجوں میں اپنے منتخب کردہ پریسیڈنٹوں کو منسوخ کرنا پڑتا ہے۔ یا وہ لوگ خود الگ ہو جاتے ہیں انسان جب سے پیدا ہوا ہے اپنے جسم کو چیر پھاڑ رہا ہے اور زمین کا ایک ایک روڑا الٹ دیا ہے صرف اس لئے کہ اسکے بچاؤ کا سامان نکل آوے مگر دیکھ لو کہ کچھ پیش نہیں گئی۔ فن جراحی میں کمال کردیا ہے ہر ایک مرض کے جرم معلوم ہو گئے ہیں مگر پھر بھی بیماریاں ہیں موت کا بازار گرم ہے۔ اپنے زمانہ سے سو لاکھ سال پیشتر تک کا پتہ دیتا ہے کہ یہ تھا لیکن کل کیا ہوگا یا چند منٹوں کے بعد کیا پیش آنیوالا ہے۔ اسکا اُسے علم نہیں پھر کیسی نادانی ہے کہ اسقدر عظیم الشان کام کے انتخاب کو اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ نبی اور مامور ہمارے کہنے سے ہو۔

پس سوچنے کا مقام ہے کہ جب تلاوت اور تعلیم کا سلسلہ اس دعا کے مطابق ختم نہیں ہوا تو پھر تزکیہ نفس کا سلسلہ یعنے مامورین الٰہی کا وجود کیوں ختم ہو جاوے۔ اور جیسے رسولوں کی رسالت کسی کی رائے اور کہنے پر نہیں ہوتی تو خلافت کسی کے کہنے سے کیوں ہو جو مامور اور مرسل آتے ہیں وہ خدا ہی کے انتخاب سے آتے ہیں مخالفت صرف اس لئے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہو۔ اور وہ بتلا دے کہ یہ ہمارا انتخاب اور ہمارے ہاتھ کا پودا ہے اسی لئے اُن لوگوں کے بیرونی اور اندرونی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں جن کو یہ لوگ بڑے زور سے چیلنج دیتے ہیں۔ اِعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ پ۸ ع۳۔ کہ تم اپنی جگہ کوئی دقیقہ میری تباہی اور ناکامی کا ہرگز نہ چھوڑو اور کام کئے جاؤ اور میں بھی اپنا کام کر رہا ہوں انجام کار خود پتہ لگ جاویگا۔ کہ مظفر و منصور کون ہے پھر کہتے ہیں عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ پ۱۱ ع۱۴۔ کہ میرا بھروسہ خدا پر ہے۔ تم سب جمع ہو کر جو حیلہ چاہو کرلو۔ اور ایسا کرو کہ تمکو اپنی کامیابی میں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔ اور کوئی مفر میرے لئے نہ رہنے دو۔ پھر دیکھ لو کہ تم ناکام اور میں بامراد ہوتا ہوں کہ نہیں۔ پس ایسے ایسے موقعوں پر خدا تعالیٰ اپنے مرسلوں کے دشمنوں کو پست و پا کر کے بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا محافظ ہوں کہ نہیں اور یہ ہمارا مرسل ہے کہ نہیں۔ غرضیکہ انبیا کی بعثت میں ایک سِر ہوتا ہے۔ کہ اُن کے ذریعہ سے الٰہی تصرف اور اقتدار کا پتہ لگتا ہے۔

بیعت کے معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں اور جب انسان کسیکو دوسرے کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے تو اُس کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔ صحابہ کرام نے اپنے نفسوں کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیچکر آپکی اطاعت کو کہاں تک مد نظر رکھا ہوا تھا۔ اس کا حال دو حکایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ جن کا ذکر میں کرتا ہوں۔ جمعہ کے روز خطبہ ہو رہا تھا۔ اور لوگ کھڑے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عبد اللہ ابن سعد۔ ایک صحابی اُس وقت مسجد کی گلی میں آرہے تھے۔ آپکو بھی یہ آواز پہنچ گئی اور جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہا کہ میں نے سمجھا کہ خدا معلوم مسجد جانے تک جان ہو گی یا نہ یہ حکم سنا ہے۔ اسی وقت اسکی تعمیل کرلوں دوسرا واقعہ ایک صحابی کعب* نامی کا ہے جو کہ آنحضرت صلعم کا صحابی اور دولتمند آدمی تھا۔ آپ نے جب غزوہ تبوک کی طیاری کا حکم جماعت کو دیا۔ تو ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ طیاری کرنے لگا اور کعب نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک امیر آدمی ہوں اسلئے جس وقت چاہونگا ہر ایک سامان مہیا کرلونگا۔ چونکہ بستی کوئی بڑی نہ تھی۔ کہ افراط سے ہر ایک شئے موجود ہوتی اس لئے لوگ تو طیاری کر کے روانہ ہوئے۔ اور کعب پیچھے رہگیا۔ جب وہ بازار میں گیا تو اُسے کچھ بھی نہ ملا۔ اس کاہلی اور سستی کا اور کیا نتیجہ ہوتا۔ آخر کار شمولیت سے محروم رہا۔ جب آنحضرۃ صلعم واپس تشریف لائے تو کعب ایک حدیث میں خود بیان کرتا ہے۔ مجھے غم نے تنگ کیا اور میں جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپ کے غصّہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے اسمیں اعانت کا طلبگار ہوا جب خبر لگی کہ رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اسوقت مجھ سے یہ کذب دور ہو گیا اور میں نے جان لیا۔ کہ آپ کے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھے کبھی نجات نہ ہوگی۔ پس میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آپہنچے اور جب آپ سفر سے تشریف لایا کرتے تھے۔ تو اول مسجد میں نزول فرمایا کرتے تھے آپ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کی ملاقات کیلئے وہاں ہی بیٹھ گئے پس متخلف لوگ آتے اور سوگند کھا کھا کر اپنے تخلف کے عذر آپ کے سامنے بیان کرتے تھے اور یہ لوگ اسّی آدمی سے کچھ زیادہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے اُن کا ظاہر قبول فرمایا۔ اور اُن سے بیعت کی اور اُن کے لئے استغفار کیا۔ اور اُن کے باطن اللہ تعالےٰ کے سپرد فرمائے۔ جب میں خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا۔ اور مجھے کہا آگے آ میں سلام کہکر آپ کے آگے بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ تو کس سبب پیچھے رہگیا کیا تو نے سواری خرید نہیں کی تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے روبرو ہوتا تو خدا تعالےٰ نے مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کر کے اُس کے غصّہ سے صاف نکل جاتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بولکر آپ کو خوش بھی کرلونگا تو عنقریب خدا تعالیٰ آپکو مجھپر غضبناک کردیگا اور اگر آج میں نے آپ کے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھپر غضبناک ہونگے مگر خدا تعالےٰ سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں تخلف کیوقت پہلے سے بھی قوی اور خوش گذران تھا۔ (میری عرض سُنکر) آپ نے فرمایا۔ بیشک اسنے سچ کہا (اور مجھے فرمایا) کہ اوٹھ کھڑا ہو اور چلا جا تاکہ خدا تعالیٰ تیرے حق میں فیصلہ کرے (میں اُٹھ کھڑا ہوا) اور بنی سلمہ میں سے کچھ آدمی میرے پیچھے ہوئے اور مجھے کہتے تھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اِس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ آج تو نے رسول اللہ صلعم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کئے جیسے دوسرے متخلفوں نے کئے تھے تیرے گناہ کے لئے رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے کہ وے لوگ ایسے میرے پیچھے ہوئے کہ اُن کے کہنے سے میں نے بھی ارادہ کرلیا کہ لوٹ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنی پہلی تقریر کی تکذیب کروں پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے (یعنے کوئی اور بھی ایسا ہے جس نے میری جیسی تقریر کی ہو) انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اُنکو بھی رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے۔ میں نے کہا وہ دونوں کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور دوسرا ہلال بن امیہ واقفی وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے ایسے دو آدمی صالح کا نام لیا

---

* یہ قصہ ہم نے اصل کتاب حدیث سے نقل کردیا ہے کہ ناظرین کو واقفیت تامہ ہو۔

کہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ اور جن کا اقتدا کرنا چاہئے تھا
کہ ہاں کہو۔ جب انہوں نے میرے روبرو ان دونو کا ذکر کیا تو
میں چلا گیا (اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کے پاس پہلی تقریر
کی تکذیب کرنے نہ گیا) اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ متخلفین
میں سے ان تین آدمی سے کوئی کلام نہ کرے۔ کہتا ہے کہ لوگ
ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہم سے متغیر ہو گئے تا کہ وہ
زمین بھی مجھے بری معلوم دینے لگی گویا وہ زمین ہی نہ تھی
جسکو میں پہچانتا تھا۔ پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا
رہے اُن دونو میرے یاروں نے عاجز ہو کر اپنے گھروں میں
بیٹھکر رونا شروع کیا۔ اور میں جوان دلیر تھا۔ بازاروں میں پھرتا
تھا۔ اور نماز میں حاضر ہوتا تھا مگر مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا
اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلعم کو آکر سلام کہتا اور دیکھتا
کہ سلام کے جواب میں آپکے لب مبارک نے حرکت کی ہے
یا نہیں پھر میں رسول اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا
اور آنکھ چرا کر آپکی طرف دیکھتا۔ جب میں نماز کیطرف متوجہ
ہوتا۔ تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں آپ کیطرف دیکھتا
تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی کڑائی مجھ پر بہت ہو گئی تو
ایکدن میں ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر جو میرا چچا زاد
بھائی تھا اور میری اُس سے بہت محبت تھی باغ میں گیا اُسے
السلام علیکم کہا مگر اُس نے سلام کا جواب نہ دیا میں نے
کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے
معلوم ہے کہ میں اللہ اور رسول اللہ صلعم سے محبت رکھتا ہوں
وہ خاموش رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسکو
قسم دیکر کہا۔ وہ خاموش ہی رہا میں نے پھر تیسری دفعہ
جب قسم دیکر کہا تو اُسنے اسقدر کہا کہ اللہ اور رسول اللہ صلعم
خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میرے اشک جاری ہو گئے
اور باغ سے دیوار پر سے ہو کر وہاں سے نکل آیا میں بازار میں
چلا جاتا تھا کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں
غلہ فروخت کرنے کو آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے
کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے میری طرف اشارہ
کر دیا اُسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا اور چونکہ میں لکھا
پڑھا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھا۔ اس میں لکھا تھا اما بعد
ہمکو خبر پہنچی ہے۔ کہ تیرے صاحب نے تجھ پر ظلم کیا اور
خدا تعالیٰ نے تجھے ذلیل و ضائع نہیں کیا تو ہمارے پاس
چلا آ۔ ہم تیری پرورش کرینگے خط پڑھکر میں نے دل میں خیال
کیا کہ یہ بھی ایک بلا آئی (کہ کفار کو ہماری طرف طمع ہوئی ہے) پھر
اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس حال کو چالیس روز ہو گئے
تو ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا
اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے فرمایا ہے۔ کہ تو اپنی عورت
سے علیحدہ ہو جا میں نے کہا کہ آپ نے طلاق دینے کو فرمایا
ہے یا کیا۔ اُسنے کہا طلاق کو نہیں فرمایا مجامعت سے منع فرمایا

اور دوسرے دونو میرے یاروں کو بھی یہی کہلا بھیجا
میں نے اپنی عورت کو کہا۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کی
طرف سے فیصلہ کا حکم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے
گھر چلی جا۔ اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ صلعم
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ۔ ہلال
بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اسکا خادم کوئی نہیں کیا
آپ اسکی خدمت کرنے سے مجھے منع فرماتے ہیں آپنے
فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھ سے مقاربت نہ کرے اُسنے عرض کی
کہ خدا تعالیٰ کی قسم ہے وہ اس کام کی لائق ہی نہیں
واللہ وہ جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج
تک دن رات روتا ہی رہتا ہے بعضے لوگوں نے مجھے کہا کہ
تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلعم سے اجازت
طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے آپ سے اس کی خدمت
کرنیکا اذن لے لیا ہے۔ میں نے کہا اگر میں اس امر میں
آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور
میں جوان آدمی ہوں (یعنے عورت کے پاس ہونی مجھے
صبر کرنا مشکل ہے) تا کہ دس رات اور گذر گئیں اور ہمارے
اس حال کو پچاس رات ہو گئی پچاسویں رات کی صبح کو میں
فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر
پڑھکر اسی حالت میں بیٹھا تھا۔ جیسے خدا تعالیٰ نے
قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند
ہو رہا تھا۔ اور زمین باوجود کشائش کے مجھ پر تنگ ہو رہی تھی
کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر باآواز بلند
کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو۔ میں
سنتا ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان گیا کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے
کشائش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز
پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے قبول ہونے کی خبر کر دی
لوگ ہمکو بشارت دینے شروع ہو گئے اور دونو میرے
یاروں کے پاس بھی بشارت دینے والے پہونچے اور ایک
گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا۔ اور ایک آدمی نے بنی اسلم
میں سے پہاڑ پر چڑھکر آواز کی آواز گھوڑے کی سوار سے پہلے پہنچی
جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا
تو میں نے اپنے دونو کپڑے اُتار کر بشارت کے عوض میں
اسکو پہنا دئے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس روز میرے
پاس وہی کپڑے تھے۔ جو دیدئے اور میں نے دو کپڑے
عاریۃً لیکر پہن لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کرکے چلا راستہ میں لوگ
مجھے ملتے تھے۔ اور توبہ کی قبولیت کی تہنیت دیتے تھے
اور کہتے تھے کہ تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ
قبول فرمائی۔ تا کہ میں مسجد میں ہو پہنچا وہاں لوگ رسول اللہ
صلعم کے گرد مجتمع تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھکر

کھڑا ہو گیا اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور تہنیت دی واللہ
مہاجرین میں سے اسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں
ہوا۔ کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ یاد کیا کرتا تھا۔ کعب کہتا
ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلعم کو آکر سلام کیا اسوقت
آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا۔ آپنے فرمایا تجھے
بشارت ہو ایسے دن کی جب سے تو ماں سے پیدا ہے اس دن
سے بہتر کوئی دن تجھ پر نہیں آیا۔ میں نے گذارش کی کہ یہ بات
آپکی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کیطرف سے۔ فرمایا نہیں بلکہ اللہ
کیطرف سے ہے۔ اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک خوشی کے وقت
ایسا روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم اس
حالت کو جانتے تھے میں نے آپ کے سامنے بیٹھکر گذارش کی
کہ یا رسول اللہ میری توبہ میں سے ہی کہ میں اپنا مال صدقہ
کر دوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے لئے رکھ لو
کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کی کہ خیبر کی
غنیمت میں سے جو مجھے حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لئے
رکھتا ہوں میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ
نے میرے صدق کے سبب مجھے نجات دی ہے یہ بھی
میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی میں سچ کے
سوا کوئی بات نہ کرونگا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ
جسدن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے
اُسدن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں
کیا جیسا صدق مجھے الہام کیا ہے اور اُس دن سے
آجتک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ
کو بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

اب دیکھو کہ فرمانبرداری اسکا نام ہے
کہ جماعت سے ایک شخص الگ کیا جاتا ہے۔ بیوی کو بھی
حکم دیا جاتا ہے کہ اسکے پاس نہ جاوے اور دشمن کی
طرف سے دلداری اور امداد کا وعدہ ملتا ہے مگر سرمو
فرق نہیں آتا۔ غرضیکہ فرمانبرداری عجیب نعمت ہے۔ ہاں یہ
بہت [illegible] جیسے کسی کی فرمانبرداری میں اپنے آپ کو دیتے وقت
یہ ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ [illegible] شیطان کی بیعت تو نہیں
کرتے اس لئے کثرت سے [illegible] چاہئے
کہ کہیں سابقہ بدیاں اور غلطیاں [illegible] رسول
یہ خدا ہی کا دست قدرت ہے جو کہ انسان کو قائم مقام
کسی کو بناتا ہے ان پر مشکلات آتی ہیں مگر خدا بدلا دیتا ہے
ان لوگوں میں التعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ دونو
کمالات ہوتے ہیں خدا کے کاملہ صفات کے یہ لوگ گرویدہ
ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لاشے ہونا انکو
بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں [illegible]
انسان کی اپنی طاقت کا کام ہوتا۔ تو عقائد اور [illegible]
کے محقق اعلیٰ درجہ کے پارسا ہوتے مگر [illegible]

اخبث ہوکر خدا سے دور چلے جاتے ہیں اس لئے ترقی ہونیکے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی جسمیں کشش اور جذب کی طاقت ہو آوے۔ اس قسم کے انسان آتے ہیں لیکن لوگوں کے اندر جو غلط کاریاں ہوتی ہیں اُن سے بعد ہوجاتا ہے اُن غلط کاریوں کا ایک بڑی اصل کبر ہے جسکا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کے اول تواریخی واقعہ میں کیا ہے۔ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اول ہی انکار اور کبر ایک ایسی شے ہے جو کہ فیضان الٰہی کو روکدیتی ہے طاعون کے گذشتہ دورہ میں جو الہام حضرت اقدس کو ہوا تھا۔ اس میں بھی شرط لگی ہوئی تھی۔ کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِالْاِسْتِکْبَارِ۔ کبر۔ تزکیہ نفس کی ضد ہے اور دونو چیزیں ایک جا جمع نہیں ہو سکتیں۔

دوسری بات جو کہ انسانی ترقی کی سدراہ ہوتی ہے وہ اس کا نفاق ہے کہ جب کوئی دُکھ ہوتا ہے تو خدا سے لمبے چوڑے وعدے کرتا ہے کہ اگر یہ دُکھ مجھسے دور ہوجاوے تو میں فلاں فلاں کام کروں گا۔ تیری عبادت کرونگا صدقہ دونگا دین کی خدمت کرونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسی مواقع لوگوں کو بے روزگاری تنگی معاش کمی تنخواہ۔ اور اپنی اور بال بچوں کی بیماری وغیرہ میں پیش آتے ہیں لیکن جب مشکل کا پہاڑ ٹل جاتا ہے۔ تو سب بھول جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ کہ منافق ہوکر مرتے ہیں۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا۔

اَبٰی۔ استکبار۔ بدعہدی یعنے نفاق یہ تین باتیں ہوئیں۔ چوتھی جھوٹ کی عادت ہے جو کہ انسان کو فیض الٰہی سے محروم رکھتی ہے۔ پس چاہئے کہ ہمیشہ اپنا اندرونہ ٹٹولتے رہو۔ کہ ان عیبوں میں سے کوئی ہمارے اندر تو نہیں ہے۔ ایک طرف محرومی کے اسباب پر غور کرے دوسری طرف توبہ اور استغفار سے کام لے ورنہ یاد رکھو کہ بڑے خطرہ کا مقام ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ایک قوم نکلی تھی۔ اور موسیٰ نے ان کو الٰہی ارادوں سے اطلاع بھی دیدی تھی۔ کہ وہ کیسا انعام کرنا چاہتا ہے۔ اور جتلادیا تھا۔ کہ اگر تم حکم نہ مانوگے۔ تو خائب و خاسر ہوگے۔ مگر قوم نے عذر تراشے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چالیس سال جنگل میں بھٹکتے رہے۔ اور ترقی کی رفتار روکدی گئی اس سے ظاہر ہے کہ بعض وقت لوگوں کے اعمال ایک مامور کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں۔ اس لئے تم لوگوں کو فکر چاہئے کہ ایک شخص مامور و مرسل تم میں موجود ہے۔ تم نے اپنی برادری اور قوم اور خویش و اقارب کی پرواہ نہ کرکے اُسکے ہاتھ پر خود کو فروخت کردیا ہے۔ اگر تم میں وہی بلائیں اور ظلمتیں موجود ہیں جو کہ موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ والوں میں تھیں تو تم اُسکے راستہ میں روکڈالتے اور خود فیض سے محروم رہتے ہو جو دنیا میں تو اُسے قبول کرکے ناپسندیدہ ٹھیرے۔ مگر اب خدا کے نزدیک نہ ہو۔

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سکھ پاتا ہے۔ اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھکر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دلکو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے اور یہ طمع نہیں کرتا۔ تو عذاب سے بچا رہتا ہے۔ جو کہ طمع کرنیسے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع شہوت اور غضب کے تمام دُکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں۔ یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے۔ جو کہ انسان کو حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو کہ اکٹھا ہونیسے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ اکیلے پر وہ فضل نہیں آتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اسکی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے۔ تو وہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ دونو نہ ملیں اور اُن تمام آداب کو بجا نہ لائیں جو حصول اولاد کیلئے ضروری ہیں اسیطرح ایک بڑی جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہوسکتا ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا۔ کہ آسے مامائیں۔ خدمتگار۔ اور سونے۔ کھانے۔ پینے۔ نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرے اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ۔ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کرسکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانیکی کوشش میں نہ لگا رہیگا۔ تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کرسکوگے جو کہ ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ میں اسی کی طرف اشارہ ہے وحدت کی روح کو جو کہ صحابہ کرام میں پھونکی گئی تھی اسکو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ اس وحدت کے پیدا ہونیکے لئے چاہئے۔ کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہوگا۔ اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھوگے۔ تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا۔ اسی وحدت کی بنیاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ یعنے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اُن کی اطاعت اسی حال میں کرسکوگے۔ جبکہ تم میں تنازع نہ ہو۔ اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو۔ کہ قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہوگی۔ اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہوگی وہ نکل جاوے گی۔ یہ بات تم کو صبر اور تحمل سے حاصل ہوسکتی ہے۔ ان کو اپنے اندر پیدا کرو۔ تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہوکر وحدت کی روح پھونکیگی پس اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہو اور مخلوق کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہو۔ تو صبر اور تحمل سے کام لو۔ اور تنازع مت کرو۔ اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جاوے تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ لوگ روحانی بیماریوں کیلئے تو علاج اور دوا تلاش کرتے ہیں لیکن روح کی بیماری کا فکر کسی کو کبھی نہیں ہے۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت کی مثال ایک جنم کے اندھے کی سی ہے کہ اس سے اگر بینائی کی خوبی اور لذت دریافت کی جاوے تو وہ اُسے جانتا ہی نہیں ہے۔ اور اسی لئے اس کے آگے بینائی کی قدر بھی نہیں کیونکہ اس نے اس لذت کو پایا نہیں۔ پس اس وقت کے موجودہ مسلمان بھی اس طاقت کی خوبی کو جو کہ قومی اتحاد اور وحدت سے پیدا ہوتی ہے۔ نہیں پہنچانتے اسکی وجہ یہ ہے۔ ایک سلطنت ان کے ہاتھ سے جاچکی ہے۔ اور اسی لئے اسے اس طرف توجہ بھی نہیں۔ کہ دوسرے کو اپنے ماتحت کس طرح کیا کرتے ہیں آجکل اگرچہ ریفارمیشن کے مدعی تو سینکڑوں ہیں لیکن وہ کیا ریفارمیشن کریں گے جبکہ خود ہی بدعنوانیوں اور بدیوں میں گرفتار ہیں۔ دعوے تو ہے مگر سمجھ نہیں کہ یہ خدا کے مامور ہی کا کام ہے۔ جو کرسکتا ہے۔

پس اے عزیزو اور دوستو اپنی کمزوری کے رفع کیلئے کثرت سے استغفار اور لاحول کرو۔ اور رب کے نام سے دعائیں کروکہ خدا تعالےٰ تمہاری ربوبیت یعنے پرورش کرکے تم کو مظفر و منصور کرے تاکہ تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔ وہ نہ ہو کہ خدانخواستہ لعنت اُختہا کے مصداق (جب دوزخیوں کا ایک گروہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ تو جو اس میں اول موجود ہوں گے وہ اسے لعنت کرینگے۔ کہ ہم نے تو کچھ نہ کیا تم ہی کرتے) جیسے آجکل کے رافضی ہیں۔ اسکا بچاؤ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ سچی اتباع کرو۔ اپنے استنباط اور اپنے اجتہاد جس سے تم نفس کے دھوکہ میں آجاتے ہو۔ دور کرو۔ اپنے میں خوش معاملگی اور احسن سلوک پیدا کرو۔ بخل۔ حسد۔ کینہ سے بچو کہ خدا [illegible]

کے موافق جوکہ اس نے اپنے مرسل کی جماعت سے کیا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوة الدنیا پورا ہوکر رہے۔ مطلق انسان کی کوشش سے کامیابیاں حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ کیونکہ یہ سارے علل اسباب سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ دیکھو ایک سال کی جانکاہ محنت سے زمیندار خرمن جمع کرتا ہے مگر جسے اتفاق کہتے ہیں۔ اس سے آگ لگ کر ساری کا سارا خاک ہو جاتا ہے۔ اگر اُسے کامل علم ہوتا اور کامل اسباب حفاظت پر وہ احاطہ کرسکتا۔ تو کیوں یہ بربادی دیکھتا۔ یہی حالت انسان کے اعمال کی ہے اگرچہ وہ بڑے بڑے اعمال کرتا ہے لیکن ایک مخفی گند اندر ہوتا ہے۔ جس سے وہ تمام برباد ہوجاتے ہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جوکہ ذکر کیا۔ کہ دعا اور استغفار اور لاحول سے کام لو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں مضطر کی طرح لگے رہو۔ کہ مضطر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے۔ اور دعا کو قبول کرتا ہے۔ دوسرے کی تحقیر ہرگز مت کرو۔ کہ اس سے خدا بہت ناراض ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو حقیر جاننے والے لوگ نہیں مرتے جب تک کہ اُس گند میں خود نہ مبتلا ہوں جسکی وجہ سے دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت بیٹھ گئے اور پھر کھڑے ہوکر خطبہ کی تکمیل اسطرح سے کی۔

آج عید کا دن ہے اور رمضان شریف کا مہینہ گذر گیا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے فضل کے ایام تھے جبکہ اس نے اس ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا۔ اور عامہ اہل اسلام کے لئے اسی ماہ میں بڑا سقدر فرمائی۔ راتوں کو اٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات و صدقہ اس مہینہ کی برکات میں سے ہیں۔ آج کے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبہ کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبرگیری کرے۔ دو ٹک گیہوں یا کچھ یا جوکے ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے۔ اور جن کو خدا نے زیادہ موقعہ دیا ہے۔ وہ زیادہ دلویں۔ اس جگہہ مختلف ضرورتیں ہیں کہ جن کے لئے لوگوں کی خیرات کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کا کل روپیہ ایک جگہہ جمع ہوتا تھا اور پھر آپ اُسے مختلف مدوں میں تقسیم کردیا کرتے تھے ایک یہاں مدرسہ ہے۔ اور اسوقت اُسے بڑی ضرورت امداد کی ہے۔ مہمانوں کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں بعض وقت دیکھا گیا ہے۔ کہ ان بیچاروں کا سفر خرچ کسی گناہ کے باعث یا کسی مصلحت الٰہی سے جاتا رہتا ہے۔ مثلاً کسی نے چرالیا۔ یا گرگیا۔ وغیرہ۔ پھر غور کرو کہ مسافرت اور اجنبیت میں کسقدر تکلیف ہوتی ہوگی ایسے ہی ایک گروہ مساکین کا رہتا ہے۔ تو ان سب کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔

یہاں رہنے والے ۳ قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ جو حصول ایمان کیلئے رہتے ہیں۔ اور ان کو نہ ولیتہ تجربہ سے علم ہوگیا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے خبرگیری کرتا ہے۔ بعض لوگ ملازم ہیں اور ان کی معاش کی سبیل قائم ہے۔ اور ایک گروہ وہ ہے جوکہ صرف محبت کی وجہ سے رہتا ہے۔ مگر اپنی ضرورتوں کو رفع نہیں کرسکتا۔ پس میری رائے یہ ہے۔ کہ تم میں سے ایک جماعت قائم ہو۔ جو ان سب کی خبرگیری کیا کرے اور اس قسم کے صدقہ اور خیرات کے روپیوں کو مناسب مقام پر تقسیم کردیا کرے۔ بعض طالب علم مدرسہ کے اور بعض بیمار کے ہمارے پاس بھی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ اُن کے لئے خبرگیری کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس اگر جماعت قائم ہو۔ تو وہ اس کی بھی خبر لے سکتی۔ انسانی ہمدردی اور باہمی معاون کی بڑی برکات اور افضال ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر وعدہ فرماتا ہے۔ اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔

میں چونکہ یہاں رہتا ہوں۔ اور پھر سارے دن باہر رہتا ہوں اس لئے مجھے اِن ضرورتوں کا علم ہے۔ اور میری نسبت دوسروں کو کم ہے۔ خدا ہی انکا سرانجام دیکھنے والا اور مجھے بھی وہی دیکھنے والا ہے۔ ایسے امور کے لئے آپ سعی کریں۔ اور دوسرے بھائیوں تک بھی پہونچا دیویں جیسی ہمارے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کوئی فوجی کمانیر تھا۔ کوئی کاتب تھا۔ کوئی قرآن پڑھانیوالا تھا کوئی اخوۃ کی بہتری کی فکر کرنیوالا تھا۔ کوئی بادشاہوں کے پاس خطوط پہونچاتا تھا۔ کوئی نیک تحریکیں کرنیوالا تھا۔ ایسے ہی اگر مختلف مدیں مختلف لوگوں کے سپرد ہوں۔ اور ایک کمیٹی قائم ہوکر ان سب امور کی ترتیب کیا کرے۔ تو امید ہے کہ بہت کچھ انتظام ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ مجھے اور آپ کو عمل درآمد کی توفیق عطا فرماوے۔

اس کے بعد حکیم صاحب موصوف نے حضرۃ اقدس علیہ السلام سے درخواست کی۔ کہ حضور دعا فرماویں۔ کہ ہم سب کو نیکی اور عمل درآمد کی توفیق عطا ہو۔ خصوصاً مجھکو کہ لوگوں کو تو سُناتا ہوں کہیں خود ہی اس پر عمل درآمد سے نہ رہجاؤں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ فقط

چونکہ میرے معزز احباب احمدیہ [illegible] کارخانہ [illegible] بہت [illegible] سنت میری [illegible] بقایہ داران سے بھی اسی قسم کا [illegible] خیال ضرور [illegible] خانہ کا مدار [illegible]

میری آخری چٹھی پر احباب کی نظر عنایت

میں اپنے مولا کریم کا کمال شکرگذار ہوں جسنے اپنی پاک جماعت کو برگزیدہ ممبروں میں میری خدمات کی عزت افزائی کی ہے۔ تلافی مافات کے نام سے جو آخری چٹھی میں نے اپنے دوستوں کے نام ارسال کی تھی۔ اور جس میں ایک ایک کارڈ بھی ارسال کیا گیا تھا اُس کے جواب میں آجتک جو کارڈ اخبار کے خریداروں کی طرف سے وصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً ہمارا کارخانہ بھی خدا کے اُن پاک کلمات کا مصداق ہونیوالا ہے۔ جوکہ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء کو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے وہ کلمات یہہ ہیں

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

کیونکہ سوائے چند خطوط کے باقی کل خطوط ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور عام طور پر احباب نے عقد کے بجائے عہدہ قیمت اخبار کی منظور کرلی ہے۔ اور بعض نے ایک سالانہ اور دو سال کی پیشگی حسب درخواست کارخانہ منظور فرماکر قومی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ اور حقوق اخوۃ کی پاسداری کی ہے خدا تعالےٰ ان تمام صاحبان کو جزائے خیر دیوے میں انشاءاللہ اُن خطوط کو کسی بعد دیگرے درج اخبار کردونگا تاکہ میرے دوسرے بھائیوں کو بھی علم ہو جاوے کہ اس متبرک جماعت میں خدا تعالےٰ نے تالیف قلوب کا کسقدر مادہ رکھا ہے۔ اور برگزیدہ وقت حضرۃ امام الزمان علیہ السلام خلیفۃ اللہ فی الارض کے کلمات طیبات کی عظمت اور قدر ان لوگوں کے دلوں میں کس قدر ہے۔

صاحبان آپ کو علم ہے۔ کہ ہم سے پیشتر ایک امت گذر چکی ہے جس نے اپنی خدمت تبلیغ دین بجا لائے اور اپنے آقا اور امام حضرۃ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک قول و فعل کو عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھکر محفوظ رکھنے اور ضبط کرنے اور پھر ہم تک پہنچانے سے مراتب عالیہ قرب الٰہی کے حاصل کئے ہیں اور یہ اُنہی خدمات دینیہ کا نتیجہ ہے کہ ہم اور آپ ان کو رضی اللہ عنہم۔ رحمۃ اللہ علیہم۔ علیہم السلام۔ صل وبارک علی آل محمد وغیرہ دعاؤں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر آج جبکہ خداوند تبارک وتعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں بھی اسی قسم کا موقعہ دیدیا ہے تو یہ کسقدر ہماری غفلت اور کم فہمی ہوگی۔ کہ باوجود اُن تمام آسان ذرایع تبلیغ واتمام حجت و ضبط اقوال امام الزمان کے جوکہ بزنگ ریل۔ ڈاک مطبع اور کاغذ و قلم ہمیں حاصل ہیں۔ اُن ظلی مراتب عالیہ کے حصول سے اپنے نفسوں کو محروم رکھیں۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت کے مصداق صحابہ کرام ہوئے اور ولکم ما کسبتم کے مصداق ہمیں ہونا چاہئیے۔

میں آپ پر بخوبی ظاہر کرتا ہوں کہ اصل منشاء البدر کے اجراء کا حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور آپ کے اقوال اور افعال کو ضبط میں لانا ہے۔ اور میں اس امر کو بھی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ابھی تک

ہمدردانگی کو دوسرے کاموں پر مقدم رکھیں [illegible] منیجر

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جوکہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۲ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصیٰ میں فرمائی

بعد ادائے نماز ظہر چند احباب نے حضور علیہ الصلوٰۃ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ مسجد کے اندرون حصے میں تھے۔ اور وہیں کھڑے ہوکر آپ نے ارادہ فرمایا کہ تقریر کیجاوے۔ مگر چند احباب کی درخواست پر حضور باہر تشریف لے آئے۔ اور کھڑے ہوکر سلسلہ تقریر یوں شروع فرمایا:

میری طرف سے جماعت کیلئے بار بار یہی نصیحت ہے جو کہ میں کئی دفعہ اس جگہ اور دوسرے مقامات میں کرچکا ہوں۔ کہ انسان کی عمر ناپائیدار ہے اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسکے حاصل کرنے کے رستہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو اسکا اول حصہ تو بے ہوشی میں گذر جاتا ہے کیونکہ بچہ ہوتا ہے اور اسے کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ پھر دوسرا زمانہ اسپر آتا ہے کہ اگرچہ پہلوں جیسی بیہوشی تو اس میں نہیں ہوتی مگر جوانی کی مستی کی ایک بیہوشی ضرور ہوتی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں پھر تیسرا زمانہ آتا ہے جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ علم کے بعد بھی لاعلم ہو جاتا ہے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی ان میں جنون کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مخبوط الحواس نظر آتے ہیں اور بچپن کیسے خواص ان میں پائے جاتے ہیں۔ پس اب دیکھ لو۔ اور خوب غور کرو کہ انسان کو کسقدر مشکلات کا سامنا ہے بچپن تو ایک مجبوری کا زمانہ ہوا۔ کہ جس میں اسے کچھ ہوش ہی نہیں ہوتی۔ اور سوائے لہو و لعب کے اور چھوٹی خواہشات کے اور کوئی کام ہی اسکا نہیں ہوتا۔ آخرت کے علوم سے بھی ناواقف ہوتا ہے اور دنیاوی علوم سے بھی بے بہرہ۔ پھر جوانی نصیب ہوئی۔ تو نفس امارہ کے جذبات ایسے لگ جاتے ہیں کہ اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ اگر اللہ اور روز آخرت وغیرہ پر ایمان بھی لاتا ہے تو نفس امارہ اسے اپنی ہی طرف کھینچتا ہے پھر اخیر کے زمانہ میں اسکی مثال اس پھوک (تفضلہ) کی مانند ہو جاتی ہے جو کہ میوہ سے عرق نچوڑ لینے کے بعد رہ جاتا ہے۔ بچہ میں تو ایک حرکت بھی ہوتی ہے اور وہ نشو و نما کرتا رہتا ہے اور ماں باپ کو دیکھکر وہ ریس سے رکوع سجود بھی کرلیتا ہے۔ مگر پیرانہ سالی میں کسل اور کاہلی اسکے لاحق حال ہو جاتے ہیں جہاں پڑا وہیں پڑا رہتا ہے جہاں بیٹھا وہیں بیٹھا رہتا۔ پھر بعضوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کان سے بہرے بھی ہو جاتے ہیں غرضیکہ صرف ایک درمیانی زمانہ ہے کہ جس میں انسان اپنے نفس کا مطالعہ اور خدا کی پرستش کرسکتا ہے۔ اور اسکے ساتھ بھی ایسی آفات لگی ہوئی ہیں۔ کہ اگر وہ نگہداشت اور کوشش نہ کرے تو اسی سے جہنم یا جنت کی طیاری کرنے لگ جاتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں جن اخلاق عادات اور عقائد وغیرہ کا اپنے آپکو پابند بنا لیگا۔ پھر انکا اس سے چھوٹنا محال ہوگا پس چاہے تو وہ اس زمانہ میں اپنے لئے جنت کی بنیاد قائم کرے اور چاہے دوزخ کی اگر اسنے یہ زمانہ خدا کی بندگی۔ ترک نفس کی آرائش اور خدا کی اطاعت میں گذارا ہوگا تو اس کا اسے یہ پھل ملیگا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کرنیکے قابل نہ رہیگا اور کسل اور کاہلی اسکے لاحق حال ہو جاویگی۔ تو فرشتے اسکے نامہ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ لکھتے رہینگے۔ جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجالاتا تھا۔ اور یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ اسکی ذات پاک اپنے بندہ کو معذور پاکر باوجود اسکے کہ وہ عمل بجا نہیں لاتا۔ پھر بھی اسکے اعمال اسکے نام درج ہوتے رہتے ہیں بڑے بوڑھوں کا دنیا میں موجود ہونا جو ان کے لئے عبرت کا مقام ہے مگر انسان ایسا غافل ہے کہ اس قسم کا مشاہدہ ہے کہ وہ باوجود آنکھیں ہونے کے نہیں دیکھتا اور باوجود کان ہونے کے نہیں سنتا۔ ورنہ اسی قسم کے نظاروں کو دیکھکر وہ اپنی جوانی کے ایام میں خداتعالیٰ سے اپنے تعلقات مضبوط کرلے۔

پس اب سوچنا چاہئے کہ یہ تین زمانے بچپن۔ جوانی اور پیرانہ سالی کے انسان پر گذرتے ہیں اور ان میں کسقدر مشکلات اسکے لئے ہوتی ہیں۔ دو زمانے یعنے بچپن اور بڑھاپا تو خود ہی نکمے اور ردی ہیں کہ ان میں انسان کچھ نہیں کرسکتا۔ ان درمیان کا زمانہ جوانی کا کچھ تھا کہ جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا تھا۔ سو اسے نفس امارہ کے جوشوں نے ردی بنا دیا ہوا ہے قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اسی نفس کا تذکرہ ہوا ہے۔ **وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم** اس میں یوسفؑ فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے نفس کو بری نہیں کرتا۔ وہ تو ہمیشہ بدی کی ہی ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ خدا ہی رحم کرے۔ تو اسکے جذبوں اور جوشوں سے انسان بچ سکتا ہے۔ اور میرا رب تو غفور اور رحیم ہے اسنے مجھپر رحم کیا ہی ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ زمانہ موجودہ کے فساد اور بدیوں سے محفوظ رہنے کیلئے صرف انسان کی اپنی ہی کوشش کافی نہیں ہے۔ بلکہ خداتعالیٰ کے رحم اور فضل کی بھی ضرورت ہے جسکے حاصل کرنیکا ذریعہ صرف دعا ہی ہے۔ ہر ایک چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی زہد اور تقوے کا بھی ایک ظاہر ہوتا ہے اور اکثر لوگ بظاہر متقی اور زاہد ہوتے ہیں لیکن جب تک خدا کا فضل اور رحم بھی انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک وہ اس کے کام نہیں آسکتا۔

عقلمند انسان کا یہ کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس زمانہ کے مفاسد پر غور کرے اور عقل اس لئے اسے دیگئی ہے کہ وہ اس طوفان عظیم سے جو کہ لوگوں کی روحانیت کو تباہ کر رہا ہے اپنے آپ کو بچاوے۔ سو اسکے لئے اول تدبیر تو یہ ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گڑھے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ جو جان بوجھکر اپنی جان کو دکھ دیتا ہے۔ یا زہر کھاتا ہے۔ تو اسپر کوئی رحم نہیں کرتا اور اس کا طریق یہی ہے۔ کہ اس قسم کی مجلسوں اور صحبتوں اور رفیقوں اور دوستوں سے پرہیز کرے جو کہ اسکی روحانیت پر برا اثر ڈالتے ہیں ہماری جماعت کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان باتوں کا لحاظ رکھے۔ کیونکہ خدا نے اسے اس لئے منتخب کیا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بطور نمونہ کے ہو اسلئے بہت ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے ہر ایک فعل اور حرکت میں نگاہ رکھے۔ کہ وہ اسکے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک ہدایت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا کہ نہیں اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے۔ ان باتوں کے حصول کیلئے تدبیر سے کام لیں کہ بری صحبت اور مجلس سے اپنے آپکو بچاویں بری عادتوں کو ترک کریں اور جہاں تک بس چل سکتا ہے نیکی کے حصول کیلئے تدبیریں کریں کیونکہ تقوے اور نیکی کے حصول کیلئے تدابیر کی جستجو میں لگے رہنا بھی ایک عبادت ہے اور جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے۔ تو عادت اللہ یہی ہے کہ اسکے لئے کوئی نہ کوئی راہ کھولدی جاتی ہے لیکن جو شخص بدی سے بچنے کی اور نیکی کو عمل میں لانے کی تدبیر نہیں کرتا۔ سمجھو کہ وہ بدی پر راضی ہوگیا ہے اور ایسے آدمی سے بدی کا چھوڑنا محال ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ تدبیر میں لگا ہوا ہے تو اس کا نفس امارگی سے نکلکر خداتعالیٰ کے نزدیک لوامہ بنتا جاتا ہے کیونکہ یا تو پہلے امارہ تھا کہ سوائے بدی کے اور اسے کچھ سوجھتا ہی نہ تھا۔ اور اب اس کی جنگ شروع ہوگئی ہے کبھی غالب ہوتا ہے کبھی مغلوب۔ ایک فعل بد کا ارتکاب کرتا ہے تو پھر اس پر پچھتاتا ہے اور سوچتا ہے کہ اسکی تلافی کیونکر ہو۔ اور چونکہ وہ ملامت کرتا ہے اس لئے اسکا نام لوامہ ہو جاتا ہے۔ خدا نے بھی اسی لئے اسکی قسم قرآن شریف میں کھائی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی حالت سے خدا کیطرف ایک رجوع ظاہر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکے قریب ہو جاوے پس تم کو تاکید ہے کہ جب کسی مقام پر بدی کو دیکھو تو اسے ترک کرو۔ اور دور ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ اس کی لپیٹ تمکو بھی لگ جاوے جیسے دنیا کے کاموں میں تدابیر کرتے ہو۔ اور اسکی ترقی اور جاہ جلال کیلئے فکروں میں لگے رہتے ہو ایسے ہی دین اور اپنی اصلاح کیلئے تدابیر کرو اور فکروں میں لگے رہو۔ تو اصل بات جو تمہارے لئے ضروری ہے وہ یہی ہے کہ حصول تقوے اور نیکی پر عملدرآمد کیلئے تدبیر سے کام لو۔

دوسری بات اور دوسرا طریق جو تمہیں اختیار کرنا چاہئے اور جو کہ دراصل سب سے مقدم ہے اور جسکی تعلیم خداتعالیٰ نے بھی دی ہے وہ یہ ہے کہ دعا کرو۔ **ادعونی استجب لکم** میں خداتعالیٰ کا یہ وعدہ موجود ہے۔ کہ تم دعا کرو میں قبول کرونگا۔ دراصل بات یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور مسلمانوں نے بھی اس میں سخت ٹھوکر کھائی ہے کہ دعا جیسی شے کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ باقی آئندہ

نوٹ۔ اس اخبار میں صرف ایک ہی صفحہ کی گنجائش تھی باقی چھپ چکا تھا۔ اس لئے تقریر کا حصہ دیدیا گیا۔ باقی عنقریب بلا قید تاریخ کے چھاپ کر ارسال کر دیا جاوے گا۔

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۲ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصےٰ میں فرمائی

(گذشتہ اشاعت البدر نمبر ۱ صفحہ ۱۰ سے آگے)

حالانکہ مسلمانوں کے لئے یہی ایک شئے قابل فخر ہے۔ کہ دوسری کوئی قوم اس میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ اور قوموں نے بدیوں میں پڑکر اور اُن سے راضی ہو کر دعا کا قصد ہی نہیں کیا۔ مثال کے طور عیسائیوں کو لو۔ کہ جنہوں نے کفارہ اور قربانی پر بھروسہ کیا ہے اب جبکہ یہ ایمان ہے۔ کہ میرے سب گناہ بخشے گئے ہیں۔ تو اسکے اندر دعا کی تحریک اور جذبہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے دعا کی ضرورت تو اسے پیش آتی جس کو یہ ایمان اور یقین ہوتا ہے کہ میں گرفتار ہوں۔ اور جسکو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ گناہ مجھے ضرر پہونچاوینگے یا عذاب کا موجب ہونگے اسے دعا کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس جیسے کسی دوسری راہ پر بھروسہ ہے۔ وہ دعا کی راہ پر کب آویگا۔

لیکن یاد رکھو۔ کہ دعا صرف زبانی بک بک اور ذق ذق کا نام نہیں ہے بلکہ دعا اس بات کا نام ہے کہ دل خدا کے خوف سے بھر جاوے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گر پڑے ہر ایک قسم کی طاقت اور قدرت اسی سے چاہے۔ اور اپنی کمزوری کا بار بار اسکے آگے اعتراف کرے یہ حالت جو کہ بالکل موت کی حالت ہوتی ہے نصیب ہو۔ تو اسوقت دعا ہوتی ہے۔ اور اس حقیقت سے بے علم رہنے کی وجہ سے بہت لوگ دعا اور اسکی تاثیر سے منکر ہو گئے ہیں۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہیگا۔ دعا کی ضرورت ہی کیا ہے یہ صرف اُن کا ایک بہانہ ہے ورنہ اگر ان کا اعتقاد یقینی طور پر اسی پر ہوتا۔ کہ جو ہونا ہے ہو کر ہی رہیگا۔ تو پھر دکھوں اور بیماریوں میں وہ تدابیر اور علاج کیوں کرتے ہیں۔ اگر ایسے ہی متوکل اور رضا بقضا ہیں تو ذرا سے درد پر..... ڈاکٹروں اور طبیبوں کو کیوں بلاتے ہیں سید احمد خان بھی دعا کے بڑے منکر تھے۔ مگر جب پیشاب بند ہوا تو دہلی سے ڈاکٹر منگوائے گئے افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کی سمجھ میں یہ موٹی سی بات نہیں آتی۔ کہ جب ظاہری دنیا اس قادر خدا کے ملکوت میں ہے تو باطنی کس واسطے نہیں ہے ایک پہلو میں اسکی قدرت کے تصرفات مانتے ہیں۔ اور دوسرے میں جا کر انکار کرتے ہیں۔ قضا و قدر پر تو ہمارا بھی ایمان ہے لیکن [illegible] کیسے ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص [illegible] سے تڑپ رہا ہو [illegible] کا سٹر آئل دینے [illegible] رفع ہو جاتی ہے [illegible] ایسے ہی زمینی [illegible] دانے ڈالتا ہے تو اسکا کھیت کیسا پھولتا ہے پس جب تجارب سے ایک بات ثابت ہے تو اس کی بحث میں پڑنا اور ایک کھلی حقیقت سے انکار کرنا نادانی ہے۔ دعا سے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس نکتہ پر دعا اثر کرتی ہے اس سے دور رہکر لوگ ہٹ جاتے ہیں۔ اور پھر عدم استقلال کی وجہ سے ابتلا میں پڑتے ہیں کیونکہ جب تک کسی شئے کی پوری خوراک نہیں استعمال کی جاتی تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر ایک شخص کو ایک روٹی کی بھوک ہو تو ایک دانہ یا ایک کھجور سے اس کی سیری ہرگز نہ ہوگی۔ ایسے ہی جب تک دعا اپنی پورے آداب کے ساتھ نہ کی جاوے اور جس حد تک وہ درجہ استجابت حاصل کرتی ہے۔ اس حد تک نہ پہونچے تب تک اس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ ورنہ دعا تو ایک ایسی شئے ہے۔ کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جو کہ اسکے ذریعہ سے حل نہ ہو اور کوئی بیماری ایسی نہیں جو کہ اسکے ذریعہ دور نہ ہو۔ کوئی غم ایسا نہیں جو دعا سے نہ جائے۔ پس بڑا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جو کہ دعا پر بھروسہ کرتا ہے انسان ہر وقت ایک سیلاب میں پڑا ہوا ہے۔ اور دعا ہی ایک ایسی شئے ہے جو کہ اس سے اسکو نجات دلا سکتی ہے سورۃ فاتحہ میں بھی خدا تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے اور اپنی انہی صفات کا ذکر اول کیا ہے جن سے دعا کی تحریک دل میں ہوتی ہے وہ صفات اسکے۔ رب العلمین۔ رحمن۔ رحیم ہیں رب کے معنے کہ ذرہ ذرہ کی ربوبیت اسی کے ہاتھ میں ہے عالم اسے کہتے ہیں جس کا علم انسان کو ہو۔ اور جس کی خبر اُسے مل سکے گویا کہ ارواح اور اجسام کی وہی ربوبیت کرتا ہے حقایق اور معارف وہی بخشتا ہے۔ رحمان ہے کہ قبل پیدائش انسان کے بلا محنت و مزد کے اسکے آرام کے سامان مہیا کرتا ہے۔ رحیم ہے کہ ہر ایک عمل کی جزا دیتا ہے اور ان صفات کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے کہ تو جو رب رحمان اور رحیم ہے میری مشکل کشائی فرما اور وہ صراط مستقیم دکھا جو تو نے پیارے برگزیدوں کو دکھاتا رہا ہے ہم تیری راہ بجز تیرے فضل کے نہیں پا سکتے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ اور اسکی تجلیات کا ظہور دعا کو چاہتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ انسان کو مخلصی ملتی ہے تو یہ دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ جو اسے کامل یقین اور طاقت سے استعمال میں لاویگا اسکے مشکلات ضرور دور ہو جاوینگے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہی انسان پاک ہو سکتا ہے۔ اور کوئی راہ اُس کے پاک ہونے کی نہیں ہے۔

دوسرے مسلمانوں کی طرح ہماری جماعت کو ہرگز دعا کی بے قدری نہ کرنی چاہئے۔ اور ان تمام پتھروں کو راستہ میں سے دور کر دینا چاہئے جو کہ اسکی روک ہوتے ہیں جیسے پانی کے آگے پتھر ہوں تو وہ رُک جاتا ہے ایسے ہی دوسرے لوگوں نے گندے پتھر دعا کی راہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور وہ اُن کی اپنی بدکاریاں اور بدعقیدگیاں ہیں۔ لیکن تم لوگوں کو اُن کی مثال نہ ہونا چاہئے۔ اور تمہارا کوئی کاروبار دعا کے سوا نہ ہوا کرے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دعا کی عادت ڈالو۔ اور اس سے غافل ہرگز نہ ہو۔ عیسائیوں کی طرح ہرگز مت ہو۔ کہ جنہوں نے کفارہ پر بھروسہ کر کے دعا کی ضرورت کو معدوم کر دیا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک بھی دعا کوئی شئے نہیں ہے کیونکہ جس نے اعمال کی پاداش میں کروڑہا جونیں بدلنی ہیں۔ اور جس کا ایمان ہے کہ بجز اسکے چھٹکارا ہی نہیں۔ وہ کیا دعا کریگا۔ دعا تو جب کرتا جب اسے ایمان ہوتا کہ خدا اسے ان جونوں کے عذاب سے بچا لیگا۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ وہ دعا کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر قرآن کو غور سے پڑھوگے تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس میں بار بار دعا کی طرف رغبت دلائی اور تاکید کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ پھر آگے اُس کا ثبوت اس طرح سے دیا ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ کہ جب میرے بندے میری نسبت سوال کرتے ہیں تو میں اُن کے قریب ہوتا ہوں اور وہ مجھکو پکارتے ہیں تو جواب دیتا ہوں اور یہ جواب دینا کئی رنگوں میں ہوتا ہے۔ جو بہت دعا کرنے والا ہوگا۔ وہ دیکھ لیگا کہ خدا تعالیٰ نے اسے یا تو بذریعہ رویا کے اور یا بذریعہ الہام کے جواب دیتا ہے اور یہ خدا کی ذات کا کافی ثبوت ہے اور کچھ یہی نہیں بلکہ جو بہت دعا کریگا۔ تو خدا اسے اپنی طاقت کا ثبوت بھی دیگا۔ اور قادرانہ تصرفات سے اسکے دل پر اپنی ہستی کا نقش جما دیگا۔ اور وہ جان لیگا۔ کہ میرے رب کی ذات کی ایسی قادر مطلق ہے جو ہر ایک قسم کی مشکل کو حل کر دیتی ہے ان باتوں کے ثبوت میں ہزاروں داستانیں اور حکایتیں موجود ہیں۔ اور اب اسوقت تو اس کی زندہ نظیریں بھی قایم ہیں پس ہماری جماعت کو لازم ہے کہ نیکی میں ترقی کرے اور ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے دعا کو ہاتھ سے نہ دے۔

تیسرا پہلو حصول نجات اور تقوے کا صادقوں کی معیت ہے جس کا حکم قرآن شریف میں ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنے اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے۔ بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو۔ اور ان کی جمعیت میں رہو۔ تاکہ انکے انوار اور برکات کا پرتوہ تم پر پڑتا رہے اور خانہ قلب کے ہر ایک خس و خاشاک کو محبت الٰہی کی آگ سے جلا کر نور الٰہی سے بھر دے غرضیکہ یہ تین ذرائع ہیں۔

جن سے انسان بدی سے محفوظ اور نیکی میں ترقی کر سکتا ہے۔

یہ بات بھی بیان کردینی ضروری ہے کہ بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ کتابوں میں بعض بدیوں کو پڑھکر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم میں یہ نہیں اور اسیکو اپنے لئے کافی خیال کرتے ہیں کہ ہم چوری نہیں کرتے۔ زنا نہیں کرتے۔ ڈاکہ نہیں مارتے وغیرہ وغیرہ۔ مگر جو شخص ان باتوں سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ بنگیا۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے کیونکہ جو چوری اور زنا نہیں کرتا۔ تو آخر وہ انکے برے انجام اور عذاب سے بھی تو محفوظ رہتا ہے اسکا احسان کسی پر نہیں۔ اگر کرتا تو دکھ پاتا۔ بدمعاشوں میں لکھا جاتا۔ کنجر کہلاتا۔ کیونکہ زناکاری کنجروں کا کام ہے اگر اسنے ان کاموں کو نہیں کیا تو صرف اتنی بات ہوئی کہ بدمعاشوں کے رجسٹر سے اسکا نام کٹ گیا لیکن نیکوں کے طبقے اور رجسٹر میں داخل کبھی نہیں ہوا۔ اسی لئے خداتعالیٰ نے عمل صالحہ کی تاکید کی ہے کہ اگر وہ بدی سے بچتا ہے تو عمل صالح کرکے نیکوں میں داخل ہو مگر دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی نیکی کو اختیار کرنے میں لوگ سست ہیں اور اکثر لوگ اسبات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں بدی کے مرتکب نہیں ہیں اور صرف اسی کو ہی نیکی خیال کرتے ہیں حالانکہ بدی کے ترک کا نام نیکی نہیں ہے نیک اور صالح اس وقت کہلائیگا جبکہ وہ نیکی اور صلاحیت کے کام کریگا۔ پس جب تک کسی پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں تب تک وہ مومن نہیں ہے اسی لئے خداتعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا تعلیم فرمائی ہے کہ انسان چوری زنا وغیرہ جیسے موٹے موٹے برے کاموں کو ترک کرنا ہی نیکی نہ جان لے بلکہ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فرماکر بتادیا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شے ہے جب تک اسے حاصل نہ کریگا تب تک نیک اور صالح نہیں کہلائیگا۔ دیکھو خداتعالیٰ نے یہ دعا نہیں سکھلائی کہ تو مجھے فاسقوں اور فاجروں میں داخل نہ کر۔ اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ یہ سکھلایا کہ انعام والوں میں داخل کر۔ اسکے آگے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ان آیات سے یہ مطلب ہے کہ مومن کے نفس کی تکمیل اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ دو شربت پیتا ہے ایک شربت کا نام تو کافوری ہے۔ کہ جسکے پینے سے اس کا نفس بدیوں سے سرد ہو جاتا ہے جیسے کافور میں ایک خاصہ ہے کہ وہ زہریلے مواد کو جذب کرتا ہے ایسے ہی اس کے پینے سے جو زہر گناہ اور بدی کی ہوتی ہے وہ اس شربت کافوری سے جذب ہو جاتی ہے اور دوسرا شربت زنجبیلی شربت ہے جس سے انسان کو نیکی کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے قرآن شریف میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی دعا تعلیم فرمائی ہے جس میں دونوں شربت اللہ تعالیٰ سے طلب کئے گئے ہیں

موٹی موٹی بدیوں کو چھوڑنا تو آسان ہوتا ہے۔ مگر بعض اریک بدیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ایک تو انسان کو انکا علم کم ہوتا ہے دوسرے علم ہو تو چھوڑنا اور بھی مشکل ہے وہ اخلاقی بدیاں ہیں جو کہ ایکدوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض۔ کینہ۔ حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر چند دن سنوار کر نماز وغیرہ پڑھی ہے اور لوگوں نے اسکی مدح شروع کی ہے تو عجب اور ریا یعنے خود پسندی اور نمود پیدا ہو جاتا ہے یا علم اور دولت اور وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے بھائی کو حقیر اور ذلیل جاننے لگ جاتا ہے اگر کسی سے کوئی ضد یا عداوت ہوگئی ہے تو اسکے عیب نکالنے پر حریص ہو جاتا ہے۔ رات دن اسکی عیب جوئی میں لگا رہتا ہے یا کسیکے قرب کیلئے اپنے بھائی کے عیب اسکے آگے بیان کرکے وہ منصب خود حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ جو عیب وہ دوسرے میں دیکھتا اور بیان کرتا ہے وہ خود اس میں موجود ہوتے ہیں یہ وہ باریک بدیاں ہیں جن کا ترک کرنا مشکل ہے ایسے ہی ان بدیوں کا ترک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ان میں صرف عوام الناس ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کو بھی یہ تنگی ہوتی ہے اور ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے اور کامل طور پر تزکیہ نفس اسی وقت ہوتا ہے جبکہ انسان ظلمتوں سے نکل آوے بعض کا گمان ہوتا ہے کہ انہوں نے ان سے خلاصی پالی مگر جب کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی سفیہ آدمی سے مقابلہ آپڑتا ہے تو اسوقت جوش اور نفلی کے خیال کو دبا نہیں سکتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی خلاصی نہیں پائی اس تزکیہ کا نام اخلاقی تزکیہ ہے یہ انبیاء پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ وہ اول اول انکا اخلاقی تزکیہ خود کردیتا ہے سلطنت پاکر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں۔ باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو بڑا نہیں جانتے نفس کے جذبات کا جو گند بداخلاقی کے رنگ میں نمودار ہوتا ہے وہ صرف معرفت کی آگ سے جل سکتا ہے اور یہ اسی آگ کا خاصہ ہے کہ انسان سب سے بڑا ہوکر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا خیال کرتا ہے اور ان انوار معرفت کو وہ اپنے نفس کیطرف منسوب نہیں کرتا۔ بلکہ جیسے کہ دیوار پر دھوپ پڑکر اُسے روشن کر دیتی ہے۔ تو دیوار کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اُس روشنی کو دور کرے۔ وہ آفتاب کو نہیں کہہ سکتی کہ تو دور ہو جا۔ یا اپنے شعاع کو مجھ سے ہٹالے یہی حالت انبیاء کی ہوتی ہے کہ ذاتی طور پر وہ کسی قسم کا دعوےٰ نہیں کرتے۔ (اس نکتہ پر لطیف نوٹ درس قرآن کے کالم میں البدر کے ناظرین دیکھینگے) اور ہر ایک فضل کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسلئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ اعمال سے داخل جنت ہوں گے تو فوراً جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ خدا کا فضل ہے وہ کسی قسم کی قوت اور اختیار کو اپنی طرف منسوب نہیں کرسکتے ہاں انبیاء سے نیچے جو لوگ ہوتے ہیں اُن میں کوئی رگ تکبر کی باقی رہ جاوے تو عجب نہیں کیونکہ یہ تو وہ بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی بعض لوگ حاجی بھی بن آتے ہیں مگر تکبر اور نخوت ان میں بدستور پائی جاتی ہے یہ تکبر شیطان سے آیا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اُسے بھی شیطان بنا دیتا ہے۔ وجاہت۔ دولت خاندان اور حسب نسب کے خیال سے یہ پیدا ہوتا ہے اور جب تک ان گھمنڈوں سے انسان اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے تب تک خدا کے نزدیک برگزیدہ نہ ہوگا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور آدم سے اپنے آپ کو بڑا سمجھا خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ نتیجہ یہ ہوا کہ بارگاہ الٰہی سے راندہ گیا اس لئے اس تکبر سے ہر ایک کو بچنا چاہیئے۔ جب انسان کو معرفت نہ ہو تب تک وہ لغزش کھاتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو بھی لغزش ہوئی لیکن چونکہ معرفت تھی فوراً سمجھ گئے۔ کہ بجز حق کے فضل کے چارہ نہیں اور دعا کی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ حضرت مسیح کو بھی لوگوں نے کہا۔ کہ تو نیک ہے لیکن چونکہ اُن کو علم تھا کہ جب تک خدا کسی کو نیک نہ کرے وہ نیک نہیں ہو سکتا اس لئے فوراً انکار کیا۔ تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں نیکی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہوں حقیقی نیکی تو خدا کے پاس ہے وہ جب چاہے سلب کرے اور جب چاہے عطا کرے۔ عیسائیوں نے تو مسیح کو ایک متکبر انسان بنا دیا ہوا ہے حالانکہ وہ ایسا نہ تھا بلکہ نہایت عمدہ طریق ہے۔ کہ جس کے سوا کوئی انسان پاک نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا نہ جانے اور دوسرے کو بہتر سمجھے علمی۔ مالی۔ خاندانی تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ ان سے بچے۔ جب خدا کسیکو آنکھ دیتا ہے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ دیکھو آنکھ نہیں دیکھ سکتی جب تک آسمان سے روشنی نہ آوے ایسے ہی باطنی روشنی یعنے تقوےٰ اور طہارت۔ یہ بھی خدا ہی سے آتی ہے وہ چاہے تو ہدایت دے اور چاہے گمراہ رکھے۔ سچی معرفت اسکا نام ہے کہ انسان نفس سے اپنے آپکو مسلوب اور لاشئے سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گرکر خدا سے نور مانگے اور اگر ملجاوے تو اُسپر کسی قسم کا غرور نہ کرے اور کوئی شئے اپنی نہ سمجھے اگر اس قسم کا عقیدہ رکھیگا۔ تو اسکی اخلاقی حالت اچھی ہوتی جائیگی۔ اپنے کو کچھ شئے جاننا اسیکا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے ایکدوسرے کو حقیر جانتے اور علو کرتے ہیں۔ عالموں کو اپنے علم کی شیخی ہوتی ہے۔ وہ اسکی وجہ سے تکبر اور نفسانیت میں گھرے رہتے ہیں۔ فقراء کو بھی اصلاح نفس سے کوئی غرض نہیں رہی۔ جسقدر مجاہدے اور ریاضتیں ان لوگوں نے تجویز کئے ہوئے ہیں۔ وہ سب گراہی ہیں۔ صرف جسم ہی جسم ہے جس میں روحانیت کا نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کرسکتے اور نہ کوئی حقیقی نور

معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اسوقت بالکل خالی پڑا تھا۔ طریق نبوی کو بالکل بھلا دیا گیا تھا۔ اب ارادہ الٰہی یہ ہے۔ کہ وہ نبوت کا زمانہ دوبارہ آوے اور وہی تقوےٰ اور طہارت قائم ہو جاوے خدا کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گم شدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کر دے۔ دو چیزیں ہیں کہ جن کی حفاظت ہر ایک انسان کو ضروری ہے ایک حق العباد اور ایک حق اللہ۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اسکی محبت میں۔ اسکی اطاعت میں اسکی عبادت میں اس کے خوف میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ اور حق العباد یہ کہ تکبر اور خیانت اور ظلم کسی اپنے بھائی سے نہ برتا جاوے اور حقوق اخوت کی کماحقہ نگہداشت کی جاوے۔

سننے میں تو یہ دو فقرے ہیں لیکن عمل کرنیکے لئے بہت مشکل۔ انسان کے اوپر بڑا ہی خدا کا فضل ہو۔ تو وہ ان کے اوپر قایم رہسکتا ہے کسی میں قوت غضبی ہی ہوتی ہے ذرا سی بات سے غصہ میں آجاتا ہے دل میں کینہ رکھتا ہے کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے غرضیکہ اخلاقی حالت انسان کی جب تک درست نہ ہو تب تک پورا ایمان اسکے اندر داخل نہیں ہوتا۔ خدا کو واحد جاننے اور ایمان کا دعوےٰ کرنیکے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح بہت ضروری چیز ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی ہوتی ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بڑے بڑے خیالات کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور ایسے عیوب کی اسکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جو اس میں نہیں ہوتے حالانکہ اگر وہی عیوب اسکی طرف منسوب کئے جاویں تو وہ بڑا مانتا ہے بڑی ضروری بات ہے کہ حتے الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کہ اس سے محبت اور انس بڑھتا ہے آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کو نکتہ چینی کرنیکا موقعہ نہیں ملتا۔ اور خود انسان بھی حسد۔ بغض۔ کینہ وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہتوں میں ہمدردی کا مادہ نہیں۔ مشکلات کیوقت اپنے وقت۔ طاقت اور مال کو دوسرے کیلئے خرچ نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اسکے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے مگر ہمسایہ سے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ ہی رہتا ہو۔

تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ سب تمہارے ہمسائے ہیں تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو۔ اور ہمدردی کے کسی پہلو سے ان پر دریغ نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو روزانہ مطالعہ کرنا چاہیئے کہ اُسنے کسقدر ہمدردی اپنے بھائیوں سے کی ہے حدیث شریف میں دیکھو۔ ہمدردی کی کسقدر تاکید ہے۔ کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے ہمسایہ کو دو۔ خدا تعالےٰ تمہاری ہمدردیوں کا بھوکا نہیں ہے اور نہ اُسے کوئی پرواہ ہے

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالےٰ کہیگا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا اور میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ اور میں بیمار تھا تم نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ میں غریب تھا تم نے میری خبرگیری نہ کی۔ لوگ آگے سے جواب دیں گے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا تعالےٰ کہیگا کہ میرا فلاں بندہ جو تھا اسکی ہمدردی میری ہمدردی تھی ایسے ہی ایک اور جماعت کو خدا تعالےٰ کہیگا۔ کہ شاباش تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ وہ کہینگے کہ اے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا جواب دیگا۔ کہ میرے فلاں بندے کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہمدردی تھی۔ اگر ایک خدمتگار کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے پاس جاوے تو جو کچھ اس کی خاطر تواضع کی جاویگی۔ وہ اس کے آقا کی سمجھی جاویگی۔ لیکن اگر اسکی خبرگیری نہ کی جاوے نہ رات کو آرام کرنے کی کوئی جگہہ دی جاوے۔ نہ بھوک پیاس کی خبر لی جاوے تو اسکے دل میں رنج گذریگا کہ میرے آدمی کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کو اسکی مخلوق بہت پیاری ہے۔ وہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اسکے ساتھ سرد مہری برتی جاوے۔ پس جو شخص خدا کی مخلوق کیساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے دوسرا پہلو جو حقوق اللہ کا ہے وہ بھی بہت مخفی ہے مگر یہی پہلو اسی لغو دیتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک با اخلاق شخص کا ایمان کبھی ضائع ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بناوٹی اخلاق خدا کے لئے نہیں ہوتے۔ اسلئے ان اخلاق کو حاصل کرنا چاہیئے جن سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا مندی کیلئے جو انسان اخلاق فاضلہ سے کام لیگا اس کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی۔ تو ایک گبر چھت پر چڑیوں کو دانے ڈال رہا تھا میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اسے کہا کہ تیرے اس عمل سے کیا تجھے کچھ ثواب ہوگا۔ اس گبر نے جواب دیا کہ ضرور ثواب ہوگا چنانچہ ایک سال جو وہ ولی اللہ حج کو گئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ وہ گبر بھی مسلمان ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ تب اس گبر نے اس کو کہا کہ دیکھو میرے ان دانوں کا ثواب ہوا یا نہ ہوا ایسے ہی ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جہالت میں میں نے بہت سا خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ... کیا تھا مجھے اُس کا ثواب ہوگا یا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے ہمدردی مخلوق کی ایسی شے ہے۔ کہ اگر انسان اسی چھوڑ دے اور

اس سے کام نہ لے تو انحار کار اُسے درندہ بن جاتا ہے انسان اسی وقت تک انسان رہتا ہے جب تک وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مروت سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے شیخ سعدی فرماتے ہیں ع بنی آدم اعضائے یکدیگرند۔ اور انکا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ میرے نزدیک ہمدردی کا دایرہ بہت وسیع ہے اور میں اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کہتے ہیں کہ صرف اپنی قوم کی ہمدردی کرنی چاہیئے۔ اور غیر قوم سے ہرگز نہیں کرنی چاہیئے میں ایسی تعلیم کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور بار بار کہتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ جن لوگوں نے ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود رکھا ہے۔ انہوں نے اس امر کو بھی جایز رکھا ہے کہ دوسرے کا مال زبردستی لے لیا جاوے اور ہر قسم کے جور اور ظلم کو دوسرے لوگوں کیلئے حلال جان لیا ہے۔

باہمی ہمدردی کے اللہ تعالےٰ نے تین مراتب رکھے ہیں۔ جن کا ذکر آیۃ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی میں ہے سب سے چھوٹی نیکی اسمیں عدل کو قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی تم سے نیکی کا معاملہ کرے تو تم بھی اُس سے ویسا ہی کرو۔ اسکے بعد پھر احسان کا درجہ ہے۔ اور اگرچہ یہ عدل سے اعلےٰ ہے لیکن اس میں بھی ایک نقص ہے کہ احسان کرنیوالے کے دل میں ریا اور خودی آ سکتی ہے۔ اور کسی موقعہ پر جتلا سکتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں نیکی و احسان کیا ہے مگر ایتاء ذوی القربیٰ میں ریا اور خودی کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کو طبعی طور سے پرورش کرتی ہے اور اس کو کوئی علم اسکی موت اور زندگی کا نہیں ہوتا۔ اور نہ اُس سے فائدے اور ضرر کی امید ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جوش اُس کے دل میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اپنے ہر ایک قسم کے سکھ اور آرام کو اس بچے کے لئے قربان کر دیتی ہے اسیطرح طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذوی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورے نیک بننا چاہتے ہو۔ تو اپنی نیکی کو ایتاء ذوی القربیٰ یعنے طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی بدی خدا تعالیٰ کو کسیطرح سے بھی پسند نہیں۔ اگر ہوتی تو جیسی تاکید احسان کی کی ہے بدی کی بھی کرتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں پر اعتراض کیا جاتا ہے لیکن نادان نہیں سمجھتے کہ وہ تو صرف مدافعت تھی تیرہ سال تک آپ نے تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں آپکے عزیز دوست اور یاروں کو سخت سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور و ستم کا کوئی بھی پہلو ایسا نہ رہا۔ جو کہ مخالفوں نے آپکے لئے نہ برتا ہو۔ اور اسطرح جب بات انتہا تک پہونچ گئی تو اس مظلومانہ حالت میں آپ کو مقابلہ کا حکم دیا گیا ورنہ

کوئی بتلائے کہ تیرہ سال تک مکہ میں رہکر کیا آپنے کسیکا باپ مارا تھا۔ اور پھر مقابلہ بھی اسلیئے کیا گیا۔ کہ شریر اپنی شرارت سے باز آجاویں اور دین حق کیلئے ایک راہ کھلجاوے اور باوجود غلبہ اور تسلط پانیکے آپنے کسی سے کسی قسم کی بدی کو روا نہیں رکھا۔ ورنہ اگر آپ ان تمام آئمتہ الکفر کو جو آپ کے ایذا کے درپے رہتے تھے قتل کروا دیتے تو کون پوچھنے والا تھا۔ آجکل جو لوگ غدر اور فساد برپا کرتی ہیں دیکھ لو کہ وہ باغی اور مفسد قرار دیئے جا کر قتل کر دی جاتی ہیں۔ یا سخت سے سخت عذاب پاتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باغیوں کو رہا کر دیا جو کہ آپکی ساتھ بغاوت پر آمادہ رہتے تھے۔ پس اب یہ کسقدر ظلم اور ستم کی بات ہوگی۔ اگر کہا جاوے کہ اسلام دوسروں سے ہمدردی کی اجازت نہیں دیتا۔ انسان جسقدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ دوسری قومیں کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات نہیں جاتی اور بدلہ لینے کیلئے ہمیشہ گھات میں لگی رہتی ہیں لیکن ہم ہر ایک خطاکار کی خطا بخشنے کو طیار ہیں اسلام کی تعلیم ہے کہ تم بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو۔ دیکھو قرآن شریف میں لکھا ہے **يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا** اور وہ قیدی لوگ اکثر کافر ہی ہوتے تھے کہ جن سے سلوک کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اب دیکھو۔ کہ اسلام نے اخلاق اور ہمدردی کو کہاں تک پہنچایا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ تندرست ہو کر ایک مستقل رسالہ اخلاق کی نسبت لکھوں جو میری جماعت کیلئے ایک کامل تعلیم ہو اور اس میں ابتغاء لمرضات اللہ کی راہیں بھی دکھلائی جاویں اور خدا تعالیٰ کی توحید کی بھی رہنمائی ہو مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ آپس میں تنازعات میں ایکدوسرے کی شکایت کی جاتی ہے ہمدردی اور آپس میں نیکی کے پہلو کو مرعی نہیں رکھا جاتا۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی ابھی تک جماعت کو ایک بچے کیطرح دیکھتا ہوں جو ایک قدم اٹھتا اور چار قدم گرتا ہے۔ اس لئے تاکید کرتا ہوں کہ دعا اور کوشش میں لگے رہو۔ اور خدا تعالےٰ سے اسکا فضل مانگو کہ اس کے سوا کچھ نہیں بن سکتا

اس تقریر کے بعد حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی منشی محمد اروڑا صاحب اور دیگر چند احباب نے اٹھکر آپ سے نیاز حاصل کی اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے جو کہ لاہور کی انجمن فرقانیہ کے امین اور خزانچی ہیں ایک کثیر رقم زر نقد کی پیش کی۔ اسوقت عصر کی بانگ کا حکم دیا گیا۔ ایک شخص پنڈی گھیب سے حضرت کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے انکو مخاطب کر کر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے تمام جماعت کو یہ بات نوٹ کرائی۔ کہ دیکھو حضرت صاحب غیر مرزائیوں سے کیسی ہمدردی اور عمدہ معاملہ کی تاکید فرماتے ہیں۔ اسکے بعد عصر کی نماز ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا

نجات فضل سی ہی

میرے دوست مفتی محمد صادق روایت کرتے ہیں کہ ایکبار میاں کرمداد صاحب احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماہ رمضان میں حکم دیا کہ مفتی صاحب کے ہمراہ بٹالہ تک جاویں اور تاکید کی کہ روزہ نہ رکھنا کرمداد نے خواہش ظاہر کی کہ روزہ رکھ لیا جاوے بعد کو تکلیف ہوتی ہے **فرمایا نجات خدا کے فضل سی ہے عمل سے نہیں ہے** ؂

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

احمدی احباب اور انجمنوں کیخدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کے متعلق وہ دینی خبرین برائے اندراج اخبار ضرور ارسال فرمایا کرین

۱۔ **حضرت اقدس** علیہ السلام کی طبیعت سابقہ ایام کی نسبت اس عشرہ مین بہ فضل خدا نسبتاً اچھی رہی ہے۔ اور آپ عام طور پر ظہر و عصر کی نمازوں مین شامل جماعت ہوتے رہے۔ خاندان رسالت کے کل ممبر بھی بہ فضل خدا تندرست رہے۔

۲۔ **حضرت حکیم نورالدین صاحب** کی طبیعت بہت علیل رہی۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ حکیم صاحب کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی۔ تو ۶ جنوری کو آپنے تشریف لا کر فرمایا۔ کہ مین دعا کر رہا تھا۔ کہ یہ الہام ہوا۔ **اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ** ۔ یہ الہام ایک بار حضور کو

۳۔ **حضرت مولانا عبدالکریم** کی طبیعت علی العموم تندرست رہی اور آپ منصب امامت کو احسن طور پر بجا لاتے رہے۔ ؂ ۳۱ دسمبر کو حضرۃ مسیح علیہ السلام نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی علالت طبع کا حال استفسار فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر وہ دودھ ہضم ہونے لگ جاوے۔ تو بخار اس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے

مولوی عبداللہ صاحب احمدی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اپنے ایام رخصت گذار کر کشمیر سے واپس تشریف لائے۔ ؂ یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو ادنےٰ غلام ایڈیٹر البدر نے ایک غاکروب کاتب کی درخواست پیش کی۔ کہ اس کا مذہب بھی خاکروبوں کا ہی ہے۔ مگر فن کتابت سے واقف ہے۔ اور کارخانہ البدر میں

فتح مقدمات کی اکھٹی

جماعت کو مبارک ہو

آج ہم بارگاہ الوہیت مین کمال عجز و انکسار سے رکوع اور سجود کرتے ہوئے یہ خوشی کی خبر اپنے ناظرین کو دیتے ہین۔ کہ خدائے قادر مطلق کے کلام کیموافق جو اس کے برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی اور مرسل پر نازل ہوا تھا۔ عدالت عالیہ سیشن جج صاحب بہادر امرتسر سے وہ جرمانہ جو کہ عدالت ابتدائی نے آپ پر اور آپکے حواری حکیم فضل دین پر کیا تھا معاف ہو گیا ہے۔ اور آپ بالکل بری قرار دیے گئے

اور یہ ایک عظیم الشان قدرتوں سے بھرا ہوا نشان نیا

ہمارے ایمانوں کی زیادتی اور تروتازگی کیلئے دکھایا گیا ہمارے منکر اور مخالف ذرا غور کرین۔ کہ وہ ہنسی اور ٹھٹھا جو کہ وہ ہم پر کرتے تھے۔ آج کس پر الٹ کر پڑ رہا ہے اب نہیں معلوم۔ کہ وہ لوگ کس سوراخ مین اپنے سروں کو خدا کی لعنت سے چھپائیں گے۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
دشمن جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے

امید ہے۔ کہ احمدی جماعت اس خوشی مین اپنے خادم البدر کی ترقی اشاعت میں ایک نمایاں ترقی دکھلا دیگی۔

کام آ جاتا ہے۔ چونکہ میری طبیعت کراہت کرتی ہے۔ اس لئے حضور سے مشورتاً پوچھتا ہوں۔ آپنے تبسم فرما کر فرمایا۔ کہ بات تو واقعی مکروہ معلوم ہوتی ہے ؂ ۔ اس عشرہ میں موسم اکثر ابر آلود رہا۔ اور بوندا باندی بھی ہوتی رہی جس سے سردی بڑھ گئی

درس قرآن کریم

سورۃ ھود رکوع نمبر ۱

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ تاکہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

الرٰ۔ کتٰب — یہ اختصار ہے۔ اللہ لطیف۔ رحمان۔ رحیم کا یعنے اللہ کی طرف سے۔ جو رحمان اور رحیم ہے یہ کتاب ہے

احکمت اٰیٰتہ — اس کی باتیں یا آیتیں بہت پکی اور مضبوط ہیں۔ یعنے دلایل قویہ اور مشاہدہ صحیحہ پر بنی ہیں۔

فصلت — اس کے معنے ہیں۔ مفصل بیان کیگئیں۔ کھول کھول کر سنائی گئیں۔ اس لفظ کے معنے قرآن شریف نے خود دوسری جگہ کر دیئے ہیں۔ دیکھو جزو لم ۲۔ رکوع ۱۸۔
ولو جعلنٰہ قرآنا اعجمیا لقالوا لولا فصلت اٰیٰتہ ءاعجمی و عربی ... یعنے اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر زبان میں نازل کرتے۔ تو اہل مکہ کہتے کہ یہ تو ایسی زبان میں ہے۔ جو کہ اظہار مطالب پر پورے طور پر قادر نہیں۔ اور نہ پورے مواد ایک کامل زبان کے اپنے اندر رکھتی ہے۔
عجمی عرب زبان میں گونگے کو کہتے ہیں۔ جو کہ اظہار مطالب پر قادر نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے چارپایوں وغیرہ کو عجما کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ وہ اپنی آواز سے اظہار مطالب تو کرتے ہیں۔ اور ان کے بچے یا محافظ ان کی ضرورتوں کو سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً گھوڑی یا گائے جب اپنے بچے کو بلاتی ہے۔ تو خاص آواز استعمال کرتی ہے۔ گھوڑا پیاسا ہو۔ تو خاص طور سے ہنہناتا ہے۔ مرغی کڑکڑ کرتی ہے۔ تو بچے پروں کے نیچے آجاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ جانور کھول کر معانی بیان نہیں کر سکتے۔ اسی لحاظ سے عرب زبان کے سوائے غیر زبانوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ مثلاً فارسی اور انگریزی میں مذکر و مؤنث کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس مقام پر ہمیں خاص زبان دانی سے بحث نہیں ہے۔ اس لئے صرف اس امر کا ذکر کرینگے۔ جس کا تعلق قرآن شریف سے ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی ذات۔ اس کے صفات اور امور معاد یعنے مابعد الموت کا علم ہے۔ کہ جس کو ہم مفصل کسی غیر زبان میں نہیں پاتے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام لو۔ تو انگریزی میں اس کے مقابل پر کوئی لفظ نہ ملیگا۔ صرف گاڈ (God) یا لارڈ (Lord) لفظ ہے جسے خدا پر بھی استعمال کرتے ہیں اور مخلوق پر۔ حالانکہ عربی لفظ اللہ ... مخلوق پر استعمال نہیں ہوتا۔ سنسکرت میں بھی کوئی مفرد لفظ ایسا نہیں ہے۔ جو کہ اللہ کی طرح جامع معنے اپنے اندر رکھتا ہو۔ صرف ایک اوم ہے۔ مگر وہ بھی مرکب ہے۔
فصلت سے مراد ان امور کی تفصیل سے ہے۔ جن کا تعلق انسان کی نجات سے ہے۔ اور جسے سابقہ کتب نے تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ وہ عقاید صحیحہ۔ صفات باری تعالےٰ اور احوال مابعد الموت کا ذکر ہے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ علم حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ ریاضی۔ ہندسہ وغیرہ کیوں اس میں نہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق نجات سے ایسا وابستہ نہیں ہے۔ کہ جو ان سے جاہل رہے۔ وہ کافر قرار دیا جاوے۔ جس غرض کے متعلق جس قدر تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قرآن کر دیتا ہے اور باقی امور ترک کرتا ہے۔

توبوا الیہ — اللہ کی طرف رجوع کرو۔ یعنے اس کے احکام پر عمل درآمد کرو۔ نیکی کرو۔

یثنون صدورھم — یثنون کپڑے کو دوہرا کرنے کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی شے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سینوں میں مخفی باتیں رکھتے ہیں۔

لیستخفوا منہ — کہ خدا سے چھپا دیں خفیہ رکھیں

الا حین یستغشون ثیابھم ... الخ — حالانکہ بات یہ ہے کہ جب رات کو سوتے ہیں۔ تو اس وقت بھی ان کے ظاہر اور باطن کے احوال سے اللہ تعالےٰ خوب واقف ہوتا ہے

کل فی کتٰب مبین — خدا کے پاس سب محفوظ ہے

ھو الذی خلق السمٰوٰت ... وکان عرشہ علی الماء — اس سے ظاہر ہے۔ کہ زمین اور آسمان کی پیدائش سے پیشتر یہ سب سیال مادہ کی شکل میں تھا۔

ولئن اخرنا عنھم العذاب — اس آیت سے ظاہر ہے کہ عذاب کے نزول کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر بعض وجوہات سے وہ دوسرے وقت پر ٹل جاتا ہے۔ ایسی صورت میں لوگ استہزا کیا کرتے ہیں کہ وہ عذاب کیوں نہ آیا۔ حالانکہ جب وہ پھر اپنے دوسرے وقت پر آتا ہے۔ تو ان کو کوئی مہلت نہیں ملتی
آتہم کے واقعہ پر اعتراض کرنے والے غور کریں

نصیحت — کبھی کسی کو ٹھٹھہ مت کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو شخص دوسرے پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک کہ اسی عیب میں خود مبتلا نہ ہو جاوے۔ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ کسی کی ہوا خارج ہو۔ یا کوئی پھسل جاوے۔ یا اس کی غلطی بیان ہو۔ تو ہنس پڑتے ہیں اور دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچو۔

کنز اخلاق۔

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا جاویں۔ اور اسے کنز اخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہو گا (ایڈیٹر)

۱ انما الاعمال بالنیات
کاموں کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کو اسکی نیت کے موافق پھل ملیگا
وانما لامرءٍ ما نوی
[illegible] مراد در کار اندر نیت است چونکہ نیت پاک شد امنیت است

۲ الحیاء شعبۃ من الایمان
[illegible] ایمان تراہمین شرم ہو۔ یا حیا ایمان کی ایک شاخ ہے

۳ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ
المؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم
مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے کو رنج نہ پہنچے۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے سبھوں کی جان و مال کو امن ہو۔

۴ من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان
کامل اور ایمان والا وہی ہے۔ جو خدا واسطے دوستی اور خدا واسطے دشمنی رکھے۔ اور جو کچھ دے خدا کے واسطے دے اور جہاں نہ دے وہ نہ دینا بھی خدا واسطے ہو۔ یعنی نیک کام والوں سے ملے اور بدکاروں سے بچے اور اچھے کام میں دے اور برے کام میں نہ دے۔

بزمِ احمدی

یہ عنوان اس لئے قایم کیا گیا ہے۔ کہ کارخانہ البدر اور دیگر ضروری امور متعلق سلسلہ احمدیہ و جماعت احمدیہ کی نسبت۔ جو جو استفسار اور مشورے اور رائے وغیرہ ہوا کرینگی وہ اس کے تحت میں درج ہوا کرینگی۔ اور اس طرح سے خریداران البدر اور بنیز احمدی احباب کا ایک دوسرے سے نیم تعارف ہوتا رہیگا علاوہ خریداران البدر کے دیگر احمدی احباب وغیرہ کے استفسار اور مشورے وغیرہ بھی درج ہوا کرینگے۔ شوق سے ارسال فرمائے جاویں۔

ایک احمدی بہن البدر کی خریدار ہیں۔ ان کی ایک احمدی سہیلی نے اپنی گرہ سے قیمت دیکران کے نام اخبار جاری کرایا تھا۔ جو کہ قضائے الہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ ایک احمدی بھائی سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس احمدی بہن کی اخبار کی قیمت میں رعایت دی جاوے۔ نصف قیمت وہ ادا کرسکتی ہیں۔

میری رائے میں مناسب ہوگا۔ کہ یا تو وہ احمدی بھائی اور یا اور کوئی اور صاحب نصف قیمت اخبار کی ادا فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرماویں۔ کارخانہ کی طرف سے چند دیگر احباب کو رعایت دیگئی ہے۔ اس لئے گنجائش نہیں ہے۔

چودہری محمد سرفراز خان صاحب نمبردار بدوملی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بندہ ۱۹۰۶ء کی قیمت بطور قرض حسنہ ۱۹۰۵ء کے ساتھ اس شرط پر دینے کو طیار ہے۔ کہ دو سو سے زائد خریدار اس طرح قیمت دینا منظور فرماویں اور بندہ بجائے ۴ کے ۸ اور بمد معاونین سے روپیہ چندہ دینے کو طیار ہے۔ سالہ خریداری کے بجائے تازیست خود اور تاقیام البدر بندہ کو خریدار تصور فرماویں۔ جہانتک ممکن ہے توسیع اشاعت میں کوشش کرونگا۔ اور کر رہا ہوں دیگر احباب کی تحریک کے لئے چودہری صاحب نے عمدہ تجویز سوچی ہے

اس وقت تک جو کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء ہے۔ جسقدر کارڈ آئے ہیں۔ ان میں سے نصف کے قریب ایسے اصحاب ہیں جنہوں نے دو سالہ چندہ منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالی اگر چاہے گا۔ تو دو سو بھی ہو جاوینگے۔

درخواست دعا۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ جب ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالے اس دعا کے کرنے والے کو بھی وہی شے عطا کر دیتا ہے۔ جو کہ وہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مانگتا ہے

اس بنا پر میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے دعا کی درخواستیں آیا کریں۔ وہ درج اخبار کر دیا کروں۔ تاکہ بھائیوں کو ایک دوسرے سے غایبانہ ہمدردی اور احسان کرنے کا ثواب کا موقعہ مل جایا کرے۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ جب انسان اپنے لئے دعا کرے۔ تو ساتھ ہی درخواست کنندوں کے لئے بھی دعا کر دے۔ کہ اے رب تو انکی بھی حاجتیں رفع کر دے۔ اس مولا کریم کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور دعا کرنے والے کو مفت کا اجر ہمدردی اور احسان کا مل جاتا ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار جناب خلیفہ صاحب ممبر کونسل ریجنسی پٹیالہ مراق کی مرض اور ضعف معدہ میں مبتلا ہیں میری طرف سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کیجاوے منشی نواب الدین صاحب نائب شرف سرالوالی کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور وہ احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب احمدی ایک عرصہ سے مبتلائے بخار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ میں خود بھی ان احباب کے لئے دعا کرتا ہوں (ایڈیٹر)

مطبع کارخانہ البدر کا ایک بڑا بوجھ اخبار پر ہے۔ اور قلیل اشاعت میں خسارہ کے بڑے حصے کا موجب ہے اس لئے بیرونجات کے احمدی احباب کی کمال عنایت ہوگی۔ اگر اس کی مصروفیت میں وہ میرا ہاتھ بٹاویں۔

واضح ہو۔ کہ عام طور پر چھپائی کا نرخ یہاں عصہ یومیہ ہے لیکن مجھے تجربہ ہوا ہے۔ کہ بیرونجات کے احباب کو یہاں کام دینے سے ریلوے محصول وغیرہ کے اخراجات کے باعث بہت خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے پورے یوم کی مصروفیت کے لئے عصہ اور نصف یوم کی مصروفیت کے لئے ۸ر یومیہ کا نرخ ان جانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور [illegible] باب ذریعہ دیجاوے۔ اس نرخ سے احباب کو مزید اخراجات محصول وغیرہ کی زیر بار [illegible] شوق سے کام ارسال فرماویں جتی الوسع احتیاط سے کیا جاویگا۔

انجمن۔ شروع جنوری سے ... پہلا جاتا ہے ممبرین ان احباب کا نام ارسال ہوتا ہے۔ جن کی طرف سے درخواست یا کارڈ منظوری خریداری کے آجانے ہیں۔ جن کے [illegible] بعد میں آویں گے۔ ان کے نام شروع نمبر سے کل پرچے ارسال کر دیے جاوینگے۔

اشاعت بیعت کارخانہ کے کرمفرمائے جناب شیخ محمد حسین صاحب تاجر لائل پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ البدر کے جاری رہنے سے ہم کو کمال مسرت ہے۔ کیونکہ سے پاک امام علیہ السلام کے لب مبارک سے یہ نام نکلا تہا۔ مگر یہ کی کثیر تعداد درکار ہے۔ خدا کرے

تو اس کے فضل سے بعید نہیں ..... اب التماس ہے۔ کہ سابقہ التوا یا معاف۔ آیندہ اگر آپ کالم بیعت یعنے بیعت کنندگان کے نام نامی اور حضرت اقدس کے صبح و شام کے جلوس کا حال درج کرنے کا وعدہ فرماویں تو ۱۹۰۵ء کے ساتھ ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی بذریعہ وی پی وصول کرلیں۔

دیگر احباب نے بھی ان امور کی تاکید فرمائی ہے۔ چونکہ مقدمات کی وجہ سے رجسٹروں وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ رہا تھا۔ اس لئے اشاعت بیعت ملتوی ہو گئی تھی۔ اب پھر شروع کیجاتی ہے اور حضرت اقدس کے جلوس کا حال بھی انشاء اللہ باقاعدہ رہے گا۔ البدر کی اشاعت کا اصل مطلب یہی ہے۔ حضرۃ امام الزمان اور دیگر بیعت کنندگان سے آپ کی جو ہمدردی و محبت ترشح ہے۔ اللہ تعالی اس میں برکت دیوے

مدرسہ کی ایک ضرورت

تین نادار طالب علم امتحان میں جا بیٹھے ہیں۔ جن کے پاس داخلہ کیواسطے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے جو احباب اس خیر میں سے حصہ لینا چاہیں وہ بہت جلد لیں۔ ہر سہ طالب علموں کیواسطے (للعہ) پچاس روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر قوم توجہ کرے۔ تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے ہمارا دل دوسرے قومی مدرسوں اور کالجوں کی جو امداد قوم کر رہی ہے اور جس طرح وہ ترقی کر رہے ہیں۔ انہیں دیکہکر اور پہر اپنے مدرسہ کی حالت کو دیکھکر خون ہو جاتا ہے کاشکہ چند غیرت مند رجل اپنی کمر ہمت کو چست باندہکر اس قومی پودے کو اپنے پورے نشو و نما کے عروج پر پہونچادیں ہمیں یہ خبر سنکر کمال افسوس ہوا ہے۔ کہ جماعت میں بعض احباب ایسے بھی ہیں جو کہ مدرسہ کیطرف در توں کیطرف توجہ ضروری خیال نہیں کرتے۔ یہ انکی سخت غلطی ہے اس فساد کے زمانہ میں احمدی ذریت کے لئے اگر کوئی کشتی ہو سکتی ہے جو کہ بد عقاید کے گرداب سے نسل کو محفوظ رکھے۔ وہ صرف مدرسہ و کالج تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے۔ اور جو ہمارا دوست اسکی عدم ضرورت کے خیال سے اسکی امداد میں حصہ نہیں لیتا وہ ایک قومی گناہ کا مرتکب ہے۔ پس پیارے دوستو اور بھائیو۔ یہ وقت دراصل امن اور چین سے زندگی بسر کرنے کا نہیں ہے۔ جب تک اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے ان دینی اور قومی سلسلوں کی ربوبیت اپنے ذمہ نہ لوگے تب تک تم ان کاموں میں دوسری قوموں سے ہرگز بازی نہ لے سکوگے

ہر سہ طالب علموں کے لئے جو چندہ آوے۔ وہ بنام مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

میں مسلمان ہو گیا یعنی اختیار الاسلام

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے پر ریویو

جہانتک میرے مولا کریم نے مجھے فہم عطا فرمایا ہے۔ میں دلیری سے اس کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حق کے طالب ایک طرف ترک اسلام اور دوسری طرف میں مسلمان ہو گیا پڑہیں۔ غالباً ناظرین کو یقین ہوگا۔ کہ حق کیا چیز اور

محموعہ از النہ الوسواس۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب و مولوی حشمت علی صاحب میرٹھی دفتر میں ریویو کے لئے ارسال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اسے مطالعہ کر کے کامل ریویو کیا جاویگا مولوی صاحب نے جواب ... کا اس نام [illegible] نکات اور حقائق اور معارف [illegible] ملاحظہ فرماویں۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ... زیادہ ہے۔ بشرطیکہ طبع کتاب میں رکاوٹیں اور دیگر صورت نقصان

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہٗ و نصلی

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صدق کلمۃ و قت مسیحہ و کاثر مزادہ

آ جہاں سے منتظر خوشبو کا مدرستاں
آں مسیح دورِ آخر مہدی آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر ۳ | بابت ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۶ | جلد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
مہرِ او باشیرِ شد اندر بدن
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
از ملایک و از خبرہائے معاد
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است
ہر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرے کہ ہست
وصلِ دلدار ازل بے او محال
ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
منکرِ آں مورد لعنِ خداست
ہر کہ انکارے کند از شقیاست

اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں رسولے کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدا قول او در جانِ ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزاتِ انبیاء سابقیں
یکدم دوری ازاں ردّ ست بختا

ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
بر نبوت را بر و شد اختتام
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
تو بکفر است خسران و تباہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں یعنی تعدیل کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ سہ بار آج میں **احمد** کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا** استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ سہ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

پھر اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں جو آپ نے پیشگوئی کی تھی کہ بدر پانچ پوری کے معنوں گویا تھا اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا ⁂

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے بعد از نماز جمعہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں فرمائی +

چونکہ خاکسار ایڈیٹر کچھ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جسقدر ضبط ہو سکا وہ ھدیۂ ناظرین ہے سلسلہ تقریر سے جیسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انقطاع دنیا اور حصول قُربِ الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔ اور وہ تقریر یہ ہے +

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے

مگر جہانتک دیکھا جاتا ہے اُسکی مصروفیت جسقدر دنیا میں ہے۔ کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین ملجاوے فلانا مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ اُوکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اُسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اُس نے مقدم نہیں رکھا ہوا ہر بات اور فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہریگا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کرکے دیکھیگا تو اُسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اُس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار۔ اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے۔ تو بھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں پس خوب یاد رکھو۔ کہ مؤمن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہئے کہ کوئی بھلائی اسکے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم کریم ہے۔ اور اُسکا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دُکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اُس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اُس پر اُس کا قہر ضرور ہوتا ہے عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوح کے زمانہ کو دیکھو۔ لوط کے زمانہ کو دیکھو موسےٰ کے زمانہ کو دیکھو۔ اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اسوقت جن لوگوں نے عمداً خُدا سے بُعد اختیار کیا اُن کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تمکو عنقریب علم ہو جاویگا۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تمکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ عنقریب تمکو علم ہو جاویگا۔ کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی بلکہ حسرت کا موجب ہونگی كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچکر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو۔ وہ بالکل ناکارہ ہیں میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اسوقت اسکے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ ان دونوں کو خوب سوچکر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاویگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اُسکے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے ایک آنکھ ہی پر نظر کرو۔ کہ کسقدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کس نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اسے ضرور بینا ہی رکھیگا اور اسی پر سب قویٰ کا قیاس کرو۔ کہ اگر آج کسی میں فرق آجاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مؤمن کا گذارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دہیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا۔ اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈالکر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اُسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالےٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے۔ کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کریگا۔ اُسیقدر اسکے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آویگا نہ گاڑی میں جُتیگا نہ زراعت کریگا۔ نہ کنوئیں میں لگیگا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آویگا۔ ایک نہ ایک دن مالک اُسے قصاب کے حوالہ کر دیگا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ تو خدا اُسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آبیٹھیں تو سوائے اسکے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔

خُدا تعالےٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے

کہ وہ اس کی معرفت اور قُرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا۔ اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ فلاں زمین خریدوں فلاں مکان بنالیں فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اسکے کہ خدا تعالےٰ کچھ دن مہلت دیکر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جسکی وجہ سے اُسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اُسکے دل میں نہیں ہے۔ اور صرف دنیا اور اسکے مافیہا کا ہی درد ہے۔ تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالےٰ مہلت اسلئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اُس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اُسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اُسکے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آویگی اس لئے دل کا رجوع تام اُسکی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اسکے کہ اسمیں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے ایسے ہی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اسلئے خدا تعالےٰ نے ان پر لعنت کی پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب

منتج ہوتی ہے

— سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور جو اُسے پاک نہ کریگا۔ بلکہ خاک میں ملا دیگا۔ یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھیگا وہ نامراد رہیگا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں۔ تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا …… نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے۔ تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے۔ کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے۔ تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا میں جس قدر مشور سے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن انسان اگر کوشش کرے۔ تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو۔ کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے۔ جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے۔ اور جو کام آگ سے لیتے ہیں۔ وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اُوپر گرایا جاوے۔ تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی رُوح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی۔ اور اس کے اوپر گریگی۔ تو اُسے مغلوب کر کے چھوڑیگی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے۔ اور کسی قسم کی بدظنی اُس پر نہ کیجاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے۔ وہی کافر ہوتا ہے یہ مومن کی صفات میں سے ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ واللہ ولی الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں۔ اور انہی پر کھلتے ہیں۔ جو دل کے دروازہ کھولکر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا۔ تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا کی طرف رجوع کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اُس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں تک بس چلسکے۔ وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہنچیگی۔ تو وہ خدا کے نور کو دیکھ لیگا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اُسے بجالائے۔ یہ نہ کرے۔ کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ کھودنے سے نکلتا ہے۔ تو وہ صرف ۲ ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے۔ کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس اُمت کے لئے تو اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لیگا۔ سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کریگا۔ وہ محروم رہیگا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے۔ لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں۔ پہونچتا وہی ہے۔ جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ تو اُدھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا۔ تو ان کو ابوالانبیاء بنا دیا۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے۔ کہ دن بہت سخت ہیں۔ اور کسی نے اب تک نہیں سمجھا تو آئندہ سمجھ لیوے۔ مجھے الہام ہوا تھا۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ یہ ایک خطرناک کلمہ ہے۔ جسمیں طاعون کی خبر دی گئی ہے۔ کہ انسان کے لئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہیگی۔ اس لئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہوں۔ کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا۔ تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجکو دعا کے لئے لکھے۔ جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے۔ وہی محفوظ رہیں گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے۔ جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہیں۔ مطلق بیعت انسان کے کیا کام آ سکتی ہے۔ پورا نسخہ جب تک نہ پیئے۔ تو مریض کو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے۔ دُعا کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے کہو۔ کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دستور ہے۔ کہ جب آپ کسی عذر کی وجہ سے شامل نماز باجماعت نہ ہو سکیں۔ تو جماعت کے ثواب کے حصول کے لئے مجھا خدمت گار کو جو کہ ابھی لڑکا ہی ہے۔ اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز ادا فرما لیتے ہیں۔ خدا کی شان ہے۔ کہ بعض خدام تو اس معیت کو ترستے ہیں اور بعض لڑکوں کی یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ ان کو خود آپ کے ساتھ نماز پڑھائی جاتی ہے ذالک …

لطیف جواب

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے شاگرد رشید مولوی فضل الدین صاحب گذشتہ ایام میں جب اپنے گاؤں تشریف لے گئے۔ تو ان کو ہاں مولویوں سے ایک مباحثہ کی نوبت آئی۔ جو کہ ناظرین کے استفادہ کی خاطر درج کیا جاتا ہے

دیہاتی مولوی صاحب میاں فضل الدین آپ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے

مولوی فضل الدین صاحب آپ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں

دیہاتی مولوی صاحب اگر آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں تو کافر ہیں

مولوی فضل الدین صاحب اگر نبی کہا۔ جو دعاوی حضرت مرزا صاحب نے کئے ہیں وہ بسر و چشم قبول ہیں۔ اور ہم ان پر ایمان لاتے ہیں

دیہاتی مولوی صاحب تو پھر آپ ضرور کافر ہو گئے۔

مولوی فضل الدین صاحب آپ تو مسلمان ہیں

دیہاتی مولوی صاحب ہاں۔ الحمد للہ

مولوی فضل الدین صاحب تو آپ کیا مسلمان ہو کر کافروں کو اپنا مقتدی بنانا چاہتے ہیں اور کافروں کے امام بننا چاہتے ہیں جو مجھ سے سوال کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ نے تو واجعلنا للمتقین اماما کی دعا تعلیم فرمائی ہے مگر آپ اب واجعلنا للکافرین اماما۔ کی مانگا کریں۔

دیہاتی مولوی صاحب خاموش ہو گئے اور جواب نہ بن آیا۔ واقعی معقول جواب تھا۔ امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس سے مستفید ہونگے۔

دُعا

بخدمت برادران احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

رسالدار محمد ایوب صاحب احمدی میانمیر سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے تایا صاحب محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مبتلا امراض ورم جگر و معدہ و گردہ کے واسطے برادران دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفا عطا فرما دے

راقم خود ایک مریض۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

درس قرآن سے کچھ

سورۂ ھود رکوع نمبر ۲

نوٹ:- یہ صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھول کر مطالعہ کیجئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جائیے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

ولئن اذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنٰها منه انه لیئوس کفور ولئن اذقنه نعماء بعد ضراء مسته لیقولن ذھب السیاٰت عنی انه لفرح فخور

اول آیت میں ایک مرض کا ذکر ہے جو کہ اکثر کر کے عورتوں میں اور اس سے کمتر مردوں میں بھی پائی جاتی ہے اس لئے جن لوگوں کو اس کا علم پہنچے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ عورتوں تک ضرور پہونچا دیویں۔ وہ مرض یہ ہے۔ کہ جب انسان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی انعام ہوتا ہے اور پھر مصلحت ایزدی سے اوس سے چھین لیا جاتا ہے۔ تو وہ ناامید اور ناقدر شناس ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ جب انکی کوئی اولاد مر جاوے۔ اور ان کو تسلی دی جاوے۔ کہ تم جزع فزع مت کرو۔ خدا تم کو نعم البدل اور دے دیگا تو وہ کہا کرتی ہیں۔ کہ اگر اس نے اور دینا ہوتا۔ تو اسی کو کیوں لیتا۔ اور جو زن مزاج مرد ہوتے ہیں۔ ابتلاؤں میں انکی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ لوگ خدا سے مایوس ہو کر خودکشیاں کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بڑی [illegible] جانا ہے کہ اگر [illegible] میں [illegible] ہو جاویں۔ تو [illegible] اللہ تعالےٰ کی ذات پر [illegible] [illegible] تو

اس وقت وہ اپنی پہلی حالت مسکنت کی تو بھول جاتا ہے۔ اور اس غلطی میں پڑ کر کہ ذھب السیاٰت عنی) مجھ سے اب ہمیشہ کے لئے دکھ دور ہو گئے اب مجھ پر کبھی مصیبت نہیں آئیگی۔ فرح فخور۔ یعنے اکڑباز اور متکبر ہو جاتا ہے اور یہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اب کوئی ذات میرے پر متصرف نہیں رہی دیکھو دونوں حالتوں میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کا انکار ہے۔ اور یہ سخت کفر ہے۔ کامیابیوں پر کبھی شیخی اور تکبر نہ کرنا چاہیئے۔ اور ناکامیوں پر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھا ہے۔ کہ انسان کے اڑنے کے لئے دو پر ہیں ایک تو رجا یعنے خدا پر امید کا دوسرا بیم یعنے اس کی بے نیازی سے خوف کا۔ انہی آیات کے مفہوم کو حضرۃ اقدس کے الہام میں اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ ؎

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹے کام بنائے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے

الا الذین صبروا وعملوا الصلحت ... الخ

اول کی دو آیتوں میں جو انسان کی دو حالتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں انسان کو صبر کی ضرورت ہے لیئوس کفور یعنے مایوس ہونے کے وقت اسے صبر چاہیئے اور استقلال رکھے اور استغفار اور دعا میں لگا رہے اور مایوس ہو کر احکام کی خلاف ورزی کی طرف نہ جھک پڑے۔ تاکہ جو نعمت اس سے چھینی گئی ہے۔ وہ پھر عطا کی جاوے۔ اسی کی طرف آیت ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ... الخ اشارہ کرتی ہے۔ کہ جو نعمت ان کو دی گئی ہے۔ وہ ہم کسی وقت چھین لیں گے۔ اور جیسے یہاں صبر پر مغفرت اور اجر کبیر کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ویسے ہی اس مقام پر بھی اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمة و اولئک ھم المھتدون۔ کہا گیا ہے۔

لولا انزل علیه کنز

یہ اعتراض کئے جاتے ہیں۔ جبکہ کوئی مامور من اللہ تم سے چندے طلب کرتا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ خدا کا فرستادہ ہے۔ تو اس پر سے خزانہ کیوں نہیں جاتا۔ حالانکہ نادان نہیں جانتے۔ کہ وہ تو اس لئے چندے لیتا ہے۔ تاکہ ان کو کہیں بڑھ چڑھ کر اللہ تعالےٰ نے دلا دے۔ یا ان کے مالوں کے طفیل انکی برائیاں دور ہوں۔ اور وہ عذاب سے مخلصی پاویں۔

ایک مقام پر کہا گیا کہ کل قرآن کی مثل لاؤ۔ جیسے ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثله۔

اور دوسرے مقام پر صرف دس سورتوں کا مطالبہ کیا ہے اور ایک مقام پر صرف ایک ہی سورۃ چاہی ہے۔ یہ ایک لطیف سِر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کا علم اور فراست بھی روز بروز ترقی کرتی ہے۔ اور جوں جوں فیضان الٰہی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اس کیلئے ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور اسی اندازے سے خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔

(کچھ عبارت یہاں قابل اصلاح تھی۔ جو کہ پھر کسی موقع پر لکھی جاوے گی)

فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ وان لا الٰه الا ھو

خالق کی طرف سے کسی امر کے ہونے کی یہ لطیف دلیل ہے کہ اگر تمہاری بشری طاقتیں اس مقابلہ سے عاجز ہیں تو پھر مان لو۔ کہ یہ ایک فوق الطاقت اور برتر ہستی کا کلام ہے۔ کہ جس کے علم کو تمہارے علوم لگا نہیں کھا سکتے اور اسی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ سوائے ایسی قدرت والی ذات کے اور کوئی خدا اور معبود نہیں ہو سکتا۔ کلام کی بے نظیری پر مفصل اگر دیکھنا ہو۔ تو براہین احمدیہ کا مطالعہ کرو۔

من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتها ... الخ

جو شخص اس دنیاوی چندروزہ زندگی کی آسودگی چاہتا ہے اور اسے آخرت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں آرام حاصل کرنے کے عمل کرے۔ نوف الیھم اعمالھم۔ ہم اوسے اس کی محنتوں کا پورا اجر دینگے۔ اور کسی قسم کی کمی نہ کریں گے۔ ان انگریزوں کا عمل درآمد ہے۔ کہ ان کو آخرت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دیکھ لو۔ اللہ تعالےٰ کیسے انکی محنتوں کے اجر دے رہا ہے۔ اس سے اگلی آیۃ میں بتلا دیا ہے کہ اگرچہ دنیا میں تو ان کو پھل مل جاتا ہے۔ لیکن تم کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کے اور کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور اپنے اس قسم کے اعمال سے اگر وہ کوئی آخرۃ کا نتیجہ چاہیں تو وہ ہرگز نہ ملیگا۔ آخرت کے لئے محنت کریں گے اور وہ عمل بجا لاویں گے۔ تو آخرت کا سکھ پاویں گے

افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاھد منه

بینہ۔ سے مراد وجدان ہی ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ خود بخود [illegible]

خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں پڑھا

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانًا۔ وکنتم علےٰ شفا حفرۃٍ من النار فانقذکم منہا کذالک یبین اللہ لکم اٰیٰتہٖ لعلّکم تہتدون ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر اولئک ھم المفلحون۔ (پ ۴)

اللہ تعالےٰ کی کتاب شفا نور رحمت فضل اور ہدایت ہے، یہ وہی کتاب ہے۔ جس نے عرب جیسے نابود لوگوں کو دنیا کے لئے امام۔ ولی۔ فخر بنا دیا۔ اور وہی کتاب اب اس وقت ہے، اور اس کے ہوتے ہوئے دیکھ لو۔ کہ بادشاہوں کی نظروں میں اور قوموں کی نظروں میں مسلمان لوگ حقیر اور ذلیل ہیں دوسروں کو چھوڑو۔ خود مسلمان بھی اپنی نظروں میں آپ کو ذلیل جانتے ہیں۔ علماء دین۔ گدی نشین۔ اور فقراء کی نسبت ان کے خیالات ناگفتنی ہیں۔ اور ان کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ صرف یہ کہ اُس وقت اس کتاب پر عمل درآمد تھا۔ اور سب نے اِسے مضبوط پکڑا ہوا تھا۔ اور اب اِس وقت اسے بالکل چھوڑ دیا ہوا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ وہ حقیقت بتلاتا ہے۔ اور ان باتوں سے آگاہ کرتا ہے جس سے قومیں اعلیٰ مقامات پر پہنچ گئیں۔ دیکھو ہر ایک قوم کے لباس الگ الگ ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کے سامان اور ڈھنگ بھی ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور خود تم میں بھی یہ اختلاف لباس اور کھانے پینے کا ہے۔ کہ کوئی کسی شے کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی شے کو۔ اور ان سب باتوں کا اثر الگ الگ اخلاق پر پڑتا ہے۔ پھر مذہب اور عادت ہر ایک کی الگ الگ ہوتی ہے اشیاء جو اس کے مطالعہ کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ بھی مختلف ہوتی ہیں اور ان سب کا اثر بھی انسان کے اخلاق پر پڑتا ہے۔ پس اس پر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس قدر ذرائعِ اختلاف کے ہوتے ہوئے پھر آپس میں اتحاد کیسے ہو۔ اللہ تعالےٰ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ کہ ہاں اتفاق ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے کچھ صبر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ سیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے عرب جیسے اکھڑ لوگوں کو عظیم الشان انسان بنایا۔ وہ وحدت تھی اسی وحدت کے لئے اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ اللہ تعالےٰ کی رسّی کو جمع ہو کر مضبوطی سے پکڑو۔ اس میں بتلایا ہے۔ کہ تم کو کس طرح پکڑنا چاہیئے الگ الگ ہو کر نہیں۔ بلکہ جمع ہو کر پکڑنا چاہیئے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر تم نے دل سے اسلام کو قبول کیا ہے تو زبان سے بھی اُوسے قبول کرو۔ اور ہر ایک عضو اور قوا سے بھی مانو۔ اس طرح سے کہ جو تم نے دل سے مانا ہے۔ اعضاء سے اس پر عمل کر کے دکھلاؤ۔ یعنے دل زبان اور اعضاء سے متفق ہو کر قرآن شریف کی اطاعت کرو۔ اور اس کو دستور العمل بناؤ۔ اپنے عقائد اور اعمال میں یکتائی اور وحدت دکھاؤ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ہی کہدینا کافی تھا۔ مگر چونکہ انسان غفلت میں ہے۔ اور نافہم لوگ سمجھا نہیں کرتے۔ اس لئے مضمون کو اور لمبا کر کے تبلایا۔ کہ ولا تفرقوا اسی لفظ جمیعًا کے معنے یہ الفاظ کہکر اور کھولدیئے۔ اور اپنا منشاء اور بہت واضح کر دیا۔ کہ آپس میں تفرقہ نکرو۔ اگر مسلمان ہو کر تم میں تکبر۔ بغض۔ اور نفاق ہوگا۔ تو یہ بھی ایک تفرقہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک فضل وہ ہے۔ جو وہ ہر انسان پر اس کی اپنی ذات کے لئے نازل کرتا ہے۔ ایک وہ ہے۔ جو گھر کے انتظام کے لئے شامل حال ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو قوموں کی اصلاح کے لئے عطا ہوتا ہے۔ جس کے لئے اتحاد کی بڑی ضرورت ہے۔

ایک تفرقہ یہ ہے۔ کہ دل کچھ کہے۔ زبان کچھ کہے اور اعضاء کچھ پڑے کہیں۔ اور دوسرا تفرقہ یہ ہے۔ کہ تھوڑے سے اختلاف اور جدائی سے تم لوگ بہت بڑا رنج اور کینہ پیدا کر لو۔ تھوڑی سی جھوٹی شئی کے لئے تم دوسرے سے بہت دور جا پڑو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جمعیت پر جو فضل خدا کا نازل ہوتا تھا۔ وہ نہیں ہوتا۔ اور انسان اس سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تھا۔ کیا بہ لحاظ عمر کے۔ کیا بہ لحاظ امیری و غریبی کے۔ کیا بہ لحاظ قومیت کے۔ خیالات کے طرز بود و باش کے۔ حتیٰ کہ بہ لحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑی اور بہت صحبت کے مگر باوجود اس کے کوئی شے ان کو پھوٹ پر آمادہ نہ کرتی تھی اور نہ وہ لوگ عام اور ادنےٰ باتوں کو آپس میں رنج بڑھاتے تھے۔ اور نہ عظیم الشان امور میں ایسا نقار رکھتے تھے۔ جیسے آج کل کے مسلمان رکھ رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام کے آخر زمانہ میں نقار نظر آتا ہے۔ مگر نظر کی غلطی ہے .... اور باوجود اس کے .... کہ حضرت معاویہ رضؓ حضرت علی رضؓ سے ہمیشہ مشورہ لیتے رہتے تھے اور قیصر روم نے جب ہی تنازع دیکھکر عرب پر حملہ کرنا چاہا اور معاویہ کو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔ تو معاویہ نے جواب دیا۔ کہ نہ سمجھنا۔ کہ میرا اور علی کا بگاڑ ہے۔ اگر تم نے ایسا ارادہ کیا۔ تو یاد رکھنا۔ کہ اوّل سپہ سالار جو علی کی طرف سے تمہارے مقابلہ پر آوے گا۔ وہ میں ہوں گا۔ باوجود اس کے کہ معاویہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ حاصل نہ کی تھی۔ مگر پھر بھی دیکھ لو۔ کہ کیسی جمعیت اور اتحاد دکھلایا۔

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا۔ ایک کتاب۔ ایک رسول ایک ہی قبلہ۔ اور ایک ہی امام ہے۔ ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل اُن پر نازل ہوتا ہے۔ اسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسیکو ایسے اسباب عطا کئے ہیں۔ جس سے فخر کر سکتا ہے۔ تو اس دوسرے کو حقیر نہ جانے۔ اس کے آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس فضل کو یاد کرو۔ جو تم پر اللہ تعالےٰ کا نازل ہوا ہے۔ کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ خانہ جنگیوں سے تباہ ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ کے آنے پر آپس میں شیر و شکر اور بھائی بند ہو گئے۔ اور اس کی طفیل خدا نے تم کو بچا لیا۔ اگر رنج تھا۔ تو اتنا جتنا کہ بھائیوں بھائیوں میں ہوتا ہے۔ یہ باتیں خدا تم کو سناتا ہے۔ کہ تم فائدہ اٹھاؤ اور ہدایت کی راہ حاصل کرو۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے۔ جن پر عمل درآمد کر کے نجات حاصل ہوتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ یہ تیس ۳۰ سپارے ہیں۔ اور ان میں صرف اصول تبلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی۔ تو پھر اسقدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو نصف صفحہ پر بھی آ سکتی ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو نیکی کی طرف بلاتا رہے۔ جائز باتوں کا امر کرتا رہے اور ناجائز باتوں سے منع کرتا ہے۔ پھر جو لوگ ایسے ہونگے وہی فلاح پاویں گے اس کے مقابلہ پر اسوقت کا عمل درآمد یہ ہے۔ کہ بدمعاش افسروں اور دوستوں کے ساتھ ہاں میں ہاں ملائی جاتی ہے۔ ایک کافر شخص سے فائدہ اُٹھانیکی خاطر کہا جاتا ہے۔ کہ رام اور رحیم ایک ہی ہے اور اگر کسی سے بڑی غیرت کھائی تو کہدیا عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ حالانکہ ان باتوں سے کبھی حقیقی فلاح نصیب نہیں ہوتی۔ فلاح کے معنے مظفر و منصور کے ہیں تم میں سے کون نہیں چاہتا کہ جو اس کے دل میں ارادے ہیں انکے مطابق کام ہو جاوے۔ لیکن اس کا گر اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا ہے کہ تفرقہ مت کرو جمعیت رکھو۔ چونکہ سب مومن تحصیل ایمان کے لئے طالب علم بنکر مامور کی صحبت میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین کیوں نہیں ہر ایک فرقہ میں سے ایک گروہ ایسا نکلتا۔ کہ مامور من اللہ کی صحبت میں رہکر دین کو سیکھیں اور واپس جا کر اپنی قوم کو اس عذاب سے ڈراویں جو کہ نافرمانوں پر پڑتا ہے شاید وہ اس سے خوف کھا کر رشد کی راہ اختیار کریں اب ذرا توجہ کرو اور اپنے نفسوں کو ٹٹولو کیا تم میں یہ فکر ہے کہ ہم میں سے عمدہ واعظ ہوں۔ لکچرار ہوں۔ سرمن کہنے والے ہوں۔ ایسی طرز سے تقریر کرنے والے ہوں۔ کہ لوگوں کے دل نشین ہو جاوے۔ یہ خدا کے احکام ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ عربی زبان کی تشریح اپنی زبان میں کر دی ہے

کنچنی کی توبہ اور نکاح

آج کل ایک کثیر گروہ اہل اسلام کا یہ خیال ہے۔ کہ کنچنی جب منہ سے توبہ کرے۔ تو وہ اسیوقت تائب کے حکم میں آکر اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ کوئی نیک بخت مومن مسلمان اُسے نکاح میں لاوے۔ اس قسم کے مسائل پر زیادہ تر عمل درآمد اُن شہوت اور نفس کے پرستارون کا ہوتا ہے جو شریعت کی آڑ میں آکر اور اُسے نفسانی اغراض کی تکمیل کی سپر بناکر اپنے محبوبات نفس کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ کنچنی جس سے ہمارا تعلق ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس حالت میں رہ کر کسی اور کے دام تزویر میں چلی جاوے۔ یا کسی تو دوسرے کو ہماری جگہ دیدے۔ تو پھر نکاح کی ترغیب شروع کرتے ہیں۔ ان کی دراصل کوئی غرض اطاعت الٰہی یا اتباع سنت نبوی کی نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ ان حیلون سے انکی اپنی غرض پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یا ایک حد تک وہ برادری اور قوم کے طعنہ وتشنیع سے محفوظ ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس لئے اُس پر بڑا زور دیتے ہیں۔ اور نادان مُلان جو کہ نکاح خوانی کے سوا روپیہ کیلئے ہمیشہ اژدہا کیطرح مُنہ کھولے طیار بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تحسین آمیز کلمات سے اور بھی ایسے لوگون کے ممد ومعاون ہوتے ہیں لیکن ہم عام آگاہی کیلئے اس امر کو لکھنا اور بتادینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کنجریون اور ہر ایک قسم کی زانیہ عورتون کو مومنون کے لئے حرام کر دیا ہوا ہے۔ اور ایسے ہی ایک زانی مرد ایک مومنہ عورت کیلئے حرام ہے۔ جیسے کہ سورہ نور کے ابتدا ہی میں اس کا ذکر ہے۔

الزانی لاینکح الازانیة او مشرکةً والزانیة لا ینکحھا الازان او مشرکٌ وحرم ذالک علی المومنین

کہ زانی مرد نہ بیاہے مگر زانی عورت کو۔ یا مشرکہ کو۔ اور زانی عورت نہ بیاہے مگر زانی مرد کو یا مشرک کو۔ اور یہ حرام ہے ایمان والون پر۔ اس آیۃ میں اللہ تعالےٰ نے زانی مرد اور عورت کو ایک مشرک مرد اور عورت کے برابر گردانا ہے یعنے جیسے ایک مشرک مرد یا عورت کا ایک مومن مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ ویسے ہی زانی مرد یا عورت کا مومن مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ مگر تاہم آج کل زانیہ عورت کے ایک مومن مسلمان کے ساتھ نکاح کرنے کے جواز میں عام طور پر مُلان لوگ دلیل پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ ہے یعنے گناہون سے توبہ کرنیوالا ویسا ہی جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ بالکل درست ہے۔ کہ جب انسان گناہون سے توبہ کرتا ہے۔ تو وہ بالکل ایک صاف اور سفید بیداغ کپڑے کیطرح صاف ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی تائب کی بڑی عظمت آئی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ یحب التوابین۔ کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ لیکن یہ ضروری امر ہے کہ اوّل یہ معلوم کیا جاوے۔ کہ وہ کونسی توبہ ہے۔ کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اگر وہ یہی توبہ ہے۔ جو کہ رات دن زبان سے عام لوگ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر ایک فاسق اور فاجر کے منہ سے نکلتی رہتی ہے۔ اور پھر شرابیون کی توبہ تو مشہور ہی ہے۔ تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ یہ سب خدا کے محبوب ہیں اور محبوبون کی حالت دیکھ کر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پھر انکی محب کی عادت وخصلت کیا ہوگی۔ کیونکہ جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ پس اس صورت میں لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ خدا کی نسبت جو لفظ بے عیب اور قدوس اور بدیون سے منزہ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ بالکل غلط ہونگے۔ کیونکہ اگر وہ قدوس ہے۔ تو اُسے ان سیاہ کارون سے کیا نسبت۔ اور یہ ظلمت کے فرزند کس طرح سے ایک نور کے محبوب بن سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے خدا تعالیٰ کی محبت جو کہ ایک کمیاب اور نادر شے ہے ایک بہت ہی حقیر اور کم قیمت شے ہو جاویگی۔ اور جسقدر عبادت اور زہد اور ورع وغیرہ خدائے قدوس کی رضا کی تحصیل کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ سب عبث اور بیکار ہو جاویگا۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ تو مراد ہرگز نہیں ہے۔ جو صرف زبان کا ایک قول ہے۔ اور جس کی حقیقت صرف منہ کی ایک پھونک سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ یہ تو کوئی عظیم الشان شے ہے کہ جسکی تحصیل کے لئے انسان کو مجاہدہ کیضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ خدا کا مقرب بنکر اُسکے محبوبون میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور وہ صرف قول نہیں۔ بلکہ عمل ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف نے ہر ایک قسم کی فلاح اور نجات۔ اور نصرۃ اور کامیابی کو بعد ایمان کے اعمال صالحہ سے وابستہ کیا ہے پس وہ توبہ جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور جو کہ اعلیٰ درجہ کی فلاح ہے۔ وہ کیسے بلا عمل کے حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً فاولٰئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات وکان اللہ غفوراً الرحیما ومن تاب وعمل صالحاً فانہٗ یتوب الی اللہ متابا

پ ۱۹ سورۃ الفرقان۔ یعنے جو شخص توبہ کرے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی ہر ایک بات کو مان لے۔ اور صرف ماننے ہی نہیں۔ بلکہ عمل کرکے دکھاوے۔ تو ایسے ہی لوگ ہیں۔ جنکی بدیون کو اللہ تعالےٰ حسنات سے بدلدیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنے وہ اعمال صالحہ جو وہ توبہ کے بعد بجا لاویگا۔ وہ اسکی توبہ کی تکمیل کرینگے۔ اور جو جو بدیان اسنے کی ہیں۔ انکی جگہ پر اُسے توفیق ملیگی۔ کہ اُسی قسم کے ایسی حسنات بجالاوے۔ جو سابقہ بدکاریون کیلئے کافی کفارہ ہو جاوے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ کہ جو توبہ کرے۔ یعنے اللہ کیطرف رجوع کرے۔ اور ساتھ عمل صالحہ بھی کرے۔ تو وہی شخص ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے حق کو ادا کرتا ہے۔ اب دیکھو۔ کہ یہان توبہ کیلئے ضروری شرط عمل صالحہ کی ہے۔ کیونکہ توبہ کے معنے پھرنے کے ہیں۔ ایک شخص ایک راہ پر جاتا ہے۔ جب وہ اس سے پھر یگا۔ تو اُسکی ہر ایک جہت بدل جاویگی۔ اسوقت وہ تائب کہلانے گا۔ اسیطرح بدکار اگر ایک شخص مشہور ہے۔ تو وہ بداعمال کی وجہ سے ہے۔ اگر وہ بداعمالی کو ترک کرتا ہے۔ تو صرف بدی کا تارک کہلا سکتا ہے نیکوکار نہیں کہلا سکتا۔ نیکوکار اسی وقت کہلاویگا۔ جبکہ وہ نیکی کے کام کریگا۔ اور اسی حد تک کریگا جس حد تک کرنے سے وہ بدکار مشہور ہو گیا تھا۔ پس توبہ اسی کا نام ہے۔ کہ انسان اپنی سابقہ بداعمالیون اور بدعقیدون سے ایسا پھرے کہ اس قسم کے لوگون کی نظرون میں اور زبانون پر وہ ان اعمال کو ترک کرنیکی وجہ سے مطعون ہو جاوے۔ اور وہ لوگ اُسے حقیر خیال کرنے لگیں۔ اور پھر نیک اعمال کیطرف اس قدر تو سبقت کرے۔ کہ نیک لوگ جن میں وہ بدکار مشہور تھا اس سے شرمانے لگ جاوین کہ اُسے بدکار کہیں۔ اور بلاساختہ انکے منہ سے اسکے نیک ہونے کی شہادت نکلے۔ پس اس قسم کی توبہ ہے۔ جسکی نسبت حدیث شریف میں کہا گیا۔ کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب۔ کہ گناہون سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ ایک کنچنی یا بدکار عورت یکایک مشہور نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس پر کچھ عرصہ نہ گذرے۔ اور اس عرصہ میں وہ اپنا معروف نام (کنچنی یا فاحشہ) حاصل کرتی ہے۔ جو کہ لوگون کی زبان پر عام طور پر مشہور ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کریگی۔ تو اسکی توبہ اسیوقت ہوگی۔ جبکہ اس گندے نام کی جگہ پاکیزہ نام حاصل کریگی اور اپنی ہم جنس اور ہم پیشہ عورتون میں وہ مطعون ہوگی اور عام طرف میں پارسا شمار ہونے لگیگی۔ اور لوگون کے دل اُسے کنچنی کہنے سے مضائقہ کرینگے۔ پس جیسے کنچنی بننے کیلئے اسے ایک عرصہ کیضرورت تھی۔ اور ایک خاص قسم کی مجلس میں شمولیت درکار تھی۔ ایسے ہی اب تائبہ بننے اور پارسا کہلانے کیلئے ایک عرصہ اور ایک خاص مجلس میں شمولیت کیضرورت ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو کہ عام عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ یعنے کنچنی کی توبہ یہ ہے[۲]

[۲] کہ اس کا نام کنچنی اس محلہ اور شہر اور لوگوں کی زبان سے دور ہو جاوے۔ اور وہ اسقدر اعمال صالحہ بجالاوے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرکے لوگوں کی زبانوں پر اس کا نام پارسا ڈالدے اور اسکے کسی قسم کے تعلقات بدکارون اور کنجریوں سے نہ رہیں بلکہ اسقدر نفرت ان کا موجب ہو۔ کہ کنجر اور بدکار کو اسکی ملاقات کی جرأت نہ ہوسکے۔ الّا خائفین۔ … اگر حدیث مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہوتا۔ کہ صرف توبہ کرنے سے ایک زانی کی توبہ قبول ہوجاتی ہے اور وہ اس قابل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کو چاہیے کہ اپنی جماعت اور اس کے متعلق خبریں ضرور دفتر البدر میں ارسال فرمایا کریں ہر صاحب اس خدمت کو مستقل طور پر ذمہ لینا چاہیں۔ کارخانہ خرچہ ڈاک ان کو اپنی طرف سے دینے کو تیار ہے

فتح مقدمات کی خوشی میں مختلف بلاد اور امصار سے مخلص احباب اور دیگر صاحب عقیدت لوگوں نے مبارکباد کے تار اور خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کئے آپ نے اُن سب کو بڑی خوشی خاطر سے قبول فرمایا ۔ خدا تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے احسن عطا فرماوے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں خود حضرت کی طبیعت ابھی تک اسقدر صاف نہیں ہے۔ کہ سردی کے زیادہ صدمہ کو برداشت کر سکے اس لئے ابھی تک حضور اقدس اندھیرے کی نماز وں یعنے فجر اور مغرب اور عشا میں شامل نہیں ہو سکتے یہ مُسِّی زردیاں کی تصدیق ہے جو کہ احادیث میں مسیح موعود کیلئے آئی ہے

حضرت حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر ابھی درد کی شکایت ہے چنانچہ گذشتہ جمعہ کے دن دیکھا گیا کہ آپ بہت مشکل سے قیام وغیرہ ارکان نماز ادا کر سکتے تھے مگر باوجود اس تکلیف کے پھر بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے درس قرآن سوائے اس روز کے جس دن ہوا بہت تیز ہو عام طور پر حسب برابر ہوتا رہا ۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور مولوی **محمد علی** صاحب بفضل خدا تندرست ہیں اور اپنے اپنے فرائض پر مامور ہیں **مفتی محمد صادق** صاحب کو ابھی تک کامل طور پر شفا حاصل نہیں ہوئی احباب کو اُن کے لئے خصوصیت سے دُعا کرنی چاہیئے ۔

عدالت عالیہ سشن جج امرتسر سے فیصلہ کی نقول وصول ہو گئی ہیں جسکا اصل انگریزی مسودہ ہدیہ ناظرین ہے جو صاحب خود پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں یا جن کے تعارف اور گرد نواح میں کوئی انگریزی خوان ہیں وہ تو اس طرح اس سے حظ اٹھائیں اور سجدات شکر بجا لائیں اور جنکو یہ ذرائعہ حاصل نہیں وہ صبر سے کام لیں آئندہ عشرہ میں اُسکا ترجمہ جو کہ سرکاری طور پر مصدقہ ہوگا انشاء اللہ شایع کیا جاویگا

حضرت مسیح موعود مورخہ ۱۲ کو ظہر و عصر کی نمازمیں بھی شامل جماعت نہ ہو سکے ۔

۱۴ جنوری کو ظہر کے وقت ایک دیہاتی شخص ساکن بھینی (موضع متصل قادیان) نے آکر حضرت سے بیان کیا کہ مجھے ایک خواب آئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں ۔ اور جو اُن کے مخالف ہیں وہ جھوٹے ہیں ۔ اور طاعون انہی کے انکار کی وجہ سے ہے اور جو لوگ ان پر ایمان لاویں گے وہ بخشے جاویں گے ۔

محبی عبد الغنی صاحب ساکن کنجاہ نے گذشتہ ایام میں بہ تحریر یہ کارخانہ البدر کو ارسال فرمائے تھے کہ چند اشخاص ساکین کے نام اخبار جاری کیا جاوے اسکی وجہ اُسے دریافت کیگئی تو بیان فرمایا ۔ کہ میرے ساتھ یہ سنت اللہ ہے کہ طبیعت میں جو شکوک و شبہات اٹھتے ہیں اُن کا حل ہر آیندہ پرچہ البدر میں ملجاتا رہا ہے اس لئے ایک خاص خوشی کی تقریب پر میں نے روپیہ البدر کے لئے وقف کئے تھے ۔

احمدی انجمنوں کے توجّہ کے لائق

اخویم محمد افضل صاحب ایڈیٹر اخبار البدر ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میرٹھ کی انجمن احمدیہ کے حوالہ سے آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ ایسی انجمنوں کا غرض ہے کہ قادیانی اخبارات کی امداد ۔ لوکل فنڈ سے کی جائے میں آپکی اس رائے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں مگر اتنا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علاوہ قادیانی اخبارات کی امداد ۔ ہر مقام کی انجمن امدادی فنڈ سے مکرر قادیانی اخبارات کو بھی یہ مناسب ہے کہ اخبار کے دو کالم یا ایک کالم جسقدر اپنے اخبار کی وسعت کے مناسب تصور فرماویں اس امر کیلئے وقف کریں کہ اُسمیں بالاختصار مخالفین کے اعتراضات کے جواب آیا کریں ۔ یہ شرط اگر آپ پسند ہوں تو انجمن احمدیہ میرٹھ کی سیکرٹری کے نام اخبار ارسال کرنے میں امدادی فنڈ سے آپکو اخبار کی قیمت سے روپیہ دیئے جائینگے ہر پرچہ اخبار کا اسواسطے منگوایا جائیگا تاکہ مخالفین کو دکھایا جائے مگر میں جہانتک خیال کر سکتا ہوں کہ آپ اس شرط کو نبھا نہ سکیں گے لہذا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام طور پر اعلان دیں کہ اس شرط کی تکمیل کیلئے آپکے اخبار کے کار سپانڈنس ذی علم اس کام کو اپنے ذمہ لیں اسطرح سے دایرہ تحقیقات علمی کا وسیع ہوگا ۔ اور آپ کی معلومات بھی وسیع ہونگی اور میں امید کرتا ہوں کہ دیگر مقامات کی انجمنیں بھی حسب مقدرت اور وسعت آپکے اخبار کو متعدد پرچے مخالفین کو دکھانے کیلئے منگائینگے اور جہاں جہاں انجمنیں قائم ہیں وہ اس تجویز کو ضرور پسند فرمائینگے کہ چندہ کی چار مدات اپنے یہاں کھولیں ۔ مد چندہ لنگر خانہ ۔ مد چندہ مدرسہ مد چندہ امدادی فنڈ یکمشت ۔ مد چندہ امدادی فنڈ ماہواری ۔ اس امدادی فنڈ سے قادیان کی اکثر فوری ضروریات جو اتفاقاً کبھی کبھی پیش آجاتی ہیں پوری کیجائیں اور مقامی ضروریات دینی بھی پوری کیجائیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری اس خط کو شائع کریں تاکہ دیگر انجمنوں کو بھی اس کار خیر کیطرف رغبت ہو ۔ اور مجھکو بفحوائے الدال علی الخیر کفاعلہ کے ثواب حاصل ہو ۔ انجمن احمدیہ میرٹھ نے تو یہی تجویز کو آجتک بلا دستور العمل بنا رکھا ہے چنانچہ یہاں کی جماعت بڑی تبلیغ

جرمانہ

کا روپیہ

واپس ملیگا

گذشتہ نمبر میں **فتح مقدمات** کی مبارکباد دیتے ہوئے ناقص معلومات کی بنا پر یہ لکھا گیا تھا کہ جرمانہ معاف ہو گیا ہے اور چونکہ میں خود قادیان سے باہر ایک ضرورت کے لئے جانیوالا تھا اس کی تصحیح نہ کر سکا اب فیصلہ کی نقل مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ وہ جرمانہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم فضلدین صاحب پر ہوا تھا ۔ واپس ملیگا ۔ اصل فیصلہ کو مطالعہ کر لیا جاوے ۔ عدالت عالیہ نے کسی قسم کا جرم بھی ثابت نہیں کیا اور ہر طرح سے آپکو بری قرار دیا ہے ۔

۔ جماعت ہے مگر سب کام با سانی کر رہی ہے کسی طرح کی ہمکو دقت نہیں پیش آتی ہے فقط آپکا خادم حقیر عبد الرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ۔ ۔ ۔ میں اس سے پیشتر کئی دفعہ تحریک کر چکا ہوں ۔ مگر احباب نے توجہ نہیں فرمائی ۔ چونکہ اب جناب ان کے

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر ۔ طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی ۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں ۔ چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح وسالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے ۔ شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ ۔ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر غیرہ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار ۔ پیچش ۔ دستوں سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گٹھیہ ۔ خارشت ۔ داد ۔ گنگوٹ ۔ پھوڑا پھنسی ۔ سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ گنٹھمالا ۔ بواسیر ۔ نواسیر ۔ گنج ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس اٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** ۔

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و بچی ۔ بھوک پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا کرنے والا ۔ کر کے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کھتے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے ۔ بے اولادوں اور بانجھہ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے ۔ قیمت فی شیشی ۴ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۴ر ۔ قیمت دو شیشی ۱۲ ۔ تین شیشی ایکجا دہم شیشی ہے ۔ ۶ شیشی للعہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ ۔ ہزار ہا آدمیوں نے کامل فایدہ حاصل کیا ہے ۔ آپ بھی تجربہ کیجیئے ۔ اور فایدہ اوٹھایئے ۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھیئے ۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فایدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا ۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا ۔ طحال یعنی تاپ تلی ۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ دافع امراض مثل ہیضہ ۔ تخمہ ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیہ ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصارت ۔ کمی باہ یعنی نامردی ۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض ۔ مثل آتشک ۔ سوزاک ۔ اور جلدی امراض مثل خارشت ۔ داد ۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و باد گولہ وغیرہ کو حکمی فایدہ بخشتا ہے ۔ بچوں کے دانت نکلنے کیوقت بھی نہایت ہی مفید ہے ۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے ۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے ۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ۔ **خاص کر معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کریگا ۔ تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہو گی ۔ یہ امر مسلم ہے ۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں ۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا ۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو ۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے ۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ **طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے ۔ منافات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کیلئے بیحد التاثیر ہے ۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ ۔ **گٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** ۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیہ یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو ۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد ۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶ر ۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** ۔ اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ ماڑا ۔ پھولی ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ رتوندھی ۔ پڑوال ۔ کھجلی ۔ پانی کا بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد ۔ خشک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے ۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** ۔ دانت اور آنکھ انھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی ۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں ۔ اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے ۔ اور لازمی ہے ۔ اس منجن کو آپ چند روز ملیئے ۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے ۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا ۔ بعدہ تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے ۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور ہونٹھ و زبان کے ناسور کے دفعیہ کیلئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر ۔ علاوہ ان کے آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ زخم ۔ اور پھوڑے کے لئے مرہم ۔ اور نیز مخصوص طبقے کے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ۔ جو عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہیں ۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج ۔ شہر بنارس** ۔ **نوٹ** ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے ۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ و باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ لاثانی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر طلق میں اونتھے ہی اپنا اثر کرتی ہیں ۔ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف عا

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے ۔ بلکہ دیگر مشک سردار یدلبی لبی ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ۔ اور جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اثر دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے ۔ قیمت فی تولہ

حکیم مہر قراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نامہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں ۔ جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے ۔ اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ۔ ایک بار منگا کر دیکھئے ۔ پتہ یہ ہے

ایم ۔ زیڈ ۔ ٹی ڈیلرس ۔ محلہ بایوزی شاہجہانپور ۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے ۔ جس میں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائیسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت مل سکتے ہیں ۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہیں ۔ کہ نسبتاً و مقابلۃً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتوں پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ۔ اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگروں کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں ۔

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹایر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے ۔

المشتہر

الٰہی بخش عطاء اینڈ سنز ۔ سوداگر بائیسکل و مشین ۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں ۔ درخواستیں دفتر البدر میں آدیں ۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا ۔

عجیب و غریب ادویہ کا اشتہار

اس زمانہ مین طبیوں اور حکیموں نے اشتہارات کی اسقدر بھرمار کر رکھی ہے۔ کہ کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ سچا اشتہار جو خلق اللہ کے لیۓ عام فائدہ مند ہو۔ شایع کرے کیونکہ اکثر حکیمون نے مخلوقات خدا کو اپنے مبالغہ آمیز اور دوراز قیاس چکنے چپڑے الفاظ سے سخت صدمہ پونچایا ہے۔ اور لوگ کسی ایسے شخص کا اعتبار نہین کر سکتے۔ جو فی الحقیقت سچا اور راستباز ہو۔ لیکن جب ہم نے اپنے دل مین نگاہ کی۔ اور نیت کو خوب ٹٹولا۔ کہ ہمارے دل مین کسی قسم کی کمی نہیں۔ اور ہمارا معاملہ صاف ہے۔ اور خدا تعالےٰ عالم الغیب خوب جانتا ہے کہ جس کارروائی کو ہم نے شروع کرنا چاہا ہے۔ وہ کس ہمدردی اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر اس کام کو شروع کیا جاتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ ابتدا مین جس کو ۱۲-۱۳ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ ایک حکیم صاحب نے جو ۸۰ سال تک سنیاسیوں اور جوگیوں کے ساتھ نیپال۔ بھوٹان۔ کشمیر کے پہاڑوں مین رہا۔ اور جڑی بوٹیوں کے خواص اور اُن کی شناخت سے ایسا ماہر تھا۔ کہ ہندوستان بھر مین اپنے سفروں مین ایسا شخص مین نے کہین نہیں پایا۔ مجھے محبت اور شفقت سے فرمایا۔ کہ علم دینی تو تم نے سیکھا ہے۔ علم طب بھی سیکھنا ضروری ہے۔ مین نے درازیِ عمر کا عذر کیا۔ تو انھوں نے کہا۔ کہ مین خدا کے فضل سے اتنی جلدی سکھا سکتا ہون۔ کہ تین چار ماہ سے زیادہ صرف نہ ہوگا۔ مین نے ان کے کہنے سے ایک کتاب پڑھی۔ اُس نے اصول طب اس عمدگی سے بیان فرمائے۔ کہ بڑی کتابوں کے پڑھنے کی حاجت ہی نہ رکھی۔ اور بہت سے کارآمد نسخہ جات بتلائے۔ جن کو وقتاً فوقتاً استعمال کرنے سے بہت ہی مفید پایا۔ بعد ازاں یگانہ روزگار وحید العصر زبدۃ الحکماء حاذق علامہ حکیم نورالدین صاحب معالج خاندان شاہی جموں و کشمیر کی خدمت مین حاضر ہو کر ایک عرصہ دراز تک طب انگریزی اور ہندی اور یونانی کی کتابین پڑھین اور اصول طب پر لیکچر سُنے۔ اور مطب مین بیٹھ کر بیماروں کو دیکھتا۔ اور بیماریوں کو شناخت کرتا رہا۔ بعد ازاں درویشوں اور سنیاسیوں اور مشاہیر خاندانی اطباء کے ممبروں سے ملاقات کر کے بڑی بڑی محنت و جانفشانی سے صدری نسخے حاصل کئے۔ اور ان کو استعمال کر کے بہت سریع الاثر مفید پا کر مناسب سمجھا گیا۔ کہ ان سے خلق اللہ کو فائدہ پونچایا جائے۔ اس لئے مین نے اپنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے تازہ اور عمدہ ادویات جنگلی بوٹیوں کو تلاش کر کے تیار کی ہین۔ اور اللہ تعالےٰ سے کامل امید ہے۔ کہ وہ مخلوقات خدا کو کارآمد ثابت ہونگی۔ ہر مرض کی دوا اس کارخانہ سے ملسکتی ہین۔ افسوس ہے۔ کہ مین نے ان مریضوں سے جو خطرناک مرضوں مین گرفتار تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے علاج سے شفایاب ہوئے۔ کوئی سند حاصل نہین کی۔ کیونکہ میرے دل میں اشتہار دینے کا خیال نہیں تھا۔ ورنہ تصدیق ساتھ ہی شایع کرا دیجاتی۔ ادویات کی عمدگی کی نسبت اُستاذی و سیدی حضرت علامہ نورالدین صاحب حکیم کا نوٹ ذیل میں ملاحظہ فرما دین۔

تصدیق حضرت حکیم نورالدین صاحب

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا خدابخش صاحب کو طب کا بڑا شوق ہے۔ باوجودیکہ بی۔اے تک انگریزی خواں ہین۔ مگر بلا تعصب تجارب کا دھیان رکھتے ہین۔ جہاں تک مجھے موقع ملا ہے۔ میں کہہ سکتا ہون۔ کہ دوائیں بنانے مین محتاط ہین۔ اور خود بھی اپنے ہاتھ سے اس کام کو کرتے ہین۔ میرے تجارب بھی ان کے پاس ہین۔ اور ایک قلمی کتاب ضخیم عمدہ نسخہ جات کی ان کے پاس ہے۔

نورالدین

فہرست و قیمت ادویات

نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت
دوائی وجع مفاصل	عہ	دوائی سوزاک یک شیشی	لے	دوائی ۔۔۔ و سنگرہنی یک ڈبیہ	عہ
دوائی تپ دق یک ڈبیہ	صہ	حبوب ہیضہ یعنی حبوب ہیضہ کیلیۓ اکسیر کا حکم (یک ڈبیہ)	ہے	دوائی ضیق النفس	للعہ
حبوب حمّی ہر قسم 〃	عہ	حبوب دافع سوء ہضمی ہے ہضم و نفخ شکم و درد شکم 〃	عہ	روغن استمنا برائے مجلوق یک شیشی	صہ
حبوب بواسیر 〃	ے	دوائی طحال۔ خواہ تمام پیٹ میں پھیل چکی ہو۔ یک ڈبیہ	ے	معجون باہ یک ڈبیہ	صہ
حبوب آتشک نہ گئے آتی ہو نہ منہ آتا ہے یک ڈبیہ	صہ	دوائی دافع جریان سو کثرت پیشاب 〃	للعہ		

ہر شخص اپنی بیماری کا مفصل حال بذریعہ خط لکھے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ موافق مزاج دوائی بھیجی جاویگی

المشتہر مرزا خدابخش ابوالعطاء مصنف عسل مصفیٰ ساکن قادیان ضلع گورداسپور

Registered. L. No 233.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۳

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

یہ نور ہے سرور کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

...ی جہان منتظر خوش باش کہ مد دلستان
...نا مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

ان اللہ قال صدق کلمۃ و تمت مسیحہ وما تزدد من ادلۃ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۴

جلد ۱

...بیعت ... حضرت امام الزمان ... ۱۹۰۲ء ... البدر ... سال کی یادگار ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق و بہ نہایت
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار آورد از اشقیاست
یکدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہیگا

دوم — یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم — یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم — یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم — یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم — یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم — یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم — یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم — یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم — یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عوام سے قیمت سالانہ ... اوقات اشاعت کارخانہ کی مالیت پر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۳ بار ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	لـہ	للعہ	ـعہ	۸ہ	ـے
نصف صفحہ	للعہ	ـعہ	للعہ	ـہ	عا
ربع صفحہ	ـعہ	للعہ	ـہ	ـے	عـہ

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پہلا کالم	ـعہ	ـعہ	لعہ	للعہ	عا
نصف کالم	ـعہ	لعہ	ـے	ـے	۸ ـعہ
ربع کالم	لعہ	ـے	للعہ	عا	۱۲

ملفوظات حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۴؍ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

عصر کے وقت محبی قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ حصار نے عرض کی کہ میری تنخواہ میں ۵۰ روپیہ اضافہ ہوا ہے اور بنگال سے ایک درخواست آئی ہے کہ انسپکٹری کی پوسٹ خالی ہے ۶۰ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ اس لئے مشورۃً استفسار ہے کہ کونسی جگہ منظور کی جاوے آپ نے فرمایا کہ استخارہ مسنونہ کے بعد جس طرف طبیعت کا میلان ہو۔ وہ منظور کر لو۔

۱۵؍ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت مقدمہ کی پیشگوئی کا اپنے الفاظ پر پورے ہونے کا ذکر رہا کہ خدا تعالیٰ نے جو جو بات جس جس طرح الہام فرمائی ویسی ہی پوری ہوکر رہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سب الہاموں کو الگ الگ ترتیب دیکر اور کچھ لکھکر پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے تو امید ہے کہ کسی کی ہدایت کا موجب ہو۔

۱۶؍ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

چند ایک اصحاب نے بیعت کی۔ ....

۱۷؍ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس تشریف لائے تو اول مولوی عبد الکریم صاحب نے اپنا ایک رویا جو کہ بشارات سے پر تھا۔ بیان . . . . فرمایا۔ اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ولائیت سے آیا ہوا ایک خط پیش کیا۔ یہ خط ایک ایسی کمیٹی کی طرف لکھا گیا تھا۔ جو کہ انگلینڈ میں اختلاف السنہ کے دور کرنے کیلئے قائم ہوئی ہے اس کمیٹی کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک ایسی عام زبان اور بولی ایجاد کی جاوے جسے ہر ملک و دیار اور ہر طبقہ کے انسان آسانی سے سیکھ لیں اور اس طرح سے روئے زمین پر ایک ایسی زبان رواج پکڑے جو کہ ہر ایک شخص خواہ کہیں کا رہنے والا ہو سمجھ لیوے۔ یہ خبر پاکر محبی مفتی محمد صادق صاحب نے اس کمیٹی کی طرف ایک خط لکھا۔ جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا۔ کہ دنیا بھر میں ایک زبان کا ہونا محال ہے کیونکہ اختلاف السنہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے جس کا ذکر کتب مقدسہ میں ہے تاہم میں آپ کی سعی کو دیکھنا چاہتا ہوں آپ ابتدائی قواعد وغیرہ سے مجھے اطلاع دیں۔ جن کے عوض میں آپکو ایک بڑی تحریک کے متعلق کچھ چھپی ہوئی تحریر بھیجتا ہوں جو مشرق میں خدا کے حکم سے قائم ہوئی ہے

اس کے بعد کچھ حالات حضرت صاحب اور تحقیقات قبر مسیح اور حضرت مسیح کے انسان ہونے اور نبی ہونے پر مختصر ریمارکس کئے گئے تھے۔

خط کا جواب جو کہ اس کمیٹی کی طرف سے آیا اور جسے مفتی صاحب نے حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض سے ایک خاص تعلق رکھتا ہے اس لئے اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور چونکہ بعض ناظرین انگریزی پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اور ہر ایک زبان کا لطف اسکے اپنے الفاظ میں آتا ہے اور جسے مدنظر رکھکر گذشتہ نمبر میں نے عدالت عالیہ کے فیصلہ کی اصل نقل معہ ناظرین کردی تھی اس لئے اس خط کو بھی بجنسہٖ نقل کردینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

32 South avenue
Rochester.
Dec 29-1904.

My dear sir.

In a few days I am going to London, whence I will send you a Primer of "Esperant". Do you really doubt that it would be a good thing if all civilized persons whatever their nationality possessed a second dialect comman to all? Or do you mean that you doubt the possibility of the realization of the scheme, Or do you think it is against the will of God to try to put such a scheme in operation? My reply to that would be that if it is really against the will of God, it will have no succss.

My wife and I have read with no little interest the literature you sent me except the Arabic or Hindustani (I am not sure what language it was) for which my linguistic capacity is at present undevoloped.

We belong to a small but, I am happy to think, increasing number of people who have given up the idia of the divinity of Jesus of Nazareth, and regard him simply as a great teacher, we place in the same capogury Zoraster, Buddha, and your own prophet Mohammad (upon whose head may eternal blessings rest). None of our assistance has been lent to those impertinent scheme for sending "Missionaries", to convert people who have as good, if not a better, religion than their own. In return for the Primer, I should be glad to have some further knowledge of your modern "Messiah" & especially the evidence about the tomb of Jesus in Cashmere.

your very truly
Paul Matthews

ترجمہ چٹھی مذکورہ بالا

محبی۔

میں چند روز میں لنڈن جانے والا ہوں جہاں سے آپکو اسپرنٹو کی پرائمر ارسال کردونگا۔ (جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے) کہ آپکو بلا امتیاز قومیت کے

تمام مہذب

تمام مہذب لوگوں کی ایک مشترکہ بولی ہو جائے اور پھر اس کے مفید ہونے میں شک و شبہ ہے یا آپکا یہ مطلب ہے کہ اس تجویز کی کامیابی میں امکان ایک مشکل امر ہے یا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایسی کسی تجویز میں کامیابی کے لئے کوشش کرنا خدا کے ارادے کی مخالفت کرنا ہے۔ تو ان کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ اگر فی الحقیقت اس میں خدا کے ارادے کی مخالفت ہے۔ تو بے شک کسی قسم کی کامیابی ہرگز نہ ہوگی ؛

میں نے اور میری بیوی نے آپکی رسلہ کتب کو سوائے اس حصہ کے جو کہ عربی یا ہندوستانی (کیونکہ مجھے ٹھیک علم نہیں) خط میں تھا اور جسکے لئے میری زباندانی کی قابلیت سر دست نامکمل ہے۔ بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے ہمارا تعلق ایک چھوٹے سے گروہ سے ہے جس نے کہ یسوع کے خدائی کے خیال کو استعفا دیدیا ہے اور [illegible] صرف ایک آدمی خیال کرتا ہے اور اگرچہ یہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے لیکن بحمد اللہ کہ ترقی کر رہا ہے۔ جو خیال ہمارا یسوع کی نسبت ہے۔ وہی [illegible] اور محمد (صلعم) کی [illegible] اور رحمت خدائی اُنپر نازل ہو) کی نسبت ہے۔

ہم اُن گستاخ پادریوں کو کسی قسم کی مدد نہیں دیتے جو کہ لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں ہمارا [illegible] ان لوگوں کا مذہب پادریوں کے مذہب سے بہتر نہیں تو اُن جیسا ضرور ہے میرا یہ خیال ہے کہ میں ارسال کرونگا اگر آپ اسکے جواب میں مجھے کچھ زیادہ معلومات مسیح کی نسبت اور خصوصیت سے کشمیر میں مسیح کی قبر کے ثبوت کی نسبت ارسال کرینگے تو میں بہت ہی مشکور ہونگا

آپکا سچا دوست پال کلا ہٹیوس

حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ دراصل اب عیسوئیت سے دست برداری دنیا میں شروع ہوگئی ہے اور اس مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ آگ کا دستور ہے کہ وہ اول ذرا سی شروع ہو کر پھر آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے یہی حال اب عیسائیت کا ہوگا......

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمنوں اور احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامی خبریں متعلقہ سلسلہ احمدیہ کے دفتر البدر میں ضرور ارسال فرمایا کریں تاکہ وہ درج اخبار ہو کر دیگر احمدی احباب کے معلومات کا باعث ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت تاحال اسقدر صاف نہیں کہ موسم کے تغیر سے متاثر نہ ہو چنانچہ ابھی تک آپ فجر اور مغرب اور عشاء کے وقت تشریف نہیں لاتے اور بعض اوقات سردی اور بارش کی وجہ سے ظہر اور عصر کے وقت بھی شامل جماعت نہیں ہو سکتے مورخہ ۲۶ کو نماز جمعہ میں بھی آپ شامل نہ ہو سکے۔ آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ مقدمات کے

فتح کے رنگ میں جو نشان اندنوں ظاہر ہوا ہے اور جس نے میرے خیال میں دنیا پر پورے طور پر اتمام حجت کر دیا ہے اور ممکن ہے کہ اسکے بعد بھی جو لوگ ایمان نہ لاویں وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہوں اس نشان کے متعلق ایک مدرسالہ لکھا جاوے جس میں تمام الہامات متعلقہ مقدمہ معہ تفصیل روداد مقدمات کے درج ہوں شاید کوئی سعید اس ذریعہ سے ہدایت پاکر جبین نیاز کو آستانہ الوہیت پر رکھے اور خدا کے مامور اور مرسل کو قبول کرے نیز زیادتی ایمان کا موجب ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں ایڈیٹران اخبار الحکم والبدر کو حکم صادر فرمایا کہ جسقدر الہامات گذشتہ دو سال میں بذریعہ ان اخبارات کے شائع ہو چکے ہیں انکی ایک فہرست بقید جلد۔ نمبر۔ صفحہ۔ کالم و سطر کے طیار کر کے پیش کیجاوے تاکہ رسالہ مجوزہ میں معہ ان حوالجات کے درج کئے جاویں اور ہر دو اخبارات کا نام بطور شہادت کے لکھا جاوے کہ ان کے ذریعہ سے یہ دنیا میں شائع ہوئے۔ حضور علیہ السلام کے اس اندراج سے احمدی جماعت سمجھ سکتی ہے کہ البدر کا وجود بھی اس سلسلہ کا مؤید ہے اور خادم ہے اس سے پیشتر ایک شہادت بذریعہ الحکم کے تھی اور اب البدر کے ذریعہ سے دو شہادتیں پوری ہو کر ہر ایک واقعہ کی صداقت پر مہر لگاتی ہیں اسلئے وہ لوگ جو اسکی [illegible] [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کو فرمایا کہ آئندہ الہامات کی اشاعت بذریعہ میگزین بھی کی جایا کرے تاکہ تین شاہد ہو جایا کریں اس فقرہ سے بھی مترشح ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] گذشتہ عشرہ میں [illegible]

[illegible] الہامات - ۲۸ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذیل کی رؤیا اور الہامات بیان فرمائے۔

(۱) خواب میں کسی نے کچھ پیسے دئے ہیں۔

(۲) الہام ہوا - اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔

(۳) کسی نے لکھے ہوئے رقعے دئے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر خطوط ہیں ان سب کا مضمون ایک ہی ہے۔ ایک ان میں سے مجھے دیا گیا ہے کہ اسی وقت طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا -

ایک [illegible] ہلا دینے والی خبر -

زرجرمانہ واپس مل گیا - ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء کو مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے گورداسپور جاکر خزانہ سے روپیہ واپس لیا - ناظرین کو علم ہوگا۔ کہ خزانہ کا چارج انہی مجسٹریٹ صاحب کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے ابتدائی فیصلہ برخلاف حضرت مسیح موعود صادر فرمایا تھا۔ اور زرجرمانہ وصول کیا تھا -

گذشتہ عشرہ میں قادیان میں بہت عمدہ بارش دو بار ہو گئی ہے

مکرمی محبی بابو شاہ دین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گوڑہ کچھ عرصہ کیلئے عہدہ کیش وغیرہ پر مامور ہو کر لاہور تبدیل ہونے

مکرمی بابو عطا محمد صاحب احمدی اوورسیر مقام ایبٹ آباد سے مقام بارہ چنار پر تبدیل ہو گئے۔

مکرمی بابو غلام محمد صاحب احمدی حکیم جو کہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے تلمیذ ہیں اور یوگنڈا ریلوے افریقہ ہسپتال میں ملازم تھے عرصہ دو ماہ سے رخصت پر [illegible] خدمات سے مستعفی ہو کر وطن کو تشریف لے آئے ہیں آپکی تعلیم سے اکثر احباب کو افریقہ میں دینی فائدہ حاصل ہوا ہے عید الضحےٰ کا مبارک دن قریب آرہا ہے اس لئے مفتی محمد صادق صاحب قائمقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان احمدی احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ چندہ عید فنڈ فی کس ایک روپیہ اور کھال قربانی کی قیمت مدرسہ کے چندے اور مساکین کے واسطے جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ارسال فرماویں کالج کے قیام اور سرکاری طور پر مدرسہ کے منظور ہو جانے سے ضروریات بڑھ گئی ہیں اسلئے بلند ہمت اصحاب کو عموماً اور دیگر احباب کو خصوصاً اسکی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ قلیل بضاعت اور معاش کے احباب [illegible]

کو بے حقیقت سمجھکر ایسے موقعہ پر حیلہ کی گریز نہ فرمایا کریں [illegible] ان کی ایک پائی اور ایک کوڑی یا ایک دمڑی یا ایک پارچہ بھی جو اخلاص کی مدد کیلئے دیا جاتا ہے بہت ہی قیمت اور قدر رکھتا ہے اور میرے خیال میں قادیانی کارخانوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ہے۔

قطعہ تاریخ فتح مقدمہ

شحنہ ہند نے اپنی خباثت طبع سے ماتحت عدالت کے فیصلہ "دنیا داعی مسیح قادیانی" تاریخ شائع کی تھی اسکا جواب مولوی محمد [illegible] صاحب احمدی نے پٹیالہ سے یہ ارسال فرمایا ہے

ہزار ہ پھول کھلا مرزا نہ لالا	تو کیونکر داغ کھاتا دل پہ کالا
اسی کی فتح نے یہ گل کھلایا	کہ مرجھایا ہوا ہے شحنہ والا
اکہو سالم نہ بیتا ہو کہیں کو	لئے منسوب دلّی کہنے والا

چونکہ معمول الحکم کی اشاعت کی تاریخیں ۱۰-۱۷-۲۴-۳۱ میں بہ جنسہ نہیں ہے چاہئے کہ البدر کی اشاعت ان تاریخوں میں نہ ہو کر بلکہ ۳ چار دن کا وقفہ ہر دو اخبارات میں ہونا چاہئے تاکہ جو صاحب ہر دو کے خریدار ہیں ان کے پاس ایک ہفتہ یا عشرہ میں مختلف اوقات پر دو اخبار پہنچا کریں آئندہ اخبار اسی تجویز کی بنا پر شائع ہوگا۔ احمدی احباب۔ اور خصوصاً قادیانی احمدی احباب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بہت ہی قابل توجہ اور نوٹ ہے۔ جو کہ آپ نے عشرہ گذشتہ میں فرمایا ہے کہ اگر اخبارات کے ایڈیٹر بیماری یا سفر وغیرہ کی وجہ سے یا آپ کی تشریف آوری کے وقت موجود نہ ہوا کریں تو دیگر حاضرین مجلس میں سے کوئی صاحب قابل اشاعت الہامات ان کو لکھ لیا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قادیانی دوست اپنا فرض [illegible] [illegible] البدر [illegible] ہوں گے۔

[illegible] اخبار [illegible] سے ناظرین اخبار کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ عدالت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سر اسر معصوم اور بے قصور اور بے گناہ قرار دیکر عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور یہ بات ثابت کر کے کہ وہ بالکل بے گناہ ہیں بڑی عزت کے ساتھ بری کیا اور جرمانہ واپس دینے کا حکم کیا۔ اس فیصلہ کے مطالعہ سے وہ تمام غلطی جو کہ جرمانہ کے صرف معاف ہونے کے لفظ سے لگتی تھی۔ اٹھ گئی ہوگی دوسرے دیانت پسند اخباروں کو بھی چاہئے کہ وہ پبلک کو ان اصل واقعات سے اطلاع دیویں +

۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ...

يَا حَفِيْظُ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا رَفِيْقُ

يَا وَلِيُّ

اِشْفِنِيْ

درس قرآن سے کچھ

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف کے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع ۴ نمبر ۳

ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ انی لکم نذیر مبین — تواریخی واقعات کا اثر چونکہ انسان کے اعمال و احوال پر ہوتا ہے اس لئے عبرت دلانے کے لئے اللہ تعالے گذشتہ انبیاء اور اقوام کے واقعات ذکر فرماتا ہے۔ قران شریف میں جس قدر قصص مذکور ہیں۔ ان سب میں ایک لطیف پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور اہل مکہ آپ کے دشمنوں کی نامرادی کی ہے۔ اور ہر ایک مومن بھی جو اللہ تعالے کے ساتھ صدق و وفا میں مخلصانہ حال رکھتا ہے۔ اس کے لئے بھی ان میں ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ کہ اس کے دشمن بھی اسی طرح ذلیل ہونگے۔

نذیر — اس کے معنے ڈرسنانے والا اور عذاب کی خبر دینے والے کے ہیں۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ صرف موت ہی کی پیش گوئیاں کرتا ہے۔ وہ ذرا غور کریں۔ کہ نوح ؑ نے بھی موت ہی کی پیشگوئی کی ہے سوا ان وقت کے اپنا منصب انذار..... بیان کرتا ہے کیا ایک بدکار اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اُسے نجات کی خوش خبری دی جاوے۔ ہرگز نہیں۔ کیا اُسے یہ کہا جاوے کہ جو کچھ تو کر رہا ہے۔ وہ عمدہ تخم ریزی ہے۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اُسے دیکھ کر بدکاری پر جرأت کریں۔ نہیں۔

انی اخاف علیکم — چونکہ عذاب کی پیشگوئی ہے۔ اور نوح علیہ السلام کو الٰہی سنن کا علم ہے۔ کہ بعض وقت عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔ اس لئے خوف کا لفظ فرمایا۔ یہ نہیں کہا کہ ضرور ضرور تم پر عذاب آہی جاویگا۔ بلکہ کہا کہ مجھے خوف ہے کہ تم پر ایک عذاب الیم آنیوالا ہے

بشرا مثلنا — یہ ایک کلمہ ہے جس کے بولنے سے اکثر لوگ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں حفظ مراتب کا دھیان نہیں رہتا اور ایک نفسی کبر کی وجہ سے وہ ایک ناصح شفیق کو اپنے سے بڑا جانکر اس کی نصائح کی قدر نہیں کرتا۔ تو حق کی راہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ اہل منطق نے بھی اس سے بہت ٹھوکر کھائی ہے۔ پس وہ لوگ جو وہابی کہلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اپنے ایک بشر خیال کرتے ہیں وہ آپکے فیوض اور برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اور شریعت کے مغز کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کلمہ دوسرے کو حقیر جاننے کا اول مرتبہ ہے۔ اور جب اس سے انسان ترقی کرتا ہے۔ تو دوسرے کو رذیل کہتا ہے جس کا ذکر آگے ہے۔ اور یہ پہلی بدی ہے۔ اکثر اخبار نویس اور ریفارمیشن کے مدعی اسی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم بھی اس قسم کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اراذلنا بادی الرای — یہ دوسرا کلمہ ہے۔ کہ حق کے منکروں نے کہا۔ یا دوسری بدی ہے۔ جو انہوں نے کی۔ اور حق سے محروم رہے۔ نوح علیہ السلام چونکہ ہادی کے منصب پر تھے۔ اور آپ کے چند ایک متبع بھی ہو گئے تھے۔ جو کہ انسان کی ایک ظاہری فضیلت ہوتی ہے۔ اور آپ کے حسب نسب سے بھی وہ واقف تھے پر اس لئے ان کو اپنی مثل قرار دیا۔ کہ اگر عمدہ نسب والا ہے اور ہادی بن سکتا ہے۔ اور ہم بھی یہ سب کر سکتے ہیں تجھے ماننے کی کیا ضرورت۔ اور جب خود کو نوح کے مثل قرار دے چکے۔ تو ان کے مریدوں میں داخل ہونا تو ان کے خلاف شان ہوا۔ پس اس کے خدام کو رذیل کہنے لگے۔ یہ کلمہ اس کلمہ کے مطابق ہے۔ جو کہ پارہ اول میں ہے انؤمن کما امن السفہاء

وما نری لکم علینا من فضل — یہ تیسرا کلمہ ہے۔ جو اُن سے سرزد ہوا۔ کہ ہم بلحاظ مال و دولت وجاہت و اثر و علم و نقل کے کوئی بات تم میں بڑھ چڑھ کر نہیں دیکھتے۔ جس سے تم کو ماننے کی ضرورت ہو۔

بل نظنکم کاذبین — اور چوتھی بات یہ کہ ہمارے نزدیک تم کاذب ہو۔ یہ جو روز تم بیان کرتے ہو۔ کہ آج یہ الہام ہوا۔ یہ خواب ہوا۔ یہ کشف ہوا۔ ہم تمہیں اس میں کاذب خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آپس میں بھی ان باتوں کا لحاظ رکہیں اور بے وجہ دوسرے کو ہرگز حقیر اور کاذب نہ جانا کریں

انلزمکموھا وانتم لھا کارھون — خدا نے جو فضل مجھپر کیا ہے اور تم سے وہ پوشیدہ ہے۔ میں تم کو وہ کیسے دکہاؤں۔ جبکہ تم اس سے اول ہی بیزاری ظاہر کر رہے ہو۔ کسی بات کو سُنکر اول ہی تکذیب کر دینا بہت بری بات ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ .... کہ انسان اس کے حسن کے دیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

وما انا بطارد الذین امنوا انھم ملاقوا ربھم — چونکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے مومنوں کو حقیر جانا تہا۔ اور چاہتے تھے کہ نوح ؑ ان کو خارج کر دے۔ اس لیئے اب نوح علیہ السلام ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ تو الٰہی قرب حاصل کرنے والے ہیں۔ جو کہ زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔ غور تو کرو۔ کہ ان کو تم پر فضیلت ہے کہ نہیں؟

ویٰقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتھم — نوح علیہ السلام خوف کے مقام پر لفظ ڈر کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں ان کو حقیر جانکر دھتکار دوں یا اپنی جماعت سے خارج کر دوں۔ تو مجھے اللہ سے کون بچا دے گا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مومن کو حقیر جاننے کا کسقدر عذاب ہے۔ جس سے نوح خوف کہا رہا ہے اور من ینصرنی کا لفظ بتلاتا ہے۔ کہ اس حقارت سے الٰہی نصرت شامل حال نہیں رہتی۔

اس سے اگلی آیات میں بتلایا ہے۔ کہ رسول کو اپنی جماعت کے نیک افعال کا حسن ظن ہوتا ہے۔ اور اُسے امید ہوتی ہے۔ کہ میرے جن متبعین کو مکذب لوگ حقیر جانتے ہیں۔ اللہ تعالے ان کو ضرور عروج دیگا لیکن چونکہ ہر ایک مرید کا تعلق اللہ تعالے سے اخلاص اور وفا کا الگ الگ ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا اللہ اعلم بما فی انفسھم۔ کہ ان کے دلوں میں کیا کیا ہے اور اپنے اخلاص و اعمال کی وجہ سے وہ کس بات کے مستحق ہیں۔ یہ علم اللہ ہی کو ہے

ان شاء — یہاں بھی جب انہوں نے عذاب کی درخواست کی۔ تو نوح علیہ السلام نے شرطیہ کلمہ ہی کہا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے گا۔ تو عذاب بھیجے گا۔ یعنے ممکن ہے۔ کہ عذاب ٹل جاوے

ان یغویکم — اگر اللہ تعالے تمہاری بداعمالی کی وجہ سے ارادہ کرے۔ کہ تم کو غاوی ٹہراوے۔ اسی لئے آگے ھو ربکم کہا۔ کہ وہ تمہارا مربی ہے۔ اور یہ اسی کا فعل ہے۔ کہ تمہیں کیا قرار دے۔

اشاعت کیلئے احباب توجہ رکہیں

نقل فیصلہ عدالت اپیل مقدمہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

مجسٹریٹ صاحب نے واقعات مقدمہ بخوبی طور پر اپنے فیصلہ میں ظاہر کئے ہیں۔ اور ان کے مکرر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد ملزم پر اتہام جرم زیر دفعہ ۵۰۰ و حکیم فضل دین ملزم پر زیر دفعات ۵۰۰ و ۵۰۲ تعزیرات ہند قایم کیا ہے انہوں نے علیحدہ علیحدہ اپیل نمبر ۲۲۴ و نمبر ۲۲۵ داخل کی ہیں اور ان کا فیصلہ یکجا ہو سکتا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ کتاب مواہب الرحمان کے جسکو ملزم نمبر ۱ نے تصنیف کیا اور ملزم نمبر ۲ نے شایع کیا۔ فی نفسہ مزیل حیثیت عرفی ہیں اور ہم اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ الفاظ لئیم اور بہتان اور کذاب۔ جن کی بابت استغاثہ کیا گیا ہے برے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں اور ان سے بڑی بھاری اخلاقی کمزوری ظاہر ہوتی ہے ساتھ ہی ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ملزمان مستحق بریت کے تھے۔ ملزمان کا اہم عذر یہ تھا۔ کہ مستغیث ان ملامت آمیز الفاظ کا بوجہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار مورخہ ۶ - ۱۳ اکتوبر کے مستحق تھا۔

مجسٹریٹ صاحب نے یہ ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے کہ ہتک آمیز مضمون کا ان آرٹیکلوں سے کوئی تعلق نہیں اس بارہ میں ہم مجسٹریٹ صاحب کے نتیجہ کو تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے مستغیث نے بیان کیا ہے کہ اس کی ازالہ حیثیت عرفی کی گئی ہے۔ ملزمان کے پاس ایسی شہادۃ موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستغیث کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جس کا ازالہ ہوا۔ ہم کو اس شہادت کا رد کرنا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجسٹریٹ صاحب نے کیا۔ کیونکہ بظاہر اس سے جرم بہت خفیف ہو جاتا ہے۔ خواہ ملزمان یہ ثابت نہ کر سکتے۔ کہ انہوں نے یہ کارروائی نیک نیتی سے کی یا کہ اتہام افادہ عام کیواسطے لگایا گیا تھا۔ ہم یہانتک بھی کہنے کو تیار ہیں کہ اگر ملزمان کو اس وقت جبکہ انہوں نے اتہام لگایا۔ اس ثبوت کا علم نہ بھی ہوتا کہ وہ اتہام صحیح تھا۔ در بعد ازاں ان کو اس امر کا علم ہوا ہو۔ تو بھی وہ اپنے جرم کو خفیف بنانے کیواسطے اس ثبوت کو پیش کرنے کے مجاز تھے۔ مقدمہ ہذا میں ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سراج الاخبار کے مضمون کا ملزمان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کتاب مذکور کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر کسی جگہ کوئی ایما نہیں ہے۔ کہ مستغیث بدیں وجہ دروغگو اور بہتان باندھنے والا اور کمینہ شخص ہے۔ کہ اس نے فوجداری استغاثہ کیا۔ یا دہ کریگا۔ بلکہ یہ مذکور ہے۔ کہ ایک کمینہ شخص اور بہتان باندھنے والے شخص کے وجود کی بذریعہ الہام اطلاع ہوئی ہے اور کہ وہ چاہتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر مستغیث محض نالش فوجداری کرنے کی وجہ سے کمینہ وغیرہ خیال کیا گیا ہوتا تو الفاظ مثلاً جھوٹا استغاثہ کرنیوالا اپنی قسم کو توڑنیوالا یا جھوٹے گواہان پیش کرنیوالا کی ہر ایک کو توقع ہو سکتی تھی اور جو صرف متعلق جوڈیشل کارروائی کے سمجھے جا سکتے بیشک اگر ملزمان نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہوتے تو انکی طرف سے اپنے طریق عمل کے جواز کیلئے دیگر اقسام کی اخلاقی لغزشوں کا پیش کرنا کافی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر الفاظ محض عام معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اسواسطے ملزمان کا پورا پورا حق ہے کہ ان الفاظ کی تشریح کے لئے وہ مضمون سراج الاخبار کیطرف توجہ دلائیں اسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ فوجداری نالش ہونے کی وجہ سے ملزمان کو اپنا دبا ہوا غصہ مستغیث پر نکالنے کا موقع ملا تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ ملامت آمیز الفاظ آرٹیکلوں کے باقاعدہ جواب میں استعمال کئے جانے چاہیئے تھے۔ بلکہ یہی کافی ہے۔ اگر عدالت میں گھسیٹے جانے پر ہر دو ملزمان کو اپنا غصہ نکالنے کیوقت اپنے حریف کو ان ہتک آمیز الفاظ جو کہ استعمال کئے گئے ہیں۔ نامزد کرنے کی کافی وجہ تھی۔ ہماری دانست میں اس پر یقین کرنا ناممکن تھا کہ ملزم نمبر ۱ کو مستغیث کا عمل جو کہ سخت رد و بدل سے ظاہر ہوا مد نظر نہ تھا۔ خطوط جو تین ماہ یا کچھ عرصہ پیشتر شایع کئے گئے۔ جن سے مرزا کے دعاوی کا مضحکہ اُڑایا گیا۔ ایک نہایت ہی رنج دہ اور شدید حملے تھے۔ جو کہ کبھی مستغیث کی طرف سے پہلے نہیں ہوا تھا۔ اور چونکہ آرٹیکلوں کی گئی ہے اور وہ مستغیث کے نام پر تھے۔ اس لیئے

* دیکھو ترجمہ مشمولہ مثل اپیل

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع
غلام نبی ولد شیخ احمد زمیندار	کھوکھر	گجرات
سلطان علی ولد احمد خاں	"	
خیرالدین ولد خاں وزیرا	ٹکا گھمن	گورداسپور
محمد رفیق ولد محمد علی راجپوت		لاہور
نواب ولد مولابخش	کریام	جالندھر
حسین ولد عزیز الدین جٹ	ٹبالہ	
برہان الدین والد سید محمد	اسلام آباد	اٹھانگال
عبدالقادر ولد مولوی خدابخش	قصور	لاہور
محمد شریف ولد کرم بخش	"	.
محمد رمضان ولد بڈھا	محمد پور	کڑال
دیدار بخش " "	.	"
محمد اسماعیل " "	"	"
غلام رسول " "	"	"
رحیم بخش " "	.	"
نور محمد ولد مولوی جلال الدین	پیرکوٹ	حافظ آباد
محمد عبداللہ " "	.	"
محمد دین " "	.	"
عمر الدین " "	.	"
غلام محمد ولد مہتاب الدین	"	"
عنایت اللہ ولد عمر دین	"	"
قاضی علی بخش	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
نگ الٰہی ولد خیرالدین	قصور	لاہور
عبدالرحمان ولد عبدالغنی	کھڈیاں	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
غلام محمد جٹ	.	سیالکوٹ
کریم بخش ولد امام دین کشمیری	گمگول	"
کریم بخش ولد مقدم جٹ	"	"
نظام الدین	چونڈہ	سیانوالی
راجن زوجہ نظام الدین	.	
عبداللہ ولد صاحب الدین	مونگ	گجرات
امام دین ولد کریم بخش کشمیری	"	"
مولوی جلال الدین	"	"
اہلیہ مولوی جلال الدین	"	"
نور احمد	پیرکوٹ	.
صدیق ولد امیر الدین	پاک مین	"
محمد بلال ولد مہتاب الدین		
عنایت حسین ولد عظمت علی شاہ	.	مالیر کوٹلہ
حافظ محمد ابراہیم	.	"
مولابخش	.	پٹیالہ
میراں بخش	.	کپورتھلہ
مستری عبدالکریم	.	راولپنڈی
غلام نبی خاں	.	"
عبداللطیف کاٹھ گڑھ	کاٹھگڑہ	ہوشیارپور
محمد صدیق ملازم	.	کپورتھلہ
منتو ولد نور رئیس	.	ہوشیارپور
رلی زوجہ	.	"
موجو ولد نتھو	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
نانکی ولد موجو	ہوشیارپور	ہوشیارپور
جیون ولد منتو	"	"
خیون " "	"	"
بیرو " "	"	"
جانو زوجہ شیخ سکندر	"	"
میراں بخش	"	"
ابراہیم ولد عمرا	"	"
عنایت ولد عمرا	"	"
جیونی زوجہ جیوا	"	"
میراں بخش ولد جیوا	"	"
ہولا ولد جیون	"	"
نور بیگم زوجہ کرم الٰہی		
فاتاں دختر غلام حسین بشیر احمد	"	"
سیالکوٹ	.	"
برکت علی ولد غلام حسین	.	"
کرم دین " "	"	"
اسماعیل ولد زردا مرحوم	تلونڈی	.
بی بی دختر گیہاں دھولی	"	.
فاطمہ زوجہ محمد بخش چھیناں	"	"
سہاگن زوجہ عمرا	پھینیانوالا	جھنگ
رمضان ولد عمرا رائیں	"	"
ماموں ولد عمرا	"	"
برکت علی ولد رمضان	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
برکت بی بی ولد رمضان	پھینیانوالا	جھنگ
بصری " "	"	"
نور محمد " "	"	"
بیرو ولد نور محمد	"	"
مکابرے ولد ہولا	"	"
فتو ولد سنگو	"	"
حاضراں بنت ہولا	"	"
جھنڈو زوجہ فتو	"	"
سلطان بی بی زوجہ سندھا شیخ	"	"
رحمت دختر سندھا	"	"
عنایت بی بی	"	.
کرم بی بی زوجہ حاکم	"	.
نور محمد ولد حاکم	"	"
غلام محمد ولد نور محمد	"	"
برکت بی بی زوجہ نور محمد	"	"
اسو زوجہ منگو	"	"
کریاں دختر منگو	"	"
رلی دختر سکندر شیخ	ہوشیارپور	

ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے ملسکتی ہیں۔ اور ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے،

- **مجموعہ ازالۃ الوسواس** ۔ مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی ۔ بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب ۔ میرٹھ ۔ ۴ر
- **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب احمدی۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر سورت فاتحہ ہے، ۔ ۸ر
- **شرح ترمذی** ۔ بزبان عربی جلد اول دوئم ۔ للعہ
- **سیرت مسیح موعود علیہ السلام** ۔ مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ۔ ۲ر
- **جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ ۱۹۰۱ء میں بمقام لاہور ہوئی اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا** ۔ ۲ر
- **عسل مصفیٰ** ۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب ۔ عہ
- **الفرقان** ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب البرہان ۔ ۳ر
- **صیانت القرآن** ۔ ۔ ۔ دررد فرقہ چکڑالوی ۔ ۲ر

رعایتی قیمت کی کتابیں۔

ایک خاص ضرورت کی وجہ سے قیمتوں میں رعایت ہے ناظرین

	رعایتی قیمت	اصل قیمت
تفسیر سورہ جمعہ	۳ر	۴ر
شہادت القرآن	۳ر	۴ر
نور القرآن حصہ اول	۲ر	۳ر
اعجاز احمدی مع ذکر مباحثہ ۔ مصنفہ حضرۃ اقدس	۲ر	۳ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	ار	ار
طب روحانی علم مسمریزم	۴ر	عہ
تحذیر المومنین ۔ مصنفہ فضل امروہی	۴ر	۸ر
سواء السبیل ۔ "	ار	۳ر
اعلام الناس ۔ "	۳ر	۶ر
کشف الالتباس ۔ "		ار
ایقاظ النائمین ۔ "		ار
موعظہ حسنہ ۔ "		
سر الشہادتین ۔ "		ار
قول الفصیح ۔ مصنفہ ہدایت اللہ شاعر		ار
عاقبۃ المکذبین		ار
شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم		۲ر
السر المکتوم		۵
رویائے صالحہ		۲ر
اعجاز احمدی		ار
سلاسل الفضائل عربی ۔ اردو		۲ر
سلاسل التعلیم ۔ عربی		ار
سیرت النبی		
الہامی دعا اسم اعظم		
وفات مسیح پنجابی نظم		۲ر
پنجابی کامن		
نظم برائے مستورات		

نوٹ مذکورہ بالا کتب کے علاوہ اور جو کتب اس کارخانہ کی معرفت طلب کیجاویگی۔ ان پر کم از کم اور فی روپیہ ار کمیشن وضع کیا جاتا ہے۔ اور قیمت مندرجہ علاوہ محصول ڈاک ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سحر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

نمبر ۵ | نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری کو دیا تھا۔ ... جبکہ البدر نے ... کی فتح و نصرۃ کا زمانہ طلوع ہو | جلد ۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق تا ہست
منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یک دم دوری از ان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

عوام سے قیمت عہ سالانہ
اوقات اشاعت کارخانہ کی کامیابی پر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۵ بار ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک صفحہ کے ۴ کالم ... لیکن ... کم اجرت ... ضمیمہ کی اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ ... صدی ...

درس قرآن سے کچھ

سورہ ھود رکوع نمبر ۴

ہم نے مختصر نوٹ درس قران شریف سے درج کئے ہین۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کیجئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین۔ اُن سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ تا اُن کا حل اخبار مین دیا جاوے۔

وَاُوحِیَ اِلٰی نُوحٍ اَنَّهُ لَن یُّؤمِنَ مِن قَومِکَ اِلَّا مَن قَد اٰمَنَ فَلَا تَبتَئِس بِمَا کَانُوا یَفعَلُونَ ۝

فلا تبتئس یعنے جو محنت تبلیغ حق مین اور انذار مین تو نے کی ہے۔ اور اس کے مقابل پر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہین۔ تو ہرگز مایوس نہ ہو۔ کہ تیری محنت اکارت نہ جاویگی۔

فانا نسخر منکم کما تسخرون سخرت کے معنے اس مقام پر ہیں یوں کہ۔ اور ہنسی کے ہین یعنے ہم بھی تمہاری عقلوں پر ہنسنے والے ہین۔ کیونکہ تم ہمین ہنسنے ہو۔ یا ہم اسیقدر تم پر ہنستے ہین۔ جسقدر تم ہنستے ہو قوم کے سردار اس لیئے ہنستے تھے۔ کہ پانی کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ تو یہ کشتی کیوں بن رہی ہے۔ کیا خشکی پر چلیگی۔ اور چونکہ ان کو وہ آنکھہ حاصل نہ تھی۔ اس لیئے نوح ان کی کم عقلی پر ہنستا تہا۔

عذاب مقیم یعنے جب وہ عذاب آجاویگا۔ تو ٹلیگا نہین۔

نوح علیہ السلام کی قوم دجلہ اور فرات کے نواح میں موجود تھی۔ وہاں ایک مقام کے کہنڈرات اب تک موجود ہین۔ جس کا نام نینوہ ہے۔ موصل کے قریب پہاڑیاں ہین۔ ان کے دامن مین یہ شہر آباد تہا۔ دونوں طرف چونکہ دریا تہا۔ اس لیئے زمین نہایت سرسبز اور بارآور تھی۔ مذہب اس قوم کا بت پرستی تھی۔ جس سے نوح علیہ السلام منع کرتے تھے۔

موجودہ موصل کے آثار اسی کی ہون گے۔

تنور کے معنے بہت ہین۔ اور سب ہی اس جگہ چسپاں ہوسکتے ہین۔ (۱) زمین کی سطح پس فار التنور کے معنے ہوئے۔ سطح زمین پر پانی بہ نکلا۔ (۲) اونچی جگہ۔ معنے ہوئے اونچی جگہ سے پانی نیچے آنے لگا (۳) رات کا پچھلا پہر جب صبح صادق قریب ہوتی ہے۔ اور اکثر ان اوقات مین عذاب الہیٰ نازل ہؤا کرتا ہے۔

زوجین اثنین ہر ایک شے کا ایک ایک جوڑا۔ یہ مراد نہین۔ کہ کل روئے زمین کے جانوروں اور مویشیوں کا جوڑا ایک ایک لیا۔ بلکہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایک کشتی مین گذران کرنی تھی۔ اور خدا معلوم۔ اس نے کہاں جاکر ٹہرنا تہا۔ اس لئے ہر ایک ضرورت کے لحاظ سے ایک ایک جوڑا رکھہ لیا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ تفصیل نہیں دی۔ اس لئے تفصیل لکھنی یا طلب کرنی ضروری نہیں ہے۔

اھلک یعنے مسلمان خویش و اقارب

الا من سبق علیه القول اس سے اشارہ کفار کیطرف ہے جن کا تعلق برادری یا قومیت کا نوح علیہ السلام سے تہا۔ حکم تہا کہ ان کو اپنے ہمراہ مت لے۔

ابنه ابن سے مراد نوح کا حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ بلکہ نوح کی بیوی کا ایک لڑکا جو اس کے اول خاوند سے تہا۔ وہ مراد ہے۔ چنانچہ آگے لیس من اھلک کہکر صاف کر دیا ہے۔ کہ تیرے اپنے خویش و اقارب سے وہ نہیں ہے۔ اور پہر وعدہ تو مومن خویش و اقارب کی حفاظت کا تہا۔ اور وہ مومن بھی نہ تہا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے عمل غیر صالح کی شہادت دیتا ہے

یارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی اے زمین تو پانی کو جذب کر لے اور یہ زمین کا فعل ہے۔ کہ جب اس پر پانی ہو۔ تو وہ آہستہ آہستہ جذب کر لیتی ہے۔ اور اے بادلو۔ پھٹ جاؤ

انت احکم الحاکمین نوح علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ تیرا وعدہ تو حق ہے۔ کہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ لیکن میرا لڑکا تو نہیں بچا۔ حالانکہ میرے خیال میں اس کے بچانے کا وعدہ تہا۔ لیکن چونکہ تو مالک اور حاکم ہے۔ اس لئے سر نیاز خم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اسرار الہیٰ کو خود انبیاء بھی نہیں سمجھتے۔ اور پہر دعا کے خدا سے تفہیم طلب کرتے ہین۔ یہ سچی بات ہے۔ کیونکہ اگر ان کا علم بھی خدا کے علم کی طرح محیط ہو۔ تو پہر خدا مین اور ان مین فرق کیا ہوگا۔ چنانچہ اگلی آیت مین نوح کو بتلا دیا۔ کہ وہ لڑکا اس وعدہ مین شامل نہ تہا۔

رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی به علم ..... الخ اس آیت مین ایک سر ہے۔ کہ انبیاء لوگ کبھی دعویٰ نہیں کیا کرتے۔ کہ مین آئندہ ایسا نہ کرونگا۔ بلکہ ہمیشہ ترساں لرزاں رہتے ہین۔ کہ شاید ہم سے کہین یہ کام نہ ہو جاوے اس لئے اللہ تعالےٰ کی بے نیازی اور کبریائی کو مدنظر رکھہ کر دعا کے پیرایہ مین کلام کرتے ہین۔ کہ مین رب کی پناہ مانگتا ہون۔ اس بات سے کہ جس کا مجکو علم نہین۔ وہ مانگوں

اُمَمٌ مِمَّن مَعَکَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُم اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح کا طوفان کل روئے زمین پر نہ تہا۔ بلکہ ایک محدود جگہ پر تہا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تیرے ساتھہ جو گروہ ہے۔ اور اُسپر اور نیز اور گروہوں پر برکت اور سلامتی ہے

تلک من انباء الغیب نوحیها الیک ما کنت تعلمها انت ولا قومک یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اس مین ایک غیب کی خبر ہے۔ جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ تجھے اور تیری قوم کو اس کا علم نہ تہا۔ وہ خبر یہ ہے۔ کہ تو بھی اپنے زمانہ کا نوح ہے۔ اور تو نے قوم کو عذاب کی خبر دی ہے۔ اور قوم نے تجھے ایک اپنے جیسا آدمی (بشر مثلنا) اور تیری جماعت کو رذیل جانا ہے۔ اور ان کے صاحب فضل ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور تمہارے الہامات اور کشوف و رویا کی تکذیب کی ہے۔ پس ان پر بھی قوم نوح کیطرح عذاب آنے والا ہے۔ تو نے جو کشتی تقویٰ اور ایمان کی طیار کی ہے۔ جو اس میں بیٹھے گا۔ وہ بچ جاویگا۔ اور جیسے نوح کے وہ خویش و اقارب جو ایمان نہ لائے ہلاک ہوئے۔ ایسے ہی تیرے بھی بعض خویش و اقارب ہلاک ہونگے۔ اور اور قومین تجکو ملینگی۔ جن کو برکت اور سلامتی دیجاویگی۔

یہ کہنا۔ کہ غیب سے مراد صرف اس کہانی کی آگہی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کو تو بہت لوگ جانتے تھے۔ پہر اس میں غیب کیا ہؤا۔

لنگر۔ مدرسہ۔ رسالہ۔ اخبارات

یتامیٰ۔ مساکین کے لئے چندے

ارسال کرنے کا خیال رہے

صدقات۔ زکواۃ وغیرہ کے لئے بھی

قادیان کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے*

* یہ نشان پروف کی اصلاح کیوقت حضرت حکیم نورالدین صاحب نے کردئے تھے۔ تاکہ مدرسہ کیطرف احباب خصوصیت سے متوجہ ہون

ایک بی اے

کی طرف سے

ترک اسلام اور اس کے چند ایک جوابات پر

سرسری نظر

پہلے پہل جب مین نے رسالہ ترک اسلام کا تذکرہ سُنا۔ تو مجھے شک پیدا ہُوا۔ کہ یہ مسٹر عبدالغفور کون ہین۔ اس شک کی زیادہ تر یہ وجہ تھی۔ کہ ایک صاحب اسی نام کے میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اور وہ اسوقت اپنے آپ کو اگنی ہوتری بتلاتے تھے جس سے مجھے گمان غالب ہُوا۔ کہ شاید آپ ہی نے کوئی رنگ نہ بدلا ہو۔ اس امر کی تحقیقات میرے واسطے باعث دلچسپی تھی۔ کیونکہ مجھے بھی مذہبی خیالات سے لگاؤ ہے۔ گو آجکل کے نوجوان ایسی باتوں کو بے فایدہ سمجھ کر ٹالدیتے ہین۔ مگر تاہم معلوم ہوتا ہے۔ کہ جتنا مذہبی چرچا اس زمانہ میں ہے۔ وہ شاید پہلے کبھی نہ تھا۔ یا یوں کہو۔ کہ ایک جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ جس مین عجیب و غریب حربات سے کام لیا جاتا ہے۔ خیر میرا یہان یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر ایک مذہب کے نئے نئے دلایل کا فوٹو کھینچوں۔ بلکہ اصل غرض ایک سرسری نظر ہے۔ سب سے پہلی کتاب جو آریہ سماج کے بانی سبانی پنڈت دیانند صاحب نے غیر مذاہب کے کھنڈن میں لکھی ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہے اس کتاب میں اسلام و مسیحیت کی خصوصاً تردید کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کے متعلق جو پنڈت صاحب نے لکھا ہے۔ اس پر میں اس وقت ریمارک کرنے کے لئے تیار نہیں ہون۔ کیونکہ شاید کوئی آریہ صاحب کہدین گے۔ کہ اپنے مذہب کی پچ کی ہے۔ مگر مسیحی مذہب کے کھنڈن کے متعلق مین صرف چند الفاظ کہنا مناسب سمجھتا ہون۔

بائبل کے اکثر مقامات پر پنڈت صاحب نے ٹھوکر کھائی ہے اور یہ امر ان کی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کوئی صاحب سوال کرین۔ تو میں گذارش کرتا ہون۔ کہ وہ کسی مسیحی عالم کے سامنے وہ حصہ ستیارتھ پرکاش کا رکھدین۔ انہیں معلوم ہوجائے گا۔ کہ کہاں تک پنڈت صاحب نے بے انصافی سے کام لیا ہے۔ یہ تو تھا پنڈت جی صاحب کی بابت۔ اب اس کے بعد ہم دیکھتے ہین کہ پنڈت لیکھرام نے غیر مذاہب کی تردید کا بیڑا اٹھایا۔ مگر ان کا طریقہ نہایت غیر مہذب و ناشایستہ تھا۔ وہ اپنی کتابوں میں دوسرے بزرگوں کی نسبت سخت حقارت آمیز الفاظ استعمال کرتے ہین۔ جن سے ہمارا مزا بحث کا پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور آریہ سماج کی حقیقت کے اندر تعصب بے جا جوش نظر آنے لگتا ہے۔ اچھا وہ بھی فیصلہ ہوا۔ لیکھرام صاحب چل بسے۔ اور ان کے ڈھکوسلے بھی ان کے ساتھ ہی مرگھٹ مین جا گئے۔ اب مسٹر عبدالغفور یا مسٹر دہرم پال نے سر اٹھایا ہے۔ اور ان کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ویدوں کی سچائی لوگوں کے سامنے پیش کرین۔ خصوصاً اہل اسلام کے سامنے جن کو وہ گمراہ خیال کرتے ہین۔ مگر جب میں نے ترک اسلام دیکھا۔ جیسا میں اوپر ذکر کر آیا ہون۔ تو اس وقت میرے دل مین خیال گذرا۔ کہ شاید اب کوئی نئے دلایل اور عمدہ جوابات وسوالات آریہ سماج کی طرف سے ہونے ہونگے۔ لیکن بعد ازاں مجھے مایوس ہونا پڑا۔ اور اس کے دو باعث تھے۔ اول دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ مسٹر دہرم پال وہی مسٹر عبدالغفور ہین۔ جو انار کلی لاہور اگنی ہوتری مندر میں فروکش تھے۔ اور میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اس جگہ شاید کسی کے دل میں گذرے۔ کہ اس میں کونسی مایوسی ہوسکتی ہے۔ تو میرا جواب یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے مسٹر دہرم پال سے دریافت کیا تھا۔ کہ اگنی ہوتری طریقہ میں کیا خوبیاں ہین۔ تو انہوں نے جوابدیا تھا۔ کہ اصلی حق دنیا میں یہی ہے۔ اور سب اپنے اندر غلطیاں رکھتے ہین۔ اب بتلایئے۔ مایوسی کا معاملہ ہے یا نہیں۔ بہت بہتر۔ اس جگہ ثابت ہوگیا۔ کہ زمین گول ہے۔ اب لیجئے۔ دوسرا باعث۔ آپ کے سامنے رسالہ ترک اسلام حاضر ہے۔ مطالعہ کیجئے میرے خیال میں ایک مذہب والا دوسرے مذہب والا کا مقابلہ دو طرح سے کر سکتا ہے۔ اول وہ مخالف کے مذہب کی غلطیاں و کمزوریاں ظاہر کرے۔ جن کو وہ خارج نجات خیال کرتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ یہ معرفت الٰہی کے لئے ناکافی ہین دوسرے اپنے مذہب کی خوبیاں اپنے مقابل میں پیش کرے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مخالف کو کھینچنا چاہتا ہے۔ محض برائیاں بیان کرنے سے اپنے مذہب کی پاکیزگی ظاہر نہیں ہوسکتی۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کو تبدیل مذہب کی ترغیب دیتا ہے تو اُسے چاہیئے۔ کہ کچھ بڑھکر دکھلائے۔ تا متلاشی حق کا قلب اطمینان پذیر ہو۔ اور یہ دو طریق تھے۔ جو مصنف رسالہ ترک اسلام کو اختیار کرنے چاہئے تھے۔ مگر انہوں نے دونوں سے قطع نظر کی اسلام پر اعتراض کئے تو ایسے کئے۔ کہ بعض تو کہین ملتے ہی نہیں۔ دوران لیکچر میں مبالغہ سے کام لیا معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض محض غلط فہمی سے پیدا ہوئے .... اصلی بنا اُن کی کچھ نہیں۔ اور بعض صرف لیکچر بنانے کا مصالحہ ہی معلوم ہوتے ہین۔ تمام رسالہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مصنف مذکور نے محض ایک فوری جوش سے کام لیا ہے۔ اصل تلاش حق اس کا مقصد نہیں اور وہ جوش بھی ایسے بُرے گندے۔ نامناسب الفاظ مین ظاہر کیا ہے۔ کہ کسی سوسائٹی میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا اُس سوسائٹی کی گری ہوئی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

بہرحال رسالہ شایع ہوا۔ اور اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جوابات میں کیا خوبیاں و قباحتیں تھین۔ تین جوابات تو مجھے بھی دیکھنے کا اتفاق ... کم و بیش ہوا ہے۔ ان میں سے رسالہ برق اسلام قابل غور ہے۔ اس رسالہ کے مصنف نے گو بہت محنت اٹھائی مگر کتاب کے شروع میں جو ذاتی حملے کئے ہین۔ وہ غیر متعلق تھے۔ مذہبی خیالات میں ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔ خواہ وہ جولاہا ہو۔ یا موچی ہو۔ ہمیں اس سے سروکار نہین۔ کہ وہ کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ کیا قومی حیثیت کسی شخص کی مذہبی حیثیت کو بدل سکتی ہے۔ ہرگز نہین۔ این خیال است و محال است و جنون۔ ایمان و اعمال صالحہ سے ہر ایک بفضل خدا متقی بن سکتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ قرآن شریف نے کہدیا ہے بس ہمین بڑے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ ہمیں مومن چاہئین۔ خواہ وہ ادنے قوم سے ہی ہون۔ پس مصنف برق اسلام نے غلط تمہید سے کام لیا ہے۔ اور اس غلطی نے اس کی کتاب کی خوبی پر پانی پھیر دیا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر دہرم پال اپنی تہذیب اسلام کے شروع میں جو انہوں نے جواب الجواب میں لکھی ہے۔ لکھتے ہین۔ کہ ترک اسلام و رسالہ نورالدین کے سوائے اور سب ناقابل جواب ہین۔ یعنی جواب تو بہت نکلے ہونگے۔ لیکن کٹ کٹا کر دو رہ گئے ہین۔ یا یوں کہو۔ کہ دو پاس ہوئے اور ہمارے لئے بھی یہاں یہی دو رسلے قابل غور ہیں۔ جن کی تردید میں مسٹر دہرم پال ابھی تک کوشاں ہین۔ کیونکہ ہماری غرض جیسا کہ بیان ہُوا۔ ایک سرسری نظر ہے۔ اور یہ سب کچھ ترک اسلام اور اس کے جوابات کے نیچے لاکر بخوبی دکھایا جا سکتا ہے۔ پس جو پہلوان دنگل میں تھوڑی دیر ٹکلکر رہگئے۔ یا جن کو مخالف نے مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ وہ اب آرام کرین۔ یا حالت موجودہ کے مطابق لوازمات ضروریہ سے کام لیں۔ اور حق کشتی کی شروط پر عمل درآمد کرین۔ کیونکہ آخر ہر مقابلہ کے لئے بعض قواعد کا لحاظ کرنا ہوتا ہے۔ جو دو رسلے باقی رہے۔ ان میں سے ترک اسلام امرتسر کے ایک مولوی صاحب کی تصنیف ہے۔ اور دوسرا رسالہ نورالدین۔ قادیان کے حکیم نورالدین صاحب کی قلم سے نکلا ہُوا ہے۔ اول الذکر یعنے رسالہ ترک اسلام کا جواب دیتے وقت مسٹر دہرم پال نے بہت ہنسی سے کام لیا ہے۔ وہ مقامات ایسے معلوم ہوتے ہین۔ جہاں مخالف بخوبی ہاتھ ڈال سکتا تھا۔ مثلاً حکیم نورالدین صاحب کے اس جواب پر کہ عرش مخلوق نہیں ہے اور آریہ عرش کو مخلوق قرار دینے میں غلطی کرتے ہین۔ قرآن کریم میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ مسٹر دہرم پال جواب دیتے ہین۔ کہ آپ کے بھائی مولوی ثناءاللہ امرتسری تو مخلوق مانتے ہین اور آپ غیر مخلوق کہہ رہے ہین۔ چنانچہ اسی دوران میں مولوی ثناءاللہ کے فتوائے کفر کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو عرش کو مخلوق ماننے و بعض دیگر تازہ خیالات کے باعث ان پر جڑا گیا تھا۔ اور پھر مولوی صاحب کی عبارت نقل کی ہے جو انہوں نے فتوے کے جواب مین اپنی بریت کے لئے لکھی تھی۔ اور جس میں انہوں نے عرش کو مخلوق مانا تھا۔ میرے خیال میں یہاں پلہ حکیم صاحب کا

حیرت کی حیرانی

مرسلہ منشی عبد العزیز دہلوی

مذکورۃ العنوان نام سے ایک رسالہ لکھا گیا ہے جس کے دو حصّہ لکھکر ختم کردئے ہیں حصہ اول ۳ جزو کے قریب کاپی نویس لکھ چکا ہے اور چھپنا بھی شروع ہوگیا ہے فروری یا مارچ کے اخیر تک یہ حصہ شایع ہوجاویگا اس کے شایع ہوتے ہی دوسرا حصہ بھی کاپی نویس کو لکھنے کیواسطے دیدیا جاویگا۔ پہلے حصہ میں حضرۃ اقدس سے بیعت کرنیکی مختصر کیفیت۔ رسالہ کے لکھنے کا سبب حضرت اقدس کی سنہ ۹۱ء میں دہلی تشریف آوری۔ حیرت صاحب کا مسیح موعود۔ اور بعدہ مجدد وغیرہ ہونے کی دعاوی۔ انکے دلائل اور پھر خود بخود ان دعاوی سے انکار اور احمدی جماعت پر بہتان نیز اس زمانہ کے متعلق حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں سنہ ۱۹۰۴ء میں جو نکتہ چینیاں حضرت اقدس پر کی ہیں۔ انکے متعلق بحث کی ہے یہ رسائل عنقریب ہی شایع ہونگے۔ اسلئے سنہ ۱۹۰۴ء کے خاتمہ تک جو مضامین حیرت صاحب شایع کرچکے ہیں۔ ان پر البدر کے ذریعہ دوبارہ بحث کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی ہے۔ پس سنہ ۱۹۰۵ء میں جو نکتہ چینیاں حیرت صاحب کرینگے ان کی بابت میرا ارادہ ہے۔ کہ تیسرے حصہ میں انکا جواب دوں۔ اس حصہ کے شایع ہونے میں عرصہ لگیگا۔ دوئم یہ بھی خیال ہے کہ حیرت صاحب کی تازہ بتازہ نکتہ چینیوں کا جواب تازہ بتازہ ان کو پہنچتا رہے۔ اسلئے اب البدر کا سلسلہ مضامین۔ حیرت صاحب کی ان نکتہ چینیوں کے جواب شروع کیا جاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع سے انہوں نے شایع کی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اب سلسلہ وار جواب دئے جاویں۔ اور خاص خاص باتوں پر توجہ کیجاوے کیونکہ اخبار کے مختصر کالموں میں فقرہ فقرہ وار سطر سطر کا جواب دی جانے کی گنجائش نہیں ہوسکتی ہے۔ اس طرح سے جو کچھ کمی رہجاویگی وہ بعدہ رسالہ کے ذریعہ پوری کردی جاوے گی۔

کرزن گزٹ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء۔

حیرت صاحب نے اس پرچہ کے شروع ڈہائی کالموں میں اپنی ذات کی بحث کی ہے اس مضمون کا سلسلہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء سے شروع ہوا ہے جس کا اقرار واقعی جواب اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں درج کرچکا ہوں اس لئے اس جگہہ اس پر بحث کرنی نہیں چاہتا۔

اس کے بعد حیرت صاحب نے البدر مورخہ ۲۴ اپریل و یکم مئی کے کسی مراسلت پر نکتہ چینی کی ہے اور اس نکتہ چینی سے نہ صرف یکم جنوری کی اخبار کو ختم کیا ہے بلکہ ۸ جنوری کے ایک کالم کو بھی اسی بیان سے سیاہ کیا ہے اسی مراسلت میں کسی شخص نے اپنا خواب بیان کیا ہے جس کے ذریعہ سے اسکو حضرت اقدس کی صداقت کی بابت بشارت دی گئی تھی۔ اول حیرت صاحب نے اس مراسلت کے الفاظ پر نکتہ چینی کی ہے کہ فلاں لفظ بے موقع استعمال ہوا ہے اور فلاں میں یہ خرابی ہے اسکے بعد نفس خواب پر چند نکتہ چینیاں کی ہیں جو بالکل ہی خوبیں۔ مجھے ضرورت نہیں کہ ان نکتہ چینیوں کا جواب دوں اسلئے کہ اصل اخبار البدر کا پرچہ مجھے ملا نہ اسکا جو اصل مضمون کو دیکھتا اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ خواب کس شخص کا تھا۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اس قسم کی بیہودہ نکتہ چینیوں سے حاصل ہی کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب حیرت صاحب کے پاس اس قسم کے منہ چڑانے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ جو نکتہ چینیاں کیگئی ہیں اگر بفرض محال ان کا کچھ اثر پڑ سکتا ہے تو مراسلہ نویس پر پڑ سکتا ہے کہ بعض باتوں کو وہ صاف طور پر بیان نہ کرسکا حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے ایسے بکواس کا کیا بد اثر پڑ سکتا ہے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ حیرت صاحب کی اس موقعہ کی نکتہ چینیاں اُن کے بعض ڈھکے ہوئے رازوں کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہیں اور یہ ناممکن ہے مجھے ایک مثل یاد آئی ہے جو اسوقت حیرت صاحب پر صادق آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی جگہہ ایک نکٹا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دور سے دیکھا کہ بہت سے آدمی آرہے ہیں تو اس نکٹے نے اس خیال سے کہ مبادا یہ مجھکو چڑانا شروع کریں۔ لاؤ میں پہلے سے ہی انکو چڑاؤں چنانچہ اس نے شور کرنا شروع کیا۔ کہ وہ نکو آئے وہ نکو آئے۔ اس مثل کی بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ ناظرین کو معلوم ہوجاوے کہ اسی نکٹے کی طرح سے حیرت صاحب نے اپنی بعض بدکرداریوں پر خاک ڈالنے کے خیال سے ایسا کیا ہے جسکی کیفیت مفصلہ ذیل ہے۔

حیرت صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ اس خواب کی تاریخ انہوں نے نہایت لن ترانیوں کے ساتھ

مجموعہ ازالۃ الوسواس

یہ ایک عجیب وغریب رسالہ قریباً ۹۰ صفحہ کا ہے جو کہ ۳ حصوں میں سلسلہ احمدیہ کے معیر وحضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے سیر کھٹہ میں آپ کے چندروزہ قیام کی تقریب پر ایک مباحثہ کی نوبت آئی تھی جس کے بیانات کو مزید حواشی کے ساتھ اس میں درج کیا گیا ہے۔ ایک مقدمہ ہے جس میں مامور من اللہ کے علم اور شناخت کیلئے مجاہدہ کی ضرورت کو ثابت کیا ہے بعد آپکی طرف عدم توجہی کو تکذیب کی دلیل گردانا ہے۔ سورہ بینہ یعنے الکافرون کی تفسیر عجیب اس میں کی گئی ہے اور اسی سورہ میں سے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت اور دعاوی کے اثبات دکھلائے گئے ہیں۔ جسکے ضمن میں قران شریف کی دیگر آیات کی تفسیر بھی جدید طور پر ہوگئی ہے۔ اور اس صدی کے مجدد کو مسیحا دم ہونے کے بہت ہی بین شواھد قرآنی دئے گئے ہیں اور ایک نیا طریق استدلال کا اختیار کیا گیا ہے۔ مسیح اسرائیلی پر مسیح محمدی کی فضیلت کے مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور اس اعتراض کو لطیف طور پر دفع کیا گیا ہے۔ کہ مشبہ کو مشبہ بہ پر فضیلت نہیں ہوسکتی مقدمہ کے بعد ایک تتمہ لکھی ہے جس میں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کو حسب حدیث نبوی مثیل ابن صیاد جو کہ بعض صحابہ کے نزدیک دجال موعود تھا ثابت کیا ہے۔ اور اسپر ۱۱ وجوہ بیان کئے ہیں تتمہ کے بعد اس اعتراض کا جواب کافی دیا گیا ہے۔ کہ جب مرزا صاحب کی جماعت ان کی عربی تصانیف کو فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے معجزہ قرار دیتی ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس سے پیشتر قران شریف کی دعوے بے نظیری موجود ہے تو ضرور کہ موجودہ صورت میں قرآن شریف کا دعوے بینظیری باطل ٹھہرے اور چونکہ بعض محدثین نے حدیث **لا مھدی الا عیسیٰ** کو ضعیف قرار دیا ہے اور منکر کہا ہے۔ تو اس سے مرزا صاحب کیوں استدلال کرتے ہیں۔ یہ صرف ہم نے اصل رسالہ کے حصہ اول کا ریویو لکھا ہے باقی آیندہ کسی نمبر میں دینگے قیمت اسکی ۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے اور دفتر البدر قادیان اور نیز مولوی عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے بھی ملسکتا ہے۔

کشف الاسرار ظہور کرشن اوتار

یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار کے دلائل وثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرمارہے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر میں آویں۔

فتح مقدمات کی نسبت ایک یادگار کی تجویز

اس سے پیشتر کے نمبر میں اپنے گرامی دوست جناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہرسیاں کی تحریک کا تذکرہ دربارہ قائم کرنے ایک یادگار کے درج کر چکا تھا۔ کہ الحکم مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء کا پرچہ پہنچا جس میں اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے نشان معین کے ماتحت منشی غلام نبی صاحب کی تحریک سے اپنے ایک سابقہ پیش کردہ تجویز دربارہ صنعتی شاخ متعلقہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو اس فتح کی یادگار میں پیش کیا ہے اور استدعا کی ہے کہ ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو مدرسہ کے ساتھ ایک صنعتی شاخ کھول دی جاوے جو کہ اس فتح کی یادگار قرار دی جاوے اس کے آرٹیکل کے مطالعہ سے اول تو میرا دل بھی اس امر پر للچایا۔ کہ واقعی میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میرے دماغ میں خیالات گذرے کہ ایک مدرسہ یہاں لڑکیوں کا ہو جس میں علاوہ تعلیم مروجہ کے وہ کشیدہ وغیرہ کا کام سیکھیں اور اس طرح سے یہاں کی صنعت و حرفت یورپ و امریکہ کی نمائشوں میں پیش ہو اور قادیان کا نقارہ چار دانگ عالم میں بجے اور چونکہ انسان کی طبعی خاصیت ہے کہ جب وہ کسی امر کی طرف غور کرتا ہے اور اس کے دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے تو اس میں دور تک اسکی آرزوئیں [illegible] لیجاتی ہیں اصطلاح عالم اسباب میں سیر کرتے ہوئے قادیان ہر ایک قسم کے انجینئرنگ اور ایجاد کا مرکز مجھکو نظر آنے لگا اور میرے دل میں آئی کہ میں بھی اس آرٹیکل کی تائید میں [illegible] اور احباب کو تحریک کروں کہ وہ دل کھول کر اس [illegible] چندے ارسال کریں کہ یکایک میرا خیال مدرسہ تعلیم الاسلام کی موجودہ حالت اور اس کی ضرورتوں کی طرف منتقل ہو گیا [illegible] دیر اسپر غور کرنے سے مجھے اپنی ساری خیالی عمارت کو مسمار کرنا پڑا کیونکہ مدرسہ کی موجودہ حالت ہر ایک پہلو سے ابھی تک اسقدر اطمینان بخش نہیں ہے کہ ہماری قوم اس کے افکار سے سبکدوش ہو کر کسی اور مزید توجہ کو اپنے سر پر لے۔ اس امر کو بخوبی سمجھنے کے لئے ہمیں قادیانی چندوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ کل جماعت کا کس قدر حصہ ہے جو کہ ان ضرورتوں کا کفیل ہو چکا ہے۔ بفضل خدا احمدیت جماعت کا شمار تو اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ اگر اس کے سر پر ایک نہیں اور ۲۰ کارخانہ اور شاخیں کھول لی جاویں تو اس تعداد کو شکر ہر ایک آدمی ایک پل کیلئے بھی بار نہیں کر سکتا کہ وہ نہ چل سکیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس مذاق کے کسقدر لوگ ہیں جو کہ اس قسم کی قومی خدمات کے لئے صفت ایثار سے موصوف ہو کر اپنے عزیز مالوں کی قربانی کو روا رکھتے ہیں مدرسہ کی ذاتی ضروریات ابتک محتاج التکمیل ہیں اور جسقدر توجہ قوم کو اسکی طرف ہونی چاہئے تھی بجز معدودے چند احباب کے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ اسوقت میں صرف مدرسہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ کالج زیر بحث ہرگز نہیں ہے قوم کی موجودہ مالی حالت اور ایسے چندوں کی طرف اسکی توجہ کے ثبوت کیلئے صرف یہ دیکھ لینا کافی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار دربارہ امداد چندہ دیا تھا اور جسمیں یہاں تک قوم کو توجہ دلائی تھی کہ اگر کوئی شخص مدرسہ کا چندہ الگ نہیں دے سکتا تو وہ لنگر خانہ کے چندہ ہی سے ایک حصہ مدرسہ کو اس وقت تک دیا کرے کہ مدرسہ کی مالی [illegible] جاوے۔ کیا آجتک جبکہ اس ارشاد پر ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ قوم نے اسقدر حصہ مدرسہ کی امداد میں [illegible] لنگر کے چندہ میں سے مدرسہ کیلئے کوئی حصہ الگ [illegible] کرنا پڑے۔ تو اسکا جواب [illegible] ملتا کہ قوم نے ابھی تک اسقدر مستعدی ہرگز نہیں ظاہر کی کہ جس سے اراکین مدرسہ کا دامن گوہر مقصود سے پر ہو گیا ہو اور دست سوال انہوں نے مدرسہ کی ضرورتوں کیلئے دراز کیا تھا اب اسے کوتاہ کرلیں اور لنگر خانہ سے حصہ نہ لیں مدرسہ کی ضروریات اپنی شکائتیں بدستور ہیں اور اراکین تاکید پر تاکید کر رہے ہیں کہ اسکے متعلق لیڈنگ آرٹیکل اخباروں میں دیئے جاویں جو کہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ قوم کی توجہ کما حقہ مدرسہ کی طرف ہرگز نہیں ہے اور جب مدرسہ کا اصل فرض یعنی جو کہ تعلیم ہے وہی ابھی تک [illegible] اور اس [illegible] طور پر [illegible] کام سرانجام نہیں [illegible] مدرسہ کو اور بڑھا دینا میرے نزدیک [illegible] قیاس [illegible] ہے کہ جہاں تک ہو سکے [illegible] مدرسہ کی احتیاجوں کو پورا کیا جاوے [illegible] اس کا تدارک کما حقہ [illegible] ضرورت [illegible] امداد کی چندوں اور [illegible] سے پورا کرے اراکین [illegible] اس کے علم و [illegible] میرا دل خود چاہتا ہے کہ صنعت و حرفت کی شاخ یہاں جاری ہو اور منتقی صناع اور اہل حرفہ طیار [illegible] دنیا کے آگے پیش کریں اور میں صنعت و حرفت کی تجارت کی [illegible] ہرگز نہیں دیکھتا لیکن تاہم ابھی اس قسم کی تحریکوں کو [illegible] وقت خیال کرتا ہوں خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل تدریج سے ہوتا ہے اور اس سبق کو [illegible] الٰہی سے ہمیں حاصل ہوتا ہے ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ اسلام کی حقیقت کی بڑی غرض اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان کے حصول کی ہوتی ہے اور اسلئے اسکی تعلیم پر فائدہ حاصل کرنے کا سارا دار و مدار تقوے پر ہوتا ہے پس جو تقوے پر قوم کی سعادت ہو اسکے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض عین ہونا چاہئے صنعت اور حرفت کی نوع انسان کو ضرورت تو ہے لیکن یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ جیسے ایک غیر متقی شخص بلکہ ایک دہریہ اور کافر اور فاسق بھی پورا کر سکتا ہے اور اس کی کوئی خصوصیت تقوے اور روحانیت سے ہرگز نہیں ہے اسلئے میری ذاتی رائے یہی ہے کہ بجائے صنعتی شاخ کے اس فتح کی یادگار میں مدرسہ کو ہر ایک پہلو سے مکمل کرنا چاہئے میرے خیال میں اسکی تکمیل صرف اس بات سے ہرگز نہ ہوگی کہ چندہ دینے والے موجودہ احباب اپنے چندوں کی تعداد بڑھا دیں بلکہ چند ایک افراد ہر ایک مقام پر یہ اپنا فرض منصبی خیال کریں اور پکا عہد کریں کہ وہ ذیل کے امور پر ہمیشہ ساعی رہینگے۔

اول یہ کہ جو اصحاب آجتک چندہ نہیں دیتے انکو چندہ دینے کیطرف رجوع دلایا جاوے اور ماہواری چندہ بڑی تعہد سے جمع کرکے ارسال کیا جاوے

دوم یہ کہ احمدی لڑکے جو کہ غیر مکاتب میں تعلیم پاتے ہیں ان کو قادیان ارسال کیا جاوے۔

دوسرا امر بہت ہی ضروری امر ہے جسکی طرف بہت کم توجہ احباب کی ہے حالانکہ میرے خیال میں اس مدرسہ کے قیام کا بڑا مدار اسی پر ہے اور جن لوگوں نے اسے ایک غیر ضروری امر کہا ہے انہوں نے ابتک اس مدرسہ کی قدرشناسی سے کوئی حصہ نہیں لیا اور نہ نصرت کا حق ادا کیا ہے جب تک ہمارے دوست اپنے سینوں کو اولاد کے داغ ہجر سے نہ دا غینگے۔ وہ اس قومی فرض سے کبھی سبکدوش نہ ہونگے ہر ایک امر کی تکمیل کیلئے ایک قربانی کی ضرورت ہوتی ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کی تکمیل اسیوقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنی اولاد کی محبت کی اور اپنے مالوں کی قربانی کریں گے جس قلمی اور لسانی جہاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے ہیں اگر اسکے لئے ہم کوئی فوج طیار کر سکتے ہیں تو وہ ہماری ذریت اور یہ مدرسہ اسکا اوّلین [illegible] ہی ہے۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ اب سیف و سنان کے جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔

پس میری رائے یہی ہے کہ اس مقدمہ کی یادگار میں ایک مالی فنڈ کھولا جاوے جس میں ہمارے احمدی دوست بڑھ بڑھ کر گوئے سبقت لیجانے اور مدرسہ کے متعلق صدیقی مراتب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

شیخ صاحب موصوف کی تحریک پر قیام یادگار کیلئے چندہ کی ترسیل میں ہرگز فرق نہ ہونا چاہئے۔ یادگار کے لئے جسقدر چندہ ہو اسکا صرف وعدہ نہ ہو بلکہ عملی طور پر ضرور بھیجدیا جاوے کیونکہ اکابرین ملت اور حضرت امام الزمان کے مشورہ سے جو یادگار تجویز ہو گی۔ وہ اس میں صرف ہو سکیگا۔ سر دست اس بات کو امر فیصل قرار دیا جاوے۔ کہ یادگار ضرور قائم ہو مگر کیا اور کس طرح ہو اسے زیر بحث سمجھا جاوے اور اسکیلئے چندے ضرور ارسال کریں؎

اشاعت اخبار کی اشاعت کیطرف احمدی جماعت کی خاص توجہ درکار ہے قادیانی فتوحات دن بدن ترقی کر رہی ہیں جس سے ہمارے دوستوں کو الٰہی جہاد کا موقعہ مل [illegible] میں اس پر ایک مبسوط آرٹیکل دینے والا ہوں کہ ان فتوحات کے بڑھنے میں کیا سر الٰہی ہے۔ اور کیوں ہمارے دوستوں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے۔

میں ان احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے روپیہ لاکر قیمت منظور فرماکر کارخانہ کی عزت افزائی کی ہے لیکن اصل امداد کارخانہ کی اشاعت ہے کہ جس کی اسکی سرسبزی و شادابی کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہر ایک احمدی دوست کے ہاتھ میں یہ ارزاں پرچہ موجود ہو۔ ہر ایک ایسا دوست جس نے اس پرچہ کو ڈیڑھ روپیہ یا اس سے زائد پر خریدا ہے اسکی سفارش پر یا اپنی جیب سے کسی دوسرے کے نام جاری کرنے [illegible] پر اخبار جاری ہو سکتا ہے امید ہے کہ میرے احمدی دوست اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھاوینگے

یہ مقدمہ کی فتح کی یادگار ہے

کشف الاسرار و ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آدین

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا

Registered L. No. 288

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سحر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اے جہان منتظر خوشباش کاں دلستان
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر | نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری [illegible] کو دیا تھا [illegible] | جلد ۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جا مے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق ثابت است — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم از دوری آں روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ (تین بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضور شامل ہوتے رہے

۸ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے ایک خادم آمدہ از کشمیر نے سربسجود ہوکر خدا تعالیٰ کے کلام اسجدوا لآدم کو اسکے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا۔ اور نہایت گریہ وزاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز چاہیئے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ حسب اعلام الٰہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہوا ہے لیکن ہاں جس کا جی چاہے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کرسکتا ہے بحث میں تو فریقین کو ہار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر اسمیں یہ خیال نہیں ہوتا بحث کے بند کرنیسے ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اُسے کچھ وساوس ہوں تو اُس کی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ جواب اور جواب الجواب اور پھر ہار جیت کا خیال لوگوں کو ہوتا ہے اس سے وہ احقاق حق سے دور جا پڑتے ہیں۔ ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کھلا ہے جس کا جی چاہے ہم سے پوچھ سکتا ہے۔

۹ فروری ۱۹۰۵ء

کو ظہر کیوقت تشریف لاکر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت میں یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے۔ حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہیں۔

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ میں ادا فرمایا۔

۱۱ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرماکر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب میں سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادر زادہ و شاگرد خلیفہ محیی السنہ وقامع البدعیہ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً انکی بھاجر مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے انکی ملاقات کی درخواست کی جسپر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم وسکونت ومختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا۔ جس میں ضمناً بعض ان گروہوں کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو فخر اور قرار دیتے ہیں اور انگریزوں کے ملکوں میں رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں اور مشرکانہ کلام کان سے سننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو اتنک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیریں موجود ہیں ایکدفعہ خود عیسائی پادریوں نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اسوقت کا ایک لفٹننٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ میں پادریوں کیخاطر انصاف کو ترک نہیں کرسکتا اس کے ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹوں کے پاس تھا نہیں معلوم کہ انہوں نے کس رعب میں آکر بہت ہی واضح اور بین وجوہات کو نظر انداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا۔ لیکن آخر جب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا۔ کہ جو مقدمہ اپنے ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تھا اسپر اسقدر وقت ضایع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب یا بغض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۳ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آ آکر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونے کی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہیئے تھی مگر دیکھ لو کہ قریب ۸ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہیں جن میں سے سوائے ایکدو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہمپر تھے مگر سب میں کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزوں نے ہی ہمارے حق میں فیصلے دئیے ہیں اگرچہ ہم ان سب کامیابیوں کو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا۔ تو یہ لوگ کیا کرتے مگر جن لوگوں کے ذریعہ اور ہاتھوں سے اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر کے ہیں۔ جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے اور آئندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور ان کی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چھپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ۔ انکو چاہیئے کہ خدمت دین کا ایک پہلو تو نہ لیں۔ گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہیں ہے لوگوں کو تبلیغ اور اتمام حجت کریں یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ واعظ لوگوں کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہیں ہاں جو لوگ مفسد ہوتے ہیں وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اسمیں کیا قصور۔ اب تو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آرہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہوگئے ہیں اور نئی تعلیم نے ان کے دلوں میں یہ بات کوٹ کر بھر دی ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہیں آسکتا۔ پادریوں کی یہ حالت ہے کہ صرف ٹکڑے کی خاطر کام کر رہے ہیں ایکدن تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چھوڑ دیتے ہیں اور خود عیسائی مذہب کی رد میں کتابیں لکھتے ہیں اب یہ زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار سے کام لینا بالکل نادانی ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے

کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تمپر حملہ کرتے ہیں اونہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو۔ اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں ہیں بلکہ قلم سے ہیں لہذا ضرور ہے کہ انکا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پھر اگر عیسائیوں کو قتل بھی کر دیا جاوے تو اس سے وہ وساوس ہرگز دور نہ ہونگے جو کہ دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ وہ اور پختہ ہو جاوینگے اور لوگ کہینگے کہ واقعی ہیں اہل اسلام کے پاس اپنے مذہب کی حقانیت کی دلیل کوئی نہیں ہے لیکن اگر شیریں کلامی اور نرمی سے اُن کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوینگے اور ہم نے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ جو یہاں آتے ہیں انکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھ جاتے ہیں۔ اور تبدیل مذہب کر لیتے ہیں (جیسے کہ ماسٹر عبدالحق صاحب نو مسلم) پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمر بستہ ہوکر دین کیخدمت میں مصروف ہوں کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہیں کرتا تو اور کب کریگا۔

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہیں پہنچی تاہم وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور بسبب دوری کے یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے انکے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ ان کو کامل علم نہیں ہے اور علم اصل میں اسی کو کہتے ہیں جب کہ انسان کی واقفیت رؤیت کے قائم مقام ہو

الہامات کے ذکر پر فرمایا کہ قضا و قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہیں اسلئے بعض وقت الہامات اور رؤیا کی تفہیم میں انسانکو غلطی لگ جاتی ہے

مذکورہ بالا تقریر فرماکر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پھر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہوگیا ہے۔ اذان دیدیجاوے خانصاحب شادیخان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی۔ چونکہ اسوقت اہل اسلام میں سے بھی بعض مخالف اور منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہیں اور وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونیکے بارے میں خدا تعالیٰ سے وحی ہوئی ہے اور ادہر بعض مذاہب غیر از اسلام میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوگئے ہیں جو کہ اپنے مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہیں اسلئے ایسے دعاوی کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کی قابل ہے۔ اور جسے اگلے صفحہ پر درج کیا جاتا ہے۔

(اگلے صفحہ پر)

اقوال الٰہی میں اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہر ایک شخص اپنی حالت کے لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان میں فیصلہ کا ایک موٹا طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہیں اسوقت مختلف اقوام جنکا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے الہام کے مدعی ہیں دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایکدفعہ امرتسر سے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کے سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے اور ایسے ہی ایک انگریز نے الہ آباد سے لکھا کہ مجھے عیسویت کے سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنکو میں نیک جانتا ہوں ان کی اولاد امرتسر میں ہے انکو بھی دعوے الہام کا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادھر ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جنکو الہام اور رویا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان مختلف اقسام کے الہاموں میں جلدی سے فیصلہ تجویز کرنا تقوے سے بعید ہے اسلئے میں جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہئے کہ صبر اور دعا سے کام لے اور تقوے کے پہلو کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ان اللّٰہ مع الذین اتقوا۔ اسوقت جو اسلام میں کئی فرقہ موجود ہیں جو کہ ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے مذاہب کے حملے الگ ہیں ایک کتاب ترک اسلام لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام لکھی گئی ہے جس میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعوے یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ کرنا ایک آسان امر نہیں ہے یا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا کرے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے کہ خدا کی تائید اور نصرت کسکے شامل حال ہے کیونکہ جھوٹے مذہب کے ساتھ اسکی نصرت اور تائید کبھی شامل نہیں ہوسکتی اگر جھوٹے مذہب کی بھی وہی خاطر خدا کو ہو۔ جو کہ سچے مذہب کی ہوتی ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہوجائیگا۔ اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف میں درج ہے یہ جواب دیا۔ کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگوں پر میرا سچا ہونا مشتبہ ہے تو تم بھی اپنی اپنی جگہ عمل کرو میں بھی کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کی طرف سے ہوگا وہ بہر حال غالب ہوکر رہیگا ؛ واللّٰہ غالبٌ علی امرہٖ۔

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے بھی دراصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسری طرف سکھ وغیرہ بھی پس اگر یہ سب الہامات خدا کیطرف سے سمجھے جائیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی ضد کیوں ہیں کہ وہی خدا ایک کو کہتا ہے کہ فلاں شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے پس ہمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر قول میں اختلاف ہے تو اب فعل کی انتظار چاہیئے قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دوسری جگہہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو لیکن فعل کو کہاں چھپا ئیں گے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اسکا جلدی ظاہر کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے اختیار میں بھی یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ آیات اللہ کو جب چاہے دکھا دیوے ہاں خلق اللہ کبھی طرح اُن کو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے مصالحہ سے انکو کھولتا ہے آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تھا تو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور انکو نشان لادے۔ اگر یہ کذاب اور دجال ہیں تو صبر کرو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان یک کاذبًا فعلیہ کذبہ وان یک صادقًا یصبکم بعض الذی یعدکم جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالےٰ نے کاذب کی تائید کرکے سچوں کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپکے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے اور وہ آپکو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب بھی انہی میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اشتباہ رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کردیا دیکھہ لو۔ کہ اب کسکے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام روشن ہے جو خدا کیطرف سے ہوتا ہے اوسکو برکت دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ کھلتا اور پھولتا ہے اور اسکے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے لیکن جو خدا کیطرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ کی ہوتا ہے جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو کوئی دہوکا نہیں دیسکتا جسکا مدار تقوے پر ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہونگے اسی کی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسٰے علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کہ ملہم تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو اسوقت کے داناؤں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا اسکا کاروبار بابرکت ہوگا پس اب بجز اسبات کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھسے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو۔ عبث ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کردے میں کیا ہوں خود رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الایات عند اللّٰہ انما انا بشیر و نذیر۔ انبیاوں کا کام بازیگروں کیطرح چیٹے بٹے دکھانا نہیں ہوتا وہ تو خدا کے پیغام رساں ہوتے ہیں علمی بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہے تو فعل خود فیصلہ کردیگا۔ ایک شہر کی تحصیلدار گورنمنٹ سے عزت نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے۔ تو مفتری علے اللہ کیسے اسکا محبوب ہوسکتا ہے اور وہ کب اسکی تائید کرسکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی ویسی ہو جیسیکہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان اٹھ جاویگا۔ پس یاد رکھو کہ قول کے اشتباہ فعل سے ہی دور ہوسکتے ہیں میرے ساتھ جو وعدے خدا کے ہیں وہ ۲۵ - ۲۴ سال پیشتر براہین میں درج ہوچکے ہیں اور بہت سے پورے ہوگئے ہیں جو باقی ہیں چاہیئے کہ ان کا انتظار کرو۔ الہام میں دخل شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہو اُسے نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے جو رحمان کے زیر سایہ ہو۔ ہم اپنی زبان سے کسی کو مفتری نہیں کہتے۔ جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دہوکا لگا ہو۔ اس لئے ہم فعل الٰہی کی سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے بھی یہ پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر بہت مدار رکھا ہے۔ ولو تقول علینا لاخذنا منہ بالیمین میں فعل ہی کا ذکر ہے۔ پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز ہے۔ **ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالےٰ ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ لوگوں کو عبرت ہوجاویگی۔ اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ ہلاک ہوجاوینگے۔**

انڈیا اخبار - یہ ایک اخبار ہے جو کہ انگلستان میں چند انگریزوں کی کوشش سے محض ہندوستان کی خیرخواہی کی غرض سے جاری ہے اس کا مقصد از سر تا پا ہندوستان کی خیرخواہی کرنا ہے۔ ہندوستان میں اسکی اشاعت کیلئے مسٹر گوکھلے نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ پانچہزار خریدار اس کے مہیا کئے جاویں اور مسٹر گوپال کرشن دیوحار ایم اے بلا کسی معاوضہ کے اس حوصلہ سے دورہ پر نکلے ہیں کہ صوبجات متحدہ اور پنجاب میں انڈیا اخبار کے کم از کم ۵۰۰ خریدار پیدا کریں یہ خبر اس لئے درج کی ہے کہ پیارے ناظرین سے اپیل کروں۔ جس حال میں دنیوی اغراض کی اشاعت کیلئے کفار لوگ اسقدر وسعت حوصلگی سے کام کر رہے ہیں اور اخبارات کیلئے ذمہ داریاں لے رہے ہیں اور اپنے اوقات وقف کر رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے دوست البدر اخبار کیلئے جسکو یکجائی کی اشد ضرورت ہے اور اشاعت دین کے ذرائعہ میں سے ہے۔ اپنی ہمتوں کو کفار سے بڑھ چڑھ کر اس راہ میں صرف نکریں پھر اسپر خرچہ بھی کچھ نہیں ہے اگر صرف ایک دھیلا (نیم پیسہ) ہر روز علیحدہ کرلیا جاوے تو سال بھر میں ۳۶۰ دھیلے بنتے ہیں جسمیں ۲ روپیہ اور ڈاک خرچ اخبار البدر اور ایک کتاب سالانہ آپکو مل سکتی ہے۔ کیا آپ کوشش کریں گے۔ کہ اس ذریعہ اشاعت کے قیام کے لئے اپنے دوست یا احمدی بھائی سے ایک دھیلا ہر روز جمع کراکر اسے یہ اخبار ضرور خرید دیں

قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

عام طور پر اس آیت کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دیجاوے حالانکہ یوم یبعثون کے معنے ہمیشہ قیامت کے ہی نہیں ہوا کرتے بلکہ حقائق شناس لوگ ہمیشہ اسے مختلف موقعہ اور محل پر بولتے رہتے ہیں۔

صوفی لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت انسان کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ کہ وہ دلیل یا قوم کے دباؤ کے زور سے اپنے ایمان کو قائم رکھتا ہے اور جونہی کہ اسے دلیل میں کمزوری معلوم ہوئی یا ایسی مجلس میں جہاں پر قوم کا دباؤ وغیرہ کوئی نہیں تو معًا اسکا خیال بدل گیا۔ اور بد عقیدوں اور بد عملیوں کو اختیار کر لیا۔ پھر ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ وہ بدی سے بکلی متنفر ہو جاتا ہے اور جیسے کتا خواہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو لیکن نجاست پر دانت نہیں مارتا ایسے ہی وہ خدا کی نافرمانی کے نزدیک نہیں پھٹکتا۔ یہ عارفانہ حالت ہوتی ہے جسے وہ بعثت سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے سابقہ حالت پر ایک موت وارد ہوتی ہے۔

عام علمائے ربانی کے نزدیک بعثت کا لفظ ہشیاری اور بیداری پر بھی استعمال ہوتا ہے کہ جب انسان نیند اور غفلت سے بیدار ہو تو اس موقعہ پر بھی اسے بولتے ہیں نیز یہی بلوغ اور عقل کے زمانہ پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انسان شہوات کا تابع ہوتا ہے اور اسے کوئی تمیز نہیں ہوتی مگر عاقل اور بالغ ہو کر وہ نیک و بد کی تمیز رکھتا ہے اور اسکے مطابق وہ کام کرتا ہے۔ یہ بھی ایک ادنیٰ درجہ کی بعثت ہے۔

پس جب تک انسان عرفان کا درجہ حاصل نہیں کرتا یا غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوتا تب تک اسے مہلت ہوتی ہے کہ وہ وسوسہ اندازی کرے۔ اور جونہی کہ وہ خدا کی کنار عاطفت میں آگیا پھر ابلیس کا کوئی وسوسہ کسی قسم کا اس پر نہیں رہتا جسکی طرف اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ کہ جو لوگ عبودیت میں پورے طور پر آ جاتے ہیں ان کے اوپر تیرا کسی قسم کا تسلط نہیں رہتا

ایک عاقل اور بالغ انسان پر بھی کسی قسم کا تسلط شیطانی ہرگز نہیں ہوتا۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے گردن پکڑ کر کسی سے چوری کرائی ہو یا اسے کنجریوں کی طرف لیا ہو ہاں اس سے پیشتر حالت طفولیت اور بچپن میں بیشک ہوا کا تابع انسان ہوتا ہے لیکن حالت بلوغت میں وہ ہرگز مجبور نہیں۔ لہذا آیۃ کے یہ معنے ہونگے کہ مجھے اسوقت مقررہ تک مہلت دیا جاوے جسپر بارگاہ ایزدی کیطرف سے جواب دیا گیا اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ کہ تیری مہلت مانگنے پر کوئی نئی بات نہیں ہو سکتی۔ تو تو پہلے ہی سے مہلت دیا گیا ہے۔ یہ معنے اسکے نہیں ہیں کہ خاص وقت ابلیس کو مہلت ملی بلکہ من المنظرین کا کلمہ بتلاتا ہے کہ وہ شروع ہی سے مہلت یافتہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ وہ کسیکو مجبور کرے! از درس قرآن۔

قال اور کلام

سورہ اعراف میں جو ابلیس کا قصہ درج ہے اور عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ اور ابلیس کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اس پر میں نے سوال کیا کہ یہ کلام کسطرح ہوئی تھی جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اکثر لوگوں کو یہ علم نہیں کہ جب کوئی سوال کرے تو اسپر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ آیا خود اسکا سوال درست بھی ہے کہ نہیں۔ جھٹ سائل کے رعب میں آکر اسکا جواب دینے کی کوشش کیجاتی ہے مثلاً یہی سوال ہے کہ اسمیں ابلیس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کلام کا ذکر ہے۔ حالانکہ سارے قرآن شریف میں کلام کا لفظ آیا ہی نہیں تھوڑی سی بحث کے بعد یہ امر قرار پایا کہ اردو زبان اصل میں ناقص ہے جو کہ عربی کلام کے مفہوم کو پورے طور پر ادا نہیں کر سکتی اور پھر آپ نے سوال کا مفہوم سمجھکر جواب کیطرف توجہ کی۔

قال ایک ایسا لفظ ہے جو کہ عربی زبان میں صرف کلام اور مخاطبہ پر ہی نہیں بولا جاتا بلکہ اظہار حالت پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً ایک ضرب المثل ہے قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِیْ قَالَ سَلْ مَنْ یَدُقُّنِیْ دیوار نے میخ کو کہا تو مجھے پھاڑتی ہے تو میخ نے کہا کہ آپ اسے سوال کریں جو مجھے کوٹتا ہے۔

اسیطرح کلام کے لفظ کے ساتھ بھی جب تک تکلیما وغیرہ کا لفظ نہ ہو یا قرائن نہ ہوں تب تک اس کے معنے بھی زبان سے کلام کرنے کے نہیں ہوتے جیسے کہ قرآن شریف میں ہے۔ کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا تکلیما کے لفظ نے یہاں اس امر کو صاف کیا ہے کہ ضرور مکالمہ ہی تھا۔

اس امر کے سمجھنے کے لئے کونسا ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں قال کا لفظ ہو۔ اور اسکے معنے کلام الٰہی کے ہوں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ کا مخاطب کوئی اسکا برگزیدہ اور صاحب فضل شخص ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ برگزیدوں سے ہی کلام کرتا ہے شریر اور بدکار اسکے خطاب کے مستحق نہیں ہوتے۔ جیسیکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ یہاں اس امر کی تخصیص ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ رسولوں یا رسول صفت انسانوں سے ہی کلام کرتا ہے۔

مسئلہ تقدیر پر نوٹ

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَا اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ پ ۱۰۔ جب یہ لوگ کچھ برا کام کرتے ہیں اور اسپر کوئی ملامت کنندہ ملامت کرتا ہے۔ تو جواب میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی اسی طرح کرتے آئے ہیں۔ اس لئے یہ بات فحش نہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہی ان باتوں کا امر کیا ہے اور اپنے دعوے کے اثبات میں بعض آیات شرارت سے پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا رد فرماتا ہے۔ کہ خدا کی شان کے تو یہ بات شایاں ہی نہیں کہ وہ فحش کا امر کرے تمکو تو صفات الوہیت کا علم ہی نہیں جو خدا کیطرف ان باتوں کو منسوب کرتے ہو۔ خدا کا امر تو ہمیشہ عدل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے جس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کو دخل نہیں۔

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ پ ۸

اس آیت کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے عام طور پر اسکے معنے یہ لکھے ہوئے ہوتے ہیں کہ ہر ایک امت کا ایک وعدہ ہے جب وہ وعدہ آگیا تو اسمیں نہ دیر ہو سکے گی ایک گھڑی اور نہ جلدی۔ اسپر اعتراض ہوتا ہے کہ جب عذاب آ گیا [illegible] مگر اسکے یہ معنے ہیں۔ کہ ہر ایک امت کے لئے ایک میعاد یا وقت نزول کا ہوتا ہے جب وہ وقت آجاتا ہے۔ تو اپنے اوپر سے عذاب کو ایک گھنٹہ بھی پیچھے نہیں کر سکتے۔ اور اسوقت کیا اپنے قبل از وقت نزول آگے بھی نہیں کر سکتے وَلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ کا عطف اِذَا جَآءَ پر

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی ... اُولٰٓئِکَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ

نصیبہ من الکتاب کے معنے کتاب کا وہ حصہ جسمیں لکھا ہے کہ مفتری کو سزا دی جاتی ہے اور وہ ہلاک ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں بھی اس کے آگے ساتھ ہی حالت موت کا بیان ہے۔

درس قرآن سے کچھ

نوٹ یہ صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اوّل قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع ۶ نمبر ۵

والیٰ عاد اخاھم ھودا قال یٰقوم … الخ عاد ایک قوم تھی۔ جو کہ بصرہ سے لیکر عدن تک آباد تھی۔ انکی طرف ایک انہی کی قوم کا آدمی ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ جنہوں نے ان کو خدا کی توحید کی طرف دعوۃ دی۔ انبیاؤں کی زندگی پر جسقدر نظر ڈالوگے۔ تو سب کی ایک ہی مشن نظر آئیگی۔ جس کے لئے وہ مامور تھے۔ یعنے اعبدوا اللّٰہ ما لکم من الٰہ غیرہ۔ یعنے اس ذات جامع جمیع صفات کاملہ کی عبادت کرو۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے۔ رسول کی اطاعت اگر کی جاتی ہے۔ وہ بھی اس لئے۔ کہ وہ اس کی طرف سے ہوتا ہے

ان انتم الا مفترون یہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جسقدر بت پرست لوگ ہوتے ہیں۔ آخرکار ان میں افترا پردازیاں اور جہوٹ ضرور پیدا ہوجاتا ہے۔ اس وقت جسقدر مشرک لوگ اور سجادہ نشین دیکھو گے۔ سب کو اس مرض میں مبتلا پاؤگے۔ جسقدر لوگ مزار پرست ہوتے ہیں۔ ان سب کے خیال اور دماغ میں صاحب قبر کی کرامات کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے۔ اس لئے جو لوگ گدی اور سجادہ نشین ہوتے ہیں۔ وہ اس صاحب قبر کی کچھ کرامات وغیرہ من گھڑت طیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ مختلف مزار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں تفرقہ بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ اور پہر تفرقہ سے غیروں کے عیوب تلاش کرنے کی نوبت آتی ہے۔ حتےٰ کہ سچے اسباب اور ان کے سچے نتائج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ چیچک کے مرض کی دیوی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دوا دارو کی طرف ہرگز توجہ نہ کرینگے۔ اسی لئے سچے نتائج اور سچے اسباب سے محروم رہینگے۔ انہی وجوہات پر حضرۃ ہود نے اس قوم کو مفتری قرار دیا ہے

ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم چونکہ شرک اور بت پرستی کا نتیجہ تفرقہ تہا۔ اس لئے بتلایا کہ اگر تم سچے واحد خدا کی پرستش کروگے۔ تو تمہاری اندر قومی وحدت پیدا ہوکر قوت بڑھیگی اور تفرقہ دور ہوجاویگا۔

ما جئتنا ببینۃ کہ تو ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل تو لایا نہیں۔ یہاں اپنے آپ کو منکر لوگ بہت عاقل قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کی عقل کی قلعی آگے چلکر کھلتی ہے۔

ان نقول الا اعتراک ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ تم نے ہمارے بتوں کو ذلیل و خوار کہا ہے۔ اس لئے بعض ہمارے ٹہاکروں نے تیری عقل ماردی ہے۔ چاہیئے غور ہے۔ کہ ہود کو تو بےعقل قرار دیتے ہیں۔ اور خود اس طرح عقلمند بنتے ہیں۔ کہ ایک بے ثبوت اور لغو دلیل پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ ان لوگوں کی عقلوں کا جو کہ خدا کے ماموروں کے مقابل پر خود کو عالم خیال کرتے ہیں۔

انی بریء مما تشرکون سے اور نیز اگلی آیت سے ہود علیہ السلام کی قوت ایمانی اور فراست کا پتہ لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے نزدیک کسی ایک بت میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ میری عقل سلب کرے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اگر سب بت ملکر مجھے تباہ کرنا چاہیں۔ تو ضرور ہی کر داویں۔ تو اب میں سب کو کہتا ہوں۔ کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ جو کرنا ہے۔ کرلیں اور میں انہیں پر ہی حصر نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کے سوا اور جن جن پر تم کو بہروسہ ہے۔ ان سب کو جمع کرو اور فکیدونی میرے ساتھ جنگ کرو۔ اور کسی قسم کی مہلت مجھکو نہ دو۔ پہر دیکھو۔ کہ تم سب مغلوب اور مقہور ہوتے ہو کہ نہیں۔

ما من دابۃ الا ھو اٰخذ … الخ ہر ایک کی چوٹی اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے اور میرا رب صراط المستقیم پر ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے۔ کہ جو صراط المستقیم پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہوگی۔ اور جو اس پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالے اس کی چوٹی سے پکڑ کر اوسے دور پہینکدے گا۔

امرنا کوئی ہلاکت کی راہ خود پیدا کردے

نوٹ جزیرہ نمائے عرب کے شمال و مشرق میں عراق کا ملک ہے۔ جہاں پر قوم نوح آباد تہی۔ اور کوفہ سے بصرہ تک پہیلی ہوئی تھی۔ اور بصرہ سے لے کر عدن تک قوم عاد کا علاقہ تہا۔ پہر عدن سے لے کر حجاز تک قوم ثمود اور شمال کی طرف قوم لوط تہی۔ انہی مقاموں پر بعد ازاں موسیٰ کی قوم رہتی تہی۔ ان بستیوں کا ذکر کرنے سے قرآن کریم کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے یہ اقوام اپنے وقت کے ماموروں کے ہاتھ پر مفتوح ہوگئیں۔ ایسے ہی یہ سب مقامات اور اقوام نبی کریم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ہاتہوں پر فتح ہونگی۔ چنانچہ خلیفہ اوّل کے وقت سب مفتوح ہوگئیں۔ اور یہی وہ علاقے تھے۔ جہاں اسلام کے برخلاف لوگ منصوبے وغیرہ کرتے تھے۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا جاویں اور اسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۵ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ
جو امانت دار نہیں۔ وہ ایماندار نہیں۔ اور جو اپنی بات پر قائم نہیں۔ وہ دیندار نہیں۔

۶ اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مومن
جو نیک کام کرنے سے خوش ہو۔ اور برے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایمان والا ہے

۷ قلت ما الاسلام۔ قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان۔ قال الصبر والسماحۃ قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن۔
احاطہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں۔ جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ اور بہوکوں کو کہانا کہلاتے ہیں۔ اور دائرہ ایمان میں وہ لوگ گنے جاتے ہیں۔ کہ جو مصیبت گذرچکی۔ اس میں بیدل ہو کر گہبرتے نہیں۔ اور جو مصیبت سامنے آنے والی ہو۔ اس میں مستقل رہتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی بات اور ہاتھ سے کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچے۔ اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی عادتیں نیک ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق حالات و خبریں

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام معہ اہل بیت بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ رسالہ موعودہ دربارہ فتح مقدمات آپنے تصنیف کرنا شروع فرمادیا ہے۔

بزرگان ملت اور دیگر احباب قادیان بھی بخیر و عافیت ہیں۔ اور اپنے اپنے خدمات دین میں مصروف ہیں۔

مدرسہ کا جدید انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہوگیا ہے امید ہے کہ کمیٹی منتخبہ ہر ایک پہلو سے اسے مکمل کرے گی۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ سردی اور شدت طاعون کی اب کوئی حد نہیں رہی ہے اور مثل مخالفین کی مخالفت کے طاعون کی شدت بڑھ رہی ہے سردی کی پانی گھڑوں میں جم جاتا ہے اور نازک پودے سب مارے گئے

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں طاعون کا دورہ پھر شروع ہوگیا ہے کسماؤ میں بہت لوگ مر رہے ہیں کوئی بیمار ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ جانبر نہیں ہوتا۔ یہاں کے قوانین سخت ہیں۔ آمد رفت بالکل ایکدوسری جگہہ کی بند ہے۔ گھر جلا دئے جاتے ہیں۔

وفات۔ عالیجناب ذوالفقار علی خاں صاحب میرٹھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حاجی رحمان بخش صاحب احمدی فروری کے اول ہفتہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں تمام احباب ان کے لئے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت ادا فرماویں

منشی فتح دین صاحب پونڈ کلرک پالم پور تحریر کرتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کے یہاں قیام کے لئے ایک واعظ کی ضرورت ہے اگر مولوی محمد حسین صاحب حافظ ڈنگوی ادہر تشریف لادیں تو غنیمت ہے۔

میاں محمد عبد اللہ صاحب میڈیکل اسسٹنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ ماہ مارچ ۱۹۰۱ء میں معہ اپنے دوست بابو سلطان علی صاحب کے چندماہ کی رخصت پر کرنچو علاقہ افریقہ سے ہندوستان تشریف لانیوالے ہیں

یادگار فتح مقدمات میں احباب روپیہ ارسال فرمارہے ہیں کسی احباب کو اسمیں حصہ لینے سے خالی نہ رہنا چاہئے

حاجی رحمان بخش صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء کو مسجد اقصٰے میں ادا کی گئی

عید الضحٰی - قادیان میں بروز جمعرات قرار پائی۔

وفات۔ سلطان عمر خان احمدی ساکن موضع کھیسہ اپنی اہلیہ کی وفات مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۱ء کی اطلاع دیکر احمدی احباب سے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

غیر مستطیع احباب جلد اطلاع دیں

عالیجناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہگووال اور شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار کمسریٹ انبالہ نے فتح مقدمات کی خوشی اور یادگار میں ایک ایک اخبار کی قیمت جو کسی غریب بھائی کے نام جاری ہو اپنے ذمہ لی ہے لہذا ایسے احباب جلد اطلاع دیں۔ زیادہ درخواستوں پر قرعہ اندازی کیجاویگی جنکے نام برآمد ہونگے ان کے نام اخبار جاری ہوگا

بزم احمدی

منشی وزیر علی صاحب نے بمبئی سے ایک اخبار بنام پنچ ارسال کیا ہے جس میں کسی خباثت کے فرزند نے بنارس سے ایک آرٹیکل فتح مقدمات کے متعلق دیا ہے اور اپنی خبیث طبیعت کے تقاضا سے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ منشی صاحب موصوف نے چاہا ہے کہ اسکا جواب دیا جاوے۔ ان کو واضح ہو کہ ایسے لاالعقل اور جاہل لوگوں کا جواب قرآن شریف نے اعراض سے دیا ہے چنانچہ حکم ہے **واعرض عن الجاھلین۔** جواب ہمیشہ معقول پسند انسان کو ملتا ہے نہ کہ نقالوں۔ ڈوموں۔ مسخروں اور بھانڈوں کو۔ ان لوگوں کو مخاطب کرنا خود اپنے ہاتھ سے اُن کی عزت کرنا ہے جو کہ گناہ اور ظلم عظیم ہے۔

مکرمی عبد اللہ صاحب راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ جب کسی مریض یا حاجتمند کی درخواست دعا کی ہو اور اُسکا مقصد حاصل ہو جایا کرے تو اسے چاہئے کہ کامیابی کی اطلاع دیا کرے تاکہ دعا کنندہ کو اپنی استجابت دعا کی خوشی حاصل ہو نیز وہ چاہتے ہیں کہ راولپنڈی کی احمدی جماعت سے تعارف پیدا ہو۔ اس لئے وہاں کے احباب کو ان سے ملاقات کرنی چاہئے۔

اور اگر وہ خود جناب میر احمد شاہ صاحب کتب فروش راولپنڈی سے ملاقات کریں۔ تو ان کے ذریعہ دیگر احباب احمدی کا پتہ ملجاویگا۔

محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ کوٹلہ علاقہ نظام کو واضح ہو۔ کہ قادیانی کارخانجات میں حالی روپیہ نہیں لیا جاسکتا کیونکہ یہاں تو ضرورت اخراجات کی ہے نہ کہ زینت کی اس لئے آپ اُسے انگریزی سکہ سے تبادلہ فرماکر ارسال فرمادیں۔

اشاعت کی طرف میں احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں اور اس کی تائید میں ایک خط آمدہ زیر براذیل میں نقل کرتا ہوں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپکی چھٹی دربارہ تکالیف وجوہات بے قاعدگی اخبار پڑھا بیشک اخبار کی کم توجہی ایک قوم کی رتبے جس سے قوم فایز المرام ہوسکتی ہے اس عدم توجہی سے خدانخواستہ یہ نہ ثابت ہو کہ ہماری اس قلیل سی جماعت میں اتحاد نہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی دشمن یا مخالف اس سے یہ بداثر نتیجہ نکالے۔

بندہ کو آپکی ان تکالیف کا حال پڑھکر سخت افسوس ہوا خداوند کریم آپکو اپنی مرادوں میں کامیاب فرماوے اور اس پودے کی جڑھیں مضبوطی سے لگادے جس پر کوئی مخالف ہوا اثر نہ ہوسکے۔

بندہ نے مبلغ ۵ روپیہ پہلے ارسال کردئے ہیں اُسکو آپ امدادی روپیہ میں شامل فرمادیں اسکو ہرگز کسی قسم کا چندہ نہ سمجھا جاوے بندہ اس بات کو نہایت خوشی و شرح صدر سے قبول کرتا ہے کہ اخبار کی قیمت ۸ روپیہ ہو جاوے اسطرح کسی کو بوجھ بھی نہ معلوم ہوگا اور آپ کو بھی قدرے امداد ملجائیگی۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے عالی حوصلہ وسابق بالخیرات جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہوگا جو اس دو آنہ کی ایزاد پر کسی قسم کی شکایت کا حرف مُنہ پر لاوے۔ بلکہ امید ہے کہ اس موجودہ مطبع و اخبار کی تکالیف کو مدنظر رکھکر اس قلیل رقم کو بسر و چشم و نہایت خوشی سے قبول فرمادیں گے کہ جس سے ان کے سرمایہ میں کسی قسم کا نقصان نہیں اور اس ہر ایک بھائی کی امداد۔ بلکہ اپنی ہی امداد ہے ٭ سید جلال ہاسپیٹل اسسٹنٹ بربرا

ناگپور میں احمدی کی نسبت جو استفسار شایع ہوا تھا اسکی نسبت حافظ احمد اللہ صاحب احمدی رائے پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ شہر ناگپور انکا مسقط الراس ہے اب وہ ۱۸۸ میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن اب ناگپور میں کوئی احمدی انکے خیال میں نہیں ایک احمدی بھائی منشی محمد جعفر صاحب منڈلہ ملک متوسط میں سنصرم ہیں لیکن وہ مقام بھی ناگپور سے اسیقدر فاصلہ پر ہے۔ کثرت سے اہل ہنود کی آبادی ہے اور دفاتر کی زبان ہندی ہے جس سے اس ملک کی ذریت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے۔

درخواست دعاء

معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اخبار کے اس حصہ کو بہت مفید پایا ہے۔ چنانچہ ناظرین میں اس کے متعلق تحریکیں دیکھی جاتی ہیں جنکو میں ذیل میں درج کرونگا لیکن میں اسموقعہ پر یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی زبانی کئی دفعہ سنا ہے اور شایع بھی کیا ہے کہ انسانکو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ دین کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہئے اسکی دعاؤں کا اکثر حصہ دنیا کی آرام اور نفس کی آسایش کیلئے اگر ہوگا تو عند اللہ وہ کوئی قدر والی شے نہ قرار پاویگا جب کہ دین کیلئے بھی اُسے اسی قسم کی فکر اور تڑپ دعا کیلئے نہ ہوگی اسلئے اس پہلو میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اقرار کو نباہنا چاہئے

(۱) - قادیان میں حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ اور خاکسار ایڈیٹر اپنی صحت اور حاجات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

(۲) - نیز ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب جو کہ اول سمالی لینڈ میں اپنی مہربان گورنمنٹ کیخاطر جانبازی کر رہے تھے اب وہاں سے واپس کر سیانمبر میں مقیم ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مہم سمالی لینڈ کے حسن خدمات کے صلہ میں جن دیسی افسران فوج کی سفارش ہوئی ہے الحمد للہ انمیں عاجز بھی ہے اور سفارش بھی دو تین مرتبہ ہو چکی ہے جس میں آپکو فسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنادینے پر زور دیا گیا ہے لیکن تا حال نتیجہ ظہور میں نہیں آیا لہذا آپ چاہتے ہیں کہ جملہ بزرگان ملت و احمدی احباب ضرور انکی کامیابی کیلئے دعا فرماویں اور ساتھ ہی سعادت ابدی۔ دینی خدمات کی توفیق اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے بوجہ عدم گنجائش ان کا خط نقل نہیں ہوسکا ٭

۳ - مکرمی عبد اللہ صاحب احمدی راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ فروری سے ۲۹ فروری تک انکا ایک کام ہونیوالا ہے جسمیں کامیابی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کیجاوے میرے ایک دوست بابو علی بخش صاحب کا بچہ بیمار ہے وہ انکیلئے صحت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں ٭

شیخ محمد یوسف و نصیر احمد صاحبان احمدی انبالہ سے خواستگار ہیں کہ انکے حق میں نیک عمل بجالانیکی توفیق حاصل ہونے کی دعا فرمائی جاوے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو

مشرقی افریقہ میں طاعون پھوٹا ہے احمدی دوستوں اور ہر ایک سعید انسان کی اس سے حفاظت کیلئے دعا طلب کی جاوے۔

بابو فضل الٰہی صاحب دکمیسیٹر ہزارہ سے چاہتے ہیں کہ انکے لئے وسعت معاش کی دعا کیجاوے تاکہ وہ دل کھولکر اسلامی خدمات میں حصہ حاصل کریں ٭

نوٹ - احمدی انجمنوں اور احباب کو سلسلہ کے متعلق خبریں بغرض طبع ایڈیٹر البدر کے نام ارسال کرنی چاہئیں ٭

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹ر فروری ۱۹۰۵ء

آج کا دن اپنے شان میں ایک مبارک دن تھا کیونکہ غالباً ۱ ماہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب اور عشا کے درمیان مجلس فرمائی اور جو رسالہ دربارہ فتح مقدمہ حضور تصنیف فرما رہے ہیں اُس کے مجوزہ مضامین کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

اسکے بعد ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں۔ خاوند کہتا رہا۔ کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے۔ خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اُسے چاہیئے کہ اُسکا مہر اُسکے وارثوں کو دیدے۔ اگر اُسکی اولاد ہے اولاد وارثوں سے ہے۔ شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علی ہذالقیاس خاوند بھی لے سکتا ہے

لطیفہ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اثناء گفتگو میں ذکر کیا کہ یہہ ایک لطیف بات ہے کہ جسقدر مجدد گذرے ہیں ان کے نام محمد یا احمد کی جزو ضروری ہوتی ہے۔ قسطنطنیہ میں عجیب قسم کے نام لوگوں کے ہوتے ہیں مگر وہ مہدی جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اُسکے نام میں بھی محمد کا لفظ تھا

معجزات میں افراط و تفریط موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے نیچری اور آریہ وغیرہ انہوں نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کیطرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جاکر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں تمیز کرکے دکھاوے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔

۲۰ر فروری ۱۹۰۵ء

ھدایت اور ضلالت خدا کے ہاتھ میں ہے مغرب کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز سے کچھ پیشتر تشریف لاکر مجلس فرمائی۔ خدا تعالےٰ کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ رہا بعض کفار کی حالت پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اُسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر ہی پر راضی رہتے ہیں اور کبھی اُنکے دل میں یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتیٰ کہ اسی میں مر جاتے ہیں

اسپر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان فرمایا کہ چند یوم ہوئے ایک دوست بیان کرتے تھے کہ ان کے گاؤں کی آبادی ۸۰۰ باشندوں کی تھی طاعون جو پڑی تو سب کے سب ہلاک ہوگئے صرف ۲۰ شخص بچے۔ اور اُن میں سے بھی صرف ۹ کس تندرست تھے اور باقی کچھ نہ کچھ مریض ہی تھے اُن ۹ میں اُنکا چچا بھی تھا اُنکے دل میں آیا کہ اسقدر عبرتناک حادثہ موت کا چونکہ گاؤں میں گذرا ہے ممکن ہے کہ چچا کا دل رقیق ہوا ہو۔ چلو اسے چلکر تبلیغ کراویں شائد ھدایت نصیب ہو۔ باوجود اسکے کہ لوگوں نے اس طاعون زدہ گاؤں میں جانے سے روکا مگر تبلیغ حق کے جوش میں وہ چلے گئے اور جاکر اپنے چچا کو اس سلسلہ کی صداقت کی نسبت سمجھایا۔ چچا نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ طاعون مرزے کی مخالفت کی وجہ سے ہے تو مجھے خوشی سے اس سے مرجانا قبول ہے بیشک مجھے طاعون ہو۔ انجام یہ ہوا کہ وہ اور اسکا تمام بال بچہ تباہ اور ہلاک ہوگیا مگر مخالفت پر برابر آمادہ رہا اور مرتے دم تک نہ مانا۔

۲۱ر فروری ۱۹۰۵ء

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریب ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اول رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔

فارغ نشینی اچھی نہیں فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی اب خدا نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت سے ہے فرمایا کہ دھریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے تو وہ صرف انبیا کا وجود ہے ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا کیونکہ عقل کی حد سے تو پیشتر ہی گذر کر وہ دہریہ بنتا ہے پھر عقل کی پیش اسکے آگے کب چلتی ہے

خدانمائی کی ضرورت فرمایا کہ آجکل خدانمائی کی بڑی ضرورت ہے دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں۔ لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو اُن کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال انسے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اسکے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ تو وہ اسکے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤنگا۔ تو مرجاؤنگا۔ پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک خالق اور قادر جانکر نافرمانی کیوں کرتا۔ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باریتعالےٰ کا ہے اور قابل قدر وہی مذہب ہوسکتا ہے۔ جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے۔ تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوےٰ کیا ہے کہ انجیل نے ایمانداروں کی فلاں فلاں علامت قرار دی ہے مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایمان کا نام و نشان نہیں۔ مگر اسلام میں قرآن کی سب علامات موجود ہیں

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے جو براہین احمدیہ کا حصہ چھپ چکا ہے۔ اس پر ذکر چلا۔ فرمایا کہ اس میں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا۔ تو اُسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اول حصہ کو منقطع کرکے بائبل کے عہد عتیق کیطرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں۔ وہ اب اس اثناء میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اسکا طبع ہوگا وہ عہد جدید ہوگا جس میں سابقہ حصہ کے حوالے ہونگے۔ کہ خدا نے یوں فرمایا تھا اور وہ اس طرح پورا ہو رہا ہے۔

سادگی سچائی کی دلیل ہے براہین میں ہم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے آوینگے اس پر لوگوں نے اعتراض کئے۔ کہ تناقض ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اُسی براہین میں ہم نے تمام الہامات بھی درج کئے ہیں جن میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ اور پھر صرف نام ہی نہیں۔ بلکہ جو کام مسیح نے آکر کرنا ہے۔ اس کی نسبت بھی الہامات میری نسبت ہی درج ہیں پس یہ تناقض تو سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بناوٹ ہوتی۔ تو تناقض نہ جمع کیا جاتا۔ مگر بختوں کی نظر انسان کی غلطی پر تو پڑتی ہے۔ اور خدا کے کلام پر جو اس میں درج ہے۔ نہیں پڑتی۔

الہام کل یا پرسوں آپ کو الہام ہوا۔

انما امرک اذا اردت شیئا

ان تقول لہ کن فیکون

حضرت میر صاحب

گذشتہ نمبر میں اطلاع دیتے ہیں کہ ..... سوئے ہیں۔ اب پھر دوبارہ یاد دلایا جاتا ہے کہ معزز احباب اس کی وصولی کیلئے تیار رہیں۔ اور انکاری کرکے مختار خانہ کو زیر بار نہ کیا جاوے۔ (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ مارچ سے میں نے چاہا ہے اگر اللہ تعالےٰ بھی چاہے کہ اخبار ذیل کی تاریخوں پر ایک ماہ میں چار بار شایع ہو۔ آجتک ایک ماہ میں ۲ بار دیا جاتا رہا ہے اور اس لئے یہ نمبر ترتیب تاریخ کے لحاظ سے بہت دیر سے شایع ہوتا ہے وہ تاریخیں یہ ہیں

۵-۱۳-۲۱-۲۹

حضرت مسیح موعود کیطرف سے ضروری اشتہار

الوصیت

قال اللہ عزّ وجلّ۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم

یعنی ان کو کہدے۔ کہ میرا خدا تمہاری پرواکیا رکھتا ہے۔ اگر تم بندگی نکرو اور دعاؤں میں مشغول نہ رہو

دوستو! اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا۔ کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبارین نکلتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شایع کرائی تھی۔ کہ **عفت الدیار محلہا ومقامہا** یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی۔ اور نہ عارضی امن کی جگہ۔ یعنی طاعون کی وباء ہر یک جگہ عام طور پر پڑیگی۔ اور سخت پڑیگی۔ دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱۔ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳۔ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۱۵۔ مورخہ ۲۴۔ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت قریب آگیا ہے۔ میں نے اس وقت جو آدہی رات کے بعد چار بج چکے ہیں۔ بطور کشف دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے موبنہ پر یہ الہام الٰہی تہا۔ کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ کہ میں بیدار ہوگیا۔ اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے۔ میں نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا۔ دوستو! اُٹھو اور ہوشیار ہوجاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں ہے۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اُٹھاکر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو۔ اور راستی میں محو ہوکر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اُٹھاؤ۔ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ کہ رونے والوں پر اس کا غصہ ختم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں۔ نہ مردوں کی لاشوں کو وہ دیکھ کر۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے۔ جاہل کہتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی۔ لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی۔ کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے ان بلاؤں کو دور کردیتا۔ جن کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کرچکا ہے۔ تو دنیا کبھی کی ہلاک ہوجاتی۔ سو نیکی کرو۔ اور خدا کے رحم کے امیدوار ہوجاؤ۔ خدا تعالےٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو بیمار کیطرح اُفتان خیزان اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہونچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں۔ تو مردہ کی طرح اپنے اُٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہوسکتے۔ ایسی حالت بناؤ۔ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوےٰ کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہوجائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیباکیوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانا سا بناوے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں۔ کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں۔ کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو۔ اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو ایسے ست بنو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اُٹھاکر نہیں دیکھتا۔ اور بد بودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کہلی ہے۔ سو تقوےٰ سے پورا حصہ لو۔ اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے۔ کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہوسکتا ہے۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کرسکتے۔ جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو۔ تا تم بھی ایسے ہی نہ ہوجاؤ۔ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں۔ اور دکھ دیں۔ یا تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں۔ تو تم صبر کرو۔ اور چپ رہو۔ تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے۔ تمہیں بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ یہ وہ دن آرہے ہیں۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہوجاویں۔ جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھیں۔ خدا نے آج سے پچیس برس پہلے طاعون کی خبر مجھکو دی تھی۔ جو براہین احمدیہ میں شایع ہوچکی تھی۔ پھر اس وقت خبر دی۔ جب یہ ملک اس بیماری سے پاک تہا۔ وہ خبر بھی شایع ہوچکی۔ اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونے والا ہے۔ یہ اس لئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہوجاویں۔ ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو۔ جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہیں۔ جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے۔ اور آپ اس سے دور ہیں۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ کس کی زندگی لعنتی۔ اور کس کی زندگی پاک ہے۔ پس تم ایسی دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ۔ گویا مر ہی جاؤ۔ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچاوے۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں۔ مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھیگی۔ دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کرچکا ہوں۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں۔ میں نے اطلاع دیدی ہے۔ اب میں ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء

اطلاع۔ اور میں نے ان دنوں میں خدا تعالےٰ کے بعض نشانوں اور خاص ہدایتوں کے ظاہر کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نصرت الحق ہے۔ وہ قادیان میں چھپ رہی ہے۔ اور صاحبزادہ پیر منظور محمد کو دیدی ہے۔ تا وہی چھاپ کر شایع کریں ہر ایک طالب حق کو اس کا دیکھنا ضروری ہے۔ چاہیئے کہ ان سے قیمتاً طلب کریں

نتیجہ معائینہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

جو کہ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا۔

نقشہ تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جس کا معائنہ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو کیا گیا

سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ۔ انٹرنس ۱/۱۔ چہارم ہائی [illegible]۔ سوم مڈل [illegible]
دوم مڈل [illegible]۔ اول مڈل [illegible] [illegible] ۵۰
پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم [illegible] چہارم [illegible] سوم [illegible]۔ دوم [illegible]
اول [illegible] [illegible] ۲
مسلمان ۱۴۰۔ سکھ ۱۔ ہندو ۴ ۱۴۵
فیس سماعت [illegible]۔ ترقی [illegible]

میں نے معہ مولوی محمد اشرف صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور کے اس سکول کا معائنہ کیا۔ سال گذشتہ سے تین لڑکے تعداد میں زیادہ ہیں۔ رجسٹر بڑی صفائی اور صحت کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں اور قوانین مابین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے۔ فیسوں کی شرح بورڈ سکولوں کی شرح فیس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ اور معاف اور نصف معاف طالب علموں کی تعداد اب گھٹاکر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کے کردی گئی ہے۔ مدرسہ کی سالانہ آمدنی میں قریباً [illegible] روپے آگے سے زیادہ ہے۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ [illegible] ہوا ہے۔ جس کے مقابل چندوں اور عطیوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ ورزش جسمانی کا بھی آغاز ہوگیا ہے۔ جس کے لئے ایک معلم رکھا گیا ہے (Parallel bars اور Horizontal bars) لگادئے گئے ہیں

انتظام تشفی بخش ہے۔ اور لڑکوں کی روش باادب ہے۔ درس کتب دینی کے علاوہ سکیم تعلیم وہی ہے۔ جو سرکاری مدارس میں رائج ہے۔ عملہ مدرسہ قریباً قریباً وہی ہے۔ جو پہلے تہا۔ اور کافی ہے۔ اور استاد خاصے لائق ہیں۔ عمارت ضرورت کے مطابق کافی ہے۔ اور ہر طرح کے سامان ضروریہ سے مہیا ہے۔ تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کردی گئی ہے۔ بورڈنگ ہوس میں ۵۴ لڑکے ہیں جن کا انتظام عمدہ اور نگرانی خوب ہوتی ہے۔ سوم مڈل کا امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب نے لیا تہا۔ جس میں سات طلباء میں سے چھ طلباء چہارم

پہلا اخبار نمبر ۸ کے صفحات کی ترتیب اور تھی مگر چونکہ ۲۰ فروری کو حضرت اقدس نے یہ تاکیدی اشتہار شایع کیا اس لئے اس کی اشاعت کو مقدم سمجھکر وہ صفحہ نکال لئے۔ جو کہ آئندہ نمبر میں انشاء اللہ درسل ہونگے

درس قرآن کریم

سورۃ ھود رکوع نمبر ۸

ہم نے مختصر نوٹ درس قران شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قران شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں تا کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

والی مداین اخاھم شعیبا قال یقوم اعبدوا اللہ ... الخ واعظوں کے فرائض پر اگر نظر کیجاوے۔ تو معلوم ہوگا کہ بہت ہی کم ایسے واعظ ہیں جو کہ اپنے فرض منصبی کو خشیۃ اللہ سے بجا لاتے ہیں۔ اکثر حصہ ان کا ایسا ہے۔ جو صرف مسلّم باتوں کو لوگوں کے آگے بیان کرکے ان کو خوش کر دیتا ہے۔ حالانکہ ان باتوں سے لوگوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ضرورت ہوتی ہے یا بعض واعظین کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ زمانہ قدیم کے علماء مثل ارسطو وغیرہ کے قصے لے بیٹھتے ہیں۔ اور بعض غیر ضروری مسایل بیان کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ماں سے بہن سے زنا نہیں کرنا چاہیئے۔ وغیرہ۔ یہ تمام اقسام واعظین کے اس قسم کے ہیں۔ جو کہ واعظ کی ضرورت اور حالت زمانہ سے بالکل ناواقف ہیں۔ واعظ کا اصل منصب یہ ہے۔ کہ اول وہ مشاہدہ کرے۔ کہ سامعین میں کس بات کی کمی ہے۔ کون کون سے امراض روحانی انہیں لاحق ہیں۔ وہ کون کون سے پہلو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ہیں۔ جن کیطرف ان کی توجہ نہیں ہے اور پھر ان کے مطابق وعظ کرکے لوگوں کو ان کی غفلت اور غلطی پر آگاہ کرے۔ جو واعظ محل اور موقع کے لحاظ سے وعظ نہیں کرتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ عند اللہ قابل مواخذہ ہے۔ جیسے غلطی واعظین میں ہوتی ہے ایسے ہی سامعین میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ کہ وہ سچے اور حقیقی واعظوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ وہ ان ... کے ذکر کو ترک کرکے عیوب کا ذکر کیوں کرتے ہیں اور ایک ہی شعبہ پر کیوں زور دیئے چلے جاتے ہیں۔ سامعین کے اس قسم کے خیالات انکی جہالت پر مبنی ہیں ... کہ اگر انسان کا سارا جسم تندرست ہو۔

لیکن ایک حصہ میں بیماری ہو۔ تو طبیب صرف اسی کا علاج کرے گا۔ اور بار بار اُسے دیکھے گا۔ یہی حال واعظ کا ہوتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف لوگ آکر سوال کرتے تھے۔ کہ یا حضرت سب سے بڑی نیکی کیا ہے۔ تو ہر ایک کو آپ الگ الگ جوابدیا کرتے تھے۔ کسی کو کہا۔ کہ ماں باپ کی خدمت کرو۔ کسی کو جہاد کی نصیحت کی۔ کسی کو ماں پر رحم کرنے کو کہا۔ ایک کو آپنے اپنی زبان پکڑ کر کہا۔ کہ اسے قابو میں رکھ۔ ایک کو مغلوب الغضب ہونے سے منع کیا۔ تو اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے۔ کہ سوال تو ایک تھا۔ مختلف جواب کیوں دیئے۔ تو بات یہ ہے۔ کہ انبیاء امّت کے حکیم ہوتے ہیں۔ وہ جس میں جس خلق کی کمزوری دیکھتے ہیں۔ اس کی تکمیل اور نگہداشت کی ہی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے نیکی کرنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی تو قوم اور برادری کے دباؤ سے۔ کوئی آبائی تقلید اور رسم و رواج کی پابندی کوئی کسی حاکم کی خوشنودی وغیرہ کے لئے نیک کام کیا کرتا ہے۔ جو کہ دراصل کوئی خوبی کی بات نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام وہ بات بتلاتے ہیں۔ کہ جس سے طبیعت تو مضائقہ کرے۔ مگر شریعت حکم کرے۔ کہ ایسا کر اور پھر نفس پر زور دیکر اُسے وہ کام کرنا پڑے۔ جو کہ عند اللہ موجب ثواب و برکت ہو۔

مداین ایک شہر مدینہ طیبہ کے شمال مغرب کیطرف تھا۔ وہاں کے نبی حضرت شعیب تھے۔

اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ قوموں میں ایک عام مرض ہوتا ہے۔ کہ خدا کی عبادت اور طاعت سے نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک نبی کی اول دعوت یہی ہوتی ہے۔ کہ ... اعبدوا اللہ۔ اللہ کی عبادت کرو۔

ولا تنقصوا المکیال یہ خاص مرض کیطرف توجہ دلائی جو کہ قوم میں پھیل گیا تھا۔ کہ ماپ اور تول میں خیانت کرتے تھے۔

اوفوا المکیال وفاداری سے ماپ پورا ... کرو

بقیت اللہ خیر لکم نیک نیتی اور خدا کی فرمانبرداری سے جو نفع تم کو پہنچے۔ وہ تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

اصلوٰتک تامرک یہ ایک ہنسی کا کلمہ ہے۔ جو ان لوگوں نے کہا۔ کہ کان۔ آنکھ۔ ناک وغیرہ تو تیرا وہی ہے۔ جو ہمارا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے۔ کہ تو نماز پڑھتا ہے۔ شاید اس سے تجھے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا کی راہ سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ہمیں نقصان ہو۔

رزقنی منہ رزقا حسنا شعیب علیہ السلام ان کے وہم کا جواب دیتے ہیں۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر ہم ماپ اور تول لوگوں کو پورا دیں اور خیانت نہ کریں۔ تو کام نہیں چلتا۔ دیکھو میں بھی تو رب کا کہا مانتا ہوں اور مجھے تم سے عمدہ روزی ملتی ہے۔ کہ نہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ جھوٹ اور فریب کے بجائے کام نہیں چلتا۔ غور کریں۔

وما ارید ان اخالفکم ... الخ میرا یہ ارادہ نہیں۔ کہ تم کو ایسی بات کہوں جس پر میں خود عمل درآمد نہیں کرتا ہوں۔

ان یصیبکم مثل ما اصاب یہاں ان کے معنے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے آیت کے معنے ہوئے۔ اے قوم میری ساتھ ضد کی وجہ سے تم خدا سے قطع تعلق نہ کرو۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ قوم نوح وغیرہ کیطرح تم پر بھی عذاب ہو۔

ولولا رھطک اگر ہمیں تیری برادری اور قوم کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کرتے ورنہ تو تو ہم پر کسیطرح بھی کوئی زور نہیں رکھتا

قال یقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ ... الخ شعیب نے جوابدیا۔ کہ اے قوم میں تو خدا کا بنتا ہوں اور قوم کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم خدا کا لحاظ تو کرتے نہیں اور قوم کا کرتے ہو۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا۔ کہ اگر درس قران کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہجاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیجاویں۔ اور اُسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۸ سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔

افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اس وقت ملتا ہے۔ جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہو۔ اور ہر دم اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر ہو۔ اور یہ مرتبہ اس حالت میں حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب اپنا فائدہ دوسروں کے فائدے میں۔ اور اپنا نقصان دوسروں کے نقصان میں سمجھ کر عمل کرے۔

نوٹ۔ پہلے اشتہار ... کے خاطر چھپے ہوئے صفحہ اخبار سے کاٹے گئے تھے اس سلسلہ درس قران شریف کی ترتیب اس دفعہ بدل گئی ہے۔ رکوع ۶-۷ آیندہ نمبروں کے ہمراہ ارسال ہوں گے۔

کیا کوئی انسان آسمان پر جا سکتا ہے؟

مرسلہ عالیجناب محمد عظیم صاحب جو کہ ان کے ایک دوست نے ان کو لکھکر ارسال کیا تھا

اس سوال کی زیادہ واضح صورت جس سے بہت سے لوگ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں یہہ ہے کہ کیا خدا تعالےٰ جو قادر مطلق خدا ہے اسکی قدرت سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی انسان کو آسمان پر لیجاوے۔ سو واضح ہو کہ فی الحقیقت یہ سوال صفات الٰہیہ کے متعلق ہے کہ جسکی حقیقت نہ سمجھنے سے دنیا میں طرح طرح کی بداعتقادیاں اور برے عقیدے پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک گندے سے گندا فعل جسکو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسکا محرک ہمیشہ ایک بدعقیدہ ہوتا ہے اور یہ بدعقیدہ دراصل ایک جھوٹی صفت اللہ پر عقیدہ رکھنے کا نتیجہ ہوتا ہے سو درحقیقت سچا مذہب اور سچا عقیدہ حقیقی صفات اللہ کے سمجھنے پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ اگر صفات اللہ کے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا جاوے۔ اور اسکو اپنے لئے کلید راہ قرار دیا جاوے تو کوئی دقیق سے دقیق مسئلہ ہمارے راہ میں نہیں آسکتا جو صاف نہ ہو جاوے۔ مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں ان صفات کے نہ سمجھنے سے پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک قرآنی تعلیم صفات الٰہیہ کے متعلق ہے اور ہر ایک امر کو اس کے ماتحت لانے کی کوشش کیجاتی ہے بعض نادانوں نے تو یہاں تک غلو کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور اگر یہ نہ مانا جاوے تو یہ ایک طرح آیت مذکورہ بالا کا بطلان ہے۔ یہ سب باتیں عدم فہم کا نتیجہ ہے حقیقت حال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے صفات دو طرح قرآن کریم سے ظاہر ہوتے ہیں اول تو سو کے قریب اسماء حسنیٰ قرآن کریم نے تجویز کئے ہیں اور

ان کے علاوہ بعض سنن الٰہیہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے جن سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ کیا کرتا ہے اور پھر ساتھ ہی فرما دیا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ یعنے جو سنن الٰہیہ ہیں وہ اٹل ہیں اور ہمیشہ اسیطرح واقعہ ہونگی اور ان میں تبدیلی ناممکن ہے پھر بعض تنزیہ افعال وصفات ہیں یعنے جو امور خدا تعالےٰ کے شان کے شایاں نہیں انکو لفظ سبحان کے ساتھ قرآن نے ذکر کر دیا ہے۔ یعنے بعض امور جو خدا تعالےٰ کیطرف منسوب کئے گئے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ ان امور سے پاک ہے یعنے خدا تعالےٰ نے وہ امور پسند ہی نہیں کئے۔ یا اس کی صفات کے شایاں نہیں سو اگر ہم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے معنے اسقدر وسیع کریں گے کہ ہم خدا تعالےٰ کیطرف ہر ایک فعل منسوب کریں تو پھر ہمکو ماننا پڑیگا کہ وہ اپنی سنن میں تبدیلی بھی کریگا۔ اور ایسا ہی اور امور بھی اس سے سرزد ہونگے جنسے قرآن نے خدا تعالےٰ کی پاکی ظاہر کی ہے مثلاً قرآن میں یہ آیا ہے کہ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے مگر عذاب سے پہلے رسول بھیجتے ہیں اب کیا خدا تعالےٰ کی قدرت نہیں کہ جب چاہے کسی قوم کو عذاب بھیجکر ہلاک کر دیوے وہ ایسا کر سکتا ہے کہ وہ قادر ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ ہمارا مالک ہے ہم اسکے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ کیوں ایسا نہیں کرتا اس لئے کہ ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت یہی مقرر کی ہے کہ عذاب بھیجنے سے پہلے رسول بھیجے۔ یہ سنت اٹل ہے اسلئے جیسے کہ ہم یہہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ قادر مطلق ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے کہ بلا رسول بھیجے عذاب بھی بھیجدے لیکن اس نے ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت ایسی ہی مقرر کی ہے اور وہ اپنی سنت کے برخلاف نہیں کیا کرتا سو اس اصول پر ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک فعل پر قادر ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایسے امور

نہیں کریگا کہ جسکے متعلق اس نے اپنی ایسی سنت قائم کر دی ہے اور وہ سنت صحیح نص قرآن سے ثابت ہے اور ایسا ہی وہ افعال نہیں کریگا کہ جس سے اس نے اپنی پاکی ظاہر کر دی ہے اور ایسا ہی وہ افعال بھی نہیں کریگا جو اس کی صفات کے برخلاف ہیں ان امور کے نہ کرنے سے عدم قدرت ثابت نہیں ہوتی مثلاً اس مسئلہ زیر بحث میں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی قدرت کاملہ سے ہرگز مشکل نہیں کہ وہ انسان کو بجسد عنصری آسمان پر لیجاوے اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس امر پر قادر ہے البتہ اگر قرآن سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے بنی آدم کے لئے آسمان پر جانا پسند نہیں کیا۔ یا ایسے کرنے سے خدا تعالےٰ نے پاکی ظاہر کی ہے تو ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ باوجود قدرت کاملہ الٰہیہ کے انسان آسمان پر نہیں جا سکتا البتہ اگر قرآن کریم خاموش ہو اور اس معاملہ پر کچھ بھی نہ کہے تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسا کریگا یا اس نے کبھی ایسا کیا۔

خدا تعالےٰ نے انسان کے متعلق جو مختلف نقش اسکی زندگی اس کی ابتدا اس کی پیدائش اس کی معاد کے متعلق قرآن کریم میں کھینچے ہیں وہ قطعی ہیں اور ہر ایک انسان پر اور ہر ایک بنی آدم پر حاوی ہیں کوئی شخص یا کوئی انسان جو آدم کی اولاد میں ہے۔ وہ ان قواعد سے خالی نہیں اور ان پر ان سنن الٰہیہ کا اطلاق ہے جو قرآن کریم نے انسان اور بنی آدم کے متعلق کھینچدی ہیں۔ مثلاً بنی آدم کے متعلق قرآن کریم ایک موقعہ پر ایسا فرماتا ہے فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ یعنے اسی زمین پر بنی آدم نے زندگی بسر کرنی ہے اور اسی ہی زمین میں اس نے مرنا ہے اور اسی زمین میں سے وہ نکالا جاویگا زبان عربی میں واقف لوگ خوب جانتے ہیں کہ فیہا اور منہا کا پہلے ذکر کرنا تخصیص کر دیتا ہے یعنے ایک قسم کے ...... exclusiveness کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنے تین امور کا جو انسان کے متعلق ذکر کیا ہے ان کو زمین کے ساتھ خاص کر کے

احمدیہ بک ایجنسی

تفسیر القرآن بالقرآن

مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن لنسکٹنگ آفیسر پٹیالہ۔ اس سلسلہ کے مذاق کی ایک ہی مکمل تفسیر ہے اور غنیمت ہے جسمیں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی بیٹر احمدیوں کیلئے دیا گیا ہے — ۱۲

تفسیر سورہ جمعہ

من خطبات حکیم نورالدین صاحب — ۳/

سیرۃ حضرت مسیح موعود

مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب۔ — ۳/

جلسہ اعظم مذاہب

رپورٹ جلسہ دیان جو کہ ۱۹۰۰ء میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھکر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا۔ — ۸/

صیانۃ القرآن

منکران احادیث نبوی یعنے فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی۔ — ۴/

عسل مصفیٰ

وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص۔ حدیث اور عقلی اور نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابوالعطاء — ۲/

الفرقان

مجموعہ ازالۃ الوسواس

جس کا ریویو اخبار میں مسلسل چھپ رہا ہے قریب ایک صد صفحہ مصنفہ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ — ۴/

کتاب	کیفیت	قیمت
تحذیر المومنین	یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جن میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے پیرایہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار بڑی لطافت سے درج ہیں جنکے مطالعہ سے نور معرفت میں ایک خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے	۸/
سواء السبیل		۳/
اعلام الناس		۶/
کشف الالتباس		۱/
ایقاظ النائمین		۱/
موعظہ حسنہ		

سر الشہادتین

سورہ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے — ۱/

قول الصحیح

اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر ہدایت احمد صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام — ۱/

چٹھی مولویان

بنام حضرۃ مسیح موعود ایک نہایت لطیف تصنیف — ۱/

کتاب	کیفیت	قیمت
شہادت القرآن	یہ کتب حضرۃ مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپکی ایجاد کردہ فن کلام میں اثبات دعاوی پر تمہیدانہ بحثیں اور حقایق اور معارف اور عدوان دین کی دعوت کی گئی ہے قیمت میں بھی رعایت ہے	۴/
نور القرآن		۳/
اعجاز احمدی		۳/
سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب		۱/

طب روحانی

یسوعی معجزات کی کل اس سے ملجاتی ہے بلا دوا کے امراض کے علاج کا طریق بتلایا گیا ہے۔ ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے — ۱۲

کتاب	کیفیت	قیمت
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور کے قلم آزمائی کے نتائج ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں اور اصحاب کہف کے قصہ پر نئی روشنی ڈالی گئی ہے جسکے دیکھنے پر نئی کھلتی ہے اور نصاریٰ کا کافی صفایا ہے	۷/
السر المکتوم		۵/
رویائے صالحہ		۲/
اعجاز احمدی خرد		۱/

نوٹ۔ احمدیہ بک ایجنسی میں ہر ایک قسم کی اخلاقی اور دینی کتب برائے فروخت کمیشن پر رکھی جاتی ہیں کمیشن کا فیصلہ خط وکتابت سے ہونا چاہئے اور نمونہ کتاب کا ہمراہ آنا چاہئے۔ (مینیجر)

اور کسی جگہہ سے قطعًا انکار کر دیا ہے اگر فیہا لعدمیں آتا تو پھر یہ معنے ہو سکتے تھے کہ تم اس جگہ بھی زندگی بسر کرو گے اور کہیں اور بھی کر سکتے ہو لیکن فیہا کے تقدم نے قطعیت کا رنگ دیدیا اور اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ آدم کی اولاد اپنی کل زندگی اسی زمین اور نہ کسی اور جگہہ بسر کر کے اسی زمین میں ہی مریگی اور پھر اسی ہی زمین میں سے انکا حشر ہوگا اب یہ ایک سنت اللہ جو خدا تعالےٰ نے انسان کی زندگی انسان کی موت اور انسان کی بعث بعد الموت کے متعلق ظاہر کی ہے اور وہ قطعی ہے ہم ایمان رکھنے کو طیار ہیں کہ کسی انسان کا کوئی حصہ زندگی قدرت کاملہ کے ماتحت اس زمین سے کہیں اور جگہ بسر ہو لیکن ہم کیوں ایسا ایمان نہیں رکھتے کیونکہ یہ اُس سنت خدا تعالےٰ کے برخلاف ہے جو اس آیۃ شریفہ میں کھلے طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ اب اگر زید یا بکر یا عمر انسان ہے اور آدم کی اولاد سے ہے تو پھر وہ اس قاعدہ مذکورہ بالا کے ماتحت آکر اپنی زندگی کا کوئی حصہ اس زمین سے باہر جاکر نہیں گذار سکتا اور نہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ کچھ حصہ یہاں رہے اور کچھ حصہ آسمان پر جاکر رہے اور پھر زمین پر آکر بقیۃ زندگی گذارے اور مرے۔ کیونکہ **فیہا تحیون** نے قطعیت اور خصوصیت کیساتھ فیصلہ کر دیا کہ حیاتی کے دن ابن آدم نے اسی زمین میں اور کہیں اور نہیں ختم کرنے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جو عدم علم و معرفت کے باعث بول اٹھتا ہے کہ فلاں شخص آسمان پر ہے اور یہ قادر مطلق خدا کی قدرت کاملہ سے ہے اس نے خدا تعالےٰ کو وہ امر منسوب کیا جو خدا تعالےٰ نے کرنا پسند نہیں فرمایا۔ وہ بیشک قادر مطلق ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس کی سنت قدیمہ یہی چلی آئی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس نے انسان اور بنی آدم کو اس انداز پر بنایا ہے کہ وہ اس زمین میں رہے اور باہر نہ جاوے اس آیت بالا کے مقاصد کا تکرار قرآن کریم نے اور مواقعہ پر بھی کیا ہے اور وہ یہہ ہیں۔ **منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم**

و منہا نخرجکم تارۃ اخریٰ اس کے علاوہ قرآن کریم ایک اور موقعہ پر قطعًا اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بہ تقاضائے ربوبیت بنی آدم انسان کو اس زمین کیلئے رکھا ہے اور انسان کو زمین سے جدا کرنا اپنی منشاء اور اپنی مشیت کے خلاف بیان کیا ہے اور اس اصول کی تشریح میں خود سنت نبوی ثابت ہے۔

پندرھویں سیپارہ کا شروع سورہ بنی اسرائیل سے ہوتا ہے اور اس سورہ کا شروع معراج سے بھی ہوتا ہے اس سورہ کے نویں رکوع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ہمارے رسول پاک کے مقابل کفار نے چند امور کا مطالبہ کیا اور یہ آکر کہا۔ کہ ہم ہرگز تیرے خدا پر ایمان نہیں لاویں گے جب تک کہ تو ہمکو بعض امور کو نہ دکھلائے مثلاً یہ کہ انہوں نے چاہا کہ نبی کریم اُن کے سامنے زمین سے چشمہ نکالدے یا ایک کھجوروں اور انگوروں کا باغ لگادے۔ یا آسمان کو اُن پر گرادے یا خدا تعالےٰ کو اور اُسکے فرشتوں کو مقابل میں ان کے لے آوے یا۔ **او ترقی فی السماء** (یعنے چڑھ جا تو آسمان میں) **و لن نومن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتابًا نقرؤہ**۔ نہ صرف تیرا چڑھ جانا ہی کافی ہے بلکہ چڑھنے کے بعد تو آسمان سے ایک کتاب لیکر اُترے اور وہ ان پر پڑھی جاوے۔ یہ چند مطالبات تھے جو قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ کفار عرب نے ہمارے نبی کریم صلعم سے طلب کئے اور کہا کہ یہ نشانات ہمکو دکھلا دو تو ہم ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان مطالبات کو گنا اور پھر خود نبی کریم کو جواب سکھلایا اور وہ یہہ ہے **قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرًا رسولا** (کہدے رب میرا پاک ہے نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا۔ قرآن کریم نے اور موقعہ بھی بیان کئے ہیں جہاں معجزات اور نشانوں کا مطالبہ رسول اکرم صلعم سے کفار نے کہا۔ لیکن ان موقع پر جو جواب سکھلایا ہے۔ وہ یہ نہیں۔ وہاں صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی انبیاء سے مطالبہ معجزات کیا گیا۔ لیکن معجزات دیکھکر ان لوگوں کو فائدہ نہ ہوا۔ ایسا ہی اس موقعہ پر بھی نشان دیکھکر یہ لوگ راہ راست پر نہ آویں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مواقع اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ معجزات ایسے طلب کئے گئے ہیں جو نشانات کسی سنن اللہ کے برخلاف نہیں ہوئے یا ان کا دکھایا جانا ممکن تھا۔ لیکن چونکہ ان نشانات کے دکھلانے سے کوئی عملی فائدہ مرتب نہ ہوتا تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی جواب دیا کہ ان نشانات کے دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ بے ایمان ہی رہینگے اس لئے ہم نشان ان کو نہ دکھلاویں گے لیکن ان نشانات کے مطالبہ پر یہ فرمایا۔ کہ **سُبْحَانَ رَبِّیْ**۔ ان لوگوں کو کہدے کہ وہ جو میرا رب ہے وہ ایسے نشان دکھلانے سے پاک ہے اب قرآن کریم نے لفظ سبحان کا استعمال کیا ہے اور جو قرآن کی طرز کلام سے واقف ہیں وہ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو امر اپنے شان کے شایاں خدا تعالےٰ نہیں سمجھتا وہاں لفظ سبحان قرآن میں استعمال ہوتا ہے یہاں لفظ **رب** کا جو قرآن نے استعمال کیا ہے یہ نہیں ہے کہ قل **سبحان مالکی** یا الٰہی یا خالقی وغیرہ وغیرہ۔ قرآن نے جو لفظ رب استعمال کیا ہے اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جو امور مطالبہ شدہ ہیں اُن کو صفت ربوبیت سے خاص تعلق ہے نہ کسی اور صفت سے اور یہ ہے بھی سچ۔ کیونکہ جن جن امور کا کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ یا تو وہ خوراک وغیرہ کے متعلق تھے یا رہائش کے متعلق یا فطرت اور خلقت انسان کے متعلق۔ وہ سب ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ اور خاصکر رسول اکرم کا آسمان پر جانا اور پھر آسمان سے کتاب لیکر واپس آنا یہ رسول اکرم کے جسد عنصری کے متعلق تھا۔ کہ جسکی ربوبیت جن جن امور اور اصولوں پر خدا تعالےٰ نے کی تھی ان امور کے برخلاف تھا کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر جاسکیں مثلاً خدا ایک انسان کا بھی رب ہے اور ایسا ہی ایک عقاب کا بھی رب ہے جن جن خوراکوں اور ہواؤں اور پانیوں وغیرہ سے خدا تعالےٰ نے ایک عقاب کی ربوبیت کی ہے اسکے

نوٹ۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر **عبد الرحمن** قادیان آئیں ؛

حیرت کی حیرانی

یہ ہے حیرت صاحب کی زبان درازی جس پر اس ناخدا ترس انسان نے بہت زور دیا ہے اب اس کے جواب میں حیرت صاحب ذرا اس ترجمہ کو جسے تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو کھولکر سامنے رکھلو۔ اور جو حوالہ جات میں دیتا ہوں ان کو یکے بعد دیگرے دیکھتے جاؤ۔ صرف ترجمہ کا حوالہ دینے سے تاویلوں کی بہت کچھ گنجائش باقی رہجاتی اس لئے میں نے حاشیہ کے حوالہ دئیے ہیں اور حاشیہ قرآن کی بابت آپکا یہ بیان ہے "ترجمہ کے ساتھ علیحدہ حاشیہ پر کلام پاک کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ تفسیر کیجاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیاب کیا۔ اور ایسی تفسیر بالحیثیت لطیف باعتبار آجتک اسلامی دنیا میں نہیں لکھی گئی تفسیر بالحدیث کے متعلق جہانتک ہوسکا کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے" محض آپکے اس دعوے کی وجہ سے مفصلہ ذیل حوالجات حاشیہ قرآن سے دئے جاتے ہیں۔

(۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران صفحہ ۷۳۔ چونکہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا تھا ستر آدمی شہید بھی ہوئے تھے۔ اسلئے حق جلشانہٗ ان کی تسکین کی غرض سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تم سے پہلے اور امتیں بھی گذر چکی ہیں یعنے انبیاء علیہ السلام کے متبعین کو اسی قسم کی مصیبتیں پہلے بھی آچکی ہیں مگر آخیر نتیجہ یہی ہوا کہ منکروں کو شکست ہوئی۔ اور مومنوں کو فتح پھر فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کچھ اس نقصان کا خیال نہ کرو اگر تم ایمان پر قائم رہوگے۔ تو ہم تمہیں کو غالب رکھیں گے اور پھر وہ کافر بھی تو بچکر صحیح وسالم نہیں گئے۔ ان کا بھی تو نقصان ہوا وہ بھی تو مارے گئے اب فرماتا ہے کہ کبھی کبھی کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا دینے میں ہماری چند مصالح ہیں (۱) کچے اور سچے مسلمانوں کا امتیاز ہو جاوے (۲) بعض مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملجاوے (۳) اللہ مسلمانوں کو صاف کردے۔ یعنے اگر ان سے گناہ ہوگئے ہوں تو ان کو معاف فرماوے (۴) انبیا کے دشمنوں کو مٹاوے۔ اس لئے کہ خدا کے دوستوں کا جس جگہہ خون گرا ایک عجب رنگ ہوا وہاں کے آدمی کیا زمین تک برباد کردی جاتی ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل کو انبیاء علیہ السلام کے قتل کرنیکا کیا نتیجہ ملا۔ آنحضرت علیہ السلام کی شہادت نے کفار مکہ پر کیسا غضب ڈھایا۔

نوٹ۔ حیرت صاحب نے اس جگہہ عذاب کی جگہ غضب کا اقرار کیا ہے

(۲) پارہ ۱۰ سورہ انفال صفحہ ۲۰۱۔ کداب آل فرعون۔ کفار بدر کی شکست اور ان کے عذاب دنیوی اور اخروی کے بیان فرمانے کے بعد حق جلشانہٗ نے فرعون کی قوم کا ذکر اسلئے فرمایا۔ کہ ہماری یہ عادت ہمیشہ سے ہے جس قوم کے پاس ہم نے نبی بھیجا اور انہوں نے اس نبی کی پیروی سے انحراف کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ انہیں ہم نے ایسے ہی عذابوں میں مبتلا کیا۔

(۳)۔ پارہ ۱۲ سورہ ہود صفحہ ۲۳۴ **ولئن اخرنا** کافر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے اور اور آپ انہیں عذاب الہی سے ڈراتے تو وہ نہایت بیباکی سے کہدیتے تھے وہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسے کون چیز مانع ہے ان کے جواب میں حق سبحانہٗ فرماتا ہے۔ جسدن عذاب آجاویگا پھر یہ اس سے بچ نہ سکینگے۔ اور ان کے تمسخر پن کی سزا ان کو ملجائیگی جس عذاب کے آنیکا اس آیت میں ذکر ہے بعض مفسرین نے اس سے اخروی عذاب مراد لیا ہے۔ اور بعض نے دنیوی عذاب یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کا قتل ہو جانا جس کا ظہور بوجہ احسن بدر میں ہوا

(۴) صفحہ ۲۵۶۔ آیت **فاستقم**۔ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو استقامت کا حکم فرمایا۔ انبیاء سابقین کا ذکر کرکے یہ حکم نہایت حلمت کے ساتھ دیا۔ کہ دیکھو جو نتیجہ ان لوگوں نے استقامت کا پایا۔ وہی تمکو بھی ملیگا۔ اور الحمد للہ کفار پر عذاب الہی نازل ہوا یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے جہنم کو پہونچ گئے اور کچھ جلا وطن کر دئے گئے۔

(۵) پارہ ۱۴ سورہ نحل ۲۹۵ صفحہ۔ **الذین تتوفہم**۔ جس طرح اگلے کافر سرکشی اور نافرمانی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب ہوا۔ اسی طرح تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ مگر وہ کب سنتے تھے باالآخر انہیں بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا۔

(۶) پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ صفحہ ۱۵۳۔ آیت **افلم یہدیہم**۔ اس آیت کے متعلق حاشیہ کے علاوہ ترجمہ میں جو اپنی طرف سے خطوحدانی میں لفظ عذاب لکھا ہے وہ قابل غور ہے تم نے حیرت یہ ترجمہ کیا ہے "اور اگر تمہارے پروردگار سے وعدہ نہ ہوچکا ہوتا اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہوتا تو بیشک ان لوگوں پر اسیوقت عذاب) لازم آتا۔

(۷) پارہ ۲۳۔ والصّٰفّٰت صفحہ ۴۹۶۔ **وان کانوا**۔ اپنے نبی کو تسکین دی اور کفار نابکار کو تہدید فرمائی کہ یہ کافر اپنے نبی کی مخالفت کر کے کچھ بھی نہیں کرسکے "ہمارا وعدہ ازل میں سابق ہوچکا ہے کہ کفار کے جنگ میں ہمارے نبی ہی کو غلبہ رہیگا۔ اور یہ کافر عذاب کی جلدی کیوں کرتے ہیں جب عذاب ان پر اتریگا۔ تو پھر ان کے لئے خیریت ہوگی

(۸) پارہ ۲۴۔ الزمر صفحہ ۵۰۷۔ **قل یٰقوم** یہ ایک بہت خوفناک تنبیہہ اور آیندہ آنیوالی مصیبت کی تہدید ہے۔ کہ اے کافرو تمہارا جو جی چاہے کئے جاؤ۔ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائیگا کہ عذاب جاودانی کس پر نازل ہوتا ہے یعنے بہت جلد تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا مگر وہ بدبخت اسپر بھی نہ چونکے اور بمقتضائے وعید الٰہی وہ قہر الٰہی میں آگئے۔ دنیا ہی میں جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوئی وہ کیا کم ہے اور آخرت کا عذاب مزید برآں۔

(۹) پارہ ۲۷ سورہ القمر صفحہ ۵۸۲۔ آیت **النار کم سیہزم الجمع** سے دنیوی عذاب کی طرف اشارہ کیا کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے تم کو شکست ہوگی تمہاری جماعت بھاگ جائیگی چنانچہ یہ پیشین گوئی بحمد اللہ باحسن وجوہ ظاہر ہوئی۔ اور جنگ بدر میں باوجود اپنی کثرت وقوت چند ضعیف وناتوان مسلمانوں کے مقابلہ سے لیا ہو۔ بڑے بڑے سرداران کے

مارے گئے۔ خوب قتل و غارت ہوئے۔ کیا ان پیشگوئیوں کا
صادق ہونا معجزہ نہیں

نوٹ۔ بس جی معلوم شد۔ حال شما باشندگی۔ یہ شکر کرو کہ مسلمان
کے گھر پیدا ہوگئے۔ ورنہ ان پیشگوئیوں پر نکتہ چینیاں کرنے
میں ابو جہل کے بھی کان کترتے۔ اور چونکہ بقول خود عالی دماغی
تمام جہان کی تمہارے ہی دماغ میں سما کر ختم ہوگئی ہے منہ سے
انکار انکار ایسی ایسی کہتے۔ کہ کسی عیسائی اور آریہ کے باپ کو بھی نہ
سوجھتی۔ تمہاری اس طبیعت کا نمونہ ہم نے ۲۳ نومبر کے
پرچہ سے دیکھ لیا ہے۔ جہاں حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر
تم نے نکتہ چینیاں کی ہیں اسلئے اس بارے میں پوری بحث
پڑھنے کے واسطے ہمارے رسالہ کے حصہ دوم کا تھوڑے عرصہ
انتظار کرو۔

(۱۰) پارہ ۲۱۔ سورہ عنکبوت صفحہ ۴۲۲۔ آیت ولیستعجلونک
بالعذاب منجملہ دیگر بیہودہ گوئیوں کے مشرکین اسلام کی ایک
یہ بیہودہ گوئی بھی تھی کہ وہ بطور تحقیر یا بطور مضحکہ یہ کہا کرتے تھے
کہ حضرت آپ عذاب عذاب کا بڑا سبق پڑھتے ہیں ذرا دکھا بھی تو
دیجئے کہ عذاب کیونکر نازل ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہوتا
ہے کہ جو قوانین قدرت مقرر ہو چکے ہیں وہ اپنے مقررشدہ وقت پر
واقع ہوں گے۔ ذرا ٹھہرے رہو نیچے دم تو دیکھو۔ عذاب آئیگا اور دفعۃً آئیگا
گھبراتے کیوں ہو اگر نیست و نابود نہ ہو جاؤ۔ تو ہمارا ذمہ۔ چنانچہ کلام
الٰہی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور تمام عرب کی سرزمین
سے ان کا بیج مارا گیا۔

تلک عشرۃ کاملۃ

اب میاں حیرت سنو قبل اسکے کہ میں مزید۔ ریمارکس کروں تمہارے
اس مضمون کے وہ الفاظ دوبارہ لکھتا ہوں جنکے ذریعہ سے تم نے
حضرت اقدس کو گالیاں دی ہیں اور وہ مفصلہ ذیل ہیں "مرزا صاحب
ایسا ہذیان بارہا بک چکے ہیں۔ مگر حال میں انہوں نے سیالکوٹ
میں پھر وہی ہذیان بکا ہے۔ ان الفاظ سے تمام مسلمانوں ہی کی سخت
اور درشت الفاظ میں توہین نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ فخر دو جہان
حضور انور سرور دو عالم کی بھی بے ادبی کی گئی ہے جس کے پڑھنے
سے ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ اور وہ آٹھ آٹھ آنسو روئیگا
کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمان ہو کے امت مرحومہ اور
نبی معصوم کی خدمت میں ایسی بے ادبی کرتے ہیں اور پھر نجات کے
امیدوار رہتے ہیں۔ ان واہیات اور خرافات باتوں کی بنا۔ مرزا
غلام احمد صاحب نے اپنی جان پر وہ ظلم آگ چل کھڑا کیا کہ جسکی کوئی انتہا نہیں
ایسے شخص کی نہ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور نہ ایسا شخص نجات پا سکتا ہے یقیناً اب ہم صاف الفاظ میں
کہتے ہیں کہ مرزا صاحب سنت اللہ اور اسلام اور حضور انور کے صریح اور تلخ تر دشمنوں میں ہیں اور انکا
دشمن ہونا ایسا بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس شخص کی دشمنی کا ثبوت ہم پیش آپکا
کرتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنے کیلئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ
میں سے بعض آدمی طاعون سے کیوں فوت ہوئے ہیں ہم نے بارہا اس اعتراض کا جواب دیا کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع
ہوا ہے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں کفار پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا حالانکہ وہ آپکے دشمنوں پر تھا
لیکن کیا کہہ سکتا ہے کہ صحابہ میں سے بعض شہید نہیں ہوئے ہیں یہ سچ ہے کہ اس سلسلہ میں بھی بعض لوگ
طاعون سے شہید ہوئے ہیں مگر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ طاعون کے ذریعہ سے
ہمارا نقصان ہوا ہے یا دوسروں کا" ...... باقی آئندہ

کان عرشہ علی الماء

یہ ایک آیۃ شریف قرآن مجید کی ہے جو کہ سورہ ہود کے رکوع اول میں درس
قرآن میں درج البدر ہو چکی ہے اسکی نسبت منشی محمد حسین صاحب مسافر
لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ اسے کھول کر بیان کیا جاوے درس قرآن کے حصہ میں
اس کا بہت مختصر بیان ہے جس سے پوری تسلی نہیں ہوئی۔

سو واضح ہو کہ اس آیۃ شریف میں صرف لفظ عرش اور لفظ ماء ہے
کہ جس کی نسبت طبائع میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں اور بڑی وجہ میرے
خیال میں ان شکوک کی اصل میں عرش کی حقیقت اور کیفیت سے ناواقفیت ہے
اور اگرچہ اسپر مختلف تصانیف میں بسیط بحث ہو چکی ہے لیکن تاہم افادہ
ناظرین کیلئے اُسے تکراراً درج کر دیا جاتا ہے۔

رموز اور اسرار الٰہی سے ناآشنا لوگوں نے عرش کے معنے تخت کے
کئے ہیں۔ اور جب خداتعالیٰ قرآن شریف میں اپنی ذات پاک کی نسبت
ثم استوی علی العرش فرماتا ہے تو وہ اس کے یہ معنے سمجھتے ہیں
کہ جیسے کوئی بادشاہ اپنے مادی دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر آرام اور
استراحت کی غرض سے اپنے تخت پر جا بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی خدا بھی
تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اسطرح سے اُن کے ذہن عرش کو اور خداتعالیٰ
کی ذات پاک کی نسبت تجسم کو روا رکھتے ہیں جو کہ ظلم عظیم ہے ناداں آریہ جنکو
الٰہیات اور روحانیات سے کسی قسم کا مس نہیں اور ان کی نظر کلام کی
باریک در باریک دقائق اور معارف تک پہونچنے سے قاصر ہے انہوں نے
بھی اس لفظ کے مفہوم میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اسی بناء پر اعتراضات
کئے ہیں لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ باوجود اپنے اس ادعا کے کہ ہر ایک
سچ بات کو وہ قبول کرینگے جب اس کی حقیقت کو کھول کھول کر واضح
طور پر بیان کیا گیا۔ تو ان میں سے ایک نے بھی اُسے تسلیم نہ کیا۔ اور بجائے
حق کے قبول کرنے کے انہوں نے اپنا تیم یہ قرار دیا ہے کہ صرف اعتراض
ہی کی بار بار تکرار کیجاوے۔ حالانکہ انصاف کا یہ تقاضا تھا کہ
جب عرش پر اول اعتراض کیا تھا۔ تو جو اس کا جواب اور حقیقت
بتلائی گئی تھی اس میں کسی قسم کا سقم بتلایا جاتا۔ اور یہ ثابت کیا جاتا
کہ عرش کے اس مفہوم میں مجیب نے فلاں فلاں امر کو تو ثابت کر دیا ہے
اور فلاں امر قابل ثبوت ہے۔ مگر یہ تو وہ کرے جسے حق اور راستی
سے پیار ہو۔ جن کا شیوہ ہی عیب چینی اور ہنر کو بھی عیب قرار دینا ہے
ان کو اس نیک اصول کی پابندی سے کیا فائدہ۔

بہرحال اس آیت کریمہ میں ایک تو اصل عرش پر بحث ہے پھر
ماء کی بحث ہے جس کے معنے رقیق سیال مادہ کے ہیں جس میں
ہمیں دکھانا پڑیگا کہ یہ کرۂ زمین اپنی موجودہ شکل سے پہلے ایک
رقیق سیال مادہ تھا۔ اور خدا کی تجلی اس پر جلوہ گری کر رہی تھی۔ علاوہ
اس بحث کے اسمیں ایک اور روحانی لطیفہ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف
کا تعلق جسم کی نسبت روح سے زیادہ ہے۔ جیسے انشاء اللہ
آئندہ نمبروں میں اسی ترتیب سے بیان کریں گے۔ کہ
روحانی معنے میں **کان عرشہ علی الماء**
سے کیا مراد ہے ۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمن کا تقرر منشی محمد عبدالعزیز صاحب دہلی سے اطلاع دیتے ہیں
کہ اب وہاں باقاعدہ طور پر انجمن قائم ہوئی ہے منشی محمد اسمٰعیل صاحب ایڈیٹر
رسالہ المتصور و مصنف شہادۃ آسمانی وغیرہ سیکرٹری اور میر قاسم علی صاحب
خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر جمعہ نہیں ہوتا تھا مگر اب باقاعدہ طور پر
میر صاحب موصوف کے مکان پر ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے آخری آیتوار کو ایک خاص
میٹنگ ہوا کریگی۔ تاکہ جو لوگ جمعہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اسمیں شامل
ہو جایا کریں۔ اور یہ اول موقعہ تھا۔ کہ عید کی نمازیں احمدی جماعت دہلی نے
الگ ادا کیں۔ عید الفطر میں صرف ۳ اصحاب شامل تھے مگر عید الضحیٰ میں
پندرہ نمازی تھے۔ نماز کے بعد چندہ مختلف مدوں کا جمع کیا گیا۔ منشی
صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ احمدی احباب کو چاہئے۔ کہ
وہ انجمن احمدیہ دہلی کے قیام اور اسمیں برکت کیلئے دعا فرماویں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے بلاد اور امصار میں بھی جہاں اس قسم کی
باقاعدہ انجمن قائم نہیں ہے ہمارے جوشیلے بھائی اسی قسم کی انجمنیں
باقاعدہ مقرر کرکے قومی وحدت اور اتفاق کا ثبوت دینگے انجمنوں کے
مشترکہ مشوروں اور چندوں سے سلسلہ کو بہت امداد ملتی ہے مجھے اس
امر کی کمال خوشی ہوتی ہے کہ منشی اور مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھ کی
تحریک اب عملی رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔

قادیان آنیوالوں کی سہولت اکثر احباب جو کہ قادیان آتے اور بعض اوقات
اہل و عیال بھی ہمراہ لاتے ہیں انکو یہاں مکان
کی تکلیف ہوتی ہے ایسے احباب کی سہولیت کا اسطرح سے انتظام ہوگیا ہے
کہ ابو سعید عرب صاحب رنگونی ثم قادیانی نے ایسے اصحاب کے لئے
ایک حویلی کے کرایہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو صاحب
اپنی راحت اور آرام کو مدنظر رکھکر کوئی ساکنی مکان چند روزہ رہائش کیلئے
قادیان میں چاہیں وہ عرب صاحب موصوف سے خط و کتابت
کریں مکان عمدہ ڈھائی منزل پختہ عمارت اور وسیع ہے۔

معائنہ مدرسہ ۱۸ فروری ۱۹۰۵ء کو عالیجناب رائے آنند کشور صاحب
انسپکٹر مدارس حلقہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا
معائنہ فرمایا۔

وفات۔ محبی منشی نواب الدین نائب شرف سرالوالی کی
ہمشیرہ جو کہ احمدی جماعت میں داخل تھیں ۱۵ ماہ فروری ۱۹۰۵ء
کو انتقال فرما گئی ہیں۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے
ہیں کہ جملہ احباب احمدیہ نماز جنازہ ادا فرما کر مرحومہ کے حق میں
دعائے مغفرت چاہیں **انا للہ وانا الیہ راجعون**

اور محمد اللہ داد خاں صاحب موضع ملکوالہ تحصیل
اجنالہ ضلع امرتسر لکھتے ہیں کہ حکیم غلام علی صاحب عالم فاضل و
حکیم حاذق احمدی مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء بروز یکشنبہ اس دار فانی سے
انتقال فرما گئے ہیں لہذا بخدمت جمیع احباب سلسلہ عالیہ درخواست کرتے
ہیں۔ کہ حکیم صاحب موصوف کا نماز جنازہ ادا فرما کر مرحوم کیلئے دعائے
مغفرت چاہیں۔ اور ان کے پسماندگان کے حق میں بھی دعائے خیر کریں۔

(۴۶) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ پ۱۸ - ع۶

اے میرے رب میں پناہ ہوں مانگتا
نیکیوں پر دل میرا مائل رہے
ہاں حفاظت میں مجھے لے لے نہ تو
یہ نہ ڈالیں خلل میں آکر بگاڑ

مجھکو شیطانی وساوس سے بچا
اور بدی سے نفرت کامل رہے
اور شیطانوں کو رکھ اس دل سے دور
اور نہ نخلِ اتقا کو دیں اکھاڑ

(۴۷) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ پ۱۸ ع

ربنا ایمان دل سے لائے ہیں
بخشدے رحمت سے اپنے سب قصور
تو ہے بہتر رحم کرنیوالوں کا

طالب غفران ہوکر آئے ہیں
اور رحمانی صفت کا کر ظہور
ہاں مداوا ہم سی خستہ حالوں کا

(۴۸) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پ۱۸ - ع -

رحم کر اور بخشدے اے میری رب
مغفرت تیری کے ہیں طالب تمام

تیری رحمت کے ہیں حاجتمند سب
رحم کرنیوالا ہے تو لا کلام

(۴۹) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۝ پ۱۹ - ع۳ -

ربنا ہم کو دکھا راہِ صواب
جو گناہ ہم سے ہوا ہے بخشدے
اس جہاں میں بھی جہنم میں کبھی

تا نہ ہوئے پاسے دوزخ کا عذاب
اور دوزخ کو ہٹائے رکھ پرے
رکھ مجھے محفوظ دائم اس سے بھی

(۳۲) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ
تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ
اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ
وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ پ۱۳ ع۱۸ ابراہیم

ربنا اس شہر کو مامن بنا
اور مجھکو نیز میری نسل کو
وہ پرستش سے بتوں کی ہو نفور
بت نہ یہ جو ظاہراً ہیں دیکھتے
خواہشوں کے یا کسی تعظیم کے
سب سے تو ان کو بچا پروردگار
اور جو کرتا ہے میری پیروی
لیک جو مجھ سے کنارہ کش ہوا
ہاں مگر رحمت سے تیری ہے رجا
ربنا تو خوب ہے یہ جانتا

ہر طرح کے شر سے اسکو بچا
فضل سے اپنے کر ایسا نیک خو
بندگی میں تیری حاصل ہو سرور
بلکہ وہ بھی دل کے اندر جو بنے
الغرض جن سے کہ مشرک ہوں تیرے
تیری بخشش کے ہیں سب امیدوار
میرے دعدہ میں ہیں شامل بس وہی
وہ ہلاکت کے جہنم میں پڑا
بخش دیگا اسکو بھی تو برملا
ہیں بنے کچھہ اولاد اپنی دی بسا

ایسے وادی میں جہاں کھیتی نہیں | اور نظر سبزی کہیں آتی نہیں
ہاں مگر دل میں مرے ہے یہ یقیں | ربنا نصرت تری ہوگی قریں
تیرے گھر کے پاس آ بیٹھا ہوں میں | ہمرہ اولاد یاں بستا ہوں میں
ربنا تیری نمازیں ہم پڑھیں | اور مدارج میں رفیق اپنے بڑھیں
ہاں دلوں کو کر دے مائل اس طرف | وہ رکھیں اس کعبہ کی جانب شغف
ذکر سے داغ گنہ دھوتے رہیں | جمع انساں اس جگہ ہوتے رہیں
وہ ترے مرسل کا آ دیکھیں مقام | اور اٹھائیں فائدے یاں خاص و عام
ماسوا اسکے وہ لے آئیں ثمر | اور یہ بیٹھے بٹھائے کھائیں گھر
ربنا واقف ہے تو ہر راز سے | جو چھپائے ہم نے جو ظاہر کئے
خالق ارض و سما پر کوئی چیز | چھپ نہیں سکتی یہ ہی سب کو تمیز
پس میری ساری مرادیں پوری کر | تجھکو کل حالت کی ہے سب کچھ خبر
شکر حق جس نے کئے مجھکو عطا | اس بڑھاپے میں دو بیٹے باحیا
بیٹے جن پر ناز کل خلقت کرے | یعنے اسمٰعیل اور اسحٰق سے
ان میں برکت دے الٰہی بے شمار | ان سے پیدا ہوں رسول کامگار
اس میں کیا شک ہے میرا پروردگار | سنتا ہے ساری دعائیں بار بار
جو مناسب ہو وہ کرتا ہے قبول | مطلب ہر اہل حاجت ہو فضول
اے میرے رب مجھکو ایسا تو بنا | میں ہوں پابند نماز باصفا
اور میری اولاد بھی کل ایسی ہو | وہ نمازیں بس تیری ہی پڑھتی ہو
ربنا یہ سب دعائیں کر قبول | اور مرے مطلب ہوں سارے ہی حصول
ربنا اپنی حفاظت میں مجھے | اور سب ایمانداروں کو تو لے
خاص کر والد کو میرے اے کریم | بخش دیجے مغفرت تیری عظیم

وہ بروز حشر سارے شاد ہوں
جنت الفردوس میں آباد ہوں

تو وہ رب ہے جو ہے دیتا بے طلب | مستعان کشتۂ طعن و تعب

(۴۳) رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۞ پ - ع -

اے میرے رب تو میری امداد کر | اور ان کفار کو برباد کر
یہ میری تکذیب کرتے ہیں تمام | اور ایذا دیتے ہیں ہر صبح و شام
ظلم کا ان کو چکھا دے اب مزا | اور نصرت میری کر بے انتہا

(۴۴) رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۞ پ ع

اے میرے رب تو ہی ہے پروردگار | میں تیرے در پر گرا زار و نزار
ہم جہاں اتریں مبارک ہو مقام | ہر طرح کی نعمتیں مل جائیں عام
ساحل مقصد پہ کشتی جا لگے | اور برکت کی زمیں پر آ لگے
ربنا تیرے کرم کا ہے یقین | ذات ہے تیری ہی خیر المنزلین

(۴۵) رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ۞ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۞ - پ - ع -

اے میرے رب ظالموں سے دے نجات | ان میں شامل کر نہ والی ہو نہ بات
میں رہوں محفوظ جب آئے عذاب | میری حالت ہو نہ عالم میں خراب
التماس حفظ و نصرت کرتا ہوں | تا تیرے قہر و غضب سے میں بچوں

کافروں پر تیرا نازل ہو عذاب
مومنوں پر فضل رکھنا بے حساب

رحم فرما میرے حالِ زار پر
میں کہاں جاؤں تیرا در چھوڑ کر
رحم کرنیوالا ہے تُو بے حساب
اں ہٹالے مجھ سے یہ اپنا عذاب
میرے جسم و روح میں ہیں جو فساد
دور کردے فضل سے ہو جاؤں شاد

(٤٠) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پ ۔ ع

ماسوا تیرے نہیں کوئی اِلٰہ
اے میرے رب جس سے مانگوں میں پناہ
پاک ہے ہر نقص سے تو ذوالجلال
ظلمتِ غم سے مجھے جلدی نکال
ظلم کر بیٹھا ہوں اپنی جان پر
اے میرے مولا تو مجھپر رحم کر
خوابِ غفلت سے مجھے دیدے نجات
مومنوں کی مجھ میں پیدا کر صفات

(٤١) رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ پ ۔ ع

اے میرے رب قادرِ مطلق خدا
اک سعادتمند بیٹا کر عطا
میں اکیلا ہی نہ چھوڑا جاؤں یاں
بلکہ قدرت ہو تیری مجھپر عیاں
ہاں مجھے ملجائے میرا جانشیں
گرچہ بیشک تو ہے خیر الوارثیں

(٤٢) رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ

(پ ١٧ سورہ انبیاء)

اے میرے رب تو ہو واحد لاشریک
فیصلہ ہم لوگوں میں کر دے یا ٹھیک
ٹکڑے ٹکڑے کر دے باطل کا صنم
تا نہ کرنے پائیں اعدا کچھ ستم
اور اپنے حق کو غلبہ بخش دے
تا قیامت وہ یونہی بڑھتا رہے
ربنا دشمن سے جو ہے اختلاف
فیصلہ کر دے تو اس میں صاف صاف

(٤٣) ۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝ پ١٥ ۔ ع٢ ۔

ربنا جو ہیں ہمارے والدین
دین و دُنیا میں انہیں حاصل ہو چین
وہ تری ظلِ ربوبیت میں ہوں
اور ہمیشہ سایۂ رحمت میں ہوں
جیسے بچپن میں مجھے پالا کئے
ایسا ہی تو بھی انہیں رحمت میں لے
ہر پریشانی سے وہ محفوظ ہوں
اپنے بچوں سے سدا محفوظ ہوں
اپنا گلشن دیکھکر ہوں باغ باغ
وہ نہ ہجرت کا کسی کے کھائیں داغ

(٤٤) رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ پ١٥ ۔ ع٨ ۔

ربنا اُس جا پہ داخل کر ضرور
ہر طرح سے جو کہ ہو دار السرور
اور مجھکو ان مصائب سے نکال
اور اک آرام کے موضع میں ڈال
یعنے مجھکو تو عطا کر وہ مقام
جس میں دُکھ پہنچا نہ سکتے ہوں عوام
اور اطمینان قلبی ہو عطا
ذکر میں تیرے رہے ملتا مزا
دین حق پھیلے بعز و احترام
اور دشمن نیچا دیکھیں بے مرام
غلبہ اعدا پر تیری سرکار سے
اے خدائے پاک ملجائے مجھے
ہر طرف ڈنکا بجے اسلام کا
دین ہو جائے یہ خاص و عام کا

(٤٥) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ پ١٥ ع (سورہ کہف)

ربنا رحمت تری ہو ہمقریں
جس کا ہم بندوں کو ہے ہر دم یقیں
اور اسباب ایسے حاصل ہوں ہمیں
کامیابی کے سبھی رستے کھلیں

جو ادا کر چکے ہیں اس مقام — وہ تیری رحمت سے ہو جائیں تمام
ہر جگہ ہوں الغرض ہم کامیاب — رشد دکھلائے ہمیں راہِ صواب

(۳۶) رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ پ۱۶ سورۂ مریم

ہڈیاں اے رب میری کمزور ہیں — اب جوانی کے کہاں وہ شور ہیں
ہے بڑھاپا سر پہ میرے آگیا — جو مثالِ شعلہ سر پہ چھا گیا
اور میں نے جب کبھی ہے کی دعا — تیرے در سے نہیں خالی پھرا
بلکہ تو سنتا رہا ہے التجا — میں نے جو مانگا وہی تو نے دیا
اب مری اک عرض ہے گر ہو قبول — دل میں جتنے ہیں مقاصد ہوں حصول
ڈرتا ہوں میں اپنے کل اخلاف سے — ہے محافظ دین کا کون ان میں سے
کوئی بھی یا رب نہیں آتا نظر — اور بیوی بانجھ ہے میری ادھر
اب کروں کیا تو ہی کر اپنا کرم — ہو عطا بیٹا رشید و محترم
جو مرا وارث ہو اور یعقوب کا — دین کی خدمت ہو کام جس کا سدا
اپنی مرضی کا غلام اس کو بنا — لوگوں کو اس کی اطاعت میں لگا
جذب کامل رکھتا ہو وہ نیک خو — اور مقبولِ نظر دنیا میں ہو

(۳۷) رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ۝ هَارُونَ أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ

كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ پ۱۶ ع۲ طٰہٰ

اے میرے رب انشراحِ صدر کر — اور ہلالِ دین کو تو بدر کر
کھول دے سینہ مرا تو سربسر — اس میں بھر دے گنجِ عرفاں کے گہر
مشکلیں آسان ہو جاویں تمام — اور پورے ہوں کئے میں نے جو کام
اور زباں کا میری عقدہ کھول دے — پر فصاحت سے محامد بول دے
ہو زباں میں میری کچھ ایسا اثر — سنتے ہی سب مان جائیں بے خطر
اور جو کچھ میں کہوں سمجھیں اُسے — مطلع ہوں دین کی ہر بات سے
اک بنا دے ساتھی مجھکو اہل سے — جو بچائے خلق کو ہر جہل سے
کر شریک اس کو میرے اس کام میں — برکتیں پھیلیں تیرے اسلام میں
ہم بیاں کرتے رہیں تقدیس کا — اور مٹا دیں نام ہر ابلیس کا
ذکر تیرا ہر جگہ کرتے رہیں — اپنا نگراں تجھکو ہر دم جان لیں
حاضر و ناظر تجھے کر لیں یقیں — پھر گناہ تو ہم سے ہو سکتے نہیں

(۳۸) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ پ۱۶ ع۵ سورۂ طٰہٰ

اے میرے رب علم کر مجھکو نصیب — دن بدن اس سے بنا اپنا حبیب
علم اپنی معرفت کا کر عطا — اس کو اپنے فضل سے ہر دم بڑھا
ہر طرح کا علم ہو حاصل مجھے — دین و دنیا میں مجھے درجہ ملے

(۳۹) إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ پ۱۷ ع۶ انبیا

اے میرے رب مجھکو جو کچھ ہی ضرر — اس کو اپنے فضل سے تو دور کر

بزم احمدی

احمدی خاتون۔ مسماۃ جن کے اخبار کی قیمت عالیجناب قاضی اظہر حسین صاحب تحصیلدار نے اپنی جیب سے ادا کرنی چاہی ہے ان کے اس نیکی کے بدلہ میں تحریر کرتی ہیں۔ کہ خداتعالیٰ قاضی صاحب کو ترقی ایمان دیوے اور عاقبت بخیر کرے اس سے پیشتر وہ نصف قیمت اخبار کی ادا کر چکی تھیں وہ کارخانہ کی طرف سے ان کو واپس کیجاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ حضرۃ اقدس کی زیارت کے لئے قادیان آنا چاہتی ہیں۔

کیا عمدہ ہو۔ کہ اگر ہمارے ذی استطاعت احباب اپنی غریب احمدی بہنوں کو زادراہ دیکر امام الزمان سے ملاقات کرا دیا کریں۔

مرزا امتیاز بیگ صاحب رئیس کلانور تحریر فرماتے ہیں کہ کرشن اوتار کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے۔ گذارش ہے کہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے اب کتاب کشف الاسرار کو قریبًا ختم کر لیا ہے۔ اور مولانا صاحب کا قلم جس قسم کا زبردست ہے اسے ہر ایک جانتا ہے اور وہ کتاب شائع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگی میں بذات خود بھی اس کے متعلق میٹیریل جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

نامہ نگار اصحاب کو اس میں شک نہیں کہ یہ ضرور جوش ہوتا ہے کہ ان کا مضمون بہت جلدی شائع ہو جاوے۔ لیکن کارخانہ اسکا پابند ہرگز نہیں ہو سکتا مضمون جس ترتیب سے آتے ہیں۔ وہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ اور بعض ضرورت بھی دیکھی جاتی ہے اور کارخانہ اس امر کا پابند ہرگز نہیں ہے کہ ہر ایک مراسلہ فورًا شائع کر دے۔ مگر ہمارے احباب جو للہ قلم اٹھاتے ہیں وہ تو عند اللہ اجر کے مستحق ہو جاتے ہیں پھر تاخیر و تعجیل کی شکایت مناسب نہیں [illegible] حال انسپکٹر پولیس تحریر کرتے ہیں۔ کہ احمدی احباب کو قرضہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کیجاوے۔ ہماری رائے میں انکا یہ سوال بہت قبل از وقت ہے۔ ابھی قوم کی حالت اسکی متحمل نہیں اور نہ وہ اسباب موجود ہیں۔ ہاں وقت تو چاہتا ہے۔ کہ واقرضوا اللّٰہ قرضًا حسنًا۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللّٰہ جہاں تک ہو سکے ضروریات میں دل کھولکر روپیہ صرف کریں۔ خدا ہر ایک کے اخلاص کے لحاظ سے پورا اجر دیگا۔

مضامین کے جواب میں بھی حتی الوسع ترتیب مدنظر رکھی جاتی ہے

قیمت اخبار۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے جس اخبار کی قیمت ادا کی تھی وہ ڈنگہ میں ایک صاحب کے نام جاری ہو چکا ہے اور فضل محمد صاحب کی طرف سے چونکہ ابھی قیمت کا انتظار ہے۔ اس لئے اُس کے وصول ہونے پر کسی اور صاحب کی درخواست پر توجہ کی جاویگی۔

مذہبی اور قومی تعصب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعصب ایک بری صفت ہے اور یہ انسان میں ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شے ہے جو کہ انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ اور خدا کی مخلوق ہے۔ اور خدا نے ہر ایک شے کو حق اور حکمت سے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا اسکا انسان میں ہونا حکمت سے خالی نہیں ہے ہر ایک شے کا بے محل استعمال اسے مذموم بنا دیتا ہے ایسا ہی اگر تعصب کو بھی بے محل استعمال کیا جاوے تو یہ مذموم ہے لیکن اگر محل پر استعمال ہو تو قوم کے عروج اور اقبال کا باعث بھی یہی ہوتا ہے۔

اسوقت مذہبی اور قومی تعصب جوشوں پر ہے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو تعصب برتا جا رہا ہے اُس میں صرف دوسرے مذاہب کے لوگ ہی داخل نہیں بلکہ دنیادار بھی داخل ہیں پس ظاہر ہے کہ جب یہ حال ہے تو سوائے احمدی جماعت کے خوانندہ دوستوں کے اور کون البدر کو خرید سکتا ہے اس لئے دنیاداروں اور دوسری قوموں کے مقابلہ پر ہمارے دوستوں میں ایک جائز تعصب کی اشد ضرورت ہے جس کے جوش میں وہ کسی احمدی بھائی کو بھی اس پرچہ کی خریداری سے خالی نہ رہنے دیں۔ غیر اقوام کا تعصب نفسانیت پر مبنی ہے۔ لیکن احمدیوں کا تعصب چونکہ للّٰہیت کا رنگ رکھتا ہے اس لئے وہ اس میں عند اللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

ایک احمدی بہن نے حیدرآباد دکن میں ...... ہفتہ گذشتہ میں یہ خواب دیکھا۔ کہ ایک عورت بھنڈارے کی مسجد کے دروازے پر لٹکائی گئی ہے۔ (یہ مسجد حیدرآباد دکن میں ہے) اور اس کو ایک شخص جو اُسکا خاوند ہے یا کوئی اور ہے سخت مارتا ہے۔ یہاں تک کہ اسکا سر کاٹ کر پھینکدیا ہے (اور دھڑ) لٹک رہا ہے۔ اور بڑا مجمع اردگرد ہے۔ جب اس شخص سے پوچھا گیا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ حضرت امام مہدی مرزا غلام احمدؐ امام قادیانی تشریف لائے ہیں اور یہ اسکی منکر تھی تو اسکی یہی سزا تھی

درخواست دعاء

بابو قادر علی صاحب رکارڈ کیپر مدراس سے درخواست کرتے ہیں کہ گناہ سے بچا رہنے کی استطاعت حاصل ہونے کی ان کے حق میں دعا فرمائی جاوے اور چند ایک ابتلاء ان کو درپیش ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر عطا فرماوے اور انجام بخیر ہو

بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گورداسپور تحریر کرتے ہیں کہ انکا بھائی تپ دق سے بیمار ہے۔ بقدر امکان اسکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خود میری اہلیہ بھی عارضہ بخار مبتلا ہیں درخواست ہے کہ اس کے حق میں صحت کی دعا فرمائی جاوے۔ (ایڈیٹر)۔

بشارت علی خاں صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر لوہارو امتحان تار میں کامیابی کیلئے دعا کے خواستگار ہیں۔

استفسارات اور انکے جوابات

بابو غلام غوث صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک اپنے بھائی گرداور کسی زمیندار کے ہاں سے سفر و حضر میں روٹی تک نہیں کھاتے۔ اور لسی بھی اگر وہ پیش کریں تو نہیں پیتے۔ حتےٰ کہ ایک بار اُن کے پیٹ میں سخت درد ہوئی۔ تو ایک زمیندار نے اجوائن دی مگر جب تک اس نے اسکے عوض ایک پیسہ نہ لے لیا۔ تب تک گرداور صاحب نے اُسے اپنے نفس پر حرام جانا

جوابًا گذارش ہے کہ انہیں کسی قسم کا تشدد نہیں پایا جاتا بلکہ یہ سب کچھ تقوےٰ کے خیال پر مبنی ہے۔ جس حالت میں کہ زمینداروں کو گرداوروں سے ناجائز فوائد اٹھانے کی آرزو رہتی ہے۔ تو اگر ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی رغبت سے نفس کو بچانے کیلئے پرہیز کیا جاوے۔ تو حرج نہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقوےٰ اور شے ہے اور فتوےٰ اور شے ہے۔ فتوےٰ عام ہوتا ہے۔ اور تقوےٰ کا تعلق ہر ایک شخص کیلئے اپنی نفس کی حالت اور نیت سے ہے۔ حالانکہ فتوےٰ محض سوشیل حالات کی بناپر دیا جاتا ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ گرداور صاحب کا یہ فعل تقوےٰ پر مبنی ہے۔ اور نفس کے ساتھ ایک مجاہدہ ہے۔ اور لوگوں کیلئے ایک قابل اتباع نمونہ ہے بشرطیکہ اسکے ساتھ ترش بد دلی نہ ہو۔ اور بلا اس قسم کے تعلقات کے پھر بھی وہ اپنے وجود کو جائز طور پر اپنی متعلق سوسائٹی کے لئے مفید ثابت کر سکیں

امانت کا جواب آئندہ درج ہوگا۔

چراغ الدین صاحب احمدی خریدار ۵۹۰۳۔ اگر ملازمت کی ایسی صورت ہے کہ انسان کو ہر روز ہیڈکوارٹر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ تو وہ سفر ہی ہے خواہ کئی ماہ تک رہے۔ اور ان کا اختیار ہے۔ اگر چاہیں تو دوگانہ ادا کرتے رہیں۔

حافظ احمد دین صاحب چک سکندر۔ جس عورت کا خاوند چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ عدالت سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرلے۔ ۴ ماہ عدت کے ضرور گذارے۔ [illegible]

علی محمد صاحب اور محمد ظہیرالدین صاحب کے استفسار کا جواب انشاء اللہ آئندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

مختلف نوٹ

آریہ غور کریں۔ اخبار ہندوستان ہتکاری کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ سورہ بقر کے شروع میں الٓمّٓ لکھکر پھر آیت شروع کی گئی ہے اصل میں یہ اوم تھا جو کہ سنسکرت کے ہر منتر کے شروع میں لکھا جاتا ہے۔ اسکی عربی شکل بنانے کیلئے و کو ل سے بدلا گیا ہے۔

اگرچہ یہ ایک دعوےٰ ہے جس کا کوئی ثبوت دیگر شواہد علم اللسان سے نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم سردست اس بحث کو نظرانداز کر کے آریوں سے پوچھتے ہیں کہ جب الٓمّٓ یہ تغیر شکل اوم ہی تھا۔ تو تمہارے مہاشیوں نے [illegible] اسپر اعتراض کیوں کیا۔ اور یہ بات جو تم کو اب سوجھی۔ اعتراض کرتے وقت کیوں نہ سوجھی۔ مگر نادانستگی میں کسی کندہ ناتراش نے اسے محل اعتراض بنایا تھا۔ تو کاش ہتکاری ہی اس کی تغلیط کرتا۔ تاکہ مسلمان اس اعتراض کے جواب پر قلم نہ اٹھاتے۔ یہ شئے بعد از جنگ آریوں کا حصہ ہے۔

کیا مسٹر پال اسپر غور کرینگے۔ اور اپنے پہلے بیانات و اعتراض کو جو حروف مقطعات پر تھے۔ واپس لینگے۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اگرچہ سماج کا نیم تو ہے۔ کہ راستی کو قبول کرینگے۔ مگر یہ صرف قول ہے نہ کہ عمل۔

تغیر موسم۔ مسٹر جان ایلیٹ مشہور عالم حوادث موسم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آفتاب کے داغ کا اثر موسم پر ضرور پڑا کرتا ہے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ موجودہ سردی اور آسمان کے ابر آلود رہنے کا باعث وہ داغ ہے جو کہ حال میں سورج میں دیکھا گیا ہے

پونا کے رصدگاہ نے اسے آفتاب کے جنوبی نصف کرہ میں معلوم کیا ہے۔ اور صبح نو بجے سے پیشتر ایک ایسے شیشے کے ذریعہ جس پر کاجل لگایا گیا ہو نظر آسکتا ہے۔

شق القمر۔ جیسے سورج میں ایک بڑا بھاری داغ دیکھا گیا ہے ایسے ہی حال ہی کی تحقیقات سے چاند میں ایک شگاف اسی (۸۰) میل لمبا اور چند فیٹ چوڑا معلوم ہوا ہے جو کہ حال میں پڑا ہے۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے اور خداتعالیٰ کے قادرانہ تصرفات سے منکر لوگ غور کریں۔ کہ کیا اس کے کارخانہ میں کسیکو دخل ہے۔ انسان کی کوشش صرف اسقدر تھی۔ کہ تغیر کے وجود کو معلوم کرے۔ مگر کیا اب وہ اس شگاف اور گڑھے کو پر کر سکتی ہے ہرگز نہیں۔ پس سوائے عجز اور انکسار کے اور کیا چارہ ہے

یہ تبدیلیاں جو اسوقت نظام فلکی میں ہو رہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بین نشان ہیں کیونکہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تغیرات فلکی کے وقت ایک انقلاب عظیم دنیا میں ہوتا ہے جیسے لکھا ہے پ ۱۳ ع ۱۹ میں ہے یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوا للّٰہ الواحد القہار وتری المجرمین مقرنین فی الاصفاد ..... الخ۔ اس ... سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ موجودہ حالت موسم کی خدا کی صفت قہاریت کی خبر دے رہی ہے اور آثار بھی اس قسم کے نظر آتے ہیں کہ سردی سے تمام فصلیں خراب ہو گئی ہیں جس سے سخت قحط کا اندیشہ ہے اور صحت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے جس سے کثرت اموات کا احتمال ہے اور یہ وہی اصفاد اور زنجیریں ہیں۔ جن میں المجرمین نے جکڑے جانا ہے۔ مبارک وہ جو پاک تبدیلی اور خدا سے صلح کرے۔

کتابی ضمیمہ

اس ہفتہ بھی ادعیہ قرآن شریف کتابی شکل میں ہدیہ ناظرین کیجاتی ہیں اور اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ کتابی شکل کا سردست بلا امتیاز ہر ایک خریدار البدر کو دیا جاتا ہے لیکن جس وقت قرآن شریف کی کل دعائیں ختم ہو جاوینگی۔ تو پھر یہ ضمیمہ کتابی شکل کا صرف ان لوگوں کی خدمت ارسال ہوا کریگا۔ جو کہ تین روپیہ سالانہ پر البدر کے خریدار ہیں اس لئے جن احباب نے ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ منظور فرمایا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ سال بھر ضمیمہ ان کی خدمت میں پہنچتا رہے۔ تو وہ اجازت دیں۔ کہ آٹھ آنہ کا وی پی ان کی طرف ارسال کیا جاوے

صفحہ ۳ پر جو الوصیت کا مضمون حضرت امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی کے خیال سے اپنے اپنے اخراجات پر چھاپ کر اُسے اپنے شہروں اور گاؤں میں مفت تقسیم کریں۔ تاکہ کوئی ہلاک ہونے والی روح ان کے ہاتھ سے بچ جاوے

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۱۰ مارچ کی شب کو فرمائی

وحی اور کشف میں فرق اور کشف غیر مسلم کو بھی ہو سکتا ہے

ایک صاحب نے عرض کی کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں خواہش ہے کہ کشف کی حالت طاری ہو۔ اور اگرچہ میں اپنی علم کے رو سے جانتا ہوں کہ اس کا حاصل ہونا کوئی کمالات میں سے نہیں ہے مگر تاہم اس کا خیال ہرگز دور نہیں ہوتا۔ اسکی کچھ شفا عطا فرماویں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

کہ اسکا تعلق مجاہدات اور ریاضات سے ہے لیکن اب آپکی عمر ان کی متحمل نظر نہیں آتی۔ عالم شباب میں ایسے مجاہدات اور ریاضات انسان کر سکتا ہے۔ جس سے اسپر یہ حالت طاری ہو۔ پیرانہ سالی میں قوائے ضعیف ہو جاتے ہیں معدہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے مجاہدات میں استقامت حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کے مناسب حال اگر کوئی مجاہدہ ہے۔ تو میری رائے میں یہ ہے۔ کہ خلوت کے درمیان ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کی کثرت کریں۔ غیر اللہ کو قلب سے دفع کرنا اور اللہ تعالےٰ کو اس کا مسکن بنا لینا آسان بات نہیں ہے یہی بڑا مجاہدہ ہے۔ بیہودہ مجلسوں اور قیل وقال سے الگ رہئے۔ اور غفلت کے پردہ کو جو کہ انسان کی زندگی پر پڑے ہوئے ہیں۔ انکو دور کرنے کی کوشش کریں پیرانہ سالی کے لحاظ سے یہ عمدہ مجاہدہ ہے۔ جس سے تزکیہ نفس ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب اس عمر میں نوافل اور روزے وغیرہ کی برداشت مشکل ہے۔ اصل مطلب میرا اس شعر میں خوب بیان ہے

لب بہ بند و گوش بند و چشم بند
گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

کہ انسان اپنی زبان کو اور کانوں اور آنکھوں کو اپنے قابو میں ایسا کر کر کہ سوائے رضائے حق کے اور اُن سے کوئی فعل صادر نہ ہو۔ انسان کی زندگی میں جو بے اعتدالی ہوتی ہے۔ اسے اعتدال پر لانا بڑا کام ہے۔ اب اسوقت یہی مناسب حال ہے کہ خلوت میسر ہو۔ اور ذکر الٰہی سے قلب غافل نہ ہو۔ اگر انسان اسکی مداومت اختیار کرے تو آخر کار قلب متاثر ہو جاتا ہے۔ اور ایک تبدیلی انسان اپنے اندر دیکھتا ہے۔

کشف رؤیا کا اعلےٰ درجہ ہے کشف کیا ہے یہ رؤیا کا ایک اعلےٰ مقام اور مرتبہ ہے اسکی ابتدائی حالت کہ جس میں غیبت حس ہوتی ہے۔ صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غیبت نہیں ہوتی بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے۔ جو کہ وہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو۔ اور حواس خمسہ اس کے کام بھی کر رہے ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے ملجاویں جن سے وہ عالم غیب کے نظارے دیکھ لے وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں کبھی بصر میں۔ کبھی شامہ (سونگھنے) میں کبھی سمع میں شامہ میں حضرت یوسف کے والد نے کہا۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا) اس سے وہی نئے حواس ہیں جو کہ یعقوبؑ کو اسوقت حاصل ہوئی۔ اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسف زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے۔ کیونکہ اُن کو وہ حواس نہ ملے تھے جو کہ یعقوبؑ کو ملے۔ جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں۔ ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے۔ اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اسکا نام کشف ہوتا ہے۔

کشف اور وحی میں فرق لیکن وحی ایسی شے ہے جو کہ اس سے بدرجہا بڑھ کر صاف ہے۔ اور اس کے حاصل ہونیکے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے کشف تو ایک ہندو کو بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا کو نہ مانتا ہو وہ بھی اسمیں کچھ نہ کچھ کمال حاصل کر لیتا ہے لیکن وحی سوائے مسلمان کے دوسرے کو نہیں ہو سکتی یہ اسی امت کا حصہ ہے کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے۔ اور ریاضت سے یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی کرے۔ کیونکہ فطرتی امر ہے جیسے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کریگا ویسے ویسے اسپر اس کی حالتیں طاری ہونگی۔ اور ہر نیک و بد کو رؤیا کا ہونا اس امر پر دلیل ہے۔ دیکھا ہوگا کہ سچی خوابیں بعض فاسق و فاجر لوگوں کو بھی آجاتی ہیں پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہو سکتے ہیں۔ حتےٰ کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا ہے۔ لیکن الہام یعنے وحی الٰہی ایسی شے ہے کہ جب تک خدا سے پوری صلح نہ ہو اور اس کی اطاعت کیلئے اس نے گردن نہ رکھدی ہو۔ تب تک وہ کسیکو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ؎

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے نزول وحی کا صرف اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو کہ خدا کی راہ میں مستقیم ہیں۔ اور وہ صرف مسلمان ہی ہیں۔ وحی ہی وہ شے ہے کہ جس سے انا الموجود کی آواز کان میں آکر ہر ایک شک اور شبہ سے ایمان کو نجات دیتی ہے اور بغیر جس کے مرتبہ یقین کامل کا انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کشف میں یہ آواز کبھی نہیں سنائی دیتی اور یہی وجہ ہے کہ صاحب کشف ایک دہریہ بھی ہو سکتا ہے لیکن صاحب وحی کبھی دہریہ نہیں ہوگا۔

اس مقام پر حضرت نورالدین صاحب حکیم الامۃ نے عرض کی کہ حضور سائل کا منشاء یہ ہے کہ یہ خواہش کسی طرح دل سے دور ہو جاوے۔ خدا کے برگزیدہ اور محبوب نے فرمایا کہ ان کے دل میں کشف کی جو عظمت بیٹھی ہوئی ہے جب تک وہ نہ دور ہوگی۔ تو علاج کیسے ہوگا۔ اسی لئے تو میں تقلیل کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک چوڑھی (خاکروبہ) آتی ہے۔ وہ بھی سچی خوابوں کا ایک سلسلہ بیان کیا کرتی ہے لیکن اس سے اس کا عند اللہ مقرب ہونا یا صاحب کرامت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک مسلمان کا کشف جسقدر صاف ہوگا۔ اسقدر غیر مسلم کا ہرگز صاف نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ایک مسلم اور غیر مسلم میں تمیز رکھتا ہے اور فرماتا ہے قد افلح من زکٰھا۔ لیکن وحی کو کشف نہیں پا سکتا یہ وحی کی ہی قدر ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے ارادہ سے اس کے لئے ایک شخص کو انتخاب کرتا ہے۔ اور شرف مکالمہ بخشتا ہے اور ہر میدان میں اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور صاحب وحی کے تعلقات دن بدن خدا سے قائم ہوتے اور بڑھتے جاتے ہیں۔ اور ایمان میں غیر معمولی ترقی روز مشاہدہ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تقریر کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کے بابرکت وجود سے کیسے کیسے مغالطے اور غلطیں ہم لوگوں کی دور ہو رہی ہیں۔ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے صرف کشفی حالت کے حاصل ہو جانیکو کمال الٰہیات کا قرار دیا ہے۔ اور بعض ایسے لوگوں کو لوگوں نے ولی اور مقرب الٰہی جانکر اپنا ہادی بنا لیا ہوا ہے حالانکہ اس تقریر سے یہ بات واضح ہے۔ کہ صاحب کشف ہونیکے لئے مطلق مذہب کی بھی ضرورت نہیں۔ اور آجکل امریکہ اور یورپ میں بہت سی ایسی سوسائیٹیاں موجود ہیں جو کہ اس میں مشق کر کے کمال حاصل کر رہی ہیں اور ان کو سپر چولسٹ کہتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک طبقہ دنیا میں ایسا بھی موجود ہے جو کہ روح کا منکر اور اسکے کمالات کشفی کا منکر تھا اور اب جبکہ خدا تعالےٰ نے ہر ایک حقیقت کو کھولنے کا ارادہ فرمایا ہے خود ان منکروں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو کہ اسکے قائل ہو کر دوسروں کو روح کے وجود اور اسکے خواص منوا رہے ہیں۔ .... اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کشف قبور وغیرہ کے شعبدات دیکھکر کسی کے ہاتھ پر فروخت ہو جاتے ہیں۔

ہماری جماعت پر یہ خدا کا فضل ہے کہ ان کے خادم قادیان میں بیٹھے ہوئے انکی خاطر کیسی کیسی نعمائے الٰہی کو محفوظ کر کے اُن تک پہنچاتے ہیں اور امید ہے کہ وہ ان ذرائع تبلیغ (اخبار) کے قیام میں بذریعہ اشاعت اور مالی اعانت کے کوئی پہلو امداد کا اٹھا نہ رکھینگے اخبار کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (ایڈیٹر)

• جواب استفسار محمد عبد اللہ خاں صاحب پٹیالہ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن بمقام پنڈی گھیپ ضلع راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ عید الضحیٰ

جو کہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء کو مولوی نورالدین صاحب نے مسجد اقصے میں پڑھا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین۔ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین۔ ووصیٰ بہا ابراھیم بنیہ ویعقوب یابنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۰ پ ۱ ع ۱۶

یہ ایک موقعہ ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع کا اور اس طرح کا موقعہ سال میں صرف دو دفعہ ہی آیا کرتا ہے۔ ایک تو یہی ہے۔ اور دوسرا اس وقت ہوا کرتا ہے۔ جبکہ لوگ رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہو کر ان انوار اور برکات سے متمتع ہو جاتے ہیں۔ جو کہ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک ماہ میں رکھے ہیں۔ اس کا نام عید الفطر ہے۔ اُس میں خوشی کا موقعہ یہ ہے کہ اس ماہ میں تقوائے کے مراتب طے کرنے کا۔ اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا۔ پھر سحری کے وقت بذریعہ نوافل اور دعاؤں کے خدا کے فضل کو طلب کرنے کا موقعہ ملتا ہے اس لئے اس خوشی میں لوگ صدقہ فطر کے ذریعہ غریب لوگوں کو خوش کیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کے اجتماع کے مختلف اوقات مقرر کئے ہیں۔ جن میں وہ باہمی میل ملاپ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر ایک محلہ کی مسجد میں اس محلہ کے آدمی پانچ وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ہر ہفتہ میں جمعہ کے روز شہر کے آدمی مل کر شہر کی کسی بڑی مسجد میں اس اجتماع کو قائم کرتے ہیں۔ پھر یہ عیدوں کے ایام ہیں۔ ان میں علاوہ شہر کے باہر کے آدمی بھی آجاتے ہیں جیسے کہ اس وقت بھی بعض دوست مختلف امصار سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ چونکہ آج کی تقریب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اس لئے میں نے ان آیات کو پڑھا ہے۔ جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم ایک ایسا انسان گذرا ہے کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی وجہ سے اپنی قوم اور قریبی اور بعیدی رشتہ داری کے تعلقات کی پرواہ نہ کی تھی۔ اور اپنے اَبْ یعنے چچا سے بھی باوجود اس کے کہ ان کے تعلقات اس سے بہت تھے۔ مباحثہ کیا تا کہ بدرسوم کا استیصال ہو۔ اس مقام پر اَبْ کے معنوں میں محققین کا اختلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کے معنے اس جگہ حقیقی باپ کے ہرگز نہیں ہیں۔ ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ وقت سے بھی مقابلہ کیا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی عظمت کے قائم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس مباحثہ میں احیاء اور امانت کی بھی ایک بحث ہے۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام کا قول ربی الذی یحیی ویمیت۔ درج ہے۔ اور جو کہ توحید باریتعالےٰ کے متعلق ایک عجیب فقرہ ہے۔ جس کو ہمارے زمانہ سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی مردہ زندہ کئے تھے۔ تو پھر ابراہیم علیہ السلام کا یہ استدلال کوئی قابل وقعت شے نہیں ہو سکتا۔ اور ان کا یہ کام اور کلام سب خاک میں ملجاتا ہے۔ ہاں ایک معنے کے رو سے انبیا بھی احیاء کرتے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شے ہے۔ اس لئے اس کا احیاء بھی لیس کمثلہ شے ہی ہوگا۔ اور انبیاء کا احیاء اس سے کوئی لگا نہ کھاویگا یہ بالکل سچ ہے۔ کہ احیاء موتے صرف رب کا ہی کام ہے اور وہ بھی کسی اور عالم میں انبیاء کے احیاء کے یہ معنے ہیں کہ بعض شریر لوگ جو کہ ان کی پاکیزہ مجالس میں آتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اپنی کسی فطری سعادت کی وجہ سے جو کہ ان کے نطفہ میں آئی ہوتی ہے۔ ہدایت پاجاتے ہیں۔ ان کے کفر اور فسق کی حالت کا نام موت ہوتا ہے۔ اور ہدایت پاجانے کو احیاء سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل درآمد اور ان کی تعلیم کا خلاصہ قرآن شریف نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔ کہ جب اس کے رب نے اسے کہا۔ اسلم کہ تو فرمان بردار ہو جا۔ تو ابراہیم نے کوئی سوال کسی قسم کا نہیں کیا۔ اور نہ کوئی کیفیت دریافت کی۔ کہ میں کس امر میں فرماں برادری اختیار کروں بلکہ ہر ایک امر کے لئے خواہ وہ کسی رنگ میں دیا جاوے اپنی گردن کو آگے رکھدیا۔ اور جواب میں کہا۔ کہ اسلمت لرب العالمین۔ یعنے میں تو رب العالمین کا تابعدار ہو چکا۔ ابراہیم علیہ السلام کی یہی فرمان برداری اپنے رب کے لئے تھی۔ جس نے اسے خدا کی نظروں میں برگزیدہ بنادیا۔ وہ لوگ جو کہ ابراہیم کا دین یعنے ہر طرح اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا اختیار نہیں کرتے غلطی کرتے ہیں۔ اور اس لئے اللہ تعالےٰ ان کو سفیہ قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اُسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا پس وہ لوگ جو کہ دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ غور کریں۔ کہ خدا کی فرمان برداری سے وہ ابراہیمی مراتب حاصل کر سکتے ہیں ہر ایک قسم کی عزت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ اسلمت کا نتیجہ ہے۔

ووصیٰ بہا ابراھیم بنیہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کو بھی یہی سکھلایا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ حکم دے تب تب ہی تم اس کی اطاعت کرتے رہنا۔ وہ لوگ جو کہ اللہ تعالےٰ کے کلام کے منکر ہیں۔ اور اُن کا یہ خیال ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کرنا تھا۔ وہ کر چکا۔ اس مقام پر سوچیں۔ کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اور کوئی احکام ضرورۃ زمانہ کے لحاظ سے نازل نہ ہونے تھے۔ تو پھر اسلم کی آواز کی اطاعت کے لئے کیوں ابراہیم نے اولاد کو تاکید کی پھر صرف ابراہیم ہی نہیں۔ بلکہ اس کا پوتا حضرت یعقوب بھی اپنی اولاد کو یہی حکم دیتا ہے۔ فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ کہ اے میری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ دین (ابراہیمی) پسند فرمایا ہے۔ کہ تم ہر وقت خدا کی فرمان برداری میں رہو۔ حتےٰ کہ تمہاری موت بھی اسی فرمان برادری میں ہو۔ یہ فرمان برداری جو کہ ہر ایک کامیابی اور ترقی کا چشمہ ہے۔ انسان اس سے کس طرح محروم رہ جاتا ہے۔ اس کا باعث قرآن شریف میں تواریخی واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمیں معلوم ہے وہ ابلیس ہے۔ وہ کیوں نافرمان بن گیا۔ اس کی وجہ بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے۔ کہ اس نے ابیٰ و استکبار کیا۔ یعنے اس میں انکار اور تکبر تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اسلم کی تعمیل نہ کر سکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں۔ کہ ابیٰ اور استکبار کی وجہ سے اسلم کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے۔ کسی کو علم پر کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہتے ہیں۔ یہی ابیٰ اور استکبار ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہتے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ شنئہ سے انکار کر بیٹھتا ہے۔ تو پھر اُسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قائم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وکان من الکفرین کا مصداق بننا پڑتا ہے۔

چونکہ مامورین الٰہی کا سلسلہ برابر رہنا تھا۔ اور زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اپنی قدیم سنت کے لحاظ سے خدا نے نبی اور رسول مبعوث کرنے تھے۔ اس لئے قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی تعلیم دی ہے۔ کہ انسان کو انکار کا پہلو حتی الوسع اختیار ہی نہ کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی اس کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون۔ چونکہ وہ لوگ اول انکار کر چکے تھے۔ اس لئے سخن پروری کے خیال نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں آنے اور آپکی باتوں پر غور کرنے دیا اور انھوں نے آپکے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ لا یومنون۔ یعنی ہمیشہ کے لئے ایمان جیسی راحت اور سرور بخش نعمت سے محروم ہو گئے۔ یہ ایک خطرناک مرض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مذاہب باطلہ و ملل کاذبہ کی ہلاکت کی ایک تدبیر

اس میں شک نہیں کہ بجز ذات باری تعالےٰ کوئی فرد و بشر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کل یا آج سے دس برس بعد کیا کیا ضرورتیں اور حاجتیں پیش آوینگی۔ اور اس وقت ہماری قوم کے عالی ہمت بزرگوں کو ان کے سرانجام دہی کے لئے کیا کچھ کرنا ہوگا۔ مگر بہر حال رفتار روزگار اور صحیفہ قدرت پر نظر کرنے سے اتنا تو قیاسًا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل جو احمدی نسل مدرسوں اور سکولوں میں تربیت اور تعلیم پا رہی ہے۔ انہی میں وہ بزرگ اور نیک نہاد عالم لوگ ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وارث ہونگے انشاء اللہ جن کی نسبت خالق ارض و سماء نے اپنے الہام اور کلام سے روز قیامت تک غلبہ اور سطوت مقدر کر رکھا ہے۔ جس کی تشریح بالفعل میں بعض وجوہات سے نہیں کر سکتا۔ گو یہ نسل آج کل ہلال کی طرح انگنت پہاڑ پہاڑ کر بصد مشکل نظر آتی ہے۔ مگر آخر کار ہر ایک ہلال بدر کے کمال کو فائز ہوتا ہے جیسے بچہ جوان ہوتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ جب میں اپنی اور بعض افراد کی کمزوریوں کو دیکھتا ہوں۔ اور بالمقابل مخالفین (آریوں وغیرہ) کی درندگی اور ملحدانہ تعلیم اور پرازتزویر و تدلیس تحریروں کو پڑھتا ہوں۔ تو اپنی قوم کے فقدان اسباب ظاہری پر مایوسانہ آہ بھر کر رہ جاتا ہوں۔ دل میں طرح طرح کے خیالات گذرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی حضرت اقدس حجۃ اللہ کی سرپرستی اور نیم شبی دعاؤں کو قوم کا نگران پاتا ہوں۔ صدقہ اس کے جس کے سر پر ہم لوگ ننھے بچے کی طرح ہر فتنہ و شرارت سے محفوظ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس ہمارے واسطے ہموم و غموم کے لئے ڈھال ہیں۔ اور ہمارا ہر ایک ناز و نعمت انہی کے سہارے پر ہے مگر آخر کار ایک دن ہمیں اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا پڑیگا۔ اور وہ دردناک دن جس کے تصور سے ہی آج ہمارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ضرور ہم پر آنیوالا ہے۔ جیساکہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر بوقت رحلت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور ہموم اور غموم سے آسمان دھواں دھار ہو گیا تھا۔ سو بھائیو۔ فکر کرو۔ فکر کرو۔ اور وہ کرو جو کل آپ لوگوں کے کام آوے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جس صورۃ میں آریوں کا گروہ ریاست پنجاب میں نہایت دلیک تا دیلوں سے (مثلاً اگنی آگ کو بھی کہتے ہیں اور پرمیشور کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ آگ کی طرح چمکتا ہے اور عورت کے تیسرے یوگی خصم کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگنی دیوتا کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتا آگ کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش باب ۴) ایک قوم کو ۔ ۔ کی طرح برانگیختہ کرکے اسلام پر مسلط کر گیا پھر جب آج کل صدہا فتن اور مفاسد نئے نئے پیرایہ میں نمودار ہوتے ہیں۔ تو آئندہ نسلوں کو ان مفاسد اور موجودہ ملحد ذریت کی فطری شیطنت کو فرو کرنے کے لئے کس قدر عقد ہمت علو ہمتی اور حوصلہ درکار ہے۔ ۔ ۔ قصہ کوتاہ ان امور کو مدنظر رکھکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم الاسلام سکول قادیان کی بنیاد ڈالی اور احمدی اصحاب کے بچوں کے لئے ہر دو دینی اور دنیوی تعلیم کا اہتمام کیا۔ تاکہ آنے والی احمدی نسلیں جو دنیا میں بطور نمک کے ہیں۔ حضور پرنور کے زیر سایہ عاطفت رہ کر مذاہب باطلہ اور ملل کاذبہ کی ہلاکت کے لئے براہین قاطعہ اور حجج ساطعہ اور روحانی آوزاروں سے لیسے مسلح ہوکر باہر نکلیں۔ کہ کفر ان کے سامنے اپنی تمام منحوسانہ زیب و زینت کے لباس اور فن و فریب کی صف کو لپیٹ دے ۔ ۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ ہمارے سکول کو ترک کرکے بیرونجات کے سکولوں میں اپنی اولاد کو تعلیم دلاتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہیں۔ اصل میں حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ تجربۃً یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیرونجات بں لڑکے انگریزی تعلیم پاکر استادوں اور کلاس فیلوں کے خیالات اور عادات اور رسومات کے اس قدر پابند ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی اپنے والدین کے خیالات کا اقتباس نہیں کرتے۔ اور جو وہ کرانا چاہتے ہیں۔ نہیں کرتے۔ اور نہ وہ احمدی والدین کے مرضیات کو پورا کیونکر اور کس طرح کریں۔ جب بچپن ہی سے لے کر عالم شباب تک باطل پرستوں کی زہر اور نجاست اور مردہ پرستوں کی دجالیت اور دہریت ان کے رگ و ریشہ اور تار و پود میں سرایت کر چکی ہے۔ علاوہ ازیں بچپن میں ایسی ایسی سیاہ کاریوں اور غلط کاریوں میں اپنا آپ برباد کر لیتے ہیں۔ کہ جوانی میں آکر ان امور شنیعہ کے ارتکاب کے نتائج بد کو موت سے بدتر محسوس کرتے ہیں۔ گویا زندہ در گور ہوتے ہیں۔ اور اکثر اپنی ماؤں کے لاڈلے اور باپوں کی گود میں پرورش یافتہ تنگ آکر بالآخر والدین کے اندوختہ کو کھاکر۔ اور ان امیدوں کو خاک میں ملاکر اور ان کا خون جگر پی کر بدبختی سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ میں نے متواتر چند تجربہ کار اور ذی علم لوگوں سے معلوم کیا ہے۔ کہ ان نوں بیرونجات کے سکولوں میں ۹۰ فیصدی لڑکے ایام طفولیت میں غلط کاریوں اور سیاہ کاریوں اور جلق اور اغلام وغیرہ ناگفتہ بہ افعال بد میں مبتلا ہو کر اپنے تیئں ہلاک کر ڈالتے ہیں اور رہا سہا جسم اشتہاری طبیبوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ جن کے کشتے بدقسمت بیماروں کے کشتہ اجسام کو کشتہ کر ڈالتے ہیں (مفصل دیکھو رسالہ مفید الطالبین درباره امور کردنی و ناکردنی و ہدایات جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔)

قصہ کوتاہ مندرجہ بالا خطرات اور دجالی فتن و فریب کے تقاضات کو محسوس کرکے بہت سے بندگان خدا نے اپنی پیاری اولاد کو حسب الارشاد حضرت امام الزمان قادیان میں تعلیم دلانے کے لئے بھیج دیا ہے اور کچھ ان امور سے آشنا ہو کر اور زہریلی تعلیموں اور ناپاک کردار اور گفتار سے ڈر ڈر کر بھیج رہے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ کثیر احباب نے مدرسہ کی مالی امداد میں حتے الامکان سعی بلیغ نہیں کی حالانکہ مدرسہ کی مالی حالت نہایت نازک اور قابل رحم ہے۔ اور سکول ریکگنائزڈ ہو گیا ہے یعنے سرکاری معائنہ انسپکٹر کے نیچے آگیا ہے۔ اور اکثر اشیاء ضروریہ ازبس ضروری اور مطلوب ہیں۔ جن کے بغیر کوئی سکول سکول نہیں رہ سکتا۔ سو بھائیو! کیا یہ افسوس ناک اور درد انگیز ماجرا نہیں۔ کہ مذاہب باطلہ و ملل کاذبہ تو سر توڑ کوششوں سے اور ان تھک محنتوں سے اسلام کی حقانیت اور آئندہ نسلوں کے خون کرنے کے لئے گوناگون اسباب اور جائز اور ناجائز وسائل مثلًا لادین اور باطل پرستی اور مردہ فروشی (عیسائیت) کے سرانجام کرنے میں مال و جان اور عزت و شرف اور لڑکیوں کے قربانیوں ۔ ۔ ۔ تک فرق نکریں۔ پر ادھر ان صدہا گمراہیوں کے سرچشموں (مدارس مخالفین) کے بالمقابل ایک تریاقی سکول کی کشتی بھی عین منجدھار میں غرقاب ہوتی نظر آوے۔ اور کوئی دلچلا اس پر رحم نہ کھائے۔ یہی ایک قوم ہے۔ جو دنیا میں نمک کی قائمقام ہے۔ اور اس کی نسل لاکھوں اور کروڑوں بنی نوع انسان کو بفضلہ غوث اور قطب زمان اور پروردگار کے الہام اور کلام سے مشرف کرنے اور کرانے کا آلہ ہے۔ اور یہی باغ ہے۔ جس کے پودے پورے نشو و نما پاکر دنیا کے فیض رساں ثابت ہونگے۔ انشاء اللہ۔ اور ضرور ہونگے۔ مگر اس وقت ہمیں ایک اعانت کی شمولیت سے ثواب دارین سے بہرہ ور ہونے کا ایک موقع ہاتھ آیا ہوا ہے۔ جو چند سال بعد ہرگز نصیب نہ ہوگا۔ تین لاکھ احمدی ہو اور ایک مدرسہ کا گذارہ محال نظر آوے۔ یہ امر محال نظر آتا ہے۔ پس جو کوئی اس مدرسہ پر رحم کرتا ہے۔ وہ اسلام پر رحم کرتا ہے۔ اور آئندہ نسلوں پر رحم کرتا ہے۔ اور سارے جہان پر احسان کرتا ہے۔ پس ہمت کرو۔ جو کام ہونے والے ہوتے ہیں۔ بہر صورت ہو کر ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ایک ایک مٹھی جو کا چندہ دیا کرتے تھے۔ مگر آخر کار وہ کام ہو ہی گیا۔ مگر وہ بدقسمت رہگیا۔ جس نے مٹھی بھر جو دینے سے دست کشی کی۔ چندہ تو درحقیقت ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے ایک بہانہ محض ہوتا ہے۔ ورنہ خدا کے کام ہرگز نہیں رک سکتے۔ یا وہ نہ کبھی رکے اور نہ رکیں گے۔ قادیان کا سکول خدا کے مقدس مسیح موعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کیا یہ پودا خشک ہو جائیگا؟ کیا وہ ہر ایک خیر و برکت والا امر جس پر حضرت اقدس نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اپنے انجام اور کمال کو نہیں پہنچا۔ جو یہ نہ پہنچیگا۔ اور مواطن کثیرہ میں خود خدا نے اسے مظفر و منصور نہیں کیا۔ ہاں ہر ایک حال میں تائید الٰہی شامل حال رہی ہے۔ اور اب بھی رہیگی۔ فی الحقیقت یہ سکول حفظ ماتقدم کے طور پر آپ لوگوں ہی کے ذریت کے واسطے نے

والے فتن اور مفاسد کا تریاق علاج ہے۔ پس اس کی مدد کرکے اس پر رحم کرو۔ کہ آپ پر رحم کیا جاوے۔ اور آپ کی اولاد پر ابر نیساں کی طرح رحمت الٰہی برسے۔ پس اے عالی ہمت بھائیو! نیکی میں سبقت کرنے والو۔ یہاں پر بھی عالی حوصلگی کو کام فرماؤ حضرت اقدس کو آئندہ نسلوں کی اس قدر فکر ہوئی ہے۔ کہ خاص لنگر کے چندہ سے بھی قطع برید کرکے امداد مدرسہ فرض ٹھہرا دی ہے۔ پھر افسوس ہے۔ اس شخص پر جو لاؤ بالی سے کام لیتا ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کو قریباً بھول ہی گیا ہے۔

بالآخر مختصراً عرض ہے۔ کہ چندہ مدرسہ کا ادا کرنا ایک دینی اور اہم کام ہے۔ اسے برابر ماہ بماہ سرانجام دینا۔ اور دور و نزدیک احباب میں اس کی تحریک کرنا ہر ایک احمدی بھائی کا فرض منصبی ہے۔ گو مدرسہ میں بعض کمزوریاں ہیں اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو وہ بھی عدم توجگی احباب اور عدم مال و اسباب سے وابستہ ہیں

البدر کے گذشتہ نمبر میں اخویم محمد افضل صاحب نے چند مقدمات کی یادگار کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ مالی امداد کے ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو بجائے دوسرے مقامی مکاتب کے یہاں تعلیم کے لئے ارسال کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انکی رائے بھی قابل قدر ہے اور واقعی جب تک کہ ہماری جماعت کے لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرکے مدرسہ تعلیم الاسلام میں اپنے عزیز لخت جگروں کو ارسال نہ کریں گے۔ تب تک اس مدرسہ کو پورا عروج حاصل نہ ہو سکیگا اس انجمن اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے صاحب اولاد بنایا ہے۔ اور ان کی اولاد اس قابل ہو کہ وہ بورڈنگ میں رہ سکے ان کو چاہئے کہ وہ ضرور یہاں داخل کرائیں۔ ہر ایک طرح کی حفاظت اور نگرانی کا انتظام بخوبی کیا گیا ہے۔ ایک خاص ڈاکٹر بھی بورڈنگ میں موجود ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احمدی احباب میری اس درخواست پر عملی توجہ فرماویں گے

ماسٹر عبدالرحمان مدرس مصنف اختیار الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک پر جوش احمدی کا مباحثہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج کرکے مشکور فرماویں۔

ایک سچا واقعہ۔ بہت سی گفتگو کے بعد آریہ نے کہا

آریہ۔ جن کتابوں کا مرزا صاحب حوالہ دیتے ہیں میں ان کو نہیں مانتا ان کو وید کی کوئی شرتی پیش کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ ماننا یا نہ ماننا یہ آپ کی اختیاری بات ہے۔ مگر جن کتابوں میں آج سے ہزاروں برس پہلے لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آخری زمانہ میں آویگا۔ اس وقت لوگوں کا شریعت حقہ پر عمل ور آمد نہ ہوگا۔ اور پہاڑوں کو اڑا کر سڑکیں بنائے جانا۔ اونٹوں کا کام کسی اور نئی سواری سے لیا جانا۔ مختلف ممالک کے لوگوں کا باہم میل جول ہونا۔ دریاؤں کا خشک ہونا۔ کمینے لوگوں کا امیر اور صاحب حکومت ہونا کتابوں۔ اخباروں اور اشتہاروں کی کثرت سے اشاعت ہونی دختر کشی رسم کا دور ہو جانا۔ جنگوں کے واسطے بڑے بڑے خطرناک سامانوں کا بنایا جانا۔ کبیرہ گناہوں کی کثرت ہونی۔ ربانی علماء کا فوت ہو جانا۔ ہر ایک مذہب میں جوش پیدا ہو جانا۔ لوگوں کا علوم میں ترقی کرنا۔ چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گرہن لگنا۔ صلیب پرستی کا عروج ہونا۔ ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔ حجاز کی آگ کا ظاہر ہونا۔ اسلام کا برائے نام ہونا۔ علم قرآن کا دنیا سے اٹھ جانا۔ مسجدوں میں خدا کے ذکر اذکار کی بجائے فحش باتوں کا ہونا۔ اس زمانہ تحریر کا بڑا زور ہونا۔ طاعون کا پڑنا۔ حج کا روکا جانا۔ اسلامی ملکوں میں کفر اور فسق و فجور کا پھیل جانا۔ یعنی شراب پینا۔ جوا کھیلنا۔ عورت سے عورت اور مرد سے مرد کا لواطت کرنا۔ بے رحمی اور بے حیائی کا بڑھ جانا۔ سود کھانا۔ رشوت لینا۔ رہزنی کرنا۔ غیبت کرنا۔ عیب جوئی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ عورتوں کی تابعداری۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ لوگوں کا حریص۔ دغاباز اور بہانہ جو ہونا۔ غرض ہر ایک قسم کے گناہ کا کثرت سے ہونا۔ دیکھو کتاب دانیال باب ۱۲۔ بائیبل اور خاص کر انجیل متی باب ۲۴۔ قرآن مجید۔ تفاسیر اور احادیث وغیرہ

اب آپ ہی بتلائیں کہ کیا ان کتابوں کے مصنف اور یہ کتابیں جھوٹی ہیں۔ جن کی پیشگوئیوں کو ہم نے اپنے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ وید بیچارا کس باغ کی مولی ہے۔ لاانتہا زمانہ گذر گیا کہ اس پر میشر نے مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور سب گیان دیا لو کر پالو نیاکاری پرمیشور کو گونگا بنا دیا۔ بھائی صاحب اس میں تو ایک بھی ایسی پیشگوئی نہیں۔ جو کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کی تقویت کا باعث ہو۔ اور ثبوت ہستی باری تعالےٰ پر ایک دلیل ہو۔

آریہ۔ میں تو مرزا صاحب کے دعویٰ کو ایک معمولی بات سمجھا ہوا تھا اب آپ مجھے جانے کی اجازت دیویں۔ مگر گھر جاکر ضرور آپ کی باتوں پر غور کروں گا۔ میں ہٹ دھرمی نہیں ہوں۔ حق کو قبول کرنے کو ہر وقت طیار ہوں۔ مگر اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مسلمان مرزا صاحب کو کیوں برا کہتے ہیں۔

خاکسار۔ خدا کے ماموروں کی استہزا کرنی اور ان کو کاذب اور مفتری وغیرہ کہنا تو قدیم سے قانون قدرت ہے۔ اگر کوئی مسلمان قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہم سے فیصلہ کرنا چاہیئے تو آج فیصلہ ہو سکتا ہے مسیح ناصری کا حلیہ اور ہے۔ اور آنے والے مسیح موعود کا حلیہ اور۔ جب وہ آئیگا۔ تو اس وقت سلطنت عادل ہوگی۔ اور امن کا زمانہ ہوگا۔ نہ جنگ اور جہاد کا۔ اور فارسی النسل ہوگا۔ اور اس کی پیشگوئی سے بعض دشمن اسلام ذلیل اور ہلاک ہوں گے۔ مثلاً دیانند سرستی۔ لیکھرام پشاوری۔ اندر من مراد آبادی۔ عبداللہ آتھم۔ غلام دستگیر قصوری۔ احمد بیگ۔ نذیر حسین دہلوی۔ کیا پیشگوئیوں کے مطابق ہلاک نہیں ہوئے۔ اور شیخ محمد حسین بٹالوی۔ عبدالعزیز لدھانوی۔ عبدالحق غزنوی۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر مولوی صاحبان وغیرہ کی جو ذلت ہوئی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور جس شخص کو ان پیشگوئیوں کے سچا ہونے میں شک ہو اس کو اختیار ہے۔ کہ مقابلے میں اٹھے۔ اور زندہ خدا کا مشاہدہ کرے۔ گھر بیٹھے بٹھلائے عقل کے گھوڑے دوڑانے ٹھیک نہیں زیادہ نہیں تو مولوی غلام دستگیر کی طرح ہی فیصلہ کریں۔

آریہ۔ آپ نے تو مجھے حیران کر دیا۔ دو تین دن تک پھر میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اس وقت میرا جانا سخت ضروری ہے۔ آگے ہی دیر ہو گئی ہے۔

خاکسار۔ ہاں آپ جا سکتے ہیں۔ جو باتیں میں نے آپکی خدمتمیں عرض کی ہیں۔ ان پر ضرور غور کرنا۔ ایک دن کی بات ہے۔ کہ میں ابجد کے قاعدہ سے چند ایک باتوں پر غور کر رہا تھا۔ تو غلام احمد قادیانی کے اعداد ۱۳۰۰ نکلے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدؐ سے ۱۳۰۰ سال بعد یعنی چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان میں ہوگا۔ اور قادیان کا سابقہ نام ماجھی تھا۔ جب میں نے ماجھی کے اعداد کو جمع کیا تو وہ ۵۹ ہوئے اور مہدی کے بھی ۵۹ ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب میں نے ہند کے اعداد کو جمع کیا۔ تو وہ بھی ۵۹۔ پھر پنجاب کے بھی ۵۹ نکلے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین۔ افضل المرسلین کے ۱۳۰۰ سال بعد چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان ہوگا۔ (اور قادیان کا پہلا نام ماجھی ہوگا۔ جیسا کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے آبا و اجداد پہلے پہل جب اس ملک میں آئے۔ تو انہوں نے اس گاؤں کا نام (قادیان) ماجھی رکھا تھا) اور وہ گاؤں ماجھی (ہند ملک پنجاب) میں ہوگا اور غلام احمد قادیانی مہدی ہوگا

اب غور کرو۔ کہ ایسی روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی نہ مانے۔ تو ہمارا کیا قصور ہے اور اس بدبخت کا کیا علاج

آریہ۔ بے شک آپکی یہ دلیل مجھے بھی بہت ہی پسند آئی ہے اس سے تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ غلام احمد ہندوستان میں ہوگا۔ اور ہند میں سے ملک پنجاب میں ہوگا۔ اور پنجاب میں سے قادیان میں ہوگا۔ اور وہ مہدی ہوگا۔ مہربانی کرکے مجھے بھی ابجد کے اعداد لکھا دیں۔ تاکہ میں اچھی طرح سے غور کر لوں۔

خاکسار۔ ہاں آپ لکھ لیں۔ مگر عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ غلام احمد جس کے مثیل ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اس کی قبر بھی پنجاب میں ہی ہے۔

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ہ ۵	و ۶	ز ۷	ح ۸
ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰	س ۶۰	ع ۷۰
ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰	ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰
ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰				

الراقم۔ محمد ظہیر الدین احمدی ولد مولوی محمد الدین صاحب گرداور ساکن اروپ متصل شہر گوجرانوالہ

درس قرآن سے کچھ

سورہ ھود رکوع نمبر ۶

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قران شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

والیٰ ثمود اخاھم صالحاً قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ ...الخ قوم ثمود کی آبادی جیسے کہ پیشتر اس اظہار کر چکے ہیں۔ عدن سے لے کر مین۔ حضر موت اور تہامہ تک تھی۔ یہ علاقہ دشمن کے بیرونی حملوں سے بھی محفوظ تھا۔ کیونکہ مغرب کیطرف سمندر اور مشرق کی طرف لق ودق جنگل تھا۔ اس وقت ریل اور جہاز نہ تھے۔ کہ جس کے ذریعے سے انسان ان مشکل راہ گذروں پر قادر ہوتا اس لئے ثمود کی قوم بہت خوش حالی اور امن کی زندگی بسر کرتی تھی۔

میرا تجربہ اور خیال ہے۔ کہ جیسے افلاس کسی قوم کے لئے اسکی بدبختی کی علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کا نشانہ ہو کر بعض اقوام رذیل پیشوں اور جرائم کو اختیار کر لیتی ہے۔ جیسے کہ کبھی واروں کی قوم پنجاب میں ہے، ایسے ہی بعض وقت خوش حالی کی زندگی اور امارت اور ریاست انسانکی بدبختی کی باعث ہوتی ہے۔ یہی بدبختی قوم ثمود کے لاحق حال تھی۔ اور وہ خدا کو بھول گئے تھے۔ انکی طرف انہی میں کا ایک آدمی صالح بھیجا گیا کہ وہ سیچے خدا کیطرف بلاوے۔ اور عذاب سے ڈراوے

انشاءکم حضرت صالح نے انسان کو خلعت وجود کا دیا جانا۔ انعام بتلایا ہے۔ اور دراصل یہ بالکل ٹھیک ہے۔ دنیا کی ہر ایک شئے ہمارے لئے اُسی وقت نعمت ہے۔ جبکہ ہمارا وجود ہے۔ اگر ہم ہی نہ ہو۔ تو یہ سب جہان اور حسین دلربا اور باغ بغیچہ۔ محل ماڑیاں۔ دوست ثروت ہمیں کیا کام آسکتی ہے۔ پس اول خلعت وجود کا عطا کیا جانا ایک انعام الٰہی ہے۔ کہ جس کو یاد کر کے انسان کی کو خدا کی اطاعت اور عبادۃ میں مصروف ہونا چاہئیے۔

من الارض سے ظاہر ہے۔ کہ انسان کے جسم اور روح سب شئے کا نشو ونما زمین ہی سے ہے اور جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ انسانی روح آسمان سے گرتی ہے۔ غلط ہے۔ دوسری جگہ بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً امواتاً۔ کہ ہم نے زمین میں ایک قوۃ جاذبہ رکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک شئے مردہ اور زندہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ انسان کا گہرا تعلق زمین ہی سے ہے۔ اور انی وہ ہر ایک قسم کے نشو ونما حاصل کرتا ہے اور حضرۃ مسیح کے آسمان پر جانے کی یہ آیت تردید کرتی ہے

واستعمرکم فیھا آسودہ حال تم کو آباد کیا۔

فاستغفروہ جو فضل خداوندی شامل حال ہے اس کے مداومت کے لئے اللہ تعالےٰ سے حفاظت طلب کرو کہ تمہاری خطاؤں سے وہ تم سے دور نہ کر دیا جاوے

ثم توبوا الیہ پھر جو راہ حفاظت کی وہ تم کو بتلاتا ہے اس پر عمل کرو۔ یعنے نیکی اختیار کرو

ان ربی قریب مجیب چونکہ کامل طور پر محافظ وہی ہو سکتا ہے۔ جو ہمیشہ نزدیک ہو۔ اور ہر ایک آواز کو سُنے۔ اور قبول کرے۔ اس لئے فرمایا کہ جس رب کو میں پیش کرتا ہوں۔ وہ قریب اور مجیب ہے

مرجوًا ہونہار۔ جس پر بہت سی امیدیں ہوں صالح علیہ السلام اپنے اخلاق فاضلہ اور نیکی کے لئے قوم میں ممتاز تھے سب کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ کہ یہ ہم میں خوب نکلے گا۔ اس لئے کہا کہ ہماری امیدیں تو تجھ پر بہت تھیں۔ تو نے یہ کام کیا اختیار کیا۔

یہی خیال اور امید اہل مکہ کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھی۔

ناقۃ اللہ حضرت صالح کی ایک اونٹنی تھی۔ آپنے فرمایا کہ دیکھو۔ میرا اللہ اس کو میری صداقت کا نشان قرار دیتا ہے۔ کہ تم اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ ورنہ عذاب آجاویگا۔

ثلٰثۃ ایام سے ظاہر ہے۔ کہ ماموریں بعض وقت عذاب کی میعاد اور وقت تبلادیتے ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت اقدس پر اعتراض کرتے ہیں۔ غور کریں

العزیز ہندوستان کے ملک میں سچے علوم کی مٹی بھی پلید کی گئی ہے۔ کہ جو لفظ اعلیٰ معانی پر مشتمل تھے۔ ان کو ادنیٰ معانی پر محمول کیا ہے۔ انہیں میں سے یہ لفظ عزیز ہے۔ اس کے معنے غالب کے ہیں اور اب ہندوستان میں چھوٹے پر جو کہ مغلوب ہوتا ہے۔ استعمال کرتے ہیں۔ اگر کسی بڑے آدمی کو عزیزی کر کے لکھو تو الٹ ہو جاوے اور اسے حقارت خیال کرے۔ ایسے ہی اسلام علیکم کو حقیر جانا گیا ہے۔

یغنوا مغنیٰ معنے سکونت سے نکلا ہے۔ رہنے کا مقام گویا وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے ۔ ۱۲

موتیٰ کلام کرتے ہیں

لوگ تعجب کریں گے۔ کہ موتیٰ کس طرح کلام کر سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ اس بات پر غور کریں گے۔ کہ ہر ایک کی کلام اور فعل اس کے مطابق حال ہوتی ہے۔ تو ان کو یہ معمہ حل ہو جاویگا۔ جس حال اور کیفیت میں مردے لوگوں سے ملتے ہیں۔ اسی حال اور کیفیت میں وہ لوگوں سے کلام بھی کرتے ہیں۔ اور وہ کیفیت وحالت خواب اور کشف کی ہے۔ کتب تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے اور عملی طور پر اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ کہ مردہ اگر خواب میں کچھ کہہ جاوے۔ تو وہ اسی طرح ہوتا ہے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کے درس میں بعض حیرت انگیز واقعات جو کہ آپکے چشم دید ہوتے ہیں ذکر ہوا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسے موتیٰ نے کلام کی ہے۔ چونکہ یہ کلام بعض لوگوں کو فائدہ بخش ہوگی اس لئے ہم اسے ذیل میں درج کرتے ہیں

اول واقعہ میر حسن مرحوم کا ہے۔ جن کی ایک مثنوی عشقیہ مضامین میں تصنیف ہے۔ میر حسن نے ایک شخص کو خواب میں کہا۔ کہ میری اولاد کو کہو۔ کہ مثنوی کے جس قدر نسخہ جات مل سکیں۔ وہ سب کو جلا دو۔ کیونکہ خلقت اسے پڑھ کر گمراہ ہو رہی ہے۔ اور ان کی گمراہی کی وجہ سے مجھے یہاں عذاب دیا جاتا ہے۔ پس مصنف لوگ غور کریں اور تصنیف کے وقت خیال رکھیں۔ کہ اس کا ثمرہ ان کو آخرت میں کیا ملے گا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ خود حکیم صاحب موصوف نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا۔ جو کہ مر گیا ہوا تھا۔ اور اُسے بیمار پایا۔ پوچھا۔ کہ تم تو مر گئے تھے۔ اور بیماری انسان کو موت سے اول ہوتی ہے۔ اب تمہارے بیمار ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس مردہ نے جوابدیا۔ کہ آپ کا فرمانا بجا ہے۔ لیکن زندگی میں ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ اور اس لڑکی کو میرے سامنے ... کیا۔ ... اب اس عشق کی سزا مجھے بیماری دیجاتی ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اس شہر کے ایک آدمی سے جو اس مردہ شخص کا رفیق تھا۔ اس عشق کا ذکر کیا۔ جسے سنکر وہ حیران ہو گیا۔ اور کہا۔ کہ صرف مرتے وقت اس نے عشق کا اظہار کیا تھا۔ اور سوا خدا کے اور میرے اور ان عاشق معشوق کے اور کسی کو اس نسبت کا حال معلوم نہیں۔ حکیم صاحب کو چونکہ اس لڑکی کا اصل معلوم تھی آخر بڑی تحقیقات کے یہ بات درست ثابت ہوئی۔ عاشق مومن جو ابتک کسی فانی بت کے عشق کے مریض ہیں۔ عبرت پکڑیں۔ ٭ تیسرا واقعہ جو کہ سننے میں آیا ہے۔ یہ ہے کہ قادیان کے نزدیک ایک گاؤں ننگل ہے۔ وہاں ایک شخص کو مرزا امام الدین خواب میں آیا اور کہا کہ نظام الدین سے کہہ دو۔ کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے ۔ ۱۲

کَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ

عرش۔ عرش کی حقیقت اور ماہیت کے سمجھنے میں لوگوں کو اس لئے دھوکا لگتا ہے کہ بعض الفاظ کو جس طرح وہ مخلوق کے حق میں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ کے لئے بھی خیال کرنے لگتے ہیں۔ اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ مثلاً جب خدا کی نسبت اسکا سمیع اور بصیر ہونا مانا جاتا ہے تو بعض کا خیال صفات الٰہی کی ناواقفیت کیوجہ سے اسطرف منتقل ہوجاتا ہے کہ جیسے ہماری آنکھ ہے ویسی ہی خدا کی ہوگی اور چونکہ وہ بہت بڑا اور عظیم الشان وجود ہے۔ اسلئے اپنی وسعت نظر اور خیال کے لحاظ سے اپنی آنکھوں کی نسبت خدا کی آنکھ کو بہت بڑا اور روشن مان لیتا ہے۔ ایسے ہی کانوں اور ہاتھوں کی نسبت اس کے خیالات ہوتے ہیں در اصل یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ کہ قرآن شریف میں بعض ایسے الفاظ کو دیکھکر جو کہ ایک طرف تو انسانوں پر استعمال ہوتے ہیں اور ایک طرف خدا تعالیٰ کی نسبت بھی بولے جاتے ہیں اُن کے معانی اور مفہوم کے سمجھنے میں کوئی تمیز اور فرق نہیں کیا جاتا۔ یہی ایک ایسا دھوکہ ہے کہ جس کے باعث نوع انسان کا ایک بڑا حصہ اسوقت ضلالت اور غضب الٰہی کا نشانہ بنا ہوا ہے اور وہ لفظ احیا ہے۔ کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی صفت بھی ہے دوسری طرف انبیا میں بھی اس کے وجود کی خبر قرآن شریف سے ملتی ہے پھر کلام الٰہی یعنے قرآن شریف میں بھی اس خاصہ احیا کا ہونا قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ پھر بعض اعمال کو بھی باعث احیا قرار دیا گیا ہے جیسے **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّاُولِي الْاَلْبَابِ** ایسی حالت میں جب تک انسان غوض اور فکر سے کام نہ لے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اسکی دستگیری نہ کرے تو وہ کبھی ٹھوکر سے بچ نہیں سکتا لیکن جو لوگ راسخ فی العلم ہوتے ہیں اور خدا نے انکے ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے ظلمتوں سے ان کو نجات دی ہوئی ہوتی ہے وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک کی شان اور مرتبت کے لحاظ سے ان الفاظ کے معانی اور مفہوم الگ الگ ہوا کرتے ہیں اسی لفظ احیا کو خدا کیطرف نسبت دینے اور پھر قرآن شریف اور رسول کریم اور قصاص کیطرف نسبت دینے میں۔ اگر ہم کوئی فرق بین نہ کرینگے تو ہمارا ایمان خدا تعالیٰ کی ذات پر مشکوک ہوجاویگا۔ اور بہرنگ دیگر باوجود ایک خدا ماننے کے پھر ہمیں کئی خدا ماننے پڑیں گے جسکا نتیجہ سوائے ھلاکت اور ضلالت کے کچھ نہ ہوگا۔ پس جبکہ کلام الٰہی میں ایک ہی لفظ کا اطلاق مختلف مقامات پر ہو۔ اور خالق کی طرف بھی اسکی نسبت ہو۔ اور مختلف مخلوق کی طرف بھی وہ منسوب کیا جاتا ہو تو لفظوں کے کا طریق اسمیں یہ ہے۔ کہ حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر اُسکے معنے کئے جاویں۔

اس جگہ یہ ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت میں کہ الفاظ سے اس قسم کا مغالطہ لگتا ہے تو باریتعالےٰ نے کیوں ایسے الفاظ کو استعمال کیا۔ جو کہ لوگوں کی ضلالت کا موجب ہوسکتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس پیرایۂ کلام کے اختیار کرنے میں سراسر اسکی رحمت اور فضل خاص بندوں پر ہے۔ اور یہ نوع انسان کی اپنی غلطی ہے کہ وہ تدبر اور تفکر سے کام نہیں لیتا۔ اس کے اپنے کسی خویش و اقارب کی نسبت کوئی لفظ خلاف شان معنے اور مفہوم میں استعمال کیا جاوے تو وہ آگ بگولا ہوجاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خود باریتعالیٰ کیطرف الفاظ کے ایسے معنے منسوب کرے جس سے اس کی ذات میں نقص اور کمزوری پائی جاوے یہ پیرایۂ کلام رحمت اسلئے ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کی صفات کو ایسے الفاظ میں بیان کیا جاوے جس کے مشابہ اور مناسب مخلوق میں نہوں۔ تو مخلوق اُسکے سمجھنے سے قاصر رہیگی کیونکہ انسان میں ایک خاصہ ہے کہ وہ صرف انہی باتوں کو سمجھ اور انہی اشیا کو ادراک کرسکتا ہے۔ جو اس کے اپنے نفس میں موجود ہوں یا وہ صفات اسکو اسوقت حاصل ہوں۔ مثلاً ایک مادرزاد اندھا بصیر ہونے کی ماہیت کو کسی طور سے بھی نہیں سمجھ سکتا لیکن جس کی آنکھیں ہیں وہ خدا تعالےٰ کے بصیر ہونے پر جو ایمان رکھیگا اسمیں اور اس مادرزاد اندھے کے ایمان میں ایک ایسا فرق ہوگا جس کی نسبت کیلئے کوئی لفظ ملنا محال ہے اس کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ وہ بصیرت کے کُنہ اور حقیقت سے جو کہ ایک بینا کو حاصل ہے بالکل ناواقف ہے پس خدا تعالےٰ نے اپنے بڑے رحم اور فضل سے اپنے بندوں سے ایسا طرز کلام اختیار کیا جس سے وہ اسکی صفات کو ایک گونہ سمجھ سکیں اور پھر جب بندہ اسکی طرف رجوع کرے تو وہ رفتہ رفتہ اُن کی اصلیت اور حقیقت کو اُن پر کھولتا جاوے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف اور احادیث میں بعض ایسی کلام ہوئی ہے جس سے صرف انسان کو ایک نتیجہ سمجھانا مقصود ہوتا ہے اور ان الفاظ کے ظاہری مفہوم سے خدا تعالیٰ کی ذات بکلی پاک ہوتی ہے اسی سبیل کی ایک حدیث ہے کہ مومن کا دل خدا تعالےٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے اب ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی انگلیاں تو نہیں ہیں اور نہ انکی تعداد ہے اور نہ وہ ہماری جیسی ہیں بلکہ یہ ایک استعارہ ہے کہ جس سے تصرف الٰہی جتلانا مقصود ہے کہ فلاں بات یا کام ہماری چٹکی میں ہے جب اور جسطرح چاہیں کردیں۔

اسقدر بیان کے بعد جس سے میری مراد یہ امر ناظرین کے ذہن نشین کرنا ہے کہ جب بعض الفاظ خالق اور مخلوق کی نسبت مشترکہ استعمال ہوں تو مومن کی شان یہ ہونی چاہئے۔ کہ باریتعالےٰ کی دیگر صفات حسنہ کو مدنظر رکھکر اُن کے معانی اور مفہوم کو خدا کیطرف نسبت دے اس لئے خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے **وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى** کہ صرف وہی الفاظ (اسم) خدا کیطرف منسوب ہوسکتے ہیں جو خوبیوں سے بھری ہوئی ہوں اور جن سے کوئی نقص اور کمزوری باریتعالےٰ میں ظاہر نہ ہوتی ہو اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم عرش کی بحث کریں گے تو ہمیں اس کے معنے سمجھنے میں کسی قسم کے شکوک اور شبہات پیش نہ آوینگے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ لفظ عرش ذات باریتعالیٰ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے اور اُس کے سوائے دوسروں پر بھی مثلاً پ ۱۹ میں جب ھُدھُد نام ایک رکن دربار سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسکی غیر حاضری کی وجہ دریافت کی تو دفع الوقتی کیلئے اُس نے حضرت سلیمان کے آگے ایک معذرت بیان کی اور ایک ایسی بات کیطرف آپ کو توجہ دلائی ہے جس سے حضرت سلیمان کا وہ سارا غصہ فرو ہوگیا۔ ھُدھُد نے ایک بادشاہ عورت پرستار سورج کا ذکر کیا۔ اور اسکی سلطنت کی شوکت کے اظہار کیلئے اس کے تخت کا تذکرہ بھی کیا اور کہا **وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ** اور دوسرے مقام پر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر تشریف لائے تو تعظیم کے طور پر یوسف علیہ السلام نے اُن کو تخت پر جگہہ دی جیسے کہ لکھا ہے **وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ** ان دو مقاموں پر جہاں لفظ عرش کا استعمال ہے یہ بھی در اصل اسکی حقیقت پر ایک روشنی ڈالتا ہے کیونکہ سلیمانی دربار کا رکن اعلیٰ ھُدھُد جب بلقیس کی خبر دیتا ہے تو اُسکی سلطنت کی شان و شوکت کو بیان کرتے ہوئے اور چیزوں کی تفصیل مثل فوج و لشکر۔ گھوڑے و اسلاح کی نہیں دیتا۔ بلکہ اسکی شان و عظمت کے اظہار کیلئے اس کے عرش کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے **وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ** ایسے ہی یوسف علیہ السلام جو کہ ایک نبی ہونے کی حیثیت سے والدین کے حقوق کو خوب کا شناخت کرنے اور بجا لانے والے تھے جب اپنے باپ سے ملاقات کرتے ہیں تو تعظیم کیلئے ان کو عرش (تخت) پر جگہہ دیتے ہیں۔ اور چونکہ یوسف علیہ السلام بھی خلعت خسروانہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ اور آپکو شاہانہ اختیارات حاصل تھے۔ اسلئے ان کی شان کے لحاظ سے بھی لفظ عرش کو ایک خاص مناسبت ثابت ہوتی ہے ان دو موقعوں پر جہاں کہ لفظ عرش کا مخلوق کیساتھ استعمال ہوا ہے۔ غور کرنے سے لفظ عرش کی حقیقت اور بھی کھلتی ہے اور امید ہے کہ ناظرین بھی اس پر توجہ کریں گے۔ ہمارے بیان مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ لفظ عرش کسی سلطنت کے رُعب۔ اقتدار۔ اور جلال کے اظہار کیلئے مجموعی طور پر استعارہ کے رنگ میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ایسی اصطلاح ہے کہ زمانہ حال میں بھی برتی جاتی ہے۔ تخت پر بیٹھنے سے مراد زمام سلطنت کو ہاتھ میں پورے طور پر لیکر حکم احکام نافذ کرنے کے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے۔ کہ انگلینڈ کے تخت پر اسوقت کون شخص ہے۔ تو قائل کی یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی۔ کہ صاحب تخت اسوقت بھی وہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔ بلکہ اس کی یہی مُراد ہوتی ہے۔ بادشاہ کون ہے اور راج کس کا ہے اور ہم اسوقت کس کی رعیت ہیں تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت انگلینڈ کے تخت پر ملک معظم جناب ایڈورڈ ہفتم رونق افروز ہیں۔ پس اب ظاہر ہے کہ عرش کے لفظ کو سلاطین اور اُن کے اقتدار اور اثر اور رُعب و داب سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اور جب یہ بات سمجھ میں آگئی۔ تو اب اس امر کا سمجھنا کہ خدا کے عرش سے قرآن شریف کا کیا مطلب ہے۔ بہت ہی آسان ہے ۔۔۔۔ باقی آیندہ

البدر کی قومی خدمت

آج تک البدر نے اپنی پیاری قوم کی جو خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور آئندہ اپنے تئیں زیادہ مفید ثابت کرنے کے لئے جس قدر جوش رکھتا ہے۔ وہ ابین من الامس ہے۔ مگر اس نونہال بوستان احمدی کے لئے آبیاری زرکی از حد ضرورت ہے۔ جس کے لئے قوم کے دریا دلوں کی جو ابر کرم بحر سخا ہوں نہایت سخت ضرورت ہے۔ پھر اس کے پھلنے پھولنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ جبکہ باغبان گلشن ہستی کا فضل بھی اس کے شامل حال ہو۔ اگر اس میں کچھ نقص ہیں۔ تو یہ بھی ہماری کم توجہی کے نشان ہیں۔ ورنہ ایک قومی اخبار اور قرضہ سے زیرباری کی شکایت۔ اس کے صاحب التحریم کی نیت میں تو کچھ فتور اور ہمت میں کوئی قصور معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم نے جنوری ہی سے دیکھ لیا ہے۔ کہ نہ صرف فیصلہ انگریزی چھپوا کر سب سے پہلے تقسیم کیا۔ بلکہ کتاب مفت دینے کا عزم بالجزم بھی کر لیا ہے۔ اگر سب خریداروں نے قیمت دیدی تو ہم ہفتے میں چار بلکہ پانچ بار شائع کرنے پر بھی اپنے افضل بھائی کو ... آتی رہتی ہے مضامین۔ سوال کی ترتیب واصلاح ... کا حجم بالکل ہمارے اختیار میں ہے۔ میرٹھ کے ... اعتراضات کا جواب دینے کی خوب تجویز پیش کی۔ مگر میں تو اس سے پہلے کئی دفعہ محترم ایڈیٹر کو ... کے طور پر بلکہ زبانی بھی توجہ دلا چکا ہوں۔

اصل میں ہماری قومی ضرورتیں اتنی ہیں۔ اور ان کے اتنے شعبے ہیں۔ کہ اگر الحکم والبدر دونو اس کام کو آپس میں تقسیم کر لیں۔ تو بڑی مشکل سے اس کو پورا کر سکیں۔ بلکہ تیسرے اخبار کی ضرورت ہے ہاں اگر ہر ایک اپنے تئیں تمام ضرورتوں پر حاوی بنانے کا مدعی ہو۔ تو میرے خیال میں سب کام ادھورے رہیں گے۔ سوالات کی بھی کئی قسمیں ہیں

(۱) مختلف اخباروں میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں انکی تردید۔ مگر بلاناغہ (۲) مختلف اخباروں میں جو اعتراضات اس سلسلے کی نسبت چھپتے ہیں (۳) ان خاص خاص ضمیموں اور رسالوں کا جواب جو صرف احمدی فرقے کی تردید میں نکلتے ہیں (۴) مختلف مخالفوں (ہندو۔ مسلم۔ عیسائی۔ وغیرہ ہم) کے اعتراضوں کا جواب جو احمدیوں کی معرفت اخبار کے دفتر میں پہنچیں (۵) خود احمدیوں کے اپنے شکوک جو ان کے دل میں آئیں۔ کئی احمدی حضرت صاحب کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کرنے پر کسی خاص دلیل یا نشان سے مجبور ہیں۔ مگر دل میں ابھی کئی شبہات اٹھتے ہیں۔ جن کو رفع کرنا چاہتے ہیں۔ یا ایسے شبہات جو کسی مخالف کی کتاب پڑھنے یا وعظ و تقریر سننے سے پڑ جائیں یہ حصہ بہت ہی ضروری ہے (۶) مختلف مسائل کی نسبت احمدیوں کے استفسار۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ و دیگر تقریبات غمی و شادی جو پیش آئیں۔ ان کے بارے میں سوالات اور ان کے جواب۔ مثلاً پہلے دونوں امام علیہ السلام نے عید الفطر کا چاند نہیں دیکھا۔ مگر عید اسی دن کی جس دن ہم نے چاند دیکھکر کی اور آپ نے رمضان کا روزہ ایک دن اول کا (ایک شہادت سے) قرار دیا۔ اب اس روزے کی قضا ہم پر لازم آتی ہے یا نہیں۔ (۷) اگر خبروں کا حصہ بھی ہوتا۔ کہ اگر کسی اور اخبار کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ تو کچھ حرج نہیں۔ (۸) طبی حصہ بھی چاہیئے غرض ... کئی شعبے ہیں۔ اور سبھی ضروری۔ میں دیکھنا ہوں کہ البدر اس میں کس کس کا ذمہ اٹھاتا ہے۔ خیر میں اپنی تجاویز کو عملی صورت میں لانے کے لئے ہر شعبے میں ایک ایک مضمون دوں گا۔ اور ابھی تو حاضر ہی ہوں۔ ضمیمہ شحنہ ہند و نور افشاں کی غلط افشانی وغیرہ مضامین ایک مدت سے الحکم والبدر میں شائع ہو چکے ہیں + راقم احمدی گجراتی۔

کتب اشتہاری میں پبلک کو سخت دھوکا

ناظرین نے کچھ عرصہ ہوا۔ کہ اخبار البدر کے ذریعہ سے ایک اشتہار کتب ایک ایجنسی کیطرف سے وصول کیا ہوگا۔ جس میں کتب کی اصلی قیمت مندرجہ ... ایجنسی کا وعدہ ... کیطرف سے تھا۔ اور فہرست کچھ ایسی دلچسپی سے مرتب کی گئی تھی کہ جو اسے پڑھتا ہی ضرور دل للچا آتا ہے۔ مگر بہ افسوس سے بیان کرتا ہوں کہ اسی اشتہار کے متعلق ایک سخت شکایت سے بھرا خط حیدرآباد سے وصول ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرح سے پبلک کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اور محض پبلک کی بہتری کی خاطر مدنظر رکھکر میں اس خط کو آخر میں درج کرونگا۔

یہ شکایت تو خط کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوئی مگر خود میرے دفتر کے بعض ملازمین نے بھی یہ شکایت اپنی ذاتی تجربہ کی بنا پر کی ہے کہ انہوں نے چند کتب جنکی قیمت بجائے ایک روپیہ کے ... مقرر تھی دیکھیں تو ان کو معلوم ہوا۔ کہ ان کتب کی ضخامت چھوٹی تقطیع پر ۷۰ صفحوں سے بیش و کم ہے۔ جنپر لاگت اگر زیادہ تعداد میں وہ کتاب طبع ہو تو ایک آنہ سے زیادہ نہیں آسکتی۔ اور نہ مضامین اس پایہ کے ہوتے ہیں جس پایہ کا خیال مضمون فہرست سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ اب تیار آنے کو بھی دیدیں۔ تو قریب چار گنا نفع مشتہر کو منفعت ہوتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ اشتہار کی تقسیم کرائی وغیرہ کے اخراجات کثیر کا زیربار ایسے مشتہران کو ہونا پڑتا ہے۔ مگر زیربحث یہ امر ہے کہ محض پبلک کے مغالطہ کیلئے ایسی قیمت کیوں ظاہر کیجاتی ہے اور اس قسم کی عبارتیں کیوں تراشی جاتی ہیں جن سے یہ خیال گذرے۔ کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہوگی جس کی اسقدر قیمت ہے ہمارا اعتراض صرف اس ایجنسی پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ جب سے رعایتی قیمت کے اشتہارات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ تب ہی سے اس قسم کے مغالطہ پبلک کو لگ رہے ہیں جس سے سخت مالی نقصان اقوام ہند کا ہو رہا ہے۔ آخر ایک دن اس پردہ دری کا آنا ہے اور وہ اب غالباً آبھی گیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے اخبارات بھی ایک پبلک فائدے کو مدنظر رکھکر اس نقصان سے پبلک کو بچانے کیلئے قلم برداشت کریں گے۔ وہ خط یہ ہے۔

بخدمت مجی ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ نے اخبار البدر کیساتھ جو اشتہار ایک ایجنسی کا بطور ضمیمہ ارسال فرمایا تھا جس میں ایجنسی مذکور نے یہ ترغیب دلائی تھی۔ اور بڑے زور سے دعوے کیا تھا۔ کہ عمدہ عمدہ کتابوں کی قیمت محض بخیال عام نفع رسانی اصل سے چوتھائی تک گھٹا دی ہے۔ اس ترغیب کی بنا پر ... اور ہمارے احباب نے منگوائیں تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ ایجنسی مذکور راست بازی کے پایہ سے گری ہوئی ہے اور ایسی تحریرات محض خریدار پیدا کرنے کی غرض سے شائع کرتی ہے ... طریقے کے اختیار کرنے سے ایجنسی بہت جلد اپنا اعتبار کھو دیگی ایجنسی مذکور نے جن کتابوں کی چوتھائی قیمت قرار دی ہے وہ باعتبار ... مضمون اور باعتبار حجم و چھپائی و خطاطی وغیرہ انکی حیثیت سے کہیں زیادہ ہے اور انکی صحت کی طرف توجہ کیگئی ہے۔ دراصل کمال یہ کیا گیا ہے کہ وقت طبع ہی اس گنا قیمت کتاب پر لکھدی گئی ہے اب ... اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے چوتھائی تک قیمت میں تخفیف کردی ہے ہمارے احباب ... نے کتب منگوائیں ایجنسی کی حالت پر تاسف کیا۔ یہی تو وجہ ہے کہ ... اعتبار زائل ہو گیا ہمیں امید ہے کہ آئندہ آپ بھی ایسے اشتہارات کی اشاعت میں تائید نہ فرمائیں گے۔ جس میں شخصی نفع کے ضمن میں پبلک کا نقصان ہو۔ یہ مضمون بجنسہ درج اخبار فرماکر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ -- سید عبد الرحیم از حیدرآباد۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء

بے نظیر تصانیف

ناظرین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ احمدیہ بک ایجنسی قادیاں کی طرف سے ایک بے نظیر سلسلہ۔ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی لیکچرز اور مراسلات کا زیر طبع ہے جنکے نام خطبات و مکتوبات محمدیہ و صدیقیہ و فاروقیہ وغیرہ ہیں یہ تمام خطبات و مکتوبات بڑی محنت اور تلاش سے جمع کئے گئے ہیں اور اہل ہند کی سہولت کی غرض سے عربی عبارت کیساتھ ترجمہ اردو بھی دیدیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے قرن اول کے لوگوں کے حالات متعلق تقوے و طہارت اور ان کے طرز کلام و خطاب وغیرہ کا طریق معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی اسوہ حسنہ ہے جس کے اختیار کرانے کیلئے مسیحا و مجددین اور مامورین اس امت میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قلب اور روحانیت پر ایک خاص اثر ہوتا ہے امید ہے کہ کوئی فرد بشر ایسا نہ ہوگا۔ جو آنحضرت صلعم اور صحابہ کبار سے محبت رکھتا ہے اور پھر ایک نظر وہ انکو نہ دیکھنا چاہے

یہ خطبات الگ الگ کتاب کی شکل میں شائع ہونگے۔ قیمت کا سردست کچھ فیصلہ نہیں ہے مگر غالباً ۲ یا ۳ تک ہوگی

درخواستیں منیجر احمدیہ بک ایجنسی قادیاں کے نام آنی چاہئیں۔

جس کی کیفیت صحیح بخاری میں مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ کافروں پر ایسا قحط ڈالدے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب قحط کی شدت سے قریش جاں بلب ہوگئے تو ابوسفیان آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ ابوسفیان نے کہا کہ آپ کی قوم ایسی مصیبت میں گرفتار ہے مارے بھوک کے مری جاتی ہے آپ کیوں رحم نہیں کرتے اور اس قحط کے دفع ہونے کی دعا کیوں نہیں فرماتے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس عذاب پر بھی تو انہیں تنبیہ نہیں ہوتا اور اللہ کے سامنے عجز وانکسار نہیں کرتے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے جنگ بدر کا قتل مراد ہے۔

اب حیرت صاحب آپ خود غور کریں کہ اس موقعہ پر بیجا نکتہ چینی کر کے حضرت اقدس کو لکھا ہے کہ تم جھوٹے اور تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی۔ اس لئے میں اب آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں اور خاص طور پر مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ یاد کر کے یا تحقیق کر کے اور حساب لگا کر ہمیں آپ بتائیں کہ تم کتنی پشت کے جھوٹے ہو اور کب سے جھوٹ کی غلاظت تمہاری رگ و ریشہ میں سرایت ہوتی چلی آئی ہے۔ یاد رکھو۔ ہم نے اس مضمون میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے سارے تمہارے ہی الفاظ ہیں جو تمکو واپس دیئے گئے ہیں اگر آپ کا شیوہ اور مسلک ہم بھی اختیار کرتے تو جو چاہتے لکھتے۔ لیکن ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن تم یاد رکھو۔ کہ صرف نکتہ چینیاں کئے جانا شریفوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ اگر شرافت کا کچھ بھی حصہ تمہارے خمیر میں باقی ہے اور شرافت کے متعلق جو طولانی مضامین آپنے لکھے ہیں وہ درست ہیں تو آؤ اس ایک ہی معاملہ میں جسقدر عرصہ تک چاہو بحث کر کے فیصلہ کرو۔ ہم تیار اور موجود ہیں اب البدر کے ذریعہ جو بحث میں کرنی چاہتا ہوں وہ انقطاعی طور پر کرنی چاہتا ہوں۔

میاں حیرت کے عذاب والے مضمون مطبوعہ کرزن گزٹ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۰۵ء کی بابت جو کچھ البدر کے گذشتہ نمبروں میں لکھا جا چکا ہے اس تحریر کے بعد جب اس مضمون پر میں نے مزید توجہ کی تو خود حیرت صاحب اور دوسرے علماء کی تحریرات سے کوڑیوں نظائر مجھکو ملی ہیں۔ اور اب میں اسبات کے واسطے تیار ہوں۔ کہ ان نظائر کو کسی عام مجلس میں اس اہتمام کیساتھ بیان کر دوں کہ جو کچھ میں پیش کروں۔ وہ یا تو خاص میاں حیرت کے مضامین سے یا صرف ان علماء کی تحریرات سے اخذ کیا گیا ہو جن کی مدح و ثنا میاں حیرت بہت زور شور سے خاص الفاظ میں کر چکے ہوں۔ اگرچہ مجھے امید ہے کہ اس قسم کے نظائر سو سے بہت زیادہ میں پیش کر سکونگا لیکن ان میں بچاس نظائر خصوصیت کیساتھ ایسے صاف اور صحیح ہونگے۔ کہ ان پر خواہ کتنی ہی رد و قدح کیجاوے عام طور پر انکی بابت قطعاً یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ہمارے مدعا کو صفائی سے ثابت کرتے ہیں۔ اب چونکہ میاں حیرت نے اس عذاب والے مضمون کے متعلق نہایت حیرت اور شوخی سے کفار عرب کیساتھ ہمدردی کر کے اسبات کا اظہار کیا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونیکے قائل ہیں اسلئے وہ نعوذ باللہ مسلمانوں اسلام اور حضور انور صلعم کے صریح اور تلخ تر دشمن ہیں نیز اس قسم کا خیال میاں حیرت کے نزدیک رسول صلعم کیساتھ تبرہ بازی کرنا ہے وغیرہ وغیرہ اس لئے اب میاں حیرت کو میں نہایت زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہوں کہ وہ پنجاب کے دار الخلافہ لاہور میں ایک عام جلسہ میں اس مضمون پر ہم سے گفتگو کریں۔ اس جلسہ میں طرفین کی رضامندی سے دس آدمی بطور ثالث مقرر کر لئے جاویں گے۔ اور میں تمام نظائر اس اہتمام سے پیش کرونگا کہ وہ یا تو حیرت صاحب کی شائع کردہ تحریرات ہونگی یا قرآن شریف کے اُن ترجموں سے لئے گئے ہونگی جن کی بابت میاں حیرت لکھ چکے ہیں کہ ان میں خفیف سی غلطی کا بھی احتمال کرنا محال عقل ہے یا ایسے علماء کی تحریرات پیش کرونگا کہ جنکے علم و فضل کی آوازیں میاں حیرت کی تحریر کے موافق ہندکی چار دیواری سے نکلکر مسلمانوں کے ممالک مصر و شام میں پہنچی تھیں اور جس مسئلہ پر مکہ و مدینہ کے علماء میں جھگڑا ہوتا تھا۔ اس کے فیصلہ کیواسطے وہ ثالث بالخیر بنکر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اگر بچاس نظیریں پیش کر کے اپنے مدعا کو بھی ثابت نہ کر سکونگا۔ اور ثالث کی کثرت رائے سے میاں حیرت کو ڈگری ملجاویگی تو ان کے حرجہ وغیرہ کے عیوض اسی مجلس میں ایک سو روپیہ اُن کی نذر کئے جاویں گے لیکن بحالت دیگر ہم صرف ایسی تحریر جس میں حیرت صاحب کے ہی ہیٹنٹ الفاظ لکھے جاویں گے جو انہوں نے مرزا صاحب کیلئے استعمال کئے ہیں حیرت صاحب کو دستخط کر کے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اپنی رکابی مذہبی اور جو فروش گندم نمائی کیوجہ سے میں خود ان تمام فقرات و الفاظ کا مصداق ہوں۔ جنکو اپنے لئے واپس لیتا ہوں۔ اس صاف اور سیدھے طریق فیصلہ سے اگر میاں حیرت نے روگردانی کی تو وہ اپنے فعل سے

مختلف نوٹ اور ریمارکس

کیا جاپان میں طاعون نہ ہوگا

کچھ عرصہ گذرا ہے کہ رائے بینا تھ صاحب بہادر سیشن جج صوبجات متحدہ نے اخبار پائینیر میں دفعیہ طاعون کے لئے دعا کے واسطے تجویز پیش کی تھی۔ کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک روز بالاتفاق مقرر کر کے سرکاری طور پر رخصت لیکر خداوند تعالیٰ سے بمنت وزاری دعا کریں۔ رائے صاحب کی یہ تجویز بذات خود بہت معقول تھی۔ وہ درست حق سے اس نتیجہ پر پہونچے کہ واقعی یہ خدا کا عذاب ہے۔ اور جب تک اس سے التجا نہ کی جاوے کہ وہ دور ہو تب تک یہ دور نہ ہوگا مگر افسوس ہے کہ بعض خدا سے دور افتادہ مادہ پرست لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اور اسے خدا کیطرف منسوب نہیں کیا۔ اور باوجود تجارب کثیر کے جو آجتک ہو چکے ہیں طاعون کا باعث مادی غلاظت کو قرار دیا ہے۔ اور اس کی نظیر میں جاپان کو پیش کیا ہے۔ کہ صفائی کی وجہ سے وہاں طاعون نہیں ہوتا۔ ہمیں شک نہیں کہ طاعون باعث غلاظت ضرور ہے مگر وہ روحانی غلاظت ہے اور جب تک کہ روحانی پاکیزگی اختیار کیجاویگی تب تک یہ عذاب ہرگز دور نہ ہوگا۔ اور یہ بھی بالکل غلط ہے کہ جاپان میں اگر ابتک طاعون نہ ہوا۔ تو آئندہ بھی نہ ہوگا جس حالت میں کہ چوہے وہاں مرتے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ وہاں طاعون کی تخمریزی ہے تو اب آئندہ کی یہ پیشگوئی کرنی کہ وہاں ہرگز نہ ہوگا۔ کمال جہالت پر مبنی ہے۔ ایسے مدعی ذرا پیشگوئی تو کریں۔ اور پھر مزا دیکھیں۔ اور کیا آجتک ہندوستان میں صفائی کا کم انتظام ہوا ہے۔ جو طاعون پڑ گئی۔ ایک شہر کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ صفائی کا حقہ نہیں ہوئی مگر بہت سے ایسے محلے اور مکانات ہیں کہ باوجود کمال صفائی اور انتظام ڈس انفکشن کے پھر بھی وہ نشانہ طاعون ہو چکے ہیں۔ اور قرآن شریف کے رو سے یہ ضروری امر ہے۔ کہ کوئی قریہ (بستی) ایسا نہ رہیگا جہاں طاعون بصورت عذاب یا اہلاک اپنا چہرہ نہ دکھاوے گی پس یہ خیال کہ جاپان اس سے محفوظ رہیگا۔ بالکل بے سروپا ہے۔

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ

سوامی دھرمانند مہا بھارتی نے اخبار امرت بازار پترکا میں ایک نیک خیال اظہار کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان گریجوایٹ جو عربی اور انگریزی کے مذاق میں پوری دستگاہ رکھتا ہو۔ قرآن شریف کا صحیح ترجمہ انگریزی میں شایع کرے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ آجتک جسقدر تراجم انگریزی میں ہوئی ہیں وہ صحیح نہیں۔ ان کا موخرالذکر خیال بیشک درست ہے۔ لیکن کسی مسلمان گریجوایٹ کا قرآن کے مفہوم کو زمانہ موجودہ کے خیال سے راست راست ادا کر دینا ایک مشکل امر ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور جو خدا کی طرف سے اسے سمجھے وہی اسے ادا کر سکتا ہے۔ یا کوئی ایسا گریجوایٹ جو امام الزمان علیہ السلام کے زیر سایہ وحی کی روشنی میں تربیت یافتہ ہو۔ اس خدمت کو بجالا سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دھرمانند مہا بھارتی کو آجتک ان حقائق اور معارف سے بالکل لاعلمی ہے جو کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اظہار فرمائی ہیں۔ اور نہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کرشن اوتار سے واقف ہیں۔

سر منڈانا فرض نہیں

۴ مارچ کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ بلاد اسلامیہ میں سر منڈانا فرض ہے اور یورپ میں ضروری نہیں اسلامی شریعت کی اصطلاح میں جب فرض کا لفظ آجاوے تو اس کے خاص معنے ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق دینیات سے ہوتا ہے۔ اگر پیسہ اخبار نے بھی اسے کسی دینی معلومات کی بنا پر لکھا ہے تو یہ غلط ہے اور سر منڈانے کو آئمہ دین نے مکروہ جانا ہے حتے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں من حلق فلیس منی جو سر منڈاوے وہ میرے مشرب میں سے نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ اور صحابہ کبار کی یہ سنت تھی۔ کہ ہمیشہ سر منڈاتے مگر ملکی رواج ہونے کے باعث یہ ایک اسلامی نشان بلاد اسلامیہ کا قرار دیا گیا ہے۔ تو بھی یہ ایک بدعت ہوگی جو کہ ضلالت کا حکم رکھتی ہے

وید الہامی نہ رہے

جیسے انسان کو خود فنا لگی ہوئی ہے ایسے ہی جسقدر کاروبار اس کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں ان کو بھی فنا لگی رہی ہے وید کے پرستار سے الہامی کلام مانکر یہ حصوں تک پھر سام۔ الخ

ہیں بانٹنے لگے اور سارا دارومدار اس پر اسلئے تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے مگر اب آریہ سماج کے منتخب ممبروں اور راہنماؤں نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ سماج کے بانی و بانند کے اصول پر ان کو نہ بھرانت اشور کی گیان سوتر برہان الہام ایزدی ماننا ہرگز لازمی نہیں ہے کیونکہ آریہ سماج کے دس نیموں میں جنکو قبول کر کے ہر ایک ہندو آریہ سماج کا ممبر بن سکتا ہے۔ اس عقیدہ کا کوئی ذکر نہیں۔ انشاء اللہ اس پر ایک مفصل آرٹیکل آئندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

آریوں کی اپیل نامنظور

ناظرین کو یاد ہوگا کہ آریوں نے ایک کتاب جین مت سمبھشا چھاپ کر سناتن دھرم پر خطرناک خلاف واقعہ اور بے بنیاد حملے اپنی عادت کے موافق کئے تھے ان پر لائیل کا مقدمہ دایر ہوا جسپر پنڈت شیو دت شرما پر پانصد روپیہ جرمانہ اور رام چند مالک مطبع پر دو سو جرمانہ ہوا تھا۔ اور رام کشن کو ایک سال کے مچلکہ کی سزا ہوئی تھی۔ اسکی اپیل صاحب سیشن جج بہادر دہلی کی عدالت میں ہوئی جسکی پیشی ۲۸ فروری اور پھر ۳ مارچ مقرر ہوکر آریوں کی بدقسمتی سے اپیل نامنظور ہوا۔ کیا آریہ صاحبان میں سے کوئی ہے کہ اپنے پرمیشر سے اطلاع پاکر ان مقدمات کے انجام کی خبر دے۔ ان کی ناکامی اور سکوت سے غور کن طبایع کیلئے حضرت مسیح موعود کے مقدمات کے انجام کی پیشگوئی میں کئی نشان الٰہی ہیں۔

منصف مزاج ہندو

ایک ہندو اخبار لاہور سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے خواہ کسی خیال سے ایک ایسے میدان میں ہندو مسلمانوں کو قدم رکھنے کی ترغیب دی ہے جو انجام میں نہایت ہی مفید نتایج کا باعث ہوگا ہمیں یقین ہے کہ جب اہل اسلام ہندوؤں کے بزرگوں کو عزت کی نظر سے دیکھیں گے تو ہندوں کو دیوانہ کتے نے کاٹا کہ خواہ مخواہ اہل اسلام کے بزرگوں کے شان میں خرافات بکیں اور جب اطراف سے ایکدوسرے کے پیشواؤں کا وقار اور احترام مدنظر رہیگا۔ تو وہ رنجشیں جو ان دونوں سربرآوردہ قوموں کے درمیان بعض جاہلوں کیوجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ جلد مبدل بہ اتحاد ہو جائیں گی ہم اس دن کا شوق سے انتظار کر رہے ہیں مگر جب تک دونوں قوموں کے معزز اور مقتدر لیڈر اس بارہ میں تقدس مآب مرزا صاحب سے سبق نہ لیں ہماری آرزو کا پورا ہونا محال نظر آتا ہے کاش کبھی خواہ نمایاں ملک و قوم اس نکتہ کی طرف جلدی غور کریں۔

ہمیں افسوس ہے کہ اتحاد کا لکھنوی ایڈیٹر باوجود دعوے اتحاد کے اس صحیح نتیجہ پر نہ پہونچ سکا جسپر اب خود ہندو لوگ اپنی دوراندیشی سے پہونچ رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب کا دعوے اتحاد کے لئے روح کا حکم رکھتا ہے۔ مگر ایڈیٹر اتحاد نے اپنی پولیسی کو ترک کر کے اپنے رسالہ میں اس دعوے پر پھبتیاں اڑائی ہیں جسپر ہم نے صبر سے کام لیا اور یہ اسکا نتیجہ ہے کہ خود ہندو اخبار لکھنوی ایڈیٹر کے خیالات کو پایہ سے گرا ہوا ثابت کر رہا ہے۔

درخواست دعاء

خاکسار ایڈیٹر کیطرف سے حضرت مولانا نورالدین صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کے لئے صحت کامل کی دعا کی درخواست ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار عام آنریبل خلیفہ صاحب پٹیالہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے مرض مراق کو اب تخفیف ہے برادران احمدی دعا برابر کرتے رہیں

یار محمد خاں صاحب بارہمولہ کشمیر سے اپنے والد مرحوم راجہ عطا محمد خاں صاحب احمدی کی مغفرت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیر بمبئی اپنے مرحوم برادرزادہ حسن میاں کی نماز جنازہ اور مغفرت کی دعا کی التماس کرتے ہیں۔

طاعون کا خطرناک عذاب جو آنیوالا ہے اس کی خبر حضرت مسیح موعودؑ نے دی ہے اور موسم کی حالت بتلا رہی ہے کہ گرانی غلہ کا عذاب بھی ضرور کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے اسلئے ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہونا چاہئے کہ اپنی کل دوسرے بھائیوں کیلئے ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رہنے کیلئے قبل از وقت دعاؤں میں مصروف ہوں تاکہ خدا تعالیٰ نزول عذاب سے پیشتر اپنی رحمت سے سب کو امن میں رکھے

محمد علی صاحب احمدی سٹروعہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کا بھائی علی احمد ورنیکلر سکول اجمیر میں پڑھتا ہے ان کے امتحان میں کامیابی کی دعا فرماویں جو کہ ۲۰ مارچ کو ہونا ہے

میری اہلیہ کو اب آرام ہے مگر میرا بچہ بنام عبداللہ بیمار ہے اس کیلئے درخواست دعائے صحت و صلاحیت ہے (ایڈیٹر)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک پوری صاف نہیں ہے تاہم آپ دن کی نمازوں میں اکثر شامل جماعت ہوتے ہیں اور گاہے گاہے قبل از نماز عشا بھی مجلس فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو الحمدللہ کہ مرض اسہال سے بالکل آرام ہے۔ مگر آپ کے بائیں ہاتھ میں ایک عرصہ سے درد ہے۔ مگر باوجود اس تکلیف کے آپ اپنے فرائض منصبی کے سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہ کر اس امر کا عملی سبق دیتے رہتے ہیں کہ ایک مومن کو کس طرح خدمات دین میں مصروف رہنا چاہئے۔

حضرت مولانا عبدالکریم اور محمد علی صاحب بخیر و عافیت تندرست ہیں

۷ مارچ کو موسلادھار بارش قادیان میں ہوئی۔ اوسے ہی سا تھ تھے۔ ابتدیت کی سخت تکلیف ہے۔ مگر سردی نسبتاً کم ہے۔ آفتاب کئی کئی روز نظر نہیں آتا۔

محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم احمدی بٹالہ انجمن احمدیہ کی قیام میں مصروف ہیں آپ نے احمدی مسجد میں امامت کے لئے ایک احمدی حافظ صاحب کو طلب کیا ہے۔

حسن میاں صاحب احمدی برادر زادہ زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیر بمبئی ۹ ذوی الحجہ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مستری احمد دین صاحب احمدی بھیرہ اور منشی محمد عبداللہ صاحب مدرس کالج پٹیالہ۔ اور محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم بٹالہ نے **الوصیت** کے اشتہارات کثیر تعداد میں مفت شایع کئے۔ جو کہ خلق اللہ کی ہمدردی کا بیّن ثبوت ہے۔

نیا ماہوار رسالہ

سنہ ۱۹۰۳ء میں میں نے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے کی تجویز کی تھی۔ مگر ایڈیٹوریل شاف کے میسر نہ ہونے اور اپنی کمال مصروفیت ہونیکی وجہ سے اس کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ لیکن اب جب کہ ان دنوں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے سامان میسر آگئے ہیں۔ کہ جس سے اخبار اور رسالہ کی ایڈیٹری میں مجھے کافی مدد ملسکتی ہے تو میں نے بعض وجوہات پر کارخانہ کی فارغ البالی اور ایک ضرورت حقہ کو مدنظر رکھکر اس کے اجراء کا ارادہ کیا ہے۔ قیمت صرف عہ سالانہ ہوگی۔ اور اس رسالہ کی خدمت کا بڑا حصہ احمدی سلسلہ کے ہندوستانی بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے حملوں کا یعنی اعتراضوں کا جواب دینا ہوگا۔ اور ۲۴ اور ۳۲ صفحوں پر بہت عمدہ و اعلیٰ کاغذ پر پیش ہوا کریگا مفصل آرٹیکل آئندہ نمبر میں اس کے متعلق ہوگا۔ اور غالباً اپریل یا مئی میں اس کا اول نمبر شایع ہو۔

مشک خالص کی شناخت

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب حکیم الامتہ نے ایک صاحب کو مشک خالص کی جو شناخت بتلائی تھی وہ پبلک کے فائدہ کی غرض سے درج اخبار کیجاتی ہے

(۱)۔ مشک میں ایک لوہے کی پتلی سیخ کو رکھکر اسے آگ پر رکھو۔ تو اس کا دھواں سفید ہوگا۔ اور غیر خالص کا سفید نہ ہوگا۔

(۲)۔ اول ایک سوئی کو ہینگ میں چبھوکر سونگھو۔ پھر اسی کو مشک میں چبھوکر سونگھو اگر ہینگ کی بو مطلق نہ رہی۔ تو مشک خالص ہے۔

(۳)۔ خالص مشک کا مزا زبان پر قدرے ترشی لئے ہوئے ہوتا ہے اور اس کے کھاتے ہی نازک اور فہیم آدمی کی پیشانی گرم ہو جاتی ہے۔ غیر خالص میں یہ باتیں نہیں ہوتیں اور غیر خالص کا چھیچھڑا زبان پر رہتا ہے۔ اور خالص بالکل گھل جاتا ہے۔

بقایہ دار احباب چندہ ارسال کریں۔ ورنہ وی پی کے لینے کے لئے طیار رہیں۔

۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

جلد ۱ | ۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ سنہ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۶ ۔ اپریل ۱۹۰۵ سنہ ء | نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اطلاع

مین بڑی خوشی سے یہ چند سطرین تحریر کرتا ہوں ۔ کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر فضلے الہی سے [illegible]ت ہوگئے ہین مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آگیا ہے یعنے ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر ایک طور سے لایق جن کی خوبیون کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہین ہین یعنے مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام منشی محمد افضل مرحوم ہوگئے ہین ۔

میری دانست مین خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اُٹھی ہے ۔ کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا ۔ خدا تعالےٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے ۔ اور اُن کے کاروبار مین برکت ڈالے آمین ثم آمین ۔

خاکسار میرزا غلام احمد ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۳ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء

میرا دل گوارا نہین کر سکتا تھا ۔ کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رک جاوے ۔ البدر کا چند روزہ وقفہ مجھ کو نہایت درست اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے تدبیر نکالی ہے کہ میان سراج الدین عمر جنکو دینی امور اللہ تعالیٰ سے خاص جوش بخشا [illegible] ہے ۔ اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت اللہ یون جلوہ گر ہوئی کہ اسکی ایڈیٹری کیلئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول قادیان کو منتخب کیا گیا ۔ اور اس تجویز کو حضرت امام نے بھی پسند فرمایا میں یقین کرتا ہوں کہ تمام ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت خوش ہون گے

نور الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس ...

الدعوت

آسمان بار د نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین

اے ... بزرگ ... میں

چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جلشانہٗ کی کھاکر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہوگئے ہیں کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اوس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہونگے۔ جو انکے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ پس تم سوچکر دیکھو۔ کہ یہ دن کیسے ہیں؟ جو تم دیکھ رہے ہو سچ کہو کہ کبھی تمہارے باپ دادوں نے سُنا تھا۔ کہ جس زور سے اب ملک کو طاعون کھا رہی ہے۔ کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچا دیا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا کر دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا؟ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دئیے گئے۔ بلکہ سالہا سال ان کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی۔ اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں اور یہ تو پرانی باتیں ہیں ممکن ہے کہ اکثر لوگوں کو بھول گئی ہونگی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدظنی یہ تینوں جس جگہ اکٹھی ہو جائیں۔ وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے۔ خدا کے وعدے بھی ایمانداری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو۔ وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھکر ایسا دل سے اتار دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک تنکہ توڑ کر پھینک دیا جائے۔ غرض میں اس وقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جنکے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیت جسکو میں نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا یہی اشتہار الحکم نمبر ۔ جلد ۹ کے صفحہ ۱۱ پر ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں وہی الہام شائع ہوا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جسکی صبح ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے میری زبان پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ ایک عذاب الٰہی سے مرجانے کو ہے نہ مستقل سکونت کی جگہ نہ عارضی سکونت کے مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔ اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالےٰ نے اپنی وحی پاک سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا۔ اور یہ پیشگوئی بھی اسی الحکم ۲۴ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب اے عزیزو! سوچ لو۔ کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔ دیکھو کتابوں میں لکھا گیا تھا۔ کہ مہدی موعود کے زمانہ میں کسوف خسوف ہوگا۔ اور مسیح موعود کی نسبت خود عیسائی صاحبوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑیگی۔ یعنے طاعون۔ اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کریگا۔ اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان تمام علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر جبکہ تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں پچیس سال سے اس وقت موجود ہوں۔ پس میرے بعد کس کا انتظار کروگے۔ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجب سخت دلی ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کیطرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا۔ جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں۔ جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائینگے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ وہ خدا سے لڑتا ہے۔ کہ تو نے کیوں ایسا کیا۔ حالانکہ ایسی غلطیاں یہود سے بھی ہوتی رہی ہیں اور ان کے علماء بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں۔ کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ۔ عزیزو! شرم اور حیا کرو۔ کہ خدا کے دن آگئے اور آسمان تمہیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے۔ جن کی تمہارے آبا و اجداد کو خبر نہ تھی۔ مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھاویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد ۔ ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۵ عیسوی

---

* جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضاء و قدر کا جنگ ۔ منہ ۔ ‡ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۳۰ پر بھی یہ الہام شائع ہو چکا ہے ۔ منہ ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے سب حمد اور ثناء جو سب کا خالق ہے اور سب کا مالک ہے اور رازق ہے - دیکھتا ہی اور سنتا ہے - غفور الرحیم ہے - ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے - اور ہمیں صراط مستقیم پر چلاتا ہے - اور حسنات عطا کرتا ہے اور اعمال صالح کی توفیق دیتا ہے - کوئی قوت نہیں اُسکی قوت کے سوائے اور کوئی طاقت نہیں اُسکی طاقت کے علاوہ - وہ سب پر غالب ہے اور سب شے اُسکی خادم ہے - اور جسکے لئے دروازہ کھولے اُسپر کوئی بند نہیں کرسکتا - اور جسپر وہ بند کرے اُس کے لئے کوئی کھول نہیں سکتا - وہ حی اور قیوم ہے - وہ زندگی ہے اور زندگی کا سرچشمہ ہے اور اُسی کے ساتھ سب کی زندگی ہے - وہ ایک اللہ ہے اور وہ ایک ہی اللہ ہے - وہ اوّل اور آخر ہے - وہ ظاہر ہے اور وہ باطن ہے - وہ آدم کا رب وہ نوح کا رب - وہ مبارک ابراہیم کا رب وہ اسمٰعیل و اسحٰق کا رب وہ موسیٰ کا رب وہ داؤد و سلیمان کا رب و عیسیٰ کا رب وہ نبیوں کے سردار محمدؐ کا رب وہ ہمارے سردار و امام احمدؐ کا رب - رب العالمین - کیسا حسین کیسا محسن کیسا پیارا - ہزاروں ہزار اور ملیونوں ملیین سلام اور صلوٰۃ اور برکات اور رحمتیں نازل ہوں اُس محمدؐ پر جس نے ہم کو ایسا رب سنایا اور دکھایا اور ملایا اور اُس محمدؐ کے جانشین احمدؐ پر جس نے اس زمانہ میں پھر توحید الٰہی کا جھنڈا بلند کر دیا اور خشک زمین اپنے نیم شبی آب چشم سے سیراب کرکے مُردوں کو زندہ کر دکھایا - اے خدا : اپنے عاجز بندے کے گناہ معاف کر اور پردہ پوشی فرما اور اپنی مغفرت میں لے - اللّٰھم رب اغفرلی ذنبی و اخساء شیطانی و فک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ - اے خدا ہمارے گناہ بخش ہماری خطائیں معاف فرما - کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں - ہمیں صراط مستقیم پر چلا - دین محمدی کو علو عطا فرما اور اُس کے مخالفوں کو پست و ذلیل کر دے - ہمیں ناصران دین حق میں سے بنا - اپنی مخلوق پر رحم فرما اور انہیں توفیق دے کہ تیرے رسول کی اطاعت کریں اور اس سے مونہہ موڑ کر ایک طرف نہ ہو جائیں - ہم پر رحم فرما کہ ہم معاصی کو ترک کریں اور زندگی بھر اُن سے بچیں - ایسے شغل سے ہم کو بچا جو ہمارے لئے مفید نہیں اور وہ باتیں ہمیں سمجھا اور سمجھا اور عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے - سب آسمان و زمین کا ابتداء تجھ سے ہے تو ذوالجلال والاکرام تو صاحب عزت التی لاترام ہے - تیرے نام میں برکات ہیں اُسی نام کے ساتھ میں اس کام کو شروع کرتا ہوں جو خدمت دین اسلام کا کام ہے اور تیرے فرستادہ برگزیدہ مسیح موعودؑ کی خدمت گذاری ہے - اس میں اپنی برکت اور رحمت اور اپنی رضا رکھ لکھنے والوں اور لکھانے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے - روپے خرچنے والوں اور مدد کرنے والوں کام کرنے والوں کے لئے - اور سننے والوں اور سنانے والوں کے لئے - اور اس عاجز بندے کو اپنے پاک کلمات عطا دالقا والہام فرما جو دلوں میں قائم رہنے والی تاثیر کریں اور مخلوق کو تیرے راہ پر لادیں اور دین کے دشمنوں پر حجت قاطع قائم کریں - اللّٰھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی - اللّٰھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ - اللّٰھم رب اجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین - رب اشرح لی صدری ویسرلی امری اور دنیا و آخرۃ میں حسنات عطا فرما حضرت ابی الکرم حکیم مولوی نورالدین صاحب کو قرآن جنکی جان ہے اور جنکے درس قرآن سے اس اخبار کے ناظرین نے آجتک فائدہ اٹھایا اور آئندہ مستفید ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ - اور ایسا ہی دنیا و دین کی نعمتیں اور برکتیں عطا فرما - قوم کے لیڈر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جنکی دردمندانہ پر تاثیر نصائح و وعظ انسان کو حقیقی عاشق مزاج بنا دیتی ہیں اور اپنی بخشش اور رحمت اور برکت نازل کر - میرے مکرم دوست حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے پر جنہوں نے اس اخبار کے انتظام کی ماتحتی کا فخر عطا فرمایا ہے - رحمت و مغفرت نازل کر محمد افضل خاں کی روح پر جس نے البدر اخبار کی بنیاد رکھی تھی اور اب تک چلایا تھا اُسے جزائے خیر دے اور جنت میں اچھی جگہ دے - اور نیز رحمت و برکت نازل فرما اس اخبار کے پروپرائیٹر میاں معراج الدین عمر پر جس نے اپنی فراخ حوصلگی سے دوبارہ اسکو نئے سرے سے جاری کرنیکا بوجھ بھی پھر اپنے سر پر اٹھایا ہے - اور اور بھی ترقی عطا فرما ہمارے پرانے دوست الحکم کو جو اس سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے - برحمتک یا ارحم الراحمین - ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکفرین - ربنا لاتشمت بنا الاعداء ربنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین - ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ - اللّٰھم صل علی محمد و علی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم و بارک وسلم انک حمید مجید - برحمتک یا ارحم الراحمین - آمین ثم آمین - عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳ - مارچ ۱۹۰۵ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہُوا - سَلَامًا سَلَامًا -

یکم اپریل ۱۹۰۵ء - رات کے وقت نزول وحی ہُوا - مَحَوْنَا نَارَ جَھَنَّمَ - ہم نے جہنم کی آگ کو محو کیا - فرمایا اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شائد اللہ تعالیٰ اب قریباً طاعون کو دنیا سے اٹھانے والا ہے - واللہ اعلم - یا یہ کہ اِس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے -

۳ - اپریل ۱۹۰۵ء - موت دروازے پر کھڑی ہے -

۴ - اپریل ۱۹۰۵ء - رؤیاء - دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے - اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے - ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی - اُسی وقت معلوم ہُوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہنکر کھڑا ہے اُسوقت میں نے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے - تب دو فرشتے اور ظاہر ہوگئے اور تین کرسیاں معہ بچھ گئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جسکی تیز آواز سنائی دیتی تھی - اُنکے اس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا - میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہوگئی)

اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے - اِسکی تعبیر یوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُسکا نظام درست ہو جائیگا - سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے - کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں -

۵ - اپریل ۱۹۰۵ء - کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ - فرمایا بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوگئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے وہ لوگ جو اُن پر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُنکو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے - اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بیجا حملہ کرنیوالے لوگ روک دیئے جائینگے اور ایسے نشان ظاہر ہونگے کہ انکی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا -

۶ - اپریل ۱۹۰۵ء - کوئی روح کہتی ہے "مہمان وہ جہان چھوڑ دیا ہے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اس جہان سے گذر جائے گا -

محمد افضل مرحوم

اس مرحوم بھائی کے ایثار کا گہرا مطالعہ کرکے مجھے ایک بات عجیب نظر آئی ہے۔ اور وہی اس قابل ہے کہ طالبان حق و رشاد کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے۔ گذشتہ زندگی مین جہان تک مجھے معلوم ہے۔ ہمارا یہ ماسوف و مرحوم بھائی کبھی نہ تو اس قابل ہوا۔ کہ نمونہ ٹھہرتا۔ اور نہ اس کے حالات اور تقلبات دیکھنے اور برتنے والون کی نگاہ مین شہرت عام اور بقائے دوام کے استحقاق کا کوئی نشان رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی زندگی بہت ہی محدود ہے۔ مگر ایک عارف کی بازدید کے لحاظ سے ابدی اور نہایت بابرکت ہے

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دنیا کے دل کش نظارہ گاہون کے فرحت بخش ہواؤن مین پیٹ بھر کر سیر کرنے کے بعد ہمارے مغفور بھائی کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب فانی اور خیالی تھیٹر ہے۔ اور ان ناپائیدار لذتون پر سرنگون ہونے کا انجام اچھا نہین۔ اس روحانی تبدیلی نے انہیں قادیان کی طرف متوجہ کیا۔ جو ابدی اور باقی لذتون اور واقعی روح افزا نظارون کی سارے جہان مین ایک جگہ ہے اس کشش اور میلان کی انہون نے بلا مدافعت پیروی کی۔ قادیان مین آئے۔ چند روز رہے۔ پورے بے سامان اور عیال کثیر اور بظاہر معاش کا کوئی امید دلانے والا منظر نہین۔ بایں ہمہ صدق دل سے عزم کر لیا۔ کہ جو ہو سو ہو۔ یہان سے نہین جاؤن گا۔ یہ ایک فقرہ یا عہد ہے۔ جو بہت سے موہنون سے نکلا۔ میرے کانون نے سنا ہے۔ اور میرے حافظہ نے یاد رکھا۔ مگر کہنے والون نے آخر کار ایسا دکھایا کہ انہون نے منہ سے کوئی مردانہ بات نہیں نکالی تھی۔ بلکہ تھوک پھینکی تھی۔ خدا تعالے نے بھی ان کے دل کو دیکھ کر ان کے عہد اور وعدہ پر توفیق نازل نہ فرمائی۔ مگر مرحوم ... محمد افضل کے خلوص نیت کا ثبوت خواتیم اعمال نے دیدیا اور سب قیل اور قال کا خاتمہ کر دیا۔

مرحوم کے دل مین مدت سے خیال تھا کہ قادیان مین ایک اخبار نکالا جائے۔ اس مضمون کا ایک مفصل خط ایک دفعہ انہون نے افریقہ سے مجھے لکھا تھا۔ یہان وہ قیام کے عزم بالجزم اور دوام سکونت کے اسباب کے تلاش اور نگہداشت نے انہین اس ارادہ پر پختہ کر دیا۔ اور آخر انہون نے فیصلہ کر لیا کہ فلاح دارین کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس سے قوم کی خدمت بھی ہوگی۔ اور قوت لایموت بھی مل جائے گی۔

البدر نکلا۔ مختلف اوقات مین نہین۔ شروع سے آخری دم تک اس کی راہ مین انہیں مصیبتین اور روکاٹین پیش آئین۔ شاید کم ہی لوگ واقف ہون گے مرحوم اور اس کے عیال نے بسا اوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو گئے۔ اور اکثر خشک نون مرچ کے ساتھ بچی کچی سی روٹیان کھا کر گذارہ کیا۔ بچی کچی مین نے اس لئے کہا۔ کہ ایندھن خریدنے کی طاقت بھی نہ ہوتی۔ نہ صرف بچے پھٹے پرانے کپڑون مین ادھر ادھر پھرتے نظر آتے ۔۔ بلکہ خوبصورت نوجوان باپ بھی اسی رحم انگیز ہیئت مین باہر نکلتا۔ اور کاروبار کرتا ہے۔ ایک لائق اور بہتون سے افضل منشی۔ انگریزی مین عمدہ دستگاہ رکھنے والا۔ باہر نکل کر خوب کمانے اور عمدہ گزران والا۔ کون سی بات تھی جس نے اسے ایسی زاہدانہ زندگی کے اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت اور آپ کی معیت کی لذت

غرض مرحوم کے اخلاق مین یہ استقامت اور استقلال کا خلق مجھے قابل قدر اسوہ نظر آیا ہے۔ یہی وہ نور ہے جس سے اللہ تعالے ملتا ہے۔ اللہ تعالے ہمارے نوجوان بھائی کو جوار رحمت مین جگہ دے اور ان کی استقامت کے نمونہ سے بہتون کو مستفید کرے۔ آمین

عبد الکریم ۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء

مندرجہ ذیل مرثیہ میرے مکرم بھائی مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب نے برادرم محمد افضل خانصاحب کی وفات پر لکھکر الحکم مین درج ہونے کو بھیجا تھا۔ مین نے اس مرثیہ کے اندراج کے لئے بدر کے پہلے نمبر کو بہت موزون سمجھا۔ اس لئے بدر مین چھاپ دیتا ہون۔ (ایڈیٹر الحکم)

مرثیہ ترکیب بند بر وفات حسرت آیات ۔ بابو محمد افضل خان صاحب ایڈیٹر البدر۔ از عاجز محمد نواب خان ثاقب تخلص مالیرکوٹلوی میرزائی

بند اوّل

دوستو اک سناؤن غم کی بات ۔ دوست اپنا بچھڑ گیا ہیہات
خادم دین محمد افضل خان ۔ جنمین تھین مسیح احمدی کی صفات
ہاتھ احمد کے ہاتھ مین دیکر ۔ ماری دنیا کے سر پہ اس نے لات
ایسے پر دل عزیز کو کھو کر ۔ کیسے ہوگی تلافی مافات*

… اسے گھنا کیا
چھپ لیا ہے بدر مین پہر

بند دوم

دل کی بستی جو حرص سی تھی سوتی ۔ تا کویان مین رسائی تھی دہوتی
کر رہا تھا تہیہ ایمان ۔ جو گئی رات اور دن دونی
ہولیا ساتھ ساتھ موسیٰ کے ۔ چھوڑ فرعونی اور قارونی
ظل احمد کے سایہ مین اس کو ۔ مانگی عزت ہمایونی
مال دنیا کی تھی کمی لیکن ۔ دولت دین کی تھی افزونی

مال دنیا نہ تھا پہ تھا دلشاد
نیک اولاد سے تھا گھر آباد

بند سوم

ان مین ایک ہونہار تہا بچہ ۔ جس کا تھا پیارا نام عبد اللہ
چلبلا اور اسپہ باتمکین ۔ شوخ اور اسپہ شرم کا پتلا
بھوک مین سیر چشم رہتا تہا ۔ پیاس مین آب صبر کا پیاسا
گھر سے باہر تھا کہیل کے اندر ۔ اوس لے اور مینہ مین بھیگ کر لیکا
مادر مہربان کی شفقت سے ۔ گرم توشک رضائی مین دیکا

گرمی سردی سے پھر بخار ہوا
پنجۂ مرگ کا شکار ہوا

بند چہارم

اُف نہ کی باپ نے ذرا ڈر سے ۔ آہ تک بھی نہ کھینچی اندر سے
پی گیا دل ہی دل مین صبر کے گھونٹ ۔ منہ مین کچھ بھی گیا نہ باہر سے
ایک ان رات چپ رہا افضل ۔ شور و شیون نہ کچھ اٹھا گھر سے
آنکھین پتھرا گئین نہ نکلے اشک ۔ بہتے دیکھا ہے پانی پتھر سے
دل کے جذبات پر رہا قابو ۔ ذکر نام خدائے اکبر سے

صبر کا جام پی کے لیٹ گیا
اپنی ہستی کی صف لپیٹ گیا

بند پنجم

ترجمان تھا دم مسیحا کا ۔ شہ زبان تھا کلام عیسیٰ کا
یوسف مصر احمدی کا غلام ۔ ذکر چھوڑو بیان زلیخا کا
رخ احمد کا وہ فدائی تھا ۔ ہالہ تھا اپنے ماہ سیما کا
جتنی سنتا تھا اتنی لکھتا تھا ۔ جوش دل مین تھا حق کے دریا کا
دور بیٹھے ہم اس سے سنتے تھے ۔ وعظ حق کا سر چلیپا ۔ کا

افضل پاک خو بخاک برفت
پاک مے بے عیب دپاک برفت

---

*۔ اس مین شک نہین۔ کہ البدر کو زوال لازم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا نام بدر ہے اور وہ بلا الف لام تعریف کے ہی اور وہ وہی ہے جسے قرآن کریم نے الفرقان فرمایا ہے۔ اس مین کفر اور اسلام مین فیصلہ ہوا۔ ہمارے مرحوم افضل نے ناواقفیت سے بدر پر الف لام لگا دیا۔ ہمین شک نہین کہ مرحوم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے البدر (چودھوین رات کا چاند) تھا۔ لاجرم ایک منزل پوری کرکے اپنے مولیٰ سے جا ملا۔ مگر بدر کو تو زوال نہین وہ تو ہمیشہ …

*۔ مولانا ثاقب ۔ گھبرایئے نہین۔ اللہ تعالی صابرین کو بہتر بدلہ دیتا ہے۔ چنانچہ البدر کو نعم البدل ملگیا یعنی میرا محترم بھائی صادق (یعقوب علی)

مزار
تمہارا پڑھا خطو سارے سب
نافع الناس تھا وجود تیرا
پھر بھی ملنے گا یار لوگوں سے

بھاگ مین گے تیرے غم کو ہم اے دوست
قوم دیکھی ایسے کہاں دوست
چھوڑ بیٹھا تو کیا ہم اے دوست
بھائی کیون منزل عدم اے دوست
تم کو اللہ کی قسم اے دوست

اچھا اللہ کی امان مین جا
جنت خلد کے مکان مین جا

بند ہفتم

پیارے افضل ترا خدا حافظ
تجھکو اللہ نے بلایا ہے
تجھکو ہم الوداع کہتے ہین
بخشیدینا اکہا سنا سارا
ہم نہ بھولین گے جیتے جی تجھکو

دور جا یا نہیں جا خدا حافظ
ہم نے رخصت کیا خدا حافظ
تیرے سب آشنا خدا حافظ
کہتے رہنا دعا خدا حافظ
یاد رکھنا بھلا خدا حافظ

تا قیا ۔ یار کو کرو رخصت
یار غمخوار کو کرو رخصت

خاکسار محمد نواب خانصاحب ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہ و تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ جسمین مرتد کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریرون اور افترا پردازیون کا مفصلہ جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ مین آریہ سماج اور اس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاء اللہ تاکہ ایسے پڑ کر نمر نارک ملک آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ والا بدزبانون سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کرین۔ اس کو ناحق بانس پر چڑھانے کا لطف اٹھائے رسالہ اختیار الاسلام تھوڑا رہ گیا ہے۔ احمدی احباب محسوم نرمین

تمام درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آئین

براہین احمدیہ

صرف پونے تین روپے مین عمدہ کاغذ خوشخط لکھی ہوئی ملیگی درخواستین بنام میان معراج الدین عمر معراج منزل نولکھا۔ لاہور

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ازواج مسیح ناصری ایک فاضل محقق عیسائی ۔ پریزیڈنٹ ہاڈ صاحب نے اپنے لیکچر مین بڑے زور و شور سے اس امر کو ثابت کردیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے نہ ایک بلکہ متعدد شادیات کی تھین۔ اناجیل مین حضرت مسیح کے ساتھ بہت سی عورتون کا ایسی بے تکلفی سے رہنا خود ایک نیک دل آدمی کے حسن ظن کو یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسے نے ان عورتون کو اپنے حق نکاح مین لاکر اس قدر بے تکلفی کا برتاو ان کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ جس کا ذکر خود مسیحی کتب مین درج ہے لیکن فاضل ہاڈ نے دو اور زبردست ثبوت اس امر کے واسطے پیش کئے ہین۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ جس برات پر حضرت مسیح کی والدہ شراب کے کم ہوجانے پر گھبرائی ہوئی آئی تھین۔ اور حضرت مسیح کو بھی اتنا فکر پڑا تھا۔ کہ نہایت توجہ خرچ کرکے اور خدا سے دعائین مانگ مانگ کر اس وقت کی خفت کو دور کرلیا۔ اس وقت خود مسیح ہی تھے۔ اور انھین کی شادی تھی چنانچہ صاحب مکان نے انھین کو طلب کرکے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا شراب کم نہین ہوا دوم یہ کہ وہ عورتین حضرت مسیح کو بالفاظ ربی بلاتی تھین۔ اور عبرانی زبان مین عورتین اپنے خاوند کو اسی طرح خطاب کرتی ہین۔ فاضل ہاڈ نے یہ دعویٰ صرف خیالی رنگ مین نہین رکھا۔ بلکہ اس کا اور اس کے سینکڑون ہم خیال دوستون نے اس پر عمل کرکے متعدد شادیان کی ہین۔ انھین مین سے ایک معزز صاحب سمتھ نام کی خط و کتابت اس عاجز کے نام بھی ہے۔ اور سمتھ صاحب نے مجھے اپنی تصویر معہ اپنی پانچ بیویون کی تصویر کے جو سب ایک ہی وقت مین اس کے زیر نکاح تھین۔ ایک گروپ مین میرے پاس ارسال کی ہین۔ جو اس وقت موجود ہے۔ اور جو چاہین۔ یہان ملاحظہ فرما سکتے ہین

ڈاکٹر ڈوئی مدعی نبوت کی بڑی سخت بیمار ہے تبدیلی ہوا کے لئے اس کو کسی جزیرہ مین بھیجا گیا ہے ۔ مینے اس کو ہمدردی کا خط لکھا ہے۔ اور ہمدردی

کی وجہ بالخصوص یہ ظاہر کی ہے۔ کہ ڈوئی سارے دنیا کے بیمارون کو شفا کے واسطے اپنے شہرون مین بلاتا ہے اور اس عاجز کو ایسے بڑھاپے مین باہر بھیجا ہے

کارنل یونیورسٹی کے ایک عظیم الشان جلسہ کی تقریب پر یونیورسٹی مذکور کے پریزیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر مین بیان فرمایا ہے۔ کہ بائیبل ایک پرانی کتاب ہے۔ اور ایسے سانچہ مین ڈھلی ہوئی ہے۔ جو اس زمانہ کی تحقیقات کے مناسبت نہین رکھتی۔ اس واسطے اب اس پر زور دینا مناسب نہین ہے۔ وہ مسیح پرانا ہوگیا ہے۔ اور اب نئے مسیح کی ضرورت ہے۔

انصار بدر

سب حمد و ثنا و شکر اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے اخبار کے نکلنے کے لئے اپنے فضل سے سامان مہیا کئے اما بعد سب سے پہلے ناصر اس اخبار کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہین۔ کیونکہ انہین کے وجود کی برکت ان سب اخبارون کی بنا ہے۔ پھر اس اخبار کے ناصر حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہین۔ جن کے درس قرآن اور پر حکمت کلمات اور وعظ و نصائح اس مین درج ہوتے ہین۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ہین۔ جنہون نے اس کا انتظام اپنے ماتحتی مین لیا اما بعد اس کالم مین انشاء اللہ تعالےٰ ان تحریکات کا ذکر ہوگا۔ جو مختلف احباب کیطرف سے اس اخبار کی توسیع اشاعت کے متعلق وقتاً فوقتاً درج ہوا کرین گے

محبی مخدومی برادرم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین نے اخبار بدر کیواسطے دس نئے خریدارون کیواسطے کوشش کرنے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان مخدوم کو جزائے خیر دیوے

میان محمد حسین صاحب میانمیر سے تحریر فرماتے ہین کہ اخبار البدر کے جاری ہونے کیواسطے مینے پہلے سے خواب دیکھا تھا۔ لیکن پیشانی کسی قدر بدلی ہوئی تھی (درج ہے کہ البدر بدر ہوگیا ہے) ۔ خریدار پیدا کرنے کے واسطے کوشش کیجائیگی ۔

ڈائری

۳۰- مارچ ۱۹۰۵ء - اخبار بدر کے نکالنے کے متعلق جو تجویز میاں معراج الدین صاحب عمر نے کی تھی اسکا ذکر حضرت کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پسند فرمایا (اسکا مفصل ذکر اسی اخبار کے دوسرے حصہ میں ہے)

۳۱- مارچ - آپکی طبیعت کچھ علیل تھی۔ تاہم نماز جمعہ میں جماعت کے ساتھ شامل ہوئے۔

یکم اپریل - آج حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بہ سبب کثرت پیشاب بیمار رہے۔ حضرت اُن کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ ہم نے آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے۔ اگرچہ اپنی طبیعت بھی چنداں درست نہ تھی تاہم آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ جناب کو عافیت دے۔ فرمایا جب دوستوں کی تکلیف سن کر دُعا میں لگ جاتا ہوں تو اس میں خود عافیت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے۔ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ - یعنی جو شخص اپنے بھائی کی اعانت میں مصروف ہوتا ہے۔ خدا خود اُسکی اعانت کرتا ہے۔ اُسی رات یکم اپریل صاحبزادہ میاں شریف احمد نے ایک خواب دیکھا اور سنایا کہ قیامت آگئی ہے اور لوگ آسمان کی طرف اڑ کر جا رہے ہیں۔ اور دیکھا کہ ایک طرف بہشت ہے اور ایک طرف دوزخ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ بہشت تمہارے لئے ہے مگر ابھی جانے کا حکم نہیں ہے۔

صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے اپنا ایک رویا سنایا کہ پیر منظور محمد صاحب کہتے ہیں کہ نصرۃ الحق پورا ہو گیا ہے اور چھپ گیا ہے۔ یہ خواب صاحبزادہ میاں شریف احمد کے خواب کی تشریح ہے۔ یہ قیامت ہماری جماعت کے واسطے نصرۃ الحق ہے (نصرۃ الحق براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا دوسرا نام ہے اور آجکل زیر الطبع ہے) وحی الٰہی محونا نارجھنم کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے محاورات اور صرف و نحو کے قواعد کے ماتحت نہیں ہے اسکی مثالیں کتب الہامیہ اور انبیاء و اولیاء کے الہامات میں بہت ہیں کہ ایجاد کردہ قواعد زبان کے برخلاف کئی عبارتیں اور فقرات نازل ہوتے رہے ہیں۔

یکم اپریل شیخ عبدالحق صاحب بی اے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا مدرسہ میں آپکے تقرر کی بہت خوشی ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔ آپکا یہاں قیام کرنا میں بہت پسند کرتا ہوں۔

۳ اپریل ۱۹۰۵ء - سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے تقرر مستقل بر عہدہ سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ضلع کی خبر حضرت کی خدمت میں سنائی گئی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا حضرت نے انکو مخاطب کر کے فرمایا کہ مینے آپکے واسطے اس قدر دُعا کی ہے جس کی حد نہیں۔

۴- اپریل ۱۹۰۵ء صبح ۶½ بجے یکدفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا۔ تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں۔ لوگ حیران اور سراسیمہ ہو کر گھبرانے لگے۔ ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا۔ کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے۔ ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے۔ غرض اسوقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تر است ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کر کے دکھایا۔ زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل بیت اور بال بچے کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرنے میں شروع ہو گئے اور اپنے رب کے آگے سر بسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جنکی بابت ذکر ہے صرف ایک ایک اینٹ کی تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُنہیں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا۔ اسواسطے حضور اقدس نے برعایت اسباب مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے اپنے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں۔ اگرچہ اس موقعہ پر کچھ خوف ہم سب کو دیکھنا پڑا ہے۔ تاہم در اصل اس پاک مسیح کے قدموں کے طفیل کوئی امر ہمارے واسطے فائدہ سے خالی نہیں۔ اول تو ۳- اپریل کی رویا درست سے پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھی تھی اور کئی ایک کو سنائی تھی۔ دوم اشتہار الوصیت میں جو ایک عظیم الشان پیشگوئی حضرت امام نے ابھی چند روز ہوئے شائع کی تھی کہ ایک شور قیامت برپا ہے۔ الخ ہوتا ہوئی لگی ہوئی ہے اور لوگ صحیح رہے ہیں وہ پوری ہوئی۔ یہ اشتہار الوصیت اخبار الحکم مورخہ ۵- مارچ ۱۹۰۵ء اور ... ۱۹۰۵ء میں شائع ہو گیا میں بھی دیگئی تھی غرض یہ ایک بڑا نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔

اسی زلزلہ کا ذکر تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ ایک قیامت ہے جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لینگے کسطرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہو سکتی ہے جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ خدا سے اعراض کرتے ہیں۔ یہانتک کہ خدا کا انکار کر دیتے ہیں۔ اس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہے۔ یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے"۔

پھر آپنے سلطان احمد کو دیکھنے والا رویا بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے اور میاں بشیر احمد اور شریف احمد کے خوابوں کا پھر ذکر کیا اور براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جسکا نام نصرۃ الحق ہے اور فرمایا "یہ قیامت ہماری نصرۃ الحق ہے ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اسکے پورا ہونیکے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہوا۔ یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اسواسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوا خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرماتا ہے۔ اور ابھی خدا جانے کیا باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہو گا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے ہمنے کل ہی کہا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبتناک نشان ہونیوالا ہے۔ یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔ توبہ و استغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کر کے اور اپنے دلوں کو پاک و صاف کر کے دُعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دُعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تاکہ خدا انکو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو۔ اب امت مرحومہ سے وہ حکم تو اٹھایا گیا ہے مگر یہ اسکے بجائے ہے کہ دُعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپکو قتل ہی کر دو۔ .. الہامات جو پہلے سے شائع ہو چکے ہیں کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا اور یہ کہ ایک چونکا دینے والی خبر۔ یہ سب اب پورے ہو گئے ہیں اور دیکھنے والوں کے واسطے کافی سے زیادہ سامان ایمان لانیکے پیدا ہو چکے ہیں"۔

۵- اپریل ۱۹۰۵ء - سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کو مخاطب کر کے نہایت لطف و مہربانی کے ساتھ حضرت نے فرمایا کہ "آپکو کچھ تکلیف تو نہیں ہوئی"؟ انہوں نے

مدرسہ قادیان

قادیان مین ایک مدرسہ ہے. جس مین
مین بھی ایک طالب ہون. اور مین کیا خود
میرے استاد حضرت مولوی نورالدین صاحب
بھی اسی مدرسہ مین درس حاصل کرنے کے لئے
اپنے وطن اور کاروبار کو ترک کر کے قادیان مین آبیٹھے
ہین لیکن اس جگہ میری مراد اس مدرسہ سے نہین
بلکہ میری مراد تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے ہے جو اس
زمانہ کے نوجوانون اور بچون کو عام شہر فرنگی زہریلی ہوا
کے اثر سے بچانے کے واسطے اور دینی تعلیم کیساتھ
ساتھ رسمی و رواجی تعلیم دینے کے واسطے سات سال
سے قائم ہے. اور جس کی خدمت معلمی و ہیڈ ماسٹری مین
چار سال سے زائد عرصہ تک یہ عاجز بھی مصروف رہا ہے
اس خدمت کو اس عاجز نے جس طرح سے ادا کیا سو
کیا اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہین. البتہ اپنی کمزوریون
اور غلطیون کیواسطے اللہ تعالیٰ کے حضور مین معافی کا
خواستگار ہون اور ان استاد صاحبان کا مشکور ہون.
جنہون نے انتظامی معاملات مین ہمیشہ میری امداد کی اور
ان شاگردون کیواسطے دعائے خیر کرتا ہون جنہون
نے تعلق محبت اور اخلاص کا میرے ساتھ قائم رکھا
اگرچہ بلحاظ ایڈیٹری اخبار بدر کے میرا فرض ہے کہ اخباری
[illegible]ین مدرسہ کی خدمت کا خیال رکھون لیکن بوجہ اس
تعلق کے جو میرا اب تک مدرسہ کیساتھ رہا بلکہ اب بھی میری
یہ خواہش اور دعا ہے کہ مدرسہ کی خدمات مین میرا وہ حصہ
قائم رہے جو میرے لئے رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہو. اللھم
انی اسئلک الغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم
مین اپنے اس تجربہ سے جو مجھے اس عرصہ میں
طلباء اور استادون کے ساتھ ایسا قریبی تعلق ہونے کے
سبب حاصل ہوا ہے احمدی احباب کو بلکہ ان تمام لوگون کو
جو مسلمان کہلاتے ہین نہین. بلکہ تمام دنیا کی مخلوق کو آواز
بلند یہ کہنے کیواسطے طیار ہون اور کہتا ہون کہ اس وقت دنیا
بھر میں یہ مدرسہ تمام مدرسون پر کیا بلحاظ اس نیک صحبت کے
جو یہان حاصل ہوتی ہے اور کیا بلحاظ سچے خیر خواہ دعا
کرنیوالے استادون کے جو یہان ملتے ہین اور کیا بلحاظ
اولین سابقین بندگان خدا کے جنکے سپرد اس کا انتظام ہے
اور کیا بلحاظ اس بات کے کہ اسکی بنیاد اس شخص نے
رکھی ہے جو خدا کیطرف سے تمام روئے زمین کے واسطے ہیڈ ماسٹر
بلکہ ایک ہی ماسٹر بنا کر بھیجا گیا ہے یہ مدرسہ تمام دنیا کے مدارس پر
فوقیت رکھتا ہے. مبارک ہین وہ بچے جو اسمین تعلیم پائین
اور مبارک ہین وہ باپ جنکی اولاد اسمین تعلیم پائے اور پھر مبارک
ہین وہ احباب جو ایسے وقت اس کو مالی امداد دین دوسرے
تو سمجھین یا نہ سمجھین پر
انکے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو اس
محروم نکرین. کیونکہ آئندہ نسلین اس بات کا فخر کرینگی. کہ
انھون نے اس مدرسہ مین تعلیم پائی اور اپنے ان بزرگون
کیواسطے دعائے خیر کرینگے. جنہون نے ان کو اس
مدرسہ مین بھیجا ہے. سب سے زیادہ ضروری بات یہی
ہے. کہ ایسے طلباء کی تعداد بڑہائی جاوے جو اپنے خرچ
کو برداشت کرین اور فیس مدرسہ مین کافی ترقی رہے کہ
مدرسہ اپنے خرچ کو خود برداشت کر سکے. فیس دینے والے
طلباء کی کافی تعداد پیدا ہو جائے. تو یہ امر کوئی مشکل نہین
بہت سے مدارس مختلف شہرون مین اس وقت ایسے
موجود ہین جن کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہین پڑتی
بلکہ صرف فیس سے تمام اخراجات چل جاتے ہین. امید ہے کہ احباب میری
گذارش کیطرف توجہ فرمائین گے. والسلام. (ایڈیٹر)

بدر

احمدیہ جماعت کا ارزان ہفتہ وار اخبار. ہر ہفتہ مین بروز
جمعرات خدا کے قائم کردہ سلسلہ کے ہیڈ کوارٹر قادیان ضلع
گورداسپور ہوتا ہے قیمت سالانہ ۲ ہے جو اس سے زیادہ کار خانہ کے
استحکام کیواسطے جو کچھ دوست مرحمت فرماوین وہ بخوشی
قبول کیا جاویگا. اس اخبار مین حضرت امام علیہ السلام کے
حالات رویا. کشوف. الہام. ڈاک ولایت. درس قرآن
خطبہ جمعہ. کلمات طیبات وغیرہ امور. درج ہوا کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ. تمام اشتہارات جنمین کوئی نامناسب امر نہو
درج کئے جائین گے. اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط
وکتابت ہو سکتا ہے. تمام تحریرین برائے انطباع اور خط و
کتابت بنام ایڈیٹر و منیجر آنی چاہیئے. صرف ایڈیٹر و منیجر کے
الفاظ لکھنے کافی ہین کسی کا نام لکھنا ضروری نہین لیکن ترسیل زر [illegible]

مطبع بدر مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

...... مدیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

سلسلۃ الجدید نمبر ۲ جلد ۱	۷ صفر ۱۳۲۳ھ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۱۳ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم نمبر ۱۰ جلد ۴

فہرست مضامین

انا انزلناہ قریبًا من القادیان۔

خدا کی تازہ وحی

۸ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ گذشتہ شب تین بجے تازہ نشان

تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃِ قُوا انفسکُم اِنَّ اللہَ

مَعَ الابرارِ دَنیٰ مِنکَ الفضلُ جاءَ الحقُّ وزھقَ الباطلُ

اس وحی کے بعد ایک ناپاک روح کی آواز آئی "مین سوتے سوتے جہنم مین پڑ گیا"۔ اس وحی کے متعلق حضرت اقدس ؑ نے ایک مفصل اشتہار شایع کیا ہے جو اس اخبار کے صفحہ ۹ پر درج کیا گیا ہے۔ بغور ملاحظہ فرماوین

۹ و ۱۰ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ بخور آنچہ ترا بخورانم

لکَ درجۃٌ فی السّماءِ وفی الّذین ھم یُبصرون۔ نزّلتُ لکَ۔ لکَ نُری اٰیٰتٍ ونھدمُ ما یعمرون۔ قُل عندی شہادۃٌ من اللہ فہل انتم مومنون۔ کففتُ عن بنی اسرائیل انّ فرعون و ھامان وجنودھما کانوا خاطئین

یہ وحی ۹ ۔ کو بھی نازل ہوئی اور پھر ۱۰ ۔ کو بھی

ترجمہ ۔ کہا جو کچھ مین تجھے کہلاتا ہون ۔ تیرے لئے ایک درجہ آسمان مین ہے اور ان لوگون مین جو صاحبان بصیرت ہین ۔ مین تیرے لئے نازل ہوا ۔ تیرے واسطے ہم نشان دکہا وینگے اور جو عمارتین وہ بنا وینگے ہم اُن کو گراتے جاوینگے کہو میرے پاس خدا کی گواہی ہے ۔ پس کیا تم اس گواہی کو مانوگے یا نہین ۔ مین نے شر کو بنی اسرائیل سے روک دیا فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا پر تھے ۔ ان الہامات کی تشریح و تفہیم بمد ڈائری درج ہے

ڈائری

۷ - اپریل ۱۹۰۵ء - مختلف مقامات سے نہایت سخت تباہی اور سینکڑوں آدمیوں کے دب جانے اور مرجانے اور ہزاروں مکانات کے گرجانے اور زمینوں کے دھس جانے کا ذکر ہو رہا تھا - بالمقابل اس کے قادیان میں جو امن رہا اس کے متعلق حضرت نے فرمایا - کہ اس میں وہ وحی الہٰی بھی پوری ہوئی - جو مدت ہوا - اخباروں میں شایع ہوئی تھی - کہ امن است در مقام محبت سرائے ما - ان تباہیوں اور شہروں کے دبنے سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی - جس کو گیارہ ماہ ہوئے - کہ شایع ہوئی تھی - اور گورداسپور میں نازل ہوئی تھی - کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنے سرائیں بھی تباہ ہو گئیں - اور اصلی مقامات بود و باش بھی مٹ گئے - اور ان کے نشان بھی مٹ گئے

قادیان کے گاؤں سے بعض آدمیوں کے طاعون میں مبتلا ہونے اور بعض کے مرنے کا ذکر ہوا - حضرت نے فرمایا - خدا جانے ہمارے باہر آجانے میں کیا کیا حکمتیں ہیں اگر قادیان میں سو آدمی روز طاعون سے مرنے لگتا تب بھی ہم نے قادیان سے نہیں نکلنا تھا - مگر اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی حکمت معلوم ہوتی ہے - کہ ایسی نئی بات پیدا ہو گئی - یعنی سخت زلزلہ کے سبب سے منزلہ مکانات کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے - اس واسطے بموجب پابندی شریعت اپنے آپ کو خطرناک جگہ سے محفوظ کرنے کے واسطے ہم باہر آ گئے اور زلزلہ کی کیفیت ایسی ہے - کہ اب تک محسوس ہوتا ہے - خدا نے دل میں پختہ طور سے یہی بات ڈال دی - کہ اب باہر جانا چاہیئے - طاعون کے لحاظ سے باہر آنا تو گناہ تھا - مگر زلزلے کے سبب خدا نے یہ بات دل میں ڈال دی - اور اس سے ہم کو بہت فائدہ اور آرام ہوا - کیونکہ باغ میں عمدہ ہوا اور خوشبودار پھولوں کے سبب مضامین کے لکھنے اور فکر اور تدابیر کے واسطے عمدہ موقع ملتا ہے - اور صحت میں بہت ترقی محسوس ہوتی ہے - اور درختوں کی چھاؤں کے نیچے دعا کے واسطے عمدہ خلوت گاہ مل جاتی ہے - جس کے سبب ہم باغ کے مکان میں آ گئے

فرمایا - اب تو اس قدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں کہ گویا خدا اپنے آپ کو برہنہ کر کے دکھانا چاہتا ہے

فرمایا - پہلے انبیاء کے معجزات تو خاص زمینوں اور خاص شہروں تک عموماً محدود ہوتے تھے - مگر اب تو خدا تعالیٰ ایسے نشان اس سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے - جو دنیا بھر پر اپنا اثر ڈالتے ہیں -

۸ - اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا - حب دنیا مد نظر ہو - تو تطہیر مشکل ہے ۔ آج کے الہامات کے واسطے حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک اشتہار لکھا - جس کو شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم نے نہایت چستی سے چھاپ کر - شام تک شایع کر دیا - نام اشتہار الانذار رکھا گیا - اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے - حکیم فضل الدین صاحب نے بھی علیحدہ چھاپ کر شایع کیا ہے - اخبار بدر کے صفحات ۴ و ۵ پر شایع ہوا ہے

۹ - اپریل ۱۹۰۵ء - پرچہ اہل حدیث امرتسر کا ذکر ہوا - جس نے بہت سے بے جا حملے خدا کے سلسلہ پر کئے - حضرت اقدس ع نے فرمایا -

کم علم آدمی تو معذور ہوتا ہے - معاف ہی کیا جاتا ہے - مگر تعجب ہے - ان لوگوں پر جو علم رکھتے ہیں اور پھر بھی تقویٰ اختیار نہیں کرتے - کسی کو کیا معلوم کہ اندر ہی اندر کیا طیاری ہو رہی ہے - اور ابھی زمین پر کیا ہونے والا ہے - جب اللہ تعالیٰ ایسی تباہی لائیگا - جس کی خبر وحی الہٰی میں ہے - تو پھر توبہ اور رجوع بھی فائدہ نہ دیگا - مبارک ہیں - وہ جو پہلے ایمان لائے - اور پھر وہ جو ان کے بعد آئے - ایسا ہی درجہ بدرجہ سب کا حصہ ہے دیکھو کس قدر قیامت کا نمونہ ہے - مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے - اور ناجائز باتیں کہتے ہیں - لیکن ہماری جماعت کو چاہیئے - کہ ان کی باتوں کے سبب غمگین نہ ہو دیں یہ لوگ جیسے اہل حدیث وغیرہ ہیں - یہ ہمارے سلسلہ کی رونق ہیں - اگر اس قسم کے شور مچانے والے نہ ہوں - تو رونق کم ہو جاتی ہے - کیونکہ جس نے مان لیا ہے - وہ تو اپنے آپ کو فروخت کر چکا ہے - اور مثل مردہ کے ہے - وہ کیا بولیگا وہ تو زبان کھول ہی نہیں سکتا - اگر سارے ابوبکر ہی بن جاتے - تو پھر ایسی بڑی بڑی نصرتوں کی کیا ضرورت پڑتی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئی تھیں - دیکھو سنت اللہ یہی ہے - کہ پہلے سخت گرمی پڑے پھر برسات ہو - پس تم خوش ہو کہ ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں - جو اس نصرت اور فتح کو جو کروڑوں کوس دور ہوتی ہے - ایک دو کوس کے قریب کھینچ لاتے ہیں - اب ان معاملات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - آج کے الہامات پر غور کرو - اب بحث مباحثہ کی کوئی ضرورت نہیں - ہماری طرف سے خدا آپ جواب دینے لگا ہے - تو خلاف ادب ہے کہ ہم دخل دیں - اور سبقت کریں جس کام کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے - وہ اس کو ناقص نہ چھوڑے گا - کیونکہ اب اگر امن ہو جائے اور کوئی نشان نہ دکھلایا جائے - تو قریب ہے - کہ ساری دنیا دہریہ بن جائے - اور کوئی دکھائیگا

میرے لڑکے محمد منظور کا رویا حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا - فرمایا - مومن کبھی رویا دیکھتا ہے اور کبھی اس کی خاطر کسی اور کو دکھایا جاتا ہے - ہم نے اس کی تعبیر میں چودہ بکرے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے - سب جماعت کو کہدو کہ جس جس کو استطاعت ہے - قربانی کر دے -

فرمایا - کہ ہمیں اس وقت اپنا پرانا الہام یاد آتا ہے - کہ **وتجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا** - جو براہین احمدیہ میں درج ہے - اور تجلی کی اس کے رب نے پہاڑ پر یعنی مشکلات کے پہاڑ پر اور کر دیا اس کو پاش پاش اور گرا موسیٰ بے ہوش ہو کر - یعنی ایسی تجلی ہیبت ناک تھی - کہ اس کی ہیبت کا اثر موسیٰ پر بھی پڑا -

زلزلہ کے پہلے دھکے کے وقت ہم دعا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑے تھے - ایک ہیبت ناک صورت پیش نظر تھی - جس کا ایک قوی اثر دل پر تھا - ایسا اثر تھا کہ گویا ایک صعق کی قسم تھی -

آج کے الہام میں جو آئندہ زلزلہ کا خوف ہے معلوم نہیں کہ کب پورا ہو اور معلوم نہیں کہ زلزلہ سے مراد کس قسم کا عذاب ہے **عفت الدیار محلہا و مقامہا** والا الہام کیسا پورا ہوا کہ شہر اور چھاؤنیوں کے نشان مٹ گئے - نہ خانہ رہا - اور نہ صاحب خانہ

آریوں کے اخبار ڈیلی ٹائمز اور آریہ پترکا اور اہل حدیث نے جو مخالفانہ ریمارکس کئے ہیں - ان کا ذکر آیا

حضرت نے فرمایا - کہ ان سب کو یہی جواب دیدو کہ ہم آسمانی فیصلہ کے منتظر ہیں - تمہارا جواب دینا پسند نہیں کرتے - تمہارا جو جی چاہے کہتے جاؤ -

فرمایا - تربیت انبیاء کی اسی طرح آہستہ آہستہ ہوتی چلی آئی ہے ابتدا میں جب مخالف دکھ دیتے ہیں تو صبر کا حکم ہوتا ہے اور نبی صبر کرتا ہے - یہاں تک کہ دکھ حد سے بڑھ جاتا ہے تب خدا کہتا ہے کہ اب میں خود تیرے دشمنوں کا مقابلہ کرونگا - اب یقیناً جانو کہ وقت بہت قریب ہے - اس وقت ہمیں وہ وحی الہٰی یاد آتی ہے جو عرصہ ہوا کہ ہم پر نازل ہوئی تھی کہ **قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا**

ان مخالفوں کی مخالف باتوں کا کوئی نشان اور ذکر باقی نہ رہیگا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے - کہ اس جماعت کو اپنی قدرتوں پر ایمان دلا دے یہیں دیسا رہیں نشانات ہیں - دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو حفاظت میں رکھے

۱۰ - اپریل ۱۹۰۵ء - کثرت زلازل اور تباہیوں کا ذکر تھا - فرمایا ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے - خواہ کیسے ہی زلزلے پڑیں - پر خدا کا چہرہ لوگوں کو ایک دفعہ نظر آ جائے اور اس ہستی پر ایمان قائم ہو جائے ؎

ص آج رات کے الہام میں فرعون ۔۔ الخ کا ذکر تھا - فرمایا - فرعون اور اس کے ساتھی تو یہ یقین کرتے تھے - کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے - اور اس کو ہم جلد فنا کر دیں گے - پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے میں خطا پر تھے - ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین ومعاندین - کہتے ہیں کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی - مگر خدا کا منشاء کچھ اور ہے - کانگڑہ کے متعلق بہت تباہی

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سیپارہ ۱۵ رکوع ۸

ومن کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔

جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یہ دنیا بیج بونے کا وقت اور اس کی جگہ ہے۔ اور اس بیج کا پھل کاٹنے کا موقعہ دنیا ہی ہے۔ مگر آخرت اس کا پورا وقت ہے۔ جو شخص بونے کے وقت اندھا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ کب اور کیسے موقع پر کس طرح بیج بوئے۔ اور غفلت میں بیٹھا ہے۔ اس کو پھل کاٹنے کے وقت کوئی پھل نظر نہ آئے گا۔ جس کو وہ اٹھا سکے۔ پس جیسا وہ یہاں اندھا ہے۔ ویسا ہی پیچھے بھی اندھا ہوگا۔ ایک حکیم نے اس مضمون کو فارسی نظم میں ادا کیا ہے

از مکافات عمل غافل مشو ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو
(کذا: ازمہب مذہب دہقان توی آموی ؛ مذہب دہقان کہ باشد ہر چہ کشتی بدروی ؛ گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ از مکافات عمل غافل مشو)

وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک۔

تحقیق حق الامر تو یہ ہے۔ کہ قریب تھا۔ کہ یہ لوگ ہمارے وحی کردہ امر سے ہٹا کر تجھے فتنہ میں ڈال دیں

انبیاء رسل کے زمانہ میں دنیوی اکابر جن کو اپنی چالاکی اور فہم پر بڑا بھروسہ ہوتا ہے۔ خدا کے برگزیدوں کو اپنی طرح ایک منصوبہ باز جان کر ان کو صلاح و مشورہ دینے آیا کرتے ہیں کہ یہ کام اس طرح نہیں کرنا۔ اور اس طرح کرنا چاہئے۔ تو پھر دنیا میں بڑی کامیابی ہوگی۔ ایسے لوگ حضرت نبی کریم کے پاس بھی آیا کرتے تھے۔ مگر خدا کے فضل نے نبی کریم کے دل کو ایسا ثابت قدم اور مضبوط بنایا تھا۔ کہ ان لوگوں کی منصوبہ بازیوں کا ان پر اثر نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ظل کا حال بیان کرتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کے پاس بھی اس قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ دلی میں ایک مولوی آیا تھا۔ اپنی طرف سے بڑی بناوٹ کے ساتھ اور سنجیدگی کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ اور بڑی خیر خواہی کا اظہار کر کے کہا کہ اگر آپ صرف مجددیت و امامت و اصلاح کا دعویٰ رکھتے۔ تو پھر ساری دنیا کو مرید بنا لینا آسان تھا۔ دعویٰ مسیحیت کے معاملہ میں جلدی ہو گئی ہے۔ اس کو کسی اور طرح سے اب ازالہ کر کے صرف مجدد ہونے کا دعوے رہنے دیجئے۔ تو پھر سب کام درست ہو جائے گا۔ حضرت نے ہنس کر جواب دیا کہ اگر منصوبہ کی بات ہوتی۔ تو آپ کا مشورہ خوب تھا۔ مگر میں تو حکم الٰہی کی اطاعت سے مجبور ہوں۔

وان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منھا واذا لا یلبثون خلٰفک الا قلیلا۔

یقیناً یہ لوگ (اہل مکہ) تجھے اس زمین مکہ سے نکالنے والے ہیں۔ اور تیرے بعد یہ لوگ بھی ایسی کرتوت کے بعد نہ رہیں گے۔ مگر چند روز۔

اس آیت میں پیشگوئی ہے۔ کہ اہل مکہ حضرت نبی کریم کو مکہ سے نکال دیں گے۔ لیکن چند ایک برس کے بعد یہ خود بھی اس شہر میں نہ رہ سکیں گے۔ یعنے ہلاک ہو جائیں گے۔ جیسا کہ جنگ بدر میں واقع ہوا۔ اس کے متعلق سورۂ سبا کے تیسرے رکوع میں بھی پیشگوئی درج ہے جہاں لکھا ہے کہ قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون۔ تو کہہ دے کہ تمہارے واسطے ایک سال کی میعاد ہے۔ کہ اس سے ایک ساعت ادھر ادھر نہ کر سکو گے۔ اور اسی کی طرف سورۂ انفال کے رکوع ۴ میں بھی ارشاد ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ کیا معنے۔ اے رسول جب تک تو ان میں ہے۔ اللہ ان پر عذاب نہ لاویگا۔ اس ہجرت اور ایک سال کے بعد فتح کا ذکر کتاب یسعیاہ باب ۲۱ میں پہلے سے درج تھا۔ اور وہ اس طرح سے ہے "عرب کی بابت ایک ثبوت۔ کیا معنے الہامی کلام سے البشارت۔ عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے۔ اے ددانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند کریم نے مجھے یوں فرمایا ہے۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ اور تیراندازوں کی جو باقی رہی۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے۔ کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔ اور یہ تو توریت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ قیدار اسمٰعیل کا بیٹا تھا۔ اور عرب کو بنی قیدار بھی کہتے ہیں۔

اقم الصلوٰۃ۔ تکالیف کے وقت بالخصوص استغفار لاحول۔ نماز۔ دعا اور تہجد کے واسطے بہت تاکید ہے۔ نماز اور اس میں دعا۔ مشکلات کے دور کرنے میں بڑی موثر ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ مسلمان کے ہاتھ میں نہیں۔

وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطٰنا نصیرا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ مکہ میں ہم پھر فتح و نصرت اور غلبہ کے ساتھ داخل ہوں گے۔

سونے کے وقت اس دعا کا پڑھنا تہجد میں اٹھنے کے لئے مدد دیتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے عمدہ کاغذ پر خوشخط مع ترجمہ چھپوایا ہے۔ دعائیں یاد کرنے کے لائق ہیں قیمت ۱؎ فی تختہ ۱؎

دعا

احمدی جماعت کو خصوصاً قادیان کی جماعت سے التماس ہے کہ میرے لئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو معاف کرے اور میری طبیعت کو عبادت کیطرف بالکل مائل کر دے۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی محبت کے بغیر بالکل چین نہ ہو۔ اور میرے والدین۔ اور بھائی پر اپنا رحم کرے۔ تاکہ وہ اس نور کی شناخت کریں۔ اور مجھے علم عنائت کرے اور میری روزی میں برکت بخشے۔ اللہ تعالےٰ تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین

آپ کا نیاز مند محمد الٰہی کوہاٹ

نشان زلزلہ

ضلع کانگڑہ کے مختلف مقامات بالخصوص جوالا مکھی یعنی لاٹان والی دیوی کے مندر کے مکانات رہائش و پوجا و مکانات جاتریوں کے اور دیگر مکانات کے گر جانے بہت آدمیوں کے مر جانے اور زمین کے نیچے دب جانے وغیرہ سخت تباہی کی خبریں متواتر آ رہی ہیں

سنا گیا ہے۔ کہ اس ضلع میں بدکاری بہت ہوتی تھی۔ مگر ایک قابل غور وجہ ہے کہ وہاں کے پوجاریوں کو فخر تھا۔ کہ لاٹان والی دیوی کے سبب اس جگہ طاعون نہیں پڑتا

امید ہے۔ کہ پوجاریوں میں سے جو مر گئے ہیں۔ ان کو تو بہرحال اور جو زندہ ہیں۔ ان کو بھی یقین ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ بت صرف پتھر ہی ہیں۔ اور کسی کو کچھ فائدہ و نقصان نہ دے سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الانذار

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
گران چیزے کہ می بینم عزیزان نیز دید ندے
نشاید تا فکن سرزان جناب عزت و غیرت

نہ پندارم کہ بینید خدا ترسے نکوکارے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خون بارے
اگر گر خواہد کشد دیکے دمی چون کرم بیکارے

مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آن مردے
بہ تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے

کہ می ترسد ازان یارے کہ غفار ست و ستارے
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے
خرد از بہر این روزاست اے دانا و ہشیارے

(غور سے پڑھو کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے)

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے **تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنی منک الفضل۔ جاء الحق و زھق الباطل**

ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھلائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئیگی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند برسوں کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ سخت خطرناک ہے، اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کرکے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا اور یکدفعہ **موتا موتی** ظہور میں آ جائیگی دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا اور جیسا کہ میں ابھی لکھا ہے یہ پیشگوئی مذکور اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیشگوئی مذکور یہ ہے **عفت الدیار محلہا و مقامہا** یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جائیں گے ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہیں کہ **عفت الدیار محلہا و مقامہا**۔ اے عزیزو اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہے گا نہ صاحب خانہ سو یہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں بھی خبر دی گئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا مگر اس کے بعد جو آنے والا حادثہ ہے وہ بہت بڑھکر ہے خدا تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے اور ان کو تقوے اور نیک اعمال کا خیال آ جائے) بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کرکے اپنے تئیں بچالو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے۔ **جو ایک دم میں تباہ کر دے گا**۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں۔ اور پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ **میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا**۔ یعنی وہ وقت

احباب اپنے اپنے شہروں میں اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کر دیں

آگیا کہ **تو کامل طور پر شناخت کیا جائے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا**۔ حاصل مطلب
یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا اُس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو
جو اُن کے درمیان ہے شناخت کرلیں۔ پس اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے
ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر ایک جو دُنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں ہی مبتلا ہے وہ پکڑا
جائے گا ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو
بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا دیکھو آج مینے بتلادیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک
جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا
خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ **زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی**۔ پس اُٹھو اور
ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جسکی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا
ہے کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں
کاش میں اُنکی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دُنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے
بھرے ہوئے نعرے ہیں اگر اپنے اندر تبدیلی کروگے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالوگے تو بچ جاؤ گے
کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پائے گا تب
بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا نادان بدقسمت کہیگا
کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے آفتاب تو نکلنے کو ہے جب خدا تعالیٰ اس
وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی
ناپاک روح تھی اور مینے اُسکو یہ کہتے سُنا کہ۔ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا
کیا حرج ہے کہ اگر فسق و فجور کو چھوڑ دے کونسا اس میں اس کا نقصان
ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے آگ لگ چکی ہے اُٹھو اور اس
آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا
اُسکو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کردے پس گو یہ حکم تمہارے لئے
نہیں ہے مگر یہ تو ضرور چاہیئے کہ اسقدر توبہ استغفار کرو کہ
گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے آمین
والسلام علی من اتبع الہدےٰ

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

ضروری اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے فرمایا ہے۔ کہ جہان جہان یہ
اشتہار پہنچے احباب اپنے اپنے شہر
مین جہان ہو سکے۔ دوبارہ چھپوا کر اس
اشتہار کو اپنے شہر مین اور مضافات مین ایسی
طرح سے شایع کردین۔ کہ موافقین مخالفین
سب کو مل جائے اور اس کے مضمون سے اطلاع ہو
جاوے والسلام (ایڈیٹر)

ضروری قربانی

راقم عاجز کے ایک معصوم لڑکے
محمد منظور نام نے خواب مین دیکھا ہے کہ
سخت زلزلہ آیا ہے پھر وہ زلزلہ ایک بکرے کی
شکل مین نمودار ہوا اور بولا کہ تمہاری جماعت کے
لوگ قربانی دین۔ ان کو مین کچھ نہین کہونگا۔ حضرت
اقدس نے اس پر فرمایا ہے کہ تمام احباب جو استطاعت رکھتے
ہون قربانی دیدین اور اس اصل قربانی کو بھی ادا کرین جو توبہ
و استغفار و دعا کے ذریعہ سے نفس کی قربانی ہے
والسلام۔ (ایڈیٹر)

احباب اپنے اپنے شہرون مین اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کرین

اشتہار از جانب پروپرائیٹر بدر

اکثر احباب آگاہ ہونگے۔ کہ البدر بیبے سرمایہ سے چلتا تھا اور منشی محمد افضل مرحوم منیجری اور ایڈیٹری کے عوض میں حصہ دار تھے۔ جس جانفشانی اور مالی نقصانوں کے ساتھ طرح طرح کی مایوسیوں کے خاردار بیابانوں کو طے کرکے البدر جیسا مفید جریدہ جاری کیا گیا۔ وہ بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ اور جو جو قومی ضروریات اور خدمات اس کے وجود سے پوری ہوتی رہیں۔ اُن سے بھی آپ ناواقف نہیں۔ البدر کیا ہے۔ گویا نامۂ دلبر ہے۔ جو خدا کے حبیب احمدؐ آخر زمان مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات اور قدوۃ المؤمنین حضرت حکیم الامت کے درس کا لب لباب اور بیشمار دیگر فوائد دینی لیکر ہر آٹھواں روز آپ کے پاس پہنچ کر محبوب سے نصف ملاقات کرا تا ہے۔ اور قوم نے بھی اس کی قدردانی فرمانے میں دریغ نہیں کیا۔ قوم کا ہر ایک فرد معترف ہے۔ کہ یہ ایک فیض عظیم کا چشمہ ہے۔ منشی محمد افضل مرحوم کی وفات سے البدر کی نسبت بہت تشویش پیدا ہوگئی تھی چنانچہ ہر طرف سے بزرگان قوم نے اس کی جدائی کو بڑی محرومی سمجھکر اس کے جاری رکھنے پر زور دیا۔ یہانتک کہ حضرت اقدس عم اور تمام اکابر دین نے بھی اسے جاری رکھنے کا ہی مشورہ دیا۔ اور اسی پر تاکید فرمائی۔ خاکسار بھی اس وقت سے اسی کے جاری رکھنے کی تدابیر اور انتظام میں سرگردان رہا۔ معمولی طور پر جاری رکھنا تو آسان تھا۔ لیکن اس قدر سرگردانی سے غرض یہ تھی۔ کہ اس قومی آرگن کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ مفید اور مضبوط اور قابل قدر بنایا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل نے دستگیری فرمائی اور حضرت اقدس عم اور تمام بزرگان کے مشورے سے ایک ایسا جلیل القدر گران قیمت انسان ہاتھ آگیا ہے۔ جس کی خوبیوں اور لیاقت اور مناسبت اور اخلاص سے نہ صرف تمام احمدی جماعت بلکہ یورپ اور امریکہ کے بامذاق اور حق پسند لوگ جن کے ساتھ ان کی خط و کتابت رہتی ہے۔ بھی جانتے ہیں اور ان کے جوہر کے ثناخوان ہیں۔ منجملہ ان کے فضائل کے یہ بھی ہے کہ زبان عبرانی میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ ان کا نام نامی مفتی محمد صادق ہے۔ مفتی صاحب سے انٹرو ڈیوس کرنے کیلئے حضرت اقدسؑ اور حضرت حکیم الامت صاحب کی تحریریں کافی ہیں جو پہلے اخبار میں چھپ چکی ہیں۔

اس کے سوا یہ بھی خوشخبری آپ تک پہنچاتا ہوں کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکثر اہل قلم احمدی بزرگوں نے البدر کے لئے دعا اور ہر طرح کی امداد کے وعدے فرمائے ہیں اس خوش نصیبی کے علاوہ یہ ایک اور بشارت ہے۔ کہ اس کا انتظام حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے اپنی ماتحتی میں رکھنا منظور فرمایا ہے۔ جن کا نامی اور بابرکت نام البدر کے لئے ایک اور مبارک فال ہے۔ اور یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ آئندہ البدر ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوا کرے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جماعت کو دونوں اخبار ملکر ایک ایسے اخبار کا کام دیں گے۔ جو ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہو۔ اس طرح تیسرے چوتھے روز دارالامان کی خبریں پہنچ جایا کریں گی۔ اور سالانہ نمبروں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے

غرض جہانتک مجھ سے ہوسکا ہے۔ میں نے ابتغاء لمرضات اللہ البدر کے لئے احسن سے احسن انتظام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اب آپ صاحبان کی ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آپ خود تو فراخ دلی سے مالی امداد دینے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ یہ بھی ایک مبارک پہلو ہے۔ پر مستقل اعانت یہ ہے کہ آپ لوگ اس کی ترقی اور بہتری کے لئے دعائیں کریں اور اس کی اشاعت کی توسیع میں ایسی کمر ہمت باندھ کر اپنے تمام دوستوں اور احباب کو اس کی خریداری پر آمادہ کریں تاکہ اس کے فنڈوں میں استحکام پیدا ہو جائے۔ اور یہ سلسلہ صورت استقلال اختیار کرے۔ یہ ایک ضروری اور اعلےٰ فرض آپ کے ذمہ ہے۔ جس کو آپ آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔

البتہ اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ البدر کو لنگر اور مدرسہ پر فوقیت نہیں۔ ان کی امداد اس سے مقدم سمجھیں اور پھر البدر کی اشاعت میں بھی سعی بلیغ فرماویں

آج تک البدر کے ذمہ ایڈیٹر اور منیجر کی تنخواہ کچھ نہ تھی۔ مرحوم صرف حصہ نفع کے وعدے پر کام کرتے تھے لیکن اس حال میں بھی آج تک خاکسار کو کئی سو روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ اور اس زیرباری کے سوا جو کچھ بروئے حساب کارخانہ کی نقدی موجود تھی۔ وہ بھی مرحوم کی ناگہانی موت کی وجہ سے میرے ہاتھ نہ آسکی۔ اور اب تو مفتی صاحب جیسے والاشان انسان کو مدرسہ تعلیم الاسلام کی ہیڈ ماسٹری سے علیحدہ کرا کر البدر کے لئے مامور کرنے سے ایک بہت بھاری رقم ماہوار کا بوجھ البدر پر پڑ گیا ہے اور یہ بوجھ اٹھانا مجھ اکیلے کا کام نہیں۔ تمام بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ اس للٰہی کام میں اعانت کرکے میرا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ اس ضروری قومی آرگن کی زندگی کا موجب ہوکر عنداللہ ماجور ہوں

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بعض احباب کی طرف سے خطوط اور روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا وی پی ایسے وقت یہاں پہنچے تھے۔ جبکہ مرحوم رحلت کر گئے تھے۔ اس لئے وہ ڈاک خانہ سے نہ تو مرحوم کو مل سکے۔ اور نہ مجھے ہی ابھی تک ملے۔ اگر کسی وجہ سے وہ فریسندوں کے نام واپس ہو جائیں تو التماس ہے۔ کہ خود بذریعہ منی آرڈر رقوم ارسال کردیں۔ اور خطوط نئے لکھ بھیجدیں یا وی پی کی اجازت دیں۔

دراصل تمام احمدی جماعت کے ممبر البدر کے شرکاء ہیں سب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جدید امداد کے علاوہ جس قدر قیمتیں بعض احباب کے نام باقی ہیں۔ وہ بہت جلد کارخانہ میں ارسال فرماکر ایسے نازک وقت میں کارخانہ کی امداد فرماویں

یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ آئندہ تمام خط و کتابت بنام منیجر اخبار بدر ہو۔ اور ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر ہو۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر احمدی

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈاکٹر جارج بیکر صاحب ساکن فیلڈ لفیا کا دوسرا خط آیا ہے ان کے پہلے خط آنے کے بعد میں نے ان کو میگزین اخبار کے چند پرچے ارسال کئے تھے جس کے جواب میں یہ خط آیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ امریکہ کے عیسائیاں میں ایسے موحد بندے بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ خط کا ترجمہ ذیل میں درج ہے

میرے پیارے بھائی! آپ کا ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء کا خط مجھے ملا۔ میں اس کا بہت پہلے جواب دیتا۔ لیکن میں اچھا نہ تھا۔ اور گنٹھیا کی بیماری تھی۔ اور خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اب میں کچھ اچھا ہوں۔ اور مجھے یہ خوشی ہوتی ہے۔ کہ میں آپ کو دوسری بار خط لکھنے کی قوت پاتا ہوں۔ آپ کے مجھے ارسال کردہ ریویو آف ریلیجنز کے پانچ پرچے پہنچ گئے ہیں۔ میں نے ان کو بہت خوشی سے پڑھا ہے۔ انہوں نے میرے خیالات پر اثر کیا ہے۔ اور میں ان تمام باتوں سے اتفاق کرتا ہوں۔ جو آپ کے اعلےٰ استاد نے فرمائی ہیں۔ حضرت کی دلیلیں بڑی صاف ہیں۔ اور ہر محل میں میں ایک مسلمان مؤمن کی سچی زندگی گذارنے کی کوشش کر رہا ہوں میں نے اسلام کے اصولوں کو ہر طرح سے پورے طور سے سمجھا ہے۔ میرے پاس قرآن شریف کے چند نسخے ہیں جن میں سے ایک عربی بھی ہے۔ میرے پاس نماز کی کتاب بھی ہے

او
... ما ہوں جو نماز سے پہلے کیا جاتا ہے جیسے دسویں شرائط ہمیشہ پورے نہیں ہو سکتی خصوصاً جبکہ میں باہر جاتا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ خدا دلوں کو اور ارادوں کو زیادہ نزدیکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ظاہر کو دیکھے۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ اب رمضان کا مہینہ گذر چکا ہے۔ اور بڑی عید اور چھوٹی عید کو بھی مناتا ہوں۔ میں پکے مسلمان کے فرائض کے مطابق زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ کھلے طور سے اسلام کا اقرار کیا ہے۔ اور میں ایسا کیا کرتا ہوں۔ جب کبھی مجھے موقعہ ملتا ہے۔ اسلامی نشان یعنی تلوار ہلال اور ستارہ بھی پہنتا ہوں۔ اور وہ تمام لوگ جو مجھے جانتے ہیں وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور ایسا ہی وہ مجھے پکارتے ہیں۔ میں نے اکثر ان آدمیوں سے مباحثہ کیا ہے۔ جو اسلام کے مذہب کی بابت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور یہ لوگ اس کو پسند نہیں کرتے کہ میں ایسا کروں لیکن میں اسکو کسی نہ کسی طرح کرتا رہتا ہوں۔

یہاں فیلاڈلفیا میں چند اور مسلمان بھی ہیں۔ جو تمام عرب ہیں۔ میں ان تمام کو اچھی طرح جانتا ہوں اور ہم کبھی کبھی مذہبی اغراض کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں ان میں سے دو جو میرے بڑے پیارے دوست اور بھائی بنے ہوئے ہیں تھوڑی مدت سے باہر گئے ہوئے ہیں لیکن وہ جلدی ہی واپس آجائینگے۔ وہ ٹیونس میں سے ایک سال یا کچھ کم عرصے میں واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپکو اس بات سے بھی آگاہ کرتا ہوں کہ جب صرف ایک مسلمان ایسے شہر میں ہو جس کی آبادی لاکھوں ہو۔ اور جس کے تمام لوگ برائے نام عیسائی ہیں تو اسکو اپنے قول اور فعل میں بڑا ہوشیار ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت ان لوگوں کی تیز نکتہ چینی کے نیچے ہے میں جانتا ہوں کہ مذہب اسلام صرف ایک ہی مذہب ہے جو انسان کی فطرت کے مطابق ہے یہ ان تمام آدمیوں کو بھائی بنا دیتا ہے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ عیسائیت میں بہت سے شامل ہو جاتے ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی اپنے مذہب کے فرائض کو بجا نہیں لاتا میں ایک خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ جو ازلی خدا ہے وہ نہ تو جنتا ہے۔ اور نہ کسی نے اسکو جنا ہے۔ اور کوئی اسکی مانند نہیں ہے۔

کاش کہ آپ میرے قریب ہوتے۔ تاکہ میں آپ سے ملتا یا آپ مجھ سے ملتے۔ میرا ایک یا دو سال تک یورپ کو جانے کا ارادہ ہے۔ اور اٹلی۔ جرمنی اور انگلینڈ کے دیکھنے کا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ میں ہندوستان میں جاکر ایک ہفتہ گذاروں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ یہ بہت دور ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ کو تمام کامیابیاں حاصل ہوں۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ اور میں آپ کے لئے اور ہندوستان میں اس کام کیلئے خدا سے رحمت و برکت کی دعا کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کے پاس حضرت مرزا غلام احمد جیسا ایک آدمی ہے جو سچ بولنے سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اور اسلام کو اسطرح دنیا کے آگے ظاہر کر رہا ہے۔ جیساکہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ خدا آپ تمام صاحبوں پر فضل کرے۔ آمین۔۔۔ آپکا صادق دوست۔ اے۔ جارج بیکر

اقتباس و اختصار از خطبہ

جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے گذشتہ جمعہ کے دن بزبان پنجابی پڑھا

اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون ما يأتيهم من ذكر من ربهم محدث الا استمعوه وهم يلعبون لاهية قلوبهم واسروا النجوى الذين ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم افتأتون السحر وانتم تبصرون

ترجمہ۔ لوگوں کیواسطے حساب کا وقت قریب آگیا ہے۔ پھر بھی وہ منہ موڑے ہوئے غفلت میں پڑے ہیں۔ خدا کیطرف سے جب کوئی نئی بات نصیحت دلانے اور خدا کو یاد کرانے کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ تو اسکو سن سنا کر بھی یہ اپنی لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے دل غفلتوں میں ہیں اور ظالم لوگ چھپ چھپ کر شرارتوں کے مشورے کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو تمہارے جیسا ایک انسان ہے جان بوجھ کر اس کے جادو میں کیوں پڑتے ہو۔ آج سے سترہ سال پہلے مارچ ۱۸۸۸ء میں خدا کے مسیح نے خدا کیطرف سے یہ حکم پاکر کہ ایک کشتی بنا ہماری وحی کیساتھ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اس کشتی کو طیار کر اور جب عذاب آئیگا تب ڈوبنے والوں کیلئے سفارش نہ کرنا۔ سب کو یہ حکم بذریعہ اشتہارات کے سنایا۔ اور لاکھوں کانوں نے یہ باتیں سنیں پر غافل دل اپنی غفلت میں سوئے رہے۔ یہاں تک کہ عین عذاب کا وقت آگیا۔ طاعون نے پہلے لاکھوں کو ہلاک کیا۔ اور ہزاروں گھر خالی کر دیئے۔ پر پھر بھی لوگ باز نہ آئے اور اعتراض کئے کہ طاعون غریبوں پر پڑتا ہے اور کہ ٹیکے سے اچھا ہو جاتا ہے اور کہ اونچے مکانوں میں رہ کر ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔ تب خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق زلزلہ کا عذاب نازل کیا ہے جس نے نہ اونچی جگہ کو چھوڑا اور نہ نیچی جگہ کو۔ نہ پہاڑ میں امن رہا۔ اور نہ میدان میں۔ نہ غربا بچ سکے اور نہ امرا۔ بلکہ امرا کو۔ اور اونچے مکانوں میں رہنے والوں کو اور پہاڑوں میں گھر بنانے والوں کو سب سے زیادہ ہلاکت اور تباہی پہنچی۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ عین عذاب کے وقت لوگ نمازوں میں بہت جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جلد ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں خدا کو یہ باتیں منظور نہیں ہیں عذاب کے آنے سے پہلے توبہ کرو۔ اور دلوں کو پاک کر کے خدا کے ساتھ معاملہ صاف کرو۔ تاکہ خدا تم پر رحم کرے۔ اور عذاب کے وقت تمہاری حفاظت کرے مومن کا دل نرم چاہیئے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دور اور مہجور اور محجوب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے وقتوں میں۔ امن کے زمانہ سے بھی زیادہ جرأت اور بیباکی کے آثار دکھاتے ہیں اور اسے اپنی قوت قلب پر حمل کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی خوفناک بات نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ کہ ابتلا کے ایام میں قساوت قلبی کے نمونے دکھائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ مومن کا دل چڑیا کے دل کیطرح ہونا چاہئے۔ جو ہر خطرہ کے وقت خدا تعالیٰ کے عنائے ذاتی اور غضب کو دیکھ کر قفس عنصری سے پرواز کرنے پر آجائے ایسے دلوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ اور اس آگ سے جو دوسروں کو بھسم کرتی ہے۔ انہیں بچاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

باقاعدہ جاری ہے۔ جو طلبا رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ وہ اکثر واپس آگئے ہیں کپورتھلہ سے خاں صاحب عبدالمجید خاں نائب افسر بگھی خانہ نے اپنے بھائی کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیت خیر میں برکت دیوے آمین ثم آمین

اخبار زلزلہ

حکیم محمد زمان صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ تمام کوٹھیاں پھٹ گئی ہیں۔ بعض گر گئی ہیں۔ اور ٹاون ہال خاص کر عالی عروشان ریلوے سٹیشن کا کچھ حصہ گر پڑا۔ بڑا گرجا پھٹ کر دو حصہ ہو گیا۔ سنہری مسجد کے مینار نصف زمین پر گر گئے۔ وزیر خان کی مسجد کا گنبد ٹیڑا ہو گیا۔ شاہی مسجد کے میناروں سے پتھر علیحدہ ہو گئے اور گر گئے۔ غرض بہت نقصان ہوا ہے۔ کچھ انسانوں کا بھی نقصان ہوا۔

بھیرہ ضلع شاہ پور سے خبر آئی ہے کہ اس جگہ زلزلہ بڑے زور سے آیا ہے۔ تین مکانات گر گئے

جموں سے میاں غلام رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں سخت زلزلہ آیا جیسا کہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سرکاری مکانات اور شہر کو سخت نقصان پہنچا۔ بعض مکان بالکل گر گئے۔ دو تین آدمی بھی مر گئے

سید طفیل حسین صاحب مقام نادون ضلع کانگڑہ سے بنام منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں خدا تعالے کے فضل سے بخیریت تمام گھر پہنچ گیا ہوں۔ دوسرے دن چھ بجے صبح ہ ۔ تاریخ کو ایسا خطرناک زلزلہ آیا۔ کہ الامان الحفیظ کی صدا ہر طرف سے آتی تھی۔ ہمارے شہر میں اتنا نقصان نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ہمارے گھر میں۔ مگر نزدیک کے شہروں کا بہت بڑا خستہ حال ہے۔ جوالا مکھی ایک جگہ یہاں سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں تقریباً تمام مکانات گر گئے ہیں۔ چار سو کے قریب آدمی مر گئے ہیں اور باقی ابھی تک دبے ہوئے ہیں۔ پولیس ان کو نکال رہی ہے۔ ایک جگہ ہمارے گھر سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں زمین پھٹ کر نیچے سے پانی کے چشمے نمودار ہو گئے۔ یہ جگہ میں نے خود جا کر دیکھی ہے۔ دیگر شہروں کا بھی اس سے خستہ حال سنا جاتا ہے۔ پوری خبر آنے پر مفصل لکھوں گا۔

۵ اپریل ۱۹۰۵ء

آؤ عیسائیو ادھر آؤ

یسوع مسیح نے اپنی آمد ثانی کے متعلق چند ایک پیشگوئیاں بیان کی تھیں۔ اور اس وقت کے نشانات بتلائے تھے۔ ان میں سے ایک تو کسوف خسوف تھا۔ وہ تو دیر سے پورا ہو چکا ہے۔ دوسرا یہ تھا۔ کہ لڑائیاں ہوں گی۔ وہ بھی پورا ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ اور تیسرا یہ تھا۔ کہ مری پڑیگی۔ سو یہ بھی مدت سے پورا ہو رہا ہے۔ اور جو تھا زلزلہ تھا۔ وہ بھی اب پورا ہو گیا۔ کم از کم اب تو وقت ہے۔ کہ آپ صاحبان مسیح کو تلاش کریں۔ زمین کے چار کونوں تک آپکی قوم کے سائینس دان پہنچے۔ اور قطب شمالی اور قطب جنوبی تک کی تحقیقاتیں آپ کی جغرافیہ دانی کی کمیٹیوں نے کرلیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جو کام آپ کی قوم نے مذہبی کمیٹی کے سپرد کیا تھا۔ اُس کے فرائض کی ادائگی میں اتنی سستی ہوتی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کے سب نشان پورے ہو گئے۔ اور مسیح اب تک نہیں ملا۔ دیکھو ناصری نبی علیہ السلام پر جھوٹ کا اتہام باندھنے کا موقعہ یہودیوں کو دوبارہ نہ دے دینا۔ پہلے تو وہ ایک علاقہ میں رہتے تھے۔ اور اب تو یورپ امریکہ کے تمام شہروں میں پھیلے پڑے ہیں۔ اور ان کے بڑے بڑے اخبار اور میگزین اور کتابیں نکلتی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلے سے بھی بڑھکر سخت الفاظ میں حملہ کرنے کا ان کو موقعہ ملجائے۔ وہ پہلے ہی کہتے تھے کہ یسوع کی سب پیشگوئیاں غلط نکلی تھیں۔ اُس نے آسمانی بادشاہت کا دعوے کیا۔ اور خود صلیبی موت مر کر (نعوذ باللہ) لعنتی بن گیا۔ پھر کہا تھا۔ کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں آؤں گا۔ وہ پشت کیا اُنیس سو سال گذر گئے اور اب تک پتہ ندارد۔ ہمارے نزدیک تو خدا کے نبیوں کی کوئی بات بھی غلط نہیں ہوتی۔ البتہ نادان لوگ پیشگوئیوں کے سمجھنے میں غلطی کھاتے یا دھوکے میں پڑ جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ آسمانی بادشاہت سے مراد روحانی درجات کا حصول بذریعہ ایمان و اعمال صالح تھا۔ اور سو سال تک جو زندہ رہ ... اور پھر دوبارہ یروشلم کو بھی لگایا ہی ہوگا۔ گو خفیہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ پھر زندگی کا ظاہر کرنا تو پولیٹیکل مصلحت کے بھی برخلاف تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص جس کو پھانسی کا حکم ہو گیا۔ اگر کسی اتفاق سے بچ جائے تو وہ کسطرح اپنا نام کسی کے آگے ظاہر کر سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ سلطنت غیر کی ہو۔ اور گھر کے سب دشمن ہوں اور جان کے سب پیاسے ہوں۔ خیر ان امور کے ذکر کی اب ضرورت نہیں۔ ہر ایک عیسائی بھائی کی خدمت میں نیٹو ہو۔ یا ولائیت کا صاحب۔ باادب گذارش ہے کہ یہود کی حالت گذشتہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور یوحنا کی قوت و روح الیاسی کا سبق انجیلوں سے سیکھ کر یقین کریں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی بھی اسی طرح ہوئی ہے۔ جس طرح پہلے قانون باندھا گیا تھا۔

پس اٹھو! اور اُس مسیح کو قبول کرو۔ جسے خدا نے بھیجا، اور جس کے واسطے اسقدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں

آؤ! عیسائیو۔ ادھر آؤ! ۔ نور حق دیکھو۔ راہ حق پاؤ۔

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہٗ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اُسکی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے جس میں دہرمپال کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریروں اور افترا پردازیوں کا مفصل جواب ہو گا۔ اور آخری حصہ میں آریہ سماج اور اُس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ تاکہ ایسے پڑھکر نہ صرف تارک بلکہ آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ و الا بدزبانوں سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کریں۔ اس کو ناحق بالنس پر چڑھانے کا لطف اٹھائے۔ رسالہ اختیاد الاسلام تھوڑا رہ گیا ہے احمدی احباب محروم نہ رہیں۔

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔

فہرست مضامین

بدر

ان اللہ قد صالح ... وقت مسابقہ وما ترون من ادلة

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت سالانہ۔ کم از کم ۲ زیادہ جو احباب دین۔ وہ بخوشی قبول کیا جاتا ہے۔ اتنی تھوڑی قیمت اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ سب دوست خرید فرما سکین۔ اور امرا اپنی جیب سے خرید کر غربا کو دے سکین

ترسیل زر و خط و کتابت بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ہونی چاہیئے۔

سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۳ | ۱۴۔ صفر ۱۳۲۳ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۂ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۱

ای جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق | آن مسیح و مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

دیکھا کہ مین قادیان کے بازار مین ہون اور ایک گاڑی پر سوار ہون۔ جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ آگے ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا۔ مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہین ہوا

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ بوقت دوپہر۔ وحی الہی نازل ہوئی۔ انی مع الافواج آتیک بغتة۔ مین فوجین لیکر اچانک تیرے پاس آونگا۔ آج رات خواب مین دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہون ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد مین نے باواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا کہ سید محمد علیشاہ آگئے ہین۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہون۔ کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جس طرح روئی دھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

ہے سرِ رہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔

۱۲۔ اپریل۔ امن است در مکان محبت سرائے ما

قادیان کا ہفتہ

حضرت اقدس بمعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب مولوی عبدالکریم صاحب و دیگر خدام باغ مین رونق افروز ہین۔ حضرت حجۃ اللہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تالیف مین مصروف ہین۔ درس قرآن۔ مطب۔ دفتر میگزین۔ اور دفتر بدر بھی باغ ہی مین ہین۔ اور سب احباب بفضل الہی بخیر و عافیت ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ مین ہے۔ اس ہفتہ مین لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی و بابو غلام محمد صاحب و دیگر احباب۔ جمون۔ ماہل پور۔ ضلع ہوشیارپور۔ کپورتھلہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت اقدس کی زیارت کے واسطے تشریف لائے۔ اشتہار النداء صفحہ پر لکھا گیا ہی۔ اور جلدی چھاپنے کیواسطے لاہور بھیجا گیا ہے شیخ یعقوب علی صاحب راقم عاجز کو اس کے متعلق خدمات کے واسطے لاہور جانے کا حکم ہوا ہے۔ اس اشتہار مین حضرت اقدس نے آنے والی آفت سے مخلوق کو ڈرایا ہے۔ کاش کہ لوگ اب بھی سمجھین۔ اور اپنی شرارتون سے باز آوین۔

تعلیم الاسلام کالج کے چار طالب علمون مین سے امتحان ایف۔ اے مین تین کامیاب ہوئے یعنی طفیل حسین۔ غلام محمد

ڈائری

۱۱- اپریل ۱۹۰۵ء ۔ وحی الٰہی عفت الدیار کا ذکر تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی ۔ کہ الدیار سے مراد کانگڑہ و دلی ہی معلوم ہوتی ہے ۔ کیونکہ شرک کا بڑا مکان ان دنون مین وہی ہے ۔ دو بڑی دیویون کے مندر اس جگہ ہین ۔ اللہ تعالےٰ نے ہر دو کو تباہ کیا ۔ اور بڑے پرانے شرک کو دنیا سے مٹا دیا ۔

حضرت نے فرمایا ۔ لوگ کہا کرتے تھے ۔ کہ خدا نے کس طرح پہاڑ کو بنی اسرائیل کے اوپر کر دیا تھا ۔ یہ قصہ صحیح نہین معلوم ہوتا ۔ اب کانگڑہ ۔ دہرم سالہ مقامات کے لوگون نے خوب سمجھ لیا ہوگا کہ رفعنا فوقکم الطور ۔ کس طرح سے ہو سکتا ہے ۔ ذرا سے زلزلے مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ گویا پہاڑ اوپر آگرا ۔ پھر خدا چاہے ۔ اس کو پیچھے ہٹا دے ۔ یا اوپر گرا دے ۔ یہ نیچریت زمانہ کے جہلا کا جواب ہے ۔ جو خدا نے زلزلہ کے ذریعہ سے دیا ہے ۔ اُمید ہے ۔ کہ اس قدر نظارے دیکھ کر بعض خوش قسمت لوگ سمجھ جائین گے ۔ کہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے احاطۂ قدرت مین ہے ۔ اور وہ جو چاہتا ہے ۔ کر دیتا ہے ۔

ایک اخبار والے کا ذکر آیا ۔ کہ وہ لکھتا ہے ۔ زلزلے تو آیا ہی کرتے ہین ۔ اس مین مرزا صاحب کا کیا نشان ہوا ۔ فرمایا یہ لوگ نابینا ہین ۔ نشان تو اس بات مین ہے ۔ کہ عین موقعہ پر ایک شخص نے قبل از وقت پیشگوئی کی ۔ اور دکھایا ۔ کہ یہی وقت ہے ۔ خیر ۔ سب اندھے نہین ہین ۔ سمجھنے والے سمجھ لین گے ۔ کہ یہ کس قسم کا نشان ہے ۔ ہزارون برسون کے جو معبد اور بت چلے آتے تھے ۔ وہ اب سرنگون ہو گئے ہین ۔ یہ نشان نہین ۔ تو اور کیا ہے ۔

فرمایا ۔ ان بتون کا ٹوٹنا خدا تعالےٰ کی اس توحید کے قائم ہونے کے واسطے جس کے لئے ہم رات دن دعائین کرتے ہین ۔ ایک تفاؤل ہے ۔

فرمایا ۔ اس الہام سے بھی جو ہم کو ہوا تھا ۔ کہ جاء الحق و زھق الباطل ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ کوئی بت ٹوٹنے والے ہین ۔ کیونکہ قرآن شریف مین بھی یہ آیت بتون کے ٹوٹنے اور اسلام کے غلبہ کے واسطے آئی ہے

فرمایا ۔ براہین احمدیہ بڑی کام آئی ۔ وہ سب پہلوؤن کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے ۔ کوئی نیا الزام اور طعن ایسا نہین جس کا جواب پہلے سے اس کے اندر نہ دیا گیا ہو ۔

بیماری کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ مین ... سب کے لئے دعا کرتا ہون ۔ آگے اپنے اپنے اعمال ... ہین

۱۴- اپریل ۱۹۰۵ء ۔ نواب محمد ... خان صاحب کا خط آیا ۔ جس مین انہون نے الو ... کے ساتھ لکھا ہوا تھا ۔ کہ مین اب لاہور مین ہرگز نہ ... رہ سکتا مجھے باغ کے کسی گوشہ مین جگہ دیدین ۔ ... راقم کو حکم دیا ۔ کہ ان کو تحریر کر دو ۔ کہ آجائین ۔ ... کے کسی حصہ مین جہان چاہین ۔ جگہ کر لین ۔

دہرم سالہ سے خبر آئی ۔ کہ اس جگہ ... جماعت کے جتنے آدمی تھے ۔ سب بچ گئے

فرمایا ۔ عفت عن بنی اسرائیل والی وحی ان کے معاملہ مین تو پوری ہو گئی ۔ خدا نے اس غریب جماعت کا نام اس وقت بنی اسرائیل رکھا ہے

۱۵- اپریل ۱۹۰۵ء ۔ فرمایا ۔ لوگ کچھ ہی کرین اور کچھ ہی لکھین ۔ مگر جیسی آفت کی خبر خدا نے اب دی ہے یہ جب ظاہر ہو گی ۔ تو بہر حال ان کو ماننا ہی پڑیگا ۔ کسی جگہ سے دس ہزار مرنے کی ۔ اور کسی جگہ سے تین ہزار کے مرنے کی خبر آرہی ہے ۔ اللہ تعالےٰ کی وحی نے پہلے سے ہی خبر دی تھی ۔ کہ یہ سب کچھ تیرے لئے ہے ۔ لک نری آیت ۔ اور ایسا ہی براہین احمدیہ مین درج ہے ۔ قوۃ الرحمن لعبید اللہ الصمد ۔ اس جگہ ہمارا نام عبید اللہ اس لحاظ سے رکھا گیا ہے ۔ کہ ہم مخالفون کی دُکھ دہی اور مصائب سے بہت ستائے گئے ہین

کسی نے خبر سنائی ۔ کہ بھاگسو مین کئی سو مر گئے ۔ اور جو باقی ہین ۔ وہ بھوکھ سے مر رہے ہین ۔ اور سجان پور مین بڑی تباہی آئی ۔ لیکن احمدی جماعت کا آدمی وزیر الدین ہیڈ ماسٹر بچ گیا ۔ فالحمد للہ

فرمایا ۔ یہ نشان تو صرف ایک بیج بو یا گیا ہے ۔ اور تخم ریزی ہے ۔ اور دوسرا نشان اس سے بڑھ کر ہوگا ۔ کفار مین بھی سعید فطرت ہوتے ہین ۔ آخر ہنود بھی اس طرف توجہ کرین گے ۔

۱۶- اپریل ۱۹۰۵ء ۔ کسی شخص نے ذکر کیا کہ فلاں دوست نماز پڑھانے کے وقت بہت لمبی سورتین پڑھتے ہیں فرمایا ۔ امام کو چاہیئے ۔ کہ نماز مین ضعفاء کی رعایت رکھے

ایک اخبار انگریزی کا مضمون حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا گیا ۔ کہ محققین حیران ہین ۔ کہ ان پہاڑون سے یہ اُمید نہ تھی ۔ فرمایا ۔ عقل مندون کو کس طرح خدا حیران کرتا ہے ان ملکون مین آتش فشانی کی کبھی امید نہ تھی ۔ بلکہ یہ پہاڑ امن کا سلسلہ سمجھا جاتا تھا ۔

۱۷- اپریل ۱۹۰۵ء ۔ فرمایا ۔ براہین احمدیہ مین ایک الہام یہ بھی درج ہے ۔ ام حسبت ان اصحٰب الکھف والرقیم کانوا

من آیاتنا عجبا ۔ اس مین اس زمانہ کے لوگون کو کہا گیا ہے ۔ کہ تم اصحٰب کہف کے قصہ پر کیا تعجب کرتے ہو وہ تو تین سو سال تک سوئے رہے تھے ۔ اور تم کو تو سوئے ہوئے ۱۳۰۰ سو سال گذر گئے ہین اور اب بھی تم جاگنا نہین چاہتے ! اسی طرح غفلت مین سوئے ہوئے ہو ۔ اور کوئی جگانا چاہتا ہے ۔ تو اس کو برا کہتے ہو ۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ مین بہت دعا کرتا ہون ۔ دعا ایسی شے ہے ۔ کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہ دیتے ہین ۔ ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے

فرمایا ۔ پیشگوئیون کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے دیکھو اس زمانہ مین یاجوج ماجوج ۔ دجال ۔ نزول مسیح وغیرہ کے متعلق تمام پیشگوئیان صاف سمجھ مین آگئی ہین

فرمایا ۔ رات کو ہم نے دیکھا ۔ کہ سخت زلزلہ آیا ہے وہ زمانہ اصل مین قریب ہے ۔ اچانک آئیگا ۔ معلوم نہین کہ کس وقت آجائے

ایک شخص کا خط آیا جس مین لکھا تھا ۔ کہ مین نے خواب مین مرزا صاحب کو اچھی صورت مین نہین دیکھا ۔ فرمایا ۔ کہ انسان کو اپنے اندرونی حالات کے نقشے دکھائے جاتے ہین ۔ اپنے ہی حجب درمیان مین آجاتے ہین ۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا کہ ہمارے استاد صاحب نے ایک شہر مین ایک دفعہ خواب مین اللہ تعالےٰ کو ایک بد صورت عورت کی شکل مین دیکھا ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس شہر کے لوگون نے میری ایسی بے عزتی کی ہے

۱۹- اپریل ۱۹۰۵ء ۔ میان شہاب الدین صاحب ساکن ... پور نے مبلغ ۵ روپے عمارت منارۃ کیواسطے حضرت کی خدمت مین ارسال کئے اللہ تعالیٰ الموجز احمد ... فرمایا ۔ آتھم نے نرم دلی اختیار کی اس کے معاملہ مین تاخیر کی گئی لیکھرام نے شوخی دکھائی ۔ اسکے معاملہ مین تقدیم کی گئی یعنی مدت پیشگوئی ہنوز گذرنے نہ پائی تھی ۔ کہ وہ ہلاک ہو گیا ۔

مین مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب یعنی اختیار الاسلام یا "مین مسلمان ہوگیا" بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے ۔ گو بزرگان دین حضرت مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے نے اس کو مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب تبانہ اس لئے بے نظیر ہے کیونکہ اس کا نام خاص خالق ارض و سماء نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا گو کچھ اس مین لکھا ہے اس پر خود خدا نے ریویو کیا ۔ چونکہ یہ کتاب ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے اسلئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب جسے آریون اور مخالف مولویون سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہے ... دوسرا ایڈیشن کا انتظار کرتا ہوگا ۔ عبدالغفور ... المعروف ... دہرم سال

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹ

فتنۂ دجال سے ہم کیونکر بچ سکتے ہیں

سورۂ کہف۔ رکوع اوّل۔ پارہ ۱۵ رکوع نمبر ۱

حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ فتنۂ دجال سے بچنے کے واسطے سورہ کہف کی پہلی دس آئتیں اور پچھلی دس آئتیں پڑھو۔ اس واسطے سب مسلمانوں کو چاہئے کہ ان آیات کو بغور مطالعہ کریں اور ان کے مطلب کو سمجھیں۔ ان آیات سے بآسانی واضح ہو جائیگا کہ دجال کون ہے۔ اس کے کیا صفات ہیں اور اس کا فتنہ کون سا ہے۔ اور اس کے فتنہ سے بچنے کی کیا راہ ہے۔

اس جگہ اس بات کا لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ دجال کے معنے لغت میں یہ ہیں (۱) تاجروں کی ایک بڑی کمپنی (۲) ایسے لوگ جن کا ظاہر کچھ ہو۔ اور باطن کچھ (۳) سونا

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتٰب ولم یجعل لہ عوجًا سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل فرمائی اور کج فطرت لوگوں کے لئے اس میں حصہ نہ رکھا۔

کتاب کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ قرآن شریف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک کتاب کی شکل میں لکھا جاتا۔ اور سب عبارتیں مطابق وحی الٰہی محفوظ کی جاتی تھیں کیونکہ جو الفاظ ترتیب دیکر لکھے نہ جائیں اور محفوظ نہ کرلئے جاویں۔ ان پر کبھی لفظ کتاب کا نہیں بولا جاتا۔ قرآن کریم کے ابتدا میں بھی لفظ الکتاب کا اسی طرف راہ نمائی فرماتا ہے

قیمًا لینذر باسًا شدیدًا من لدنہ ویبشر المومنین الذین یعملون الصلحٰت ان لھم اجرًا حسنًا۔ ماکثین فیہ ابدًا

یہ کتاب سنبھالنے والی ہے تاکہ خدا کے سخت عذاب سے مخلوق کو ڈراوے۔ اور ماننے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے۔ کہ ان کے واسطے اچھا بدلہ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا معنے یہ

کتاب اور اس ... من۔ اور بشیر
بھی ہیں۔ بدکا ... نا کیواسطے ہلاکت اور نیکوکاروں کیواسطے
کامیابی کا پیغ ... نے ہیں
وینذر ا... ت قالوا اتخذ اللہ ولدًا۔ اور ڈرا وے
ان لوگوں کو ... ن نے کہا۔ کہ خدا نے بیٹا بنایا ہے۔
یہ آیت ... وس چالی ہے۔ اس امر کی تفہیم کیواسطے کہ
ان دس آیا ... ا پڑھنے سے آدمی دجال کے فتنہ سے کیونکر
بچ سکتا ہے

ا... یت شریف سے ظاہر ہے کہ جس قوم کے فتنہ سے بچنے ... واسطے اس قدر تاکید کی گئی ہے۔ وہ ایسی قوم ہے جس... ا دعویٰ ہو۔ کہ خدا کا ایک بیٹا ہے۔ اور ثابت ہے کہ وہ قوم مسیحی قوم ہے جس نے بڑے زور شور سے اس امر کا دعویٰ کیا ہے۔ کہ کوئی شخص جس کو وہ یسوع کہتے ہیں اور جس کا نام کہیں قرآن شریف یا احادیث میں نہیں آیا کہ وہ کون تھا۔ خدا کا بیٹا تھا۔ اور خود خدا ہونے کا بھی مدعی تھا۔ آج کل کے یورپ و امریکہ کے عیسائی اس کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور صرف اتنے پر اکتفاء نہیں کرتے۔ کہ خود مان کر بیٹھ رہیں۔ بلکہ کروڑوں اور سارے زور اور طاقت اور ہر طرح کے حیلہ اور کوشش کے ساتھ اس امر کے درپے ہیں۔ کہ ساری دنیا میں یہ شرک اور کفر کا گند پھیلا دیں۔ اس واسطے انکی یہ کارروائی دنیا بھر کے لئے ..... ایک فتنۂ عظیم اور سخت مصیبت اور ابتلاء کا رنگ پکڑ رہی ہے۔ ان کے اس عقیدہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب میں اگلی آیت میں اور بھی کھول کر بیان کیا ہے۔ کہ مالھم بہ من علم ولا لابائھم۔ ان کے پاس ایسا دعویٰ کرنے میں کوئی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو کوئی علم تھا۔ کیا معنے۔ وہ اپنے مذہبی عقائد کے واسطے کوئی علمی عقلی دلیل نہیں دے سکتے۔ نہ فلسفہ کی رُو سے اور نہ سائنس کی رُو سے۔ اور نہ کسی دلیل سے وہ اس امر کو ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یسوع خدا کا بیٹا تھا۔ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے دجال دنیوی رنگ میں اور اپنے دوسرے کاروبار میں بڑے علم اور عقل والا ہوگا۔ اور بڑی بڑی تحقیقاتیں کریگا۔ اور علم کے زور سے نئی نئی باتیں کریگا۔ لیکن یہ کیا معنے۔ خدا کا بیٹا بنانے والے مقابلہ میں صاف کہدیگا۔ کہ بابا الوہیت یسوع کا عقل کی بات نہیں ہے یہ صرف مان لینے کی بات ہے۔ دیکھو تمام ہمارے بڑوں کی گواہی ہے کہ یسوع خدا تھا۔ اور خدائی کے کام کرتا تھا۔ پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں ولا لابائھم۔ ان کے باپ دادوں کو بھی کچھ علم نہیں تھا یورپ ایک بت پرست قوم تھی۔ ہر دن اور ہر ... کی

اور ہر چیز کے لئے ایک بت تھا۔ جاہل لوگ تھے۔ ان بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے رعب میں آ کر یسوع کا بت پوجنے لگ گئے۔ وہ خود جاہل تھے۔ اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبًا بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلی۔ جھوٹ کے سوائے اور کچھ نہیں جو کہتے ہیں۔ کسی انسان کو خدا بنانا کیسی بری بات ہے بدیوں کی باتوں میں سے سب سے بڑی بدی ہے۔ لیکن خدا کہتا ہے کہ ان کے منہ سے یہ بات نکلتی ہے۔ پر ان کے دل جانتے ہیں۔ کہ یہ ایک جھوٹ ہے۔ اور اس کے واسطے کوئی دلیل ان کے پاس نہیں۔ نہ کوئی عقلی دلیل ہے۔ نہ کوئی نقلی۔ قدیم یونانی اور رومی سب بت پرست تھے۔ اور دیوتاؤں کے فرضی قصے بنا کر دیوی دیوتوں کو خدا بنا رکھا تھا۔ انہیں کے درمیان معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی یسوع فرضی کا قصہ بھی مل گیا ہوگا۔ بس ان کو ایک خدا ہاتھ آگیا۔ ایک فاضل محقق یورپین نے لکھا ہے کہ جیسے مسٹر ڈس لوتا کے قصے ہیں۔ ویسے بہت سے ناول اس زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ اور انہی میں سے یہ ناول بھی تھے۔ جن کو آج کل کے مسیحی لوگوں نے اپنے عقائد مذہبی کی بنا بنایا ہوا ہے اور اس درخت کے پھلوں سے نظر آتا ہے۔ کہ شراب جو جامع الاثم ہے اور خاص عورتیں جو حبائل الشیطان ہیں۔ اور دنیوی طمع جو بعض طبائع کو مجبور کر دیتا ہے۔ اس جھوٹ کے پھیلانے میں پورے طور سے خرچ کیا جاتا ہے

فلعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفًا۔ پس شاید تو ان کے دنیوی عظمت و جلال کو دیکھ کر اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کرنیوالا ہے۔ کہ وہ اس پاک کلام کو کیوں نہیں مانتے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ کے دنیوی اقبال اور عز و جاہ کا پورا نقشہ دکھایا گیا تھا۔ جس پر حضرت نبی کریم کو بسبب بنی آدم کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی کے جو آپ کے اندر ہمیشہ جوش مارتی تھی۔ بڑا افسوس اور غم ہوا۔ کہ اتنی بڑی قوم سیدھے راہ سے ہٹ کر جہنم میں گر گئی۔ اور اپنی دنیوی جاہ و جلال کے سبب اور بھی بہتوں کو اپنے ساتھ لے ڈوبے گی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حالت قلبی کی خدائے علیم و حکیم نے اس جگہ تصویر کھینچ کر ایک پیشگوئی کے رنگ میں اس زمانہ کے مسیحوں کی حالت کو ظاہر فرمایا ہے۔ اور حضرت سرور انبیاء کا جو حال اس قوم کو حالت کشفی میں دیکھ کر ہوا ہوگا۔ وہ اب خود اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ... اس قوم کی روحانی تنزل سے

سبب کس قدر غم اور ہم مین مبتلا رہتے ہین۔ اور ان کی ہدایت کے واسطے کس قدر الحاح وزاری کی دعائین جناب باری مین آدہی آدہی رات اٹھ کر کرتے ہین۔ غرض حضرت خیر الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ ایک بڑا غم تہا۔ پر اللہ تعالے اس مین اپنی حکمت بیان فرماتا ہے۔ کہ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا وانا لجاعلون ما علیہا صعیدا جرزا۔ ہم زمین پر جو کچھ ہے۔ اس کو عمدہ خوبصورت کرنے کے لیے بنایا ہے۔ تاکہ ہم ظاہر کرین۔ کہ عمدہ کاریگری کے کام کرنے والے کون مین اور پھر جو کچھ اس پر ہے۔ اس کو ہم بنجر زمین گرا دین گے۔ کیا معنے اس سے ظاہر ہوگا۔ کہ بڑے کاریگر کون لوگ ہین۔ جو بڑے بڑے کارخانے بناتے ہین اور کلین ایجاد کرتے ہین اور یہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔ عمدہ کاریگری کے کام کون کر دیگا۔ اور پھر ان سب کا مٹا دینا اور تباہ کر دینا خدا کے آگے کچھہ مشکل نہین۔ ایک سیکنڈ کا زلزلہ کیا کچھہ تباہی دنیا مین لا سکتا ہے۔

اقتباس فی اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۱۴۔ اپریل کو باغ مین پڑھا

نشان زلزلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۔ یَوْمَ تَرَوْنَہَا تَذْہَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَہَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ۔

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ اس گھڑی کا زلزلہ بڑی چیز ہے اس زلزلہ کے وقت دودھ پلانے والی مان اپنے بچے کو بہول جائیگی۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ تو دیکھے گا۔ کہ مدہوش ہین۔ پر مدہوش نہین ہین۔ یہ اللہ تعالے کے سخت عذاب کا نتیجہ ہے۔

دنیا مین بدقسمتی سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ امن کے زمانہ مین جبکہ عیش و آرام کے تمام سامان مہیا ہوتے ہین۔ بارشین وقت پر ہوتی ہین۔ اور لوگوں کی کوٹہیان اناج سے بھری ہوتی ہین۔ اور تنعم کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی سب راہین کہل جاتی ہین۔ اور سب کامون مین کامیابی نظر آتی ہے۔ اور کوئی امر خلاف مراد نہین ہوتا۔ تب عام طبائع باغی و سرکش ہو کر فسق و فجور اور مناہی مین ترقی کرتی ہین۔ اور لوگ گناہون مین ایسے دلیر ہو جاتے ہین [illegible] نہین جوان کو [illegible] اس وقت خدا کا غضب زمین پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ ا[illegible] غافلون کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ تاریخ زمانہ گواہی د[illegible] ہے کہ جب کبھی زمین پر خدا کا قہری عذاب نازل ہوا۔ اس کا موجب [illegible] ہی تھا۔ کہ اہل زمین نے کچھہ حصہ امن پاکر ایسی غفلت اختی[illegible] کہ خدا کو بہول گئے اور زناکاری اور دیگر اقسام فسق و [illegible] اختیار کرکے ایسی نافرمانی مین پڑے۔ کہ اللہ تعالے کو سخت [illegible] کر دیا تب خدا نے ان پر ایسا عذاب نازل کیا۔ کہ ا[illegible] مکانون اور جائیدادون اور مالون اور جانون پر آفت نا[illegible] کی کبھی زمین کے نیچے سے اور کبھی آسمان کے اوپر سے [illegible] پر عذاب بہیجا۔ اور ان کو زیر و زبر کر دیا۔ اور ان کے نشان مٹا [illegible]۔ پہلی قومون کے قصے پڑھو۔ عاد و ثمود کا کیا حال ہوا۔ اور کیون۔ نوح کی قوم کا کیا حال ہوا۔ اور کیون۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا حال ہوا اور کیون ہوا۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنون کا کیا حال ہوا۔ اور کیون ہوا۔ جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ ملتا ہے۔ یہی سنت اللہ چلی آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔ اور جب ہم نے ارادہ کیا۔ کہ کسی بستی کو ہلاک کر دین۔ تو وہان کے امرا پر احکام نازل کئے۔ پس انہون نے اس مین نافرمانی کی۔ اور زیر الزام ہو گئے۔ تب ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ دیکھو اس زمانہ مین خدا کا ایک بندہ خلیفۃ اللہ ۱۸۸۴ء سے پکار پکار کر دنیا کو خدا کے عذاب سے ڈرا رہا ہے اور مخلوق کو نیکی کیطرف بلا رہا ہے۔ اس نے لاکہون اشتہار مختلف زبانون مین جاری کئے۔ اور ہر ایک کان تک اپنی آواز پہنچائی۔ پر بدقسمتون نے ایک نہ سنی۔ وہ دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا ہے۔ پر بدنصیب انسانون کے حصہ مین یہ نہ تہا۔ کہ اس سے یہ نور حاصل کرتے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اُسے دوکانداری کہتے رہے۔ تاہم مخلوق یکسان نہین۔ اور آج ہم تین لاکھ آدمی ایسا بھی دیکھتے ہین۔ جنہون نے اس نور کو قبول کیا اور خدا کی رحمت سے بروقت حصہ لیا۔ اور ان کی تعداد روز بروز بڑہتی چلی جاتی ہے۔ اور اب تو ایمان لانا بھی بڑی بات نہین رہی۔ کیونکہ خدا نے برہنہ ہو کر اپنا ثبوت دے دیا ہے۔ خدا کی نصرت نے مخالفوں کے ساتھ ایک کشتی کرکے سب کو زیر کر دیا ہے۔ پھر بھی کیسے بدقسمت ہین۔ وہ لوگ۔ جو اپنی بدزبانی سے باز نہین آتے۔ ایک سچائی ان کے سامنے رکھی گئی ہے اور ہدایت کی ایک ایسی سڑک ان کے واسطے طیار کی گئی ہے۔ جس کا انکار اور جس سے اعراض ایک ظاہر تباہی اور ہلاکت ہے۔ کم از کم ان کو یہ سوچنا چاہیئے۔

کہ اس دنیا کے میدان مین جو ہمیشہ آدم اور شیطان کی لڑائی لگی ہوئی ہے۔ اور سعید اور شقی اپنا اپنا حصہ ہمیشہ لیتے رہے ہین۔ اس مین ان لوگون نے کون سی طرف اختیار کی ہے۔ جو باتین ان کے منہ سے نکل رہی ہین۔ اور جو حرکات ان سے سرزد ہوتی ہین۔ آیا یہ وہ ہین۔ جو انبیاء اور ان کے ساتھی کیا کرتے تھے۔ یا وہ ہین۔ جو کفار کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے موہنہ کے الفاظ کو ذرا اگلون کے الفاظ کے ساتھ ملا کر دیکھین۔ تو حق کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ آیا یہ وہ الفاظ ہین۔ جو خدا کے برگزیدے بولا کرتے تھے۔ یا وہ الفاظ ہین۔ جو ان برگزیدون کے دشمنون نے بول کر اپنے پر خدا کا عذاب نازل کر لیا یہ تو دشمنون کا ذکر ہوا۔ لیکن مین اب اپنے دوستون کو نصیحت کرتا ہون۔ کہ تمہارا فرض ہے۔ کہ دوسرون سے بڑھ کر تقویٰ و طہارت کا فکر رکہین۔ خدا تعالے کا خوف اپنے دلون مین قائم کرین۔ ہر ایک گندے مرض کی قربانی دے کر اور ناپاک خواہشون کی گردن مار کر پاک صاف ہو جاؤ۔ تاکہ تم نشانہ نہ بنو۔ کیونکہ اگر اب بھی دلون مین سختی رہے۔ تو پھر بڑی آفت کا سامنا ہے خدا تعالے ہمارے گناہ اور ہمارے دلون کو پاک صاف کرے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے موجودہ عمارت مدرسہ کے ملحق ایک ٹکڑہ زمین مبلغ تین سو روپے پر خرید کیا گیا ہے۔ تین سو روپیہ تو کچھ بڑی رقم نہین۔ لیکن وہ ایسی نیچی جگہ اور موسمی سیلابون کے زیر اثر ہے۔ کہ اگر اس کو موجودہ عمارت کے لحاظ سے تختہ فرش کے ساتھ بھی ملایا جائے۔ تو اُسپر کئی ہزار روپیہ خرچ آوے گا۔ مدرسہ کو اور عمارت کی ضرورت ہے۔ اور اس زمین کے سوائے اور کوئی جگہ ساتھ ملتی ہوئی خالی نہین ہے۔ جو مدرسہ خرید سکے۔ اس واسطے اس زمین کا خرید کرنا ضروری ہوا۔ خدا مبارک کرے اور اس پر مکانات بنوانے کیواسطے سامان مہیا کرے۔ ایک مسکین طالب علم ہائی سکول کلاس نذیر احمد کو ۶ ماہوار کا نیا وظیفہ دیا گیا ہے

دہلی سے ایک شخص مولوی حشمت علی صاحب نے اپنے لڑکے کو اس مدرسہ مین تعلیم حاصل کرنے کیواسطے بھیجا ہے۔

ساعت قیامت

چارسال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی۔

حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اس زلزلہ کے متعلق جو اب واقع ہوا ہے۔ بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے شائع کی ہیں خود براہین احمدیہ میں اس کی پیش گوئی ہے اور پھر عفت الدیار محلہا و مقامہا والی پیش گوئی کو شائع ہوئے قریب گیارہ ماہ گذر گئے ہیں۔ اور پھر قریب ہی دنوں میں اشتہار الوصیت کے ذریعے سے سب دنیا کو اس خوفناک دن سے ڈرنے کیواسطے دعوت کی گئی تھی۔ مگر اس وقت میں آج سے قریباً چارسال پہلے کی پیش گوئی کا ذکر کرتا ہوں۔ جس کے متعلق لکھنے کے واسطے بالخصوص حضرت اخی المکرم مولوی نورالدین صاحب نے مجھے توجہ دلائی ہے۔ یہ پیش گوئی کتاب آمین صاحبزادگان بشیر احمد و شریف احمد میں نہایت صاف اور صریح الفاظ میں حضرت حجتہ اللہ نے اسی وقت درج فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد بصورت کتاب یہ رسالہ نہایت کثرت سے اب تک شائع ہو رہا ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں +

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ ایک صاف پیشگوئی ہے کہ ہر ایک شخص باریک عقل والا ہو یا موٹی عقل والا۔ اس کو باسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور اس زلزلہ کی ساعت قیامت ہونے کیواسطے خود تمام دنیا پکار اٹھی ہے کہ بیشک یہ قیامت کا نمونہ ہے۔ سردست اس جگہ میں چند ایک اخبارات کا حوالہ دیتا ہوں۔ جنہوں نے اس زلزلہ کو پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق قیامت یاد دلانے والی ساعت کرکے لکھا ہے

زمیندار۔ لاہور ۔ ۴۔ اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے۔ جو قرب قیامت کی آئندہ خوفناک نشانیوں کے ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑیگا۔

پیسہ اخبار۔ لاہور۔ ۴۔ اپریل کو ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور میں آیا ۔ ۔ ۔ جو لوگ قیامت کو ہزل اور ان یقینی واقعات کو لغو سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ زلزلہ مشتے نمونہ از خروارے تھا۔

تہذیب ... لاہور ... نمونہ قیامت بن گیا۔ اور لاہور میں رونے دہونے تجہیز و تکفین تعزیت عیادت کا ہنگامہ ... سالہ میں اس سے مکانات کی بربادی اور ہلاکت بہت زیادہ لاہور میں آئی۔ وہاں سے بہت صاحب لوگ اور میمیں ہلاک ہوئیں۔ اور تمام بازار برباد ہو کر بالکل تودۂ خاک بنا۔

وکیل امرتسر ۔ ۴۔ اپریل کے زلزلہ کی خبر نہایت اختصار کے ساتھ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ۔ ۔ ۔ لیکن جب وہ حالت عالم یاد میں پیش نظر آتی ہے۔ دفعتاً ایک بدحواسی اور سہناکی سی چھا جاتی ہے۔ بدن میں لرزہ پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں عرق آلود ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہیں اور کیا کریں ۔ ۔ ۔ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ چند لمحہ کے اندر اندر غضب الٰہی کا ایک پرہیبت نمونہ نظر آنے والا ہے ۔ ۔ ۔ خلقت اکثر اس غضبناک اور پرجلال قہر الٰہی سے خوف کھا کر گھروں سے نکل بھاگے۔ زن و مرد پیر و جوان ہر ایک کے چہرہ پر سخت سراسیمگی۔ بدحواسی مایوسی اور تشویش ٹپکی پڑتی تھی ۔ ۔ ۔ بالجملہ یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا۔ کہ اسے **قیامت صغریٰ** کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ اس وقت تو لوگوں کو عموماً یہی یقین ہوگیا تھا۔ کہ بس قیامت آہی گئی ہے ۔ ۔ ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی نہایت ہولناک گھڑی کے جو آثار بیان فرمائے ہیں۔ ان کا معمولی خاکہ کھینچ کر ہی اس زلزلہ نے خلق اللہ میں انتہا درجہ سراسیمگی اور افراتفری ڈالدی ۔ ۔ ۔ فی الواقع اس میں ذرا شک نہیں۔ کہ خدائے قادر یہ قہری نشانات محض ہم گنہگاروں کی بداعمالی اور غفلت شعاری سے ناراض ہوکر دکھلاتا ہے۔

اخبار بھارت ۔ وہ قیامت کا سماں ۔ وہ ہولناک نظارہ جب آنکھوں کے آگے آتا ہے۔ تو جان ہوا ہو جاتی ہے باپ نے بیٹا نہیں سنبھالا۔ عورت نے خاوند کی پروا نہیں کی غرض چند اخباروں کی عبارتیں ہم نے نمونہ کے طور پر اس جگہ لکھ دی ہیں۔ جنہوں نے بڑے زور شور سے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ یہ زلزلہ قیامت کو یاد دلانے والا تھا۔ بلکہ لوگوں نے سمجھا تھا۔ کہ قیامت آگئی ہے۔ اب اہل عقل و دانش سے ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ آج سے قریباً چارسال پہلے کس نے اس مرد کو بتلادیا تھا۔ کہ

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

ہمارے علم طبعیات کے ماہروں سے باوجود اس قدر ساماںوں کے تو اتنا بھی نہ ہوسکا۔ کہ اور نہیں تو ایک گھنٹہ پہلے ہی خبر کر دیتے۔ کہ ایسی قیامت کا نمونہ ظاہر ہونے والا ہے۔ اس زمانہ میں اور اس ملک میں تو بڑے محقق ہمارے انگریزی ہیں۔ اور ان بیچاروں کو کچھ خبر ہوتی۔ تو وہ کم از کم صاحب لوگوں اور میموں کے بچانے کا تو کوئی فکر کرتے پہلے تو جہلا اعتراض کرتے تھے۔ کہ یورپین لوگ طاعون والوں کو خود تکلیف دے کر مار دیتے ہیں۔ مگر اب تو خود ان کی ہم قوم سینکڑوں جانیں تلف ہوگئیں۔ پھر کون حاکم چاہتا ہے۔ کہ ہماری رعایا اس طرح ہلاک ہو جائے۔ خود گورنمنٹ عالیہ جس قدر نقصان اور رنج اور تشویش اس صدمہ سے اٹھا رہی ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اب سوچنے کے لائق یہ بات ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو کس نے یہ خبر پہلے سے کردی تھی۔ اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ جو خود حضرت نے پہلے سے دیا تھا کہ

مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بھلا دوسرے بعض نشانات کے ظہور کے وقت میں تو نادان معاند یہ کہتے تھے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خود ہی پیشگوئی کی اور خود ہی اس کو کسی طرح سے پورا کردیا اب کیا مرزا صاحب نے خود ہی زلزلہ کی پیشگوئی کرکے خود ہی زمین کو اس طرح سے ہلا دیا۔ کہ ان کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ سوائے ازلی بدقسمت کے اور کسی کا کام نہیں کہ ۔ ۔ ۔ بھی اس خدا کے مسیح کا انکار کرے۔

جناب میر طفیل حسین نادون ضلع کانگڑہ سے بنام چوہدری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہیں میں نے مرسلہ اشتہار کو خوب غور سے پڑھا ہے۔ بڑی تہدید اور انذار سے بھرا ہوا ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قہر سے کس کے مقسوم میں فلاحت اور نجات لکھی ہوئی ہے۔ اب گھروں کے اندر سونا بھی ایک مشکل امر ہوگیا ہے۔ لاریب ایسے دن انسانی نسلوں پر کبھی نہیں آئے۔ ہمارا نجات پانا محض اللہ کریم کے فضل اور رحم پر منحصر ہے۔ برادرا۔ اس نابکار کے حق میں بھی خدا کے لئے دعا کریں اور حضرت اقدس سے بھی کرایا کریں ۔ ۔ ۔ آپ کیا ہی خوش قسمت ہیں۔ کہ ہر زمان امام پاک کی پاک صحبت سے بہرہ لیتے ہیں اس طرف کی تباہی کا نظارہ ایسا دردانگیز اور عبرت ناک ہے کہ حالات ملکی سن سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کانگڑہ خاص جہاں تقریباً چھ ہزار کی آبادی ہے۔ بالکل مسمار پڑا ہے۔ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہیں آتا۔ صرف چھ سو آدمی کے قریب بچے ہیں۔ مدرسہ کے ستر لڑکوں میں سے صرف ۵ کے قریب بچ رہے۔ استاد صرف دو بچے دہرم سالہ کا حال اس سے بھی زیادہ خستہ ہے۔ وہاں بھی متعدد اشخاص زندہ رہے ایک گورکھوں کی پلٹن پانچ سو جوانوں کی سب کی سب دبکر ہلاک ہوگئی اور انگریز بھی اکثر مرے ہیں۔ سوجانپور میں مولوی وزیرالدین صاحب احمدی بچ گئے۔ مگر سارا شہر تباہ ہوگیا۔ عالیشان پختہ مکانوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پالم پور میں اب سوائے درختوں کے اور کچھ نظر آتا ہی نہیں اب ان

ہونیکے دن کا جن میں اس قدر چہل پہل تھی۔ یہ حال ہے کہ کان لائیں سنائی دیتا تھا۔ لوگ کیا امیر کیا غریب باہر میدانوں میں پڑے ہیں۔ فاقے مر رہے ہیں۔ اس پر عفونت کہ مارے لاشوں کے اوپر سے ہند ... برستی ہے اور گھیرے ہوئے ہیں اور یہی بھی۔ مردوں کی عفونت اس درجہ تک پہونچ گئی ہے کہ ناک نہیں دیا جاتا۔ احمدی جماعت کے جتنے اس ضلع میں تھے۔ خدا تعالیٰ کے نہایت فضل و کرم سے ان میں ایک بھی ہلاک نہیں ہوا۔ جو و بیت گئے۔

کُفر ٹوٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم ۔ اما بعد غور کرو ۔

شرک ہی ایک ایسی بری بلا ہے جس کی نسبت الٰہی ارشاد ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ۔ اور شرک ہی ہے جس کو کہا گیا ہے ۔ کہ لاعلمی اور جہالت پر اس کی بنا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وان جاھدٰک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہ علم ۔ اور فرمایا ۔ لا تقف مالیس لک بہ علم اور شرک ہی ہے ۔ جو ظلم عظیم ہے جیسے فرمایا ۔ ان الشرک لظلم عظیم ۔ اور یہ بھی یاد رکھو ۔ کہ دنیا عبرت حاصل کرنے کا مقام ہے ۔ یوم الفصل نہیں ۔ اس مختصر تمہید کے بعد سوچو ۔ کہ شرک کے دلائل ہمیشہ نسج العنکبوت ہوا کرتے ہیں ۔ مگر عوام مظاہر قدرت میں اعجوبہ کے ایسے گرویدہ ہو جاتے ہیں کہ کوئی عمدہ دلیل ان کے لئے کارگر نہیں ہو سکتی ۔ دیکھو جوالا مکھی کا پہاڑ ۔ پنجاب ۔ بلکہ ہند اور کشمیر میں اپنے اعجوبہ کے باعث ایک عظیم الشان معبد تھا ۔ اور طاعون کے دنوں میں لوگ اس ملک کو مامن یقین کر رہے تھے ۔ اور صلیب پرست گو اس خیال سے نہیں ۔ الا محض آب و ہوا کے لئے وہاں بہت ہی جمع تھے ۔ اور مخلوق کے لئے مادیات ہی معبود ہیں ۔ وہاں زلزلہ آیا ۔ اور اسی اعجوبہ سے آیا ۔ اور کب آیا جب ایک مامور من اللہ نے انبیاء کے قدم بقدم ۔ تبلیغ کا کام ایک کمال تک پہنچایا ۔ اور پھر اسی پنجاب میں اتمام حجت کے لئے سینکڑوں تدبیروں سے کام لیا ۔ مگر بے پروائی کی گئی ۔ آخر راست بازی مصدق راست باز دکھا سکتا تھا کیونکہ اسی کا نشان ہے ۔ مصدقًا لما معکم ۔ اس راست باز نے عفت الدیار محلہا و مقامہا ۔ کی پاک وحی گیارہ مہینے پیشتر شائع کی ۔ اور بتا دیا کہ بیرونی عارضی طور پر ایک خاص دار کے رہنے والے اور وہاں کے اصلی باشندے تباہ ہو جائیں گے ۔ آخر ۔ ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو اس کا ظہور ہوا اب دیکھیں ۔ جو دیکھنے کی آنکھیں رکھتے ہیں ۔ اور سنیں ۔ جو سننے کے کان رکھتے ہیں ۔ فقط ۔ نور الدین

حسن معاشرت پر حضرت مسیح موعود کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم سید فضیلت علی شاہ صاحب سلمہ ۔

السلام علیکم ۔ و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا ۔ مجھ کو معلوم نہیں ۔ کہ میں نے جواب لکھا تھا ۔ یا نہیں ۔ تاہم یہی خیال آتا ہے ۔ کہ جواب لکھ دیا گیا تھا ۔ اب باعث تکلیف دہی یہ ہے ۔ کہ میں نے بعض آپ کے سچے دوستوں کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں ۔ سنا ہے ۔ کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہیئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہیں ۔ یعنی غیظ و غضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا انداز ملحوظ نہیں رہتا ۔ میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا ۔ کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں ۔ اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی غرض سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے ۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں ۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے ۔ عاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو ۔ جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو ۔ بلکہ انکو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو ۔ اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو ۔ اور رسول اللہ صلے اللہ فرماتے ہیں خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم میں سے بہتر وہ انسان ہے ۔ جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے ۔ کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا ۔ عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے ۔ جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا ۔ اور وہ دیکھتا ہے ۔ کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے ۔ نرمی برتنی چاہیئے ۔ اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے ۔ اور وہ دیکھ رہا ہے ۔ کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں ۔ اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں ۔ اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے ۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے ۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے ۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے ۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے ۔ کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے ۔ میں جب کبھی اتفاقًا ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے ۔ کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے ۔ شاید معصیت ہوگی ۔ کہ مجھ سے ایسا ہوا ۔ تب میں ان کو کہتا ہوں ۔ کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو ۔ کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے ۔ تو مجھے معاف فرماویں ۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں ۔ کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں ۔ سو میں امید رکھتا ہوں ۔ کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے ۔ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے ۔ زیادہ کیا لکھوں ۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

خط از جانب چودہری عبد العزیز صاحب نائب تحصیلدار بنام چودہری عبد اللطیف خانصاحب نجیب قادیان

(از ڈیرہ گوپی پور ۔ ۱۲ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء) برخوردار ۔ السلام علیکم کانگڑہ بہون والی دیوی کی پوری تباہی ہوئی ہے جس کا مندر بیخ و بن سے اوکھڑ گیا ۔ اور نام و نشان باقی نہیں رہا جوالا مکھی کے مندر کا بھی کچھ حصہ گر گیا ہے ۔ اور اس کے علاوہ ڈیوڑھی کو نقصان پہنچا ۔ اور جاتری لوگ جوالا مکھی میں بہت مرے ۔ جو دور دراز ملکوں سے اس کی سیوا کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ اور اس دیوی نے انکی ذرا بھی دستگیری نہ کی فوت شدہ جاتریوں کی تعداد اگرچہ حکام کو اس وقت تک صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکی ۔ لیکن یہ کیفیت ایک سو اور ڈیڑھ سو کے درمیان اس وقت تک اندازہ کی گئی ہے اور جوالا مکھی کی کل موتوں کی تعداد دو سو سے زائد اندازہ کی گئی ہے ۔ اس ضلع میں دیویاں تو بہت ہیں ۔ مگر جوالا مکھی اور کانگڑہ والی دیویاں زیادہ مشہور ہیں ۔ اور جو لوگ جوالا مکھی آتے ہیں ۔ وہ کانگڑہ بہون سے ہو کر جاتے ہیں ۔ یا جو لوگ کانگڑہ بہون کی دیوی کو پہلے جاتے ہیں ۔ وہ وہاں سے جوالا مکھی کو منطابق کر جاتے ہیں ۔ سو ان دونوں میں سے کانگڑہ والی دیوی کا تو نام و نشان مٹ گیا ۔ اور جاتری لوگ بھی بہت زیادہ مرے ہیں اور جوالا مکھی کی دیوی کے مندر کا کچھ حصہ گرا ۔ اور جاتری بھی ایک سو سے زیادہ مرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اخی المکرم چودہری عبد اللطیف صاحب خانصاحب دام اقبالہ ۔ السلام علیکم ۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعاء سے بہمہ وجوہ تندرست ہوں اور آپکی خیریت کا مدام خواہاں ۔ ایک مفصل خط دربارہ تباہی ضلع ہذا ارسال خدمت ہو چکا ہے ۔ دردناک اور عبرت ناک تباہی نمونہ قیامت ہے ۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم فرمائے ۔ ہلاک شدہ بستیوں پر تقریبًا ہر روز بارش ہوتی ہے ۔ عذاب فوق عذاب کا عین نظارہ ہے گکھڑ کی کوئی خبر نہیں آئی ۔ ڈاک کی ہوئی ہے زلزلے متواتر آ رہے ہیں معلوم نہیں کیا ہوگا ۔ والسلام ۔ ۱۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ طفیل حسین از نادون

قرآن مجید سے

الوصیت - الدعوت - الانذار کی

صداقت کا ثبوت

قرآن مجید مین جو قصص مذکور ہین - ان سے ہرگز یہ مقصود نہین کہ سننے والون کے دل بہلائے جائین - بلکہ یہ اصل مین پیشگوئیان ہین - جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین واقع ہونے والی تہین - جن لوگون نے سر الشہادتین کو پڑھا ہے - وہ خوب سمجھتے ہین - کہ واضرب لہم مثلاً اصحب القریۃ - والا قصہ کس طرح پیشگوئی کے رنگ مین پورا ہوا اسی نے فرمایا - تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک - ورنہ یہ قصے یہودیون - عیسائیون - مین پہلے بھی مشہور تھے ان پر غیب کا اطلاق اگر ہو سکتا ہے - تو صرف اس طریقے سے کہ ان قصون مین جو چھوٹا باتین مل گئی تہین - نکال دی گئین - لو ہمارے بعض مسلمان بہائیون نے اب پھر ان پر ... رنگ چڑھا کر غیر مسلمون کو اعتراض کا موقعہ دیا ہے ... قصص مین لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب - کی فلاسفی کو سمجہا ہے تو ہمارے امام ... امام علیہ السلام نے :

... مطلب ! ولقد ارسلنا نوحًا الی قومہ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عامًا فاخذ ھم الطوفان وھم ظلمون سے صاف ظاہر ہے - کہ خاتم النبیین کی امت پر ایک زمانہ نوحی آنے والا ہے یعنے عیش و آرام کا ... جو لوگون کو - فسق و فجور مین ڈال دیتا ہے - نوح ... عربی لفظ ہے - جس کے معنے ہین - آرام - اس ... کی مدت العمر بھی بتلائی گئی ہے - یعنے خیر القرون کے بعد قریب ایک ہزار سال تک یہ زمانہ رہے گا جس کو احادیث مین فیج اعوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے اس ... شر حد سے بڑھ گیا - اور زمین اس قابل ... کہ اس کو سزا دی جاوے - تب خدا نے اپنی سنت ... کے مطابق ایک نذیر بھیجا - جو مثیل نوح ہے

دوستو ! تمہین مبارک - دیکھو - آسمان نبوت پر افق وحی سے وہ بدر نمودار ہو چکا ہے - ! ابھی اسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ یہ ... رسالت میرے ہی سر پر پڑنے والا ہے کہ خدائے عالم الغیب کی پاک وحی نازل ہوئی

واصنع الفلک باعیننا و وحینا

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے - کہ کوئی نوح مبعوث ہو چکا ہے - اس کی تشریح اس اردو الہام مین ہوئی - دنیا

مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا - اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا -

چونکہ حملون کا لفظ جمع ہے - اس لئے ... انذاری نشان ظاہر ہونے والے تھے - اس مین پہلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا تہا - اسی کے لئے کشتی نوح کتاب ہی - مگر اب کیا اس کی خبر قرآن مجید مین بھی ہے ؟ کیون نہ من قریۃ الا نحن مہلکوھا قبل یوم القیٰمۃ او معذبوھا عذابًا شدیدًا - یعنے قیامت سے پہلے ہم ہر بستی کو یا تو ہلاک کرنے والے ہین - یا سخت عذاب دینے والے ہین - اس سے ظاہر ہے - کہ کوئی ایسا عالمگیر عذاب ہوگا - جس کو ہر بستی کے لوگ محسوس کرین گے - اور یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے - کہ اس نے اپنے رسول کے تخت گاہ کو لولا الاکرام لہلک المقام کی پاک وحی سے ہلاکت مین داخل ہونے سے بچا لیا - پھر دوسرے مقام پر فرمایا -

اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایتنا لا یوقنون - ایک کیڑا زمین سے نکالین گے - جو لوگون کو زخم کریگا - اس سزا مین کہ وہ ہماری آیتون پر یقین نہین کرتے - گویا اس عالمگیر عذاب کی نوعیت بتائی اور یہ بھی فرما دیا - کہ یہ عذاب ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مطابق اجرام طاعونی کے ذریعے سے ظاہر ہوگا - اور اس وقت خدا کی آیت - یعنے ایک نبی کا وجود بھی ہوگا - جس کی تکذیب کا یہ نتیجہ ہے

(۲) اور دوسرا زلزلہ تھا - اس کی خبر بھی قرآن مجید مین ہے دیکھو نہ صرف اذا زلزلت الارض زلزالہا - بلکہ قطعی و یقینی طور سے سورۃ النازعات کہ اس مین فرشتون کو جو انتظامات حسب الامر الٰہی لگے ہوئے ہین اور ہر کام کو اپنے وقت پر ظہور مین لاتے ہین - بطور گواہ قسمی رنگ مین پیش کر کے فرمایا گیا - یوم ترجف الراجفۃ - تتبعہا الرادفۃ - قلوب یومئذ واجفۃ ابصارھا خاشعۃ - جس دن کانپے گی - کانپنے والی - اس روز دل دھڑکتے ہونگے - اور نظرین جہک جائینگی - اب ۴ - اپریل کے زلزلے مین اس آیت کی تفسیر سب نے دیکھ لی - اور ان منکران قیامت کے لئے بڑا بہاری نشان ہوگی جو کہتے ہین - یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ ءاذا کنا عظامًا نخرۃ - حضرت نے بھی یہی فرمایا " جو لوگ قیامت کے منکر ہین وہ دیکھ لین کسطرح ایک سیکنڈ مین ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے -

اور تیسرے حملہ کا ذکر بھی اسی آیت تتبعہا الرادفۃ سے کیا گیا ہے کہ پیچھے آئیگی اس کے پیچھے آنیوالی - گویا یہ دو حملے ایک دوسرے کے پیچھے ہونگے - جیسے کہ ایک اسوار دوسرے کا ردیف ہوتا ہے چونکہ خدا نے مسیح موعود کو وحی نازل ہوئی کہ زلزلۃ الساعۃ

یمن خدا نے
ن کی سچائی
ن انذاری
یا کہ خود
تو طاعون
ہے ہے - کہ
- وان
- او
سے پہلے
عذاب دینے

قوا انفسکم - اس لئے اس کی نوعیت بھی معلوم ہو گئی - مجھے ہو بہو یہی الفاظ سورت حج مین مل گئے - یا ایہا الناس اتقوا ربکم - ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم - یوم ترونہا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید - اپنے رب کے عذاب سے بچو - کیونکہ اس گھڑی کا ہلا دینے والا عذاب ایک بڑی بہاری آفت ہے - جسدن تم دیکھو گے (قیامت سے پہلے آنے کا ثبوت دیکھئے) ہر دودھ پلانے والے اپنے بچے کو بہول جائیگی اور حمل والی حمل گرا دیگی - لوگ دیوانہ پھرین گے - مگر وہ دیوانہ نہ ہونگے - بلکہ عذاب اللہ بہت سخت ہے - اس سے اگلی آیت پڑھئے - اس نشان دکہلانے کی وجہ بھی نظر آئیگی - کہ لوگ ایک اطاعت چھوڑے ہوئے ہونگے -

دوستو ! اٹھو !! اور ہوشیار ہو جاؤ !!! دیکھو قرآن مجید مین ان تینون باتون کا پہلے سے مذکور ہے - جو یقینًا ہونے والی ہین اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے بہائیون و دیگر احباب کو ان نشانون سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق دے اور ہدایت کی راہ پر چلاوے - رب اما تریني ما یوعدون رب فلا تجعلني في القوم الظلمین

(راقم احمدی گجراتی از گوریلے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ کے واسطے ایک تجویز - اقتباس از مکتوب سید محمد قاسم صاحب

اخویم مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی مالی حالت کے نازک ہونے کی خبر سن کر میری طبیعت مین ایک درد پیدا ہوا - خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ مین اس سلسلہ کی کام کا کفیل ہون اور ہمارے امام علیہ السلام کی دعا ہے تو یہ تو ہو نہین سکتا کہ کام نہ چلے یا کام مین کچھ حرج پیدا ہو - اگر ہم لوگ کم ہمتی کرین گے - تو خداوند کریم اور دوسری قوم کو پیدا کر کے اس سلسلہ کو ترقی دیگا - مگر ہماری کمزوری ہمارے واسطے باعث نقصان کا ہوگی - کہ ہم ثواب سے محروم ہو جائینگے - ہماری جماعت اس طرف توجہ کرے تو کوئی مشکل نہین اور مین اب ایک تجویز پیش کرتا ہون جو کہ مین نے یہان جماعت شاہجہانپور کے سامنے پیش کی ہے اور سب نے اس کو بخوشی منظور کیا اور سب نے اس کی قبولیت سے دیکھا ہے اور سب کو بہت پسند آئی ہے اول مین ایک رجسٹر تیار کر کے پیش کیا سب نے بخوشی خاطر اس پر دستخط اپنی قلم سے کر دیئے اور اپنے نام معہ اپنے متعلقین کے لکھ کر ادا کر دیا کیونکہ یہ رقم بہت کم ہے اور آدھ آنہ ماہواری کے حساب سے مین نے مقرر کیا ہے اور یہ حقیر رقم اس واسطے مین نے کی ہے کہ کسی کو بار معلوم نہ ہو ہر شخص غریب سے غریب اس کو ادا کر سکتا ہے اور اس حقیر رقم کے یکجا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک رقم کثیر جمع ہو جائیگی اور سب ضروریات مدرسہ کیواسطے کافی ہوگی - اور وہ اس طرح ہے کہ ہماری جماعت مین سے ہر ایک آدمی معہ اپنے اہل و عیال کے غرض ہر جو شخص اس کے ساتھ ہون خواہ وہ کسی عمر کا بچہ ہی ہو سب کا نام لکھا جاوے - اور آدھ آنہ ماہواری کہ جس کا حساب کرنے سے ۶ آنہ سالانہ ہوگا اور سب جمع کرنے سے تین لاکھ جماعت احمدیہ مین سے سب سے اگر وصول ہو جاوے تو ۱۱۲۵۰۰ روپے سالیانہ جمع ہو جاوے - اگر ہم ایک لاکھ کو چھوڑ کر دو لاکھ کو رکھین تو ۶۲۵۰ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوگی اور اس مین سے اگر ایک لاکھ ہی وصول ہو جاوے - تو ۳۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی کہ جس مین خداوند کریم چاہیگا تو سب کام بہت اچھے طور پر چلینگے خداوند کریم اس کام مین برکت دے تا نفع خلائق کو ہو (آمین) اگر خدا مجکو ہمت دے تو مین اس کام کو خود جا کر اور سب مقامات پہ پھر کر اس کو کرون - مگر مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ مین اس قابل نہین ہون خدا اس قابل کر دے (آمین) مین دو ماہ کا چندہ شاہجہان پور کا وصول کر کے ارسال کرتا ہون - الناظم سید محمد قاسم احمدی شاہجہانپور

مطبع بدر مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

بدر رجسٹرڈ نمبر

قیمت خاص معاونین سالانہ عطا کیا کرتے ہیں

عام سالانہ ... اس کے علاوہ پر جو کچھ دوست بخوشی قبول کیا جائے گا۔

ترسیل زر بنام میاں معراج پروپرائیٹر قادیان۔ اور تمام خط بنام مینیجر بدر ہونی چاہیے

چہ گویم باتو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۴ | ۲۱۔ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد نمبر

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ جاءک الفتح۔ تیرے پاس فتح آئی

۲۳۔ 〃 〃 ۔ بھونچال آیا۔ اور بڑی شدت سے آیا

۲۵۔ 〃 〃 ۔ قل مالک حیلۃ

۲۸۔ 〃 〃 ۔ رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک سفید سا کپڑا بچھا ہوا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔

اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

"فتح نمایاں" "ہماری فتح" } یعنے واقعات آئندہ کے واسطے جو پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے۔ ان کو خدا تعالے پورا کر کے ہماری صداقت دنیا پر ظاہر کر دیگا۔ اور لوگ نیک چلنی اختیار کریں گے۔ اور خدا پر ایمان لائیں گے۔

صدقت الرؤیا۔ سچا کیا تو نے۔ خواب کو

انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ یعنی میں اپنی فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے

خدا تعالے ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں۔ اور حق کی طرف راہ دکھلاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت کو انی مع الافواج اتیک بغتۃً الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ گذشتہ رات کو ۲ بجنے میں سات منٹ باقی تھے۔ جب کہ ہم نے یہ رؤیا دیکھا۔ کہ زمین ہلتی ہے پہلے ہم نے خیال کیا۔ کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے۔ مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا۔ تب یقین ہوا۔ کہ زلزلہ ہے اور میں گھر کے آدمیوں کو جگاتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ اٹھو۔ زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھا لو۔ اور یہ بھی رؤیا میں کہتا ہوں۔ کہ جوتشی کس قدر جھوٹے ہیں۔ پنڈت نے تو اخبار میں چھپوایا تھا۔ کہ اب زلزلہ نہیں آئیگا اس کے بعد بیداری ہوئی :-

یکم مئی ۱۹۰۵ء۔ عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے۔ المبارک۔ پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔ برکتہ نازلۃ علی ہذا الرجل

یعنی ایک زیادہ برکت ہے۔ اس مرد پر

اس کے بعد ایک رؤیا ہوا۔ کہ اِن رات کو اٹھا ہوں پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو میں کہتا ہوں۔ یا کوئی کہتا ہے۔ کہ "اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں"

رؤیا۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔

۳۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی۔ فرمایا۔ اس سے ارشاد ان اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ جو حال میں شائع ہو رہے ہیں

رؤیا۔ صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"

ہفتہ قادیان

اس ہفتہ میں بابو غلام حسن صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اور مرزا فضل بیگ صاحب قصور سے اور دیگر بعض احباب علاقہ گوجرانوالہ ملتان وغیرہ سے تشریف لائے۔ حضرت معہ خدام تا حال باغ میں منزل کئے ہوئے ہیں۔

حضرت نواب محمد علیخان صاحب معہ ڈیرہ لاہور سے واپس قادیان آگئے اور حضرت کے قریب باغ میں اپنا خیمہ لگایا۔ بمبئی کے ایک خوش رو خوش خلق نوجوان حضرت کی ملاقات کے واسطے یہاں آئے تھے۔ ... سیاں صورہ کر واپس تشریف لے گئے۔ آہ کچھ زیادہ دن ٹھہر کر خوش وقت ہوتے۔ اور کہتے۔ دوبارہ جلد آنے کا وعدہ کر گئے ہیں۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔

البلاغ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ⁂ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی خبر بارِ سوم

آج ۲۹- اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آئیگی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے میں نہیں جانتا۔ کہ وہ قریب ہے۔ یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرمادیگا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے۔ جو عالم الاسرار ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شایع کر رہے ہیں کہ کوئی سخت زلزلہ آنے والا نہیں۔ وہ اگر منجم ہیں۔ یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے۔ جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟ یہ بھی ملک کی بد قسمتی ہے۔ جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں اور انکے دل ڈرتے نہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤنگا میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا کچھ حصہ رات میں سے یا ایسا وقت ہو گا۔ جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو۔ ہشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ اور ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ دلوں کے اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا۔ جن کے دل مجھ سے ترسان اور [illegible] ہیں۔ جو بدی کرنے والوں اور بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز [illegible] دکھلائے گا۔ جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خواہ [illegible] اب بھی سمجھ جائے۔ یاد رہے۔ کہ خدا کا غیب درعمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے رسولوں کے جو برگزیدہ ہوتے ہیں۔ اور کسی پر نہیں کھلتا۔ اور کسی کو غیب کی اطلاع نہیں دیجاتی۔ پس مجھے خدا تعالےٰ نے [illegible] ہے۔ تا وہ جو خدا تعالےٰ کو شناخت نہیں کرتے ان کو پتہ لگ جائے۔ میں محض ہمدردی کی راہ سے [illegible] کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے [illegible] ہیں اجتناب کریں۔ تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ آیندہ انکا اختیار۔ والسلام

المشتہر میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۹- اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ

ضروری اعلان

بخدمت جمیع برادران احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب کوئی یہاں نیا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اس کو کثرت سے بیرونجات میں ارسال کیا جائے۔ تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق خاطر خواہ تقسیم باہر ہو سکے ایسے موقع پر بڑے بڑے شہروں کو تو اشتہار روانہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن چھوٹے شہروں اور گاؤں میں اشتہارات کی روانگی عموماً رہ جاتی ہے۔ اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو ایک مفصل فہرست طیار کر کے اس جگہ رکھی جاوے۔ جس میں ہر شہر اور گاؤں میں سے ایک ایک دوست کا نام بمعہ پتہ درج رہے جو اپنے ذمہ اشتہارات کی تقسیم کو بخوشی قبول فرماویں لیکن یہ کام بغیر احباب کی مدد کے نہیں ہو سکتا۔ اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤں میں سے ایک خواندہ دوست کا نام و پتہ بمعہ ڈاکخانہ خوشخط لکھ کر ارسال فرمادیں۔ تاکہ ناموں کے رجسٹر میں درج کرنے میں غلطی نہ ہو۔ والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

شایان تدبجان۔ عرب صاحب عبد المحی نے ایک تختہ پر موٹے حروف میں مندرجہ بالا وحی الٰہی چھپوا کر ساتھ ہی حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود اور بعض دیگر احباب کے اشعار چھپوائے ہیں۔ کاغذ دیوار پر چسپاں کرنے کے واسطے چھاپا گیا ہے۔ قیمت ۲ عرب صاحب سے قادیان میں مل سکتا ہے

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ پرچہ میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق نمونہ قیامت کا ذکر کر کے اس زلزلہ کے متعلق صاحبانِ اخبار کا اقرار نقل کیا تھا۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع نمونۂ قیامت تھا۔ اس پرچہ میں چند اور اخباروں کی رائے ہم نقل کرتے ہیں جنہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع **قیامت کو یاد دلاتا ہے**

اخبار پولیس اینڈ دکیٹ رقمطراز ہے۔ فوراً زلزلہ نے ہیبت ناک روش اور صورت اختیار کی۔ ۔ ۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اُس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دیدیا۔

اخبار ضیاء الاسلام لکھتا ہے۔ ۴- اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا۔ کہ الامان۔ دفعتہً مکان گرنے شروع ہو گئے۔ ہندو۔ سری رام سری رام۔ اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرۃ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب قیامت آئے گی کوئی نفس کسی نفس کو نہیں بچا سکیگا۔ واقعی اس کی نظیر ان تین منٹوں میں پائی گئی۔ کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا ماں باپ کو نہیں بلا سکتا

اخبار ہندوستان بمبئی پنچ سے ناقل ہے

انگریزی خوان نئی امت نے قیامت سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ میاں نے چاہا۔ کہ ان لونڈوں کو ذرا گوشمالی دینی چاہیئے۔ ممالک متحدہ اور اطراف میں زلزلہ بھیجدیا۔ بڑی بڑی سر بفلک عمارتیں گر پڑیں۔ بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ قیامت کے منکر لگے چیخنے قیامت آگئی۔ قیامت آ گئی۔ بہت تمہارے منکروں کی دم میں قیامت کا زلزلہ۔ اب بتلاؤ قیامت کے قائل ہوئے یا نہیں۔

ملک مصر سے مولوی غلام نبی صاحب احمدی واپس ہندوستان کو تشریف لائے ہیں۔ قریباً تین سال تک انہوں نے اس ملک میں تعلیم کرانے اور نیز سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت میں مصروف رہے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب نے چند مخالفوں کے ساتھ مباحثات بھی کئے چنانچہ ایک مباحثہ دربارہ حیات و وفات مسیح ناصری بمعہ چند دیگر مفید رسائل کے ملک مصر میں اپنے خرچ سے طبع کروا دیا تھا جس کی بہت سی کاپیاں وہ اس جگہ لائے ہیں۔ اس کا نام ہدیہ سعدیہ رکھا ہے۔ قیمت سادہ کاغذ ۲ اور چکنا دعنالی ۲۰۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب کے پاس ایک عمدہ کتب فروختنی بھی ہے۔ جو سب مولوی صاحب سے قادیان میں ملسکتی ہیں جن کا نام یہ ہے مشکاۃ الانوار فی تفسیر قولہ تعالےٰ اللہ نور السمٰوات والارض قیمت [illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اخبار تلسمان Talisman جو ملک امریکہ کے مشہور شہر شکاگو سے ماہواری نکلتا ہے۔ مذہب عیسویت کی موجودہ حالت پر ایک دلچسپ ریمارک کرتا ہے۔ یہ ایک معمولی اخباری پرچہ ہے۔ جو امریکہ کی پبلک کے خیالات کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان ملکون مین مذہب عیسوی کے متعلق عوام کے خیالات کس حد تک پہنچے ہوئے ہین۔ وہ الفاظ یہ ہین

"مذہب عیسوی مین جس اخوۃ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پر خود گرجون کے پادری اور قوم کے بزرگ بھی عمل نہین کرتے۔ جس سے عوام نے دو نتیجہ نکالے ہین۔ ایک یہ کہ جس کارخانہ کے بزرگون کا یہ حال ہے۔ وہ کارخانہ قابل نفرت ہے۔ اور دوسرا یہ کہ عیسائیت کے تمام دعوی رد کرنے کے لائق ہین۔ کیونکہ وہ صرف دعوے ہی دعوے ہین۔ ان تمام وجوہات سے مذہب عیسوی عوام مین سے بہت جلد خارج ہو رہا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دو قسم کے لوگ مذہبی دنیا مین ہوتے ہین۔ ایک علماء۔ اور دوسرے۔ عوام۔ جب ہر دو عیسائیت کو اس طرح ترک کرنے پر کمربستہ ہو رہے ہین۔ تو کب تک مذہب اس حد تک پہنچ جائیگا۔ کہ پرانے زمانہ کے جہوٹے قصون کے سوائے اور کوئی نشان اس مذہب کا نوع انسانی مین نہ رہیگا۔"

کاش کہ ہمارے ملک کے پادری لمبے لمبے سفر کرنے اور اس جگہ آنیکا دکھ اٹھانے کے عوض مین اپنے ملک کے ہم وطنون کو عیسائی بنانے مین مصروف رہتے

یورپ۔ امریکہ مین ایک بڑا مشہور کروڑ پتیہ کارنیجی نام ایک شخص ہے۔ پبلک کے فائدہ کیواسطے وہ لاکھون روپیہ ہمیشہ خرچ کرتا ہے۔ کتب خانے بنواتا ہے۔ لیکچرہال تعمیر کرواتا ہے۔ مگر گرجون مین روپیہ دینے سے بہت نفرت رکھتا ہے ہان گرجہ مین کوئی باجا رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو اس مین امداد دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک موسیقی کا علم ایک مفید علم ہے کہتے ہین کہ وہ گرجہ مین نماز پڑھنے کے لئے کم ہی جاتا ہے۔ گذشتہ کئی سالون سے اس کو کبھی کسی نے گرجہ مین داخل ہوتے ہوئے نہین دیکھا۔ کہتے ہین۔ بہت سال ہوئے۔ گرجہ مین ایک دفعہ ایک ایسا واقع ہوا۔ کہ وہ پھر کبھی گرجہ مین نہین گیا

اے۔ جے

اٹھارہوین صدی کے ابتداء مین انگلستان مین ایک بزرگ عیسائی گذرے ہین۔ جن کا نام مڈلٹن تھا۔ مڈلٹن صاحب پادری ... کا سب سے لائق ... امتحان پاس کیا ہوا تھا اور کیمبرج کی یونیورسٹی کالج ... تھا۔ حسن اتفاق سے اس کو یونیورسٹی کے کتب ... کا مہتمم بنایا گیا۔ آدمی تیز اور ہوشیار تھا۔ کتب خانے کی پرانی کتابین کہولکر اپنے معلومات کو بڑھانے لگا۔ بہت تحقیقات کے ... اس نتیجہ کو پہونچا کہ جب مذہب عیسوی کی بنیاد کسی الہامی کتاب ... خدا کے کلام پر نہین ہے۔ بلکہ صرف رومی لوگون کے پرانے ... بت پرستی کے خیالات پر ہے۔ جب مڈلٹن نے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا تو اس کو گرجے سے خارج کیا گیا۔ لیکن وہ خود ہی ... اس کو آئندہ قائم رکھنا پسند نہین کرتا تھا۔ پس وہ ملک اٹلی مین چلا گیا۔ اور اس جگہ ... پوپ صاحب کے کتب خانہ کی چہان بین کرکے اس کو اور بھی یقین ہو گیا۔ کہ یہ مذہب صرف رومی بت پرستون کی رسومات کی بناء پر ہے۔ پھر اس نے متعدد کتابین اس تحقیقات کے متعلق لکہین۔ جو اس وقت شائع ہوئی تہین۔ اور اب پھر ان کے دوبارہ اشاعت کی تجویز ہو رہی ہے۔

مارٹن آر سمتھ صاحب لنڈن کے اخبار کو لکھتے ہین کہ ہمین چاہیئے کہ عیسائیت کے جہوٹے اور بے بنیاد دعوون کی تردید مین پوری کوشش کرین۔ اے۔ جے

کتاب جیواش انسک لوپی ڈیا کی نوین جلد جس کی قیمت عسہ ہے۔ ہمارے پاس پہنچ گئی ہے۔ اس کی تین جلد اور چہپین گی۔ جن کے واسطے روپے کی ضرورت ہے اس کتاب مین سے تردید عیسویت کے لئے بہت مضامین ملتے ہین۔

نشان زلزلہ

(ایک احمدی بھائی پالم پور سے تحریر فرماتے ہین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ مکرم جناب بہائی صاحب مہربان من ایڈیٹر بدر سلمتہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم۔ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ حادثہ زلزلہ۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقعہ ہوا یعنے حضرت اقدس کی وہ دعا قبول ہوئی۔ کہ کچھ کرشمہ اپنی قدرۃ کا دکھلا مجھ کو سب قدرت ہے۔ اے رب الورا۔ ڈاک تار ٹوٹ گئی تھی اور میرے اہل وعیال دہرم سالہ مین رہتے۔ اس لئے اس وقت تک خط لکھنے سے قاصر رہا۔ شکر ہے۔ خداوند کریم کا۔ کہ کل احمدی بھائی صاحبان ضلع کانگڑہ کو اس حادثہ عظیمہ سے اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل سے بچا لیا۔ خداوند کریم نے اپنی قہار ورحیم کی صفت کا زندہ ثبوت دیا۔ فلاسفرون اور نیچریون کو ناممکن ممکن کرکے دکھا دیا۔ اور منکرین قیامت کو بھی قیامت کا نمونہ دکھا دیا۔ دہرم سالہ جا کر دیکھا۔ تو چار چار پانچ پانچ یوم بعد پتھرون سے دبے ہوئے زندہ صحیح سلامت نکالے گئے۔ خدا جو چاہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ دہرم سالہ کی عمارات بہت مسمار ہوئین۔ لیکن ایک گاؤن ٹنڈی دبہاگسوناتہ جو گدیون کے رہنے کی جگہ ہے۔ کچھ بھی نقصان نہین ہوا۔ جہان پہلے گورکھا رہتی تھی۔ اس جگہ بھی چند مکان سلامت بچگئے۔ اور قلعہ کانگڑہ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کا تھا۔ جڑ سے اکھڑ کر دریا مین بہ گیا۔ اور بعض جگہ پتھر پر پتھر نہ ملی۔ خدا جو چاہتا ہے سو کرے فلاسفرون کو یا نیچریون کو کچھ نہین پوچھتا کہ کس طرح فلان کام کرون۔ حافظ عبد الغنی جنرل مرچنٹ دہرم سالہ اپنے بیوی و بچونکی مردہ لاشین چھوڑ کر ایک چھڑی اور دو بچے ہمراہ لے کر سب اسباب چھوڑ کر اپنے دیس کو بھاگ گئے۔ جو کہ اعلے درجہ کا امیر ہے۔ اگر وہ اب واپس آکر اپنا اسباب سنبھال لیوے تو بہتر ہے۔ اس کی لاشین دفن ہو چکی ہین۔ مہربانی کرکے خط کو سنوار کر درج اخبار فرمادین خفیف خفیف زلزلہ اب تک ہو رہا ہے۔ بوجہ گھبراہٹ کچھ لکھا نہین جاتا۔ کارخانہ چاء بہت مسمار ہو گئے ہین۔ بعض احمدی بھائی دربارہ خرید چاء مجھ سے خط وکتابت کر رہے ہین۔ تا وقتیکہ کارخانے جاری نہ ہون۔ کچھ نہین ہو سکتا۔ اللہ تعالے کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ اعلے افسران نے انتظام رسد بخوبی طور پر کیا۔ کوئی بہوکا پیاسا نہین رہ سکتا۔ تحصیل پالم پور مین عاجز مفلسون کو یومیہ رسد مفت ملجاتی ہے۔ دہرم سالہ مین بھی اچھا انتظام ہے رفتہ رفتہ لاشونکی دفن کرنے کا مستعدی سے انتظام ہوا۔ صاحبان یوروپین و دیسی افسران خوب کام کر رہے ہین۔ اور اس وقت دوست پرستون کو خوب موقعہ دوست اکٹھا کرنے کا ملا ہے۔ خدا اپنا فضل کرے اور اپنے فضل سے نیکی کی توفیق دے۔ ایک دوسرے کا مال لوٹ رہے ہین۔ حالانکہ زندہ ثبوت آنکھون سے دیکھ لیا ہے۔ اور لڑائی و کینہ ویسا ہی ہے۔ اگرچہ خداوند کریم نے پرانے دشمنون کو ایک تن مین روٹی کہلا دی ہے۔ خبرین تو بہت ہین لیکن لکھ نہین سکتا ہون کوٹھی لوسر مین بہت گر کر نالہ بند ہو گئے۔ آدمیون کا کچھ نقصان نہین ہوا۔ امروز آریہ سماج ہسپتال ور رسد لے کر دیسی غرباکیواسطے آن موجود ہوئی ہے خدا سب کو توفیق دے۔ زلزلہ کے وقت حضرت اقدس کی سچائی سب کے دل پر غالب تھی۔ لیکن اب پھر کسی قدر فرق ہونے لگے ہے ... کچھ شک نہین کہ مضمون خوشخط نہین لکھا گیا۔ اگر کچھ اور خبر ہوئی۔ تو انشاء اللہ بشرط زندگی پھر لکھونگا اللہ تعالے سب کو خدا کے فرستادہ مامور کی شناخت و سچی توبہ کی توفیق دیوے۔ متعلقہ رہلو کے سب راجگان مر گئے۔ صرف ایک رانی اور ایک لڑکی جو لاتی سے ... اقدم باہر تھی بچ گئی۔

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ لاہور مین لاٹ صاحب نے بغرض امداد مصیبت زدگان کانگڑہ و دیگر جو جلسہ منعقد فرمایا تھا اسمین ہارڈنگ صاحب نے تقریر کی کہ مین کئی ایک ریفرنس سے زلزلہ کی تاریخ پڑھ رہا ہون سو سال تک اس زلزلہ کی نظیر تاریخ مین نہین۔ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار غور کرین۔ کہ جنہون نے لکھا تھا۔ کہ ایسے زلزلے ہمیشہ ہی آیا کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خداوند کریم نے عجیب کرشمہ قدرت کے دکہائے - علاقہ کانگڑہ جانب ننگدوٹہ ایک مکان میں ایک شخص دبا ہوا تہا - اوس راستہ ساربان اونٹ لے کر جا رہا تہا - دبا ہوا آدمی پکارتا تہا کہ مجھے نکالو - ساربان نے کچھ لینا کیا - اور لے کر اس کو دبے ہوئے کو چھوڑ کر چلا - قدرت خداوہ تھوڑی دور چل کر بمعہ شتران پل پر سے گر پڑا - بعینے پل ٹوٹ گیا - اور وہ شخص مضروب ہو کر اپنا اسباب بھی چھوڑ کر بھاگ گیا - آج رات بھی زلزلہ بہت آیا - خدا خیر کرے اور لاٹ صاحب بہادر بھی تشریف لے آئے ہین -

صدیوں کا بت خانہ

دم اب ٹوٹا - کانگڑہ دیلی کے بعض بت خانے تو سو سال کے پرانے بنے ہوئے تہے - اور اب تک ان مین خدا کے سوائے پتھروں کی پوجا ہوتی تھی - کیا یہ ایک صرف اتفاقی واقعہ ہے - جو بت خانے آج توڑے گئے - ہرگز نہین - بلکہ یہ واقع اس امر کی گواہی دیتا ہے - کہ خدا کی سنت قدیمہ کیمطابق اس وقت کوئی توحید قائم کرنے والا دنیا مین بہیجا گیا ہے - جس کے سلسلہ توحید کی ترقی کی نیک فال کے واسطے خداوند رب الافواج یہ سب عجائب باتین دنیا پر ظاہر کر رہا ہے - اخبار پاینیر کے ایک خاص نامہ نگار نے وہان کی تباہی کی ایک مفصل رپورٹ چہاپی ہے - جس مین سے کچھ حصہ بطور اقتباس و اختصار اس جگہ درج کیا جاتا ہے -

پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر جب آدمی نیچے کو نگاہ کرتا ہے تو جس جگہ بڑے بڑے مکانات اور کوٹھیان اور باغ اور مندر نظر آتے تھے - وہان صاف میدان پڑا ہے - (قدرت خدا عفت الدیار والی پشگوئی کیسی پوری ہوئی - کہ مکانات کے نام و نشان ہی مٹ گئے - ایڈیٹر) بڑے بڑے مضبوط مکانات اس طرح گرے پڑے ہین اور ان کی اینٹین اس طرح پراگندہ ہوئی پڑی ہین جیسے کہ کسی نے ان کے درمیان ہل چلا دیا ہے - ایک گھر بھی اپنے پاؤن پر کھڑا نہین رہا - مندر کا سنہری کلس کہنڈرات کی چوٹی کو زینت دے رہا ہے - مندر کی عمارت بہت ہی مضبوط بنی ہوئی تھی - لیکن اس طرح گری ہے - جیسا کہ کوئی نہایت ہی کچی عمارت گرتی ہے - جو عمارت زیادہ مضبوط تھی اس کی تباہی بھی دوسری عمارتوں سے زیادہ ہوئی - برا ہمنت گر نیچ نکلا ہے (غالباً اس حسرت کو دیکھنے کے واسطے کہ یہ دیویان دیوتے خدا تعالیٰ کے عذاب کے آگے سب ہیچ ہین)

مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی اس مندر کو دیکھنے آیا تہا اور آج سے نو سو سال پہلے محمود غزنوی نے بھی اس مندر کو لوٹا تہا - اس سے آگے عیسائیون کا گرجا گرا پڑا ہے - اور اس کا گھنٹہ کہنڈرات کے درمیان خاموش پڑا ہے اس کے قریب ہی مشن ہوس کے کہنڈرات ہین جس مین پادری رولینڈ مسز ڈی ہل مس بور وغیرہ دب گئی ہین - دونون لیڈیان ویرانڈے مین بیٹھی تھین - مگر چہت ایسی اچانک ان پر گری - کہ ان کو ویرانڈے سے نکل کر باہر میدان مین آجانے کی مہلت بھی نہ ملی -

جنوبی ہندوستان مین مکان گنتور ضلع اونگل مین سخت زلزلہ آیا

نورافشان

لودھیانہ - عیسائیون کا اخبار لکھتا ہے - کہ سولہ ۱۶۰۰۰ ہزار آدمی زلزلہ مین مر گئے ہین لاکھون قحط مین [...]ہ ہوئے ہزارون طاعون مین مر گئے یہ سب مصائب کا باعث [...]یہ ہے - کہ خداوند ہندوستان کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد مذہب [...]ی اختیار کرے" - ساتھ ہی ایڈیٹر نورافشان نے یہ خبر بھی شائع [کی] ہے - کہ زلزلہ مین پادریون کے مکان گر گئے - پادری لوگ [...]اون بچون سمیت دب کر خاک مین مل گئے اور اس تباہی کی [وج]ہ سے عیسائیون پر ایک سخت صدمہ نازل ہوا اخبار سول [...] لکھا ہے - کہ گرجا بھی سرنگون ہو گیا - اور مشنریون کا مدرسہ بھی تہ و بالا ہو گیا - مشنری مسون کو جو ویرانڈہ مین بیٹھی تھین - اتنی توفیق نہ ملی - کہ دو قدم چل کر میدان مین آ جائین دیکھو خداوند کریم نے عیسائیت کی تائید مین کتنا بڑا نشان دکھایا - کہ سب سے پہلے گھر والون پر آفت ڈالی - چاہیئے - کہ ایڈیٹر صاحب نورافشان ہمارے مضمون آؤ عیسائیو ادہر آؤ پر توجہ فرماوین - جو کہ بدر مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم ۲ مین شایع ہو چکا ہے

انصار بدر

بعض احباب نے بڑی خوشی سے بغیر کسی تحریک کے قیمت ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء جو کہ وہ برادر محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکے تھے - للہ معاف کر دی ہے - ۱۹۰۵ء کیواسطے نیا چندہ عطا کیا ہے -

۱ - منشی ہدایت اللہ صاحب احمدی ہوتی مردان سے تحریر فرماتے ہین

تین پرچہ اور جاری فرماوین

(۱) بابو محمد عیسیٰ صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر - مردان
(۲) جناب شیخ خدابخش صاحب منصف درجہ اول - مردان
(۳) منشی حمد اللہ خانصاحب پشتو ٹیچر - مردان

۲ براردم حافظ محمد اسحٰق صاحب حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین بگرامی خدمت مکرمی مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مبارک نامہ شرف صدور لایا لازوال خوشی ہوئی - جزاکم اللہ احسن الجزاء - اللہ تعالیٰ جناب کو بدر کی خدمات مبارک کرے (آمین) سوا لحمد بعد کہ آج اس نے محض اپنے فضل و رحمت سے ایک خریدار عطا فرمایا اور دیگر چند خریداروں کی امید دلائی - اسی اثنا مین اتفاقاً مولوی نظام الدین صاحب بھی تشریف لائے - جناب کا مبارک نامہ ان کو دکھلایا - ان کو بھی بدر کی خریداری کی ترغیب دلائی - انہون نے بھی وعدہ کیا - کہ بروز جمعہ آونگا - اپنے نام اور چند اور دوستون کے نام بدر کی خریداری کی درخواست دیجاونگا ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۴ کا پرچہ معہ پرچہ مابعد کے پتہ ذیل پر ارسال فرما کر قیمت سے روپیہ وصول فرمالیجاوے

شاہ علی بندہ - حیدرآباد دکن - متصل ڈیوڑہی راجہایان بہادر

۳ - سید عبدالرحیم صاحب کنگی حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - محمد افضل مرحوم کی رحلت سے دل کو سخت صدمہ گذرا - اللہم اغفرہ وارحمہ - اس انتخاب کو یہان کے تمام احمدیون نے نہایت پسند کیا - اور بابرکت سمجہا - کیون نہ ہو آپ جیسے صادق انسان کا قدم درمیان ہے - میرا سلام و قدم بوسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مین ضرور پہنچائین - ذیل کے پتہ پر اخبار بلا ماد جاری فرمائین اور پہلے ہی پرچہ مین قیمت اخبار بذریعہ دی پی طلب کر لیجئے - حیدرآباد دکن - اندرون علی آباد متصل باولی آغا زبیدہ بخدمت سید شاہ اسد اللہ قادری شائع

۴ خواجہ کرمداد صاحب جمون سے تحریر فرماتے ہین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج ایک اور خریدار آپ کی خدمت مین اخبار بدر کا ارسال ہے - اول پرچہ مفت - دوسرے پرچے وی پی کر کے قیمت وصول کر لیوین -

۵ میان تاج الدین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین بدر کی ایڈیٹری آپ کو مبارک ہو - خدا تعالیٰ آپ کی صحت مین روز افزون ترقی عطا فرماوے - سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خیرخواہان کا نصیبا جاگا - کہ آپ جیسے لائق اور متقی کے ہاتھ سے اب یہ پرچہ شائع ہوگا - میرے نام پرچہ جاری فرما کر ممنون فرماوین اور میرے لئے دعا فرماوین -

۶ جناب بابو محمد الٰہی صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہین کارڈ ملا - مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار بدر جاری کرین

(۱) بابو خیرالدین صاحب گارڈ K. K. T کوہاٹ - یہ صاحب پہلے بھی خریدار تھے - اور سال رواں کی قیمت پیشگی ادا کر چکے ہین - مگر وہ مرحوم کے عیال کو خدا کے لئے بخشتے ہین اور چاہتے ہین کہ قیمت نئے سرے سے بحساب ؎ روپیہ سالانہ وصول کیجاوے آپ بذریعہ وی پی وصول کر لیا کرین -

(۲) منا عباس علی گارڈ K. K. T کوہاٹ

درخواست دعا

ڈائری مین لکھا ہے - کہ حضور مسیح الزمان جو کیم اپریل ۱۹۰۶ء حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا حال دریافت کرتے رہے ہین - کثرت شباب کی وہ تین شکائت - قارورہ منگوا کر دیکھا تھا - جب یہ مضمون میری نظر سے گذرا - حضور کی محبت سے بھری ہوئی کلام پاک دعا کا وعدہ پڑھ کر بقدر اللہ کیا سرور اور لذت اور جوش دل مین آیا - مسکین ایک آہ کھینچ کر سجدہ مین گر گیا - ہوش تھا لیکن صرف دعا کا ہوش تھا - حضور کس قدر ہمدردی جماعت سے بے چین ہو جاتے ہین کسی دوست کی بیماری کا حال سنکر دعا کرنا حضور کا ایک دوسرے کے لئے جماعت کو سبق ملنا چاہیئے - آپ مہربانی کرین بدر مین ایک مضمون ہمدردی کا شایع کرین - تا کہ تمام احمدی جماعت اپنے اندر ایک جوش پیدا کرین - ایک دوسرے بھائی کے لئے دعا کرنا حضور کی پاک کلام سے

تربیت اولاد

پر حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کا طریق عمل

منقول از الحکم

(۱) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - اکرموا اولادکم یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو - اس لئے اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے

(۲) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرۃ میں دیکھتا ہون - کہ انہون نے بچون کو زدوکوب سے پرورش نہین کیا -

(۳) پھر مین یہان تک بھی پاتا ہون - کہ عہد رسالت مین بچون کو ہرگز نہین مارا جاتا تہا -

(۴) جبکہ شریعت اور خدا تعالے نے ان کو ابھی مکلف نہین کیا تو ہم کون ہین - جو مکلف کر سکین

(۵) عبد الحی اللہ تعالے کی ایک آیت ہے - حضرت اقدس عم کی ایک پیشگوئی کے موافق پیدا ہے - آیت اللہ کی بے حرمتی اچھی نہین -

(۶) خود حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مین دیکھتا ہون کہ وہ بچون کو زجر و توبیخ نہین کرتے - مینے خود سنا ہے کہ جب کبھی ام المومنین نے کسی بچہ کی کوئی شکایت کی ہے - تو فرمایا ہے - کہ مین دیکھتا ہون - کہ اس کی فطرت اس سے کیا کرا رہی ہے - مین دعا کرونگا

(۷) اولاد کے لئے دعائین کرنی چاہئین - کہ وہ نیک ہو - تاکہ ہمارے لئے دعائین کرنے والی ہون - لیکن اگر شروع ہی سے ہم ان کے دل مین اپنے لئے بغض پیدا کر لین گے - تو وہ دعائین کرنیوالی ہونگی یا بددعا کرنیوالی

(۸) میری اور میرے بہائی بہنون کی تربیت کبھی اس رنگ سے نہین ہوئی ہے - والدین ہم سب پر اور مجھ پر بہت ہی بڑی عنایت اور شفقت کیا کرتے تھے - ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کے لئے بھی آزردہ خاطر نہ ہوتے تھے - بلکہ بڑی خوشی سے ادا کرتے تھے - مین نے اپنے کبھی والد یا والدہ ماجدہ سے کوئی گالی بچونکو نہین سنی - بلکہ والدہ صاحبہ جن سے ہزارون لڑکیون اور لڑکون نے قرآن شریف پڑھا ہے - وہ اگر کسی کو گالی دیتی تہین - تو وہ یہ گالی دیتی تہین - محروم نہ جاوین

(۹) جب ہم خود (باوجودیکہ اسقدر عمر ہوگئی ہے - اور بہت کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے) بھی غلطی کر بیٹھتے ہین - تو جن کو کچھ بھی واقفیت اور علم نہین - اگر غلطی کر بیٹھین - تو اس پر اس قدر غصہ اور غضب کیون ہو

(۱۰) غلطیون اور فرو گذاشتون پر دعا کرنی چاہئے - حضرت اقدس علیہ السلام ایک دفعہ گہر مین فرما رہے تھے - کہ جو کسی پر ناراض ہوتے ہین مجھے حیرت ہے - کیون ناراض ہوتے ہین کیا انہون نے اس کے واسطے چالیس دن روکر دعا بھی کی ہے اگر چالیس دن روکر دعا کرے - اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو - تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقعہ ہے

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالے

السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - "النداء" کے دو پرچے غالباً آپ کے بھیجے ہوئے (کیونکہ خط آپکے خط سے ملتا تہا) پہونچے - وہ جماعت کے ذریعہ شہر مین پہنچا دیئے گئے - یا پڑھوا دیئے گئے - یا پڑھکر سنا دیئے گئے - جزاکم اللہ احسن الجزاء - آپ دور اور مہجور لوگون کو خوان نعمت الٰہی سے بہرہ دیتے رہتے ہین -

بانا دان دوست کو دوستان را

غذائے دل و راحت جان فرستد

اس کے بعد اخویم مکرم جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سے ۱۰۰ کاپی معرفہ بھیجکر اور بھی شکار مخالف وسوالف مین اور منفصلات و دیگر احباب بیرونجات مین تقسیم کی کہ کسی سعید اور سلیم الفطرت کو نور ایمان مل جاوے اور صراط مستقیم حاصل ہوجائے - جہان تک مجھے علم ہے شہر مین ڈر جانے اور کانپ اٹھنے والے دل بہت کم نظر آئے اور جو ایسے تھے - انہین کوئی وقت اس نشان گذشتہ اور اس کے ذریعہ نشان آئندہ کی سچائی پر نہین ہوئی - ممکن ہے - کہ وہ راستی پر آجاوین - اور ہے بھی سچ - کیونکہ ماننے والے تہوڑے ہوتے ہین - قلیلاً ما یومنون

طبقہ امرا اور علماء اپنے اپنے نشہ کبر اور نخوۃ اور بادہ علم مین محو اور سرشار ہے - نہ گھر کی خبر نہ باہر کی فکر - منادی اور الکار پر جاگ اٹھنا اور چونک پڑنا تو درکنار اور شیطانی وساوس کی میٹھی (کڑوی) لوری نے تھپک تھپک سلا دیا ہے - کچھ ایسے سوئے مین سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے - اللہ اللہ ان ورثۃ الانبیاء کے مدعیون اور امامت کے جانشینون کے خواب غفلت نے بہت سے جاگتون کو اونگھنے والے اور اونگھتون کو چت لٹا دیا - یہان ایک ملا جو مفتی صاحب ہین - انہون نے چار سطرین ہی پڑھ کر فتویٰ لگا دیا - کہ وحی شیطانی ہے - عجب بدقسمت یہ امت کہ وحی رحمانی نے ایسی چپ لگائی - کہ قیامت تک مہر سکوت ٹوٹنے مین نہین آتی - اور خدائے رحمان کی عزت وجلال کی غیرت فراموش مین نہین آتی - کہ شیطانی الہامات اپنے سچائی اور صداقت مین آفتاب اور ماہتاب کو گہنا گئے - بعد تبا تبا کے اور پکار پکار کے بڑے بڑے اونچے سر بفلک پہاڑون کو متزلزل کر گئے - اور سینکڑون شرک کے تیر تھون اور کفر کے معبدون کی اینٹ سے اینٹ بجا گئے - کبھی کسی بے لگام اور گندہ دہن مہاتما نے کفر کو ہلاک کر دیا - کبھی صلیب پرست اور خلائف مسیح کو قسم دے دے کر ملزم کیا - اور اس کا برا انجام دکھا دیا -

ان عقل کے ٹوکرو! شیطانی وساوس یہی ہوتے ہین کہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرتے چلے جائین - اور تم جو رکانی اور بیدوائی پہر لائے ہو - ٹک ٹک دیدم - دم نہ کشیدم - بیٹھے تکا کئے - خدا تمہین سمجھ دے - اور سوچ اور آنکھین اور کان دے کہ ان سے کام لو -

ان کلائے بے مغز کے ایک دوست بے مغز سراپا پست جو خاکسار کے رشتہ مین بزرگ ہوتے ہین - اونچے اونچے گہرون مین جا للکارے - کہ ان اشتہارون کے گہرون مین رکھنے سے کوئی آسمانی بلا اور آفت نازل ہوگی - مگر جہان جہان یہ اشتہار پہنچایا گیا ہے - انہون نے ان صاحب کی ژاژ خائی پر کچھ بھی توجہ نہ کی - اور اشتہار پڑھا - اور سنا - اور صدقہ وخیرات کیا - اور توبہ وغیرہ کی - خدا ایسے لوگون کو ممکن ہے - کہ ہدایت کر دے - یہ تو الندا کے آستہ بڑھانے والا پہلو بھی ہے - دیکھین اور کیا شور مچتا ہے اور شور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے - ایک نئی بات یہ ہے - جو جماعت مالیرکوٹلہ کے برخلاف اور ہمارے نزدیک ہونے کی گئی ہے - وہ یہ ہے کہ وہ مسجد جو پہلے شیعون کی اور پہلے احمدیون کی تہی اور جس مین برائے نام مزدور موذن نکٹہے سیدت کرنے کے لئے حی علی الصلوٰۃ کہتا - اور اس کی آواز پر کوئی نہ آتا - اور اگر ایک آدھ بہولا بھٹکا آتا - تو الگ تھلگ کر بہاگ جاتا اور جماعت احمدیہ کا جمعہ بڑی رونق سے ہوتا تہا - مسجد اللہ ہونے کی بجائے مسجد شیعیان ہوگئی - اور ہم لوگ اپنے مکان مین نماز پڑھنے لگ گئے - شیعون کے اس انعل پر ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ - پڑھ کر اس مسجد کو خیرباد کہدیا - اقتدس ہائی ہوس

محمد نواب خان ثاقب مالیرکوٹلوی

درخواست جنازہ

مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۱ء کو اخویم مکرم سلطان محمود ملازم جنگی فوت ہوگئے ہین - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین برائے نماز جنازہ عرض کردین - اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کیجاوے - اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں میرے لئے دعا کی التجا کرین کہ میری حالت روحانی جسمانی ہر دو گری ہوئی - جسمانی تو پھر کچھ ہے - مگر روحانی تو بالکل گری ہوئی ہے والسلام - خاکسار غلام نبی از راولپنڈی

حضرۃ مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیپارہ - ۱۶ - رکوع ۴

کٓھٰیٰعٓصٓ + کریم - ہادی - حی - علیم - صادق خدا کے نام پر یہ سورہ شروع ہوتی ہے ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا + یہ ذکر ہے اُس رحمت کا جو تیرے رب نے اپنے بندہ زکریا پر کی - یہ خطاب ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو - رَبِّكَ - تیرا رب - زکریا کے قصہ میں رَبِّكَ کا صیغہ بھر الفاظ ان رحمتوں اور برکتوں کیطرف اشارہ کرتا ہے جو اللہ تعالے کی طرف سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والی تھیں - یہ سورۃ مکی ہے اور اسمیں ایک پیشگوئی ہے کہ جس رب نے زکریا کو اس بڑھاپے اور ظاہری اسباب کے قطع ہونے کے بعد بھی اولاد عطا فرمائی وہ طاقتور اور علموں کا مالک تیرا رب ہے اور تیری دعاوں کو سنکر اس بنجر زمین عرب کو جسمیں کوئی توحید خالص کیطرف داعی نہیں آباد کرے گا اور زمانہ بھر کے جہلا کو علم وفضل میں زمانہ بھر کا اُستاد کر دے گا +

عَبْدَهُ - اُس کا عبد - اُسکی عبادت کرنے والا فرمانبرداری کرنے والا حکم ماننے والا بندہ - جو خدا کا عبد ہو جاوے اُسپر رحمتیں نازل ہوتی ہیں - رحمتیں بھی ایسی کہ قیامۃ تک دنیا میں بھی اُن کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا - ایک بڑی رحمت بھی دیکھیے کہ خود احکم الحاکمین نے قرآن شریف میں اپنے بندہ زکریا کا ذکر کیا - اگرچہ مجموعہ بائبل میں بھی ایک کتاب حضرت زکریا کی ہے جس میں حضرت خاتم النبیین اور اسلام اور خود اس زمانہ کے حضرت مسیح موعود کے متعلق متعدد پیشگوئیاں درج ہیں -

لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کتابوں کی حفاظت چھوڑ دی تھی اور وہ عالم الغیب دانا جانتا تھا کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ خود عیسائی قومیں ان کتابوں کو محرف مبدل بلکہ جعلی ماننے لگیں گی اسواسطے اُس نے اپنے پیارے بندہ زکریا کا ذکر خود قرآن شریف میں کیا جسکی حفاظت کا ذمہ اُس نے خود لیا ہے - جیسے فرمایا إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ اور توریت کی نسبت فرمایا تھا کہ اُس کی تم حفاظت کرنا -

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا + جب پکارا اُسنے اپنے رب کو پکارنا خفیہ خفیہ - کیا معنے - چھپکر علیحدگی میں کوئی خلوت کی جگہ تلاش کرکے اپنے رب کی حضور میں عاجزی سے دعائیں مانگنے لگا + جماعۃ کے ساتھ نماز پڑھنے کے علاوہ علیحدگی میں دعائیں کرنا جہاں دوسرا انسان کوئی موجود نہ ہو یہ بھی ایک سُنتہ الانبیا معلوم ہوتی ہے حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں دعائیں کیں اور وہاں جاکر عبادۃ الٰہی کرتے تھے + حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اپنی کوٹھڑیوں کے دروازہ بند کرکے اپنے رب کے حضور میں گڑگڑاؤ اور دعائیں مانگو + قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا + اے میرے رب بیشک میری ہڈیاں سُست ہوگئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے شعلے مارنے لگا ہے اور میں کبھی تیرے حضور دعا مانگ کر ناکام نہیں ہوا + دعا کی قبولیت کے واسطے ایمان ایک ضروری شرط ہے - حضرت زکریا باوجود اس بڑھاپے کے اور ضعف کے جو اُن کے لاحق حال تھا خدا کی طاقتوں پر بھروسہ کرکے اُس سے وہ چیز مانگتے ہیں جو دنیا داروں کے نزدیک ناممکن ہے اور پھر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالے کی حضور میں دعا مانگ کر انسان ناکام نہیں رہتا - دعا میں یقین واستقلال و تقویٰ وطہارۃ بہت ضروری ہے وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا + اور بیشک مجھے خوف ہے اُنکا جو میرے پیچھے وارث بنے اور میری بیوی بانجھ ہے پس مجھے اپنے پاس سے کوئی وارث عطا فرما - اسجگہ حضرت زکریا نے دنیوی اسباب کے لحاظ سے اولاد کے ناممکن ہونیکا اظہار کیا ہے کہ میں خود بوڑھا ہوں - ہڈیوں میں طاقت نہیں - وریدوں شریانوں اور پٹھوں کا کیا حال ہوگا - سر سفید ہوگیا عورت ایسی ہے کہ اُسکو کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور طبی قواعد کے مطابق وہ بانجھ کہلاتی ہے - اسقدر مشکلات کے پہاڑ سامنے ہیں پھر بھی خدا سے نااُمید نہیں اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ مجھے وارث عطا فرما - ایسا نہو کہ نبوۃ کی صداقتوں کو قائم رکھنے والا پیچھے کوئی نرہے +

يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا + میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا وارث ہو اور اے پروردگار اُسکو پسندیدہ بنا - کیا معنی اُن صداقتوں کا وارث ہو جو کہ تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں شریعۃ پر عمل کرنے اور اُسکو قائم رکھنے والا خدا کی عبادۃ کرنے والا - نیکی کی نصیحت کرنے والا - بدی سے منع کرنے والا ہو - اور اُسکو ایسا صالح اور متقی بنا کہ وہ تیری نظر میں پسندیدہ ہو -

چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام حق وحکمت سے پُر ہوتا ہے اور اُسمیں جس قدر قصے بیان ہوتے ہیں وہ روحانی علوم کے اسباق ہوتے ہیں اسواسطے اسجگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دعا کی قبولیت اور اپنی وحی کا ذکر فرمایا ہے جو اُس وقت حضرت زکریا کو کی گئی تھی تاکہ مومنوں کا ڈھارس بندھے اور وہ وحی یہ ہے يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا + اے زکریا ہم تجھے ایک جوان کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیےٰ ہوگا - اس سے پہلے ہم نے اُس کا کوئی ہمنام نہیں بنایا -

غلام کے لفظ میں ایک خوشخبری کی پیشگوئی ہے کہ یہ لڑکا بچپن میں ہی مرنجاوے گا بلکہ خدا تعالےٰ اُسکو زندگی عطا کرے گا اور وہ جوان ہوگا - اُسکا نام یحییٰ ہے جسکے معنے ہیں زندہ رہنے والا اور اُسکا سا پہلے نہیں ہوا - کیونکہ اُسکے واسطے خاص قسم کی دینی خدمات تھیں جنکا محل و موقع پہلے دوسروں کے واسطے نہیں ہوا تھا

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونے کے سبب اُنکو اخبار بروقت نہیں ملتا - چونکہ پتوں کی چٹیں ہم دوبارہ چھاپنے لگے ہیں اسواسطے گذارش ہے کہ جن صاحبان کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا - وہ جلد اطلاع دیں - ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ ضروری ہوتا ہے لہذا ڈاکخانہ کا نام سب احباب ضرور تحریر فرمادیں +

درخواست دعا

بندہ کی احمدی جماعت سے عرض ہے کہ بندہ کے حق میں دعا کریں کہ بندہ کے خیالات نیک ہوجائیں اور نیز بندہ کی کامیابی انجنیئرنگ کلاس کے امتحان سے ہوجاوے جو کہ مئی ۱۹۰۵ء کو ہونے والا ہے -

خاکسار محمد عبداللہ احمدی - لاہور

ڈائری

۱۹ اپریل ۱۹۰۵ء قبل نماز ظہر عاجز راقم سے دریافت کیا کہ کیا شیخ یعقوب علی صاحب اشتہار النداء کے انطباع کے انتظام کے واسطے لاہور چلے گئے ہیں۔ مینے عرض کی کہ صبح چلے گئے ہیں فرمایا ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ بھی جائیں اور پروف کو بغور پڑھ کر درست کر دیں۔ چنانچہ حسب الحکم یہ عاجز شام کو لاہور چلا گیا اور چار روز کے بعد واپس دارالامان میں حاضر ہوا۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آجکل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور رہتا بہت سخت تکلیف میں رہتا ہوں خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ انکو بہت روکتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ **فرمایا** یہ بھی خدا کا فضل اور احسان ہے کہ انسان اپنے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضرور کافی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہانتک کہ اللہ تعالے خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ تھک نہ جاوے سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرے۔ لیکن ناامیدی کیوں کہ ناامیدی خوفناک ہے۔ اسلام میں انسان کو بہادر رہنا چاہیے۔ پر سوکی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

۲۵ اپریل ۱۹۰۵ء اس الہام کا تذکرہ تھا کہ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن اور بھونچال آیا اور شدید آیا۔ فرمایا کہ بار بار زلزلہ کے متعلق جو الہامات ہوتے ہیں اور رؤیا میں آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ایسی طیاری ہو رہی ہے کہ یہ امر جلد ہونیوالا ہے بہت سی باتیں ہوتی ہیں کہ انسان انکو دور سمجھتا ہے مگر خدا کے علم میں وہ بہت قریب ہوتی ہیں یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَّ نَرٰىهُ قَرِیْبًا۔ تم اسے دور دیکھتے ہو اور ہم قریب دیکھتے ہیں۔

مرزا ظفر اللہ خان صاحب ای اے سی گورداسپور کے ایک رشتہ دار ... بنام سید امیر علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھا وہ پڑھا گیا اس میں نہایت دردناک الفاظ میں زلزلہ سے گھر کے آدمیوں کی تباہی کا تذکرہ تھا اور لکھا تھا کہ میرے بتیس [۳۲] رشتہ دار ایک دم میں فوت ہو گئے ہیں جنمیں عزیز بھائی اور پیاری بیوی بھی شامل تھی۔ حضرت نے **فرمایا** ابھی آگے آنے والا اس سے بھی سخت نظر آتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ابھی تک ہنسی ٹھٹھے سے باز نہیں آتے خدا کا دن اچانک آنے والا ہے۔ مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ چور کی طرح آئے گا۔ **فرمایا** کہ ٹھیک ہے مگر چور کا لفظ کچھ زیب نہیں دیتا ہے قرآن شریف میں بہت مناسب لفظ ہے کہ بَغْتَةً یعنی اچانک آئے گا۔ پہلے کچھ خبر نہ ہوگی **فرمایا** شاید ہمیں کچھ دیر ہو جائے تاکہ لوگ پوری طرح شوخیاں کر لیں اور اپنے واسطے عذاب کے سامان اچھی طرح جمع کر لیں پھر اچانک یہ آفت اُن پر پڑے گی۔

۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ ایک اخبار میں لکھا ہے کہ جوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ اب زلزلہ کا کوئی خوف نہیں۔ **فرمایا** یہ اور بھی خوشی کی بات ہے۔ خدا نہیں چاہتا کہ اپنے غیب کی خبر میں دنیا داروں کو بھی شامل کرے۔ اب صاف ہو جائے گا کہ جوتشی سچے ہیں یا خدا کا کلام صحیح ہے۔ اگر یہ جوتشی اور علم طبقات الارض کے ماہر انگریز ایسے ہی دانا ہیں کہ وہ زلزلوں کی خبروں سے پہلے ہی واقف ہو جاتے ہیں تو یقیناً انھوں نے گورنمنٹ انگریزی سے بڑی عداوت کی جو اس کے متعلق پہلے سے اطلاع دیکر ہزاروں جانوں اور کروڑہا روپیہ کے مال کو تلف ہونے سے نہ بچا لیا۔ کیونکہ انھوں نے چاہئے پہلے خبر و اطلاع نہ دی کہ ایسی سخت مصیبت آنیوالی ہے۔ ہمنے تو گیارہ ماہ پہلے خبر دیدی تھی کہ ایسی آفت آنیوالی ہے جس سے مکانات گر جائیں گے اور مٹ جائیں گے اور وہ ایک زلزلہ کا دھکا ہوگا انہیں لفظ بھی ایک تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ پہلا دھکا ہی بہت تیز ہونے والا تھا چنانچہ سب مکانات ایک دفعہ ہی گر گئے یہانتک کہ جو لوگ برانڈوں میں تھے وہ دوڑ کر باہر نہیں آسکے اور جو لیٹے ہوئے تھے وہ بیٹھ نہیں سکے اور جو بیٹھے ہوئے تھے انکو کھڑا ہونے کا وقت نہیں ملا۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء آج رات کی رؤیا کا ذکر تھا کہ سخت زلزلہ آیا اور گھر کے آدمیوں کو جگاتے ہیں۔ **فرمایا** کہ آسمان پر ضرور کچھ طیاری معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہر پر یہ بات محمول ہو اور ممکن ہے کہ اس سے مراد اور کوئی سخت آفت ہو بعض دفعہ دیکھو کبھی زمینوں میں خسف ہو جاتا ہے **فرمایا** اس مبارک کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ہمارے واسطے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ گو دوسروں کے واسطے اسمیں مصائب اور شدائد ہوں۔ مینے مناسب سمجھا ہے کہ اسکے واسطے ایک اور اشتہار لکھا جاوے۔ بار بار کے سمجھانے سے ممکن ہے کہ کوئی آدمی سمجھ جاوے۔

ذکر آیا کہ لدھیانہ میں ایک شخص گدی نے پھر گالیاں دینے پر کمر باندھی ہے۔ **فرمایا** کہ اب ایسے لوگوں کے اعتراض ہی اچھا ہے ہم کیا جواب دیسکتے ہیں۔ خدا خود ہی اینو جواب دینے لگ پڑا ہے۔

ذکر ہوا کہ ایک شہر میں ایسا بگولہ آیا ہے کہ شہر کے ایک حصہ کو بالکل تباہ کر گیا ہے اور دریائے بیاس کا پانی پہاڑ کے گرنے سے رُک گیا ہے اور خوف ہے کہ جب وہ یکدفعہ پھٹے گا تو بڑا سخت طوفان نازل ہوگا **فرمایا** ہر طرف سے آفات کا سامنا ہے۔ چاروں عناصر انسان کو تباہ کرنے کے درپے ہیں کیونکہ اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔

فرمایا صرف باتوں سے کام پورا نہیں ہوتا سنتہ اللہ ہمیشہ یہی ہے کہ نشانات دکھلائے جاتے ہیں۔ الہامات کے الفاظ میں بھی استعارات ہوتے ہیں۔ زلزلہ سے مراد کبھی زلزلہ ہوتا ہے۔ کبھی آفت شدید۔

آج رات میں اس خیال میں سویا تھا کہ زلزلہ کا خواب اور الہامات ہوئے۔ (جو اس اخبار کے پہلے صفحہ میں درج کیے گئے ہیں) **فرمایا** ایمان والے مانتے ہیں پر دوسرے لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں یہ اخبار بہت ہی شوخی کرتا ہے اور لوگوں کو خدا کے نشانوں سے غافل کرنا چاہتا ہے اور انکو ٹھیک ٹھیک کر سلاتا ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ

مجھے بذریعہ خطوط کے پتہ لگتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص دیوانچند نام آریہ سال گذشتہ میں مسلمان ہو گیا تھا اور اسکا نام عبدالرحمن رکھا گیا ہے اور اُسکے چال چلن پر آریہ میگزین بابت دسمبر ۱۹۰۴ء و فروری ۱۹۰۵ء مطبوعہ جالندھر میں سخت اور شرمناک حملے کیے گئے ہیں اور اکثر دوستوں کے احباب کو اس امر سے سخت دھوکا لگا ہے کہ نعوذ باللہ میں ہی وہ عبدالرحمن (دیوانچند) ہوں جس نے رسالہ اختیار الاسلام لکھا۔ بنابریں میں عام طور سے اس امر کو شائع کرتا ہوں کہ میں وہ عبدالرحمن نومسلم نہیں ہوں جسکا نام پہلے دیوانچند تھا بلکہ میرا نام مہر سنگھ تھا اور اب عبدالرحمن ہے

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹

فہرست مضامین

۱ - حضرت مسیح موعود کا وعظ
۲ - ضروری اعلان
۳ - الشذرا
۷ - تنوفناک الباری - شیخ محمد خان مرحوم
تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام
۸ - نشان زلزلہ

بدر

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹

قیمت خاص معاونین خود بخود صدرو سے روپے سالانہ عطا کیا کرتے ہیں۔ عام قیمت عام سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماویں بخوشی قبول کیا جاوے گا۔
ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

چہ گویم ای توگرانی چہار قادیان بینی شو

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۵ | ۲۸ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۴ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۂ القدیم جلد ۱ نمبر ۱۳

ای جہان منتظر خوش باش کامد لسان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

حضرت مسیح موعود کا وعظ

(بروز جمعہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء)

احمدیہ مریضان و شہیدان کیساتھ ہم کیا سلوک کریں؟

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو۔ تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے اگر تم دوسرے سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو وہ تم کو کافر کہتے ہیں۔ ان میں ایسے موقعہ پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں میں یہ سرد مہری ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے۔

افراط اور تفریط

کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے۔ تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جاوے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ پکار کر فریاد کرے۔ تو جیسے یہ گناہ ہے۔ کہ محض اس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں۔ اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے نہ دے۔ اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے۔ ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے۔ کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے۔ کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے۔ کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت

میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی۔ کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضائے قدر سے اسے ماتم پیش آجاوے۔ تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں۔ کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ ہی جاتی ہے۔ ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو۔ کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کرے یہی مناسب ہے۔ لیکن اس

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَلنِّدَآءُ

مِنْ وَحْیِ السَّمَاءِ

یعنے

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی

بارِ دوم

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اُس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اِس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرت توّاب ہے

۹-اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اُس علیم مطلق نے اُس آیندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اِس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا۔ دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزّ و جل نے یہ [illegible] کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انھیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے۔ اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ اِن نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اِسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اِسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اِس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اِس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کا طما اور قوتِ ایمان اور پورے اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہوا اور جس کو میں نے اِن علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اُس کے اِس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اِس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے۔ اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کر کے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں۔ ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے۔ کہ انھوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کریں گے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں۔ کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اُس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے اُن کو بہشت میں پہنچائے گی۔ اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی۔ جس کو میں نے عام طور پر شائع کر دیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے۔ اِس الہام میں تحریف کر کے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ کوئی مرید میرا گو اُس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا۔ یہ ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۔ یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مختلط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے۔ پس اِس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں۔ یا کوئی ایمانی کمزوری وہ بھی اِس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء الفھم و افراط الوھم۔ میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو پہلے اِس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے اگر وہ اِس جماعت میں رہ کر طاعون سے مر جاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اِس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے حالانکہ اِن کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اِس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہوا اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو۔ ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اِس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی۔ اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی سو آخر پر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نقصان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلے کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمُقَامُھَا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں اِن دونوں اخباروں میں اِس خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ اِس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلے کا دھکا۔ زلزلہ شدیدہ کی نسبت اِن دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شائع ہو چکا ہے کہ چونکا دینے والی خبر اور اسی زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں وحی

؎ قرآن شریف میں اِس نشان زلزلے کی نسبت ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں موجود ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کے واسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا ہے یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ یعنے اُس وقت زمین کانپے گی۔ اور ویسی کانپے گی۔ کہ گویا اُس کا نام راجفہ رکھا جائیگا۔ یعنے متواتر زلزلے آتے رہیں گے اور اسکے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اِس میں آیندہ زلزلہ کیواسطے ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہو چکا ہے۔ اُسکی بھی پیشگوئی درج ہے۔ یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک اور بڑا بھاری نشان ہے ۔

۴۴ یہ پیشگوئی دوسرے زلزلے کی ۹-اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ صرف ایک نہیں۔ بلکہ غالباً اُس کے بعد کئی اور زلزلے بھی ہیں +

الہی شائع ہوئی ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر میں اِن سب کو غرق کروں گا۔ اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہونگے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے اِن کا نام و نشان نہ رہے گا اور پھر اشتہار الوصیت میں بھی زلزلے سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا ✚

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں شدید زلزلے کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیساکہ کلو اور رتلو میں ہوئے اُن کی تفصیل کی اِس جگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیے تھا مگر میں نے سُنا ہے کہ اِس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرت سر میں اِس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا خاصکر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اِس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان ✱ میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں اِس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گذر چکا ہے مگر جبکہ خدا تعالےٰ جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اُسکو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر ان کے ملک میں ظاہر ہونا انکے خیال و گمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو کیا ہے؟ ایسی معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اِس درجے کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اِس اپنی سیرۃ میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہوتے ہیں ان کے ہم مشرب ہوں ✚

بہرحال جب کہ پہلی پیشگوئی کو بڑے بڑے دل کے ساتھ تحقیر سے دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دکان دار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے تو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اب دوسرا **نشان** دکھاوے۔ تا ماننے والوں پر اُس کا رحم ہو اور توبہ کرنے والے توبہ کریں اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا لیں اِس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے اِس آنے والے حادثہ کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا ہے جس سے تسلی ہو پس میں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جاوے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ نا راستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالےٰ کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اِس پر رحم کرے گا بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اُس کا پیوند اور تعلق نہو۔ ✚ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالےٰ نے اِس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیساکہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اِس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی اُن کا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اُس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب اُن کو سمجھایا گیا تو لوط اور اسکے اصحاب کی نسبت اُنہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی اُن لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقویٰ کے لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اور ریاکار لوگ ہیں۔ پس خدا کا غضب اُن قوموں پر بھڑکا اور اُن کو صفحۂ زمین سے ناپدید کر دیا۔ پس کیا تم اُن لوگوں سے زیادہ سخت ہو یا تمہارے پاس اللہ تعالےٰ سے مقابلے کا کچھ سامان موجود ہے اور ان کے پاس موجود نہ تھا اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو اور یا خدا تعالےٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اُس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہیں سُنے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ **زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا** ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اِس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اِس جگہ میں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اِس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

بخورانچہ ترا بخورانم۔ لک دَرَجَۃ
فی السَّمَاءِ وفی الذین ھُمْ یُبْصِرُوْنَ۔
نَزَلَتْ لَکَ لَکَ نُرِیْ اٰیَاتٍ وَنَھْدِمُ
مَا یَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ
مِنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔ کَفَفْتُ
عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ
ھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ
اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً
یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک

✱ لاہور کے بشپ صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو لاہور میں ایک جلسہ میں بصدارت صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب ہوئی پیسہ اخبار کے اِس اعتراض کو بھی رد کر دیا ہے کیونکہ بشپ صاحب نے بیان کیا ہے کہ میں زلزلوں کی تاریخ پڑھ رہا ہوں گذشتہ سو سال تک کوئی ایسا زلزلہ نہیں ہوا۔ اور جاپان میں جو بہت آدمی مرے تھے تو اس کا موجب سمندر کی طغیانی تھا نہ کہ زلزلہ اور آ۔ مار نے زلزلہ سے یہ زلزلہ دس گنا زیادہ خوفناک ہوا ہے۔ ایڈیٹر ✚

✚ درحقیقت اِس حادثہ اِس عادۃ اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام میں عبد اللہ آتھم نے پیشگوئی کو سُن کر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا اِس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد میں تاخیر ڈالدی جیسا کہ پہلے الہام میں اس کا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی اور پیشگوئی کو سُنکر بدزبانی میں بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا اِس لئے غیور خدا نے اُس کی اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اسکو لگ گئی۔ منہ۔

✚ آیت قرآنی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے صاف ظاہر ہے کہ اِس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کیطرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اور یہ عذاب اُس کی تصدیق کیواسطے قہری نشان ہوتے ہیں۔ اِس وقت بھی خدا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا نجات پاؤ۔

درجہ ہے اور نیز میں اُن میں در جہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اُتر دں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائینگے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور نیکیوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا اسی وحی میں خدا تعالے نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اِس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کر دوں کہ فرعون یعنے وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنے وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور انکے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا یعنے اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہونگے اور بالکل میرے کام سے بیخبر ہونگے تب میں اُس نشان کو ظاہر کر دوں گا کہ جس سے زمین کانپ اُٹھے گی تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اسکے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اُس کو راضی کرلیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے +

یاد رہے کہ اِن دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شایع کی گئی تھی اگرچہ اُس وقت اِس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہوسکا لیکن اب پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اِس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا الیس اللہ بکافٍ عبدہ فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکاً واللہ موھن کید الکٰفرین یعنے خدا اپنے اُس بندے کو اُن تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اُسپر لگائے جائینگے وہ خود اپنے بندے کے لئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اُس کو پارہ پارہ کرے گا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے اِن کے سب مکر سست کر دیگا اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانے میں خدا نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی۔ چنانچہ مطابق [illegible] دنیا پر زلزلہ کی سخت آفت آئی۔ پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا جس کی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دی گئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکاً قوۃ الرحمٰن لعبید اللہ الصمد۔ عربی کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائے گا۔ پس خدا تجھے بری کرنے کے ایک نشان دکھائے گا اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اُسکی تجلی ہوگی اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دے گا یہ خدا کی قوت سے ہوگا تا وہ اپنے بندے کے لئے نشان دکھاوے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دی گئی تھی اور وہ شعر یہ ہیں + ؎

کر دتو یہ کرتا ہو جائے رحمت + دکھاؤ جلد تر صدق امانت

گھڑی ہی سر پہ ایسی ایک ساعت + کہ یاد آجائیگی جس سے قیامت

مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی + فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج مینے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اب چاہو ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کر دینے قبل از نتائج یا بد قسمتو! تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اسکے وعدے برحق۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۲۱- اپریل ۱۹۰۵ء

؎ پہلے کئی مسلمانوں اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارتے تھے وہ بات صحیح نہ تھی بلکہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مسیح ہوکر آنے والا یہی راقم تھا لیکن ان لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیا بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھے ہیں۔ مگر بعد اسکے پیشگوئی کے وقوع کے وقت معنے کھل جاتے ہیں۔

+ نجومیوں نے اخبار وں میں شایع کیا ہے کہ اب آئندہ کسی زلزلہ کی امید نہیں ہے گورنمنٹ کو اور لوگوں کو خوف و خطر ہو جانا چاہئیے جو نادان یہ کہا کرتے ہیں کہ پیشگوئیوں کی کیا بات ہے [illegible]

ایک اور نادر موقعہ

اگرچہ

براہین احمدیہ

کی مکمل چاروں جلدوں کی قیمت میں رعایت کے دن ختم ہوگئے ہیں لیکن توسیع میعاد رعایت کیلئے کثیر التعداد احباب نے سفارش فرمائی ہے لہذا

اعلان کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کی درخواست خریداری ۱۵ جون ۱۹۰۵ء تک مشتہر کے دفتر لاہور میں پہنچ جاویگی انکو براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں مکمل بجائے صرف تین روپیہ بلا مجلد تین روپیہ تیرہ آنے میں دی جائیگی غیر مسلمانوں سے ہر صورت میں چار آنے کم محصولڈاک ہر چہار جلدیں بذمہ خریدار

[illegible] براہین احمدیہ کی چھپائی کا مضمون کر جانے کی اور انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ جون کے اختتام میں اسکی مکمل چھپائی کی امید ہے اب چوتھی جلد کا کام شروع ہے بعض کتابوں نے یہاں تشریف لاکر کاغذ چھپائی وغیرہ کو دیکھا ہے اور ہر طرح سے اطمینان ظاہر کیا ہے ان کی شہادت ہے کہ جو کچھ اشتہار میں لکھا گیا تھا اس سے بھی بڑھکر خوبی سے کام ہو رہا ہے خریداری کی درخواستیں خدا کے فضل سے کثرت سے آ رہی ہیں شائقین براہین احمدیہ احباب کو یاد رہے کہ یہ موقعہ ہاتھ سے جانے کے قابل نہیں

[illegible] بعض کم استطاعت احباب نے براہین احمدیہ کی بعد میں دینے کی درخواست کی ہے مگر جہانتک گنجائش تھی [illegible] درخواستیں [illegible] اسلئے صاحب استطاعت احمدی احباب کی خدمت میں [illegible] کہ وہ اسطرف توجہ فرمائیں اور کچھ جلدیں اپنی طرف سے [illegible] مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے کیلئے خرید فرمائیں والتسلیم درخواستیں بنام [illegible] لیکن [illegible] بنام خوشخط [illegible]

کسی ہو [illegible] کی معراج الدین عمر احمدی - معراج منزل - نولکھا

(لاہور)

مراسلت

خوفناک ژالہ باری

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم لوگ تو عذاب مندرجہ اشتہار النداء دیکھ چکے ہیں بعد میں جو ہوگا وہ بھی خلق خدا دیکھ لے گی یعنی یکم مئی ۱۹۰۵ء کو قریب تین بجے کے عذاب الٰہی ژالہ باری کے رنگ میں ظاہر ہوا اور پانچ منٹ کے اندر ہر ایک چیز کو تباہ کر دیا ہمارا علاقہ صرف ابتک کوئی فصل نہیں کاٹی گئی تھی۔ گندم۔ جو۔ چنے۔ تارہ میرہ۔ درخت وغیرہ اسطرح اڑنے لگے جسطرح روئی دھنی جاتی ہے راقم یہ سمجھ کر کہ اب تو یہی وقت ہے جسکی حضرت اقدس نے خبر دی سجدہ میں گر پڑا اور دیر تک دعا کرتا رہا جب آرام ہوا اور باہر نکلکر کھیتوں کی طرف نظر کی تو ہر طرف فجعلھم کعصف مأکول کا نظارہ دکھائی دیا بعض جگہ صرف اتنا نشان ہے کہ یہاں کوئی فصل تھی ہمارا مغربی علاقہ تحصیل تلہ گنگ تک جو بیس کوس کے فاصلہ پر ہے بالکل ویران ہو گیا ہے لوگ کھیتوں کے سر پاس کھڑے ہوکر فریاد کر رہے ہیں یہ آفت مغرب سے شروع ہوکر ہمارے گاؤں پر آ ختم ہوئی اسلیے یہاں وہ زور نہیں تھا جو مغربی علاقہ میں ہوا اسطرف دو دو ڈھائی فٹ تک زمین پر طوفان لگ گئے ہمارے گاؤں میں بعض مخالفین کے کھیت بچ گئے جس سبب سے وہ بہت ہی دلیری کرتے ہیں چنانچہ ایک شخص جو ہمارا سخت مخالف ہے لوگوں کو کہنے لگا کہ دیکھو صرف مرزا کے انکار کے باعث سے آفت سے بچ گیا وہ کمبخت نہیں سمجھتا کہ پھر بار ہا طور مخالفت اس آفت سے کیوں تباہ ہو گئے انکار تو انکار کے کام نہ آیا۔ الغرض یہاں کے لوگوں نے آجتک یہ حالت نہیں دیکھی۔ راقم کی زمین مختلف جگہ تھی اس لیے بعض قطعے بہ نسبت بعض کے محفوظ رہے اور کسیقدر (عشر عشیر ہی سہی) غلہ کی امید ہے لیکن ہمارے دوسرے بھائیوں کا بہت ہی نقصان ہوا کسیکے گھر غلہ وغیرہ کچھ نہیں رہی اور قحط کے منہ میں آ گئے آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو اس مصیبت میں صبر و استقامت عطا فرماوے اور شماتت اعداء سے محفوظ رکھے اور ہم لوگ اعمال میں اصلاح کرکے الٰہی رحم کے قابل ہو جاویں آمین۔

خاکسار کرم داد از دوالمیال تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ خط سنایا گیا۔ فرمایا طرح طرح کے عذاب آسمان سے نازل ہو رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر ... اور صرف تکذیب اور ہنسی ٹھٹھے میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا اسپر ایمان لاوے اور اسکی زبردست قوتوں اور طاقتوں کا اقرار کرے۔

فرمایا آج باغ میں سے ایک جامن کا پتہ جسے ... سے دیکھا تو اسپر عبارت پڑھیں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا

لا الٰہ الا اللہ

فتح محمد خان بزدار مرحوم

افسوس کہ نیاز مند کا بزرگ بھائی فتح محمد خان بلوچ بزدار اس دنیا سے دوں سے عالم بالا کو چل بسے ہیں۔ اگرچہ برادر موصوف دنیاوی معاملات کے علاوہ مذہبی خیالات میں بھی بندہ سے کچھ مختلف تھے مگر انکی وفات نے میرے شیشۂ دل پر پتھر کا کام کیا کیا کہوں! مختصر یہ کہ اسکا غم و الم ناقابل برداشت ہے۔ بھائی صاحب متقی پرہیزگار اور ہمارے سرتاج تھے انکی وفات کی عجیب کہانی ہے۔ سنگھڑ علاقہ ڈیرہ غازیخان میں احمدی مشن کی تبلیغ بڑے زور سے کر رہے تھے اور اس علاقہ کی احمدی جماعت دیکھ کر بے یار و مددگار دشمنوں کے منہ کا شکار تھی) میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ افسوس کہ یہ بھائی سپاہی تقریباً دو مہینے کی محنت جنگ کے بعد دفعۃً بیمار ہو گیا ابھی معمولی بیمار تھا کہ جھٹ بول اٹھا کہ وقت قریب آ پہونچا۔ سب سنکر حیران و ہراساں ہوئے کہ یہ کیا بات ہے۔ فرمایا کہ پاک پروردگار سے میری درخواست تھی کہ کوچ سے پیشتر مجھے مطلع کیا جاوے۔ سو اطلاع مل چکی ہے اگرچہ بیٹے نے پھر درخواست کی کہ مجھے مہلت دیجاوے کیونکہ ابھی میرے عیال خوردسال ہیں لیکن کچھ جواب نہیں ملا پھر اسے ہرچند کہا گیا کہ آپکو گھر کیوں نہ لے جاویں تو فرمایا "مسافری میں مجھے موت بہت ہی پسند ہے" آخر گذشتہ منگل کی شام کو جان شیریں جان آفرین کے حوالہ کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر اسکی ہمت کی نہ پوچھیے کیونکہ بیماری میں بھی مباحثہ جاری رکھا۔ اسکے آخری الفاظ جو اسکے منہ سے نکلے "یا کریم یا کریم" تھے۔ مرنے پر اس کا حسن دوبالا ہو گیا۔ چہرہ کندن کی طرح جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ جنازہ بڑی دھوم سے نکلا۔ بدھ کے دن کوہ سلیمان میں مدفون ہوئے ہرچند کہ ان کی موت قابل رشک ہے لیکن دو ارمان دل کے اندر رہ ہی گئے ایک تو یہ کہ ان کا مزار بے ٹھکانہ ہے دوسرے بسبب بعد مسافت کے ان سے زندگی میں ملنا تو ہرگز نصیب نہ ہوا۔ ... میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ واحسرتا! امید کہ حضور (مسیح موعود علیہ السلام) اپنی دعاؤں میں اسے ضرور یاد فرمائیں گے کیونکہ انکی خوشی کی معراج جناب کی ضیا ... تھی اور انکی مغفرت پر بھی جناب ضرور روشنی ڈالیں گے

میرے پیارے کی خبر لاوے کوئی

والسلام۔ نابعدار محمد حسین بلوچ بزدار از مقام لیہ ضلع ... (...)

... فتح محمد خان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک صادق ممبر تھے۔ پہلے گورنمنٹ انگریزی کے محکمہ ڈاکخانجات میں ملازم تھے اور چند سال سے اب پنشن پر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اس سلسلہ کی بہت محبت عطا کی تھی اور آجکل اکثر ان کا یہی کام تھا کہ سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہیں گذشتہ موسم گرما میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور بعد جلسہ لاہور اپنے وطن کو واپس تشریف لیگئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے آمین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہفتہ کے اندر مسلمانوں کا متبرک دن جمعہ ہے۔ یہود کا شنبہ عیسائیوں کا اتوار۔ یونانیوں کا پیر۔ ایرانیوں کا منگل ... کا بدھ۔ اور مصریوں کا جمعرات عیسائیوں کا پہلے ہفتہ ہوتا تھا مگر جب رومی عیسائی ہوئے تو انھوں نے اپنی پرانی بت پرستی کا عیسائیت پر ... اور ... کہ متبرک دن بھی بدل دیا۔ شراب اور سور ... حلال کر دیا اور اپنی پرانی عادت کے مطابق یسوع کو جو اپنے تئیں نیک کہلانے سے بھی انکاری تھا الوہیت کا درجہ عطا کر دیا۔ پیراں نمے پرند مریداں می پرانند کی مثل انپر خوب صادق آتی ہے

اخبار ہیرالڈ آف گولڈن ایج جو کہ لنڈن سے نکلتا ہے لکھتا ہے کہ تمام عیسائی ممالک میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مذہب میں ایک تجدید کرکے سچا روحانی مذہب قائم کیا جاوے۔ زمانہ کی حالت پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک تجدید کی ضرورت ہے۔

شکاگو ملک امریکہ میں گورنمنٹ میں درخواست کی گئی ہے کہ مدارس میں بائبل نہ پڑھائی جاوے

حامد مسیح ساکن مظفر گڈھ جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے آخر مذہب عیسویت کی کمزوری سمجھکر مشرف با اسلام ہوئے اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ انکا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

نشان زلزلہ

ہمارے معزز دوست سید طفیل احمد نے واقعات زلزلہ کی مفصل رپورٹ ضلع کانگڑہ سے ارسال کی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہٗ۔ وعلیکم السلام آپ کا گرامی نامہ پہونچا۔ نتیجہ کامیابی پڑھ کر خوش ہوا۔ کیونکہ مجھے بالکل کامیابی کی امید نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہوا۔

زلزلے کے متعلق خبریں

کہ جوالا مکھی جو ہندوؤں کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا۔ تباہ ہو گیا ہے۔ مکانات کی تین چوتھائی بالکل مسمار ہو گئی ہے باقی ایک چوتھائی مکان ... ہیں۔ جو بالکل پھٹ گئے ہیں قابل رہائش نہیں۔ لوگ باہر بکری واروں کی طرح میدان میں پڑے ہیں۔ جاتری بہت مرے ہیں۔ پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے۔ مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ جاتریاں کم از کم ڈیڑھ سو ہلاک ہوئے۔ مندر کا ایک حصہ جس میں لاٹان والی دیوی رہتی ہے۔ بالکل ... اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے۔ مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہو کر گر گئی ہے

جوالا مکھی سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ گنیر ہے وہاں تقریباً چالیس دکانیں ہوں گی۔ وہ سب کی سب گر گئیں ہیں۔ جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہیں ہوئی دولت پور کی دکانیں بھی سب کی سب منہدم ہو گئیں ہیں یہاں دو مندر تھے۔ وہ بھی ... اکثر ... زمین پر لیٹے ہیں اور حیران حال پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ مشرک کیسے احمق ہیں کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے۔ پر نہ بچا سکے ان مشرکوں سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے۔ کہ تم اس واحد لاشریک کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔ جس نے ایک طرفۃ العین میں تمہارے دیوی دیوتوں کے مندروں کو ملیا میٹ کر دیا تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم پاپیوں پر دیوی جی مہاراج غصے ہو کر پہاڑ میں گھس گئی ہے۔ دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرنگ آتی ہے۔ اس کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اور باقی پھٹ گئی ہے۔ سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے۔ بالکل پھٹ گئی ہے۔ کانگڑے کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بھی مکان بھی کھڑا نظر نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے حجرے بھی گر گئے ہیں۔ کوئی بلندی نظر نہیں آتی۔ سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہو گیا ہے۔ کانگڑہ میں ایک گرجا تھا۔ وہ بھی مسجود ہوا۔ ایک بڑا عالیشان مندر تھا۔ وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے۔ کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پجاریاں مندر جن کی تعداد کئی سو تھی۔ تقریباً سب کے سب ... گئے ہیں کہتے ہیں۔ کہ ان میں سے صرف چودہ آدمی بچے ہیں۔ کانگڑہ میں ایک مشن ہائی سکول تھا۔ وہ بھی بالکل گر گیا ہے اس کے تیرہ یا چودہ استادوں میں سے صرف دو بچے ہیں اور بورڈنگ کے لڑکوں میں سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے۔ اور ارد گرد کی تمام سڑکیں پھٹ گئی ہیں۔ جن سڑکوں پر آگے یکا چلتا تھا۔ اب وہاں سے آدمی بمشکل عبور کر سکتا ہے۔ یہاں ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہیں کہ پانڈو۔ کورو کے وقت سے تھا۔ اور ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ جس کے نیچے ایک کھڈ پانی کی نہر بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ میں گر پڑا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ تحصیلدار معہ قبائل دب کر مر گیا ہے۔ ویسا ہی نائب تحصیلدار۔ ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہو گئے ہیں۔ ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا۔ مدرسہ کا مینجر ایک پادری تھا۔ وہ بھی مر گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم معہ دو لڑکیوں کے جو ڈاک بنگلے میں رہتی تھی۔ دب کر مر گئی۔ غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے۔ کہ گویا اس میں کوئی بسا ہی نہ تھا۔ صحیح تعداد ابھی تک مردگان کی معلوم نہیں ہوئی۔ سفر میں مردے نکال رہے ہیں۔ سرکاری رپورٹ شائع ہونے پر معلوم ہو گا۔ دہرم سالہ کا حال اس سے ابتر ہے۔ وہاں بھی کوئی مکان نہیں رہا۔ جیلخانہ۔ ڈاک خانہ۔ انگریزوں کی کوٹھیاں۔ بازار کی دکانیں سب کی سب زمین سے برابر ہو گئیں۔ ایک پلٹن گورکھوں کی جن میں تقریباً ۰۰ ۵ جوان تھے ہلاک ہو گئی۔ صرف ۳۴ آدمی کہتے ہیں کہ بچے۔ ۳۰ کس انگریز ہلاک ہوئے۔ دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے۔ پہلے تو لوگ کل میدان میں پڑے تھے۔ مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دئیے گئے ہیں یہاں بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے۔ عام طور پر افواہ ہے۔ کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کو آباد نہیں کیا جاوے گا۔ فی الحال نورپور ضلع تجویز ہوا ہے

پالم پور جو دہرم سالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ تباہ ہو گیا ہے۔ تمام مکانات گر گئے ہیں۔ پولیس سٹیشن۔ تحصیل۔ مدرسہ بازار کے مکانات بالکل منہدم ہو گئے۔ مدرسے کے دس لڑکے فوت ہوئے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا۔ مگر وہ زندہ نکال لیا گیا۔ مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئیں۔ خاص پالم پور میں تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہیں۔ دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ میں بحیثیت طالب علم ہونے کے یہاں رہتا تھا۔ اور چونکہ میں یہاں تقریباً تین سال رہا تھا۔ اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگوں کے حالات سے کچھ واقفیت ہو گئی تھی۔ سو میں نے دیکھا کہ یہاں کے اکثر لوگ غیر بلاد سے آکر بستے تھے۔ اور اکثر ان میں سے سود خوار۔ بے نماز مسلمان تھے۔ یہاں ایک مسجد بھی تھی۔ لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو آدمیوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھتا تھا۔ ایسا ہی بڑے بڑے آدمیوں کی بابت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کبھی نماز و روزہ رکھا ہی نہیں۔ خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے۔ دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تھا۔ دوسرے لوگ اکثر زناکاری میں مبتلا تھے مگر حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگوں سے کوئی بات کہی جاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تھا۔ تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہیں دیتا تھا۔ غرضیکہ یہ حالت تھی۔ ان لوگوں کی جن کی بستیوں کا اب خداوند تعالےٰ نے نام و نشان مٹا دیا۔ یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے۔ یہاں بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔ گویا عذاب فوق عذاب کا نمونہ ہے۔ اب انکی واسطے یہاں اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہیں۔ یہاں ہمارے تین احمدی بھائی تھے۔ وہ تینوں حضرت صاحب کی دعاؤں کی طفیل بچ گئے۔ یہ حیرانی کی بات ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ خداوند تعالےٰ علیم و خبیر کی طرف سے مقدر تھا۔ کہ اس ضلع کانگڑہ میں جو اتنا عرصہ ہلاکت ہوا ہے۔ ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانۂ موت نہیں ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک (باقی آئندہ)

میں مسلمان ہو گیا

یہ عجیب و غریب کتاب ختنا حال اسلام یا میں مسلمان ہو گیا۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے۔ گو بزرگان دین حضرۃ مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس لئے نظیر ہے۔ کہ اس کا نام خاص خالق ارض و سما نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا۔ گویا جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے۔ اس لئے اطلاع دیجاتی ہے اگر کوئی صاحب جسے آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہو گا۔ عبد الغفور مرتد المعروف دہرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ بفضلہ تعالےٰ آریہ سماج اس سے ہو ناک ضرب پہنچیگا یعنی فائدہ ہو گا۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آنی چاہئیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ان اللہ فالق صاحب لکم وقت مسیحہ فاتدرو من سللہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی ۔ شفا بینی بعرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۶ | ۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا ... جمعرات ۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ پھر بہار آئی ۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یستنبؤنک احق ھو ۔ قل ای و ربی انہ لحق

۱۰ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ کیا عذاب کا معاملہ درست ہے ۔ اگر درست ہے ۔ تو کس حد تک

۱۳ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ خواب مین دیکھا ۔ کہ جیسا ہم ایک عدالت مین ہین ۔ اور ایک مقدمہ ہے ۔ شبہ گذرتا ہے ۔ کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قایم علی ہے ۔ اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم ہین ۔ اور ہم تینون ایک ہی جگہ بیٹھے ہین ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ گویا ہم مدعی ہین اور مدعی علیہ کو بلوانا ہے ۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان مین کچھ کہا ۔ جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے ۔ وہ کہتا ہے ۔ کہ یہ صرف پانچ روپے طلبانہ داخل کردین اور فریق ثانی کو بلایا جاوے ۔ ہمنے جیب سے پچیس ۲۵ روپے دیدیئے ۔ اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا ۔

فرمایا ۔ قایم علی مین علی خدا کا نام ہے ۔ اور اس سے مراد علو مرتبہ ہے اور غلام قادر سے مراد یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالٰے اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے ۔ اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے ۔ یعنی قدرت خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے ۔ لیکن اس مین کچھ رسیانی تکلیف مقدر ہے ۔ جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے

۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۵ء کو سنایا ۔ میان محمود احمد اور میان محمد اسحق بیمار ہین ۔ ان کے واسطے دعا کرتے تھے ۔ الہام ہوا ۔

سلام قولا من رب رحیم

پر خدا کا رحم ہے ۔ کوئی بھی اس سے ڈر نہین

ناظرین اخبار بدر اپنی راے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ اور دس شرایط بیعت لکھا کرتے تھے ۔ اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ ملت نہین ہے اور اس سے ممکن ہے ۔ کہ بعض لوگ ظن کرین ۔ کہ اخبار کو پر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے ۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا ۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے ۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین ۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا ۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے ۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے ۔ اس واسطے صاحب راے سے استفسار کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین ۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا ۔ اس پر عمل کیا جاویگا ۔

اعلان

ماسٹر عبد الرؤف صاحب احمدی سابق مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آج کل فارغ ہین اور چاہتے ہین کہ اگر کوئی ملازمت پاوین دس پندرہ روپیہ ہو اور کماتو بخوشی قبول کرینگے

معذرت بہ سبب نہ ہونے کافی انتظام پریس کے ۔ مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار مین دیر ہوگئی ہے ۔ وہ ... سال ہوگا انشاء اللہ تعالٰے

نشان زلزلہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

پالم پور کے مکانات بہت سے ہوا دنہ۔ گوپال پور۔ نگرروٹہ۔ بیجناتھ بھی تباہ ہو گئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ساری تحصیل پالم پور میں تین ہزار آدمی اور تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی زلزلے سے مرے ہیں۔ مردوں کی عفونت اتنی ہے کہ جنگل کے جنگل تمام چھا گئے ہیں۔ علاوہ انسانوں کے مردوں کے مویشی بھی دب گئے۔ مویشیوں کو کون پوچھتا ہے ابھی تک انسانوں کی لاشیں ہی کسی طور پر نہیں نکلیں۔ … بھی تباہ ہو گیا ہے۔ ملبے کے نیچے راجاؤں کے … قتل ہو گئے ہیں۔ … عظیم اللہ خان مع اپنے خاندان کے انہیں … سے دب کر مر گئے ہیں۔ سوجان پور نادون سے چند کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ میں خود وہاں گیا تھا۔ تو میں نے جا کر دیکھا کہ نصف سے زیادہ مکانات بیٹھ گئے ہیں۔ کہ ان کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہو گئی ہے۔ اور مکان کا سارا ملبہ … برابر ہو خاک ہی بنگیا ہے۔ باقی مکانات اگرچہ درست کھڑے نظر آتے تھے۔ مگر جب میں نے نزدیک جا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اس طرح پھٹے ہوئے ہیں۔ جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ان کو ذرا بھی دھکا دیوے۔ تو بالکل گر جاویں۔ یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی … الدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گر پڑا ہے۔ مولوی … مدرسہ کی … میں پڑھتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے مدرسہ کے متعلق بہت کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں بچ گیا اور مدرسہ کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے۔ انہوں نے مجھے ایک عجیب بات سنائی۔ جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے جو بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے ان کی چارپائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں۔ اور لڑکے بمع چارپائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آ پڑے۔ سوجان پور ٹیرہ کے محل جن میں کسی وقت … رہتے تھے۔ بالکل مسمار ہو گئے ہیں۔ صرف ایک بارہ دری کھڑی نظر آتی ہے۔ میں نے راستے میں بڑے بڑے پہاڑوں کے ٹیلے گرے ہوئے دیکھے ہیں۔ اس وقت میرے دل پر خداوند تعالیٰ کی عظمت اور جبروت نے اثر کیا۔ اور میں نے اپنے دل کو مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اے دل واقعی تیرا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے۔ وہ چاہے تو پہاڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ میں نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ دھرم سالہ سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی موسومہ دھوبی دھار ہے اس کے مقابل پر ایک پہاڑی دھار … دھنستی جاتی ہے اور کئی سو فٹ … دھنس چکی ہے۔ اور وہاں ایک جھیل بھی نمودار ہو گئی ہے۔ کلو سے پہلے تو خبر نہیں آتی تھی۔ مگر پندرہ سولہ دن کے بعد یہاں کے ایک معزز شخص کے نام خط آیا تھا۔ جسے میں نے بھی پڑھا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ کلو خاص میں ۲۵ ہلاک ہوئے ہیں اور ارد گرد کے دیہات میں ایک ہزار ہلاک ہوئے۔ وہ لکھتا ہے کہ سڑکیں بند ہیں اور دریائے بیاس کا منبع بھی بند ہے اور ندی نالے بھی بسبب گر پڑنے عظیم الشان پہاڑوں کے بالکل بند ہیں۔ یہاں نادون میں منادی کی گئی ہے کہ کوئی شخص دریا کے نزدیک نہ جاوے۔ معلوم نہیں کہ اب کلو ٹوٹ پر کیا طوفان آئیگا۔ منڈی بھی بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ مگر پختہ خبر ابھی تک نہیں آئی۔ کہتے ہیں کہ وہاں ۲۰۰ آدمی مرے ہیں۔ واللہ اعلم

حضرت مرزا صاحب کے الہامات "عفت الدیار محلها و مقامها"۔ "چونکا دینے والی خبر"۔ "… موتی موتی" لگ رہی ہے کا نظارہ اگر آج کوئی آریہ یا دہریہ یا برہمو یا نیچری دیکھنا چاہے۔ تو اس ضلع کی سیر کرے۔ تب اسے معلوم ہو جاوے گا کہ واقعی ہمارے امام و آقا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند تعالےٰ کے برگزیدہ اور رسول ہیں۔ اے قادر مطلق خدا تو ان لوگوں کے سینے کھول دے کہ تا تیرے مسیح موعود کے سچے متبعین ہو جاویں (آمین ثم آمین) اے خدائے رحیم تیرے آگے بعید ہی کیا ہے تو تو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تو ان کے دل پھیر دے۔ کہ تا ان پر رحم ہو اور تا تیرے فرستادہ کی تکذیب سے باز آ جاویں ؎

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھکو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

الراقم فضل احمد نادون ضلع کانگڑہ

اعلان

بنام جملہ صاحبان جن کا محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ تھا

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے لیکر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہے یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ اور نہ میری ذمہ داری کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت ہم پہنچانے پر وہ ان کو دیتے ہیں۔ ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر

اسم اعظم ہو

رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ یہ مبارک دعا جو حضرت مسیح موعود کو وحی ہوئی تھی ہمارے دوست شیخ محمد نصیب … قادیان نے نہایت خوشخط بیل بوٹوں کے ساتھ دیوار پر لگانے کے واسطے چھپوائی ہے۔ قیمت پہلے زیادہ تھی۔ مگر اب کم کر دی ہے۔ یعنی فی تختہ … چھپائی۔ لکھائی … اور … کاغذ ولایتی پر چھپائی ہے۔ سولہ سے زیادہ کے خریدار کو … فی تختہ۔ اور سو کے خریدار سے … لئے جاویں گے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق چار پانچ عمدہ پنجابی نظموں کا مجموعہ … صاحب … ساکن قادیان نے چھپوا کر شائع کیا ہے قیمت پہلے … رکھی۔ پر اب … کر دی ہے۔ مناسب ہے کہ احباب بیرونی … دس دس پیسے خرید کریں۔ نظم عمدہ خیالات سے پر ہے۔ اور یہ رسالہ …

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے واسطے ایک ایف اے پاس … استاد اور ایک … ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے پاس درخواستیں آنی چاہئیں۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان

ایف اے کی پہلی جماعت یعنی فرسٹ ایئر کلاس حسب دستور ۱۵ مئی ۱۹۰۵ء کو باقاعدہ کھولی گئی ہے۔

سال حال کا نتیجہ امتحان ایف۔ اے جس میں چار میں سے تین طالب علم اس کالج کے پاس ہوئے ہیں۔ خود ظاہر کر رہا ہے کہ اس جگہ کالج کی تعلیم کیسی ہوتی ہے۔ جو طالب علم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی رواجی علوم کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور منہاج نبوت کی طرز زندگی کے نمونہ سے فیضیاب ہونا پسند کرتے ہیں۔ ان کے واسطے دنیا بھر میں ایک ہی کالج ہے۔ یعنی تعلیم الاسلام مفصل حالات مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے پرنسپل کالج سے دریافت ہو سکتے ہیں

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۷ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۵

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے ہمنے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں یہ کوئی تازہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کریں۔ کہ اخبار کو پُر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفتا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جائیگا

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ ......

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹس

سیپارہ ۱۶ - رکوع ۴

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝

کہا اے میرے رب کب ہوگا میرا بیٹا نوجوان حال یہ ہے کہ میری عورت بانجھ ہے اور بڑھاپے میں اب حد کو پہنچ گیا ہوں - اَنّٰى وہ زمانہ کب آئے گا کیونکہ بظاہر تو کوئی ایسی صورت نہیں کہ میرے اولاد ہو سکے بیوی تو ایسی ہے کہ اسکو کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور میں خود ایسا بڈھا ہوں کہ جیسے انتہا درجہ کا بوڑھا ہونا چاہیے - اس دعا میں حضرت زکریا نے اپنی ناطاقتی اور تمام اسباب کے انقطاع کا تذکرہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے عجائبات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ کیسا عجیب وقت اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی گھڑی ہوگی کہ خدا مجھے اولاد عطا فرمائے گا۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝

کہا اسی طرح ہے - تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ میرے لیے آسان ہے اور بنے تجھے .. پہلے پیدا کیا تھا جب تو کچھ بھی نہ تھا - کیا معنے وہ خدا جو انسان کو وجود بخشتا اسکی وسیع طاقتوں کا اندازہ کرنے کے واسطے ہر ایک شخص اپنے وجود ہی کو دیکھ لے تو وہ کافی شہادت اس امر کی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کیا کچھ بنا سکتا ہے اور کر سکتا ہے -

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

کہا اے رب میرے واسطے کوئی نشان مقرر کر - کہا تیرے لیے یہ نشان ہے کہ تو متواتر تین رات کسی سے باتیں نہ کریگا اس درخواست میں حضرت زکریا نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کی ہے کہ انکو کوئی ایسی بات بتلائی جائے جو انھیں خدا کے وعدہ کے مطابق عطیہ اولاد میں نشان ہو - اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین رات متواتر لوگوں سے بات چیت کا سلسلہ چھوڑ دوگے صرف عبادت الٰہی میں مصروف رہوگے کہ رات خلوت میں عبادت کیلئے اور توجہ الی اللہ کے واسطے بہت موزوں ہے اسلیے رات کا ہی ذکر فرمایا

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِـيًّا ۝

پھر عبادت گاہ سے نکلکر اپنی قوم کو مخاطب کرکے جلدی سے کہدیا کہ صبح اور شام خدا کی تسبیح و عبادت میں مصروف رہو - محراب کے معنی ہیں لڑائی کا ہتھیار - چونکہ خدا کے بندوں کا ہتھیار دعا ہی ہے سو اسلیے عبادت گاہ کو محراب کہتے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے دوسروں کو بھی عبادت اور دعا میں اپنے ساتھ شامل کیا اور سبکو تاکید کی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت دعائیں مانگنے میں مصروف ہو جاؤ - بیشک دعائیں اور ذکر الٰہی مومن کے لیے بڑی راحت بخش چیز ہے +

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

اے یحییٰ پکڑ اس کتاب (توریت) کو قوت کے ساتھ اور ہمنے اسکو سمجھ اور پکی باتیں بتائیں جبکہ وہ ابھی چھوٹی عمر کا تھا اور اپنی طرف سے اسے دوسروں پر مہربانی کرنے والا اور پاکیزہ انسان بنایا اور وہ متقی تھا - ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا تھا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا - اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس قدر قصے بیان کیے جاتے ہیں وہ سب وعظ و نصائح کے واسطے بطور تمثیل کے ہوتے ہیں اور آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور آپ کے دشمنوں کی ناکامی کے واسطے بطور تاریخی نظائر کے پیش کیے جاتے ہیں سو اسلیے کسی قصہ میں بیفائدہ طوالت یا نوکا تذکرہ نہیں ہوتا - یہی وجہ ہے کہ حضرت زکریا کی دعا اور اسکی قبولیت کی پیشگوئی اور اسکی عبادت میں مصروفیت کے ذکر کے بعد معًا ان کی زندگی کے اسوقت کا ذکر شروع ہوگیا ہے جبکہ وہ جوان ہوکر خادم شریعت ہوگئے -

کتاب سے مراد اسجگہ توریت ہے - حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام شریعت توریت کے خادم تھے خود صاحب کتاب نہ تھے - کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اسکے احکام پر استقلال اور ہمت کے ساتھ خود عمل کریں اور قوم کو اسکے مطابق عمل کرنے کے واسطے وعظ و نصیحت کریں - بچپن میں ہی حضرت یحییٰ بڑے عقل والے معلوم ہوتے تھے - اور ہندی مثل ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات والی مثل انپر صادق آتی تھی +

نشان زلزلہ - قیامت کا نمونہ

چار سال کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

مخالفوں نے بھی اقرار کیا کہ یہ قیامت کا نمونہ ہے -

اخبار ہذا مورخہ ۱۱ اپریل و ۴ مئی میں ہم لکھ چکے ہیں کہ اس زلزلہ کے متعلق جو وحی الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کی تھی کہ یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اسکا اقرار مخالف اخباروں نے بھی نہایت کثرت سے کیا ہے - آج ہم چند اور اخباروں سے وہی شہادت پیش کرتے ہیں -

نامہ نگار اخبار عام ۸ مئی ۱۹۰۵ء از کانگڑہ - ہائے ہائے کیسا برا حال اور تباہی ظہور میں آئی - اگرچہ اکثر جگہوں پر یہ حادثہ گذرا مگر جسقدر تباہی اور بربادی دھرم سالہ اور کانگڑہ کے ضلع میں ہوئی درحقیقت ہی قیامت کا نمونہ ہو لیا ہے - اس سے بڑھکر قیامت نہیں ہو سکتی - کیونکہ قریبًا کل کے کل ہی انسان برباد ہوگئے -

۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء - نامہ نگار ایضاً ناظرین ۴ اپریل کو اہل پنجاب قیامت کا نمونہ قرار دیں تو مبالغہ نہیں - تاریخی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا زلزلہ کئی صدیوں کے بعد آیا ہے

جناب غلام احمد صاحب متوفی کی مسدس عبرت جو آگرہ اخبار ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی ہے اس میں موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ صحیح بہت عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے اور زلزلہ کا بھی ذکر ہے انہیں سے ہم چند بند درج کرتے ہیں -

یہی عادت کبریائی میں داخل کہ جب معصیت میں پھنسی قوم جاہل
تو برسم تنبیہ ہر شخص غافل بلا کوئی انکی سی ہوتی ہے نازل
مگر جب کمی معصیت میں نہ پائی
بحکم خدا ہو بلا بھی سوائی

ادھر قحط طاعون آیا ہوا ہے ادھر برف ایک رنگ لایا ہوا ہے
یہاں ابر ہر وقت چھایا ہوا ہے وہاں موت کا سر پہ سایا ہوا ہے
نہ ملنے کسی طرح جب تو بھونچال آیا
ڈبو دو سب کو اب کاخ ہستی کو ڈھایا

گیا ہر جو بھونچال پامال کرکے روانہ ہوا نیک و بد حال کرکے
گیا وہ تو محشر کی یہ فال کرکے یہ نادان سمجھے بچے چال کرکے

قیامت یہ صغریٰ تھی کبریٰ بھی ہوگی
مگر باز کب روگ سے آئے رو گی

اقتباس و اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ٭ پارہ ۲۱۔ رکوع اول۔۔ **ترجمہ** پڑھ جو کچھ کہ وحی کیا جاتا ہے تیری طرف کتاب سے اور نماز کو قائم رکھ۔ بیشک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

اس وقت میں نماز کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں اور نہ کوئی گہرے اسرار اور عمیق در عمیق معارف کی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت نماز اور اُسکے اثر کے متعلق چند موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔ کلام الٰہی سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں یہ خاصیت ہے کہ وہ فحشاء و منکر سے روکدیتی ہے اور نماز پڑھنے والا بُری باتوں اور خراب افعال سے بچا رہتا ہے۔ نماز ذکر اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جس سے خدا یاد آکر اُس کا جلال اور رعب دل پر پڑتا ہے۔ یہ قرآن شریف کا دعویٰ ہے اور بہت ہی سچا دعویٰ ہے۔ بہت سی مخلوق اس قسم کی گندگی سے جیسے کہ عملی حالت سے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ یہ نسخہ پوری صحت حاصل کرنے کے واسطے ایک شفا دینے والا مجرب نسخہ ہے اور یہ دعویٰ سچا ہے۔ ہاں جن لوگوں پر نماز کا اثر نہیں اُن کو بیشک فکر کرنا چاہیے کیونکہ اُنکی نماز اسکے مطابق یعنی پوری اور صحیح معنوں میں نماز نہیں ہے۔ الصلوٰۃ کا دوسرا نام ہی جگہ ذکر اللہ ہے۔ اس سے زیادہ پُر رعب نام اور کیا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب اللہ کا دھیان اور تصور دل پر مستولی ہو اور اسکی صفات کی ہیبت اور سطوۃ کا شہود قلب پر مسلط اور محیط ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے وقت میں معاً وساوس شیطانی کو بھی اُسی دل میں راہ مل سکے۔ ایسی ہوا اور خواطر تو امن کے زمانہ میں قلب پر حملہ کرتے ہیں۔ کون اس سے واقف ہے کہ ایسے دنوں میں جبکہ ہیضہ یا طاعون خوفناک شتعال اور شدت پر ہوں یا ایسی گھڑیاں میں کہ زلزلہ قیامت خیز صورتیں وقوع میں آرہی ہوں تو ایک ہی حالت خوف اور فزع اور اضطراب اور خفقان سب کے دوسرے خیالات شیطانی جذبات اور تحریکات کی بھی دل میں جاگزین ہو سکتی ہے جو لوگ نماز دنیں خطرات کی شکایت کرتے ہیں وہ خوب سمجھ لیں کہ ان مشاغل اور صوارف کی خبر حقیقت امن اور عیش کی زندگی ہے۔ فکر میں ادّنا انسان ایک ہی مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب انسان شیر کے سامنے کھڑا ہو تب حرامکاری زناکاری کی قوت کا جوشمیں آنا ناممکن ہے۔ جس پر فوجداری کا مقدمہ بنا ہوا ہو وہ عدالت کو جاتے وقت بازار میں سے گذرتا ہوا سیر و تماشہ کیطرف کہاں نظر اُٹھاتا ہے۔ اُسکی آنکھ تو دائیں یا بائیں نہیں جا سکتی۔ یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک شئے کا رعب غالب ہو تو پھر جذبات شہوات نہیں رہتے۔ نماز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اُسکی بزرگی جلال اور عظمت کو یاد دلانیوالی ہے۔ نمازی کے دل میں حرامکاری اور بدکاری نہیں آسکتی۔ بدیوں کے استیصال کے واسطے یہ سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ لیکن اس نسخہ سے وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو بدپرہیزی نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ۔ وَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ **تحقیق** نجات پائی اُن مومنوں نے جنھوں نے اپنی نماز میں عاجزی کی اور یہ جو بیہودہ باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں۔ پس جو شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر بیہودہ باتوں سے نہیں رُکتا وہ بدپرہیز ہے اور اس نسخہ سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ہمارے سلسلہ میں منجملہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کے ایک یہ ہے کہ ہمیں ماتم کے لیے لمبی وظائف نہیں رکھی جو انسان کی برداشت سے بڑھ کر ہوں۔ بلکہ یہ سلسلہ پھر اُس پہلے منہاج پر قائم ہوا ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا تھا اس کا مدعا یہ ہے کہ صحابہ کی سیرۃ کی طرح انسان کچھ حصہ مساجد میں گذارے اور کچھ حصہ اپنے اور اپنے بال بچہ کی خبرگیری اور رزق حلال کے پیدا کرنے میں لگاوے۔ خدا تعالیٰ کا یہ مامور دنیا کو اُسکی اصلی حالت پر لایا ہے۔ بہت لوگوں نے حضرت سے سوال کیا ہے کہ ہم کیا وظائف پڑھا کریں آپ نے سبکو یہی جواب دیا کہ نماز سنوار کر پڑھا کرو۔ جو شخص نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا پھر تہجد اور حتی الوسع اشراق کی نماز ادا کرتا ہے پھر اپنے کاروبار اور اپنے بال بچوں کا حق ادا کرتا ہے اُسکو فرصت کہاں ہو سکتی ہے کہ ذکر اسّہ اور ذکر جہر میں اپنا وقت ضائع کرے۔ جو نماز کو سنوار کر پڑھتا ہے اُسکی تمام کجیاں دور ہو جاتی ہیں۔ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ بعض لوگ نماز اسطرح پڑھتے ہیں جسطرح جانور پنجرہ میں ہوتا ہے۔ جلدی جلدی رکوع سجود کرکے رہ گئے۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

نماز کے اندر اپنی زبان میں مغفرت مانگنی چاہیے اور اپنی حاجتوں کا سوال خدا تعالیٰ کے آگے کرنا چاہیے۔ اسکے علاوہ چند موٹے آداب ہیں جنکی رعایت مومن کا فرض ہے۔ بعض لوگ نماز کے واسطے پہلے آتے ہیں اور پیچھے آنے والے اُن کے کندھوں پر سے پھاند کر آگے ہو بیٹھتے ہیں۔ یہ گناہ ہے، اس سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تم اسکے نقصان سے واقف ہوتے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا منظور کرتے پر نمازی کے آگے سے نہ گذرتے ایسا ہی بعض لوگ امام سے بھی پہلے رکوع میں یا سجدہ میں چلے جاتے ہیں مقتدی کو چاہیے کہ تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے ان ساری غلطیوں کی جڑ یہ ہے کہ لوگ حدیث کیطرف توجہ نہیں کرتے۔ مجھپر ایک وقت آیا ہے کہ میں علم حدیث سے ناآشنا تھا اور اسطرف توجہ کرنی پسند نہیں کرتا تھا۔ میرے مخدوم و اُستاذ مولوی صاحب جو اس پُر حلاوت علم کے ذوق سے حظ وافر رکھتے تھے مجھے ہمیشہ اسکی طرف توجہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آخر سنہ ۱۸۹۱ء میں جبکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مشیت نے کشمیر میں چھ ماہ کے لیے ایک جگہ رکھا اور مولوی صاحب نے بخاری شریف مجھے سنائی یا یوں کہو کہ میں نے اُن سے سُنی اُسوقت اس مبارک کے برکات مجھپر منکشف ہوئیں اور اب تو میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ جو کوئی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صورت دیکھنا چاہے وہ حدیث پڑھے۔ قرآن شریف کے پڑھنے کے بعد بڑا سعادتمند وہ ہے جو حدیث پڑھتا ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صحبت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ میں اس علم کی خوبیوں اور معارف سے واقف ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمکو اور تمکو اعمال صالحہ کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

{ ہماری جماعت کے ذی مقدرت لوگوں پر جو مختلف اضلاع میں رہتے ہیں واجب ہوگا کہ عوام کی غلطیاں دور کرنیکے لیے اور شریر لوگوں کے دھوکے کے ازالہ کے لیے جو ناحق میرے اشتہارات کے لئے سنے کرکے سادہ لوگوں کو تشویش میں ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی عمدًا دھوکا دیتے ہیں کہ کسی قدر اپنے طور پر اشتہار لفظ بلفظ چھاپ کر اپنے گرد و نواح میں اور دور و نزدیک شائع کردیں تا مستحق ثواب ہوں اور لوگوں کی غلط فہمی دور ہوجاوے۔ }

یہ عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کیجاتی ہے بعض اخبار والے خاصکر پیسہ اخبار لاہور اسبات پر زور دیتے ہیں کہ میں نے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی حالانکہ اُنکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ مینے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے مینے پہلے اس سے ۱۹۰۴ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنیوالا ہے جو بہت ہولناک ہوگا اور پھر مینے اُسی زلزلہ کے بارے میں مئی ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہوجائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہوجائنگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی مینے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اُس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور آخر وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اسقدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنیکے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہونچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ مینے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنیکا تھا اُس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے اخبار٭ اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخبار ونمیں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا

گو یہ تو ثابت جانتا تھا میرا لکھنا دونوں واجبی احتیاط بحد تصرف منہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دلکو اس غم نے سخت گھبرا کر جو خبر مجھے پہلے بہت صفائی سے خدای علیم و حکیم کیطرف سے ملی تھی مینے اسکی پورے طور سے اشاعت نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اسپر کاربند ہوکر بعض جانیں بچ جائیں چنانچہ جسقدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی اُنمیں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ بدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کی طرفسے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سننے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دلکی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ مینے زلزلہ کی پہلی خبر کو کماحقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اسبات کے لئے بے اختیار ہوگیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں سو اسی غرض سے مینے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ کیا جاوے٭ کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور ایکی ذمہ

مینے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنیکے لیے کئی ہزار اشتہار شائع کیے اور اخبار ونمیں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پاینیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں شائع کرادیا اور اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اسبات کیطرف توجہ ہوں کہ یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس قہر کو ٹالدے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بقید تاریخ اور روز اور وقت اُس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرماوے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانیکے لیے مینے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے مینے دوسروں کو ڈرایا اُسنے پہلے میں آپ ڈرا اور ابتک قریبًا ایکماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ مینے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو اُسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بیمقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلاسے ہمیں بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کرتا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اُس سے ڈرنا لازم ہے اور جس ضرر کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں اُنکو کچھ خبر نہیں اور میں اُنکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزوری یا وہمیہ پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کی سچائی کے تجربہ سے اسبات کے باور کرنیکے لیے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اُس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کرے گا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو اُنکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر اُنکو خوش رکھنا مقصود ہوتا

٭ اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ ہنر ااسے ۱۴ مئی مقرر کی تھی یہ بالکل جھوٹ ہے ہمنے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عمومًا یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے حقیقت میں ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھکر میں ابتک خیموں میں باہر جنگل میں گذارہ کرتا ہوں اور خیموں کی خرید کرنے اور عمارات لکڑی بنانے میں ایکہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہوچکا ہے اور اسقدر حرج کون اُٹھا سکتا ہے بجز اُسکے جو سچے دل سے ایک آنیوالے حادثہ پر یقین رکھتا ہے۔ مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اسپر غور کرنیسے اجتہادی طور پر یہ خیال گذرتا ہے کہ ظاہری الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی شاید ان تحریکات سے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو اور یہ ممکن ہے کہ اس وحی کے اور معنی ہوں اور بہار سے مراد کچھ اور ہو۔ منہ

٭ بدر و الحکم - ریویو آف ریلیجنز -

توانسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیل خانے کیوں تیار کرتیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہاروں نے تشویش میں ڈالدیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے صرف یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوے کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں ہاں اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا۔ مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر اسطرف لایا۔ کہ میں دوسری پیشگوئی کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں۔ اور کما حقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے۔ کہ تو جھوٹا ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں۔ اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کریں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کریں۔ مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں۔ میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کئے گئے یا زلزلہ نے ان کو ذنا کیا اس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے۔ اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی اس لئے اسی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا۔ خدا رحیم و کریم ہے اور غضب میں دھیما ہے۔ اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلمتوں اور طرح طرح کے بُرے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ گویا خدا نہیں ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے **ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم**۔ یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو۔ ایسا ہی اس کے مقابل پر فرماتا ہے **قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم** یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان بن جاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو۔ تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پرواہ کیا رکھتا ہے اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اس کے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے۔ اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے بس ہے جن کے دل ٹیڑھے نہیں ہیں۔ اور جو جانتے ہیں۔ کہ خدا ہے

والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمدؐ قادیانی

نوٹ اسی پیشگوئی کے متعلق جو زلزلہ ثانیہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے۔ آج ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالےٰ کیطرف سے یہ وحی ہوئی۔

صدقنا الرؤیا انا کذالک نجزی المتصدقین

یعنی زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کر کے دکھلا دیا اور اسی طرح ہم صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ منہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳ مئی ۱۹۰۵ء بوقت دوپہر۔ "زمین تہ و بالا کر دی"

"تو مع اللہ فالج اتیک بغتۃ" ۔ "لنگر اٹھا دو"

ضروری

مندرجہ بالا اشتہار گذشتہ ہفتہ میں بھی ہدیہ ناظرین کیا گیا تھا مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بعض عبارتیں اور زیادہ کی ہیں۔ اور نیز اس کا نہایت کثرت سے پڑھا جانا اور لوگوں کو سنانا اور پھیلانا مقصود ہے اس واسطے سے دوبارہ اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور حضرت اقدسؑ اس اشتہار کے بعد ... ایک اور مضمون تحریر فرما رہے ہیں۔ جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالےٰ ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔

ضروری التماس

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر میں خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔ منیجر

نوٹ۔ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کیجاتی ہے۔ تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ اس پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج ۴ مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعوی سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں اور خوفناک اور بجھے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵-۸-۲ اور ۲۹ اپریل کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو کہا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا۔ جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا۔ گو کرشن قادیانی زلزلہ کے آمد کی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا۔ مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا۔ اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی صرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا! نہیں آئیگا!! اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الہٰی اور کشف کے ذریعہ سے دیگئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور نور الہٰی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے۔ مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی

بقیہ نوٹ۔ میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالےٰ حضرت خاتم المرسلین اور شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچائیگا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا

ملا محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

تازہ رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء - گذشتہ رات کو دیکھا کہ ایک لڑکی جس کا نام زینب ہے۔ ساتھ ہے۔ ایک کنوئیں پر گئے ہیں - جو باغ کے باہر جانب مغربی کونہ پر واقع ہے۔ اور کہا کہ اس سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ زلزلہ کے سبب یہ کنواں زمین کے اندر گر پڑے۔ گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے

فرمایا۔ چند روز ہوئے۔ ہم نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ مردار پڑے ہیں۔ اور لم ڈھینگ مردار خور جانور بھی جمع ہیں۔ ہم وہاں سے چلے آئے۔

تھدم ما یعمرون

[illegible]ی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible]ابق وحی الٰہی اشتہار النداء میں شایع کی تھی۔ اور اخبار بدر [illegible]خہ ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی۔ پوری ہوئی۔ یعنے [illegible]ر سالہ [illegible] مورخہ ۲۰ - مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا [illegible] مکانات جو رہائش کے واسطے بنائے گئے تھے گر [illegible]ئے - دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء

خطبہ نکاح

[حض]رت ابی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب [نے] ۱۲ - مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں بعد نماز ظہر پڑھا

الحمد للّٰہ

[نحمده] و نستعینه و نستغفره و نؤمن به و نتوکل علیه [و نعو]ذ بالله من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا من [یهده] الله فلا مضل له و من یضلله فلا هادی له [و نشه]د ان لا اله الا الله وحده لا شریك له و نشهد ان محمدا عبده و رسوله

[سن]ی - شیعہ - مقلد غیر مقلد - اسلام کے تمام فرقوں کے درمیان [یہ مت]فق علیہ امر ہے۔ کہ خطبہ نکاح کے وقت الحمد للّٰہ نحمدہ و [نستعینہ] و نستغفرہ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں اوّل جناب الٰہی کی [حمد ہے] جس نے فسق و فجور زناکاری بدکاری سے ہم کو بچایا۔ جس طرح مرد پیدا کئے۔ اسی طرح عورتیں بھی پیدا کیں اور زن و شوئی کا تعلق ان کے درمیان رکھ دیا۔ جو لوگ نکاح نہیں کرتے۔ وہ حقیقی طور پر عورتوں کی۔ بلکہ تمام نسل انسانی کی خیر خواہی نہیں کرتے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ نکاح انسان کو بہت سی بدیوں سے بچاتا ہے۔ لیکن یہ نعمت بغیر فضل الٰہی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ سے مدد طلب کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ امر استعانت حق کے سوائے حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر ان معاملات میں انسان کو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں بعض دفعہ بیوی مرد کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتی یا مرد ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلق ہمیشہ کے واسطے بیوی کے لئے ایک دکھ اور تکلیف کا موجب بن جاتا ہے۔ اس واسطے اس موقع پر استغفار کا سبق دیا گیا ہے۔ بعض غلطیوں کے بد نتائج کے سبب وہ اغراض پورے نہیں ہوتے جن کے واسطے یہ تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا علاج استغفار ہے۔ جناب الٰہی میں استغفار کرنا تمام انبیاء کا ایک اجتماعی مسئلہ ہے۔ استغفار تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے بچاوے اور آئندہ غلطیوں میں پڑنے سے بچائے۔ خدا تعالےٰ نے اس تعلق کی حفاظت کے لئے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ نکاح کے تعلقات میں اگرچہ احباب نے حضرت امام علیہ السلام کے منشاء کے مطابق پورے طور پر کارروائی شروع نہیں کی۔ پھر بھی بعض بہت ہی اخلاص رکھنے والے دوست ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ ان کی اولاد کے نکاح حضرت امام کی موجودگی میں اس جگہ قادیان میں پڑھے جائیں۔ تاکہ آپ کی دعا اور برکت سے یہ تعلقات ثمرات خیر کا باعث ہوں۔ چنانچہ ایسے ہی مخلص دوستوں میں سید حامد شاہ صاحب اور ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب اور سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم ہیں۔ جن کی اولاد کے نکاح اس وقت آپ صاحبان کے سامنے باندھے جاتے ہیں

سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے محمد کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی رفعت نام کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے مولوی عبد الکریم صاحب وکیل ہیں۔ اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر - سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے عبد الحمید کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی مریم کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے وکیل مولوی عبد الکریم صاحب اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر ہیں۔ سید حکیم حسام الدین صاحب کے پوتے عبد السلام پسر سید محمود شاہ صاحب مرحوم کا نکاح سید خصیلت شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی فضیلت کے ساتھ کیا گیا

آپ دعا کریں۔ کہ جس غرض سے یہ نکاح اس جگہ کئے گئے ہیں۔ وہ حاصل ہو اور میاں بیوی کے تعلقات میں برکت ہو۔ نیک اولاد آگے ہو۔ جس سے لاکھوں صلحاء آگے پیدا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر احباب نے دعا کی۔ اور پھر چھوہارے تقسیم کئے گئے

فائدہ - اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ لڑکیاں اور لڑکے اور ان کے والی بعض وجوہات سے خود قادیان میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن ان کی دلی خواہش تھی کہ یہ نکاح قادیان میں ہو۔ اور ایسے جلسہ میں ہو۔ جس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہوں۔ چنانچہ یہ درخواست سیالکوٹ سے یہاں حضرت کی خدمت میں آئی -

حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ یہ شرعی مسئلہ ہے۔ بذریعہ تحریر اجازت کے بعد اس جگہ نکاح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق نکاح ہوا حسن اتفاق سے مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب بھی اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں شیخ صاحب موصوف کو سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ایک خاص محبت و اخلاص کا تعلق تھا۔ خدا نے یہ عجیب اتفاق پیدا کر دیا۔ کہ وہ ان کی لڑکیوں کی طرف سے وکیل بنے

وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے
خوفناک تباہی

کا نظارہ کشمیر سے آیا ہے - جو ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء کے سول ملٹری گزٹ اخبار میں چھپا ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ نہایت ہی تباہی کرنے والا طوفان کشمیر میں آیا ہے۔ تمام ملک پر پانی پھر گیا ہے - چاولوں کے کھیت بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ بہت سے گاؤں بالکل غرق ہو کر نیست و نابود ہو گئے ہیں یا [illegible] ایسے تعلق [illegible] ہے۔ کیا یہ عجیب انگیز تباہی کچھ [illegible] نہیں رکھتی۔ کہاں ہیں [illegible] اخبار کے ایڈیٹر صاحب جو لوگوں کو تسلی و بد [illegible] کی میٹھی سلانا چاہتے ہیں اور ملا محمد بخش کے الہامات پر ایمان لانے والے ہمارے مخالف جنہوں نے بخوشی یہ اشتہار تقسیم کئے تھے۔ کہ مسلمانوں کا بال بیکانہ ہوگا۔ شاید کشمیری ان کے نزدیک مسلمان نہیں ہوتے .. .. کاش کہ لوگ سمجھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں۔ تاکہ خدا کا رحم اُن پر نازل ہو۔ ذیل میں ہم کشمیر کی تباہی کے متعلق ایک خط درج کرتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی بعد السلام علیکم واضح رائے شریف ہو کہ بموجب مصرعہ وقت اب نزدیک ہے، آیا کھڑا سیلاب ہے، کشمیر کا برا حال ہے پہلے جو طوفان دو مرتبہ آچکا تھا۔ اس سے بھی زیادہ اس طوفان نے بہت کچھ نقصان کیا یعنی چھ سات پل بہ گئے اور تین رونگٹ [illegible] اور دو کوہالہ کے قریب ایک پل تھا۔ وہ بھی گر گیا۔ اور بہت سا حصہ پہاڑ کا گر گیا۔ جس سے سڑک رک گئی و دیگر الحمد للّٰہ کہ اس رحمان و رحیم نے ہمارے ایمان کے زیادہ کرنے کے لئے قدیم آتش کدہ و قدیم بت کدہ سرنگوں کر گیا۔ جو پہلے سمجھ میں نہ آتا تھا کہ فردوسی و نوشیروانی آتشکدے کیونکر برباد ہوئے ہونگے اب عین شہادت سے اطمینان ہوگیا کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ برائے خدا دعا فرماویں کہ خدا میرے حال پر رحم کرے کہ اتنا ہو تو کہ حضور [illegible]

اہل حدیث کا نمونہ

بزرگان دین حدیثون کی جانچ پرتال اور روائتون کی تحقیقات مین کس قدر جان نشانیان کرتے تھے۔ ایک ایک راوی کے حالات کی تفتیش مین میلون کے سفر اور برسون کی محنت خرچ کی جاتی تھی۔ اور جب تک کسی خبر کے متعلق پوری تحقیقات سچائی کی نہ ہوجاتی تھی۔ تب تک ہرگز اس کو درج نہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگون کی خدمات اللہ تعالیٰ کے حضور مین قبول ہوئین۔ برخلاف اس کے آج کل بعض لوگ اناپ شناپ باتین جوڑ جاڑ کر جو آیا۔ لکھ لکھا کر اپنا نام ... مین اہل حدیث مشہور کردیتے ہین۔ اور یہ نام ... نمونے جنکی مثال اپنے پرثابت کرلیتے مین۔ شاید ایسے ہی اہل حدیث کو دیکھ کر بعض لوگ حدیثون کے سرے سے ہی منکر ہوگئے ہین۔ ذیل مین ہم اہل حدیث کی اس خبر کے متعلق ایک خط مین سے عبارت نقل کرتے ہین جس مین پرچہ اہل حدیث نے حضرت حجۃ اللہ کے متعلق جھوٹی خبر کو شائع کرکے اپنا دل خوش کیا تھا۔ یہ خط از جانب منشی محمد اکبر کاپی نویس بنام بابو عطاء الٰہی صاحب سٹیشن ماسٹر ہے۔ اور بابو شاہ دین صاحب سے ہم کو ملا ہے

عزیز من! السلام علیکم۔ آپ کا کارڈ ملا جس کے مطالعہ سے مسرور ہوا ہون۔ چونکہ پرچہ الحدیث مجھے بہت کم دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ مولوی ثناء اللہ کے پاس جانے کی بجز ایک دو دفعہ سال بھر مین نوبت آئی ہے۔ اس لئے مجھے تلاش ہوئی کہ وہ پرچہ منگا کر دیکھون جس مین مولوی ثناء اللہ نے وہ مضمون درج کیا ہے تلاش سے وہ پرچہ منگا کر اس وقت دیکھا۔ تو واقعی مولوی ثناء اللہ کا لکھا ہوا مضمون اس مین درج پایا۔ میرے جس طرز کا تذکرہ مولوی ثناء اللہ نے کیا ہے۔ اسے بے کم و کاست مختصر طور پر درج کرتا ہون۔ وہ ہو ہوا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ایڈیٹر البدر وغیرہ طاعون سے فوت ہوگئے۔ اور مرزا صاحب بھی طاعون سے فوت ہونگے۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہ بھی طاعون سے بیمار تھے۔ جبکہ ایڈیٹر اخبار البدر نے وفات پائی۔ اور یہ کہ مرزا صاحب کے مریدون کا ایسا زبردست اعتقاد ہے۔ کہ سچی بات بھی ان کو کہی جاوے۔ تو وہ نہین مانتے۔ اس کے جواب مین مین نے کہا۔ کہ بیشک ان کا ایسا ہی زبردست اعتقاد ہے۔ چنانچہ میرے چند رشتہ دار بھی ان کی جماعت مین ہین ... صوم و صلوٰۃ امور ہی کے ایسے پابند ہین۔ کہ دنیا کے ... تذکرے ان کو اچھے نہین لگتے۔ اور مرزا صاحب ... جان و مال فدا کرنے کو حاضر ہین ... میرے ایک رشتہ دار ابھی قادیان سے آئے ہین۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بہت کم باہر آتے ہین۔ اور ان کو سات دنون کے بعد شرف باریابی حاصل ہوا۔ مرزا صاحب علیل بھی تھے اور جبکہ ان کو تکلیف تھی۔ بطور ابتلا کے تھی"

مرزا صاحب کی نسبت طاعون کا مضمون تراشنا .. میرے تذکرہ کے خلاف ہے۔ آپ مجھے قسم دیتے ہین کہ میرے کیا الفاظ تھے؟ اس لئے درج کرتا ہون۔ کہ آپ نے میرے ساتھ ذکر کیا تھا۔ کہ ایڈیٹر البدر فوت ہوگیا ہے۔ مرزا صاحب سے بوجہ ان کی علالت کے شرف باریابی سات یوم کے بعد ہوا۔ پیشاب کا خون آیا تھا۔ یہ علالت انکی بطور ابتلا کے تھی

مولوی ثناء اللہ کا "طاعون" کا لفظ لکھنا۔ اور خود مرزا صاحب کا فرمانا یہ سب مولوی ثناء اللہ کا تصنع ہے

دلچسپ اخبار

۱۲ - مئی ۱۹۰۵ء - لنڈن مین ایک شخص لائیتہ نامی طاعون سے مرگیا۔ ولائیت مین غالباً یہ پہلا واقعہ ہے اور زمین کے اندر طاعون کے زبردست اثر کی شہادت ہے

شملہ مین بشپ اسکول کو سخت آگ لگی۔ گرجا کتب خانہ وغیرہ مفید مکانات بالکل جل کر راکھ ہوگئے حضور ویسرائے نے طلباء کو اپنے ہسپتال مین جگہ دی

نیوزیلینڈ مین ایک بڑا زلزلہ ٹھیک اس وقت آیا تھا۔ جب کہ ہندوستان مین آیا تھا۔

۱۶ - مئی ۱۹۰۵ء کو کشمیر سے تار آئی۔ کہ نین ہی سے سخت بارش ہورہی ہے۔ طوفان کا خوف ہے۔ لوگ اپنا اسباب گھرون سے نکال کشتیون مین ڈال رہے ہین۔ کانگڑہ مین ہر رات سخت آندھی آتی ہے۔ بارش آتی ہے۔ اور بہت بجلی گرجتی ہے۔ مسٹر ہنری کارن صاحب ... نے اخبار ٹائمز مین چھاپا ہے۔ کہ بڑے زلزلون کے بعد چھوٹے زلزلے کے جھونکون کا آنا معمولی بات ہے۔ آسام مین بھی ایسا ہوا تھا اس سے خوف نہین۔ لیکن ایسے زلازل کے بعد بیماریون کا خوف ایک طبعی بات ہے

انگلینڈ مین ۲۳ - اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح پونے دو بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا۔ جس سے تمام مویشی بلبلانے لگے۔ اور مرغ شور مچانے لگے۔ لوگ گھبرا گھبرا کر باہر نکل کھڑے ہوئے

۲۵ - اپریل ۱۹۰۵ء کو بندر عباس واقع خلیج فارس مین سخت زلزلہ آیا۔ ساری زمین کے اندر زلزلون کے مادہ کا شور مچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ابھی نادان کہتے ہین۔ کہ یہ ایک اتفاقی بات ہے۔

سکھر - ۲۰ - اپریل کو یہان کے بازار مین بڑے زور سے آگ لگی۔ بیس مکان جل کر خاک ہوگئے۔ دس مکان آدھ جلے باقی ہین۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کا کیا جاتا ہے تین دوکانداروں کی جانین بھی اسی آگ کی نذر ہوئی ہین۔ آج کل ہندوستان پر ایسی مصیبت چھائی ہے۔ کہ جدھر دیکھئے حادثہ جدھر سنئے قیامت نہ معلوم کہ خداوند کریم کو کیا منظور ہے (نامہ نگار اخبار عام مورخہ ۱۵ - مئی ۱۹۰۵ء)

خدا کو یہ منظور ہے۔ کہ مخلوق خالق کے احکام کو مانے اور اس کے رسول کو دکھ دینے سے باز رہے۔ شرارتون اور شوخیون کو چھوڑ دے۔ اور سیدھے راہ پر چلے

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کے ساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر مین میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی مین نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے جس مین نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر مین آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دینے مین ہمین کوئی عذر نہین۔ اس کے متعلق منیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کرکے فیصلہ طے کرین

خاکسار میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر بدر

قیمت خاص معاونین ... خود بخود دس روپے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت ۴ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جائیگا

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہئیے۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پرنٹر پبلشر کے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا ۔

بدر

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چو گوئم با تو گرائی چہا در قادیان بُو بینی

دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ بغرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۸ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۳ سنہ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۶

ای جہان منتظر خوش باش کامد ملتہان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح و و آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ و سے رسالانہ عطا کرتے ہین ۔ عام قیمت سالانہ عہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان اور خط وکتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازلی بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو و است
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ناظرین اخبار اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا اور دس شرائط بیعت لکہا کرتے تھے مَینے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین ہے اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین کہ اخبار کو پُر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کردیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین ۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا ۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں ۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے ۔ اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے ۔ اس واسطے احباب سے رائے سے استفسار کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین ۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا ۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	اعہ	لعہ	دعہ	عہ	ہے
نصف صفحہ	دعہ	دعہ	ہعہ	ہے	صہ
پورا کالم	سہ	عہ	عہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	سہ	ہے	صہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ۔ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔

ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلین ۔ ایڈیٹر ۔ کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کردے

اجرۃ ۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے

مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو جس اشتہار کی اجرت عہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - مئی ۱۹۰۵ء - اُرید ما تریدون

۲۶ - مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ گھر میں طبیعت علیل تھی بہت سر درد بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلا کا خوف ہوتا ہے۔ میں نے رات بہت دعا کی۔

(شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا۔ معلوم نہیں کس کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے

(۱) شرّ الذین انعمت علیھم

(ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا

(۲) میں ان کو سزا دوں گی

(۳) میں اس عورت کو سزا دونگا

معلوم نہیں۔ یہ کس کے متعلق ہے۔ اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا

یَدٌّ اِلَیھَا رُوحُھَا وَ رَیحَانُھَا

اِنّی رَدَدتُ اِلَیھَا رُوحَھَا وَ رَیحَانَھَا

رؤیا۔ اسی وقت جب کہ مذکورہ بالا الہام ہوا۔ دیکھا کہ کسی نے کہا۔ کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب میں نے نظر اٹھائی۔ تو دیکھا۔ کہ اس ہمارے خیمے کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے۔ ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سر اور وہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے۔ جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا۔ اور اب ملا ہے۔ اور زمین کی بلندی سے ملا ہے۔ اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء - عبد القادر رضی اللہ عنہ

اری رضوانہ - اللہ اکبر

پہلی وحی کے متعلق فرمایا۔ کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے۔ اس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے۔ کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے۔ جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے۔ کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے۔ تو فعلی رنگ میں بھی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں

مومن کو اللہ تعالےٰ کی رضا بہت پیاری ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔ تو ان سے کہا جائیگا۔ کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ تو وہ عرض کریں گے۔ کہ اے ربّ تو ہم پر راضی ہو جا۔ جواب ملیگا۔ اگر میں راضی نہ ہوتا۔ تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا۔

۲۸ - مئی ۱۹۰۵ء - رؤیا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے۔ اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں۔ مثل چھیوروں کے بہنگی کے۔ میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا۔ اور اس کو چکر دینا شروع کیا۔ اتنے میں گھڑی گر گئی۔ اور اس جگہ قریب ہی گری ہے میں کہتا ہوں۔ کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ محمد حسین تلاش کرے

فرمایا۔ کہ خیال گذرتا ہے۔ کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے۔ جو زلزلہ کی ساعت ہے۔ جو معلوم نہیں واللہ اعلم۔ اور وہ رحمت کی ساعت ہے۔ یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی

تاثیرِ الہامی اسمِ اعظم

برادر مخدوم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میرے اس خط کو اگر اخبار بدر میں شائع فرما دیں گے۔ تو میرے خیال میں بعض کے ترقی ایمان کا باعث ہوگا۔ ریاست کپورتھلہ میں اسوقت طاعون ہے راقم گوشت خریدنے کے واسطے بازار گیا۔ جس دوکان سے میں گوشت لینا چاہتا تھا۔ اس قصائی کا نام (مفضلا) ہے۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ میرا برادر زادہ مسمی (خیرا) قصائی کا فرزند جس کی عمر تخمیناً انیس ۱۹ سال ہے۔ اس وقت بعارضہ طاعون مبتلا ہے۔ حضرت مرزا صاحب سے اس کی صحت کے واسطے دعا کرائی جاوے۔ میں نے جماعت کپورتھلہ کے سامنے اس کی استدعا کو پیش کیا۔ سب نے نماز میں اس مریض کی صحت کے واسطے دعا کی۔ اور راقم اپنی قلم سے الہامی اسم اعظم لکھ کر مریض کے گھر گیا۔ اس کے والد کو اندر سے بلایا۔ اور مریض کا حال پوچھا۔ اس وقت مریض کی حالت سخت ردی تھی۔ میں نے کہا کہ بسم اللہ کر کے یہ اسم اعظم مریض کے جس جگہ گلٹی نکلی ہے۔ باندھ دو۔ چنانچہ اس نے باندھ دیا۔ کپورتھلہ کے ہر ایک احمدی بھائی نے وعدہ کیا۔ کہ نماز تہجد میں اس مریض کے واسطے دعا کی جاوے۔ راقم کو خواب میں بتلایا گیا (یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراہیم) اور دل میں القا ہوا۔ کہ یہ مریض بچ جائیگا میں صبح کو جماعت کے بھائیوں سے ملا۔ اور اپنا خواب کہتے ہوئے مجھکو شرم آتی تھی۔ کہ میں تو رات کو مریض قریباً مردہ دیکھ کر آیا تھا۔ اب خواب اس کی نسبت مذکورہ بالا بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں مریض کے وارثان کے پاس گیا۔ اور حال پوچھا۔ تو انہوں نے حضرت اقدس کی ہزار جان سے تعریف اور توصیف کی۔ اور صدق دل سے مجھکو سلام کیا۔ آخر یہ کہ مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔ مگر افسوس کہ اس قصاب نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اس کے بعد اس (مفضل) کی برادر زادی مریض سابقہ کی حقیقی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی۔ اور فوت ہو گئی۔ اس کے بعد خود اس مفضل کی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی اور فوت ہو گئی۔ پھر اس کو وعدہ یاد دلایا گیا۔ پھر بھی اس نے لیت و لعل کیا۔ دوسرے روز اس کا فرزند طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ طبیبوں کے پاس گیا۔ علاج کا خواہش مند ہوا انھوں نے جواب دیا۔ مجبور زیر شرم ہو کر احمدی جماعت کی طرف پھر آیا۔ اور اپنے مریض فرزند کے واسطے دعا کی استدعا کی۔ اس کے بعد میں تو قادیان چلا آیا ہوں۔ مریض کا حال خدا جانے کیا ہوا۔ پہلا مریض بفضل خدا بہ برکت الہامی اسم اعظم اس وقت تک تندرست صحیح سالم ہے

راقم اثم - فیاض علی احمدی - ریاست کپورتھلہ

دلچسپ اخبار

روس نے جو جہازوں کا بیڑا جاپان کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے بھیجا ہے۔ اس کا امیر البحر بیمار ہو گیا ہے۔ اور نیا امیر البحر وہاں سے آتا ہے۔ افواہ ہے۔ کہ پہلا مر گیا ہے

کلکتہ میں سخت گرمی ہے۔ ۲۰ - مئی کو ۱۱۰ درجہ کی گرمی تھی۔ طاعون کی تخفیف ہے۔ پر گرمی کی شدت کی تکلیف بھی اس سے کم نہیں ہے

کانگڑہ - ۱۶ - مئی کو آدھ گھنٹہ تک سخت ژالہ باری ہوئی فصل کو سخت نقصان ہوا۔ اور لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے

جاپانی طیار ہیں کہ روسی بیڑے پر فوراً آگے بڑھکر حملہ کریں

سرکاری خبر کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۱۳ - مئی ۱۹۰۵ء میں پنجاب میں مفصلہ ذیل تعداد طاعونی موتوں کی ہوئی ضلع جالندھر ۲۷۷۴ ضلع ہوشیارپور ۲۱۹۲ ضلع گورداسپور ۱۷۹۵ - ضلع سیالکوٹ ۱۳۰۵ ضلع لاہور ۴۳۹ - ضلع لدھیانہ ۲۵۷۰ - ضلع ۷۷۰ - ضلع فیروزپور ۹۲۰ ضلع امرتسر ۴۲۲۰ - ضلع گجرات ۱۷۵۳ - ضلع جھنگ ۸۶ - ضلع گوجرانوالہ ۲۲۲۲ - ضلع راولپنڈی ۸۰ - ضلع شاہ پور ۶۵۴ کرنال ۵ - ۸۰ گوڑگاؤں ۱۰۱۲ حصار ۱۰۱۲ - رہتک ۲۱۲۸ جہلم ۱۳ - دہلی ۲۹۲ - منٹگمری ۴۶ - ملتان ۳ ڈیرہ غازی خاں ۱۷ - لائل پور ۸ - ریاست پٹیالہ ۱۵۵۳ - ریاست کپورتھلہ ۲۸

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم انگلینڈ کی ایک معزز لیڈی کے دو خطوط درج کرتے ہیں جن میں سے ایک بخدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیا ہے۔ اور دوسرا بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آیا ہے۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز دنیا میں کیا کام کر رہا ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ جب پہلے پہلے آپکی بابت پڑھا تو مجھے آپ کی طرف لکھنے کا شوق ہوا۔ لیکن میں نے کچھ نہ سوچا تھا۔ کہ میں مسیح موعود جیسے کو کیا بات لکھوں۔ میں نے آپ کی تعلیمات کا کچھ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچوں میں پڑھا ہے جو مجھے قادیان سے باقاعدہ بھیجے جاتے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے یعنی وہ پاک **مذہب** جس کی عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نے تعلیم دی تھی۔ موجودہ وقتوں کے مذاہب اُن سچائیوں سے دور جا پڑے ہیں جو پہلے دی گئی تھیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے جس کی بابت خدا نے کہا تھا۔ کہ میں زمین کو خدا کی [illegible] والوں سے بھر دونگا۔ اب تو ہر چیز بدلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ **مذہبی دنیا بھی اور ملکی دنیا بھی۔** مجھے یہ پڑھکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ میں اکثر تعجب کیا کرتی تھی کہ کیا [illegible] مذہب کو ہمیشہ قائم رکھ سکتی ہے۔ اس پر مذہب نہیں [illegible] جان کی حفاظت کرنے کے واسطے [illegible] جب اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ آپ ممالک انگریزی میں رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے انکشاف کی اجازت ہے۔ [illegible] کے واسطے کسی قسم کا تشدد اور تکلیف نہیں [illegible] میں ۸ سال گذرے [illegible] فیروزہ مردہ کا میلہ) گذشتہ مذاہب کی پارلیمنٹ میں [illegible] موجود تھی [illegible] مسلمانوں کا وہاں ذکر ہوا تھا۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی جماعت کے لوگ بھی وہاں تھے یا نہیں۔ لیکن اب کا چنداں مضائقہ نہیں۔ کیونکہ آپ کئی سال سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اُس بات کی نسبت پڑھا ہے جس کی بابت آپ نے ۲۵ سال پہلے پیشگوئی کی تھی۔ میں ان عمدہ باتوں کو جو ریویو آف ریلیجنز میں ہوتی ہیں پڑھکر محظوظ ہوئی ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ اپنے کام میں جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہو جائینگے

خدا کے کام میں آپ کی خادم
ایس۔ ایٹ۔ ج۔ وے
مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب۔

آج صبح مجھے آپ کا نوازش نامہ پہونچا۔ میں اُسے پڑھکر خوش ہوئی ہوں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے لئے میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ وہ مجھے اس وقت بالالتزام پہونچ رہا ہے۔ جبکہ آپ نے مجھے مہربانی کرکے پہلا پرچہ ارسال کیا تھا۔ پرچہ مارچ کو پہونچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہیں۔ میں بڑا تعجب کرتی تھی۔ کہ آپ کا اس خوفناک زلزلہ میں کیا حال ہوا ہوگا۔ کیونکہ میں نے اخباروں میں پڑھا تھا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہونچا ہے میں نے ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے **کہ مرزا غلام احمد صاحب** نے پچھلے سال پیشگوئی کی تھی۔ کہ ملک پر ایک آفت آنیوالی ہے۔ ایک یا دو دن گذرے میں نے آپکو لکھنا شروع کیا تھا مجھ میں ریویو آف ریلیجنز کے پڑھنے کا مذاق پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس میں مجھے نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں جن سے میں خوش ہوئی ہوں مجھے **عبد اللطیف** صاحب کی خوفناک موت کا حال پڑھکر افسوس ہوا کیونکہ وہ اسواسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پھیلانے پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور غازی مہدی کا قائل نہ تھا۔ مجھے اس بات کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں دو لاکھ آدمی ایسے ہیں جنکا ایمان ہے کہ جہاد اور غازی مہدی کے خیالات اسلامی عقائد نہیں ہیں۔ میں نے پرچہ میں ان باتوں کی بابت پڑھا تھا۔ مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیں کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپنے ذکر کیا ہے۔ انگریزوں کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ یہ مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ بہاؤ اللہ کے مریدوں نے غلط راہ اختیار کی ہے [illegible] یعنی خدا کی سچائی۔ خواہ [illegible] سے حاصل ہو۔ اور مجھے ایک امر [illegible] جاتا ہے۔ بہاؤ اللہ کے مرید بھی جہاد کے قائل نہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ ان کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کے ساتھ صلح رکھی جاوے جیسا کہ بہاؤ اللہ نے کیمبرج واقعہ انگلستان کے پروفیسر برون کے ہمراہ ایک عام جلسہ میں کہا تھا اُسکے مریدوں میں سے کئی اپنے عقیدہ کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ اور کچھ اب تک قیدخانوں میں ہیں۔

میں **مرزا غلام احمد صاحب** کو خوشی سے خط لکھونگی۔ چونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ میرے خط کا ترجمہ انہیں سنا دیا جائیگا اور جواب اُن کے حسب ہدایت دیا جائیگا۔ میرا یقین ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں اور اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ کیا میں مفصلہ ذیل باتیں پوچھ سکتی ہوں؟۔

اول یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کیا وہ عربی بولتے ہیں۔

دوم یہ کہ کیا وہ فقرے جو آپکے رسالے میں یا آپکے خط کے عنوان پر ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ عیسائیوں کی تاریخ اور سال کو استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے امور ہیں جنکی بابت میں لکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن مجھے یک دفعہ ہی بہت کچھ لکھنا نہیں چاہئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ پرانی باتوں کو رد کیا جاوے تا کہ نئی باتیں اُنکی جگہ لے لیں۔ سچائی سامنے آرہی ہے۔ پیشگوئی کے ایام تقریباً پورے ہوچکے۔ مبارک ہیں وے جو زمانہ کی علامات کو بنظر غور دیکھ رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا خط مجھے پھر ملے گا۔

آپکی خیرخواہ
ایس۔ ٹی۔ ج۔ وے
۱۲ مونٹ سٹریٹ۔ پنڈلٹین مانچسٹر انگلینڈ
مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

بوقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ بغیر اسکے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک [illegible] نمبر ہوتا ہے۔ وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریدار کا نمبر نہیں۔ ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہئے کہ اپنا نمبر دیا کریں۔ اور نیز تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتہ پورا اور صحیح لکھا کریں۔ اور ڈاک خانہ کا نام لکھنا بہت ضروری ہے۔

۲۵ مئی ۱۹۰۵ء (دوپہر) ایک خادم نے عرض کی کہ مخالف حضور کی نسبت جھوٹی خبریں بیماری وغیرہ کی شائع کرتے رہتے ہیں اور ہمیں سنتے ہیں۔ فرمایا۔ بعض خواہ مخواہ ایسی بات کرتے ہیں جس سے اشتعال پیدا ہو اور لڑائی ہو جاوے۔ ایسے فتنوں سے بچنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک کہ اس میں گرفتار نہ ہو جائے۔

ایک خادم نے عرض کی کہ تمام قسموں کی دردوں کیواسطے یہ تو ایک علاج ہے کہ کھیر جی کی ریت ہو اس پر الحمد لکھا جاوے وغیرہ وغیرہ۔ فرمایا۔ یہ توجہ کا ایک قسم ہے۔ مگر یاد رکھو کہ دعا جیسی پاک صاف اور شرک سے خالی کوئی توجہ نہیں۔ دوسرے قسم کی توجہوں میں انسان کا بھروسہ اشیاء پر ہوتا ہے۔ جب قبلہ حقیقی کی طرف توجہ ہو تو بہت فائدہ ہے۔

فرمایا۔ انگریزی میں سونے کو گولڈ کہتے ہیں جس کے لکھنے میں انگریزی حروف ج و ل د استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عربی لفظ **دجال** کا مقلوب ہے۔ عربی میں دجال سونے کو کہتے ہیں۔

اس زمانہ کے عجائبات کا تذکرہ تھا کہ ریل تار ڈاک وغیرہ سے کس قدر سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ فرمایا۔ اسی واسطے ہمکو الہام ہوا تھا کہ **الم نجعل لك سهولة في كل امر** کیا ہم نے تیرے واسطے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی۔ حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے واسطے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسی کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں کیونکہ ہمارا مقابلہ دین کا ہے۔ اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے۔ لوگ بھی چھاپے خانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ان کے اغراض دنیوی اور ناپائیدار ہیں برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں اس واسطے یہ چھاپے خانے وغیرہ جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں۔ در اصل ہمارے ہی خادم ہیں۔

فرمایا۔ آج رات یہ وحی ہوئی **اريد ما تريدون** میں ارادہ کرتا ہوں جو تم ارادہ کرتے ہو۔ چونکہ ہمارے ارادے سب دوستوں کے واسطے مشترک ہیں۔ جن کے لئے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ اسواسطے اس میں سب کے واسطے بشارت ہے۔ یہ وحی قبولیت دعا کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی تمہارے ارادے کے موافق ہمارا ارادہ ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی کہ یہ قرآن شریف کی اس وحی کے مطابق ہے کہ **اینما تولوا فثم وجه الله**۔

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ جو آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اسوقت دعا کیا کریں۔ ایک تو رات کو تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی کمزور ہو تین بجے اٹھنے میں اُسکے لئے حرج نہیں۔ اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے۔ تو اسوقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔

فرمایا۔ ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے **الصلوة هي الدعاء۔ الصلوة مخ العبادة** یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اُسکا نام صلوۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اُسکی رضا کو مد نظر رکھتا ہے۔ اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اُسکی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوۃ میں ہوتا ہے۔

اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑہے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الہی کو حاصل کرے۔ اسکے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اسواسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض وقت دینی معاملات میں ہارج ہو جاتے ہیں۔ خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ **صلوۃ** کا لفظ پر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہونچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اسکا نام صلوۃ ہوتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں وساوس اور ادہر اُدہر کے خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں۔ فرمایا اس کی اصل جڑ امن اور غفلت ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہو جاتا ہے۔ تب وساوس ہوتے ہیں دیکھو زلزلہ کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہونچتی ہے۔ سب اللہ اللہ کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے۔

ذکر آیا کہ بعض جگہ تو الفیہ ہماری جماعت کے لوگوں کو بہت دکھ دیتے ہیں اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اُسکا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعداء کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے جو تیس سیپارے ہیں اُسکے اکثر حصہ نزول کا سبب اعداء ہی ہوئے۔ اگر سب ابوبکر کی طرح آمنا صدقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا۔ مدعت کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گندگی بھی ضرورت ہے۔ بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے۔ کوئی بھی نبی نہیں جس کے اعداء نہیں ہوئے۔ نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح اسکی توجہ بڑہتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہو جاتے ہیں۔ خدا کو دیر نہیں لگتی۔ کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے۔ لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے۔ جس شہر میں خاموشی سی ہو اُس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی۔ خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا۔

آجکل حضرت مسیح موعود ایک تازہ اشتہار کے لکھنے میں مصروف ہیں جسمیں مخالفین کے اُن اعتراضات کے جواب دیئے جائینگے جو انہوں نے حال میں بسبب جہالت اور تعصب کے پیشگوئی زلزلہ پر کئے ہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء آج کی تازہ وحی **ددا البہار وحہا** **وریحانہا** کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ تمام سماوی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی امر کے ضرور آئیندہ پورا ہو جانے کے متعلق کسی پیشگوئی کو ظاہر فرمانے وقت ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں آیا ہے **تبت یدا ابی لہب وتب**۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ یہ وحی آلہی بطور پیشگوئی کے ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی جب کہ ابولہب چنگا بھلا پھرتا تھا۔ لیکن آسمان پر اُسکے لئے ہلاکت کا حکم ہو چکا تھا۔ اسواسطے یہ بات ایسے طور پر بیان کی گئی کہ یہ کام ہو چکا ہے۔ پہلے ایک معاملہ آسمان پر ہو جاتا ہے اور پھر زمین پر اسکا ظہور ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا الہام **عفت الدیار** والا تھا۔ یعنی مٹ گئے گھر۔ اگرچہ گیارہ ماہ پہلے یہ زلزلہ کی پیشگوئی تھی۔ تاہم چونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مسکن ہائے عارضی اور مستقل سب گر گئے اور نشان مٹ گئے۔ جو لوگ مثلاً پیسہ اخبار کے نامہ نگار غیرہ اعتراض کرتے ہیں وہ اس محاورہ سے ناواقف اور جاہل ہیں یا جان بوجھ کر تعصب کے ساتھ ضد کرتے ہیں ورنہ یہ محاورہ سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ آتھم کے متعلق جب ہمنے پیشگوئی کی تھی۔ تو اُس نے اسی مجلس میں کہا تھا۔ کہ **میں تو مر گیا** باوجود عیسائی ہونے کے وہ ادب کا بہت لحاظ رکھتا تھا اور یہی سبب تھا کہ وہ ڈرتا رہا اور میعاد کے اندر مرنے سے بچ گیا۔ ابولہب کے متعلق صاف پیشگوئی مکہ میں کی گئی تھی کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ حالانکہ وہ جنگ بدر کے بعد طاعون

فرمایا۔ روح وریحان سے مراد ہر قسم کی آسائش اور آسودگی ہوتی ہے۔ فقط

نور افشاں کے نویں ۶ بیٹا ریخی نازل ہوئی ہر بڑے خفا ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ لاریب یہ جھوٹھا اور مخالف مسیح ہے۔ اب مرزا کی وہ مرہم عیسیٰ کہاں جس کے وسیلے اُس نے اچھی کمائی پیدا کی؟

یہ طرز استدلال عیسائیوں کا بہت عمدہ ہے۔ خوب سمجھی کہ مرزا صاحب اس واسطے جھوٹھے ہیں کہ انہوں نے مرہم عیسیٰ سے اچھی کمائی کی یا یہ کہ بعض مریدین مرزا صاحب طاعون سے فوت ہو گئے۔ بھلا جناب آپکو شاید بھول گیا ہوگا یاد دلا دیتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ کے شاگردوں میں ایک شمعون کوڑھی بھی تھے جو مرتے دم تک کوڑھی کے کوڑھی ہی رہے وہ تالاب کے چشمہ کا پانی جس پر اُس زمانہ کے بہت سے معجزہ نماؤں کی مانند مسیح کے معجزات کا دارومدار تھا بیچارے شمعون کے وقت کہاں گم ہو گیا تھا؟

اس کلمہ سے اڈیٹر نور افشاں نے یہی ظاہر کر دیا ہے کہ آپکے معلومات بہت وسیع ہیں اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائی صاحبان کی تحقیقات مذاہب غیر ہرگز اس قابل نہیں کہ اُسکو کوئی وقعت دی جائے۔ اس بات کے نو بہان کے مخالف بھی گواہ ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود باجود اس بات سے بالکل پاک اور منزہ ہے کہ وہ دوائیاں بنا کر فروخت کیا کریں ہاں مرہم عیسیٰ کے ذریعہ سے حضرت مرزا صاحب نے ایک اور اچھی کمائی کی ہے۔ جسکو نور افشانیوں کا دل جانتا ہے پر زبان اور قلم اُسکے اظہار سے قاصر ہے۔ اسواسطے ہم ہی اُن کے فایدے کے واسطے بیان کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے **مرہم عیسیٰ** کے متعلق صحیح معلومات موجودہ دنیا کے آگے رکھکر اللہ تعالے کی رضا حاصل کی ہے اور خدا کے نبی عیسیٰ مسیح مرحوم و مغفور کی روح کو خوش کیا ہے۔ اُن معلومات میں سے دو ایک کا ہم اسجگہ ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) حضرت عیسیٰ کے حواری گو اس رتبہ کو نہیں پا سکتے تھے جو آنحضرت نبی کریم صلعم کے اصحاب کو حاصل ہوا جنہوں نے الٰہی رضامندی کی خاطر اپنی جانیں خوشی کے ساتھ دیدیں تاہم وہ حواری ایسے بے وفا اور بزدل بھی نہ تھے جیسا کہ متی مرقس وغیرہ قصہ گوؤں نے اپنی کہانیوں میں اُنپر الزام لگائے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے نبی کی مصیبت کو دیکھکر جس کا چارہ اُن کے ہاتھ میں نہ تھا بہت ہی غمگین رہے۔ اور بڑی خیر خواہی کے ساتھ اُسکے زخموں کے واسطے ایک ایک دوائی اکٹھی کی اور مرہم طیار کی اور اُسکے زخموں پر باندھی جس سے زخم جلد اچھے ہو کر حضرت مسیح اُس لمبے سفر کے لایق ہو گئے۔ جو اُنہوں نے غالباً پیادہ پا شام سے کشمیر تک کیا۔ یہ مرہم طب کی پرانی لاطینی کتب میں بھی موجود ہے اور اُسکو لاطینی زبان میں **ابیاسٹو لورم** **نگبوانٹم** یعنی مرہم حوارییین کہتے ہیں۔

(۲) حضرت مسیح اس الزام سے پاک ہیں جو یہود نے اُنپر لگایا کہ یہ جھوٹھا نبی ہے۔ اور متی وغیرہ نے اس کی تصدیق کی۔ کیونکہ نظاہر دوستی کا اظہار کرتے ہوئے قصے کو ایسے رنگ میں ڈھکایا۔ کہ خفیہ گہری چوٹ کر گئے۔ اور کئی ایک اس قسم کی باتیں لکھ گئے جن سے ابطال نبوت ثابت ہو۔ مثلاً لکھ دیا کہ مسیح نے ساری رات رو رو کر سجدہ میں گر کر زمین پر اور ہاتھ گر گر کر دعائیں کیں کہ یہ پیالہ ٹل جائے پھر بھی مسیح صلیب پر مر گیا۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ نبی کی ساری رات کی دعا قبول نہ ہوئی۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

برخلاف اسکے حضرت مرزا صاحب نے ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح کی دعا قبول ہوئی اور وہ پیالہ ٹل گیا یعنی حضرت عیسیٰ کاٹھ پر مر کر ملعون نہ ہوئے۔ بلکہ زندہ نیچے اُترے اور اُس کے بعد لمبی عمر پائی۔ اور پھر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔

تازہ معلومات

کالاسنگیاں ریاست کپورتھلہ میں ایک بھینس کو بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر چار کان۔ دو گھنٹہ زندہ رہ کر بچہ مر گیا۔ دوم۔ ایک مرغی کے انڈے سے بچہ پیدا ہوا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

رنگون سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں دو ستارے دکھائی دیتے اُن میں سے ایک یک نکلا۔ وہ یک مغرب سے مشرق تک گھومتا ہوا چلا گیا پہلے صرف لکیر کے موافق معلوم ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ سب حروف ہو گیا اور وہ حروف **رسول احمدؐ** تھا۔

یوروپ کے ایک شہر کے اوپر ایک آگ کا گولا گھوم رہا ہے (نور افشاں)۔

تمباکو کا منحوس رواج دنیا میں کوئی چار سو سال سے جاری ہے۔ اس سے پہلے یوروپ ایشیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ تمباکو کیا شے ہے۔ خود ہندوستان میں باوجود یہاں کی زراعت کے دو اڑھائی کروڑ روپے کا تمباکو سالیانہ امریکہ سے ہندوستان کو آتا ہے تمباکو خواہ کسی صورت سے اور کسی غرض میں استعمال کیا جائے مضرت سے خالی نہیں۔ حقہ پینے والے بچوں کی ہڈیاں کم بڑھتی ہیں بدن پر گوشت اچھی طرح نہیں آتا۔ رگیں کمزور ہو جاتی ہیں قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے (رسالہ معلم صحت)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے معزز احباب میں سے کوئی تمباکو کا استعمال نہیں کرتا بہت سے دوستوں نے جنکو پہلے عادت تھی۔ اس جماعت میں داخل ہو کر اسکو بالکل ترک کر دیا ہے جب کبھی حضرت کے حضور میں تمباکو کا ذکر آیا آپ نے اسکے پینے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اسکو مکروہ فرمایا۔

یہ اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت جس قدر اندھے دنیا میں موجود ہیں اُن میں پچاس فیصدی ایسے ہیں۔ جو سوزاک کی وجہ سے اندھے ہوئے ہیں (معلم صحت) خلاف ورزی احکام الٰہی کا یہی نتیجہ ہے۔

گرین لینڈ کی ایک ویل مچھلی کا وزن **۸۸** ہاتھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ مخلوق الٰہی کے عجائبات ہیں۔

موجودہ جنگ میں روسیوں کا خرچ دو کروڑ ۲۵ لاکھ ہفتہ وار ہوتا ہے۔ اور ہزاروں جانوں کا ضائع ہونا جدا۔ یہ آخری زمانہ کی علامت ہے۔

جان گریحر ایک شخص قماربازی کے سبب انیس دفعہ سزا پا چکا ہے۔ اور اب پھر اسی جرم پر جیلخانہ داخل ہوا۔ کاش کہ یہ استقامت کسی کو نیکی میں حاصل ہو۔ تو قرب الٰہی حاصل ہو جائے۔

اخبار انگلشمین کلکتہ میں لکھا ہے کہ کہا کرتے تھے کہ طاعون گند اور میل کچیل سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اب کلکتہ میں تو طاعون امیروں کو ہی پکڑتی ہے۔ عذاب الٰہی کو کون روک سکتا ہے۔ غریب اور امیر سب گرفتار ہیں۔

تازہ رپورٹ کے مطابق کانگڑہ اور کلو میں ایک ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

ملک روس میں یہودی پھر بہت مارے جا رہے ہیں اس قوم پر خدا تعالیٰ کا غضب مطابق پیشگوئی کہ جو قرآن شریف میں مندرج ہے ایسا نازل ہو رہا ہے کہ ہر جگہ اُن کے واسطے ذلت کی ماریں پڑ رہی ہیں کوئی سلطنت نہیں جو اُن کی حمایت کرے۔ ایک ایک سے چونیاں لکھائیں۔ دوسرے بیس ملک گئے۔ ۔۔۔ قتل ہو گئے تیسرے بیس بھاگ گئے۔ اس ذلت کی اصل بنا حضرت مسیحؑ کا انکار ہے

ہماری قوم اسلام کو
بھی ہوشیار ہونا
چاہیئے۔
اُن کے
درمیان بھی ایک مسیح ہے۔

نشان زلزلہ

ضلع لائل پور میں تازہ زلزلہ کے ثبوت میں دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

آج رات کو قریب دس گیارہ بجے رات کے ایک سخت زلزلہ اس جگہ محسوس ہوا۔ میرے خیال میں پہلے سے سخت ہے۔ کیونکہ پہلے زلزلے کا کوئی نشان بباعث ... نہ ہونے کے نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اب اس زلزلے سے مسافرخانہ پختہ عمارت والے کی دیوار پھٹ گئی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ زلزلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاہدین۔

۱۲۵
عبد اللہ خاں احمدی نمبردار بہلول پور

جناب من۔ تسلیم۔ ۱۲۔ مئی ۱۹۰۵ء کی رات کو قریباً نصف شب کے زلزلہ محسوس ہوا۔ صرف دو دھکے پہلا شمالاً جنوباً دوسرا جنوباً شمالاً۔ چونکہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ بھی اس جگہ یا اس نواح میں اس قدر محسوس نہیں ہوا۔ جس قدر کہ پہاڑی مقامات معلومہ میں سنا گیا۔ اسی نسبت سے اگر قیاس کیا جاوے۔ تو یہ زلزلہ بھی ایک سخت آفت کہلانے کا مستحق ہے۔ معتبر۔ شہادت کے ذریعے سے سنا گیا۔ کہ یہ زلزلہ لائل پور میں بھی جو اس مقام سے ۱۸ کوس کی مسافت پر ہے قدرے محسوس ہوا

چونکہ رات کا وقت تھا۔ اور رات آدھی کے قریب گذر چکی تھی۔ خلق خدا خواب میں تھی۔ اگر بعض احباب نے نہ معلوم کیا ہو۔ یا کم و بیش معلوم ہوا۔ تو تعجب نہیں۔ بہرحال زلزلے کے وقوع میں انکار نہیں ہو سکتا۔ خود یہ بندہ بمعہ اہل خانہ بوجہ بیمار داری کے جاگتا تھا۔ سچ ہے (جس سر بیتے سو جانے کون جانے پیڑ پرائی) ہم تو جھٹ کہدینے کو طیار ہیں۔ کہ ۴۔ اپریل والا زلزلہ بھی کوئی سخت نہ تھا۔ پوچھے آدمی بھاگسو سے ڈلہوزی سے ریلوے وغیرہ سے زلزلہ تو بے شک آیا اور واقعی آیا۔ مگر لاکھ لاکھ شکر و احسان خداوند کریم کا ہے۔ جس نے ان غریبوں کو امان میں رکھا۔ دعا فرماویں۔ کہ مالک حقیقی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ فی الحال۔ شامت اعمال ما ست صورت زلزلہ ماست۔ زیادہ نیاز

آپ کا تابعدار ایشرداس مدرس ورنیچ پوسٹ ماسٹر بہلول پور
چک نمبر ۱۲۵۔ آبادی نو نہر چناب۔ ضلع لائل پور

اخبار سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ گذشتہ زلزلہ ایک عالم گیر زلزلہ تھا۔ یورپ کے ممالک فرانس اٹلی سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ۔ ویلز سب جگہ محسوس ہوا ہے۔ اور ایسا سخت کہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے

جھنگ۔ خاص چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۱۱۔ ۱۲ مئی کی شب کو ایک اور دو کے درمیان ایک ایسا تیز جھکولہ زلزلہ کا آیا تھا۔ جس کے صدمہ سے انسان تو شاید کوئی بے خبر سوتا رہا ہو۔ عام جانور بھی چلا کر اٹھ گئے تھے ... تین سکینڈ تک زلزلہ رہا۔ آواز پر شور تھی۔ رفتار جنوباً شمالاً۔ اکثر آدمی گھر چھوڑ کر جنگل بھاگ گئے تھے (اخبار عام ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

کراچی میں چار مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو سطح سمندر پر کروڑوں مچھلیاں مردہ پڑی نظر آئیں۔ پانی کا رنگ سفید تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تہ آب میں آتش فشانی ہوئی ہوگی۔ مچھلیاں سمندر سے نکالکر دفن کی گئیں

تعبیر الرؤیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ مخدومی مکرمی استاذی وحبی فی اللہ جناب مفتی صاحب دام اقبالہٗ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں اپنی ایک خواب تحریر کرتا ہوں۔ یہ خواب مع تعبیر درج اخبار گوہربار خود فرما کر ممنون فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

۱۵۔ مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو میں نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ بحالت خواب دیکھا۔ کہ ایک وسیع کھلا میدان ہے۔ وہاں ایک نہائت لطیف بسترہ والا پلنگ پڑا ہے۔ جس کے اوپر ایک مصفا سفید چادر بچھی ہے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی چارپائی ہے۔ جس پر آپ (یعنے مفتی صاحب) بیٹھے ہوئے ہیں اس چارپائی پر بھی پلنگ کیطرح سفید چادر بچھی ہوئی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا اہم کام درپیش ہے۔ جس سے میری طبیعت میں کچھ تشویش سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دل میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اس اثناء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان در فشاں سے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سے مجھے سورت الدہر نکال دو۔ میں اس کو پڑھونگا۔ تو اس سے یہ مشکل حل ہو جائیگی نابکار نے باادب عرض کیا۔ کہ حضور عاجز یہ سورہ نکال دیتا ہے۔ خواب میں وہ رات کا وقت معلوم ہوتا ہے اور کچھ دھندلی سی روشنی ہے۔ میں نے غرض بالا کے لئے ایک قرآن مجید لیا ہے۔ لیکن کافی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ کلام مجید بخوبی پڑھ نہیں سکتا۔ اس مشکل کے پیش آنے سے دل گھبرا رہا ہے۔ پھر اس سورت کا مقام یاد کر کے عرض کیا ہے۔ کہ یہ سورہ ۲۹ پارہ کی سب سے آخری ربع کی یا سب سے اول ربع کی سورت ہے۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب دو کاتب بیٹھے ہیں۔ کسی کتاب کی کاپی لکھ رہے ہیں۔ اور ان دونوں کے پاس دو بڑے چراغ ہیں۔ کتاب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان کاتبوں کے پاس گیا۔ اور دیکھا۔ کہ شروع میں تبارک الذی لکھا ہوا ہے۔ اس پر عاجز نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور عرض کیا۔ کہ سورۃ الدہر ۲۹ سیپارہ کے آخر میں ہے۔ کیونکہ اس سورت کے اول میں تبارک الذی ہے

پھر میں نے اور زیادہ سوچا۔ تو یاد آیا۔ کہ سورت الدہر کے بعد عم یتساءلون ہے۔ اور عم یتساءلون سے تیسواں سیپارہ شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے سورۃ الدہر ضرور ۲۹ سیپارہ کی آخری سورت ہے۔ میرے دل میں آیا۔ کہ سورۃ الدہر مجھے یاد ہے۔ حضرت اقدسؑ کے حضور سنا دوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ حضور علیہ السلام نے صرف بتانے کے واسطے فرمایا ہے۔ سنانے کے واسطے نہیں فرمایا۔ جس قدر حکم ہے۔ اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اس سے تجاوز مناسب نہیں ہے۔ زاں بعد بیداری ہوگئی۔ والسلام۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء

عاجز فتح محمد سٹوڈنٹ۔ ایف۔ اے کلاس تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعبیر۔ حضرت کی خدمت میں یہ رؤیا فتح محمد نے خود ہی عرض کیا تھا۔ فرمایا۔ مبشر ہے۔ تبارک الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عم یتساءلون سے مراد اس وقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں۔ ایڈیٹر

درخواست دعا

برادرم محمد تقی صاحب احمدی مدرس اول ریاضی مدرسہ سرہند درخواست کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار بدر میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے دنیاوی و دینی ابتلاؤں سے اپنے حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ والسلام

برادرم محمد عبد الہادی صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ ان کے لئے دعا مغفرت کی جاوے اور نماز جنازہ پڑھی جاوے۔

اسم اعظم۔ یعنی دعا الہامیہ حضور مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نہائیت عمدہ منقش۔ خوبصورت ولایتی چکنے سفید کاغذ پر محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان نے چھپوائی ہے لکھائی چھپائی بھی بہت عمدہ ہے قیمت فی قطعہ ۲؍ لکے لئے

ایک سیاح قادیان کے خیالات

جس نوجوان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملاقات کے واسطے قادیان آنے کا ذکر اور حضرت کی تقریر ہم نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۸ء مین درج کی تھی۔ اس نے اپنی رائے قادیان کے متعلق اخبار وکیل امرتسر مین چھاپی ہے۔ جو یہاں نقل کی جاتی ہے

مین نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ میرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرے مونہہ مین حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ اور مین شورغذا مین کہا نہیں سکتا تھا میرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ مین (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر مین۔ بزرگان ملت بھی وہین مین۔ قادیان کی آبادی تقریباً تین ہزار آدمیون کی ہے۔ مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی مین صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہین بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے۔ اپنی نوعیت مین سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ مین مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ نواب صاحب کے رتھ نے لوٹتے وقت اس مین نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل مین موجزن نہ ہوتا۔ تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی مین آگے نہ بڑھ سکتا۔

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سلوک کیا۔ اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولانا عبد الکریم صاحب جنکی قابلیت کی پنجاب مین دہوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریرون سے کتنے انگریز یورپ مین مسلمان ہو گئے ہین۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے خسر ہین۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ بڑی شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے افسوس ہے اور اشخاص کا نام یاد نہیں۔ ورنہ میں انکی مہربانیون کا بھی شکریہ ادا کرتا

میرزا صاحب کی صورت نہائیت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہین۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہین۔ رنگ گورا ہے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہین۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہین۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے

مرزا صاحب کے مریدوں مین میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی مین بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے۔ جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدت مند تھے

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر ان الفاظ نے مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہین کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کرین" (اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے)

میں جس شوق کو لے کے گیا تھا۔ ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسّن خُلقک ولو مع الکفار" (میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شائع ہوگی۔ اس مضمون میں صرف مین نے وہاں کے برتاؤ کو دکہایا ہے)

میں نے اور کیا دیکھا؟ بہت کچھ دیکھا۔ مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں۔ سٹیشن جانے کا وقت سر پر آچلا ہے پھر کبھی بتاؤن گا کہ میں نے کیا دیکھا۔

راقم۔ ا-ه-۱۰ دہلوی

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

اشتہار پانسو روپیہ (منقول از الحکم)

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کے وکیل اور ہندوستان وغیرہ اخبار مین لائق وفائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا شایع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہین۔ اور اس کثرت سے ہین کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہیں۔ اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہین اور پاتے رہین گے۔ مگر کبھی ختم نہیں ہو وین گے۔ ۔ ۔ ۔ وید نے ۹۔ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں مین بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔ اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوا نارائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج کے تحریر کرکے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہون۔ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں مین سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے۔ کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت مین کل دورہ اپنا پورا کرتے ہین۔ بے انت ہین اور پرمیشور کو تعداد ان کا نامعلوم رہا ہے۔ تو مین اس کو مبلغ پانسو روپیہ نقد بطور انعام کے دون گا۔ اور در صورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہو گا۔ کہ بمدد عدالت اختیار کرے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور مین سے اس اصول سے منکر ہو۔ تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس صورت مین بہ تصریح لکہنا چاہیئے کہ پھر اصول کیا ہوا۔ آیا یہ بات ہے۔ کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائیں گے۔ اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہو گا۔ یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر ایشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا مین بھیجدیگا یا کیہ ارواح اگرچہ بے انت نہیں۔ اور تعداد ان کا کسی حد معین مین ضرور محصور ہے۔ مگر پھر بھی بعد نکلے جانے کے باقی ماندہ اتنے کے اتنے ہی بنے رہتے ہین۔ نہ مکتی والوں کی جماعت جنمیں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہین۔ اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ زیادہ بن جاتے ہین اور نہ یہ جماعت جسمے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے ہی غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکہنا چاہیے

المشتہر میرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی اللہ عنہ ۲ مارچ ۱۸۷۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مجکو ایک احمدی بھائی جو کہ انٹرنس پاس شدہ ہو کی ضرورت ہے۔ عـہ دس روپیہ ماہوار اور خوراک اپنے ساتھ دی جائے گی۔ براہ مہربانی آپ کے خیال مین اگر ایسے صاحب کوئی ہون۔ تو بہتر ورنہ بدر مین اعلان فرماوین والسلام

خاکسار سید ناصر شاہ سب ڈویژنل آفیسر ریاسی براہ جموں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دُنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

چہ گویم یا تو گر آئی چہ در قادیان بینی | با پربرجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۹ | دوا بینی شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱ نمبر ۹ | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات یکم جون ۱۹۰۵ء | سلسلة القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱

ریحان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت ۲ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکرش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دویم** یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوئم**۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم**۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم**۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلسکتا ہے۔ اپنی خداداد نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا۔ **دہم**۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مئی ۱۹۰۵ء

یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۔ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی دوبارہ شدت اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ یعنی رحمت الٰہی جو پہنچی ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے۔ فرمایا اسمیں کمی کیفی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ڈھانپ لیا۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔

حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں مشغول ہوئے الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائیگا اور کامیاب کریگا۔ چنانچہ دو منٹ ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھولدی مرض نہایت تکلیف دہ تپ تھا ساتھ اسکے اور عوارض تھے صبح کے وقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ تپ ٹوٹ گیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

۱ و ۲ و ۳ جون ۱۹۰۵ء

يُنَجِّي النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ ۔ امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دیگا۔ فرمایا یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی

ڈائری

القول الطیب

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں انھوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور انکی خدمت کا جو وہ کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اُسکے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جسنے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اُسکے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اُسکے تمام ہم و غم والدین اُٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اُٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو جیسے چیچک ہو ہیضہ ہو طاعون ہو ماں اسکو چھوڑ نہیں سکتی۔

ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا ہمارے گھر سے اُسکی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں اور تمام تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کیطرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۤئِ ذِي الْقُرْبٰى ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے جتنا لے اتنا دے اس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے۔ جتنا لے وہ بھی دے اور اُس سے بڑھ کر بھی دے پھر اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اسطرح نیکی کرے جیسے ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کرکے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں بلکہ یہ وسعت اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہانتک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھکر انسانوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ حضرت ابوبکر کی وفات کے روز بغیر اسکے کہ اُسکو کسی نے خبر دی ہو خود بخود کہنے لگی کہ آج ابوبکر مر گیا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کسطرح سے معلوم ہوا اُس نے کہا کہ ہر روز مجھکو آپ حلوہ کھلایا کرتے تھے اور وہ وعدہ میں تخلف کرنیوالے ہرگز نہ تھے چونکہ آج وہ حلوہ کھلانے نہیں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ورنہ وہ ضرور مجھے حلوہ کھلانے آج بھی آتے۔ دیکھو اخلاقی حالت کہانتک وسعت کر سکتی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ان اخلاق پر دوسرے لوگ قادر نہیں ہو سکتے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجرم پکڑا ہوا آیا کہ وہ آپ ہی رعب سے کانپتا تھا آپنے فرمایا تو کیوں اتنا ڈرتا ہے میں تو ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں۔ معمولی انسانوں کے یہ اخلاق نہیں ہوتے۔ عرب کی قوم کئی پشتوں تک کینہ رکھنے والی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اُن پر غلبہ پایا تو باوجود مقدرت دکھوں کے جو اُن سے اُٹھایا تھا سب کو معاف کر دیا۔ دنیوی حکومت رحم نہیں کر سکتی۔ انگریزوں نے باغیوں کو کسطرح پھانسی دیا اور قتل کیا تھا مگر آنحضرت نے اپنے سب باغیوں کو یکدفعہ معاف کر دیا کسی نبی کو ایسی پوری کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ حضرت موسیٰ اپنے وعدہ کی زمین تک نہ پہنچ سکے اور راستہ میں ہی فوت ہو گئے اور انکی صاحبیوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا خدا ملکر ان لوگوں سے جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر آنحضرت کے صحابہ نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ چلینگے اگرچہ سمندر میں گرایا اور قتل کیے جاویں۔ قاعدہ ہے کہ نبی کا پرتوہ اُمت پر بھی پڑتا ہے جیسا اُستاد کامل ہوتا ہے ایسے ہی شاگرد بھی بنتے ہیں جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت افعال و اعمال اور کامیابی کی نظیر نہیں ویسے ہی صحابہ کی بھی نظیر نہیں صحابہ باوجود قلیل ہونیکے جدھر جاتے فتح پاتے صحابہ ایسے تھے جیسے کسی برتن کو بہت دھوکر بالکل صاف اور سُتھرا کر دیا جاتا ہے اور اُسمیں کسی قسم کی آلائش کا شائبہ نہیں رہتا انکی ایسی محنت اور اخلاص تھا تو خدا نے پھر بدلہ بھی ایسا دیا۔ حضرت ابوبکر کو آنحضرت کا خلیفہ بنایا۔ اسجگہ شیعوں نے بڑی غلطی کھائی ہے کہ خلافت کا حق حضرت علی کو تھا۔ بدقسمت نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیا فیصلہ کیا جو وقت وعدوں کے پورا ہونیکا تھا اُسوقت خدا نے ایک منافق اور اہلبیت کے دشمن کو کیوں گدی پر بٹھا دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قوم نے بھی عیسائیوں کیطرح ایک غلو کیا ہے اور اس غلو کا باعث اصلی نامرادی ہے جو ابتدا میں حاصل ہوئی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یسوع کو ظاہری بادشاہت حاصل ہوگی انکو جب اسمعاملہ میں ناکامی حاصل ہوئی تو انھوں نے یسوع کی صفت میں غلو کرکے یسوع کو خدا ہی بنا دیا۔ ایسا ہی قوم شیعہ نے بھی حضرت علی کو وہ درجہ دیتے ہیں جو خدا نے نہ چاہا کہ انکو دے۔ خدا کا معاملہ ہر ایک کے ساتھ اُسکے دل کی حالت کے مطابق ہوتا ہے اگر ان پاس اور ایمان ہوتا تو ایسی بات نبولتے کیا اُسوقت خدا کمزور تھا اور وہ بدلنے نہ سکتا تھا یا خدا ایسی بازتھا حضرت ابوبکر کو طاقتور دیکھ کر خاموش رہا۔

انصار بدر

حکیم مولوی محمد صدیق صاحب مورد ضلع حیدرآباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں حتی المقدور انشاء اللہ توسیع اشاعت میں بڑی کوشش کرونگا آپ دعا فرماویں کہ تعالیٰ مجھے کامیاب کرے آجسے میرے نام بدر جاری فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے اور ناصران دین میں بنائے اور اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس مختصر

[illegible] ۱ - طٰہٰ - یہ ایک عربی لفظ ہے اور [illegible] زبان میں طہ کہتے ہیں جو کسی چیز کا بڑا [illegible] اپنی مراد کے پورا ہونے پر پورا [illegible] جو اسکے راز سے واقف نہیں [illegible] سمجھتے ہیں - ہندی میں کہ اگر [illegible] کا نو [illegible] ہوا ہے لفظ تو غالباً بھی [illegible] -

مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ - قرآن تجھپر [illegible] کہ تو کبھی ناکام ہو جاوے [illegible] ہو گی - یہ [illegible] ہے [illegible] مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی [illegible] اٹھاتی تھی - [illegible] کے نزدیک سلسلہ بہت جلد [illegible] ہونیوالا تھا - اور بظاہر کوئی ایسی صورت [illegible] اسلام اور اسلامیوں کی ترقی [illegible] امید ہو سکتی تھی - لیکن ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں یہ سچی تسلی اور پورا ہونیوالا وعدہ [illegible] محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) توحید الٰہی [illegible] دنیا میں قائم کرنے اور مخلوق الٰہی کی اصلاح کرنے میں [illegible] اسقدر جوش میں ہے کہ تیرا نام [illegible] رکھا جاوے تو درست ہے - دنیا [illegible] ہو جاوے گا اور تیرا سلسلہ نابود ہو جاوے گا مگر تو [illegible] - ہم نے تجھپر ایک ایسی چیز نازل کی ہے یعنی قرآن [illegible] حال میں بھی ناکام نہیں ہو سکتا

إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ بلکہ یہ ایک نصیحت ہے اسکے [illegible] ڈرتا ہے - کیا معنے - یہ ایک ہی کتاب ہے جو کھلے کھلے الفاظ میں اپنے مطالب کو ظاہر کرتی ہے اور اسمیں اس قسم [illegible] ہیں کہ ہر ایک شخص جو دور اندیشی کے ساتھ آنیوالے [illegible] سے بچنے کی راہ ڈھونڈنا چاہتا ہے اسکو یہ راہ اس قرآن شریف کے ذریعہ سے ضرور ملجاتی ہے [illegible] ہلاکت اور تباہی سے [illegible] میں بچتا اور کامیابی کا [illegible]

تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى

اُتارا ہوا ہے اسکی طرف سے جسنے زمین کو پیدا کیا اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا - کیا معنی - یہ دستور العمل روح اور جسم کے واسطے خود اُس نے بنایا ہے جس نے اس روح اور جسم کو بنایا ہے اور اُس زمین کو بنایا ہے جسکے اوپر ہم رہتے ہیں اور اُس آسمان کو بنایا ہے جسکا تعلق ہماری زمین کے ساتھ اور زمین کے رہنے والوں کے ساتھ ہے - پس جو ذات ہماری فطرت اور بناوٹ سے ایسی آگاہ ہے اُسکا بنایا ہوا دستور العمل ہمارے واسطے ایسا ہے کہ بغیر اُسپر چلنے کے ہماری واسطے کامیابی کی کوئی راہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے - وہی ہماری فطرتوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہر شے جس سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اُسکا بھی خالق ہے - اگر یہ کتاب ایک ایسی ذات کی بنائی ہوئی تھی جو نہ ہماری روح کا خالق ہوتا اور نہ اُس مادہ کا خالق ہوتا جو ہمارے اردگرد ہے تو بیشک شبہ پڑتا ہے کہ وہ جو ہماری حقیقت بناوٹ سے آگاہ نہیں اُسکا کہنا ہمارے لیے قابل تشفی نہیں ہو سکتا -

الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ - وہ رحمٰن ہے اور العرش پر پورا قرار پکڑا ہوا ہے - رحمٰن ہے - ایسا نہیں کہ تمہاری طاقت سے بڑھ کر تمپر کوئی بوجھ ڈالے بغیر تمہارے اعمال کے بھی تمپر رحم کرنیوالا اور بیشمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے -

(حضرت امام الزمان فرمایا کرتے ہیں کہ عرش ایک خاص تجلی گاہ الٰہی ہے جسسے دنوں جہانوں کو فیضان پہونچتا ہے اور یہی ایک شان اور صفت کا نام ہے) اسواسطے شاہی مجلس کو بھی عرش کہتے ہیں

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے - سب چیزیں اُسکی بنائی ہوئی اور اُسکی حکومت کے نیچے ہیں - اسی لیے وہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا طریقہ انسان کے واسطے مفید ہوگا اور کونسا غیر مفید - پس اُسی کی کتاب ہدایت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اُس سے منہ موڑیگا وہ ہر ایک معاملہ میں جو زمین و آسمان کے درمیان کسی شے کے ساتھ کریگا دکھ اُٹھائیگا اور اُسکا انجام کبھی بخیر نہ ہوگا۔

تعبیر الرؤیا

بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گوجرانوالہ [illegible] ایک خواب [illegible] کا تحریر کرتے ہیں کہ میں نے رویا دیکھا کہ ایک وسیع بازار یا میدان ہے وہاں ایک تخت پر حضرت اقدس شاہانہ لباس پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور سر پر تاج شاہی بھی معلوم ہوتا ہے اور جہانتک یاد پڑتا ہے شاید حضرت اقدس نے سبز عینک لگائی ہوئی تھی غالباً وعظ فرما رہے تھے اور یہ عاجز کہ بہت سی مجمع کے وہاں پیچھے کھڑا تھا کسی دوسرے سے کہتا ہوں کہ کیا ایسے شخص کی صداقت میں کبھی شک ہو سکتا ہے غالباً وہ مجمع آئندہ زلزلہ کے بعد کا کوئی موقعہ کا تھا۔

اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا کا نشان جس کے متعلق پیشگوئی ہے پورا ہوگا اور اس دلیل میں حضرت امام الزمان کو فتح حاصل ہوگی جبکہ لوگ مان جائینگے کہ بیشک خدا ہے - اسجگہ یاد رکھنا چاہیے کہ عالم رویا میں جو بادشاہت یا تاج ہے اُس سے ظاہری بادشاہت اور تاج نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری بادشاہت میں تو کفار اور ظالم بادشاہ بھی داخل ہیں خدا اپنے بندوں کو جو آسمانی سلطنت عطا کرتا ہے اُسکے مقابل میں یہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں کیا شے ہیں خدا کے بندے تو انکی خواہش کرنا ایک گناہ سمجھتے ہیں

گرجا بیماریوں کا گھر

عیسائیوں میں ایک مذہبی رسم چلی آتی ہے کہ ایک پیالہ میں شراب اور روٹی ڈالکر بعد نماز تمام نمازیوں میں تقسیم کیجاتی ہے اور وہ شراب مسیح یسوع کا خون اور وہ روٹی مسیح کا گوشت بعینہ حقیقتاً یا صرف مجازاً مانا اور یقین کیا جاتا ہے ہر گرجا میں ہمیشہ خداوند کا گوشت اور خون کھایا پیا جاتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں نے تحقیقات کی ہے کہ یہ رسم بیماریاں پیدا کرتی ہے - عیسائیوں کے ماہواری میگزین ترقی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر راؤ بکی اور رہس صاحبان نے تجربہ سے معلوم کر لیا کہ ایک ہی پیالہ میں عشائے ربانی کی شراب بہت سے آدمیوں کو پلانے سے ساری امراض ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اگرچہ رومال سے پیالہ کا کنارہ پونچھ دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی اجرام خود شراب کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اسی قسم کی شراب کو پچکاری کے ذریعہ دس خرگوشوں کے جسم کے اندر داخل کیا گیا تو ان میں ۹ خرگوش مرض دق میں مبتلا ہو کر مر گئے - اسلیے صاف ظاہر ہے کہ مرض دق یا دیگر سارے امراض جنکا باعث اجرام ہوتے ہیں عشائے ربانی کے پیالہ میں اسکی شراب کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں"

براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ چھپی ہوئی معراج الدین عمر صاحب لاہور سے پانچ روپیہ قیمت میں مل سکتی ہے ۔

مغربی دنیا میں تثلیث کے دشمن

لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر یونین اکیڈمی لاہور نے یورپ و امریکہ کے فرقہ موحدین کے چند ایک رسالوں کا ترجمہ کر کے خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ ان رسالوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں صرف تثلیث کے پجاری ہی نہیں بستے جن کا نمونہ ہم اس ملک میں پادریوں کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ کثرت سے سمجھ دار لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ اور تثلیث کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اس جگہ ہم مسٹر مس ہارووڈ صاحب کی کتاب میں سے کچھ اقتباس کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ تثلیث کی قسمت کا اب آئندہ زمانہ میں رفتہ رفتہ خاتمہ نظر آتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے

عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مذہب موحدین کوئی باقاعدہ مذہب یا دین نہیں۔ مگر باوجود ان کے اس خیال کے جزائر برطانیہ یورپ کے اور بہت سے حصوں اور شمالی امریکہ میں اس کے مسائل برابر مانے جاتے ہیں اور ان کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور یہ ہی قابل ذکر ہے کہ تعداد ان چرچوں میں ہی کہ جو برائے نام تثلیث کے معتقد ہیں۔ بہت سے ایسے ممبر ہیں۔ جو اعتقاد کے لحاظ سے موحد ہیں۔ اس لئے میں شخصی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا نہیں چاہتا۔ بلکہ عیسائیوں کے ایک تسلیم کردہ فرقہ کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں۔ کہ جس کا اپنا لٹریچر اور اپنے مدارس، خیرات خانے وغیرہ ہیں۔ اور جس کے بہت زیادہ پیرو ہیں

ابتداءً مذہب مواحدین کی بنیاد انجیل کی تعلیم پر تھی۔ پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے بارہ میں تو کچھ سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے صاف الفاظ میں یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اس میں تو اس کے سوائے کوئی اور مسئلہ نہیں ملتا۔ اور جب ہم نئے عہدنامہ کی کتابوں سے پڑھتے ہیں۔ تو وہاں بھی تثلیث کے مسئلہ کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ملتی۔ پرانے زمانہ سے عیسائی اِدہر اُدہر سے چند فقرات پیش کرتے ہیں۔ کہ جن سے وہ ہیر پھیر کر کے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمان ناظرین کے لئے ان تمام فقرات کا غور سے امتحان کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا۔ اور یہ ہی کہنا کافی ہے۔ کہ دوسری طرف بہت ہی زیادہ ایسے حوالے موجود ہیں۔ جن سے تثلیث کے مسئلہ کی اس قدر غیر مطابقت ثابت ہوتی ہے۔ کہ دوسری طرف کے حوالوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ لفظ تثلیث معہ ان معنوں کا کوئی اور لفظ پرانے یا نئے عہدنامہ میں کہیں پایا جاتا ہے۔ کہیں یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ خدا ایک جوہر ہے لیکن اس میں اکنوم ثلاثہ یعنی تین ایسی شخصیتیں موجود ہیں۔ تثلیث کے پیرو جو انجیل کے حرف بحرف ماننے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ جو انجیل سے بالکل غیر ہے

ایک اور بات ہے۔ جو نہایت ہی ضروری ہے۔ تثلیث کا ایک پکا معتقد بھی یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ یہودی لوگ کبھی تثلیث کے قائل تھے۔ حضرت مسیح یہودی تھے۔ اور انہیں لوگوں میں رہ رہے۔ انہیں تک انہوں نے وعظ کیا۔ اور انہیں میں سے ان کے چند مرید بنے۔ اگر ان کا تثلیث میں اعتقاد ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کو مشتہر کرتے۔ اگر وہ خدا ہی تھے۔ اور تثلیث اُن کا دوسرا درجہ ہوتا۔ تو اُنہیں اُن کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ جانتے ہوتے۔ تو یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ وہ اپنی معمولی زبان استعمال کرتے۔ اور جو لوگ اُن کی تعلیم سنتے تھے۔ وہ اُن پر گمراہی کا الزام نہ لگاتے۔ تعجب ہے۔ کہ ایک ایسا اُستاد جس نے خدا کے متعلق اس قدر تلقین کی ہو۔ ایک ایسے معاملے کے متعلق بالکل ہی خاموش رہے۔ جو تثلیث کے معتقدوں کے خیالات کے مطابق لوگوں کے لئے جاننا نہایت ضروری ہو

تو پھر کیا۔ انہوں نے جان بوجھ کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلائے؟ - نہیں۔ یہ خیال ایک دم کے لئے بھی ہمارے دماغ میں نہیں آ سکتا۔ حضرت مسیح نے صداقت خدا اور انسان کی محبت کی خاطر جان دی ہے۔ اس لئے تثلیث کے متعلق ان کا خاموش رہنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کا اس پر یقین نہیں تھا۔ تو پھر ان کی تعلیم کا لب لباب کیا تھا۔ اور وہ اپنے اہل ملک کے مروجہ مذہب کی کس بارے میں اصلاح کرنا چاہتے تھے؟ لوگوں نے انہیں کیوں قبول نہ کیا۔ اور کیوں آخرش انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کا خاتمہ کیا (خاتمہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اُتر آئے) کیا انہوں نے یہودیوں کے بڑے ضروری مسئلے یعنی خدا کی واحدانیت پر کچھ اعتراض کیا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو نہایت جوش سے ان کے دشمن ان پر آن پڑتے۔ وہ ہمیشہ اُن کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا نہایت شوق سے انتظار کرتے تھے۔ جس سے لوگوں کو ان کے برخلاف برانگیختہ کر دیں۔ اور یہ ہی ایسا الزام تھا۔ کہ اگر لگایا جاتا۔ تو بہت ہی موثر ثابت ہوتا۔ لیکن اس وقت کی تواریخ سے ہمیں اشارتاً بھی یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسیح نے خدا کی۔ تثلیث کے مسئلہ کو توحید و حدانیت کے مسئلہ کی جگہ قائم کیا ہو۔ یہ خیال بھی نہیں آ سکتا۔ کہ مسیح یہ نیا مسئلہ پیش کرتا۔ اور اس کے دشمن چپ رہتے۔ اور مسیح ان کی حاسدانہ کارروائی سے بچ جاتا۔

مزید براں ہم انجیل میں کہیں تثلیث کے مسئلہ کو نہیں پاتے۔ مگر ایک اور جگہ یعنی مذہبی تواریخ میں اس یقین کا منبع اور اس کے بتدریج درجے ملتے ہیں۔ اس خیال کی ترقی کے مدارج تین فرقوں یعنی اپوسلز۔ ناسس اور اتناشش میں صاف طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے اول کا مسیح کی موت سے تین سو برس بعد تک اپنی موجودہ شکل میں سراغ لگتا ہے۔ گو ان کے چند حصے اس سے بھی پہلے موجود تھے۔

لیکن اب مواحدین کو اس قسم کی کچھ مجبوری نہیں ہے۔ کہ وہ انہیں صداقتوں تک جو انجیل میں موجود ہیں محدود رہیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی مسئلہ درست ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو۔ لیکن وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ الہامی صداقت ہے اور یہ الہام انجیل کے ذریعہ پہنچا ہے۔ اور اُسی میں شامل ہے۔ گو جب یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ اس مسئلے کا اصلی منبع انجیل نہیں بلکہ مذہبی کونسلیں ہیں۔ تو انہیں کافی جواب مل جاتا ہے۔ لیکن جو کچھ ہمیں ان مذہبی مسائل کی قائمی اور ان کونسلوں کے متعلق جن کے زور پر یہ مسائل مشتہر کئے گئے ہیں۔ معلوم ہے اس سے تو کوئی بڑا اعتبار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔ اس بات پر سب لوگ متفق ہیں۔ کہ وحدانیت کا مسئلہ انسانی عقل کے بالکل مطابق ہے۔ اور انجیل میں زور اور وضاحت کے ساتھ اس کی تعلیم موجود ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق رائے ہے۔ کہ تثلیث کا مسئلہ اگر انسانی عقل کے بالکل خلاف نہیں۔ تو کم از کم اس کے ادراک سے بعید ہے۔ اس لئے اگر اس مسئلے پر صرف خارجی سند پر ہی یقین کیا جائے۔ تو ہمیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ وہ خارجی سند ایک نہایت اعلیٰ قسم کی ہو۔ اور یہ اصول بالکل صاف صاف الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں۔ لیکن واقعات میں انجیل میں کوئی ایسا فقرہ نہیں۔ جہاں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہو۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک خدا ہیں مگر تین ہستی ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر اس اصول کی تعلیم دی بھی گئی ہو۔ تو بتایا ایسا کیا گیا ہے۔ کہ ان فقیہوں نے جنہیں صداقت کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اس مسئلہ کی تشریح کی ہوگی۔ مگر کیا الہام کی صداقت ایسے الکل بچو اتفاق پر چھوڑی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں پرانے اور نئے عہدناموں میں بہت سے ایسے فقرات موجود ہیں جن کو

اگر عام طور پر سمجھا جائے۔ تو مسئلہ تثلیث کے سخت مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ اور صرف تین بڑے فرقوں میں ہی اس مسئلہ کی تدریجی ترقی کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن مسلمان بہائی مواحدین کے ساتھ اس مسئلہ تثلیث کے رد کرنے میں ضرور متفق ہوں گے۔ گو ان کی دلیل مختلف اور زیادہ سہل ہوگی

بزم احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ کل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء بوقت عصر بفضل خدا حسب الہام ربانی احقر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کو خادم دین بنائے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام علیکم۔ عرصہ دس ماہ سے یہ الہام پورا ہوا

المرسل فدا انتقار فنجان ہیڈ کلرک آبکاری میرٹھ

بنام الخادم اخویم مولوی عبدالرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بدست انتقال برخوردار ظفر مرحوم متوفی ۲۴ جولائی ۱۹۰۵ء نیز لڑکی بنام امۃ الحی ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء

---

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء کو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم قوم اسلام و سلسلہ احمدیہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان

بنام تاجرانِ کتب جو محمد افضل مرحوم کیسا کچھ معاملہ کرتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار بدر میں سب سے ساتھ حصہ کردگی سے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی انہوں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ التصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ سے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ جن احباب نے کسی صاحب

کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ان کی بابت کا ثبوت ہم پہنچانے وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر

چائے غیر مفید۔ اخبار دہلی گزٹ میں ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں اس نے ثابت کیا ہے کہ چائے انسان کے واسطے کوئی ضروری اور مفید چیز نہیں ہے۔ اور چائے کے پینے کی عادت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے۔ چائے سے اعصاب کو ضرر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک قسم کی بدہضمی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان نے مفید اور ضروری اشیاء کو چھوڑ اپنے واسطے بہت سی زہروں کا کھانا پسند کیا ہے کوئی شرابی ہے۔ کوئی تمباکو نوش۔ کوئی افیمی۔ مگر چائے بھی انہی قسم کی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ کاش دنیا اپنے خوراک اور لباس کو میں اس سادگی کو اختیار رکھے۔ جس کی بنیاد خدا کے مرسلین نے اپنے طرز رہائش کے نمونہ کے ساتھ ہمیشہ رکھی ہے۔ آج زمانے اور پھر بالخصوص عیسائی اقوام میں اس قدر تکلف ہو گیا ہے۔ کہ یردن کے کنارے پر مچھلیاں بھون کر کھانے والا یسوع مسیح اگر آج صاحب لوگوں کے کسی ٹی پارٹی یعنی چائے کی دعوت میں آ جائے تو یقیناً ایک دیوانہ فیثو سمجھا جا کر فوراً وہاں سے باہر نکالا جائے۔

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم بامسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے۔ میں نے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں کوئی ملزمات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ظن کریں کہ اخبار کو پر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ بعد اس کے عوض پہلے صفحہ پر تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔

مسیح کون تھا

(منقول از کتاب پادری سیوج صاحب)

(مترجمہ لالہ رگھو ناتھ سہائے)

اب میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے خدا ہونے کے متعلق ہمارا کیا اعتقاد ہے۔ میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس وقت میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کرتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ تمام یونیٹیرین (موحدین) یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح انسان تھا۔ وہ ہماری ہی طرح انسان پیدا ہوا۔ اور ہماری ہی طرح مرا۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ کہ وہ محض انسان ہی تھا۔ کیونکہ میں محض انسانیت کی فضیلت بزرگی اور گہرائی کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں ہوں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مسیح ہمارے جیسا انسان نہ تھا۔ کیونکہ شکسپیر سقراط۔ ڈینٹی۔ وغیرہ ہمارے جیسے اشخاص نہ تھے۔ مسیح میں اور ہم میں کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہے۔ کہ اس کا فہم اور ادراک نہایت اعلیٰ تھا۔ اس کو بہت سے قدرتی عطیے حاصل تھے۔ اور وہ دنیا اور اپنے زمانے پر بہت زبردست اثر ڈال سکتا تھا۔ اس عقیدے سے کہ مسیح انسان تھا کسی طرح پر مسیح کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ اس سے نسل انسان کی فضیلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جب تک مسیح کو انسانوں سے بڑھ کر درجہ نہ دیں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ دراصل انسان کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ صفات تھیں جن کا ہونا ہم سب میں ممکن ہے۔ جب میں انجیل کے شروع میں مسیح کی پیدائش بچپن اور زندگی کا حال پڑھتا ہوں۔ تو میں اس بیان کو نیک بچوں کی ہمدردی اور انسانیت کے سوائے کسی کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا۔ اگر اس کے بھائی یہ جانتے ہوتے کہ وہ خدا ہے اور اس کی پیدائش ہی قانون قدرت کے برخلاف یعنی غیر معمولی طور پر ہوئی ہے۔ تو یہ کب ممکن تھا۔ کہ وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اگر اس کی ماں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میری گود میں اس تمام کون و مکان کا مالک خداوند تعالیٰ ہے۔ تو یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اسے پیش از وقت بڑھتا ہوا اور غیر معمولی ترقی کرتا ہوا دیکھ کر متعجب نہ ہوتی۔ اور کیا وہ اسے بارہ برس کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ عبادت خانہ میں رات بھر اکیلا چھوڑتے وقت نہ ڈرتی۔ میں یہ حالات پڑھ کر یہ یقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود اس کی ماں مریم کو موجودہ زمانے کی اور ماؤں کی طرح سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا ایک پیارا اور عجیب بچہ ہے

جس طرح اب لاتے ہین

(۱۴) ان پر ظلم نہین کیا جاویگا

(۱۵) ان سے زمانہ جاہلیت کے خون کا بدلہ نہین لیا جائیگا

(۱۶)۔ جزیہ جوان سے لیا جائیگا۔ اس کے لئے محصل کے پاس خود سے جانا نہیں پڑیگا

(۱۷) ان سے عشر نہیں لیا جائے گا

(۱۸) ان کے ملک مین فوج نہ بھیجی جاویگی

یہ کتاب ۳۱۲ صفحوں پر چھپی ہے۔ اور قیمت ؏ رکھی گئی ہے۔ اور مصنف سے یا قادیان مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے ملسکتی ہے۔ قیمت اگرچہ مصنف کی محنت اور اخراجات کے لحاظ سے بہت نہ ہو۔ تاہم اگر کم رکھی جاتی ہے۔ تو غالباً زیادہ تعداد اس سے فائدہ اٹھا سکتی۔ میرے نزدیک مناسب ہوگا۔ کہ قیمت ایک روپے سے زائد ہرگز نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ تو اس سے بھی کم رکھی جاوے۔ تاہم مین سفارش کرتا ہون۔ کہ جمیع احمدی برادران اسی کی خریداری مین مدد فرماوین۔

قدسیہ جنتری سنہ ۱۳۲۳ھ

منشی محمد صدیق صاحب ساکن پیرزلین پوسٹ عمر کمار ہی تھرپئی نے سال ہجری کے مطابق ایک جنتری شایع کی ہے۔ جو عمدہ کاغذ پر اور خوشخط چالیس صفحے پر چھپی ہے جنتری علاوہ اسلام۔ عیسائی اور ہندی تاریخ کے اسلامی واقعات طلوع وغروب آفتاب روزانہ مطابق اوقات مدراس وبمبئی اور دیگر چند مفید باتین مثلاً اسلامی واقعات رمضان المبارک کی سحری اور افطار کا وقت وغیرہ۔ درج ہین۔ باوجود ان صفات کے یہ جنتری مفت تقسیم کی گئی ہے۔

اقتباس واختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کو باغ مین پڑھا

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۔ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔

ترجمہ۔ جن لوگون کے لئے ہماری طرف سے وعدہ نیک ہو چکا ہے۔ ہم ان کے لئے مقدر کر چکے ہین کہ وہ اس دوزخ سے دور رہین گے۔ بلکہ اس کی آواز بھی نہ سنین گے اور وہ اپنے دل کی آرزون کے مطابق ہمیشہ لذات کو حاصل کرتے رہین گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو آخری دنون مین ہوگی۔ انہین غمگین نہ کریگی۔ فرشتے انہین ملین گے۔ اور کہین گے کہ یہی وہ دن ہے۔ جس کا تمہین وعدہ دیا گیا تھا۔ جس دن لپیٹا جائیگا۔ آسمان جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ طومار لکھے ہوئے کاغذون کا۔ جیسا پہلی دفعہ ہم نے پیدا کیا تھا۔ ویسا ہی ہم دوبارہ کرنے والے ہین۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم ضرور پورا کرنے والے ہین۔ تحقیق زبور مین نصائح کے بعد ہم نے یہ بات لکھ دی۔ کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہی ہون گے۔ اس مین ایک ایسی بات ہے۔ جو فرمان بردار بندون کو مطلب تک پہنچا دیتی ہے۔ اور تجھے ہم نے عالمون کے واسطے رحمت کر کے بھیجا ہے

یہ اللہ تعالےٰ کی عادت ہے اور سنت قدیمہ ہے کہ ہر ایک مامور کے وقت ایک قیامت برپا ہوتی ہے۔ ہر ایک مامور کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف قسم کی قیامت بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر ہوتی ضرور ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک بھاری قیامت ہوتی تھی۔ دوزخ سخت تپا یا گیا تھا۔ جس کی آگ نے منکرین کو کھا لیا تھا۔ اسی طرح حضرت نوح کے وقت اور حضرت موسیٰ کے وقت قیامت واقع ہوئی تھی۔ ویسا ہی آخری زمانہ مین ایک بے نظیر قیامت کے واقع ہونے کا وعدہ تمام کتب سماوی مین اور بالخصوص قرآن شریف مین دیا گیا ہے۔ یہ قیامت سب سے بڑھکر اور بے نظیر ہے۔ کیونکہ پہلی قیامتین مختص المقام تھین اور ان کا اثر جلد ختم ہو جاتا تھا۔ لیکن آخری زمانہ کا مہدی اور مسیح خاتم ولایت اور خاتم سلسلہ محمدیت ہے اور اس کی دعوت تمام دنیا مین پہلی ہے۔ وہ خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کے زمانہ کی قیامت بھی نہایت وسیع ہے۔ خدا کی باتین عجیب ہین اور سعادتمند فراست کے نور کے ساتھ دیکھ لیتا ہے۔ خدا نے پہلے سے ہی ایسی راہین طیار کر دی ہین۔ کہ مسیح موعود تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ پہنچا سکے۔ خدا نے محض اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان بہم پہنچائے ہین۔ جو ضروری تھے۔ اگر ڈاک تار۔ ریل۔ اور چھاپہ خانہ نہ ہوتا۔ تو آج سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ اس وقت ہوتا۔ لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ کل دنیوی کا ایک مجمع کر دیا ہے۔ بالخصوص ہندوستان مین تو مذاہب اس طرح جمع ہو گئے ہین۔ جس طرح پہلوانون کا دنگل ہوتا ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی نبی پر اعتراض کرتا ہے۔ ساٹھ کروڑ سے زیادہ کتب اسلام کی تردید مین لکھی گئی ہے خدا نے اشاعت کو کمال تک پہنچانے کے واسطے مطبع جاری کرا دیا۔ تھوڑے عرصہ مین ایک کتاب چھپ کر ہزار در ہزار کی تعداد تمام اطراف واکناف مین شایع ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کو سہل کر دیا ہے۔ تاکہ پہلے کی مانند وہ خاص قوم تک محدود نہ رہے۔ آج ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے ہین۔ تو چوبیس گھنٹہ کے اندر پنجاب کے کونون تک ہزار ہا ہزار آدمی اس کے گواہ بن جاتے ہین۔ گذشتہ باتین تو قصون کے رنگ مین رہ گئی ہین۔ مگر ان نشانون کے لئے تاریکی کا وقت نہین آسکتا۔ جب پیشگوئی کی گئی۔ کہ لیکھرام خدا تعالیٰ کے انتقام کی آگ سے بھسم کیا جائیگا۔ تو خود آریون اور ان کے اخبار نے لاکھون لاکھ کانون تک اس نبوت کو پہنچا دیا۔ عداوت اور ضد۔ بے ایمانی اور کفر کے راہ سے کوئی اس سلسلہ پاک کیطرف اس کے قتل کو منسوب کرے تو کرے۔ لیکن کیا کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ پیشگوئی نہیں کی گئی تھی۔ یا یہ کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ اسی طرح آتھم کیمتعلق پہلے سے پیشگوئی نہایت کثرت کے ساتھ شایع ہوئی۔ اور اسی طرح مقدمات کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیان شائع ہوئین۔ یہ باتین نہایت مبارک ہین۔ پران کے لئے جوان سے فائدہ اٹھائین۔ لیکن جو لوگ ان سے فائدہ نہین اٹھاتے ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے عجائبات دکھاتا ہے۔ لیکن جب دنیا ان سے فائدہ نہین اٹھاتی۔ تو وہ اپنی قدرت کا پھر نکالتا ہے۔ اور اس کا قہر قیامت کی شکل مین نمودار ہوتا ہے۔ خدا نے ہر زمانہ مین قیامت کے ساتھ منکرین کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن وہی قیامت مومنین کے واسطے ہمیشہ نجات کا موجب ہوتی ہے۔ آخری زمانہ مین یاجوج ماجوج کے ایک بڑے بھاری فتنہ کی خبر دیگئی ہے لیکن ایک گروہ ہے جس کو خدا نے ایسے فتنون سے محفوظ رکھا ہے یہی وہ گروہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى الخ یہ گروہ خدا تعالیٰ کی نگاہ مین سعید اور راست گو ہو انکو یاجوج ماجوج کی آگ کی تپش نہ پہنچیگی۔ یہ لوگ اپنی من مانی مراد کو پائین گے۔ ہلاکتون کی قیامت سے نجات پائین گے۔ پرسون کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے نزدیک کسی کا ایمان خالص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور اسکے واسطے کچھ مابہ الامتیاز اور خارق عادت علامات پیدا کر دیتا ہے۔ مگر خدا کی حکومت بڑی باتمیز ہی۔ کچے اور عہد توڑنے والے کے ساتھ اس کا معاملہ وہ نہین ہوتا۔ جو ایک شجاع اور راست باز کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب یہی قیامت کا وقت ہے اور مومنون کیواسطے۔ خدا کے مسیح نے ایک کشتی مہیا کی ہے۔ مگر خوف کی بات یہ ہے۔ کہ ہم نہین جانتے کہ ہم ہی اس مین سوار ہونیوالون مین سے ہین یا نہین ہین۔ خدا کا مسیح بار بار فرمایا کرتا ہے کہ خدا کے وعدے جو میرے ساتھ ہین۔ وہ سب سچے ہین اور ہونے والے ہین مگر مین نہین جانتا کہ کن لوگون پر یہ وعدے پورے ہونیوالے ہین جو اس شرط سے ملتے ہین یا ہم لوگ آنیوالے ہین۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ لباس تقویٰ پہنین۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بزم احمدیہ

اخبار بدر کی بہتری کی ایک تجویز

مخدومی اخویم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد نے اخبار بدر کی ترقی اور بہتری کے متعلق نہایت توجہ اور ہمدردی سے ایک خط مجھے لکھا ہے جسکو بتمام وکمال اخبار میں درج کر کے احباب سے اسکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں۔ شیخ صاحب کی اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا خود مجھے بھی فکر ہے گویا انکا میرے خیال کے ساتھ توارد ہو گیا ہے۔ لیکن اس قسم کی باتیں توسیع اشاعت پر منحصر ہیں۔ اگر احباب توجہ کر کے اس اخبار کی تعداد بہم پہنچا دیں اور اسے پرچہ کو کوئی تین ہزار تک پہنچ جاوے تو یہ امر کوئی مشکل نہیں ہے۔ یہ ایسا اخبار ہو جاوے کہ قوم کو اسکے بعد کسی غیر قومی اخبار کی مطلقاً ضرورت نہ رہے۔ اور ہر طرح کی ضروری باتیں اور خبریں اس میں درج ہو جاویں۔ مگر سر دست تو بسبب کمی اشاعت کے یہ حال ہے کہ ہر ماہ آمد سے کچھ زیادہ خرچ ہے۔ میں ایسا اوقات تعجب کرتا ہوں کہ برادرم میاں معراج الدین صاحب باوجود اپنے سارے روپے کو خیرباد کہنے کے جو برادر مرحوم محمد افضل کے زمانہ میں انکی مدد کے لئے اخبار کے لئے دیا تھا اب پھر یہ بار گراں اپنی گردن پر رکھ لیا ہے۔ اگر ایک دینی خدمت کا جوش انکی سینہ میں نہ ہوتا تو وہ ہرگز اس میں ہاتھ نہ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔ اب میں اس خط کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے:

مکرمی مفتی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحیثیت خریدار ہونے اخبار "بدر" کے میری رائے یہ ہے کہ پہلے صفحہ بدر پر حضرت صاحب کا اشتہار بیعت معہ شرائط و استغفار کے جو مرحوم محمد افضل صاحب شائع کیا کرتے تھے بہت ضروری ہے۔ اس سے مخالفین کو اخبار پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن شرائط پر مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اور جسقدر اسکی اشاعت ہو اور کی جاوے سلسلہ کی اشاعت کے لیے بہت مفید ہے۔ اشعار میں عقیدہ اسلامی مفصل آ جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جنکی نظر اس صفحہ پر پڑیگی پتا لگ جاوے گا۔ کہ احمدی جماعت اصلی معنوں میں مسلمان کہلانیکی مستحق ہے۔ چونکہ بہت سے احباب نے اسکی ضرورت کو تسلیم بھی کیا ہے جیسا کہ آپکے نوٹ مندرجہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے آپ اسکو ضرور درج فرمایا کریں۔ لیکن میں ایک دو اور ضرورتیں آپ کے اخبار میں چاہتا ہوں پوری کرائی جاویں۔

(۱) اس اشتہار کے بدلے آپ اخبار کا ایک صفحہ اور زیادہ کر دیویں اور اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع فرما دیں۔ تاکہ جن لوگوں کو شرائط بیعت پڑھنے کی بار بار ضرورت نہ ہو وہ کافی مضامین ہفتہ میں پڑھ سکیں۔

(۲) ولایتی ڈاک کا کالم اور اخبارات و خطوط وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اسکی طرف آپکی توجہ زیادہ ہونی چاہیے اور جو خطوط وقتاً فوقتاً یورپ و امریکہ میں مختلف اشخاص کو لکھتے رہتے ہیں انکا ترجمہ معہ جواب درج ہونا چاہیے۔ اس سے آپکی مساعی جمیلہ کا پتا لگنے کے علاوہ جو جوابات یورپ و امریکہ سے آتے ہیں ان سے پتا لگ سکتا ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ اسلام کے دائرہ میں آنے کے لیے کہاں تک طیار ہیں یا کہاں تک انکو مذہب سے دلچسپی ہے۔

(۳) علاوہ اس کے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھنے کے بعد جو خیالات مختلف اخباروں میں اس سلسلہ کے متعلق ظاہر ہوئے ہیں انکا درج کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ میری یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی تو ایک بڑی فائل مولوی محمد علی صاحب مخدومی کے پاس اس قسم کی دیکھی تھی جسمیں مختلف خطوط انگریزوں کے اور اخباروں کے جمع تھے۔ لیکن پبلک پر انکا حال اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہوا۔ عام طور پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ نے یورپ و امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے کیا کام کیا ہے اس سے پبلک کا اطمینان اور رجحان اس سلسلہ کی طرف بہت بڑھ جاوے گا میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ان خطوط کے شائع کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ کام بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور الحکم اخبار میں بھی اس امر کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ آپ اپنے خطوط و جوابات سے اس سلسلہ کو شروع کر کے ہمیں ممنون احسان فرماوینگے۔

(۴) آپ کا اخبار ایسا ہونا چاہیے کہ احمدی جماعت کے لوگوں کو دوسرے اردو اخباروں کے خریدنے کی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے اخبار میں خبروں کے کالموں کو وسعت دیوینگے جو ملکی اور پولیٹیکل اور تمدنی معاملات پر مبنی ہوں۔ اسکے لیے آپ سول ملٹری اور پائنیر وغیرہ انگریزی اخباروں سے مدد لے سکتے ہیں۔ گویا یہ حصہ اخبار بدر کا پیسہ اخبار، الوطن وکیل۔ چودھویں صدی کی ضرورت کو معدوم کر دے گا اور بہت سے احمدی جوان اخباروں کی خریداری بڑی خوشی سے زائد قیمت دینے پر طیار ہو جاوینگے۔ موجودہ صورت میں سوائے احمدیہ سلسلہ کے اور کوئی خبر درج نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ حجم اخبار کا بڑھ جاوے لیکن آپ کا اخبار تمام جزئیات پر حاوی ہونیکی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہو جاوے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے نیاز نامہ پر غور فرماوینگے اور اپنے پروپرائٹر صاحب کو بھی مشورہ میں شریک فرما کر ان امور پر مطلب رائے لیوینگے۔ میں بشرط زندگی ستمبر میں حاضر خدمت ہو کر زبانی بھی عرض کروں گا میرے لائق اگر کاروبار متعلقہ ہوں تو مطلع فرماویں اور دعا فرماتے رہا کریں بخدمت جمیع بزرگان ملت السلام علیکم عرض کر دیویں۔

نور احمد از ایبٹ آباد

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں۔

برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ انکے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کیے وہ سب اسجگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں اور ہمکو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہمکو مل گیا ہے اور اسواسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا مختصر عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

خریداران اخبار

بروقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں بغیر اسکے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک رجسٹرڈ ایل نمبر ہوتا ہے وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریداران کا نمبر نہیں ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہیے کہ اپنا نمبر دیا کریں اور نمبر تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتا پورا اور صحیح لکھا کریں اور ڈاک خانہ کا نام لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

[illegible]۔ غرض دارالامان میں | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸ | [illegible]

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۸ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۳ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۸ ۔ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۰

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صد روپے سالانہ عطا کرتے ہیں۔ عام قیمت سالانہ ۲ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادیں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر ۔ قادیان ۔ اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمده از مادریم — هم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مهر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن

هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم هر آبے که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست

آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آں نه از خود از همان جائے بود

ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

مقتدائے قول او در جان ماست — هر چه زو ثابت شود ایمان ماست

هم ملائک وان خبرهائے معاد — هر چه گفت آں مرسل رب العباد

آں همه از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او همه حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین

بر همه از جان و دل ایمان ماست — هر که انکارے کند از اشقیا است

یکدم و دوری ازانها روشن هستا — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ **دوئم** یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ **سوئم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا ۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خدمتگارانہ ...

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۹ - جون ۱۹۰۵ء - انّی معک ومع اھلک ومع کل من احبّک - میں تیرے ساتھ ہوں - اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں - اور ان سب کے ساتھ ہوں - جو تجھ سے پیار کرتے ہیں

۱۳ - جون ۱۹۰۵ء - صبح - ایک کاغذ دکھایا گیا - جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں - ان کو نہ نظم کہہ سکتے ہیں - نہ نثر کچھ ملا جلا سا تھا - وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا - میں نے پانچوں سطروں کو پڑھا - مگر اُٹھتے لکھتے ایک سطر یاد رہی اور وہ اس طرح تھی -

تو در منزل ما چو بار بار آئی خدا [illegible] ابرِ رحمت بارید یا نے

اس کے معنے دونوں طرح ہو سکتے ہیں - ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا - یا نہ برسایا - یعنی ضرور برسایا - اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہے - اور اس طرح یہ معنے ہونگے کہ خدا ہی خود ابر رحمت ہے - کیا وہ برسایا نہ برسا

اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ جو انسان بار بار دُعا کرتا ہے - گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے - اور آخر کار خدا اس کی سنتا ہے -

ڈائیری

۳ جون ۱۹۰۵ء عاجز راقم کی لڑکی سعیدہ بیگم بعمر تین سال آٹھ ماہ بعارضۂ ام الصبیان فوت ہوئی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت باغ میں جنازہ پڑھا - اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا اولاد جو پہلے مرتی ہے - وہ فرط ہوتی ہے - حضرت عائشہ رضی نے رسول کریمؐ سے عرض کی تھی - کہ جس کی کوئی اولاد نہیں مرتی وہ کیا کرے گا - فرمایا - میں اپنی اُمت کا فرط ہوں - فرمایا آپ صبر کریں - اللہ تعالیٰ چاہے گا - تو اس کے عوض میں لڑکا دے گا - صبر تو خواہ مخواہ کرنا ہی پڑتا ہے - لڑکیوں کے معاملات بھی مشکل ہوتے ہیں - الخیر فی ما وقع

فرمایا - لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کہنے میں انسان اپنی کمزوری کا اظہار کرتا ہے - کہ میں تو چاہتا ہوں - کہ یہ کام کروں - لیکن خدا نے توفیق دی - تو امید ہے - کہ کر سکوں گا"

فرمایا - جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں - اور بارش کا وقت آجاتا ہے - ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے - نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے - جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے - تو خدا کی ذات بھی غنی ہے - ہر ایک اُمت اس وقت تک قائم رہتی ہے - جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے - ایمان کی جڑ بھی نماز ہے - بعض بے وقوف کہتے ہیں - کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے - اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں - مگر تم کو تو حاجت ہے - کہ خدا تمہاری طرف توجہ کرے - خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں - نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے - اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے -

فرمایا - یہ اخبار (الحکم و بدر) ہمارے دو بازو ہیں - الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے ہیں اور گواہ بنتے ہیں

فرمایا - روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں - روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے - نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے - اس واسطے وہ افضل ہے - روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں - مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے - لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے - اس میں کوئی شامل نہیں -

۱۱ - جون ۱۹۰۵ء - فرمایا - ایک شخص نے اعتراض کیا ہے - کہ زلزلے کے واسطے جب تک تاریخ نہ ہو - تب تک یہ پیشگوئی کچھ نہیں -

فرمایا - اس کا جواب یہ ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے - کہ بغتۃً - یعنی یہ واقعہ اچانک ہونے والا ہے - جب کہ کسی کو بھی خبر نہ ہو گی - اس واسطے اب تاریخ کا سوال بے فائدہ ہے - اللہ تعالیٰ اگر تاریخ بتلا دے - تو یہ امر پہلے الہام کے مخالف ہو گا - علاوہ اس کے خدا چاہتا ہے کہ نیکوں کو بچائے اور بدوں کو ہلاک کرے اگر وقت اور تاریخ بتلائی جائے - تو ہر ایک شریر سے شریر اپنے واسطے بچاؤ کا سامان کر سکتا ہے - اگر وقت کے نہ بتلانے سے پیش گوئی قابل اعتراض ہو جاتی ہے - تو پھر تو قرآن شریف کی تو پیش گوئیوں کا بھی یہی حال ہے - وہاں بھی اس قسم کے لوگوں نے اعتراض کیا تھا - کہ متٰی ھذا الوعد - یہ وعدہ کب پورا ہو گا - ہمیں وقت اور تاریخ بتلاؤ - مگر بات یہ ہے - کہ وعید کی پیش گوئیوں میں تعین نہیں ہوتا - ورنہ کافر بھی بھاگ کر بچ جائے

فرمایا - ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ حوادث اور زلزلے تو آیا ہی کرتے ہیں - پھر یہ پیش گوئی کیا ہوئی - قیامت تک زلزلے اور حادثے تو کوئی نہ کوئی آتے ہی رہیں گے - اس کا جواب یہ ہے - کہ اس پیش گوئی میں صریح الفاظ ہیں - کہ یہ امر ہماری تائید میں اور ہماری زندگی میں ہونے والا ہے - جس کو اس زمانہ کے لوگ دیکھیں گے - اور پھر تخصیص یہ ہے - کہ یہ حادثہ ایسا سخت ہو گا - جس کو کسی نے پہلے دیکھا نہ تھا

فرمایا - ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا - ایک کافر کا شعر ہے - جو آپ کو الہام ہوا - تو پھر یہ معجزہ کس طرح سے ہوا - تو اس کا یہ جواب ہے - کہ اول تو خود قرآن شریف کی آیات مثلاً فتبارک اللہ احسن الخالقین قبل وحی قرآن ایک دوسرے کے منہ پر یہ الفاظ جاری تھے - چنانچہ یہی بات ابن ابی سرح کے واسطے موجب ارتداد ہوئی دوم - یہ الفاظ جس شاعر کے ہیں - وہ کافر نہ تھا - بلکہ مسلمان ہو گیا تھا - سوم - اصل بات یہ ہے - کہ یہ الفاظ جب تک ایک شاعر کے شعر کے طور پر تھے - تب تک ان میں کوئی معجزہ نہ تھا - لیکن جب خدا نے اپنی وحی کے لئے ان کو استعمال فرمایا - تب یہ معجزہ بن گئے - پہلے تو یہ ایک گذشتہ قصہ تھا مگر اب کلام الٰہی اور ایک پیش گوئی اور معجزہ بن گیا

فرمایا - کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں میں کچھ اشعار لکھ رہا تھا - اور گھر کے قریب ہی سوئے ہوئے تھے - کہ اچانک وہ اٹھے - اور انکی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے ع

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت

ہم نے اس الہامی مصرعہ کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے

کسی نے ذکر کیا ہے - کہ عیسائیوں نے تثلیث پر چند رسالے نکالے ہیں - اور اب تثلیث کا نام ثالوث رکھا ہے - فرمایا - یہ زمانہ ہی ان کے ثالوث کا فیصلہ کر جائے گا

کچھ تبرکات کا ذکر تھا - فرمایا - تبرکات کا ہونا مسلمانوں کے آثار میں پایا جاتا ہے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ایک شخص کو دیئے تھے - ہمیں الہام ہوا ہے - کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے -

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲ جون ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اسلام کو دیگر مذاہب پر کیا فوقیت ہے

چند روز سے حضرت کے اہل بیت کی طبیعت ناساز تھی - بہت کرب اور تکلیف تھی - بخار بھی تھا - سر درد بھی اور دیگر عوارض بھی تھے - اب بفضل الٰہی آرام ہے - کل حضرت فرماتے تھے - کہ اس قدر تکلیف اور گھبراہٹ کے وقت جب کہ کوئی دوائی فائدہ نہ دیتی تھی - میں دعا کی طرف متوجہ ہوا - دعا کرتا تھا - کہ الہام ہوا - اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ - تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے - اور قریب ہے - کہ وہ مجھے راہ دکھلائے گا - فرمایا - اس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا - کہ اب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا - اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ بتلا دے گا - چنانچہ اسی وقت دل میں یہ بات ڈالی گئی - کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے - اس طرف توجہ کرنی چاہیئے - اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی - چنانچہ مولوی صاحب کے ساتھ ذکر کیا گیا - انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا - جگر پر ضماد کیا - تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام کر دیا - اور ایسی راحت ہوئی - کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی - اس طرح خدا تعالےٰ کی تازہ وحی ہم روز سنتے ہیں - اور اس کو پورا ہوتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں رات دن خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے فضل نمودار ہو رہے ہیں - اس وقت سے میرے دل میں ایک اثر ہے - اور میں دیکھتا ہوں - کہ باوجود ان بیماریوں اور تکلیفوں کے جن میں میں رات دن گرفتار ہوں - اپنے ایمان میں ایک سرور اور دل میں ایک تازگی پاتا ہوں - اس زندگی میں اصل مقصود خدا تعالےٰ کا پانا - اور اس کی رضا کا حاصل کرنا ہے - لوگوں نے اس کے بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں ایجاد کئے مگر وہ ایک ادر حقیقی بات جو کل تمام منازل سلوک طے کرا کر اس مقام مطلوب تک پہنچا دے - وہ ایک ہی تھی یعنی خدا تعالےٰ کے مکالمہ سے مشرف ہونا یا ایسے برگزید انسان کی معیت اختیار کرنا جو مکلم اللہ ہو - مگر بدقسمتی سے اس اصل محکم کو ترک کیا گیا - علمائے کلام نے علم کلام کی کتابوں میں اور حامیان دین نے عقاید کی کتابوں میں (دیکھو عقاید نسفی اور اس کی امثال) اس سے انکار کر دیا - کہ الہام بھی کوئی حجت ہو سکتا ہے - اور کوئی بحث اس پر نہیں کی - کہ کوئی شخص خدا کے مکالمہ سے شرف ہو سکتا ہے مفسرین کا گروہ بھی محجوبوں کا گروہ ثابت ہوا - ان میں کوئی بھی اس طرف نہیں گیا - کہ انعمت علیھم کے معنے ہی کیا ہیں انہی پر کثافت پر کدورت پر حجاب کتابوں کا مدارس اور رواج ہوا - اس کا لازم نتیجہ یہ ہوا - کہ قوم کی قوم بگڑ گئی - اور ان کے ہاتھ میں خشک بے مزا ایمان رہ گیا - اہل اللہ کی کتابوں اور ملفوظات کی طرف تھوڑے لوگوں نے توجہ کی - آج یہ شور قیامت جو رسل اللہ کے خلاف برپا ہے - ان ہی نامعقول کتابوں کے مطالعہ اور تدریس کا نتیجہ ہے - ان دنوں میں مخالفان اسلام - یہود و نصاریٰ اور ملاحدہ کے ساتھ علماء نے بحثیں بھی کیں - مگر اکثر بنا ان کی بحثوں کی الزامی جوابوں یا خشک جوابوں پہ تھی - اصل مابہ الامتیاز اور امر فارق بین الاسلام والباطل کسی نے پیش نہیں کیا یہ کبھی کسی نے نہ کہا - کہ اسلام کے برکات سے ہے - کہ انسان قرآن کریم خدا سے ہمکلامی کا شرف پاتا ہے - یہ عجیب اصل ہمارے امام علیہ السلام نے پیش کی ہے جس سے باطل کا استیصال کر دیا ہے - میں قربان جاؤں قرآن تعلیم پر - اور اس کی نظم پر - کہ اس کا نور عجیب باتوں کی طرف راہ نمائی کرتا ہے - ایک سورۃ فاتحہ کو دیکھو - اور اس کی نظم کی طرف دھیان کرو - اور اس دعا کی طرف توجہ کرو جو ہم کو سکھلائی گئی ہے - کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ - یعنی وہی برکات اور ثمرات ہمیں بھی عطاء فرما - جو تو ان لوگوں کو عطا کر چکا ہے - جن کو پہلے تو نے انعام عطا فرمائے - قرآن شریف میں یہ دعا کیوں سکھلائی گئی تھی - اسی واسطے کہ ہر زمانہ میں خدا کے وجود کو خدا کے کلام کے ساتھ ثابت کیا جائے دنیا اس اصل کو جو تمام انبیاء کی نبوت اور رسالت کا خلاصہ اور لب لباب تھا - بالکل بھول گئی تھی - بلکہ اس کو ایک ناممکن امر سمجھا گیا تھا - درحقیقت کس قدر احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام اور مسلمانوں پر ہے - جس نے اسلام کی آج لاج رکھ لی - اس حقیقی برکت کی نسبت دعویٰ کر کے جو اسلام کا مایہ ناز تھی - ایک قسم کا انکار ہو رہا تھا - اور لوگ ان امور کو گذشتہ قصے مانتے تھے - ہزار سال سے الہام دوستی اور معاملہ اللہ سے - مگر آج اس نے تمام دنیا کی قوموں کو پکار کر کہہ دیا ہے - کہ اسلام میں ایک خصوصیت ہے - اور یہ خصوصیت وہی ہے - جو تمام انبیاء کو عطا کی گئی تھی - آج حضرت حجۃ اللہ نے یہ دعویٰ کر کے تمام مرسلین الٰہی کی عزت رکھ لی ہے - کہ جس معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کی قرآن میں مذکور ہیں وہ بطور قصے کے نہیں - ان کی زندگی اور صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سب معجزات مجھے دئے گئے ہیں - اور میں دکھا سکتا ہوں - کہ لفاظیاں کچھ چیز نہیں - جب تک کہ ان میں حقائق اور معانی نہ ہوں - محبوب اللہ بننے کے ثمرات ہونے چاہئیں - اور خدا کے فضل کے نشانات ظاہر دکھانے چاہئیں اب دیکھنا چاہیئے - کہ یہ گم شدہ سچائی دنیا میں کس نے پھر زندہ کر دی - ساری دنیا مل کر اگر اس خدا کے پیارے کی تحمید کرے اور اس پر صلواۃ بھیجے - تو پھر بھی اس کے احسان سے ہرگز عہدہ برآ نہ ہو سکے - انسان کی زندگی کا اصل منشا یہی ہے - کہ خدا مل جاوے - اور وہ خود بول کر ثبوت دے - کہ میں ہوں اب کیسا افسوس ہوگا - جو صرف گذشتہ باتوں کا حوالہ دیا جائے یہ کیسے ماتم اور رونے کی بات کی ہے - کہ سنی شیعہ مقلد غیر مقلد - ہر ایک گروہ اور فرقہ نے یہ اقرار کر لیا ہے - کہ خدا ہے تو سہی - بولتا نہیں - قرآن شریف ماننے میں نے کہ ایسا کلمہ بولنا دہریت سے بڑھکر بدی ہے - مگر خدا نے بڑا فضل و احسان کیا - کہ تمام انبیاء کا ایک نمونہ ہمارے درمیان بھیجا - جس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے - جو ہم ہر روز پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں - اور ان باتوں کا اثر ہمارے اعمال پر پڑتا ہے - دل میں صفائی اور نیکی بڑھتی ہے - اللہ تعالےٰ کی ہیبت جلوت اور سطوت دل پر غالب ہوتی جاتی ہے - اب ہمیں معلوم ہوا - کہ ہمارا خدا ایک قادر مصرف متصرف بحکم ما یرید - طاقتور خدا ہے - کیسے بدبخت ہیں - وہ جو اس سے بے خبر ہیں - اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس فضل کا شکر گذار بنائے اور اپنی محبت عطا کرے - اور ان لوگوں میں سے بنائے - جن کے واسطے صراط الذین انعمت علیھم کی پاک آیت نازل ہوئی ہے -

آمین

ضروری اطلاع

خریداران بدر سے گذارش ہے - کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں - تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا - جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملتا ہے - لہٰذا التماس ہے - کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

مینجر

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کے واسطے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شائع ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اے یلداز لب است رو تو مرا	بہتر ز ہزار خلد کوئے تو مرا
از مصلحتے دگر زنے بیم لیک	ہر لحظہ نگاہ ہست سوئے تو مرا
بر عزت من اگر کسے حملہ کند	صبر است طریق ہمچو خوئے تو مرا
من چیستم و چہ عزتم ہست مگر	جنگ است ز بہر آبروئے تو مرا

ایک صاحب محمد اکرام اللہ نام نے روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ - مئی ۱۹۰۵ء میں میرے ان اشتہارات کی نسبت جن میں اول دفعہ اور دوئم دفعہ کے زلزلے کی نسبت پیشگوئیاں ہیں۔ کچھ اعتراض شائع کئے ہیں۔ اور میرے خیال میں وہ اعتراضات صرف تعصب کی وجہ سے نہیں ہیں۔ بلکہ ناسمجھی اور نہایت درجہ کی ناواقفیت بھی ان کا موجب ہے۔ قوم کی حالت پر اسی وجہ سے مجھے رونا آتا ہے کہ اعتراض کرنے کے وقت کچھ تدبر نہیں کرتے۔ اور جنون کی طرح ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ یا خود نمائی کی وجہ سے یہ شوق دامن گیر ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح معترض بن کر ہم بھی اول درجہ کے مخالفوں میں جگہ ملجائے۔ یا کم از کم لائق اور اہل علم متصور ہوں۔ مگر بجائے لائق کہلانے کے خود اپنے ہاتھ سے اپنی پردہ دری کرتے ہیں۔ اب اہل انصاف اعتراضات کو سنیں۔ اور ان کے جوابات پر غور کر کے دیکھیں۔ کہ کیا ایسے اعتراضات کوئی منصف مزاج جس کو کچھ بھی عقل اور دین سے حصہ ملا ہے۔ کر سکتا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ اول خود دھوکا کھاتے ہیں۔ اور پھر لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور اس جاہلیت کا سارا باعث وہ جلا ہوا تعصب ہے۔ کہ جو جہنم کی آگ اپنے اندر رکھتا ہے

خلاصہ اعتراض - اول قولہ - اب ہم مرزا صاحب کے قول سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں خود لکھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی قابل وقعت چیز نہیں بلکہ مہمل اور ناقابل التفات ہے۔ الجواب - واضح ہو کہ معترض نے اس جگہ وہ میری عبارت پیش کی ہے۔ کہ جو میں نے انجیل متی کی ایک پیشگوئی پر جو کہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ ازالہ اوہام میں لکھی ہے۔ اور اس جگہ کافی ہوگا۔ کہ وہی عبارت زلزلہ کی نسبت جو انجیل متی میں حضرت مسیح کے نام پر منسوب ہے جس کو میں نے ازالہ اوہام میں نقل کیا ہے۔ پبلک کے سامنے پیش کر دی جائے۔ اور پھر وہ عبارتیں جو میری پیشگوئیوں میں دونوں زلزلوں کی نسبت بذریعہ اشتہارات شائع ہو چکی ہیں۔ بالمقابل اس جگہ لکھ دی جائیں۔ تا ناظرین خود سمجھ لیں کہ کیا ان دونوں پیشگوئیوں کی ایک ہی صورت ہے۔ یا ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ اور کیا میری پیشگوئی میں بھی زلزلہ کی نسبت صرف معمولی الفاظ ہیں۔ جو ہر ایک زلزلہ پر صادق آ سکتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل متی کے الفاظ ہیں۔ یا میری پیشگوئی فوق العادت زلزلہ کی خبر دیتی ہے۔ اور اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ جس سرزمین میں حضرت مسیح تھے یعنی ملک شام میں اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے۔ کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کشمیر میں عادتاً ہمیشہ طاعون بھی اس ملک میں آیا کرتی ہے۔ پس اس ملک کے لئے یہ اعجوبہ نہیں ہے۔ کہ اس میں زلزلہ آوے۔ یا طاعون پیدا ہو۔ بلکہ کوئی بڑا زلزلہ بھی آنا عجیب بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے بھی پہلے اس میں زلزلے آچکے ہیں۔ اور ان کی زندگی میں بھی ہمیشہ سخت اور نرم زلزلے آتے رہے ہیں۔ پھر معمولی بات کی نسبت پیشگوئی کیا ہوگی۔ مگر ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ کہ یہ زلزلہ جسکی نسبت پیشگوئی میں نے کی تھی اس ملک کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ ایک انہونی اور فوق العادت بات تھی۔ جس کو تمام ملک کے رہنے والوں نے فوق العادت قرار دیا۔ بلکہ نمونہ قیامت سمجھا۔ اور تمام محقق انگریزوں نے بھی یہی گواہی دی۔ اور تاریخ پنجاب بھی یہی شہادت دیتی ہے۔ اور نیز پرانی عمارتیں جو قریباً سولہ سو برس سے محفوظ چلی آئیں۔ بزبان حال یہی شہادت دے رہی ہیں۔ مگر سب کو معلوم ہے۔ کہ ملک شام میں تو اس کثرت سے زلزلے آتے ہیں۔ کہ جب وہ پیشگوئی حضرت مسیح کی لکھی گئی۔ تو غالباً اس وقت بھی کوئی زلزلہ آ رہا ہوگا۔

اب ہم ذیل میں وہ پیشگوئی لکھتے ہیں۔ جو زلزلے کی نسبت انجیل متی میں لکھی گئی ہے۔ جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے

قوم قوم پر اور بادشاہت پر بادشاہت پر چڑھ آویگی۔ اور کال اور مری پڑے گی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آویں گے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴۔ یہی پیشگوئی ہے۔ جسکی نسبت میں نے ازالہ اوہام میں وہ عبارت لکھی ہے۔ جو معترض نے اخبار مذکور کے صفحہ پانچ ۵ کالم اول سطر چھبیس ۲۶ میں درج کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑیگی۔ لڑائیاں ہونگی۔ قحط پڑیں گے معترض صاحب میری اس عبارت کو لکھ کر اس سے یہ بات نکالتے ہیں۔ کہ گویا میں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کرنا کوئی قابل وقعت چیز نہیں۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس عبارت سے میرا یہ مدعا نہیں ہے۔ جو معترض نے سمجھا ہے۔ بلکہ یہ غرض یہ ہے۔ کہ معمولی طور پر ایک بات کو پیش کرنا جسمیں کوئی اعجوبہ نہیں اور جس میں کوئی فوق العادت امر نہیں۔ پیشگوئی کے مفہوم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر کوئی پیشگوئی کرے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہونگی تو یہ پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہو جایا کرتی ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ پیشگوئی کرے۔ کہ اب کی دفعہ برسات کے دنوں میں اس قدر بارشیں ہوں گی۔ کہ زمین میں سے چشمے جاری ہو جائیں گے۔ اور کوئیں پر ہو کر نہروں کی طرح بہنے لگیں گے اور گذشتہ سو برس میں ایسی بارش کی کوئی نظیر نہیں ہوگی۔ تو اس کا نام ضرور ایک امر خارق عادت اور پیشگوئی رکھا جائے گا۔ سو اسی اصول کے لحاظ سے میں نے انجیل متی باب ۲۴ کی پیشگوئی پر اعتراض کیا تھا۔ کہ صرف اتنا کہدینا۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ خاص کر اس ملک میں جس میں ہمیشہ زلزلے آیا کرتے ہیں۔ بلکہ سخت زلزلے بھی آتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے۔ جس کا نام پیشگوئی رکھا جائے۔ یا اس کو ایک امر خارق عادت ٹھہرایا جائے۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ان میرے اشتہارات میں بھی جو میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کے طور پر ملک میں شائع کئے ایسی ہی معمولی خبر پائی جاتی ہے جس میں کوئی امر خارق عادت نہیں اگر درحقیقت ایسا ہی ہے۔ تو پھر زلزلہ کی نسبت میری پیشگوئی بھی ایک معمولی بات ہوگی۔ زلزلہ کی نسبت میرے اشتہارات کے الفاظ یہ ہیں۔ یکم مئی ۱۹۰۴ء میں مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی تھی۔ جس کو میں نے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دیا تھا۔ عفت الدیار محلھا و مقامھا۔ یعنی اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائے گا۔ اس کی وہ عمارتیں جو عارضی سکونت کی جگہ ہیں۔ اور وہ عمارتیں جو مستقل سکونت کی جگہ ہیں دونوں نابود ہو جائیں گی۔ اور ان کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ اور الدیار پر جو الف لام ہے۔ وہ دلالت کرتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے علم اس ملک میں سے وہ خاص خاص جگہیں ہیں۔ جن پر یہ تباہی آئے گی۔ اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہیں۔ جو زمین سے برابر ہو جائیں گے۔ یہ کس قدر فوق العادت پیشگوئی اور کس شد و مد سے اس میں آئندہ واقعہ کا ذکر ہے۔ جس کی نظیر سولہ سو برس تک بھی اس ملک میں نظر نہیں پائی جاتی چنانچہ انگریزی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ بڑے بڑے طبقات الارض کے محقق اس ملک کی نسبت - یہ فوق العادت واقعہ قرار دیتے ہیں۔ یہانتک کہ یورپ کے بڑے بڑے محققوں کی شہادت سے شائع ہو چکا

ہے۔ کہ سولہ سو برس تک بھی پنجاب میں اس زلزلہ کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور تمام اخبارین اس مضمون سے بھری پڑی ہیں کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت تھا۔ پس جبکہ اس وحی الٰہی میں جو میرے پر ہوئی۔ یہ فوق العادت مضمون ہے۔ کہ اس حادثہ سے عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائے گا۔ تو پھر نہایت افسوس ہے۔ کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کو جو ایک ملک کے تباہ ہونے کی خبر دیتی ہے۔ انجیل کی ایک معمولی خبر کے برابر ٹھہرایا جائے۔ جو زلزلے آئیں گے اور وہ بھی اس ملک میں جو زلزلوں کا گھر ہے۔ کیا کسی پیشگوئی کے اس سے زیادہ الفاظ ڈرانے والے ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک منصف مزاج خود سوچ لے۔ کہ کیا اس ملک پنجاب کے لئے زلزلہ کی پیشگوئی کے الفاظ اس سے زیادہ فوق العادت ہو سکتے ہیں۔ جو وحی ربانی عفت الدیار محلہا ومقامہا میں پائے جاتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایک حصہ ملک کا ایسا تباہ ہو جائے گا۔ کہ اس کی عمارتیں تمام نابود ہو جائیں گی۔ نہ سرائیں باقی رہیں گی۔ نہ مستقل سکونت کی جگہ اس جگہ ادنیٰ عربی دان بھی الدیار کے الف لام کو ذہن میں رکھ کر سمجھ سکتا ہے۔ کہ الدیار سے ایک حصہ اس ملک کا مراد ہے۔ اور عفت کے لفظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ اس حصہ ملک کے سب مکانات گر جائیں گے۔ نابود ہو جائیں گے ناپدید ہو جائیں گے*۔ پس کوئی مجھکو سمجھا دے۔ کہ اس ملک کے لئے ایسا واقعہ پہلے اس سے کب پیش آیا تھا۔ ورنہ ایمانداری سے بعید ہے۔ کہ انسان بیحیا ہو کر جھوٹ بولے اور اس خدا کا خوف نہ کرے۔ جس کا ہاتھ ہر ایک وقت سزا دینے پر قادر ہے۔ اور پھر اشتہار الوصیت میں جو ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء میں زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا۔ یہ عبارت درج ہے۔ اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں۔ بطور کشف میں نے دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی الہام ہوا۔ کہ **موتا موتی لگ رہی ہے**۔ اب سوچو۔ کہ کیا ایک آئندہ واقعہ کی ان الفاظ سے پیشگوئی کرنا کہ وہ نمونہ قیامت ہوگا۔ اور شور قیامت اس سے برپا ہوگا۔ وہ پیشگوئی اس پیشگوئی سے مساوی ہو سکتی ہے جو معمولی الفاظ میں کہا جائے۔ جو زلزلے آویں گے۔ خاصکر شام جیسے ملک میں جو اکثر زلزلوں اور طاعون کی جگہ ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا خوف ہو۔ تو خدا تعالےٰ کی پیشگوئی کے انکار میں اس قدر دلیری

یہ میرے پر حملہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ پر حملہ ہے۔ جس کا وہ کلام ہے۔ اور یہ کہنا۔ کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا یہ لبید بن ربیعہ کے ایک بیت کا پہلا مصرعہ ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ پر گستاخانہ حملہ ہے۔ وہ ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبید ہو۔ یا کوئی اور ہو اسی کی توفیق سے شعر بھی بنتا ہے۔ پس اگر اس نے ایک شخص کے کلام کو بطور وحی القا کر دیا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یہ بھی در اصل ایک انسان کا کلام تھا۔ یعنی عبداللہ بن ابی سرح کا جو ابتداء میں قرآن شریف کی بعض آیات کا کاتب بھی تھا۔ پھر مرتد ہو گیا۔ وہی کلام اس کا بعینہٖ کی مینشی کے فرقان مجید میں نازل ہو گیا۔ اور یہ وحی الٰہی کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا اس کے حروف قرآن شریف کی آیت موصوفہ کے حروف سے بھی زیادہ نہیں ہیں۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین سے بلکہ اس کے اکیس۲۱ حرف ہیں۔ مگر آیت قرآنی کے بائیس۲۲ حرف۔ پھر معترض کا اس وحی الٰہی پر یہ کہاوت سنانا کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھانمتی نے کنبہ جوڑا* اس کو ذرا سوچنا چاہیئے۔ کہ اس نے درحقیقت قرآن شریف پر حملہ کرکے اپنی عاقبت درست کر لی ہے۔ اور قرآن شریف میں صرف یہی وحی نہیں جو اس بات کا نمونہ ہو۔ جو وہ پہلے انسانی کلام تھا۔ اور پھر اس سے خدا تعالےٰ کی وحی کا توارد ہوا۔ بلکہ بہت سے ایسے نمونے پیش ہو سکتے ہیں۔ جہاں انسانی کلام سے خدا تعالےٰ کے کلام کا توارد ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف کو بہت جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے توارد ہوا ہے۔ جس سے علماء بے خبر نہیں ہیں۔ اور جن کی نسبت ایک بڑی فہرست پیش ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض در اصل قرآن شریف سے منکر ہے۔ ورنہ ایسا گستاخی اور بے ادبی کا کلمہ ہرگز اس کے منہ پر نہ آتا۔ کیا کوئی مومن ایسا اعتراض کسی پر کر سکتا ہے؟ کہ وہ اعتراض بعینہٖ قرآن شریف پر آتا ہو۔ نعوذ باللہ ہرگز نہیں۔

پھر معترض کا پیشگوئی عفت الدیار پر ایک یہ بھی اعتراض ہے۔ کہ عفت کا لفظ جو ماضی کا صیغہ ہے۔ اس کا ترجمہ مضارع کے معنوں میں کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ ماضی کے معنوں میں کرنا چاہیئے تھا۔ اس اعتراض کے ساتھ معترض نے بہت شوخی دکھلائی ہے۔ گویا مخالفانہ حملہ میں اس کو بھاری کامیابی ہوئی ہے۔ اب ہم اس کی کس کس دھوکا دہی کو ظاہر کریں۔ جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو*۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظیریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ واذ قال اللہ یا عیسےٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ الخ قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علیٰ سرر متقابلین۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ونادیٰ اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے تبت یدا ابی لھب وتب ما اغنیٰ عنہ مالہ وما کسب اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علیٰ ربھم۔ قال الیس ھذا بالحق۔ قالوا بلیٰ وربنا۔ اب معترض صاحب فرما دیں کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہیں۔ یا مضارع کے اور اگر ماضی کے صیغے ہیں۔ تو ان کے معنے اس جگہ مضارع کے ہیں۔ یا ماضی کے۔ جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے۔ کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر حملہ نہیں۔ بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہو گیا۔ گویا وہ صرف ونحو جو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جا بجا غلطیاں کھائیں۔ اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھدیا

پھر اس کے ساتھ آپ کا ایک اور اعتراض بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا میں زلزلہ کا لفظ کہاں ہے۔ افسوس اس معترض کو یہ معلوم نہیں کہ مقصود بالذات تو پیشگوئی کا اسی قدر مفہوم ہے۔ جو الفاظ سے

---

* اگر کسی کو ان معنوں میں شک ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ کسی مخالف عربی دان کو قسم دیکر پوچھ لے۔ کہ کیا اس الہام عفت الدیار میں عمارتوں کا گرنا نابود ہو جانا اور ایسے مکانات کا گرنا جو عارضی آمد و رفت کے لئے مقرر ہوتے ہیں جیسا کہ ہر سال اور کانگڑہ کے پہاڑ کی ماتاں والی دیوی کا مندر یا دائمی بود و باش کے مکانات کا گرنا ثابت نہیں ہوتا؟ ظاہر ہے کہ ایسے کھلے طور پر مرنا ثابت ہوتا ہے۔ جس سے آگے توضیح کی ضرورت نہیں۔ منہ

* اگرچہ گناہ ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں۔ مگر نہایت درجہ کا لعنتی وہ شخص ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک کلام پر اعتراض کرے۔ جاہل جلدی سے اور گستاخی سے اور خوش ہو کر خدا تعالیٰ کے کلام پر اعتراض کرتا ہے۔ اور اس قدوس سے لڑتا ہے مگر وہ مر جاتا۔ تو اس سے بہتر تھا۔ منہ۔

* مثلاً جس شخص کو بہت سی زہر قاتل دیگئی ہو۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں تو مر گیا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مر گیا ماضی کا صیغہ ہے۔ مضارع کا صیغہ نہیں ہے۔ اس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ میں مر جاؤنگا اور مثلاً ایک وکیل جس کو ایک قوی اور کھلی کھلی نظیر فیصلہ چیف کورٹ کی اپنے مؤکل کے حق میں مل گئی ہے۔ وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ بس اب ہم نے فتح پالی حالانکہ مقدمہ ابھی زیر تجویز ہے کوئی فیصلہ نہیں لکھا گیا۔ پس مطلب اس کا یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم یقیناً فتح پائینگے اسی لئے وہ مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ منہ

احمدیہ

ظاہر ہوتا ہے۔ سو اس قدر سمجھنا کافی ہے کہ ایک حصہ ملک پر بڑی تباہی آئے گی۔ اس جگہ دانا خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ مکانات کا نابود ہونا بذریعہ زلزلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ یہ عظیم الشان ملک کی تباہی اور شہروں اور مکانات کا نابود ہو جانا کسی اور ذریعہ سے ظہور میں آوے۔ مگر تب بھی بہر حال یہ پیشگوئی سچی ثابت ہو گی۔ اور چونکہ سنت اللہ کے موافق اس تباہی کو زلزلہ پر دلالت التزامی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا ضروری نہ تھا۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ بعض کم فہم جن کی فطرت نادانی اور تعصب کی معجون ہے۔ ایسا اعتراض بھی کریں گے اس لئے اس نے زلزلہ کا لفظ بھی تصریح لکھ دیا۔ دیکھو پرچہ الحکم مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء اور اگرچہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی پیشگوئی سے الگ کر کے جو اس سے پہلے شایع ہو چکی ہے۔ صرف اس قدر بتاتی ہے۔ کہ اس ملک کے بعض حصے تباہ ہو جائیں گے۔ اور سخت تباہی آئے گی۔ اور عمارات نابود ہو جائیں گی۔ اور بستیاں کالعدم ہو جائیں گی۔ اور یہ نہیں بتلاتی۔ کہ کس خاص ذریعے سے یہ تباہیاں وقوع میں آئیں گی۔ لیکن جو شخص سوچے گا۔ کہ شہر اور بستیاں کس ذریعے سے زمین میں دھنسا کرتی ہیں۔ اور یکدفعہ عمارتیں کیونکر گر جاتی ہیں۔ وہ اس پیشگوئی کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی پڑھے گا۔ جو اسی پرچہ میں پانچ ماہ پہلے شایع ہو چکی ہے جس کے یہ لفظ ہیں۔ کہ زلزلہ کا دھکا۔ وہ ایسا اعتراض کرنے سے حیا کرے گا۔ کہ پیشگوئی میں زلزلہ کا ذکر نہیں۔ ہاں ہم یہ اب بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مَن کَانَ فِی ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ٭ لہذا ممکن تھا۔ کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی۔ جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی۔ مگر ظاہر عبارت بہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے۔ پس دراصل اس پیشگوئی کا حلقہ وسیع تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ کی رو سے بھی اس کو پورا کر دیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیش گوئی کے کسی اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں لیکن بہر حال وہ امر خارق عادت ہو گا۔ جس کی نسبت یہ پیش گوئی ہے۔ چنانچہ یہی زلزلہ جس نے اس قدر پنجاب میں نقصان پہنچایا اس کی نسبت تحقیقات کی رو سے سول ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ سولہ سو برس تک اس ملک پنجاب میں ایسا کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ پس یہ پیش گوئی بلاشبہ اوّل درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسباب طبعیہ سے ظاہر ہوں۔ جو ایسی تباہیوں کے موجب ہو جائیں۔ جو خارق عادت ہوں۔ پس اگر اس کو پیشگوئی کے کسی حصہ میں زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا تب بھی یہ عظیم الشان نشان تھا۔ کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی میں ایک خارق عادت تباہی مکانوں اور جگہوں کی ہے۔ جو بے مثل ہے۔ زلزلہ سے ہو۔ یا کسی اور وجہ سے۔ پس جبکہ یہ شہادت مل چکی۔ کہ سولہ سو برس تک اس تباہی کی نظیر ملک پنجاب میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ تو یہ پیشگوئی ایک معمولی امر نہ رہا۔ جو صرف انسانی اٹکل سے ہو سکتا ہے

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

سوامی دیانند سرستی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے۔ معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا۔ کہ اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں ہیں۔ لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ رہتا ہے۔ کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہیں۔ اب سوامی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک ہو۔ تو بالمواجہ بحث کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس بارے میں سوامی صاحب کا خط بھی آیا۔ اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بحث بالمواجہ ہم کو بسر و چشم منظور ہے۔ کاش سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے۔ کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کر دیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے۔ کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلےٰ کہ تین صاحب ان میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے۔ قرار پاوے گا۔ اوّل تقریر کرنے کا ہمارا حق ہو گا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہو گا۔ اور بحث ختم ہو جائیں گی۔ ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے۔ کہ کیوں سوامی صاحب اور اور دہندوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ایسی بحث اور اعتراض کا جواب نہیں دیتے۔ جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔ اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا جواب مشتہر نہ کیا۔ تو بس یہ سمجھو۔ کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہیں۔ اور مکت پایوں کی واپسی میں جو جو مفاسد ہیں۔ مضمون مشمولہ منضمہ اس اعلان میں درج ہیں۔ ناظرین پڑھیں۔ اور انصاف فرماویں

المعلن

مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۔ ۱۰ - جون ۱۸۷۸ء

درخواست دُعا

برادران منشی محمد یوسف صاحب و خواجہ ظفر حسین صاحب متعلمان اسپیل اسسٹنٹ کلاس کا اخیری امتحان ۱۲ - جون ۱۹۰۵ء کو شروع ہے۔ لہذا جملہ ناظرین احباب بالخصوص قوم احمدی کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ ہر دو برادران کی کامیابی کے لئے درگاہ ایزد متعال میں دعا فرمائی جاوے

میرا بچہ۔ اور بیوی اور چھوٹی لڑکی بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انکی صحت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انکو صحت روحانی اور جسمانی عطا فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بنا دے۔ مفتی فضل الرحمان۔ قادیان

مسماۃ جیون بیگم صاحبہ خریدار بدر کی والدہ ماجدہ صاحبہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ احمدی احباب کے خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرما کر ان کے لئے نماز جنازہ میں مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ موضع ملا تحصیل ڈسکہ۔ سیالکوٹ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

نشان زلزلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات کو بوقت صبح چار مرتبہ زلزلہ یہاں پر آیا۔ مگر اس قادر مطلق نے جل جلالہ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ پہلی مرتبہ تین بجے ۳۰ منٹ دوسری مرتبہ ۴ بجے ۱۵ منٹ۔ تیسری مرتبہ ۴ بجے ۴۵ منٹ چوتھی مرتبہ ۵ بجے ۱۵ منٹ کے بعد۔ مگر پہلی مرتبہ سب سے زیادہ حرکت ہوئی۔ چارپائی یکدم ہلنی شروع ہو گئی۔ لوگ خدا خدا کر کے چارپائی سے اتر پڑے۔ صبح کی روشنی دیکھنے سے لوگوں کو خوشی حاصل ہوئی

آپ کا نیاز مند سردار خاں۔ ضلع جہلم۔ ملک پور ہریا

انصار بدر

برادر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر اکوہ نے کئی ایک خریدار پیدا کرنے کی سعی کی ہے اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے ٭ ٭ ٭ خواجہ کرم داد صاحب جموں نے کئی خریدار بدر کیلئے اپنی کمال کوشش اور ہمت سے عنایت کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ انکو جزائے خیر دیوے۔ اور دینی خدمت کے بجا لانے کی توفیق عطا فرماوے۔ نیز آپ نے آئندہ کے لئے فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ میں اور بھی خریدار بدر پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہم ان کے اس مستقل

٭ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہو گا۔ یعنی جس کو خدا کا دیدار اس جگہ نہیں اسجگہ بھی نہیں۔ اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جو بیچارے جسمانی طور پر اس جہان میں اندھے ہیں۔ وہ دوسرے جہان میں بھی اندھے ہی ہوں گے۔ پس یہ استعارہ ہے۔ کہ جاہل کا نام اندھا رکھا گیا۔ منہ

فرشتوں کا پہرہ

ایک مبارک فال

۱۴ - جون ۱۹۰۵ء - کی رات کو میاں احمد نور افغان نے باغ کے اندر کیمپ مسیح موعودؑ کے گرد پہرہ دیتے ہوئے ایک چور پکڑا - چور قریب کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ ہے - موٹا تازہ جوان - کم از کم پانچ چھ من اس کا وزن ہوگا - لنگوٹا کسے ہوئے بدن پر تیل ملکر اور ایک بڑا چھرا ہاتھ میں لئے ہوئے معلوم نہیں کس کس ہدارا دے کے ساتھ اندہیری رات کے وقت باغ کے اندر آگھسا - اگرچہ رات کے وقت باغ کے اندر اور باہر پہرہ ہوتا ہے - تاہم پہرہ والا ایک ہی وقت میں سب طرف نگاہ نہیں ڈال سکتا - چور خود ہوشیار ہو کر ایسی طرف سے آتا ہے - جہاں سے اس کا بچاؤ ہو - رات کی تاریکی - اس پر گنجان درختوں کی گنجائش پھر باہر نکلکر کھلا میدان - ایک مضبوط طاقتور جوان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا تھے - کہ وہ اپنا بچاؤ کر کے بے خبر نکل جاتا - اور اگر کسی کو خبر بھی ہو - تو ایسی طرح بھاگے - کہ کوئی پکڑ نہ سکے - مگر اس میں خدا کی ایک حکمت تھی - کہ باوجود اس قدر سامانوں کے ایک احمد نور نے اتنے بڑے شیطان کو پکڑ کر اس طرح جکڑ دیا - جس طرح شیر کے پنجے میں ایک بکری آجاتی ہے - اور وہ حکمت یہ تھی - کہ آج سے ٹھیک ۴۸ دن پہلے اسی باغ میں اور اسی جگہ جہاں یہ واقع ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس عاجز کو بلا کر فرمایا تھا - کہ آج رات ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے - کہ میں رات کو اٹھا ہوں - پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے - پھر میں آگے جاتا ہوں - کہ پہرے والوں کو دیکھوں - تو میں کہتا ہوں - یا کوئی کہہ رہا ہے - کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں - اس رؤیا کا حضرت مسیح امام کو علیہ السلام نے کئی مجلسوں میں ذکر کیا - چنانچہ یہ رؤیا - خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے ۲۷ - اپریل ۱۹۰۵ء کے اسی اخبار کے پہلے صفحے پر ٹھیک انہیں الفاظ میں درج کی گئی تھی - اور آج ۴۸ دن کے بعد اس کا ظہور ہوا - خدا نے اپنے فرشتوں کے پہرے کا ایک نمونہ دکھایا - چور کا آنا اور پکڑا جانا ممکن ہے - کہ کوئی کہہ دے - کہ ایک معمولی واقع ہے - مگر کیا ۴۸ دن پہلے کی خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق ہونا بھی ایک معمولی بات ہے؟ مرسلان الٰہی کی صحبت ایک نعمت عظمٰے ہے - جس کی قدر صرف ان لوگوں کو ہو سکتی ہے - جو رضائے الٰہی کے بھوکے اور پیاسے اور منہاج نبوت سے آگاہ ہیں - وہ نادان جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے واسطے اندر ہی اندر کمیٹیاں کرتے ہیں - اور چوروں کی طرح منصوبے باندھتے ہیں اور سمجھتے ہیں - کہ ان کے گمان خفیہ کارروائیوں کی ظلمات میں ایسے پوشیدہ ہیں - کہ وہ خدا کے مسیح پر اپنا کاری وار کرنے کا یقین رکھتے ہیں - انہیں چاہیئے - کہ اس چور کے قصے سے عبرت لے کر اپنا چوری کا پیشہ چھوڑ دیویں اور فرشتوں کے پہرے سے ڈریں - ورنہ یہاں جیل خانہ ہے اور وہاں جہنم - ہمیں ضرورت نہیں - کہ اس جگہ ہم ایسے چوروں کا نام لیں ع - مرا د ما نصیحت بود - کردیم

ہر ایک شخص اپنے دل میں خود سوچ لے گا - لیکن اگر کوئی شوقین بہرحال ایسے چوروں کو دیکھنا چاہتا ہے - تو وہ ہمارے اس آرٹیکل کے شائع ہونے تک صبر کرے مثل مشہور ہے - "چور کی داڑھی میں تنکا" - خود بخود کوئی نہ کوئی بول اٹھیگا -

مفید اخبار و دلچسپ معلومات مع ضروری مسائل

ہوتی آئی ہے - برادر کریم بخش صاحب نت بوتالہ سے تحریر فرماتے ہیں - کہ ایک زمیندار نے مولوی لوگوں کے بہکانے پر یہ تجویز کی - اور سب لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا - کہ احمدیوں کا پانی بند کر دو - اور تنور سے ان کو روٹی نہ لگانے دو - وغیرہ وغیرہ ہر طرح سے دکھ دو - اس زور شور کی مخالفت سے ہمیں تو کوئی تکلیف نہ ہوئی نہ ظاہری نہ باطنی - اور وہ زمیندار ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء کو بخار سے بیمار ہو کر ۳۰ - مئی ۱۹۰۵ء کو اپنا ہی روٹی پانی ہمیشہ کے واسطے بند کرا کر قبر میں داخل ہوا -

آجکل کئی ایک جگہ سے احمدی احباب کے خطوط موصول ہو رہے ہیں - کہ ہمارے شہروں اور گاؤں کے رہنے والوں نے احمدی جماعت کے مخالف ملاّن وغیرہم کے بہکانے سے ہمیں کنوئیں سے پانی بھرنا بند کر دیا ہے اور ماشکیوں کو روک دیا ہے - اور علیٰ ہٰذا القیاس تکالیف پہنچانے کی نکمی کوششیں کرتے رہتے ہیں - افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے - کہ ہمارے مخالف جو صرف ہم سے ہی مخالفت نہیں کرتے - بلکہ خدا کے دشمن ہیں - کہ اس نے کیوں مرزا صاحب کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا - احمدی جماعت کے لوگوں کو حتی الوسع اپنی نفسانی خواہشات اور بیجا تعصب اور ضد سے اذیتیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں - لیکن نادان نہیں سوچتے - کہ ایک طرف تو ہم ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف ہماری مخالفت ہماری کوششوں اور ارادوں کے برعکس نتیجہ نکالتی ہے کہ ہم دن بدن ہلاک ہوتے ہوجاتے ہیں - اور ان کو خداوند کریم دن بدن نمایاں ترقی دے رہا ہے - جو کہ ان کے دلوں کو درانتی کی طرح کاٹتی جاتی ہے - جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہو رہا ہے - اور یہ نہیں سمجھتے - کہ خدا سچائی کو اس وقت دنیا میں پھیلا رہا ہے - اور کذب کو تباہ کر رہا ہے - خواہ کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں - بہرحال جبکہ ان لوگوں نے ہم کو نرالے طریق سے تنگ کرنا شروع کیا ہے - اس واسطے خداوند کریم بھی نرالے ہی طریقوں سے ان کو ہلاک کرے گا - اے نادانو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور خدا کے ساتھ جنگ کرنے سے باز آجاؤ - خوب جان لو - کہ اب وہ وقت بالکل قریب آگیا ہے - کہ راستباز اور کاذب میں خدا فرق پیدا کر دے - ان تمہاری زمینی تدبیروں سے کیا ہو سکتا ہے - خدا کی آسمانی تدبیریں خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں - وہ اپنے راستباز اور صادق بندے کے لئے ساری دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے - اور اس کے اور اس کے اصحاب کے لئے آسمان سے پانی اور طعام اتار سکتا ہے ایمان چاہیئے اور خدا پر توکل - دیکھو ابن مریم کی قوم کے لئے خدا نے آسمان سے طعام نازل فرمایا - لیکن افسوس - کہ بدبخت قوم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا - اے ناسمجھو اس وقت بھی تم میں ابن مریم ثانی موجود ہے - اور خدا اس کے اور اس کے احباب کے لئے بھی آسمان سے رحمت کا پانی اور جسم و روح کے لئے غذا نازل فرما رہا ہے - پس تم فائدہ اٹھاؤ - اس واقعہ سے خصوصاً اس گاؤں کے رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی ضروری ہے - ورنہ یاد رکھیں - کہ خدا کا عذاب اس وقت آسمان پر بھڑک رہا ہے - بدبخت وہ جو خدا کے ان کرشموں سے فائدہ نہ اٹھائے - اور مبارک وہ جو خدا کے رسول کا ساتھ دے - والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

خدا کی تازہ وحی

۱۶ - جون ۱۹۰۵ء قبل از نماز صبح - میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو نہایت قار رنگ میں ہے وہ بہت بری حالت میں ہے اور اس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں کوئی زیور نہیں اور نہایت ردی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوا ہے اس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے نماز عید کا وقت ہے میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کیلئے وضو کروں کچھ گھبری سی ساتھ ہی میں نیچے جا کر میں لوٹا لیا جلدی اسلئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقع نہ ملے پس میں جلدی کے سبب لوٹے کو ہاتھ میں لیا اور پیشاب کے لئے چادر اوڑھ لی اور باہر نکلا جب میں اس کے برابر آیا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی لعنۃ اللہ علی الکاذبین ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ اس پر لعنت پڑی آفت پڑی" - اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں ڈھیر کی طرح بیٹھی ہے فقط - - - نوٹ - یہ وہی عورت معلوم ہوتی ہے جس کی نسبت اسی اخبار

رسید زر

جب سے مطبع کا چارج ہمارے پاس آیا ہے۔ جب ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء تک مفصلہ ذیل رقوم بابت چندہ اخبار بدر ہم کو وصول ہوئی ہیں اگر کسی صاحب کی قیمت درج نہ ہوئی ہو۔ تو فوراً مطلع فرماویں تاکہ بعدین محاسبہ میں دقت نہ پڑے۔ جن اصحاب نے محمد افضل مرحوم کی وفات کے قریب ان کے نام منی آرڈر کئے تھے۔ وہ ہمیں نہیں ملے۔ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ایسے اصحاب کو چاہیئے۔ کہ صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کو خط لکھدیں۔ کہ ان کا بھیجا ہوا روپیہ قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کو دیدیا جائے۔ کیونکہ وہ روپیہ قیمت اخبار کا ہے۔ اور برادر مرحوم کا ذاتی روپیہ نہیں ہے۔ — مینیجر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	مقام
۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء	—	احمد الدین کمپونڈر	ایران	عا
″	—	میاں اللہ رکھا	سندگا	عا
۱۴ ″	۱۷۰	حکیم محی الدین	چونیاں	عا
۱۵ ″	۱۶۵	میاں بخش وسندی	گوجرانوالہ	عا
۲۴ ″	۷۸۱	عبد الرحمٰن احمدی	کپورتھلہ	عہ
۲۴ ″	۳۱۲	محمد الٰہی صاحب	کوہاٹ	سے
۲۴ ″	۱۲۷	نصیر احمد ولد شیخ ...	چکر ...	عا
۲۴ ″	۳۷۵	منشی گلاب الدین	رہتاس	۳
۲۵ ″	۹۶	محمد ابراہیم صاحب	کراچی	عہ
۲۵ ″	۶۹	بابو خیر الدین صاحب	کوہاٹ	سے
۲۶ ″	۲۱۹	میاں محمد بن محمد خلیل	بمبئی	عا
″	۱۵۰	صاحب دین صاحب	تہال	عا
″	۶۱	اللہ رکھا صاحب	کھیوڑہ	عا
″	۶۸۰	بابو غلام حسین صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	عا
۲ مئی	۱۲۵	عبد اللہ ولد غلام نبی	ملتان	عا
″	۴۳۶	انور حسین خان صاحب	شاہ آباد	عہ
″	۴۴۴	ابو النصر آہ دہلوی	بمبئی اعانت ۸	عا
″	۲۲۷	منصب علی شاہ صاحب	پہلور	عا
″	۱۶۳	نذیر الدین صاحب	بہاموصہ اعانت	عہ
″	۵۹۵	خدا بخش صاحب	راولپنڈی ٹکٹ	۱۰
″	۱۳۱	صفدر حسین صاحب	چکرہٹہ	عا
″	۲۳۴	فتح الدین صاحب	پالم پور	عا
″	۲۰۴	میاں عبد اللہ صاحب	شکار	عا
۸ ″	—	میراں بخش صاحب معرفت حکیم فضیلت		عن
۹ ″	۴۲۸	مہر الدین و احمد الدین صاحب	چنڈیاں	عا
۱۰ ″	۱۶۱	ترکی شاہ صاحب	حیدرآباد	عا

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۰ مئی ۱۹۰۵ء	۱۷۱	خان محمد ڈپٹی انسپکٹر	پہلور	عا
″	۴۲	قاضی محمد اکبر صاحب	پہلور	عا
۱۱ ″	۲۹	دوست خان صاحب	قلات	عا
۱۲ ″	۲۶	چودھری اکبر علی خان صاحب	تلونڈی	عا
۱۲ ″	۲۵	منشی مولا بخش صاحب	سنگھوں	عا
″	۵۵	محمد منظور الٰہی صاحب	بھٹنڈہ	عہ
″	۱۴	عزیز احمد خان صاحب	شاہ آباد	عا
″	۳۲	چودھری غلام حسین	چونڈہ	عا
″	۴۶	مرزا ظہور بیگ صاحب	شاہجہانپور	عا
۱۵ ″	[illegible]	خدا بخش صاحب	ڈیٹری ریلوے	عا
″	۳۰	مرزا محمد شفیع صاحب	بھٹنڈہ	عا
۱۷ ″	۵۴	میاں سراج الدین صاحب	اٹاوہ	للعہ
″	۴	عبد الواحد صاحب خانساماں	بنارس	عہ
۲۰ ″	۶۱	منشی عبد الخالق صاحب	کوٹلہ مغلاں	سے
″	۶۱۶	منشی ولی محمد صاحب	ڈیرہ غازیخان	سے
″	۴۲	منشی فیاض علی صاحب	کپورتھلہ	عہ
″	۲۰	سیٹھ محمد اسماعیل صاحب آدم	بمبئی	عا
۲۱ ″	۶۶۶	سردار خان صاحب	کپورتھلہ	عا
۲۳ ″	۱۴	مہتمم کتب خانہ	سکندرآباد دکن	عا
۲۵ ″	۲۴	شیخ ضیاء اللہ صاحب	مانسہرہ	عا
″	۳۵	گلاب الدین صاحب	رہتاس	عا

تعبیر الرؤیا

بعد نماز جمعہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اکونہ ضلع بہرائچ نے اپنا رؤیا حضرت کے آگے عرض خدمت کیا "کہ رات میں نے حضورؑ کی زیارت عالم رؤیا میں کی۔ اور حضورؑ نے دست خاص سے کچھ مٹھائی کی قسم سے جس میں گری وغیرہ ملی ہوئی تھی۔ مجھے عنایت فرمایا میں اُسے دیکھ رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔ حضرت میں نے اُسے کھایا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ شکر کرو۔ مل تو گیا"

ایک اور رؤیا۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ میں نے ایک اور دیکھا تھا۔ "حضور چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب حضور کے پاس بیٹھے کسی کتاب میں سے کچھ سنا رہے ہیں۔ میں جونہی سامنے آیا۔ حضور نے فرمایا "دیا شنکر ہے"۔ مفتی صاحب نے عرض کی۔ حضور عبد الرحیم ہے"۔ حضرت مجھے دیا شنکر کیوں کہا گیا؟ فرمایا۔ رحمت الٰہی کا نشان ہے

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سُنیں برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہوگئے اُنکے ایام بیماری میں اور اُنکے وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر میں بہت سا تنہ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرملے سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام اُن کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے سے وہ اُن کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کرکے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر

براھین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین عمر۔ لاہور۔ نو لکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں مل سکتی ہیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۰۸

چشم بکشا و ببین روئے خلائق
[چو]گوہم با تو گراز چہاد رقادیان بینی

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۂ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۱۱ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۹

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں۔ عام قیمت سالانہ ۳ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادیں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک واز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آنہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکدم دوری ازاں عالی جناب
ترد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

کوئی دو تین ماہ کا الہام ہے جو پہلے غلطی سے درج نہیں ہوا "بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے اسی تیرسے وہ آپ مارا جاوے"

۱۹ جون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہو گئے تھے اسی جگہ یا غیر ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا "خدا نے اُسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح" یعنی اُسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اسکو خدا نے اچھا کر دیا مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ایک صاحب برکت اور صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں +

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّیِّبُ

۲۰ جون ۱۹۰۵ء۔ قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار حاضر خدمت ہوئے۔ چند روز ہوئے قاضی صاحب کا لڑکا چند روز کی عمر پاکر فوت ہو چکا ہے۔ اسپر فرمایا جو بچہ مرجاتا ہے وہ فرط ہے انسان کو عاقبت کیلیے بطور ذخیرہ جا بیٹے ہیں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دیسکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ انکو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہانتک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بنجاوے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نیت صحیح پیدا کرنی چاہیے ورنہ اولاد ہی عبث ہے دنیا میں ایک بیہودہ رسم چلی ہوئی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اسقدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اُسکی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اُسکی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں اُن میں انسان کو چاہیے کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے +

ایک بیمار اور اُسکے علاج کا ذکر تھا۔ **فرمایا** ہر ایک مرض تقدیر الٰہی کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مرض ہٹ جاتا ہے۔

ایک مدرسے کے متعلق فنڈ کا تذکرہ تھا **فرمایا** خدا تعالیٰ سمیع و علیم ہے اُس سے دُعا کرتے رہو خدا برکت دیگا اس رمز کا سمجھنا ایمانداری ہے +

۱۴ جون ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص ہمارے ملنے کے واسطے آیا اُسکے معالجہ کا ذکر تھا **فرمایا** خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہو ڈاکٹروں نے مایوسی ظاہر کی ہمنے دعا کی الہام ہوا سلام قولا من رب رحیم یہ خدا کا رحم ہے کوئی بھی اسکو ڈر نہیں"۔ دنیا سرائے فانی ہے اور معمولی موت فوت لگی ہوتی ہے۔ خدا اس کی پرواہ نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی پیچ پڑجاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہاں تو خدا اپنا قانون بھی بدلدیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے یوں تو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جنکو ہم کہتے ہیں کہ مرگیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے مزاحم ہوتا ہے وہاں خدا تعالیٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے دنیوی حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی اہم ملکی ضرورت کیوقت قانون کی بھی پرواہ نہیں کرتے خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اُس نے دو گھر بنائے ہیں ادھر سے اُٹھا کر اُدھر آباد کر دیتا ہے +

طب ماتحت حکم خدا

طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ **فرمایا** یہ سب ظنی باتیں ہیں علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایکدفعہ ایک بیمار آیا میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مرجائے گا تیسرے سال کے بعد میں نے اسکو زندہ پایا۔ بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اُسی بیماری میں ایک کیلئے ایک دوا مفید پڑتی

ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بڑے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آجاوے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو اُنھوں نے ہر امر میں ایک بات رکھی نبض دیکھنے کے وقت سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت هُوَ الشَّافِی لکھنا شروع کیا۔

حضرت کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے پالم پور کے ایک انگریز کا خط پڑھ کر سُنایا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اسلام کے ساتھ دلچسپی ہے اور آپکے رسالہ میں جیسی اسلام کی تائید ہے ایسی میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب مدرس انگریزی نے ایک نظم فارسی حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

۱۶ جون ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ میں بھی تابعین میں سے ہوں کیونکہ ایک جن جسنے زمانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا میں اُس سے ملاقات کی۔ **فرمایا** اس سے بہتر کشف صحیح ہے جو معیاری کا حکم رکھتا ہے جو لوگ بذریعہ کشف صحیح آنحضرت کی صحبت حاصل کرتے ہیں وہ اصحاب میں سے ہیں +

اخبار الاماں

۱۔ حضرت بخیر و عافیت مع خدام تا حال باغ میں فروکش ہیں ان بھر باغ میں رہنے میں بات کو جو کہ مطابق حدیث نبوی درختوں میں رہنا مفر ہے اسواسطے کھلے میدان میں بات کیواسطے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ قواعد طبیہ بھی اس حدیث شریف کی تائید کرتے ہیں +

۲۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت ۱۵ جون کو بسبب اسہال بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ کے فضل سے آرام ہے۔ حالت بیماری میں فرمایا میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (تفسیر سورۃ نور جسکے نوٹ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہو گیا۔ فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کے وقت میں لکھی ہے جو عربی میں ہے اُسکو شائع کر دیا جاوے۔ فرمایا میرے دل کو بڑا اطمینان ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔

۳۔ موسمی حالت یہ ہے کہ گرد و باد کے طوفان آتے ہیں ایکدو بارش ہو کر کچھ گرمی میں فاقہ ہو جائے تو حضرت شہر کے مکان میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

۴۔ ان ایام میں خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب آگرہ سے آئے آپکے وجود سے بہت مریضوں کو فائدہ پہنچا اور نیز آپ نے مدرسہ کے کلب میں ایک لکچر بزبان انگریزی دیا۔ بابو عبد الرزاق صاحب پنشن ماسٹر لدھیانہ معہ قبائل آئے اور تین چار دن رہ کر چلے گئے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حاجی شاہزادہ عبد المجید

پیر اکھڑ مخالف

بہتی پیر آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور … مچا رکھا ہے اور ہماری جماعت کے ایک بزرگ فدوی … حضرت مولوی … صاحب کو امروہہ سے مباحثہ کے لئے بلایا … یہ ایسی صورت میں جہاں مخالفانہ ہو تیغ آب وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہوتا۔ کیونکہ … ان میں سوائے دنگہ اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھنے والے معلوم نہیں ہوتے تاہم حضرت مولانا شو موصوف نے بالکل … پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے … متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط بمعہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

… حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں۔ بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلم بند کر کے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار لکھدیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم معہ اپنے مریدین کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کر لینگے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ وکتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کردی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ اونہیں کے ہموطن اعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن وحدیث سے ثبوت چاہئیے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم عدل ہونا انکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرمادیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ … اور متضمن اثبات دعاوی … نیز یہی خاکسار کے رسائل تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہو چکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسائل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہوگئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سائل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ھم عن اللغو معرضون قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارھم غشاوۃ کو ان دعاوی اور مسائل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک وشبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح پر سائل اپنا شک وشبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھکر پیش کرتے رہیں گے پھر وہ طبع ہو کر شائع ہو جائے گا۔ تحریر کی شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس کے اقرار وغیرہ کے لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہم نے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ اور دلائل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کے دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کر لیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلاء وفقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علیٰ منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسائل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی کے علماء وفقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ ومعجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہو چکی ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادنیٰ طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تاکہ حق وباطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح ولائح ہو جائے اور تبدیل وتحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول ودوم وسوم کا جواب شافی وکافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے کہ بحکم محکم ومنصوص قرآن مجید فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب وسنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں ادلہ محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکی ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں یعنے تیسرے سال آچکے ہیں۔ دیکھو دافع البلا صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی بر طاعون سے واقع ہو چکی ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب وامروہی ہونے کی اس دشت پرخار مباحثہ اور لق ودق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیوں کر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے سو آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہے۔ آنست جوابش کہ جوابش ندہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۸ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہے مہدی کا لگائے جسکا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنائے جسکا جی چاہے
محمد کو زمین میں گرکی اور عیسیٰ کو گردوں پر
… جسکا جی چاہے
دفا حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآن سے
فلک سے ابن مریم کو بلائے جسکا جی چاہے
خبر میں آچکا … دجال ہے اک ہی فرقہ
بنجمن خاص … جسکا جی چاہے
متاع دنیوی دیکر ملائیں دین میں اپنی
اب اس پر میں دین اپنا گنوائے جسکا جی چاہے
وہ عمر کھیر کر … یعنی ہوں گی عادتیں
… جسکا جی چاہے
زبان انکی ہے میٹھی … اور بہتیرے دل میں
… جسکا جی چاہے
حدیثوں سے بھی اطمینان گر ہوتا نہیں صاحب
خدا دجال کا … جسکا جی چاہے
غرض دجال ومہدی ومسیحا آچکے اب تو
علامتیں … جسکا جی چاہے
مسیح ومہدی موعود کہتا ہوں ہے میرا مرزا کو
… جسکا جی چاہے

مرسلہ عبد العزیز۔ اہلمد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبد القادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

ع۱ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا۔

ع۲ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالیٰ معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالیٰ کو نہ اس کی پرواہ ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

ع۳ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو برا کہا جاوے۔ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر

ع۴ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود ان آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مومن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ آنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم ہندوؤں کی طرح میرے پاس آؤ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام ان کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون قادیان کا نہ ہوگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ہیں۔ ایک جمع میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیان میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں ان سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی الٰہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دور نہ کریں۔ جو ان کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچالیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اوی کا لفظ جو اس وحی الٰہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پا کر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اول آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی الٰہی کا ہے۔ جس کے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے*۔ اور میں اس بارے میں مدت ہوئی۔ چند کتابیں شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر بتلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی۔ مجھے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوے ہے۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہئیے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ انہیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی الٰہی شائع کی تھی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِکَ لَہُمُ الْاَمْنُ وَہُمْ مُہْتَدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور ان کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسے مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیاداری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ان کا میرے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

* پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو اور اور بیماریوں سے ہوئی تھیں۔ اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ کتے کی کاٹنے سے مرا تھا وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتیں زیادہ دکھلائیں۔ ورنہ ارد گرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے منہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا۔ کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ ابتک زندہ موجود ہیں۔ منہ

مبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ دار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں۔ جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کی وقت مرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقوےٰ کے راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گری وہ گری۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انہیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور پر متحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھے جائینگے۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم ع۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا۔ کہ ضرور ہے۔ کہ اوّل دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ لڑکی کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ رد کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

بے شک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مر چکا۔ پس تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے انکے دلوں میں سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر گیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا۔ اور جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹال دیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے

ع۵ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر جائے گا۔ یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں۔ مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے

مکرراً اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میں نے پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں۔ ہاں اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئی تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں۔ تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپنے کس کے منہ سے سن لیا۔ کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکار پور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکار پور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے منہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار سے کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین صاحب عمر نولکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں ملسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کیواسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ کا جو ۴۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں اسی اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہو چکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر ہنسیں یا رو دیں۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

اب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خداوند تعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہو کر مکہ کی طرف بھاگ گیا* پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خدا تعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اُسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا غور بھی دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خدا تعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس اُمت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر دیگر کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القا ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائیگا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسی قدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلمہ کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کر دیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا امر قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام میں اعجاز کی شرط نہیں ورنہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یا کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ بہرحال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہو گئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعہ عظیمہ آیندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال وگمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر اس کی طرف کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور انہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس جس نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟* جس ملک کے لوگوں نے نہ بلکہ انکے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایک واقعہ نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ اور جس نے

---

* دیکھو تفسیر العلامہ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر ۲۷۶ + ۲۰۰ [illegible] جلد ۶

---

* معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں بیہودہ تنہا یہی اعتراض شائع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلھا ومقامھا میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اُسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی یہ دیانت اور امانت اور یہ عقل اور یہ فہم ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا کیوں لوگوں کو دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۴۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ پس حسب عادت نا انصافی شایع کیا اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں اُنکے ظہور سے ایک سال پہلے شایع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۹۶ میں بھی موجود ہے۔ جس کو شایع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

---

* اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شایع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں۔ منہ

خیال و گمان میں ہو۔ کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ یا امکان نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں آجائے۔ تو وہ خبر ضرور معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہوگا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم نشان پیشگوئی کی تحقیر کرنے کے لئے یہ چاہا کہ عام لوگوں کی نظر میں تحقیر ٹھہرانے کے لئے انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے۔ جس میں محض معمولی الفاظ میں لکھا ہے کہ زلزلے آویں گے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھول کر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھے گا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑیگا کہ ناحق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلہا و مقامہا ایک ایسی ہولناک پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲ - مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء اور پھر ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ اس سے قیامت یاد آجائے گی۔ اور الحکم ۲۴ - مارچ ۱۹۰۳ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے کہ آنے والے زلزلہ سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائیگا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے لئے زمین پر اتر دونگا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئیندہ بنائیں گے۔ گرا دیئے گئے اور میں وہ نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھیگی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے کہ

در حقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب ایمانًا کہو کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں لکھا ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا۔ تاکہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول۔ اے انت صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلہا و مقامہا دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء۔ ان دونوں کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہم نے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنة الله على الكاذبين۔ اخبار الحکم موجود ہے۔ اس کے دونوں پرچوں کو دیکھ لو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کر بیٹھے۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ۔ یہ الہام۔ ۳۱ - مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۱۲ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرمایا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک

ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس متعلق سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اس جگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے اس قدر منہ زوری ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ایک نشان نہ ہوگا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دلی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہٖ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر اخبار الحکم نے ایسا بھی لکھ دیا کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے یہ وہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت ما فی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذهب وهلی کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم رأيت في المنام اني أهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يثرب (بخاری جلد ثانی باب ہجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة) یعنی ابو موسیٰ سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

* جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۳ء میں جبکہ شائع ہو گئی تھی۔ یہ صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس صورت میں جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ آنکھیں کھولکر اخبار الحکم ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔ پھر مواہب الرحمان صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت پر روئیں۔ منہ

* ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے۔ جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں نہ صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶ - منہ -

[illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] نے فرمایا [illegible] خواب [illegible] دیکھا [illegible] ایک زمین کی طرف پرسنہ ہے جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یمامہ یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل [illegible] ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدس ؑ کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب ہی کی صورت میں شائع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاوے گا۔ فقط

ڈاکخانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنیوالے

صاحبان غور کریں [illegible] اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر کو دیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہم نے ڈاکخانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی۔ کہ وہ روپیہ ہم کو مل جاوے۔ لیکن اس درخواست کو قریب [illegible] ماہ گذر چکے ہیں۔ اور اب تک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاکخانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا۔ تاہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجدیں گے۔ جس وقت کہ وہ ڈاکخانہ سے خط و کتابت کر کے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے مطلع فرماویں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہو گا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر میں نے اخبار میں دوسرے احباب سے بھی استفسار کیا۔ تاکہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس [illegible] خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے باتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالفرور اور بلاناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کر کے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ کے قابل ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کارروائی ہو گی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سر دست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہوا کرے۔ ایسے ہی مخدومی محمد عجب خانصاحب تحصیلدار [illegible]۔ محمد نواب خان صاحب۔ تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب اکھواہ۔ منشی فیاض علی صاحب۔ کپور تھلہ۔ سردار خان صاحب [illegible] ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد [illegible] صاحب ڈپٹی انسپکٹر۔ میرٹھ۔ فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری۔ میرٹھ۔ مولوی محمد یامین صاحب۔ داتہ۔ ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد [illegible] صاحب موزنگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب احمدی جہلم۔ میاں نبی بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی۔ میر جمال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے اس واسطے

آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کریں گی وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چو بہ گویم با تو گر آئی بپا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ بغرض دار الامان بینی

سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۱ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۲ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۂ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست [illegible]

معاونین برغبت خود عہ / صہ / سے

عام قیمت عہ۸

اس سے زیادہ امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

ہر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم از دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان ‖ تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان ‖ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد و ثنا اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لیے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا۔ جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چند ھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پُر سوز خوش الحانی کے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنالے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرنے کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں عزت سے مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کی تدبیر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چند ماہ میں چھوٹے چھوٹے ہنستے اور کھیلتے قرآن خواں ہوگئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرام مولوی حکیم نورالدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک دفعہ پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جنکی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہو چکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پاکر ۱۸۹۷ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۲۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر ایسا رحم کر کہ تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے اسے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال و اکرام کے مالک سب سے اعلیٰ عزت کے صاحب تیرے در پہ ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تو نے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا توہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف توہی ہے۔ ص

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ✤ جو اس کے پڑھنے والے اُنپر خدا کا فیضان ✤ اُنپر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ✤ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ✤ یہ نور دل کو بخشے دلمیں کرے سرایت ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ✤ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ✤ اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
آمین

مفید اخبار و دلچسپ معاملات

تار خبر از لنڈن ۵ جون ۱۹۰۵ء امریکہ میں بذریعہ روسی اور جاپانی سفیروں کے صلح کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔

سرحدی ملا۔ اخبار عام رقمطراز ہے کہ سرحد پر پھر ایک اور ملا نمودار ہوا ہے جو سرحدی اقوام میں اس بات کے پرجوش وعظ کرتا پھرتا ہے کہ مقامی فرقے آپس کے باہمی نفاق کو خیرباد کہکر متفق ہوں اور انگریزوں سے مقابلہ کریں۔ ان کے خلاف بہت پراثر وعظ کیے جاتے ہیں۔ انگریزی اخبار خیال کرتا ہے کہ اس کوشش میں کامیابی معلوم۔ اس سے پہلے سرحد پر تین ملا شہرت پا چکے ہیں اور تینوں مٹ چکے ہیں۔ ایک علاقہ سوات و باجوڑ کا دیوانہ یا مستانہ ملا تھا انگریزی فوجکشی کے ایام میں قتل ہو گیا تھا۔ ملا ہڈا کو مومندیوں کی ستورات نے پتھر مار کر نکال دیا تھا جبکہ ان کے علاقہ پر فوجکشی کی گئی تھی چنانچہ وہ باغستان سے فرار ہو کر افغانستان کو چلا گیا تھا جہاں سے اُسکے فوت ہونے کی خبریں دو مرتبہ پہنچے ہیں۔ تیسرا ملا سید اکبر نام تھا۔ یہ شروع سے آخر تک ایک راز مجسم تھا۔ سرکاری فوج جب تیراہ پر چڑھائی کرکے اس ملا سید اکبر کے مکان کو تلاش کیا اور اسمیں عند التلاش بہت سے خطوط دستیاب ہوئے جو معلوم ہوتا تھا کہ سلطان روم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور جنمیں انگریزوں کے خلاف تیں امداد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ لیکن خود ملا سید اکبر ہاتھ نہ آیا تھا اور اُس کے گم ہونیکی نسبت بھی آفریدیوں میں ایک عجیب روایت مشہور چلی آتی ہے۔ ملا کے پاس بقول ان کے ایک سیاہ رنگ کا قاطر ہے وہ ہوا میں بمثل باز کے اُڑتا ہے اور اسی قاطر پر سوار ہو کر ملا انگریزی فوجوں کے ہاتھ سے بچ نکلا ہے۔ اب حال میں جو ملا پیدا ہوا ہے اسکی کیفیت ظاہر نہیں کی گئی ہے اور اسکا نام بھی نہیں بتلایا جاتا ہے +

گورنمنٹ کو بیخوف رہنا چاہیے۔ کوئی ملا اس کے مقابلہ میں ممکن نہیں کہ ٹھہر سکے اول تو اسوجہ سے کہ خود ملا اور اسکی فوج اتنی بڑی گورنمنٹ کے مقابلہ میں شے ہی کیا ہے دوسرا بڑی بات یہ ہے کہ ان ملانوں کی یہ حرکت خود ان کے مذہب یعنی شریعت اسلام کے مطابق ایک جہالت کا فعل ہے خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ اسلام میں اب کوئی جہاد جائز نہیں اور جو شخص جہاد کو اُٹھیگا وہ یقیناً شکست اُٹھائے گا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

تار خبر از لنڈن مورخہ ۶ جون ۱۹۰۵ء۔ بیڑہ بالٹک میں چودہ ہزار آدمی مر گئے چار ہزار چھ سو قید ہوئے اور تین ہزار بھاگ گئے۔ کسقدر تباہی ہے

تر ۸ جون ۱۹۰۵ء روس نے دریافت کیا ہے کہ جاپان کن شرائط پر صلح کرتا ہے۔

تر۔ ناروے کا ملک سلطنت سویڈن سے بالکل آزاد ہو گیا ہے سلطان سویڈن ناراض ہے اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ۔

تر۔ ۹ جون سنہ زار روس نے شرائط صلح کو پسند کیا ہے سُنا کیوں نہ ہو ضرورت ہی ایسی آپڑی ہے

ریاست اندور کے پولیس کے کپتان نے ۱۲۵ ڈاکوؤں کے خوفناک گروہ کو گرفتار کیا ہے جو رات کو لوٹ مار میں مصروف تھے۔

زلزلہ نے البانیا میں سقوطری کو برباد کر دیا ہے۔ ایکسو آدمی ہلاک اور اڑھائی سو زخمی ہوئے۔

زلزلہ کے دھکے شملہ میں ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں ۲۴ مئی کی شام اور ۲۹ کی صبحکو جھٹکا محسوس ہوا۔

فوری موت طاعون کا ایک اور واقعہ کانپور میں ہوا۔ ایک لڑکی اپنے باپ کے ساتھ جا رہی تھی کہ چلتے چلتے گر پڑی اور مر گئی۔ ڈاکٹروں نے طاعون ہی تجویز کیا ہے باپ نے بیان کیا ہے کہ وہ پہلے سے کچھ بیمار نہ تھی۔

ژالہ باری۔ ۲ جون رات کے قریباً آٹھ بجے نورپور اور موضع جوالی ضلع کانگڑہ تک اتنے زور سے ژالہ باری ہوئی کہ تین چھٹانک سے چھ چھٹانک تک گولہ پڑا۔ صرف موضع جوالی میں قریباً دس ہزار روپے کے چھپروں وغیرہ کا نقصان ہوا (اخبار عام)

آندھی۔ ۲۵ مئی کی رات کو آٹھ بجے چھپرا میں بڑے زور سے آندھی کا طوفان آیا۔ پانی بھی نہایت تیزی سے برسا۔ اولے بھی خوب پڑے۔ بہرحال قیامت کا سامنا ہو گیا تھا۔ آندھی کے جھونکے ۱۵ منٹ تک آتے رہے سینکڑوں چھپر اُڑ گئے ہزاروں پرند مر گئے۔ آم اور لیچی کی فصل کا ستیاناس ہو گیا کسان فصل کے نہ ہونے سے سخت پریشانی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں نہیں معلوم ایشور کو کیا منظور ہے (اخبار عام)

ایشور کو یہ منظور ہے کہ لوگ بدی چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور سیدھے راہ پر آجائیں۔ (بدر)

تار خبر لنڈن ۱۲ جون۔ زار روس نے صلح کے متعلق گفتگو کرنیکے واسطے کمیٹی کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔

مراکو میں جرمنی نے بعض تجارتی حقوق حاصل کیے ہیں اور سلطان کو تسلی دی ہے کہ فرانس تمہارے حقوق کچھ [illegible] چاہیگا تو ہم سمجھ لیں گے

مسلمان ہو گئے سکندرآباد ضلع بلند شہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت کے فاضل ہیں برضا و رغبت مسلمان ہو گئے ہیں۔ خدا تعالے استقامت دے۔

تار خبر از لنڈن ۱۲ جون ۱۹۰۵ء۔ وزیر سلطنت یونان کو ایک شخص نے ملاقات کے وقت ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے چھری سے قتل کر دیا۔

خدیو مصر لنڈن پہنچ گئے۔

۹ جون کو وزیریوں نے ضلع کوہاٹ میں ڈاکہ مارا ایک سپاہی قتل اور دو مجروح ہوئے۔

۸ جون کو شاہ ایران روس کو روانہ ہوئے۔

شہر باکو میں ایک اسلامی کالج کھولا گیا۔

جنگ میں اب تک چار لاکھ روسی مر چکے ہیں

روس نے منظور کیا ہے کہ صلح کے شرائط کے واسطے کمیٹی بیٹھے بشرطیکہ جاپان خواہش رکھتا ہے +

تار خبر از لنڈن ۱۶ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپان پسند نہیں کرتا کہ صلح کی کمیٹی یورپ میں ہو۔ روس نے مان لیا ہے کہ اچھا امریکہ ہی میں کمیٹی ہو۔ شہر واشنگٹن میں کمیٹی بیٹھے گی۔

روسی اخبار زور دیتے ہیں کہ اصل میں جاپان کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔

۱۰۔ شہر ماسکو میں انجینیر لوگوں نے کانفرنس کے کام بند کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے زار نے منظور کیا ہے کہ ان کی بات سُنے۔

۱۰۔ مراکو کے متعلق کانفرنس میں ہونا آسٹریلیا، اٹلی اور امریکہ نے منظور کیا۔

۱۴۔ ولایت کے شہر مانچسٹر میں ایک واقعہ طاعون ہوا۔ ایک سمندری باورچی مر گیا۔ یونس ایرز سے براہ ہمبرگ آیا تھا۔

۱۳۔ ۱۴ جون ۱۹۰۵ء یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مشرق میں روسی اور جاپانی افسر ملاکر واشنگٹن کی کانفرنس کیواسطے بنیاد رکھیں

۱۴۔ صلح کی کمیٹی میں روسیوں کی طرف سے کونٹ نیلی ڈوف اور جاپانیوں کی طرف سے بارکو میں آنی ٹو قالیاً مقرر ہونگے۔

۱۰۔ وزیر فرانس نے مراکو کے متعلق کانفرنس ہونے کا انکار کیا۔ انگریز تعین دلاتے ہیں کہ کچھ پیچیدگی پیدا نہ ہوگی۔ آپ بیشک کانفرنس ہونے دیں۔

۱۰۔ فرانس اپنی سرحد کو مضبوط کر رہا ہے۔ فوجی افسروں کی رخصتیں روک دی گئیں +

طاعون دابۃ الارض ہے۔ ولایت سے ایک فاضل ڈاکٹر کرٹین صاحب طاعون کے متعلق تحقیقات کرنے کے واسطے ہندوستان آئے تھے۔ بہت شہروں میں پھر کر اور محنت کے بعد وہ انگلستان کو واپس گئے اور کمیٹی کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کی ہے جس میں بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ طاعون ایک زمینی کیڑہ ہے اور مٹی میں بہت رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گاؤں جہاں مکانات مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں زیادہ تر طاعون زدہ ہوتے ہیں۔ بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲ دیکھو

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے۔ ان میں سے ایک تو اُس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھکر مسلمان ہونیکو تیار ہے اور دوسرا اُس نومسلم انگریز کی طرف سے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا۔

مونٹ سنٹ پنڈلٹن مانچسٹر۔ انگلینڈ
۱۴ر فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست! آپ کا ارسال کردہ ایک پچھلا پرچہ میگزین یعنی . . . جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچگیا ہے جسکی بابت آپنے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ میں نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے۔ مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفوں میں بہت سی تظریں انتظار میں ہیں میں نے رسل کی کتاب ملینیل ڈان کی چھ جلدیں پڑھی ہیں اور انکی یہاں بہت سے جلسوں میں حاضر بھی ہوتی رہی ہوں اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہاں پر لیکچر دینے کے لیے آیا تھا اور اس شہر میں ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جسکے پیرو کہتے ہیں کہ مسیح کسی نہ کسی وقت ہمارے گرجے میں اُتریگا اور وہ اسبات کے لیے بہت سی علامات بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح پانچ طریقوں سے آئیگا۔ حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہاں ہیں کچھ تو اسکی انتظار میں ہیں اور دوسرے اس موجودہ وقت میں اُسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہیں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ ایک جسمانی موجودگی میں بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم میں حلول کرآئی ہے۔ میں اب تک نہیں جانتی تھی کہ رمضان میں کسوف وخسوف کب واقع ہوا ہے میں پھر صفحہ ۳۲۹ میں دیکھتی اور پڑھتی ہوں کہ کسوف وخسوف ۱۸۹۴ء میں واقع ہوچکا۔ اور زمانہ کی تاریخ پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہ ہی نظارے اب پھر دکھاتی ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں یہاں ڈاکٹر پیبلز نے جسکی عمر ۸۴ برس کی ہے دنیا کے گرد پانچویں سفر کے متعلق لیکچر دیا اور اب وہ اپنی وطن کیمبل کریک ۲۶ ماہ حال کی ۲۶ تاریخ کو جاے گا۔ گذشتہ ہفتہ میں اُسنے "ہندوستان میں سفر" کے متعلق لیکچر دیا

کیا آپ اس شخصکو جانتے ہیں؟

مینے اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی سنت ہمیشہ وہی ہے دیکھو کسطرح خدا کے رسول بسبب مخالفت کے تکلیف اُٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلدیاں جانے والا بنجاے بہ نسبت اسکے کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے،" میں نے ریویو آف ریلیجنز کے چند پرچے دوستوںکو بھیجے ہیں۔ ایک بڈھی صاحبہ نے جو میو میسوٹا میں رہتی ہیں مجھے پچھلے ہفتہ میں خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان میں مسیح موعود کونسا شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے۔ میں یقین کرتی ہوں کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے۔ یہ یقیناً عیسائیوں اور مسلمانوں کے لیے آزمایش کا زمانہ ہے اور میں اسبات سے خوش ہوں کہ قاتل اور خونریز مہدی کا غلط خیال رد کیا جا رہا ہے۔

میں مرہم عیسی کے متعلق پڑھکر خوش ہوں لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قوموں میں حضرت عیسی کی بابت حیران ہوں۔ یہاں ایسے گروہ ہیں جو انگریزوںکو اُن دس گمشدہ قوموں میں سے ایک قوم خیال کرتے ہیں۔ کیا مرزاصاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہیں؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے؟

پیارے دوست! اب میرے دو ہفتوں کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا میں نے چاہا کہ میں اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو۔

مسیح کے مقاصد میں جو نیکی کے مقاصد ہیں ساعی میں ہوں۔

آپ کی مخلصہ۔ ایس۔ این۔ بی جے۔

اک ایبنڈ
نیوزیلینڈ۔ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء

میرے پیارے بھائی محمد علیصاحب۔ مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء بمعہ میگزین نمبر ۱-۲-جلد ۴ کے ملی آپ کی تمام ہدایات و نشانات میرے لیے بڑی دلچسپی رکھنیوالے تھے۔ ان جن جن مضامین پر آپنے قلم اُٹھایا ہے میں پڑھکر بہت خوش ہوا خاص کرکے رسم پردہ۔ اور مسلم ریفارم نماز پر۔

اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانوں کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے۔ مینے بھی یہ حالت دیکھی تھی جب کہ میں ہندوستان میں آیا ہوا تھا۔ بمبئی اور مدراس میں میں نے عام طور سے کہدیا تھا کہ میں اسلامی واعظ بننا چاہتا ہوں مگر ان آدمیوں نے جنکو کہ چاہیے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے اور مجکو کھینچ لیتے اس موقعہ کو ضائع کردیا جبکہ اللہ تعالی نے ان کے ہاتھ میں ڈالدیا تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان میں میرا سفر رائگاں نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پالیا۔ یعنی میں ایسی قوم کی تلاش میں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپکو احمدی مسلمان کہتی ہے۔ یہی خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیوں کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے میں پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے ملگیا یعنی تم اور تمھارا امام۔ میری یہ خواہش میرے ان سرٹیفکیٹوں میں بھی درج تھی جنپر بہت سے مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے۔ جو مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے۔ میں اسوقت کو یاد کرکے جب کہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر میں خوش ہوتا ہوں۔ اور روحانی طور سے اُن لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں جنھوں نے خدا کے لیے اور اس رسول کے لیے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور اُلفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا۔ وقت یا فاصلہ ان لوگوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کرسکتے ہیں اور کامل زہد کے ساتھ فرشتوں سے کلام کرسکتے ہیں۔ اور اللہ تعالے کا شکر ہے جس نے یہ نعمت مجکو عطا فرمائی ہے میں اکثر اپنے آپ کو آپ لوگوں میں ہی پاتا ہوں۔ اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہوں جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان میں گذر رہا ہے اور جہاں کہ ہمارا آقا اور اُستاد رہتا ہے۔

میں دلی خواہشمند ہوں کہ جسمانی طور سے آپکو ملوں اور اُس ہدیہ کو قبول کرلوں جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان میں قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائیں جن کے لیے میری روح ازبس خواہشمند ہے۔ میں آگے آگے سفر کر رہا ہوں اور دنیا کے اس حصہ میں پہنچ گیا ہوں جہاں کہ میں تین ہفتہ سے مقیم ہوں۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۰۵ء کو میں اپنی زاد بوم۔ ملبورن سے روانہ ہوا۔ یہاں تک تو آپ کی خط وکتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ میں میں نئی خبریں آپ سے سُننا چاہتا ہوں۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں آگے ہی آگے سفر کرتا جاؤں گا اور انجام کار اگر امریکہ ہی میرے کام کا مرکز بنگیا جیسا کہ میں اُمید کرتا ہوں انشاءاللہ

یہ ضرور ہے گا تو میں اُن آدمیوں سے ضرور رشتہ اتحاد کرلوں گا جو آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں مسلمان ہیں۔

اور اگر مجھے یہاں رہنے کا زیادہ اتفاق ہوگیا تو میگزین کی اشاعت ہر طرح سے کروں گا اور آپکی اُمید بر آجائے گی۔ کیونکہ مینے اپنی کوششیں ایسے کاموں کے لیے وقف کردی ہیں

اب میں اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور بہت بہت محبت والے سلاموں سے بند کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں پھر ملنے کا اتفاق بناوے اور میری طرف سے نیاز مندانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمدؑ کی خدمت میں پہنچادیں اور انکو یقین دلاویں کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کا اور آپکے مقصد کا جاں نثار رہوں۔ اور اُن تمام بھائیوں کا بھی جاں نثار ہوں جو اسپر ایمان لائے اور جن کی تمام اُمیدیں اسپر لگی ہوئی ہیں جیسے کہ میرے بھائی کی۔

آپ کا محب۔ چارلس۔ فرانسس۔ سورابٹ
محمد عبد الحق۔ معرفت جنرل پوسٹ آفس
انگلینڈ

دوسری چٹھی

میرے پیارے بھائی۔ ایک ہفتہ گذرا ہے کہ مینے ایک چٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی۔ اور اب مینے مناسب سمجھا ہے کہ میں اپنا فوٹو بھی روانہ کروں حضرت مرزا صاحب کی نذر کی لیے اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہوگیا ہے۔ اس موقع پر میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میں اپنے آقا مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت کے لیے بہت ہی خواہشمند ہوں۔ اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہوجاؤں گا۔ اور وہاں حضرت مرزا غلام احمدؑ کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کروں گا جسطرح کہ میں نے اس مشن کے کام کو نبھایا ہے جس کے لیے میں ۱۹۰۳ - ۴ میں ہندوستان آیا تھا۔ ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۳ مجھے ملگیا ہے۔ جسکے آخری صفحہ میں الدعوۃ کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو کہ میں یقین کرتا ہوں کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہوگئی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقا نامدار کے تمام پیرو خوش ہونگے اور خوشی کرینگے

اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی سچائی انکو تمام لوگو نپر ظاہر کردینگے۔ اور میں اپنے طور پر فجی اور دوسری جگہونمیں اس خبر کی اشاعت کر رہا ہوں اور اگر میں یہاں سے سین فرینسسکو کو روانہ ہوگیا تو دخانی جہاز رستہ میں فجی اور سینڈ وچ جزیروں پر ٹھہرتے ہیں اور میں وہاں احمدی فرقہ کے اسوہ حسنہ پر اور مسیح موعود پر لیکچر دوں گا۔

اگر اللہ تعالیٰ تمام ضروری اخراجات بہم پہنچادیگا تو میں فوراً اس کے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیوں کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کرلوں گا جن کو میں دوبارہ اپنا سلام کہتا ہوں۔ اور اسلام میں ان کا ایک جاں نثار ہوں۔

مہربانی کرکے میرے فوٹوگراف کی رسید ارسال فرماویں جو کہ مینے اس خط کے ساتھ روانہ کیا ہے میری بہن بھی اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

سورابٹ
محمد عبد الحق

ریویو

اُردو اخبار لاہور کا ۵ جون ۱۹۰۵ء کا جو پرچہ ہمارے پاس پہنچا ہے اسمیں اخبار مذکور عمدہ بڑے سائز کے کاغذ پر خوشخط عبارت میں اخبار اور مضامین کا مجموعہ لیکر پبلک کے سامنے پیش ہوا ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے ہیں۔

انوار اللہ نام کی ایک کتاب ۳۰۰ صفحہ کی سلسلہ احمدیہ کی تائید میں حیدر آباد دکن کی جماعت احمدیہ نے چھاپ کر مفت تقسیم کی ہے کوئی شخص محمد انوار اللہ نام حیدر آباد میں ہیں وہ اس کتاب کی تصنیف کا باعث ہوئے ہیں۔ مولوی انوار اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں حصہ لینے کے لیے ایک کتاب انوار الحق نام لکھی تھی۔ گو ان کی کتاب اس قابل نہ تھی کہ اسکی طرف چنداں توجہ کی جاتی تاہم مولوی میر محمد سعید صاحب نے اپنے ہموطن لوگوں کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب سمجھا کہ اس تحریک سے حق و حکمت کی باتیں لوگوں کے کانوں تک پہونچادیں شاید کوئی خوش نصیب پاک روح فائدہ اُٹھاوے اور خدا کے مرسل کو پہچان لے۔

میر صاحب موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے سلیس اردو عبارت میں تمام ضروری مسائل پر بحث کی

اور مخالف کے ہر ایک اعتراض کو دلائل قویہ اور نصوص بینہ کے ساتھ ایسا رد کیا ہے کہ اگر تعصب اور غفلت کے حجاب درمیان نہوں تو سارے دکن کے واسطے آپ کا صرف یہی ایک ہدیہ موجب ہدایت ہونیکے لیے کافی ہے میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف ایسی کھلی باتیں دیکھکر بھی دشمنی پر اڑے ہوئے ہیں کیا انکو یقین ہوگیا ہے کہ ان کے لیے جہنم میں کوئی جگہ نہیں یا کیا ان کے پاس کوئی خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ضرور بہشت میں داخل ہوجائینگے۔ اسجگہ ہم مخالف مولوی کا ایک اعتراض اور جناب میر صاحب موصوف کے جواب کو بطور نمونہ کتاب کے صفحہ ۱۰ سے درج کرتے ہیں۔

قولہ مرزا صاحب جو ہندوستان کے پادریوں کو دجال قرار دیتے ہیں تو اُن کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اس فتنہ کا ظہور ہندوستان میں ہوگا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی حدیث سے ثابت ہوسکے کہ دجال ہندوستان سے نکلے گا۔

اقول حدیث سنیے **الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ہو واومأ بیدہ الی المشرق رواہ مسلم وفی حاشیۃ المشکوۃ ای بل الذی علم کونہ قبل المشرق وھذا معنی نفی الاولین واثبات الثالث - لمعات ایضاً فیہا وقولہ ما ہو قیل زائدۃ ولیست بنافیۃ ای یدخل من قبل المشرق ہو الی آخر حاشیۃ المشکوۃ۔** ترجمہ۔ خبردار ہوجاؤ تحقیق کردہ دجال کیا بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے ہے اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا حضرت نے مشرق کیطرف روایت کیا اسکو مسلم نے۔ حاشیہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ اے بلکہ وہ امر کہ معلوم ہوتا ہے ہونا اس دجال کا مشرق کی طرف ہے اور خود آپنے بھی بصفحہ ۱۴۱ اسکو نقل کیا ہے اور یہی معنی ہیں اول دو شقوں کے نفی کرنے اور شق سوم کے ثابت کرنے کے لمعات سے لکھا گیا ہے اسمیں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ما حدیث میں زائدہ ہے نافیہ نہیں یعنی وہ مشرق کیطرف سے داخل ہوگا آخر حاشیہ تک مشکوۃ کے۔

دیکھیے اس حدیث سے صاف دجال کا مشرق میں ہونا ثابت ہوا جو یہی ہندوستان ہے اور آپ کی بیخبری بھی علم حدیث سے اور خود اپنے بیان مندرجہ صفحہ ۱۲ سے معلوم ہوگئی اور حدیث ثوبان سے بھی جو نسائی نے باب غزوۃ الہند میں روایت کی اور احمد و ضیا نے ثوبان سے یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ عیسیٰ موعود بھی ہند میں ہونگے کیونکہ امام نسائی نے باب غزوۂ ہند میں دونوں گروہوں کا ذکر کیا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گروہ جماعت عیسیٰ موعود کو قسیم گردانا جماعت اولی غازیان ہند کا

اور سیف سے ان دونوں گروہوں کا ذکر باب غزوۃ الہند ہے ظاہر ہے کہ ہر ایک قسم اپنے مقدمہ میں داخل ہوتا ہے فرق تو اسقدر ہے کہ گروہ اول سیفی و سنانی غزوہ کریگا اور اگر وہ دوم قلمی و لسانی اور اس استدلال کی دوسری حدیثیں مؤید موجود ہیں تو پھر اسکو خارج از ہند قرار دینا کیا ضرور ہے اور حضرت عیسیٰ کو حضرت آدم سے ایک قسم کی مناسبت بھی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم پ ۳ ع ۱۴ اور چونکہ حضرت آدم سر زمین ہند میں پیدا ہوئے پس مثیل مثیل یعنی حضرت مسیح موعود کو بھی ملک ہند سے ایک قسم کی مناسبت مثلی بھی پیدا ہو گئی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس کو یہ الہام بھی ہوا ہے جو اپنے اور اور معارف کے ساتھ اسبات پر بھی لطیف دلالت کرتا ہے الہام یہ ہے کہ انی اردت ان استخلف فخلقت آدم او کما قال ونفخ صاحب سہ کانت لآدم ارض الهند منضبطا وفیہ نور رسول اللہ مشغول + من ههنا مستنبین ان مهدینا + مهند من سیوف اللہ مسلول +

آریہ سماج کی اندرونی حالت

کے متعلق

آریوں کی اپنی تحریری شہادتیں

منقول از جیون تت لاہور

(۱) جالندھر کے آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مہاشے کانشی رام اتھا جی ۔ بی۔ اے ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ جیٹھ میں لکھتے ہیں۔

"اسوقت آریہ سماج اپنے اُدیش کو بھولکر مت متانتروں کے جھگڑوں میں پھنس رہی ہے۔ آریہ سماج کے اخبار ونکو مطالعہ کرو تمام مذہبوں اور ان کے بانیوں کے برخلاف حملات پاؤ گے،، پھر لکھا ہے۔

"آریہ سماج کے بہت سے لوگ اور کئی لیڈر بھی جو انگریزی تعلیم کی وجہ سے عیسائیوں کے اُنا لیس ایمان کی باتوں سے واقف ہیں اور آریہ ملت کے دھارمک لٹریچر سے بے خبر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہماری بھی ایمان کی باتیں ہونی چاہیئیں جنپر بلا دلیل ادکا فرگردد،، کا رینہ کیا جاوے " اقتباس میں جلی حروف ہمنے کیے ہیں۔

(۲) مسئلہ مسائل کی تو یہ حالت ہے۔ اب عملی حالت پڑھیئے چنانچہ اسی پرچہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جالندھر منعقدہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کی جو کارروائی مشتہر ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے روبرو سات پرتی ندھیوں نے کہ جن کا نام ظاہر نہیں کیا گیا مگر جو آریہ سماجوں کی طرف سے منتخب اشخاص ہوتے ہیں لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پر مندرجہ ذیل الزام لگائے۔

(۱) لالہ منشی رام صاحب کسی ایسے معاملہ میں اعتبار کیے جانے کے لائق نہیں ہیں کہ جس میں کسی ایسے پبلک فنڈ یا روپیہ کے خرچ و بندوبست کا تعلق ہو کہ جو خیراتی یا دیگر پبلک اغراض و مقاصد کے لیے اکٹھا کیا یا لگایا گیا ہو۔ مثلاً اُنھوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا چودہ ہزار روپیہ غبن کر لیا ہو۔

(۲) لالہ منشی رام صاحب کسی دھارمک سوسائٹی میں کسی اعتبار اور ذمہ داری کے منصب پر مقرر کیے جانے کے قابل انسان نہیں ہیں۔ کیونکہ انھیں یہ عادت ہے کہ جو معزز لوگ انکے مخالف ہوں انھیں نقصان پہونچانے کی نیت سے یا کو طرح پر انھیں ستانے اور مشہور پر پبلک کی نظر میں انھیں حقیر بنانے کی غرض سے اُن پر جھوٹے اتہام گھڑنے یا تیار کرتے ہیں۔ مثلاً (۱) منشی طوطا رام (راقم؟) کے خلاف الزامات (۲) ماسٹر سندر سنگھ بی اے کے خلاف (۳) پنڈت رام بھجدت بی۔ اے کے خلاف (۴) پنڈت دولت رام کے خلاف (۵) برہمچاری نیتا نند کے خلاف (۶) سوامی درشنا نند کے خلاف۔

اسپر ستر و معزز آریہ سماجیوں کی کہ جنمیں لالہ جیون داس صاحب لالہ رلا رام صاحب رائے ٹھاکر دت صاحب جیسے مشہور آریہ لیڈر اور سابق پردھان شامل تھے۔ یہ رائے تھی کہ ان الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے مگر چوالیس آریہ پرتی ندھیوں نے کہ جنمیں لالہ روشن لال بیرسٹر۔ لالہ کشن و کانشی رام و مہتہ جیمنی صاحب وکلاء وغیرہ شامل تھے یہ رائے دی کہ ایسی کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ نہیں پایا جاتا کہ کسی نے اس بارے میں کچھ کہا ہو کہ پھر اُن سات مستغیثوں کے متعلق کہ جو اسی آریہ پارٹی اور اسی آریہ مذہب کے پیرو ہیں کیا کارروائی کی جاوے۔ پنڈت رام بھجدت صاحب بی۔ اے وکیل سابق پردھان اور ڈاکٹر پرمانند صاحب موجودہ اُپ پردھان بھی اس سبھا میں موجود تھے مگر حضور عنے اور تین اور صاحبوں نے اسبارے میں کچھ رائے نہیں دی +

مذکورہ بالا حالات سے بیشک یہ نتیجہ نکالا غلط ہوگا کہ لالہ منشی رام صاحب پر اُن کے ہم مذہب مخالفوں نے جو الزام لگائے ہیں وہ ضرور سچے یا ضرور جھوٹے ہیں اور نہ ہی ہم ان کے متعلق ان حالات سے اپنی کوئی رائے ظاہر کر سکتے ہیں مگر ان حالات سے مندرجہ ذیل نتیجے ضرور نکل سکتے ہیں + یعنی

اول۔ اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں تو (۱) تو وہ سات آریہ پرتی ندھی یعنی چیدہ آریہ سماجی ضرور جھوٹے الزامات لگانے والے شخص ہیں (۲) لالہ منشی رام صاحب نے نصف درجن مشہور آریہ سماجیوں کے خلاف کہ جن کے نام الزام نمبر ۲ میں دیے گئے ہیں یا تو کوئی الزام نہیں لگائے اور یہ محض اُن سات آریہ پرتی ندھیوں کی گھڑنت ہے۔ یا جو الزام لالہ منشی رام جی نے اُن کے بارے میں لگائے ہیں وہ بالکل درست اور سچے ہیں۔ تو پھر آریہ لیڈروں کی عملی زندگی پر حرف آتا ہے۔

دوم۔ اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں اور ان کے متعلق اُن کے ہم فرقہ و ہم مذہب لوگوں کے الزامات واقعی کوئی بنیاد رکھتے ہیں تو آریہ سماج کے ایک "پوجنیہ" "مہاتما" کی یہ کارروائی جیسی کچھ ہے وہ زیادہ بیان اور تشریح کی محتاج نہیں بہرحال الزام لگانے والوں یا ملزموں دونوں میں سے کسی طرف خرابی ضرور ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تحقیقات کے لیے کمیٹی مقرر نہ کی گئی ورنہ پبلک شک میں نہ رہتی اور ایک پارٹی ضرور سرخرو ہو جاتی ؟

کیا آریہ سماج کی ذہنی اور اخلاقی حالت کے اسقدر پست ہونے پر یہ زیادہ مناسب نہیں کہ اُسکے لیڈر اور پیرو وید دھرم کی خیالی عظمت اور آریہ سماج اور اُسکے بانی کی فرضی تعریف یا زمین آسمان کے قلابے ملانے اور دیگر مذاہب کے لوگوں اور جماعتوں پر آئے دن حملے کرتے رہنے بجائے اپنی سماج کی اندرونی حالت کو بغور دیکھنے کیطرف متوجہ ہوں اور اعلیٰ زندگی اور دھرم کو ایکطرف رکھکر صرف خشک مسئلے مسائل اور وید اور دیش اُنتی کی کھوکھلی پکار کی پالیسی کو بنیاد بنا کر آج سے قریباً تیس برس پہلے سے آریہ سماج نے جو کام شروع کیا ہے۔ اور اُس سے اس عرصہ کے اندر مذکورہ بالا قسم کے جو افسوسناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں انپر وچار کر کے آیندہ کے لیے کوئی مفید سبق حاصل کریں ؟ فقط

(اور مفید سبق یہ ہے کہ ویدوں کے پرانے قصوں کو چھوڑ دیں۔ نیوگ کی گندگی پر لعنت بھیجیں خالق کو سب چیز کا خالق اور سب کا مالک مانیں اور توبہ قبول کرنیوالا مانیں اور اُس خالق کے رسول پر ایمان لائیں جو انکو سیکڑوں ہزاروں نشان دکھا چکا ہے تب دین اور دنیا میں راحت پائیں۔ ایڈیٹر بدر)

نور افشان کی ہرزہ درائی

بجواب

بدر کی ژاژخائی

نور افشاں مورخہ ۹- جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک سیاہ لیلے نے منشی محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکہا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ہمدردی اُنکے اور اس کے اہل وعیال کے ساتھ نہیں کی گئی - جواب دینے سے پیشتر میں یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ نامہ نگار نور افشاں کا اس بات کے ساتھ کیا تعلق۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یا نادان لیلے نے عشاء ربانی لینے کے بعد اس مضمون کو شروع کیا ہوگا کیونکہ اس میں سے حمق اور ناعاقبت اندیشی کی بو آرہی ہے۔ اور یا منشی محمد افضل صاحب مرحوم کے گہر میں ایک مسیحی عورت تہی۔ شاید اسی ناراضگی سے نامہ نگار صاحب کی طبیعت میں جوش پیدا ہو رہا ہے - بہر حال دونوں حالتوں میں سے ایک تو ضرور ہے۔ مگر نادان یسوعی لیلے کو یاد رکہنا چاہیئے۔ کہ اس کے بناوٹی خداوند کی ہمدردی کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے۔ اگر یہی طریقہ استدلال درست ہے۔ تو انجیلوں سے یسوع مسیح کی بیدردی اور بے رحمی کا فوٹو لمسکتا ہے۔ اس پر بہی عیسائی صاحبان توجہ کریں دنیا کے ساتھ اس نے ایسی ہمدردی کی۔ کہ آجتک ٹمپرنس سوسائی ایشن دورہی ہے۔ قانا کے گلیل میں ایسی شراب بنائی نہ ہی نہائی۔ بلکہ پی پلائی یورپین ہیٹریں اس کی پیروی میں سرتا پا ... ... غرق شراب ہوگئیں۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خدا صاحب کی مادر مہربان بہی اُسی مجلس میں تہی۔ کہیت چرنے کی ایسی عادت تہی۔ کہ بلا اجازت بالیں توڑ توڑ کہانے لگا۔ غریب زمینداروں کے ساتھ ایسی ہی ہمدردی چاہیئے۔ لوگوں کے مالوں کی وقعت اس کی نظر میں اتنی تہی۔ کہ سوروں کا ایک گروہ کراڑے پر سے دریا میں ڈالدیا۔ نہ خدا جانے کتنے گہرانوں کا رزق تباہ کر دیا۔ ہیکل میں لوگوں کی اشیاء پر ہاتہہ مارا۔ حالانکہ چاہیئے تہا۔ کہ نرمی وحلم سے ان کو منع کیا جاتا۔ اب لیلے صاحب ہی بتلائیں کہ جس کے ہاتہہ میں کوڑا ہو کیا وہ ہمدردی کہلا سکتا ہے۔ والدین کے حقوق کی تمام دنیا قائل ہے۔ مگر خداوند یسوع مسیح نے بارہ سال کی عمر میں ہی انہیں جہڑکنا شروع کر دیا۔ خوب ہمدردی ہے۔ دعوی خدائی سے دنیا کو دہریہ بنایا۔ اور کئی کروڑ انسان کو سچے حی وقیوم خدا سے برگشتہ کرکے ایک کلی شرکی تعلیم کا معتقد بنانے کی کوشش کی۔ جب یہاں کا نقشان تک نہیں نامہ نگار کے خداوند کی تو یہ حالت تہی۔ اب شاگردوں کی ہمدردی کا حال سن لیجئے۔ کہ پطرس نے تو تین دفعہ خداوند مسیح کا انکار کرکے لعنت پر لعنت بہیجی۔ مصیبت کے وقت میں سب کچہہ چہوڑ کر بہاگ گئے۔ کیا آج کل کے مسیحی یسوع کے زمانہ کے معتقدوں سے زیادہ ایماندار ہیں - ہرگز نہیں۔ پس اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی ہمدردی خلق خدا کے ساتہہ کیا ہوگی۔ ہم تو یہ دیکہتے ہیں کہ عموماً مشنری کی ظاہراً ہمدردی کے نیچے کچہہ نہ کچہہ شرارت مخفی ہوتی ہے۔ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے۔ کہ مسیحی اگر کوئی ہمدردی کرتے ہیں۔ تو اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس میں ان کی کوئی غرض اپنی پنہاں نہیں ہوتی۔ بلکہ خداتعالےٰ کے احکام کی بجاآوری مقصود ہوتی ہے نہیں! نہیں!! اس ہمدردی کے جامہ کے نیچے مذہبی اشاعت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ذرا مشن اسکولوں۔ مشن ہسپتالوں وغیرہ کو دیکہہ لیجئے۔ اصل غرض کیا ہے۔ وہی نکمی جہوٹی تعلیم۔ ہاں اپنی مطلب براری کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں۔ اور یہ ہمدردی بہی ایک جتن ہے۔ جو اس حالت میں مخفی نہیں رہتی۔ بلکہ دغا فریب کا رنگ اختیار کرلیتی ہے۔ نامہ نگار مذکور کی ہمدردی بہی چند روپیہ ہوس گے۔ ذرا ایک مہینہ تنخواہ نہ ملے۔ تو ہمدردی کا پتہ لگ جاوے۔ کہ پطرس کی مانند خداوند پر لعنت بہیجتا ہوا اپنے وطن کو واپس سدہارے۔ اے نادان سُن! "جس پیمانے سے تو ناپتا ہے۔ اُسی سے تیرے لئے ناپا جائیگا"

مسیحوں کا پُرانا نیاز مند

عبدالحق۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ قادیان

مورخہ ۱۴- جون ۱۹۰۵ء

بقیہ تازہ اخبار

تار خبر از لنڈن ۱۰- جون ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے روسیوں کو مقام باڈینگ ودہنگ واقعہ منچوریا سے نکالدیا ۲ گہنٹہ لڑائی رہی بڑی لڑائی ہوئی روسی بہت مارے گئے جاپانی مقتولوں اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۵ ہے

روسی اپنی فوج کے واسطے کمک بہیج رہے ہیں۔

روسی فوجمیں ہیضہ اور پیچش کی بیماری پڑی ہوئی ہے ۶۰۰۰ بیمار ہے۔ ایک سو روز مرتا ہے

ایضاً ۱۰ جون ۱۹۰۵ء زار روس نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قومی کونسل بنانے کے فکر میں ہوں۔

فرانسیسی لوگوں نے سلطان مراکو کو سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے جس سے سلطان بہت ناراض ہو رہا ہے

۸- جون۔ کلکتہ میں سخت آندہی آئی۔ بڑے بڑے درخت سرنگوں ہوگئے۔

۹- جون۔ سملہ میں آندہی اور بارش کا سخت طوفان آیا۔ بہت مکانوں کی چہتیں گر گئیں۔ ایک بڑا ہوٹل تہا اُس کی چہت صاف اُڑ گئی بعض چہتیں اور شہتیر اُڑ کر دور دور جا پڑے قریب کے گاؤں میں بہی بہت نقصان ہوا۔

طاعون۔ سر ازبفر اپنی مشہور کتاب کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو دیکہا گیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے غلیظ اور ناصاف تہے مگر انکو بزمانہ طاعون کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا ان کے محلہ اور پڑوس میں بلیگ رہی مگر وہ محفوظ رہے ایک شخص کے دو بچے بلیگ سے فوت ہوئے مگر اُنکی بیوی کو جو یقینی طور پر بے احتیاط تہی بلیگ لاحق نہ ہوئی۔ (الشفاء) طاعون کا کیا اختیار ہے وہ تو ایک غیبی مامور ہے جہاں حکم خداوندی ہوتا ہے وہاں اپنا کام کرتی ہے۔

آندہی۔ علاقہ مدراس میں ایک جگہ اس زور کی ہوا چلی کہ ریل گاڑی چلتی چلتی اوندہی گر پڑی۔ الامان۔

مسلمانان روس۔ ہمارے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی شکر گذاری کے بڑے بڑے موقع ہیں کسی سلطنت میں مسلمانوں کو ایسی مذہبی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ ہندوستان میں ہے۔

نیا آلہ ایک سائنس داں نے حال میں ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جو کام کرتے ہوئے انگلیوں کی حرکت کا شمار بتاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کرکے کام کرنے سے شمال ومغرب کی جانب منہ رکہنے کی نسبت ۲۵ فیصدی کام زیادہ ہوتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ کرۂ زمین بجائے خود ایک زبردست مقناطیس ہے جو مغرب سے مشرق کیطرف حرکت کرتا رہتا ہے۔

آمد مسیح جنوبی ہند میں کچہہ پُرانے عیسائی رہتے ہیں جو خود عیسائیوں کے ساتھ شادی وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکہنا گناہ جانتے ہیں - یہ لوگ ۳۴۵ عیسوی میں ہندوستان میں آئے تہے۔ غالباً یہ ان لوگوں میں سے تہے جو واقعہ صلیب کے بعد یسوع کے ساتہہ ہوئے اور پہر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پہیل گئے ان میں ایک بزرگ ہتوما نام ہوئے ہیں جنہوں نے پیشگوئی کی تہی کہ ۱۸۹۳ء میں مسیح کی آمد ہوگی ہتوما صاحب تو ۱۸۹۳ء سے پہلے ہی فوت ہوگئے مگر انکی بات پوری ہوگئی - یعنی مسیح موعود دنیا میں نمودار ہوگیا کاش کہ عیسائی صاحبان اس سے فائدہ اُٹہائیں۔ اور جسکو خداوند خداوند کہتے تہے اب اس کا انکار کرکے جہنم میں نہ گریں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

تحقیقات امراض۔ ہندوستان میں امراض کی تحقیقات کے واسطے اور امراض کے روکنے کیواسطے مناسب سامان مہیا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ایک محکمہ کسولی میں قائم کیا ہے اور ڈاکٹر سیمپل صاحب اُس کے ڈائرکٹر مقرر کیے گئے ہیں۔

جاپانی زبان سیکہنے کے واسطے ہر سال دو افسر انگریزی فوج کے جاپان جایا کرینگے - اب جاپانی زبان بہی معزز اور ضروری سمجہی گئی ہے۔

[illegible] کا اختراع اور افترا ہے

[illegible] اور جھوٹ پر [illegible] اور [illegible] کتنی ہی کوئی [illegible] بات کسی [illegible] وقت منہ سے نکل [illegible] کا عیسائی اشاعت [illegible] ایک بڑا لمبا [illegible] کے ثبوت میں لکھنے بیٹھے ہیں۔ کہ مسئلہ [illegible] ہے۔ اور اپنے مضمون کی تمہید اس [illegible] ہے۔ کہ جب ایشیائی لوگوں کے آگے یورپ [illegible] پیش کی جائیں۔ تو ان کو لازم ہے۔ کہ [illegible] احتیاطیں اپنے دل میں یاد رکھیں۔ تین احتیاطوں کی [illegible] تثلیث کا بوجھ نہ ڈالنے دو۔ پہلے تو ہم اسی پر حیران ہیں کہ عیسائی صاحبان تثلیث کا بانی یسوع مسیح کو قرار دیتے [illegible] کی دینی صداقت کے نام سے [illegible] مشہور ہے۔ دروغ گورا حافظہ نہ باشد شاید پادری صاحبان اس مضمون کو لکھتے وقت یہ بات بھول گئے ہیں۔ کہ ان کے خداوند یسوع مسیح اہل یورپ نہ تھے بلکہ اہل ایشیا تھے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بھولے نہیں۔ بلکہ سادگی سے یہ بات منہ سے نکل گئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تثلیث مسیح کا مذہب نہ تھا۔ بلکہ یہ اخلاق کا تباہ کن عقیدہ یورپ میں بنایا گیا تھا۔ اور اس کی ابتدا مسیح سے تین سو سال بعد ہوئی۔ اس جگہ مجھے ایک گفتگو یاد آئی ہے۔ جو ایک کالج کے فلاسفر عیسائی انگریز اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک شاگرد مسلمان کے درمیان ہوئی مسلمان شاگرد۔ آپ یورپین لوگ ایسے دانا اور فلاسفر مشہور ہیں۔ یہ تثلیث کا خلاف عقل مسئلہ آپ لوگوں نے کس طرح مان لیا۔ ذرا ہمیں بھی سمجھا دیجئے

فلاسفر انگریز پروفیسر۔ ایشیائی دماغ اس قابل نہیں کہ ایسے دقیق اہم مسئلہ کو سمجھ سکے

مسلمان شاگرد۔ مسیح تو خود ایشیائی تھا۔ اگر ایشیائی دماغ ایسا ہی ناقص ہے۔ تو خود تثلیث کا موجد ایک ایشیائی کس طرح ہو سکتا ہے اس کا جواب پروفیسر صاحب کو کچھ نہ آیا اور شرمندگی کو دور کرنے کے لئے ہنس کر خاموش ہو رہے

یہی بات اب آکسفورڈ کے مشنریوں نے اپنی اخبار میں تحریر کی ہے۔ اور یورپ کی تثلیث کا تحفہ ہندوستان کے سامنے پیش کیا ہے ہم اس کے جواب میں ناقص دماغ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور تثلیث کا تحفہ یورپ کے کامل دماغوں کو ہی مبارک [illegible] کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ جس دماغی کمال کی ڈگری کے واسطے تثلیث کا اعتقاد ضروری ہے۔ اس پر ہم کو اپنی [illegible] دماغی ہزار درجہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر افسوس یہی

کہ یورپ امریکہ کی اخباروں اور کتابوں کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی یہ کمال دماغی انہیں لوگوں تک محدود رکھا جا رہا ہے۔ جو ملکی اور قومی خدمات کے ناقابل سمجھے جا کر ناچار پادری پنے کا کام اختیار کرتے ہیں اور مجبوری کے لئے پرانے ڈھول بجاتے ہیں

بڑے بڑے علماء اور فضلاء نے تثلیثی کمال کے بوجھ کو سر سے پھینک دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ رفتہ رفتہ سب ایسا ہی کریں گے

رسید زر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
یکم جون ۱۹۰۶ء	۱۰۶۰	شیخ امام بخش صاحب	شاہجہانپور	عا/۹
" "	۱۳۱۱	محمد بخش صاحب ڈابور	خیرہ گلی	عا/۸
" "	۱۷۶۰	عبدالکریم صاحب	پوٹریانوالی	عہ/۱۲
۶ جون ۱۹۰۶ء	۵۹	راجہ ہری پرشاد صاحب	حیدرآباد دکن	عا/۸
" "	۱۳۳	ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب	بلوچستان	عا/۸
" "	۱۱۱	امام خانصاحب	کامل پور	عا/۸
" "	۱۲۱	مولوی محمد صاحب	مزنگ	عا/۸
۷ جون ۱۹۰۶ء	۔	محمد جعفر خاں صاحب		عا/۹
" "	۔	محمد کرم بخش صاحب	گلستان	عا/۹
" "	۳۰۶	منشی محمد الدین صاحب	حافظ آباد	سے/۹
۸ " "	۵۵۰	شیخ حسین صاحب	حیدرآباد	عا/۸
۱۰ " "	۴۹۰	محمد داؤد صاحب	تیماپور	عا/۸
" " "	۔	برکت علی صاحب شملہ بحساب نبی بخش	دہلی	عا/۸
۱۲ " "	۔	تاج الدین صاحب	جنڈیالہ	عا/۸
۱۵ " "	۔	نام کوپن میں نہیں ہے		عہ/
" " "	۸۶	کلن خاں صاحب	راجپور	عا/۹

ایک روپیہ [illegible] ہے ۱۴۔ جون ۱۹۰۶ء کو ہمیں ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ملا ہے۔ بھیجنے والے نے اپنا نام کوپن پر نہیں لکھا۔ صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں۔ براہ مہربانی اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں

درخواست دعا

نماز جنازہ۔ برادر مولا بخش صاحب نائب محافظ دفتر سیالکوٹ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چودھری غلام حسین صاحب خلف الرشید چودھری امین بخش صاحب ۱۰۔ جون ۱۹۰۶ء کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گزارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے ضرور آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے نمبر ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

منیجر بدر

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۶ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵۔ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا

منیجر بدر۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سالانہ	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	ماعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مے
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مے	صہ
پورا کالم	[illegible]	عہ	عہ	صہ	ے
نصف کالم	عہ	[illegible]	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	اے	صہ	ے	[illegible]

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب [illegible] شدہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا + ضمیمہ بھیجوانے کیلئے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کیلئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۱۰۔ جون ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۹۶ | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۲ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۲۲ ۔ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۔ سے

معاونین ۔ عہ

برضائے خود ۔ صہ

سے

عام قیمت ۔ عہ

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا ۔

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولش کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان است ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدم دوری ازاں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوئم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان | تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد و ثنا اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لئے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا۔ جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف متعرض اس کے سامنے چند ھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پر سوز خوش الحانی سے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سُن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنائے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں مصروف و مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چند ماہ میں چھوٹے بچے ہنستے اور کھیلتے قرآن خواں ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرم مولوی حکیم نورالدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک موقعہ پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جن کی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہو چکا ہوا ہے پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پاکر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۲۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر اپنا سلام کر کہ تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے الگ محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال و اکرام کے مالک سب سے اعلیٰ عزت کے صاحب تیرے در پر ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تو نے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا توہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف توہی ہے۔ ع

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ✤ جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان ✤ ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ✤ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ✤ یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ✤ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ✤ اکسیر ہے یہ پیارے صدق و سداد رکھنا ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

بریلی اور مخالفت

بریلی میں آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ اور ہماری جماعت کے ایک معزز بزرگ مخدومی مکرمی حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو امروہہ سے مباحثہ کے لئے بلایا ہے۔ اگرچہ ایسی صورت میں جہاں مخالفانہ جوش نے ایک وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ .. معاندین سوائے دنگہ اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔ تاہم حضرت مولانا موصوف نے باطل پرستوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط بمعہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

۷۸۶ حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے یہ چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں۔ بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلمبند کرکے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار لکھدیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم معہ اپنے مریدوں کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کریں گے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ وکتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کردی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حاکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ انہیں کے ہموطن اعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیئے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم عدل ہونا انکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں تو ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرمادیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ [illegible] اور متضمن اثبات دعاوی اور نیز خاکسار کے رسائل تمام دنیا میں شائع ہوچکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہوچکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسائل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہوگئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سائل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین هم عن اللغو معرضون قرآن مجید موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارهم غشاوة کو ان دعاوی اور مسائل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہوسکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک شبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح یہ سائل اپنا شک وشبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھ کر پیش کرتے رہیں گے۔ پھر وہ طبع ہو کر شائع ہوجائے گا۔ تحریر کی شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس سے اقرار وغیرہ لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی وما ارسلناک الا رحمة للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ اور دلائل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کر دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کرلیوے۔ البتہ بحکم وردو نگہ [illegible] انجانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء وفضلاء وفقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرادیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علی منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسائل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کردیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی علماء وفقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور تبری کا اشتہار شائع کردیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ ومعجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہوچکیں ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادانی طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تا کہ حق وباطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح ولائح ہوجائے اور تبدیل وتحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول ودوم وسوم کا جواب شافی وکافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے کہ بحکم محکم ومنصوص قرآنمجید فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب وسنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کرسکتے کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں اور محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کرچکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں یعنے تیسرے سال آچکے ہیں۔ دیکھو دافع البلا صفحہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہوچکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کرلیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب وامروہی ہونے کی اس دشت پرخار مباحثہ اور ریق ودق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کرلیوے۔ پس وہ کیونکر حکم ہوسکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہوسکتی ہے سے آنکس کہ بقرآن وخبر زو نہ رہی۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرائے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہے مہدی کا اب آئے جس کا جی چاہے لوائے احمدی کے فیض پائے جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنالے جس کا جی چاہے جماعت میں صحابہ کی در آئے جس کا جی چاہے
مجھے گو زمین میں کہ کی اور عیسیٰ گو گردوں پر لقا اس کا نہیں اب پھر ہما جس کا جی چاہے
وفات حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآن سے فلک سے ابن مریم کو بلائے جس کا جی چاہے
خبر بتلا چکا دجال ہے انگریز ہی فرقہ یہ تخصیص خاص حق سے کوئی بتائے جس کا جی چاہے
متاع دنیوی دیکھا بدین دین میں اپنی اب اس کچ میں دین اپنا گنوائے جس کا جی چاہے
وہ آئیں گے تو پھر کر بینگے یعنی ہونگے عاجز کہ کوئی دین میں نکتے در آئے جس کا جی چاہے
زبان انکی ہے میٹھی مہدی اور تیری دل میں وہ بس اب ہندمیں خود بنے جا جسکا جی چاہے
حدیثوں سے ہی اطمینان گر ہو تا نہیں صاحب خدا بھاکا بنے کو بنائے جس کا جی چاہے
غرض دجال ومہدی ومسیحا آچکے اب تو علامتیں ہوچکی سب آزمائے جس کا جی چاہے
مسیح ومہدی موعود کہتا ہوں میں مرزا کو مجھے اپنا فدا دین بنائے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبد العزیز۔ اہلمد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبد القادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

۱۔ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں اُمید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس سے بہتری کرے گا۔

۲۔ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالیٰ معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالیٰ کو نہ اُس کی پروا ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

۳۔ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو بُرا کہا جاوے۔ وان من اُمۃٍ الا خلا فیہا نذیر

۴۔ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود اُن آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مؤمن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ اُس نے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم چوروں کی طرح میرے پاس آؤ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپنے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون قادیان میں نہ ہوگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہُوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ہیں۔ ایک جگہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں اُن سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی الٰہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ انہ اوی القریۃ یعنی خدا تعالیٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دُور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دُور نہ کریں۔ جو اُن کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچا لیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی۔ کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور اُن کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اوی کا لفظ جو اس وحی الٰہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پاکر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اوّل آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اوّل کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی الٰہی کا ہے۔ جسکے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے[*]۔ اور میں اس بارے میں مفصل [illegible] شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر بتلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی مجھے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوےٰ ہے۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہیئے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ اُنہیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی الٰہی شائع کی تھی۔ الّذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلمٍ اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اُن کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسا مرید نہیں جو طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیا داری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اُن کا پورے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

---

[*] پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو دوسرے بیماریوں سے ہوئی تھیں اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ لنج کی کانٹی کر زیادہ مرا تھا وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی زیادتی دکھلائیں ورنہ اردگرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے منہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی باربار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ ابتک زندہ موجود ہیں۔ منہ

مبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ وار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کی وقت مرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقویٰ کے راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنے ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گرے وہ گرے۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انہیں شرائط مندرجہ بالا پورے طور تحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھی جائینگی۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم عـ۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا۔ کہ ضرور ہے۔ کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی مرزا احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ رد کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

بے شک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مر چکا۔ پس تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے انکے دلوں میں سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر گیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا۔ اور جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹال دیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے

عـ۶ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر جائے گا۔ یا وہ جگہ آپ کے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپ کے ذمہ ہے

مکرراً اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میاں پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئیں تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپ نے کس کے منہ سے سُن لیا۔ کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکارپور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکارپور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپ کے منہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکائیت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود کا تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر لکھی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کے واسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ میں جو ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء میں اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہو چکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر [illegible] جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

سب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خدا تعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہوگیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لیے خدا تعالےٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ وہی قرآن شریف میں نازل ہوا۔ جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہوکر مکہ کی طرف بھاگ گیا۔ پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خدا تعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا۔ جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خدا تعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس امت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر دوسروں کا کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القا ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائے گا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسیقدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلمہ کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کر دیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا امر قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام میں اعجاز کی بنا نہیں ورنہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یعنی کم سے کم دس آئتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ ہر حال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہو گئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کرکے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال وگمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر [illegible] کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور انہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس اس وحی نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے۔ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟* جس ملک کے لوگوں نے بلکہ ان کے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایک واقعہ کو نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ اور نہ ان کے

---

* دیکھو تفسیر العلامہ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر ۲۷٦ + ٦٧٧ - جلد ٦

* معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پیسہ اخبار میں اعتراض شایع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلہا ومقامہا میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی بددیانتی اور بے ایمانی اور بے عقلی اور بے فہمی ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ اور ہیبت ناک نتائج اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں انکے ظہور سے ایک سال پہلے شایع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۹٦ میں بھی موجود ہے جس کو شایع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

* اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شائع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں۔ منہ

خیال وگمان میں ہو کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ یا امکان میں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں آجائے۔ تو وہ خبر نہ صرف معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہوگا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت دور کرنے کے لئے اور اس کو تمام لوگوں کی نظر میں خفیف ٹھہرانے کے لئے انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے۔ جس میں محض معمولی الفاظ ہیں لکھا ہے کہ زلزلے آدینگے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھولکر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھیگا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑیگا کہ ناحق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلھا ومقامھا ایک ایسی دہلا دینے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جائے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء اور پھر ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ اس سے قیامت یاد آجائے گی۔ اور الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۴ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے کہ آنے والے زلزلہ سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائیگا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیرے لئے زمین پر اترونگا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں نابود ہو جائیں گے۔ گرا دیئے جائیں گے اور میں وہ نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھیگی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ

درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب ایمانًا کہو۔ کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں لکھی ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ سے خوف کرکے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا۔ تاکہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول۔ اے اندھے صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء۔ ان دونو کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہمنے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اخبار الحکم موجود ہے۔ اس کے دونوں پرچوں کو دیکھ لو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کر بیٹھے۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ۔ یہ الہام۔ ۳۱۔ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۴ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرمایا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اسجگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے۔ کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے اس قدر ضرور ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالےٰ کا ایک نشان نہ ہوگا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دبی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہٖ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر اخبار الحکم نے ایسا ہی لکھدیا۔ کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے وہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت مافی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذھب وھلی کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام انی اُھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ اوھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب (بخاری جلد ثانی باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ) یعنی ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

٭ ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے۔ جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں نہ صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶۔ منہ۔

٭ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپکر شائع ہو گئی تھی۔ صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس حالت میں جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ آئندہ سوالکر اخبار الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا اور پھر مواہب الرحمن صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت روئیں۔ منہ

سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مینے خواب میں دیکھا۔ کہ مینے مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کی ہے جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یمامہ یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدس ؑ کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب کی صورت میں شائع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاویگا۔ فقط

ڈاکخانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے اوائل اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہمنے ڈاکخانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے۔ لیکن اس درخواست کو قریب تین ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابتک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاکخانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا۔ تا ہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجیں گے جس وقت کہ وہ ڈاکخانہ سے خط وکتابت کر کے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے مطلع فرما دیں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مد نظر رکھ کر مینے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر مینے اخبار میں دوسرے احباب سے بھی استفسار کیا۔ تاکہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس بہت سے خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے بالاتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالالتزام اور بلاناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کر کے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ کے لائق ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کارروائی ہوگی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہوں۔ ایسے ہی مخدومی منشی محمد عجب خانصاحب تحصیلدار ٹوچی۔ محمد نواب خاں صاحب۔ تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب اکولہ۔ منشی فیاض علی صاحب۔ کپورتھلہ۔ سردار خاں صاحب محرر مالنسہ۔ ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد شیر خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر۔ میو تھانہ۔ فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری۔ میرٹھ۔ مولوی محمد یامین صاحب۔ داتہ۔ ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد صاحب موزنگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب احمدی جہلیانوالہ نبی بخش صاحب۔ کوئیٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی۔ میر جمال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے۔ اس واسطے آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	ماعہ	دعہ	صہ	دعہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	صہ	ہعہ	ہے	ص
پورا کالم	سہ	عہ	عہ	صہ	ے
نصف کالم	عہ	ہعہ	ہعہ	للعہ	ع
ربع کالم	عہ	ہے	ص	ستے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۳ر سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھیجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قال صاحب قلمه ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

چھپا ہوا بانو گرافی چھاپہ قادیان مین | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوائین شفا بنی غرض دار الامان مین

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۳ | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۱ جون ۱۹۰۶ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱

ای جہان منتظر خوش باش کامد نستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۲۰
معاونین	۵
پرھانے	۵
خود	۳
عام قیمت	۲

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دونا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے،

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر ہونی چاہیئے۔ اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکراں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکراں مورد و لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است

یکدمے دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوئم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲ر جولائی ۱۹۰۵ء رویاء دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے اس میں سے کوئی چیز نکالی جس میں سے شعاع نکلتے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے وہ چیز ہم نے لی تو وہ ایک ٹوپی تھی جسکو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چُغہ کی شکل میں تھی وہ بھی ہم نے لے لی +

فرمایا دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اُسی کی مانند کوئی اور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم و فضل و کمال ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا معتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا یا کسی غرض کے لیے رجوع لانا ہے وَاللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ +

ڈائری

القول الطیب

۳۰ر جون ۱۹۰۵ء [illegible] کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی [illegible] کوشش کر رہے ہیں کہ شاہ جاپان [illegible] آریوں نے بھی لاہور میں جاپانی زبان [illegible] جاپان [illegible] سلسلہ حقہ کی [illegible] کوئی تجویز کی جاوے +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہر نبی اور رسول کا آخری زمانہ اُسکے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوۃ کا پہلا [illegible] مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا۔ ہم بھی اپنی عمر کا [illegible] سال حصہ طے کر چکے ہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اب خدا کے وعدوں کے پورے ہونیکے دن ہیں ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کر کے اس فیصلہ میں گڑ بڑ ڈالدیں ہم چاہتے ہیں کہ اب اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت طیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی بہت کمزور ہے بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے، گویا ایسے لوگ اس آیت کی ذیل میں آجاتے ہیں مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ، تاہم جنکے دلوں میں حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹھ جاوے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اب معاملہ دور جانے والا نہیں ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو اُن کی پیروی ہمارے لیے منحوس ہوگی اور ہمکو وحی کرنے والے گویا وہی ٹھہرینگے اگر خدا تعالیٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہمکو اطلاع دے گا۔ عام لوگ کیواسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جبتک پہلے سے خدا تعالیٰ کا منشا نہو ہم کسی امر کیطرف توجہ کر ہی نہیں سکتے ہمارا ادارہ مدار خدا تعالیٰ کے حکم پر ہے۔ انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے اگر خدا چاہے گا تو اُس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کریگا۔ اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں۔ ہاں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں خدا سے ڈرتے رہو ایسا نہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جاوے اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنوگے تو خدا تم میں اور اُن میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کروگے تو پھر خدا بھی تمھارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اُسکی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کا فر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی اگر ہم اپنے آپکو درست نہ کرینگے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہونگے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے۔ ہاں زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں داشتہ آید بکار۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے خدا کے منشا کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے +

یکم جولائی ۱۹۰۵ء کچھ بیماریوں کا ذکر تھا **فرمایا** مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا طبیب ایک حد تک چلکر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مگر اسکے آگے خدا دعا کے ذریعہ سے راہ کھولدیتا ہے خدا شناسی اور خدا پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اُن سے آگے بڑھ کر رجا پیدا ہو ورنہ پھر تو آدمی زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اسی جگہ سے اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا ایک شعر بہت پسند آیا ہے۔ ؎

ایک خواندی حکمت یونانیاں ٭ حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہونچ جاتا ہے تب خدا تعالیٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں ہر ایک کیلیے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہونچنے کے واسطے کسقدر توجہ اور محنت درکار ہے دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے

اخبار الاَمان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خدام ۲ر جولائی ۱۹۰۵ء کو واپس شہر کے مکانات میں تشریف لے آئے ہیں کیونکہ ایکدو بارش ہوکر گرمی کا زور نہیں رہا۔

سردار فضل حق صاحب ضلع لائل پور سے اور بابو فخر الدین صاحب میانی سے۔ منشی فضل احمد صاحب جموں سے ماسٹر وزیر الدین صاحب سجانپور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھ رہے ہیں جسکے واسطے ایک اور کاتب میاں غلام محمد جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت کی کتابیں لکھا کرتے ہیں بلائے گئے ہیں میاں غلام محمد حضرت کے بہت پرانے واقف ہونیکے سبب اُن بہت سی پیشگوئیوں کے گواہ ہیں جو براہین کے زمانہ سے لیکر واقعہ ہوئیں +

فنڈ مطبع بدر احباب کی اعانت کا بہت محتاج ہے احباب توجہ کریں۔ قیمت جلد ارسال فرماویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن شریف سے نوٹس

(سورۂ فرقان رکوع اوّل)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۔ بہت برکت والا ہے۔ وہ خدا جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے واسطے ڈرانے والا ہو

فرقان۔ اس شے کو کہتے ہیں۔ جو جدا کرنیوالی اور فیصلہ کرنے والی ہو۔ جس سے وہ باہمی مخالفت جو دو گروہوں کے درمیان ہو۔ اس کا فیصلہ ہو جائے کہ ان میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ ہر ایک نبی کو ایسا فرقان عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرقان وہ واقعہ تھا جس میں فرعون اور اس کا لشکر دریا میں غرق ہو گئے۔ اور حضرت موسیٰ بمعہ اپنی جماعت کے صاف بچ نکلے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا۔ جس دن کہ مخالفوں کی زبردست جماعت میں سے اس سرگروہ کے ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ والاجل اور بڑی نیز کا فرقان ہے۔ جو انبیاء اور ان کے متبعین کو عطا فرمایا جاتا ہے

نذیر۔ ایک دفعہ سارے جہان کو غارت نہیں کر دیتا۔ بلکہ چندوں کو اس وقت ہلاک کیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کے واسطے خوف اور عبرت کا موقع ملے اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ یا منتبہ۔ فرقان اس واسطے نازل ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے واسطے ہدایت کا باعث ہو جائے جنگ بدر میں بڑے آدمی جو ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد قریباً آٹھ ہی تھی۔ مگر ایسا بڑا فرقان ہمارے دیکھتے ہوئے ہمارے ملک میں ہوا۔ الا تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ دوسرے مشاہدہ کنندہ کو کوئی عبرت نہیں ہوئی یا ہوئی تو بہت ہی کم۔ غور کرو۔ وادی کانگڑہ میں جو بیس ہزار آدمی ہلاک ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو ایک عبرت دلانے والا واقعہ ہے۔ نہ صرف ان لوگوں کو جو اس سلسلہ کے مخالف ہیں۔ بلکہ احمدیوں کو بھی اپنی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے

یہود کی ذلت اور ان کا سور اور بندر بننا بھی ایسا واقع تھا۔ کہ لوگ اس سے عبرت پکڑتے مگر غفلت کے باعث وہ عبرت نہیں۔ غور کرو

فجعلنٰها نكالا لما بين يديها وما خلفها وموعظة للمتقين۔ ترجمہ۔ پس کر دیا ہم نے اس قصہ یہود کو دہشت ان لوگوں کے لئے جو ان کے سامنے تھے اور پیچھے آنے والوں کیلئے اور نصیحت و وعظ متقیوں کیلئے

یہ فرقان کی دلیل دہریہ لوگوں کو بھی ہدایت کی طرف بلاتی ہے۔ کیونکہ اگر خدا کوئی نہیں تو کیا سبب ہے کہ دنیا میں ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو خدا کے مرسلین ہوتے ہیں اور عبادت الٰہی کا وعظ کرتے ہیں اور ان کے مخالف ناکام رہتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ اگلی آیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو کسی اور شے کو مظہر خدا بناتے ہیں۔ یا بت پرستی کرتے ہیں

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۔ وہ جس کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جس نے ہر شے کو پیدا کیا۔ اور پھر ہر شے کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا آسمان و زمین سب جگہ خدا کی سلطنت ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس واسطے وہی ایک عبادت کے لائق ہے کسی اور کو معبود بنایا جاوے۔ تو باطل ہے۔ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ۔ اس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اس میں عیسائیوں کی تردید ہے۔ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔ ہر شے کا وہی خالق ہے۔ اس میں آریوں کی تردید ہے۔ جن کا مذہب ہے۔ کہ خدا مادہ اور روح وغیرہ کا خالق نہیں۔ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ کیا معنے جیسا عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ نیکی کرنے والا بد نتیجہ نہیں پا سکتا۔ اور بدی کرنے والا نیک نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ سست آدمی چستی کا فائدہ نہیں پا سکتا۔ یہ مسئلہ تقدیر کا بڑی ہمت بڑھانے والا ہے اور انسان کو اعلےٰ مراتب پر پہنچانے والا ہے۔ افسوس ہے کہ جن لوگوں نے اس کے صحیح معنے نہیں سمجھے۔ وہ اس کو اپنی تمام کمزوریوں اور غفلتوں کی ڈھال بناتے ہیں مسئلہ تقدیر کو مولوی رومی صاحب نے ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے۔ سہ

از مذاہب مذہب دہقان قوی اے مولوی
مذہب دہقان چہ باشد ہر چہ کشتی بدروی
گندم از گندم بروید جو ز جو
ہر چہ کشتی بدروی اے مولوی

سوال جبکہ خدا تعالےٰ انسان کے اعمال نیک و بد کو پہلے سے لکھ چکا ہے۔ تو پھر انسان مجبور ہے۔ کیونکہ ان میں کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی

جواب۔ علم تابع معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے علم نے ہمکو مجبور نہیں کیا کہ ہم یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ ہمارے اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سبب خدا کو علم حاصل ہے۔ مثلاً استاد ایک لڑکے کی کم توجہی کے سبب امتحان سے پہلے کہدیتا ہے۔ یا لکھدیتا ہے۔ کہ یہ لڑکا ضرور فیل ہو جائے گا۔ اور بعد میں وہ فیل ہو جاتا ہے۔ تو استاد کے کہنے یا لکھنے نے اس کو فیل نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کی اس حالت نے ایک دانا استاد کو پہلے سے یہ علم دیدیا۔ چونکہ خدا تو عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کریں گے۔ لیکن اس کے جاننے نے ہمکو مجبور نہیں کیا بلکہ ہمارا ایسا کرنا اس امر کا موجب ہوا تھا کہ خدا کو پہلے سے یہ علم حاصل ہو۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۔ اور اس کے سوائے اور معبود اختیار کئے جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود مخلوق ہیں۔ اس آیت شریف میں ان تمام ادیان باطلہ کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں خدا کے سوائے کسی اور کو معبود بنایا گیا ہے۔ اور یہ ایک بین دلیل اس امر کی ہے۔ کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ جس کو خلق کی طاقت نہیں وہ اپنی غیر مخلوق سے عبادت کرانے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع خدا تھا ان کا یہ مسئلہ بڑی آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ جبکہ سوال کیا جاوے کہ یسوع نے کیا پیدا کیا۔ پیدا کرنا تو جدا وہاں تو یہ حال ہے۔ کہ اپنے ہی شاگرد نے یہودیوں کے ہاتھ پکڑوا کر پھانسی دلوا دیا۔ اور اتنا نہ ہو سکا کہ ان پھانسی دینے والوں کو مار ہی دیتا کیونکہ خدا میں دونو طاقتیں ہیں۔ پیدا کرنا اور مارنا۔ خود عیسائی لوگ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح نے کچھ پیدا کیا تھا موجودہ انجیلوں نے تو عیسویت کا اور بھی بیڑہ غرق کیا ہے۔ کیونکہ ان میں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے بہت رو رو کر دعا کی کہ صلیب سے بچ نکلے۔ پر پھر بھی بچ نہ سکا

براہین احمدیہ

ڈاک ولایت

امریکہ کے شہر اوکلاہوما میں مسیحوں کا ایک خداوند نمودار ہوا ہے اسکا پہلا نام جان ایٹ کن ہے اور اُسکے ساتھ اُس کا بیٹا ہے جس کی نسبت بھی جس کے متعلق دعوے کیا گیا کہ یہ مسیح خداوند کا بیٹا ہے۔ یہ صلیب دیا جائے گا اور تیسرے دن کے بعد جی اُٹھے گا۔ ان کے ساتھ دو اور تھے شارپ صاحب اور شارپ صاحب کی بیوی ان کے متعلق دعوے کیا گیا کہ آدم اور حوا ہیں۔ پولیس نے سب کو گرفتار کر کے جیلخانہ میں ڈالدیا ہے۔ خدا کا دعوی کرنے والے اور خدا کے اکلوتے بیٹے بننے والوں کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے۔ امریکہ کے عیسائیوں نے اگر اپنے نئے خداوند کیساتھ یہ سلوک کیا ہے تو کچھ اچنبھے کی بات نہیں۔ البتہ خداوندوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے (ٹریبون سیکر)

جرمنی کے مشہور پروفیسر گنکل صاحب نے ایک نیا مضمون پر لکھی ہے کہ مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا قصہ ایک جھوٹی کہانی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی علمی یا عقلی نہیں مل سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ثابت کیا ہے کہ خود مسیح کے حواریوں کا بھی یہ ایمان اور عقیدہ نہ تھا کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ بلکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے ہنود دیوی دیوتاؤں کے متعلق بہت رائج تھیں اور واسطے یسوع کو عظمت دینے کے لیے یہ قصہ اُسکی طرف بھی منسوب کر دیا گیا۔ عیسائی صاحبان کو مناسب ہے کہ پروفیسر کی تصنیف کو بغور پڑھکر اس بیفائدہ عقیدہ کو چھوڑ دیں۔ اور جھوٹے کفارہ پر بھروسہ کر کے دنیا داروں کے لیے گنہگاری کا دروازہ نہ کھولدیں۔ (ٹریبون سیکر)

امریکہ کے ایک بشپ صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جسمیں ثابت کیا ہے کہ غلامی کا مسئلہ دراصل بائیبل کا مسئلہ ہے اور وہ لوگ جو غلامی کی مخالفت کرتے ہیں ایک بڑا گناہ کرتے ہیں۔ بشپ صاحب نے بائبل کے مقدس کلام سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی قوموں میں اسی بڑی طرح غلامی کا رواج اسقدر عرصہ تک قائم رہا ہے

بائبل

ذیل کا خطبہ ڈاکٹر سیمین نے جو امریکہ کا ایک مشہور پادری ہے۔ سال رواں میں ۸ مئی کو پڑھا) یہ خطبہ ولایت کے ایک اخبار میں جو حال ہی میں ہمارے [illegible] [illegible] سے ترجمہ کر کے ہم چھاپتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یورپ اور امریکہ میں بائبل کی کیا قدر ہوتی ہے اور ہمارے بھولے بھالے ہندو صاحب لوگوں کو کس پھندہ میں پھنسایا جاتا ہے۔

دیکھو بائبل میرے ہاتھ میں ہے پہلی بات جو میرے دل میں آتی ہے یہ ہے کہ یہ کتاب ایک کتاب نہیں ہے یہ ۶۶ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں اور آرام کے واسطے انکو ایک جگہ ایک جلد میں کر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں مختلف مصنفوں نے مختلف وقتوں میں قریباً ایک ہزار برس کے عرصہ میں لکھی تھیں اور مختلف مصنفوں نے ایکدوسرے کا کچھ لحاظ نہیں کیا۔ سب سے پرانی کتاب جو ہمیں مسیح سے آٹھ سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملتی ہے یہ چھوٹے نبیوں میں سے ایک ہے جو تاریخ کے یقینی دلائل سے بھی ثابت ہوتا ہے کم از کم موسی کی پانچ کتابیں جس شکل میں لکھی ہوئی ہمارے پاس موجود ہیں یہ تخریر پانچ چھ سو برس پہلے سے زیادہ پرانی نہیں ہیں (حالانکہ موسیٰ مسیح سے پندرہ سو برس پہلے گذرے تھے) اب سوال یہ ہوگا کہ موسیٰ کی کتابیں کس نے لکھی تھیں؟ کسی آدمی کو ذرا بھی علم نہیں کہ اسکا مصنف کون تھا۔ ان کتابوں میں دنیا کی فرضی پیدائش - قدیم الوطنوں کی تاریخ - بنی اسرائیل کا مصر میں قید ہونا اور پھر مصر سے نکلنا کنعان فتح کرنا اور قانون بنانے کا ذکر ہے۔ جب ہم ذرا آگے چلتے ہیں تو چند فرضی تاریخی کتابیں بائبل میں ملتی ہیں جنمیں قاضیوں سلاطین - بنی اسرائیل کے جنگوں اور انکے قید ہوجانے کے وقت تک کا ذکر ہے کیونکہ یہودی ایک چھوٹی قوم تھی اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے بادشاہوں کی سلطنت کے نیچے رہے پھر ہم (ایوب) کی عجیب کتاب پاتے ہیں جو بالکل کسی گمنام آدمی کی تصنیف ہے یہ خدا کے انصاف کی روشنی میں انسانی روح کے مشکلات کے مسئلہ پر بحث کرتی ہے کس نے اسکو لکھا؟ کوئی آدمی نہیں جانتا۔ کیا یہ کتاب کسی سوال کو حل کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ صرف اُس وقت کی اعلی درجہ کی عقلی روشنی سے اس مسئلہ پر بحث کرتی ہے ◆

پھر زبور ہے جو بنی اسرائیل کے گیتوں کی بڑی کتاب ہے جب میں بچہ تھا تو مجھے پڑھایا گیا تھا کہ یہ تمام حضرت داؤد نے لکھی ہے۔ آج یہ خیال ہے کہ داؤد کا اسمیں بہت تھوڑا سا حصہ ہے اور ہم اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ فی الواقع داؤد کا اس کے ساتھ کچھ تعلق بھی ہو۔ یہ گیتوں کی ایک کتاب ہے جو ایک بڑے لمبے زمانہ میں بے تعداد گمنام مصنفوں نے لکھی ہے اور بعد میں کسی نے ان نظموں کو جمع کر دیا اور بائبل کی تمام کتابوں کا یہی حال ہے ◆

یہ لوگ رسول ہیں پیشگو نہیں ہیں قریباً کسی معاملہ میں بھی رسولوں نے کبھی خاص طریقہ سے پیشگوئی کرنیکا دعوے نہیں کیا فی الحقیقت وہ بڑے بڑے اصول بتلاتے ہیں اور لوگوں میں مشتہر کرتے ہیں کہ اگر وہ ان اصولوں کی پیروی کرینگے تو ایسے نتیجے ضرور پائینگے وہ پیشگوئی کرنے والے نبی نہیں ہیں بلکہ صرف واعظ ہیں ◆

اس کے بعد جعلی کتب ہیں جسکو ہم ابھی بائبل کا حصہ نہیں سمجھتے - پھر نیا عہدنامہ یعنی انجیل ہے۔ اعمال کی تاریخی کتاب - یسوع کی سوانح عمریاں اور آخر میں مکاشفات کی کتاب ہے ◆

اب اس مقام پر میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ قریباً ہر ایک کتاب کسی گمنام آدمی نے لکھی ہے بہت سی کتابیں ہیں جن کی بابت ہم کچھ جانتے ہیں ان کتابوں کو کس نے لکھا کس جگہ اور کس زمانہ میں؟

یہی حال توریت کا ہے اور یہی حال انجیل کا ہے بائبل ایک محدود اور خاص کتاب نہیں ہے۔ ایک چھوٹی سی لائبریری ہے۔ یہ کتابیں صرف آرام کے واسطے ایک جلد میں جمع کی گئی ہیں اور کسی آدمی نے کام کبھی کسی الہام اور علم الٰہی سے نہیں کیا۔

اور دوسری بات جس کی طرف توجہ کرنی چاہیے یہ ہے کہ سولہویں صدی سے پہلے بائبل کی بابت مذہب کی طرف سے کوئی قانون شائع نہیں کیا گیا تھا اور جب قانون بنا تو انھیں پرانی بائبل کو قبول کیا گیا اور یہ کتابیں خدا کے حکم سے یا کسی خاص آدمی کے حکم سے جمع نہیں کی گئیں - یہ کتابیں عام لوگوں نے اُٹھا کر ایک جگہ جلد میں کردیں۔

فاضل لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ اب بھی علیحدہ علیحدہ ہو سکتی ہیں۔ بعض کتابیں یقیناً اس مجموعہ سے اعلیٰ ہیں اور انجیل میں بعض کتابیں ایسی ہیں کہ کسیکو ان کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انجیل میں ایک آیت ہے جس کیطرف بعض دفعہ اشارہ کیا جاتا ہے کہ اسکے کچھ معنی مروج انجیل کی کتاب یوحنا کی آخری کتاب مکاشفات میں ہے یہ کتاب محض بے سود ہے اور نہ اسکو کوئی سمجھ سکتا ہے اس کے مصنف نے اُس آدمی پر لعنت کی ہے جو اس کتاب میں سے کچھ نکالے یا داخل کرے - لیکن یہ

بات مکاشفات کے متعلق ہے یعنی وہ پولوس انجیلوں کے مصنفوں یا پرانے عہدنامہ کی بابت کچھ نہیں کہتا وہ صرف اپنی کتاب کی بابت بیان کرتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ کتاب غلطی سے پاک ہے یا وحی سے لکھی گئی ہے وہ صرف اُس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اس کتاب میں دخل دے جیساکہ شیکسپیئر اس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اسکی ہڈیوں میں بیجا دخل دے۔ اب بائیبل غلطی سے پاک ہونے اور وحی سے لکھا جانے کا دعوے نہیں کرتی۔ اب ہم کتاب کو آزادی سے کھول لیتے ہیں کہ وہ ہمارے کس کام کی ہے۔ اور مجھے کہنے دیجیے کہ آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلانا کہ بائیبل غلطیوں سے پاک نہیں ہے اور بے عیب الہام نہیں ہے یہ ایک فضول کام ہے کیا ہم عقلی طور پر فرض کرسکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی سے پاک الہام نازل کرنے کی کوشش کی ہے چند سال گذرے ہیں کہ میں ایک پریسبٹیرین پادری کے ساتھ باتیں کر رہا تھا جو ایک بڑے شہر کے گرجہ کا پادری ہے اوس نے کہا اگر میں یقین کروں کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی غلطی سے پاک کتاب دنیا کو دی ہے تو میں بالکل بے دل اور بے حوصلہ ہو جاؤں گا اور میں خیال کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی طرح دنیا کی چیزوں پر اپنا قبضہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی ایسی کتاب دی تو وہ یقیناً اب ہمارے پاس نہیں ہے" یہ اسکی رائے ہے اور یہ ہر ایک دانا آدمی کی رائے ہے فقط۔

قرب قیامت

زمانہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے بلکہ تھوڑا عرصہ ہوا ایک عیسائی نے ایک ضخیم کتاب اس مضمون پر لکھی تھی اور اسبات پر بڑا زور دیا تھا کہ اگر مسیح سنہ ۱۸۹۶ء میں نہ آجائے تو بائبل جھوٹی جس وقت کی طرز آمد مسیح کے عیسائی قائل ہیں اُس حساب سے تو بائبل کئی دفعہ جھوٹی ہو چکی اور آیندہ کئی دفعہ ہو چکی گی۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہی دن مسیح کی آمد کے ہیں جس کے آنکھ ہو وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سنے۔

مسلمان کہتے ہیں یہی مہدی کا وقت ہے۔ ہندو کہتے ہیں یہی کلنک اوتار کا سمال ہے۔ ان سب سے عجب یہ ہے کہ فلاسفر اور مادی لوگ بھی پکار اُٹھے ہیں کہ زمین کے خاتمہ کا وقت ہے۔ ذیل میں ہم چند اک شہادتیں درج کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

ولایت کا مشہور فلسفی للمڈ کیلون کہتا ہے دنیا کا اختتام ۴۴۳ سال کے بعد ہو جائے گا جبکہ زمین سے کل آکسیجن خرچ ہو جائے گی اور انسان دم گھٹکر فوت ہو جائیں گے۔ ان کے حساب میں ۲۸ من لکڑی جلنے سے ۴۰ من آکسیجن نکلتا ہے اور زمین میں جس قدر آکسیجن ہے وہ ۴۴۳ سال میں خرچ ہو جائے گا اور کل ہوا کاربولاک ایسڈ گیس سے بھر جائے گی +

امریکہ کے نیکولا ٹیلا نامی فلاسفر کی رائے ہے کہ اس وقت آسمان میں ایک بڑی بھاری بجلی کا مجموعہ بن رہا ہے جس کے چھوٹنے سے تمام دنیا خاکستر ہو جائیگی

فرانس کا ایک مشہور جوتشی کہتا ہے کہ بیلا نامی ایک مشہور ستارہ جب زمین پر گرے گا تو اس کے ٹکرانے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی جسطرح دو ریل گاڑیاں فی گھنٹہ ۵۶۰ میل چلتی ہیں اور آپس میں ٹکر کھائیں وہی حالت زمین کی بیلا سے ٹکرانے سے ہوگی۔

ملک اسپین کے نامی فلاسفر اگہاٹ کا قول ہے کہ ۵۶ سال بعد دو ستارے زمین پر گرینگے جنکے زور سے زمین اپنی جگہ سے کھسک جائے گی جو تجارتیں ہیں وہ بالکل نابود ہوں گے... ۳۰ سال میں دنیا کی آبادی دگنی ہو گئی ہے اسطرح اگر آیندہ ۸۰ سال میں آبادی دگنی ہو جائے گی تو مکمل خوراک کا ملنا ناممکن ہوگا اور بیماریاں بڑھیں گی۔

گرینڈ ایلنڈ کی رائے میں زمین پر انسانوں کا بوجھ بہت پڑتا ہے اس سے زمین کے اندر پگھلی ہوئی دھاتیں باہر آپڑیں گی اور زمین تباہ ہو جائے گی۔

ویسن کہتا ہے کہ زمین میں گرمی کم ہوتی جاتی ہے اور تمام پانی برف بنکر دنیا کو گھیرے گا اور مخلوقات فنا ہو جائے گی +

تحقیق الادیان

طوفان نوح

ملک امریکہ کی ریاست میچیگن کے شہر بنٹن ہاربر میں ایک صاحب بنجمن نامی مدعی ہوئے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت نوح کے زمانہ کا سا ایک بڑا طوفان آنے والا ہے جس سے تمام دنیا غرق ہو جائے گی اسواسطے ضرورت ہے کہ ایک بڑی کشتی طیار کرائی جائے اور اسمیں تمام مومن سوار ہو جاوینگے کیونکہ طوفان کا وقت بہت قریب ہے۔ مسٹر موصوف ایک کشتی بنا رہے ہیں اور ہر ایک قسم کے جاندار کا ایک ایک جوڑا بہم پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھی خریدنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب آسمان سے انتشار روحانیت کا زمانہ آتا ہے تو کشوف والہامات کا سلسلہ بھی وسیع ہو کر تھوڑا بہت سب جگہ اُسکے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مسٹر موصوف کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق کسی طوفان اور کشتی کا نظارہ دکھلایا گیا ہے لیکن بسبب نہ ہونے معرفت علوم لدنی اور علم تعبیر رویا سے ناواقف ہونے کے باعث مسٹر موصوف نے اصل حقیقت طوفان اور کشتی کو نہیں پایا۔ مسٹر موصوف کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے واسطے ہمنے ان سے [illegible] بہت شروع کی ہے۔ انجملہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولیں اور ان کو ہدایت کے راہ پر لاکر تو سب چیز پر قادر ہے اور تمام دل تیرے ہاتھ میں ہیں +

ڈوئی - ہمارے احباب ڈوئی کے نام سے خوب واقف ہیں جس نے امریکہ میں دعوی نبوت کیا ہے اور اپنے کو خدا ماننا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دوبارہ اُسکو اپنے مقابلہ میں بُلایا ہے مگر اُسکو جرأت نہیں ہوسکی کہ آپ کی تحدی کا جواب دیسکے۔ باوجود مقابلہ میں نہ آسکنے کے بھی اُس نے ایک بڑی ذلت اُٹھائی ہے یعنی اُسکا ولدالزنا ہونا عام اخبار وں میں چھپ چکا ہے اُس کے باپ نے بھی اس امر کی اپنے خطوط کے ذریعہ سے اخبار کے میں اطلاع دی ہے کہ میرے اس بیٹے کی پیدایش جائز نہ تھی اور اس کے ثبوت میں اُس نے کاغذات بھی پیش کیے ہیں باوجود اس کے ابھی بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں اور اُس نے ایک بڑا شہر بنایا ہے اور ایک بڑا کارخانہ جاری کیا ہوا ہے چونکہ وہ اس زمانہ میں مطابق قدیم علامتوں کے خدا کے سچے نبی کے مقابلہ میں ایک جھوٹا نبی کھڑا ہوا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ اُسکے حالات سے آگاہی رکھنے کے واسطے اُسکا اخبار منگوایا جائے۔ مخدومی مکرمی بابو منظور الہی صاحب پیغام ملک برسلانے اُسکے اخبار کی ایکسال کی قیمت اپنے ذمہ لی ہے اسلئے اللہ تعالی انکو جزائے خیر دے۔ اخبار کیواسطے قیمت ارسال کر دی گئی ہے اور خط لکھا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ دو ماہ تک اُسکا اخبار آنا شروع ہو جاوے گا اور پھر اسمیں سے مناسب حالات ہدیہ ناظرین کیے جایا کریں گے ✻

ریویو

حیرت کی حیرانی۔ ناظرین اخبار بدر مرزا حیرت دہلوی اور بھائی جان منشی عبدالعزیز صاحب کلرک دفتر نہر دہلی سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں بہت عرصہ تک مسلسل مضامین منشی صاحب موصوف نے حیرت کی بیہودہ گوئیوں کو شائقین پر اچھی طرح ظاہر کرنے کے واسطے اپنے تمام مضامین کو کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جس کا پہلا حصہ عمدہ کاغذ پر مطبع المنصور دہلی میں باہتمام بابو محمد اسمعیل صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی خوش خط اور موزوں تقطیع پر چھپ کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس کتاب میں منشی صاحب نے حیرت کے تمام اعتراضات کا جواب حیرت کی اپنی تصانیف کے ذریعہ سے ایسی عمدگی سے دیا ہے کہ مخالف کے واسطے سوائے مبہوت ہو جانے کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حیرت کا نام پہلے ہی سے جو حیرت رکھا گیا تھا۔ وہ اسی دن کے لئے تھا۔ کہ خدا کے مسیح کے مقابلہ میں شوخی کرتے ہوئے اس مسیح کے ایک خادم سے ایسی سند کی کھائے کہ حیرت ہو کر رہ جاوے۔ اس جگہ میں اس کتاب کے مضامین میں سے چند ایک کے خیال درج کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو اس کی دلچسپی سے آگاہی حاصل ہو۔

حضرت مسیح موعود سے ہمارا تعلق
حیرت صاحب سے ہمارا تعلق
سبب تالیف رسالہ ہذا
حیرت صاحب کی مخالفت کے دو حصے
حیرت صاحب کے دعاوی کی حقیقت
حیرت کا مجددیت سے انکار
ندیم کالم اور تاریک کالم
کرزن گزٹ کا جواب
سرسید کے متعلق حیرت کی انسانی کمزوری
شمس العلماء حالی صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
حیرت کو پانسو روپیہ کا انعامی چیلنج

یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ پر ہے۔ اور ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ جن میں سے نصف تعداد کو مصنف نے مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے لئے کسی ذاتی منافع کا حصہ نہیں رکھا۔ اس کتاب میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے مصنف صاحب کو حیرت کیساتھ انتہا درجہ کی ذاتی واقفیت تھی پھر بھی اس علم سے کچھ کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ سارا مباحثہ میاں حیرت کی تحریری شہادتوں کے ذریعہ سے نبھایا گیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۵ر رکھی گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کثرت سے اس کی خریداری کی طرف توجہ کریں گے۔

کرشن اوتارا۔ کسی سابق پرچہ میں احباب ماسٹر عبدالرحیم صاحب کا نام پڑھ چکے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اودھ کے علاقہ جات میں ملازمت کے سبب وہاں کی ہندی زبان میں خوب مہارت حاصل کی ہے چونکہ اس علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بہت کم ہوئی ہے اس واسطے ماسٹر صاحب موصوف کو دلی جوش ہے کہ خاص ہندی زبان میں الٰہی سلسلہ کی باتیں ان لوگوں کو پہنچائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ان کو اس امر کے واسطے تاکید کی ہے۔ سردست ماسٹر صاحب نے ایک ہندی نظم نام کرشن اوتارا لکھی ہے۔ جو کہ چھپ کر شائع ہوگئی ہے۔ اور جس کی قیمت ماسٹر صاحب نے ۔ رکھی ہے۔ لیکن جو صاحب ان کو ۔ کا ٹکٹ روانہ کر کے بذریعہ ڈاک طلب کریں گے۔ ان کو مفت بھیجی جائے گی۔ درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحیم۔ احمدی سیکنڈ ماسٹر اکونہ ضلع بہرائچ اودھ مصنف رسالہ ہذا آنی چاہئیں۔ اس جگہ ہم اس کتاب میں سے ایک دو شعر بطور نمونہ کے نقل کرتے ہیں

ہمرے **احمد کرشن** ۔ اوتارا
اسی طرح ہمارے احمد کرشن اوتار نے
لیکھرام ساؤشٹ پچھارا
لیکھرام جیسے بدزبان کو پچھاڑ دکھایا
بھگتن پہ جو کرپا کینی
اہل اسلام پر جو مہربانی کی
آتھم مرت پہ لکھشا دینی
تو آتھم عیسائی کی موت کا نشان دکھایا اور اہل اسلام کو فتح ہوئی

چراغ مسیح۔ اس نام کی ایک اردو نظم مولوی غلام دادر صاحب المتخلص بہ راجی ساکن پٹیالہ نے تصنیف کر کے قادیان میں چھپوائی ہے۔ یہ نظم ۸ صفحہ کی ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے۔ اوّل و سوم حصہ میں وفات مسیح اور اثبات دعاوی حضرت مرزا صاحب اور دوسرے حصہ میں حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کی اور بعد نزول وغیرہ کی تشریح ہے اس رسالہ کی قیمت ہے اور ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے

شیخ شہاب الدین خلف شیخ غلام دادر صاحب سنوری۔ سررشتہ دار۔ سردار بہادر علی صاحب۔ پٹیالہ

کلمۃ الفصل۔ موضع راجیکی ضلع گوجرات میں ہمارے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے کسی استاد کے پاس بیٹھ کر علوم عربیہ کی تحصیل نہیں کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کمال محنت کے ساتھ مطالعہ کرنے سے ان کو عربی علم ادب میں خداوند تعالیٰ نے ایسی لیاقت عطا فرمائی ہے کہ اس سلسلہ کا مخالف مولوی کیسا ہی تراشتہ کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے علاقہ میں چلا جاوے۔ تو وہ اس کا ایک دو عربی خط لکھ کر ایسا مبہوت کر دیتے ہیں کہ اس بیچارے کو بھاگ جانے کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مولوی صاحب موصوف نے متعدد نظمیں عربی فارسی اور اردو پنجابی میں تصنیف کی ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ بزبان عربی نثر تصنیف کیا ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دلائل مخالفین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ رسالہ معہ اردو ترجمہ کے شیخ صاحب عبدالحی نے چھپوا کر قادیان میں شائع کیا ہے۔ اور قیمت ار رکھی ہے۔ بیس صفحہ کا رسالہ ہے۔ اور اس میں مولوی صاحب موصوف کی تصنیف کردہ ایک عربی نظم بھی ہے جس میں سے ہم پہلے دو شعر بطور نمونہ کے نقل کر دیتے ہیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اس کتاب کی متعدد کاپیاں خرید کر کے پڑھنے والوں کی اعانت فرما دیں۔

جاء المسیح امامکم موعودکم
مسیح جو تمہارا امام موعود تھا۔ آگیا
منکم لیھدیکم ویصلح بالکم
جو تم میں سے ہی آیا تا تمہاری رہنمائی و اصلاح کرے
ھذا الذی کنتم تنتظرونہ
یہ وہی ہے جس کا تمہیں انتظار تھا
اذ جاءکم لا تؤمنون فما لکم
جب وہ آگیا پھر تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اسے نہیں مانتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در بیان فوائد ظہور مسیح موعود علیہ السلام

جہاں میں کون ہے اسلام کا جو ہو غمخوار
سوائے ذات جناب امام خوش کردار
جناب حضرت مہدی غلام احمد نام
ہیں جن کے تیغ قلم سے عدو سدا خونخوار
وہی ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم معصوم
دعا سے جن کی ہے اک دم میں صحت بیمار
فلک سے لانے میں تشریف اُن کے شک کیا ہے
نہ اس میں شک کہ فرشتوں پہ آئے ہیں وہ سوار
زباں سے ہو نہیں سکتا بیان وصف جمیل
نہیں ہے آپ کے اخلاق فاضلہ کا شمار
خبر یتیموں کی رکھتے ہیں درد دل سے مدام
ہر ایک مریض پہ جاتے ہیں دن میں سو سو بار
یہ پند دلکش و شیریں بوعظ پُر تاثیر
بنایا خلق کو خالق کا خاص تابعدار
سُنا کے رحم سے حسب حکم مبشر و منذر
کیا ہے خفتۂ غفلت کو جا کے سو بیدار
حیات بخش ہے نثر اور نظم روح افزا
ہیں اُن کی جملہ تصانیف مطلع الانوار
نہیں ہے ظل محمدؐ کی اور کوئی غرض
مگر حمایت دین رسول ہے درکار
ظہور حضرت والا سے جب نہیں تھی خبر
صباح روز جہاں میں تھی ظلمت شب تار
فقیر وہ تھے کہ رکھتے تھے اہل شرع سے بغض
جو اہل شرع تھے سنتے تھے طبلہ و ستار
خفی سمجھتے تھے صوم و صلوٰۃ باطن میں
بظاہر اُن کو ادا کرنے میں تھا سخت انکار
عبادت اپنے لیے بس تھیں راگ کی محفل
بدون رقص و سرود اپنا کچھ نہیں تھا کار
عجیب طرح تھی پراگندہ حالت توحید
ہر ایک زبان پہ تھا نعرۂ انا الغفار
کلام پاک مسیح زماں سنا جب سے
نماز و روزہ میں پایا ہے لطف بے ہزار
کتاب حق کی معارف کا آج ہے اعلان
تمام راز احادیث کا ہوا اظہار
ہوئے ہیں عقدہ لا ینحل جو تھے وہ اکثر حل
امام وقت نے کیا منکشف کیے اسرار
طریق بحر محبت ہیں عاشقان خدا
ہوں کیوں نہ اپنے وسیلہ پہ یار جان نثار
خزاں رسیدۂ باغ جہاں میں ایسا شجر
کہ جس کے سایہ میں خلق خدا ہو برخوردار
مقابل اسکے دکھاؤ تو ایک بھی گلبن
جو ہووے گلشن گیتی میں رونق گلزار
عبث ہے دلمیں ترے اے عدوِ بدکردار
تمیز رتبہ ابرار میں ہزار اصرار
گل ریاض رسول محمدؐ عربی
عدوِ دیں کی نگہ میں اگرچہ ہے جوں خار
تو ایسے پاک کے اعدا کا کچھ علاج نہیں
بدولت اس کے کہ مرجائیں کھا کے سم الفار
شعاع خور سے نہ ماخذ آئے چشم کور کو کچھ
وہ نور دیکھ رہے ہیں جو ہیں اولی الابصار
قسم ہے دیدۂ روشن کی تجھکو اے شپرہ
یہ شپرک کا گنہ ہے یا مہر پُر انوار
کوئی بھی اس کا خدا نے نہ بھیجا کشتیبان
کہ جس نے سامنے تیرے کیا نہ اسکو پار
اگر تو سچ نہیں کہتا ہے آج اے حق پوش
تو کل کو کہنا پڑے گا تجھے بروز شمار
بجائے اس کے کہ خم ہو تو بار احساں سے
کھڑا ہے ٹھونک کے خم منہ میں گالیاں بے شمار
سدا مقابلہ آرا ہے اپنے محسن سے
نرالی وضع کا دیکھا ہے تجھے تو دیندار
حیات حضرت عیسیٰ تو مان لیں ہم بھی
مگر ہے اُسکے لوازم کا کون ذمہ وار
سُنیں گے صادق و کاذب کی گفتگو پھر ہم
حیات و موت کا تم پہلے طے کرو تکرار
بلا سے تیری اُلٹ جائے دفعۃً ہستی
ہے تیرے ذہن میں آسان عقیدہ دشوار
وہ ہوگا داخل جنت بجا و مال رسول
نہیں جو کشتۂ تیغ محبت اغیار
نہیں ہے حصر کتب خوانی پر خدا بینی
وہ آنکھیں اور ہیں جنکو عطا کرے سرکار
غرور علم کی گرمی سے ایک پردہ خشک
نظر کے سامنے ہوتا ہے حائل دیوار
یہی سبب ہے کہ علما ہیں حق سے روگرداں
بچارے خشک دماغی نے کر دیے لاچار
مقام حب خدا میں ہے اُن کا علم مقیم
خدا و علم میں اُن کے بھی تو ہے تکرار
عذاب دیکھ عزازیل پہ بترک عمل
عمل بغیر ہیں سب علم موجب آزار
جو علم پڑھتے ہیں ہوتے ہیں سنگدل ظالم
پڑھوں نہ کس لیے اُس علم سے میں استغفار
یہ کیسی تیز کیے رکھتے ہیں معاذ اللہ
نیام معنی قرآں میں ظلم کی تلوار
بڑھی ہے اُن میں کہاں تک قساوت قلبی
کہ خون بندۂ مولا سے کچھ نہیں انکار
لگایا پہلے تو قتل حسین پر فتویٰ
کیا دلیر اُنھوں نے یزید بدکردار
یہی گروہ تھا خونریز سرمد تبریز
یہی تھے سید عبد اللطیف کے خونخوار
بخوف حاکم وقت اب تو بیٹھے ہیں نچلے
نہیں تو اُن کے لیے تھا حرام صبر و قرار
مثال دُنبل عسر البرء ہے منتجّر
حسد کا اُن کے جو دل میں ہے پر مواد بخار
الٰہی رکھیو سلامت تو اس حکومت کو
کہ جس کے سایہ میں خوش ہے امام نیکوکار
تو اپنے لطف سے کر رحم آپ علماء پر
عمل کی بخشدے توفیق ان کو اے غفار
یہ خشک علم کے پنجہ سے ہیں شکنجہ میں
تو ان کو اپنے کرم سے یہ دور کر آزار
کہ جائیں قادیاں دار الاماں میں خوش ہوکر
یہ نور مرد خدا سے ہوں فائز الانوار
فدا ہے نام مسیح الزماں پہ یوں قرباں
کہ اس سے ہوتی ہے خوش روح احمد مختار

(سید قربان علی شاہ مالیر کوٹلوی)

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقع بنجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرمادیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چشمہ ہم با تو گرانی چہ بود قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلہ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۴ | ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۶ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلہ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۷

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دوران آمدہ مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست [illegible]
معاونین [illegible]
بر ضلع [illegible]
خود [illegible]
عام قیمت [illegible]

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاوے گا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و ہر چہ حق اندر و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکسرے دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

ڈائری

القولُ الطّیبُ

یکم جولائی ۱۹۰۵ء - بعض بیماروں کا ذکر تھا - اور ان کے متعلق دعا کا تذکرہ تھا - فرمایا - ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دنیا کے طبیب نا اُمید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے - مگر ہم اس معاملہ میں لاچار ہیں - کہ ایسی توجہ پیدا ہو جائے - یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہو سکتا ہے - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول ہوتی تھیں - لیکن اصحاب میں سے ایک نوجوان تازہ [illegible] کردہ جب سانپ کے ڈسا جا کر مر گیا - اور دوسروں نے [illegible] کے واسطے دعا کیجائے - تو آپ نے فرمایا کہ [illegible] کر دو - لوگ دعا کے اصل راز کو نہیں سمجھتے -

۴ - جولائی ۱۹۰۵ء - [illegible] نے ایک اخبار ولایت کا پیش [illegible] کی ہوئی تھی - فرمایا [illegible] - لیکن بڑا خطرہ اس زمانہ کا [illegible] والی سائنس ہے - خدانخواستہ اگر اس کو دیر پا [illegible] مل گئی - تو پھر ساری دنیا [illegible] کو آمادہ ہو جائے [illegible] کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے عیسویت [illegible] ہے - اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر [illegible] - لیکن اسلام طاقت ور ہے - یہ اُس پر غالب آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

[illegible] جولائی ۱۹۰۵ء - فرمایا - جب خدا کے ساتھ انسان اپنا معاملہ درست کرتا ہے - تو خدا اس پر نعمت وارد کرتا ہے - [illegible] پر لعنت کی مار پڑتی ہے - جھوٹا فلسفہ اور طبعی علوم ہمیشہ سے چلے آتے ہیں - مگر ان سے خدا نہیں پہچانا جا سکتا -

ایک [illegible] مخاطب تھا - فرمایا - خدا سب کا خالق ہے اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے - قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے - اور اسلام کا یہی مذہب ہے - کہ "لم یزل خالقا" - مگر اس کا خلق ہمیشہ ایک قسم کا نہیں کہ ہم کہیں انسان ہی پیدا ہوتے رہتے - یا بندر ہی پیدا ہوتے رہے - بلکہ وہ ہمیشہ سے گونا گوں خلقت کا خالق ہے - جس کی حد ہم نہیں پا سکتے جس طرح خالق ازلی ہے - [illegible] کی پیدائش بھی ازلی ہے

آریہ نے سوال کیا - کہ اسلام [illegible] کے مطابق تو دنیا آدم سے شروع ہوئی یعنی چھ ہزار سال سے

حضرت نے فرمایا - یہ غلط ہے - اسلام اور قرآن شریف کا یہ مذہب نہیں - کہ دنیا چھ ہزار سال سے ہے - یہ تو عیسائی لوگوں کا عقیدہ ہے - مگر قرآن شریف میں تو خدا تعالیٰ نے آدمؑ کے متعلق فرمایا ہے - کہ اِنّی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ - اب ظاہر ہے - کہ خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے پیچھے آوے - اور اس کا جانشین ہو جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ آدمؑ سے پہلے بھی مخلوق تھی - آدم اس کا قائم مقام اور جانشین ہوا -

میں یہ نہیں قبول کر سکتا - کہ انسان بار بار کتے - بلے - بندر - سؤر بنتا رہتا ہے - نہ میں یہ قبول کر سکتا ہوں - کہ کوئی انسان ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیگا - خدا رحیم و کریم ہے - میں اس خدا کو جانتا ہوں - کہ جب انسان اس کے سامنے پاک دل کے ساتھ سچی صلح کے واسطے آتا ہے - تو وہ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے - اور اس پر رحم کرتا ہے - جو پوری قربانی دیتا ہے - اور اپنی زندگی خدا کے ہاتھ میں دیدیتا ہے خدا ضرور اسے قبول کر لیتا ہے - بندر اور سؤر بننے کا عقیدہ تو انسان کی کمر توڑ دیتا ہے - مسلمان ہونے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنی تمام عملی اور اعتقادی غلطیوں سے دست بردار ہو جائے

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس بمعہ خدام بخیریت ہیں - کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے

۲ - اس ہفتہ میں باہر کے دوستوں میں سے سردار فضل حق صاحب رئیس ضلع لائل پور - مستری احمد الدین صاحب ساکن [illegible] - مولوی اللہ دین صاحب ساکن لدھیانہ - [illegible] الدین صاحب ملتان - و دیگر احباب مقیم [illegible] - مولوی اللہ دین صاحب مختلف مقامات پنجاب میں عیسائیوں کے ساتھ خوب مقابلہ کرتے رہتے ہیں اور عیسائیوں کی مستند کتب کے ذریعے ان کو زیر کرتے رہتے ہیں

۳ - لاہور سے اس ہفتہ میں بابو میاں غلام حسین صاحب کلارک اور ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب تشریف لائے - ڈاکٹر صاحب موصوف جس کثرت سے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے ہیں - ان کا نمونہ لاہور کے دیگر احباب کو بھی اختیار کرنا چاہیئے

۴ - یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے اخبار بدر کا پریس اور دفتر جناب سید محمد علی شاہ صاحب کے مکان میں لگایا گیا

فقیھوا [illegible] کی روح بوٹامل عیسائی کی شکل میں

شکل میں - مانانوالہ کے عیسائی واعظ بوٹامل نام نے مسیح اول کی دوبارہ آمد پر ایک بے معنے سی کلام کرتے ہوئے بغیر کسی تعلق اور سباق اور سیاق کے حضرت مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہہ دیا ہے - کہ شاید سلطنت مغلیہ کے زوال کا دل میں کانٹا چبھتا ہے - اس فقرہ کے لکھنے میں بوٹامل صاحب نے ٹھیک اُن فریسیوں کا پارٹ لیا ہے - جن کو جب غریب مسیح یسوع پر اور کوئی بات نہ ملی - تو حاکم کے سامنے نالش کی - کہ یہ شخص بادشاہ کے برخلاف بغاوت کرتا ہے اور لوگوں کو ٹیکس دینے سے روکتا ہے - اور دیگر اس قسم کی واہی تباہی باتیں کہنی شروع کر دیں - گو یسوع اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ بھی کہتا تھا - اور اپنے مریدوں کو تاکید کرتا تھا - کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو - اور گرفتاری کے وقت ایک مرید نے پولیس کے مقابلہ میں تلوار اٹھا کر ایک شخص کا کان بھی اڑا دیا تھا - اور گو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کے ابتدائی زمانہ میں مسیح کو یہ دھوکہ لگا ہو کہ میں یہودیوں کا بادشاہ بن جاؤں گا - تاہم آخر وقت گرفتاری [illegible] ناکامی [illegible] کا منہ اس شخص کو [illegible] دشمنوں کے ہاتھ میں دیا گیا - [illegible] بھی بھاگ گئے - اور [illegible] کی [illegible] ان سب باتوں [illegible] یہودی بادشاہی کا الزام [illegible] کوئی ایسی علامت بھی نہیں جس سے ایک بد اندیش کو یہ شک کرنے کا موقعہ ہو - معلوم [illegible] بوٹامل کو باوجود عیسائی [illegible] کے بھی وہ عادت باقی نہیں رہی [illegible] اور خدا کے مسیح کے [illegible] جلال و جمال مرزا [illegible] کی سواری [illegible] ذوالاجلال نہیں) [illegible] اور افترا کرنے کے [illegible] اگر [illegible] حضرت مرزا صاحب کے متعلق کچھ لکھنا [illegible] تو [illegible] دل چسپ مضامین آپ کے [illegible] حضرت مسیح [illegible] اپنی کتب میں ذکر کیا [illegible] لفظ لعنت کی تشریح [illegible] موت سے بچنا [illegible] کے ہوتے ہوئے مریم کا نکاح [illegible] انجیل کی اخلاقی [illegible] ناقص ہونا - اناجیل کی بے اعتباری - اصل اناجیل کا گم ہو جانا - [illegible] مفید بحث [illegible] - اگرچہ [illegible] - تو ان میں سے کسی پر گفتگو کیجئے - ورنہ خاموشی سے ہی پردہ پوشی کر کے اپنا گذارہ کیجئے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن شریف

(سورۂ نور)

درس شروع کرنے سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک شیخ تھے۔ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب نام مجددی۔ اور میں نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور اب تک اُن کا معتقد ہوں۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس سورۃ میں سے ایک آیت پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور میرا بھی اتنی عمر کا تجربہ ہے۔ کہ یہ بات درست ہے۔ اس واسطے اس سورہ کو بہت غور اور توجہ سے سننا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے چونکہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے متعلق اس قدر تاکید کی ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کا درس سلسلہ وار سارا درج کیا جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ یہ ایک سورۃ ہے۔ ہم نے اس کو نازل کیا۔ اور ہم نے اس کو فرض کر دیا۔ اور ہم نے اس میں احکام اتارے۔ جو کھلے کھلے ہیں تاکہ تم علد آمد کرو۔ اور قابل ذکر بن جاؤ۔ اس سورۃ پر عمل کرنے کے واسطے کس قدر تاکید اللہ تعالےٰ نے کی ہے۔ اول فرمایا ہم نے اتارا۔ پھر فرمایا ہم نے فرض کیا۔ فرض تو سارا قرآن شریف ہے۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ مگر اس سورہ کو پھر بالخصوص فرض فرمایا تاکہ مسلمان اس کی طرف توجہ کریں۔ آیت بیّنٰت۔ کھلے کھلے احکام۔ موٹی باتیں جن کو سب لوگ سمجھ سکتے ہیں کوئی پیچیدہ اور ناقابل فہم یا خلاف عقل باتیں نہیں ہیں بلکہ ایسی عمدہ اور درست باتیں ہیں۔ جو ہر شخص کی سمجھ میں آسکتی ہیں۔ لعلکم تذکرون۔ اس پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم قابل ذکر آدمی بن جاؤ گے۔ مشاہیر زمانہ میں سے بن جاؤ گے۔ لوگ تم کو نمونہ پکڑیں گے اور امام بنائیں گے

(۱) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔ زانی مرد اور عورت ہر ایک کو ان دونوں میں سے ایک سو کوڑہ مارو یہ پہلا حکم ہے۔ جو اس سورہ شریف میں نازل ہوا کہ جب کسی مرد اور عورت پر زنا کا الزام ثابت ہو جائے۔ تو ان کی سزا یہ ہے۔ کہ مرد کو بھی سو کوڑے مارے جائیں۔ اور عورت کو بھی سو کوڑے مارے جائیں

(۲) وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اور نہ پکڑے تم کو ان دونوں کے ساتھ نرمی اور ترس کھانا۔ اللہ تعالےٰ کے دین کے معاملہ میں۔ اگر ہو۔ تم ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے۔ اور دن پچھلے کے کیا معنے۔ مومنوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں پر ترس کھا کر ان سے درگذر کر دیں۔ اور ان کو سزا نہ دیں۔ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد ہے۔ اور بالآخر مفید امر ان کے واسطے اور قوم اور تمدن کے واسطے بھی یہی ہے۔ کہ ایسے جرم کا مرتکب کھلے طور پر اپنی سزا کو پہنچے

۳۔ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اور چاہیے۔ کہ مشاہدہ کرے۔ ان کے عذاب کو ایک گروہ مومنوں کا۔ سزا پبلک میں دینی چاہیئے۔ اور مومنوں کو وہاں جمع ہونا چاہیئے آج کل نیک کہلانے والے ایک جھوٹی نرم دلی کا بہانہ کر کے ایسے موقع پر جانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسا خیال گناہ ہے۔ کیونکہ حکم الٰہی کے برخلاف ہے

۴۔ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔ زنا کرنے والا مرد نہیں نکاح کیا کرتا۔ مگر ایسی عورت سے جو زناکار ہو چکی ہے۔ یا کسی مشرکہ عورت سے۔ اور زنا کرنے والی عورت نہیں نکاح کیا کرتی۔ مگر کسی ایسے مرد سے۔ جو زناکار ہو چکا ہو۔ یا کسی مشرک سے۔ اور حرام ہے۔ یہ بات مومنوں پر۔ کیا معنے۔ کوئی مومن زناکار سے نکاح نہ کرے۔ تعلقات شادی سے پہلے جہاں دوسرے امور کی تحقیق و تفتیش کی جاتی ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اچھی طرح سے دریافت کر لیا جاوے۔ کہ مرد یا عورت ایسے نہ ہوں۔ جو زنا میں گرفتار ہیں۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ نیک بدکار کے مناسب حال نہیں ہوتا۔ اور بدکار نیک کے مناسب حال نہیں ہوتا

سوال۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له جب گناہ سے توبہ کرنے کے بعد تائب ایسی ہو جاتی ہے۔ کہ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو پھر دوسری عورتوں کی طرح اس کا نکاح مومن کے ساتھ کیوں جائز نہیں؟

جواب۔ ایک کنچنی اپنے پیشہ کو چھوڑنے کے بعد بھی سب کے درمیان کنچنی ہی کہلاتی ہے۔ کوئی اس کو تائبہ نہیں کہتا۔ ہندو مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کو کوئی ہندو نہیں کہتا۔ لیکن کنچنی باوجود نکاح کر لینے کے بھی لوگوں کے درمیان کنچنی ہی مشہور رہتی ہے۔ علاوہ ازیں گذشتہ عادات بد کا کچھ ایسا اثر اندر ہی اندر رہتا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے ایک واقعہ سنایا۔ جو ان پر گذرا۔ کہ ایک دفعہ ایک کنچنی تائبہ ہو کر ہمارے پاس آئی۔ اور کہا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ ہم نے اس کو اسی آیت شریف کے حکم کے مطابق جواب دیا لیکن وہ اس خیال سے باز نہ آئی۔ اور ہمارے پیچھے پڑی رہی۔ تو ہم نے جواب دیا۔ کہ ایک علیحدہ مکان لے لے۔ اور گندے کام کو بالکل ترک دے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ تیرا یہ نام ہٹا دے۔ انہیں دنوں میں ایک نوجوان امیرزادہ جو ہمارا بھی واقف تھا۔ اس کے پاس پہنچا۔ اور اس کو اس طرح سے پھسلایا۔ کہ میں ذمہ لیتا ہوں۔ کہ تمہارا نکاح مولوی صاحب سے کرا دوں گا۔ مگر چونکہ پھر تم ہمیشہ کے واسطے پردہ نشین ہو جاؤ گی۔ اس واسطے اب تم ایک رات کے لئے میرے مکان پر آجاؤ۔ اپنی گذشتہ عادت بد کے مطابق اس کے واسطے یہ امر قبول کرنا مشکل نہ ہوا۔ چنانچہ وہ اس کے مکان پر چلی گئی۔ رات کو اس بدکار نے شراب نوشی سے اپنا درد شکم ظاہر کیا۔ اور مجھے بلا بھیجا کہ میں اس کا علاج کروں۔ اگرچہ میں خود نہ گیا۔ تاہم میرے شاگرد وہاں کے جانے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وہ عورت پھر کبھی میرے پاس نہ آئی اور اس جوان نے صبح کو ہم کو کہا۔ کہ دیکھو۔ کس آسانی سے ہم نے اس عورت کو آپ کے پاس سے دفع کیا

عیسائیوں پر ۲۰ اعتراض

پنجاب کے عیسائی اور بالخصوص ان کا لیڈر ارض نورافشاں مولوی اللہ دین صاحب واعظ لدھیانوی کے نام سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ مولوی صاحب موصوف بائبل اور بائبل والوں کے اندرونی حالات سے اچھی طرح آگاہ ہونے کے سبب عموماً پادری لوگوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایک کتاب میں بیس ۲۰ سوال لکھکر شائع کئے ہیں۔ اور پادریوں سے ان کا جواب طلب کیا ہے۔ اعتراضات مدلل اور معقول ہیں۔ ہم کسی آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ ان پر مفصل ریویو کریں گے۔ فی الحال اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ دیسی اور ولایتی پادری صاحبان اس رسالہ کو بغور مطالعہ فرماویں۔ اور معترض کی لیاقت اور محنت کی داد دیں

المنصور۔ ایک ماہوار رسالہ بیس صفحہ کا سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مخدومی لنوم محمد اسمٰعیل صاحب ہیں اس رسالہ میں دلچسپ مضامین کے علاوہ خدا کی تازہ وحی ماہ بماہ شائع ہوتی ہے اور دنیا کی مختلف خبریں بھی درج ہوتی ہیں ایڈیٹر صاحب بائبل کے مختلف مقامات کی پیشگوئیوں سے اکثر لطیف اور عجیب استدلال کیا کرتے ہیں قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عوام سے عہ اور طلبا اور غربا سے صرف ۱۲ار رکھی ہے احباب کو اسکی طرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یوسی فس کی تاریخ - یسوع مسیح کے زمانہ میں یا اسکے قریب ایک مورخ یوسی فس نام گذرا ہے جو قوم اور مذہب کا یہودی تھا اس نے ایک تاریخی کتاب لکھی ہے جس میں چند فقرے یسوع مسیح کی نسبت بھی پائے جاتے ہیں اور نادان پادری انپر بہت فخر کیا کرتے ہیں مگر اصلی بات یہ ہے کہ وہ فقرے کبھی بعد کے مجہول جعلسازی کی مانند بالکل جعلی ہیں - حال میں ہمارے پاس ولایت کی ڈاک میں ایک اخبار آیا ہے جس میں اس مضمون پر بحث کی گئی ہے - ہم اس میں چند فاضل محقق عیسائیوں کی آراء ان فقرات کے متعلق درج کرتے ہیں - مشہور مورخ گبن کہتا ہے کہ یہ فقرات یوسی فس کی کتاب میں جعلی ہیں اور ... اوریجن اور یوسی بیس کے زمانہ کے درمیان درج کئے گئے ہیں - ڈاکٹر لارڈنر صاحب کی بھی یہی رائے ہے - ... بزرگ جسٹن مارٹن - کلیمنٹ ٹرٹولین اور اوریجن یوسی فس کی کتاب سے بخوبی واقف تھے مگر کسی نے ان دلچسپ فقرات کا کبھی کہیں ذکر نہیں کیا بشپ وار برٹن نے بھی کہا ہے کہ یہ فقرات بالکل جعلی ہیں اور ان کا ذکر کرنا بیہودہ ہے - ڈاکٹر گارڈنر صاحب کہتے ہیں کہ تیسری صدی میں کسی بزرگ عیسائی نے اس شرمندگی کو دور کرنے کے واسطے کہ اتنے بڑے مورخ نے یسوع کا ذکر اپنی کتاب میں نہیں کیا - اپنے پاس سے چند فقرے ایک ... نسخہ میں جڑ دیے تا کہ آئندہ عیسائی پادریوں پر کوئی اعتراض نہ کرے - ڈی کوینسی صاحب بڑے زور سے اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ سوائے پاگلوں کے ہر ایک آسانی سے یہ تسلیم کریگا کہ یہ فقرات جعلی ہیں +

مشن ایک غلطی - پروفیسر سٹار صاحب نے شکاگو کی یونیورسٹی میں اپنے طالب علموں کے آگے بیان کیا ہے کہ غیر ملکوں میں مشنری بھیجنا بڑی غلطی کا کام ہے افریقہ کے مردم خوار وحشیوں کی بھی پہلی حالت اچھی ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ مشنری ان میں جائیں اور اپنی تہذیب انہیں سکھلائیں ہمارے مشنریوں نے ان لوگوں کی سادہ رہائش میں شراب نوشی - ... کوئی ترقی نہیں ہوئی قمیصوں کے سوائے اور کوئی فائدہ کی بات زیادہ نہیں کی - افریقہ کا حبشی اگر حبشی ہی رہتا بجائے اس کے کہ وہ عیسائی تہذیب کے ساتھ ایک ظاہری وضع اور شراب نوشی اختیار کرے - تو بہتر ہوتا

کالج برٹن کہتا ہے کہ عیسوی مذہب میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو زمانہ کے علمی اور عقلی ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں کھا سکتیں - تثلیث کا مخفی راز کفارہ کی بیہودہ بات اور دیگر بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا +

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت امام علیہ السلام نے یہاں تک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہنچے گا - مدرسہ ایک نہیں، لاکھوں ہونگے کالج ایک نہیں ہزاروں ہونگے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہونگی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اس وقت کی ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس تم اٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات درست انتظام کے ذریعہ سے اور آئندہ پانچ سو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

ایک عظیم الشان نشان
صداقت مسیح الزمان

آج کی صبح بھی کیسی مبارک صبح تھی جبکہ میں نماز فجر ادا کرتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال ڈالا گیا جسے میں یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہوں - وہ کیا؟

سنیے براہین احمدیہ میں ۲۵ برس سے یہ الہام شائع ہو چکا ہے "یَا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ" اے آدم (مراد حضرت مرزا صاحب) تو اور تیرے ساتھی بالخصوص ام المومنین باغ میں سکونت اختیار کرو - کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ایک ایسا زمانہ آئیگا جبکہ آپ کو ضرورتاً باغ میں کچھ مدت سکونت اختیار کرنی پڑے گی - نادان معترض کہہ سکتا ہے کہ دیدہ و دانستہ تکلف کے ساتھ بھی اس الہام کو سچ کر دکھایا جا سکتا ہے* مگر دیکھو موجودہ صورت میں کسی تکلف کے ساتھ کام نہ لیا گیا - خود واقعات ہی ایسے پیش آ گئے کہ آپکو باغ میں رہنا پڑا - بھلا بتلاؤ کہ کیا یہ الہام پہلے پر ظاہر کرتے ہوئے آپ کو یا آپ کے اصحاب و احباب میں سے کسیکو معلوم تھا؟ کہ ۴ اپریل کو خوفناک زلزلہ آئے گا اور پھر آپ باہر باغ میں جا ڈیرہ ڈالیں گے؟ ہرگز نہیں یہیں میں بڑے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کارروائی خدا کی طرف سے ہوئی ہے - اللہ اللہ اس زمانہ کے برگزیدہ رسول کا وجود بھی از سرتاپا آیت اللہ ہے کہ اسکی ہر ایک حرکت و سکون میں ایک نہ ایک نشان مخفی نظر آتا ہے مگر شپرہ چشموں کو یہ نور نظر نہیں آتا اور وہ ابھی تک اندھیرا اندھیرا ہی پکارتے چلے جاتے ہیں - میری روح اس وقت خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدے کر رہی ہے کہ ۲۵ برس کی پیشگوئی پوری ہوئی حالانکہ کسیکو گمان تک نہ تھا کہ یوں ہوگا - بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی جماعت کے اکثر ممبروں کو بھی اس پیشگوئی کے پوری ہونیکی طرف توجہ نہیں ہوئی چہ جائیکہ مخالفوں کو معلوم ہو جو بدر منیر کو نصف السماء پر آتے ہوئے دیکھ کر بھی کہہ رہے ہیں کہ کوئی نہیں - اے آنکھ کے اندھو اگر کوئی نہیں تو ظلمات میں بھٹکتے پھرو - ہمیں کیا؟ اگر تم لوگ غور سے دیکھو تو حضرت مسیح موعود کی بات بات میں معجزہ ہے - دیکھو پچھلے بدر میں ہم نے دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں ایکدو بارش ہوں اور ٹھنڈک بڑھ جائے تو اندر والے مکان میں چلے جاویں - ان الفاظ کا منہ سے نکلنا تھا کہ فرشتے اس کے

نوٹ* اس الہام کو اگر عملاً پورا کرنا ہوتا تو اس سے پہلے ایسا موقعہ نکالا جا سکتا تھا مگر دیکھو ایک خاص موقعہ پر وہ بات پوری ہوئی جسکی خبر ۲۵ برس پہلے دی حالانکہ کوئی شخص ایک دن اپنے زندہ رہنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا - منہ

پورا کرنے کے اسباب بہم پہونچانے میں لگ گئے۔ اور آج سورج چڑھنے کو صبح کے وقت ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ موسم سرما معلوم ہوتا تھا غرض دیکھنے والوں اور عقل سے کام لینے والوں کے لیے تو بہتیرے نشان ہیں مبارک وہ جو مسیح کے حضور میں زندگی گذارتے اور ہر روز ایک نہ ایک نشان دیکھ کر لذت ایمان سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں ۔ (احمدی گجراتی از گولیکی)

ہماری سوشل زندگی

یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے جس کیطرف بزرگان ملت کی توجہ درکار ہے اور حضرت الحکم و العدل کے فیصلہ کا انتظار ہے۔

ختنہ ۔ شادی ۔ موت ۔ یہ تین تقریبیں ایسی ہیں کہ جو ہر ایک کو اپنی زندگی میں پیش آتی ہیں ان موقعوں پر کئی رسوم ادا کرنے کی عادت ہے جن کی ابتدا کو اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو ضرور کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے گو اب بعض غلط فہمیوں نے اسے نہایت قبیح و بدقبیح صورت میں کر دیا ہے مگر خدا تعالےٰ کو اپنے ہاتھوں سے مطہر کیے ہوئے مسیح موعود کے ذریعہ ایسی جماعت طیار کرنی منظور ہے جو ہر بات میں کتاب و سنت پر قدم مارنے والی ہو اور دنیوی نام و نمود کی بھوکی نہ ہو ۔ یہ تو ٹھیک لیکن میرے بھائیو ! تم جانتے ہو کہ اصلاح ہمیشہ آہستہ آہستہ ہوتی ہے ۔ ان ہی تقریبوں پر بعض بھائی ایسی مشکلات میں پھنس جاتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے کہ کیا کریں افسوس کہ کوئی ایسا رسالہ نہیں جس کے ذریعہ عام سے عام آدمی بھی سمجھ سکے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ۔ سُنیئے احمدی ہونے سے پہلے تنبول دینے کا قاعدہ تھا اور جن سے اب واپس وصول کرنا ہے وہ کبھی تنبول نہ دینگے (جنکی تعداد بعض اوقات پانچسو بلکہ ہزار سے بھی بحیثیت مجموعی زیادہ ہوتی ہے) جبتک کہ وہ تمام رسوم ادا نہ کریں جو ہماری برادریوں میں رائج ہیں اور جبتک وہ آکر کھانا نہ کھلائے گا جو نکاح ہونے سے پہلے اسکی قوم میں کھلائے جاتے ہیں اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیے اس سوال کا جواب دینے کے میں لائق نہیں ۔ پھر اگر شادی کسی غیر احمدی کے گھر میں ہے تو اور کئی بدعات کا مرتکب ہونا پڑیگا اور دیہات میں تو بہت ہی مشکل ہوتی ہے جسکو کچھ دیہاتی ہی سمجھ سکتے ہیں ۔

دیکھو دیہات میں خدمتگاروں کو ماہوار معاوضہ دینے کا دستور نہیں بلکہ ان سب کی اُمیدیں ایسی ہی تقریبوں پر لگی ہوتی ہیں اور وہ شادی غمی کے موقعہ پر اپنا اپنا حق لیتے ہیں ۔ اور حق لینے کے لیے بعض رسوم مقرر ہیں اُسوقت ایک احمدی حیران ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ سنت رسول میں تو قبر پر خرچ کرنے کی کوئی نظیر نہیں ملتی مگر دیہات میں رہ کر وہ ایسا نہ کرے تو گویا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ گاؤں میں نہیں رہنا چاہتے اسکو بالضرور تمام کمیوں کو دو دو روپیہ آٹھ آٹھ آنے دینے پڑینگے نہ صرف اپنی طرف کے کمیوں کو بلکہ تمام گاؤں کے غیر کاشتکار خدمتگاروں کو دائرہ ۔ مسجد ۔ دھرم سالہ ۔ خانقاہ کے اخراجات بھی ایسے مواقع پر نکلتے ہیں غرض جب کبھی بوڑھا آدمی مر جائے تو چالیس پچاس روپیہ خرچ کرنا ضروری ہے ۔ اب اس خرچ سے اپنے تئیں کسطرح بچائے ؟ کیونکہ تمدنی زندگی کے اعتبار سے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے گاؤں میں ایکدوسرے سے کام پڑتا ہے ۔ شادی میں برات آجائے تو اُس کے لیے چارپائیاں اور بستر جمع کرنے اُن کے گھوڑوں کا چارہ اکٹھا کرنا اور بہت سے سامان کا بندوبست کرنا یہ سب اسی پر موقوف ہے کہ پہلے ایک عام روٹی جسے وہ ڈھکے میں کھلائے مگر اسکی سنت میں کوئی نظیر نہیں ۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ برات ہی کیوں آئے ایسے حضرت کو معلوم ہو کہ صرف برات ہی نہیں اور بھی کئی مشترکہ کام ہیں جنکے لیے ضرور دوسروں کا محتاج اور وہ کام محنت اور بسہولت اسی صورت میں نکل سکتے ہیں کہ ایسے اخراجات کیے جائیں ۔ نیز باہمی تعلقات قائم رکھنے اور کم از کم اپنے تئیں شر سے محفوظ رکھنے کیلیے نہایت ضروری ہے کہ گاؤں میں ایک عام دعوت بھی دیجائے جو ایسے موقعوں پر ہوتی ہے ۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو پھر گویا آپسمیں کچھ اُنس نہیں بڑھتا ۔ پس میں حیران ہوں کہ کیا کیا جائے ۔ اگر سال میں کوئی موقعہ بھی ایسا پیش نہ آئے کہ اسکے دسترخوان پر اسکے بھائی جمع ہوں تو گویا پھر سمجھنا چاہیے کہ انمیں کوئی محبت نہیں اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ محبت ایکدوسرے کو ہدیہ دینے سے ہی بڑھتی ہے ۔ پس میں پوچھتا ہوں کہ ان مشکلات سے کیونکر نکلیں پھر بعض باتیں دینی رنگ میں ایسی شائع ہیں کہ انکو چھوڑنا سخت مشکل نظر آتا ہے ۔ مثلاً فاتحہ خوانی یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کسی کا کوئی مر جاتا ہے تو وہ دائرہ پر چٹائی بچھا کر بیٹھ جاتا ہے جو آتا ہے وہ ہاتھ اُٹھا کر کچھ پڑھتا ہے اس کا نام فاتحہ ہے ہم سنت میں اسکی کوئی نظیر نہیں دیکھتے ۔ مگر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ دینی نسبتی دنیوی تعلق رکھنے کے لیے ہی انکو پوچھنا تو ہوا تو اب جاکر فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ الٹا افسوس کریں جس نے یہ رسم ڈالی اسکی مراد تو یہ معلوم ہوتی تھی کہ میت کے لیے ملکر بار بار دعائے مغفرت کی جائے شاید اس نیت سے ایسا کرنا جائز ہو ۔ مگر کیا صحابہ کرام ایسا کرتے تھے کہ جسکا کوئی مر گیا ہو اُسکے پاس آکر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھتے ؟ ہرگز نہیں ۔ تو پھر کیا کیا جائے ۔ میں چاہتا ہوں کہ ان باتوں کے لیے کوئی فیصلہ کن تحریر لکھی جائے ۔ (احمدی گجراتی از گولیکی)

پردہ نسواں

اخبار سول ملٹری نیوز لدھیانہ رقمطراز ہے کہ ولایت میں پردہ نسواں کا مسئلہ ۹ مئی کو نیشنل انڈین ایسوسی ایشن کا جو جلسہ ولایت میں ہوا تھا اُس میں پردہ نسواں کے مسئلہ پر بھی بحث ہوئی اس مسئلہ میں اس قوم کے خیالات جس کی تائید میں آجکل کے نوجوان تعلیم یافتہ پردہ دری پر کمربستہ پائے جاتے ہیں لیڈی ایلٹ اور سر ڈیوڈ بار جیٹ میں جلسہ مذکور کی تقریر سے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے صاف ظاہر ہو رہے ہیں جن خیالات پر غور کرنے سے یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آسکتی کہ بے پردگی کے شائقین جب خود اس قوم کی سربرآوردہ اور تجربہ کار اشخاص جنکی وہ تقلید کرنا چاہتے ہیں اُنکے خیال کی تائید نہیں کرتے تو پھر وہ کیا سوچ سمجھ کر کوشش اور ہٹ دھرمی پر تلے ہوئے ہیں ۔

لیڈی ایلٹ نے اس جلسہ میں بیان فرمایا کہ میں کسی طرح اس بات کو جائز نہیں سمجھتی کہ پردہ کا موجودہ طریقہ جو ہندوستانی عورتوں میں رائج ہے ترک کر دیا جائے ۔ ہندوستان ابھی اسدرجہ تعلیم و ترقی پر نہیں پہونچا کہ وہاں مثل لیڈیان یورپ عورتوں کو بے پردہ کر دیا جائے بلکہ ابھی یہی مناسب ہے کہ عورتیں قدیم دستور کے مطابق رسم پردہ کی پابند رکھی جائیں ۔ اس خیال پر لیڈی صاحبہ سر ڈیوڈ بارجیٹ میں جلسہ کی ہمزبان تھیں جن کی تقریر کا لب لباب بھی یہی ہے اور جو اپنی تقریر کے آخر میں پردہ کی خوبی کو بیان کرتے ہوئے تعلیم نسوان کے متعلق اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے نصاب تعلیم کا موجودہ نصاب تعلیم سے بہتر تجویز کیا جانا نہایت ضروری ہے ۔ پردہ جیسا آجکل موجود ہے ویسا ہی رہنا چاہیے ۔

لیڈی نے تو موجودہ تعلیم کی شرط لگائی ہے ۔ مگر دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ تعلیم نے یورپ اور امریکہ اور بالخصوص پیرس میں بے پردگی پر اور کیا رنگ چڑھا لیا ہے ۔ پردہ وہی دور رہیں تک درست ہے ۔ جو شریعت نے اسکا بیان کیا ہے اور نہایت ضروری ہے ۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو

بیس اکیس برس کی ایک پرانی تحریر
(منقول از الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جاوے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا۔ اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں لہٰذا میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو جو ہمارے رشتہ دار و اقارب اور واسطہ دار ہیں۔ ان کی بدرسمیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار ہذا کے خبردار کروں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔ اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جیسا کہ نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے۔ ہر چند سمجھایا گیا۔ کچھ نہیں سنتے۔ ہر چند ڈرایا گیا۔ پر نہیں ڈرتے۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے یا دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بیبیوں کو خبردار کرنا چاہا۔ تاکہ ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے۔ اور قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔ اور سیدھا راستہ نہیں بتایا۔ تو آج ہم کھول کر باواز بلند کہتے ہیں۔ کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جاوے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں اور نہ دائیں جانب۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ ہمارے گھروں میں جو رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا۔ اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے۔ کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے۔ جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو۔ تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے۔ وہ شیطان سے ہے

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہیئے

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانپ کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں وہ ملعون ہیں اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے جس عورت کو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے

۵۔ عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لاوے اور پس پشت بھی اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بد زبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بد وضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں برا کہا جاوے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱ - فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲ - راجیا خاں طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے [illegible] ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳ - چونکہ وجوہ دو فوائد کے لحاظ سے سردست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی۔ اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند ہوگی

۴ - احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بننا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے

۵ - ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو [illegible] کا ماہوار وظیفہ دیا گیا

۶ - سامان ورزش کے واسطے مبلغ [illegible] منظور کئے گئے۔

۷ - مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ [illegible] ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ [illegible] ماہوار ملازم رکھے گئے

۸ - نثار احمد طالب علم کو مبلغ [illegible] ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹ - بورڈنگ ہوس کے واسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ [illegible] روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ - مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۱ - مخدومی عبد العزیز صاحب تحصیلدار ریاست بہاولپور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۲ - جناب گلاب خان صاحب احمد سب پوسٹ ماسٹر راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا

۳ - مخدومی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کردیں

۴ - برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جاری کردیں

۵ - میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام بلہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶ - منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروزپور شامل زمرہ خریداران ہوئے

۷ - ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۸ - منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبد اللہ و میاں عبد الرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالے آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمادے

۹ - برادرم غلام احمد صاحب کریام نے بنام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیارپور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰ - علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبد الرحیم صاحب امرتسر۔ فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہوکر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا

۱۱ - مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲ - منشی عبد العزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چوہدریاں نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل نیب دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ

جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب جناب دوست محمد خاں صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدرآباد سے مل سکتی ہے

کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں - ۸ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹ - جون ۱۹۰۶ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	ہوتی	[illegible]
" " "	[illegible]	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	[illegible]
" " "	[illegible]	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	[illegible]
" " "	[illegible]	میر اکبر صاحب	ہوتی	[illegible]
۲۰ " "	[illegible]	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	[illegible]
۲۶ " "	[illegible]	میاں سربلند خاں صاحب	لثوتلی	[illegible]
" " "	[illegible]	عبد اللہ بن امام الدین صاحب	بیتالپور	[illegible]
" " "	[illegible]	ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب	مونہ	[illegible]
" " "	[illegible]	میاں غلام احمد صاحب	کریام	[illegible]
" " "	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	[illegible]
" " "	[illegible]	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضل دین صاحب		[illegible]
۲۷ " "	[illegible]	میاں عبد اللہ صاحب	چک ۲۸	[illegible]
" " "	[illegible]	میاں عبد العزیز خاں صاحب	تعلقہ کشنایاگیر	[illegible]

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کا ۲ لیکن [illegible] کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کیسا تھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰ - جولائی ۱۹۰۶ء

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱ - فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو مبلغ عار روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲ - رلیا خان طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے للعہ ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳ - چونکہ وجود دہ قواعد کے لحاظ سے سردست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی۔ اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فایدہ مند ہوگی

۴ - احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بننا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے

۵ - ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو ہے کا ماہوار وظیفہ دیا گیا

۶ - سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے گئے۔

۷ - مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے

۸ - نثار احمد طالب علم کو مبلغ ہے ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹ - بورڈنگ ہوس کیواسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ ماعہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ - مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۱ - مخدومی عبدالعزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۲ - جناب گلاب خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا

۳ - مخدومی عزیز الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کر دیں

۴ - برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جاری کر دیں

۵ - میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام بلہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶ - منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروزپور شامل زمرۂ خریداران ہوئے

۷ - ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۸ - منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبداللہ و میاں عبدالرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے

۹ - برادرم غلام احمد صاحب کریام نے بنام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیارپور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰ - علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبدالرحیم صاحب امرتسر۔ فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہوکر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا

۱۱ - مولوی فضل الدین صاحب نے غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲ - منشی عبدالعزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چودہریاں نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل ایڈیٹر۔ دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب جناب دوست محمد خان صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدرآباد سے مل سکتی ہے

کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں - ۸ر فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹ - جون ۱۹۰۵ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	بھتی	عا
"	۶۶۶	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	عا
"	۶۶۷	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	عا
"	۵۰۲	میر اکبر صاحب	ہوتی	عا
۲۰	عہ	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	عا
۲۶	عہ	میاں سربلند خان صاحب	لٹوٹلی	ہے
"	۶۱۱	عبداللہ بن امام الدین صاحب	تیماپور	عا
"	عہ	ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	موسہ	عا
"	۳۶۶	میاں غلام احمد صاحب	کریام	عا
"	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	عا
"	عہ	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضل دین صاحب		عہ
۲۷	عہ	میاں عبداللہ صاحب	چک ۲۸۶	عا
"	۴۵۴	میاں عبدالعزیز خان صاحب	تحصیل کشنا باگیر	عا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماعہ	دعہ	دعہ	دعہ	ملے
نصف صفحہ	دعہ	دعہ	معہ	ملے	ہ
پورا کالم	ہے	عہ	عہ	ہ	ہے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ملے	ہ	ہے	عہر

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کا ۲ر لیکن ۲ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قال مسیح لکہ وقت مسیحہ و انتم من اذلہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چشم نیم باتو گرامی چہاد رقادیان بینی | بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸ | دو امینی ۔ شناسا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۂ جدیدہ جلد ا نمبر ۱۴ | ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۂ قدیم جلد ۴ نمبر ۲۳

ای جہاں تنگ از خوشش باش کامد و لستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سنہ ۳
معاونین	سنہ ۵
بہشانے	صہ
خدد	سے
عام قیمت	عا

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ اصحاب عطاء فرماد ینگے وہ بکشادہ پیشانی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر ۔ اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکذرہ دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا ویگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۲- جولائی ۱۹۰۵ء - روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا
"فیصلک الیوم حدید"

طاعون قہر خدا ہے

(منقول از الاخلاق)

چونکہ خداتعالے کے بلا حکم کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسی کی مشیت ... سے یہ مہلک وبا عرصہ سے ہندوستان کو ستا رہی ہے اس لئے لازم تھا۔ کہ اسی قادر مطلق کی درگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور توبہ کریں۔ اور خیرات و زکوٰۃ تقسیم کریں۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے

(۱) حفظ ماتقدم - صفائی ہے - بحالت پھیلنے مرض کے وہاں کا رہنا ترک کرو - اوسان ٹھکانے اور حواس بجا رکھو - گنجان آبادی سے کشادہ فراخ کھلے ہوئے مقامات میں جا رہو - بلکہ باغات اور گلستان کی بود و باش بہت مناسب ہے

(۲) علاج معالجہ - دافع عفونت اور گرم اشیاء کا استعمال اگر گوئی غدود متورم ہو جائے - تو اسے داغ دو - یا پٹی سے نرم کرکے شگاف دیدو - اشیاء ذیل میں سے کوئی سی آزماؤ

(الف) گلیسرین آف کاربولک ایسڈ بمقدار بیس قطرے سے قدرے آب سرد میں ڈال کر پلاؤ - یا کاربولک ایسڈ کی گولیاں کھلاؤ

نوٹ - یہ دوا دوسرے انگریزی دوا فروشوں سے ملتی ہیں

(ب) جیتیا عرق گاؤزبان - عرق گلاب یا عرق بادیان میں گھس کر نیم گرم کرکے پلاؤ - بلکہ پیاس رفع کرنے کو بھی اسی کا پانی دو

(نوٹ) جیتیا - ایک بیل ہے - ناریل کے گولہ کا سا رنگ اور بیری برابر خشک جسم کا ہوتا ہے - پنساریوں کے یہاں ارزاں بکتا ہے

خادم ملک رشیا پاچون دیما - ڈاکٹر بالی (مارواڑ)

ایڈیٹر بدر - طاعون بے شک قہر خدا ہے - مگر اُن کے لئے - جو احکام الٰہی کے نافرمان ہیں

اوقات ریل کے

صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے نیا ٹائم ٹیبل ہمارے پاس بھیجا ہے - جو یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے جاری ہوا اس کے مطابق بٹالہ سے ریلوں کے آنے جانے کے اوقات یہ ہیں

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب امرتسر	صبح نو بجکر ۴۸ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۵۳ منٹ بعد مغرب سات بج کر ۴۵ منٹ
اوقات روانگی از بٹالہ بجانب گورداسپور و پٹھان کوٹ	صبح نو بج کر ۷ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۴۵ منٹ بعد مغرب نو بج کر ۱۶ منٹ
اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب امرتسر	صبح نو بجکر ۷ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۴۲ منٹ بعد مغرب نو بجکر ۸ منٹ
اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب گورداسپور	صبح نو بجکر ۴۳ منٹ بعد دوپہر ایک بجکر ۲۱ منٹ بعد مغرب سات بجکر ۴۴ منٹ

قادیان سے دہلی - پشاور - ملتان کی اطراف پر جانے والوں کے ساتھ بمفصلہ ذیل اوقات موزوں ہیں - قادیان سے بٹالہ تک یکہ جاتا ہے

قادیان کو آتے ہوئے — قادیان سے واپس جاتے ہوئے

رات بٹالہ سے آٹھ بجے صبح قادیان	وقت عصر	بارہ بجے	قادیان	بعد نماز فجر	گیارہ بجے صبح	وقت عصر
۸ - ۲۱	۴۳ - ۱۳	۴۷ - ۹	بٹالہ	۴۸ - ۹	۳۵ - ۱	۵۴ - ۱۹
۵۷ - ۱۹	۰ - ۱۲	۳۹ - ۸	امرتسر	۳۹ - ۱۲	[illegible] - ۱۵	۰ - ۲۱
۲۰ - ۱۷	۳۰ - ۹	۴۱ - ۶	لاہور	۲۷ - ۱۳	۵۰ - ۱۸	۵۰ - ۲۲

اوقات روانگی از امرتسر بطرف دہلی	بعد دوپہر ۲ بج کر ۵ منٹ " ۸ بجے " ۹ بج کر ۳۴ منٹ صبح ۲ بج کر ۷ منٹ " ۳ بج کر ۵۰ منٹ بعد دوپہر ۲ بج کر ۹ منٹ " ۵ بج کر ۴۵ منٹ
اوقات روانگی از لاہور بطرف جہلم راولپنڈی و پشاور	بعد دوپہر ۱ بجکر ۱۵ منٹ " ۱ بج کر ۱۶ منٹ " ۱ بج کر ۵۴ منٹ " ۶ بج کر ۲۰ منٹ صبح ۴ بج کر ۵۸ منٹ / ۴۲ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف ملتان و فیروزپور	صبح ۷ بج کر ۳۰ منٹ " ۷ " ۵۰ منٹ بعد دوپہر ۱ بجے " ایک بج کر ۵ منٹ " ۴ بج کر ۱۵ منٹ " ۳ بج کر ۵۰ منٹ

ہفتہ قادیان

۱- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ایک دن بسبب حرقت البول علیل رہی اب بفضلہ تعالیٰ بالکل آرام ہے براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲- حضرت مولوی صاحبان و دیگر احباب بخیریت ہیں - عاجز ایڈیٹر چند یوم سے بعارضہ بخار لوتی بیمار ہے - واللہ ہو الغفور الرحیم

۳- برادرم منشی اللہ داد خانصاحب کلرک دفتر میگزین بعارضہ اسہال چند روز سے بیمار ہے - اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ صحت جسمانی و روحانی عطا فرمائے رکھے - میگزین کے دفتر کا کام رات دن نہایت توجہ مصروفیت اور محنت سے کرنے کے علاوہ مدرسہ کی امانت کے حساب کا کام بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت و تندرستی میں رکھے

۴- اس ہفتہ میں احباب ریاست پٹیالہ - علاقہ جہلم - لاہور - لائلپور وغیرہ مقامات سے تشریف لائے - جن میں سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسے چودہری فتح محمد صاحب و ضیاء الدین صاحب و شیخ تیمور صاحب طالب علمان اسلام کالج لاہور سے تشریف لائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی خدمت مکرمی و مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے حسب الحکم جناب ہر دن کے حالات ارسال خدمت ہے - بروز پنجشنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ظہر کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ کل یہ وحی الٰہی ہوئی تھی "روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا فیصلک الیوم حدید" اس وحی الٰہی کے سنانے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے عرض کی کہ غلام نبا بکا جو ابتدا اسلام میں کیسے شروع ہوا - اس پر حضور نے اسکی مفصل حقیقت اور لطیف فلاسفی بیان فرمائی - جو بدر اور ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوگی - بعد ادا نماز حضرت اندر تشریف لے گئے - بوقت عصر جب تشریف لائے - تو قبل ادائے نماز چند کس اشخاص نے شرف بیعت حاصل کیا جن کے نام علیحدہ فہرست اسمائے بیعت کنندگان میں درج کرکے ارسال خدمت ہیں - درس قرآن کریم مسجد اقصیٰ میں ہوا اگرچہ بارش بھی ہو رہی تھی مگر بہت آدمی جمع ہو گئے تھے درس آخری رکوع سورۃ الشعراء کا تھا اس رکوع میں تمام سورۃ شریف کا خلاصہ ہے - اور جس قدر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اس سورۃ شریف میں بیان ہوئی وہ اصل

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

منقول از الحکم

۳ مارچ ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مولوی ابراہیم صاحب کو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کیا مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود سے چند استفسار کیے آپ نے ان کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے

سائل۔ اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟

حضرت اقدس۔ قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ پس جہانتک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان ہوگا ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک کسان کسطرح محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیر آتا ہے جو بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اسنے دانے ضائع کر دیے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھیرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اسی طرح مومن جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرکے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسپر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق۔ شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ انہیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو۔ جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لیے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے۔ دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مصائب کا سلسلہ دیکھو کسقدر لمبا تھا۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے۔ مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے پھر اور کون شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کر لے۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لیے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اس کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوۂ حسنہ مدنظر رہے

بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ وہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں۔ یہ بیہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور وہ مشت خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں۔

اصل راہ اور گر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاوں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جبتک انسان دعاوں میں اپنے آپکو اسحالت تک نہیں پہونچا لیتا کہ گویا اُسپر موت وارد ہو جاوے اُس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جبتک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے۔ جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُسے محروم نہ کرے گا۔

سائل۔ استقامت بھی تو ملنی چاہیے۔؟

حضرت اقدس۔ ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لیکر ہی اٹھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی اسکے دروازہ پر گرے اور خالی اٹھے۔ اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اسکے ہی فضل سے ہونگی بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ احتیاج انسان کو بری کر دیتا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا اسکے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا مگر وہ بہت خوش تھا بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ تو اسقدر خوش کیوں ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہ ہو تو اور کون ہو۔ بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی اسنے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہو گئی ہیں فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی

حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے یا پالے یا بیکرے غرض بات یہی ہے کہ خدا یابی اور خدا شناسی کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعا میں لگا رہے زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیے ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو طیار ہونا چاہیے خدا تعالیٰ کو مقدم کرے اور گھبرائے نہیں پھر امید کیجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا۔ ان باتوں کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیہ نفس کرے جیسا کہ فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔

سائل۔ دعا جبتک ولے نہ اٹھے کیا فائدہ ہوگا۔

حضرت اقدس۔ میں اسی لیے تو کہتا ہوں کہ صبر کرنا چاہیے اور اس سے گھبرانا نہیں چاہیے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے پنجابی میں کہتے ہیں کشتاں کشتاں مسجد میں لے آ۔ کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا میں نماز پڑھتا ہوں مگر وساوس رہتے ہیں اس نے کہا کہ تونے ایک حصہ پر تو قبضہ کر لیا دوسرا بھی حاصل ہو جاوے گا۔

نماز پڑھنا بھی تو ایک فعل ہے اسپر مداومت کرنے سے دوسرا بھی انشاء اللہ مل جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اسپر نتیجہ مرتب کرنا یہ دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے سعی کرنا مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اسپر پاک کرنا استقامت بخشنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اسطرح پر وہ جلد کامیاب ہو جائیگا۔ یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا آخر اسپر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے زمیندار بیج بوکر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ انتظار کرتا ہے بچہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اُسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں؟ پھر جب دنیوی امور میں قانون قدرت کو اسطرح پر دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے۔ جس قدر اولیاء۔ ابدال۔ مرسل ہوئے ہیں انھوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی ظاہر نہیں کی وہ جسطرح پر چلے ہیں اسی راہ کو اختیار کرو اگر کچھ پانا ہے بغیر اس راہ کے تو کچھ نہیں مل سکتا۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اپنے تجربہ سے کہ انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب ہوا ہے تو اسی راہ پر عمل کرنے سے ہی ہوا

[illegible] قرآن [illegible]

درس قرآن

سورۂ نور [illegible]

گذشتہ [illegible] سے آگے

[illegible] يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا [illegible] بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۔

[illegible] تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر پھر نہیں [illegible] چار گواہ۔ انکو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی [illegible] میں۔ اس آیت شریف کیا [illegible] چار گواہ نہیں کسی کا ایک عورت پر [illegible] جب کبھی کوئی [illegible] زنا کا [illegible] ہونے تو ضرور [illegible] دوسرا حکم یہ ہے [illegible] گواہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا کے غضب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لگا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ مگر جن لوگوں نے اسکے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ ایسی شرارت کے بعد بھی اصلاح کریں یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہو جاوے کہ یہ اب اس طرز اور طریقہ کا آدمی نہیں رہا اور نیک بن گیا ہے تو پھر دوسرے لوگوں کی طرح اسکی شہادت بھی قبول کی جاوے۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم نادان جہال کیطرح کینہ نہیں اُسکے احکام ہماری درستی اور اصلاح کے واسطے ہیں مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۔ [illegible] بالا حکم اُن اشخاص کے واسطے ہے جو کسی غیر مرد یا غیر عورت کے متعلق زنا کی بابت بولے۔ لیکن اپنی بیوی کے متعلق ایسے فعل کے دیکھنے اور ظاہر کرنے کے بارہ میں مفصلہ ذیل احکام ہیں:

(۸) وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۔ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۔ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو زنا کا عیب لگاتے ہیں اور سوائے اپنے اور کوئی گواہ ان کا نہیں ہے پس وہ ایک ہی آدمی چار دفعہ اللہ کی قسم کھاوے کہ میں سچ کہتا ہوں اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر میں جھوٹا کہتا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ [illegible] کے ساتھ اس قسم کے تعلقات [illegible] [illegible] اُس کی [illegible] وہ اُس عورت سے [illegible] اُسی کی [illegible] [illegible] ہوتے ہیں کہ کسی اور [illegible] [illegible] اگلی آیت میں آتا ہے (۹) [illegible] شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۔ [illegible] أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۔ اور اس عورت سے عذاب کو دور کرتی ہے [illegible] دفعہ خدا کی قسم کھاوے کہ یہ شخص جھوٹا [illegible] اور پانچویں دفعہ اسطرح قسم کھاوے کہ اگر وہ مرد سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تم پر نہ ہوتا (تو ایسے پر حکمت مسائل نازل نہ ہوتے) اور اللہ توبہ قبول کرنے والا اور حکمتوں والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے بڑی حکمت سے بھرے احکام [illegible] نازل فرمائے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۔ تحقیق وہ لوگ جنھوں نے تہمت لگائی ہے ایک گروہ ہے تم میں سے تم اسکو برا نہ سمجھو اپنے لیے۔ بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ ہر مرد کے لیے ہے جو اُس نے کمایا گناہ سے اور جو ان میں سے بڑی بات کے پیچھے پڑا اُس کے لیے ہے بڑا عذاب۔ اس آیت میں اشارہ ہے اُس فتنہ کی طرف جبکہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدظنی کی تھی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے حضرت عائشہ کا پاک ہونا ظاہر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واقعہ مومنوں کے واسطے کسی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ سراسر فوائد کا باعث ہے۔ اول تو خود یہی واقعہ ایک بڑے بھاری مسئلہ کے حل ہو جانے کا موجب ہوا کہ جب کسی عورت پر اتہام لگایا جاوے تو کیا کرنا چاہیے اور خود اتہام لگانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے دوم حضرت عائشہ کی بریت خدا کی پاک کتاب سے ثابت ہوگئی اور اسطرح حضرت ام المومنین کو یہ فخر حاصل ہوا کہ قرآن شریف میں انکا ذکر خیر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا۔ اور جو لوگ منافق تھے اور اُن کے دلوں میں کجی تھی اور کمزوری تھی وہ بھی ظاہر ہوگئے اور مومنوں کو آئندہ کے واسطے ہدایت مدنظر ہوگئی کہ ایسے معاملات میں جلدی سے منہ نہیں کھولنا چاہیے بلکہ بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

(۱۰) لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ ۔ کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ جب تم نے سنا اس بات کو تو مومن مردوں اور عورتوں کو لازم تھا کہ اپنے جی میں نیک ظن رکھتے اور کہتے کہ یہ تو ظاہر جھوٹی تہمت ہے۔ اس آیۃ میں مومن مردوں اور عورتوں کو تمدن اور اخوت کا ایک بڑا ضروری اور امن قائم کرنے والا اصول سکھایا گیا ہے کہ کسی پر بدظنی کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اپنے بھائیوں پر نیک ظن قائم رکھیں اور جب تک پوری تحقیقات نہ ہوئے کسی کے حق میں کوئی کلمہ بد استعمال کرنے کی جرأت نہ کریں۔ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۔ کیوں نہیں لائے اُس پر چار گواہ پس جب نہیں لا سکے گواہ تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ جو شخص کسی کے متعلق ایسا کلمہ بولے اُس سے چار گواہ طلب کرنے چاہییں لیکن اگر وہ اپنی بات کیوسطے چار گواہ پیش نہیں کر سکتا تو وہ جھوٹا اور خود مجرم ہے اور سزا کے لائق ہے۔

اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کو مٹایا ہے سب سے پہلے زنا کی جڑ کو کاٹا ہے جو سب سے زیادہ دنیا میں اختلاف کا موجب ہوا کرتا ہے۔ پھر لوگوں کو بدظنی سے بچنے کیواسطے ہدایت کی ہے اور بیجا تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو کوئی کسی پر بیجا تہمت لگاتا ہے وہ خود اسمیں گرفتار ہوتا ہے۔ امام شعرانی نے لطائف المنن میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک بزرگ ایک محلہ میں رہتے تھے چند نوجوان اُن کی خدمت میں بیٹھتے تھے متعلق محلہ والے اُس بزرگ پر اتہام باندھتے تھے وہ بزرگ انکو ہمیشہ نصیحت کرتے مگر وہ باز نہ آتے آخر تنگ آکر اس

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں ایک نوجوان لیڈی ہے جو مدت سے اُن ممالک میں شراب نوشی کی عادت کو لوگوں سے چھڑانے کے واسطے کوشش میں لگی ہوئی ہے اس کا نام مادر سٹوآرٹ ہے میں نے اسکو اسکے نیک کام میں دل بڑھانے کے واسطے ایک خط لکھا تھا جسمیں یسوع مسیح کے شراب بنانے کے معجزات اور خود شراب کا استعمال کرنے کی طرف اشارہ کرکے یہ ظاہر کیا تھا کہ عیسائی ممالک میں کثرت شراب کا کیا باعث ہے ۔ اور پھر اسلام میں شراب کی ممانعت اور اسلامی ممالک میں شراب کی بندش کا تذکرہ کیا تھا ۔ جس کے جواب میں لیڈی صاحبہ مذکورہ نے ایک لمبا خط محبت کا لکھا اور ظاہر کیا کہ میں میرو نیز جوڑ جوڑ کر اسلام اور اسلامیوں کی تعریف اپنے لیکچروں میں کیا کرتی ہوں ۔ حال میں میں نے ماہ فروری میں اسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھیجی تھی جسکے جواب میں آج ۱۰ جولائی کی ڈاک میں ایک لمبا خط مادر سٹوآرٹ کیطرف سے میرے پاس پہنچا ہے جس میں لیڈی موصوفہ نے تصویر کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے اس قابل عزت بزرگ کی تصویر کو نہایت غور سے مطالعہ کیا جو آپ نے مجھے ارسال فرمائی ہے ۔ تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چہرہ ایک نہایت باعظمت انسان کا ہے +

حضرت مسیح موعود کی تصویر درحقیقت ایسے ہی لوگوں کے واسطے کھینچی گئی تھی جو تصویر کو دیکھنے پہچاننے اور فائدہ اُٹھانے کا علم رکھتے ہیں ۔ ملّا ۔ ملّاؤں کو جو ایک دو پیسوں کی خاطر کئی میلوں تک مُردوں کا پیچھا کرنے کیلئے کمربستہ رہتے ہیں حالانکہ جب وہ پیسہ انکو ملتا ہے اسپر بھی ایک انسان کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے مناسب نہ تھا کہ وہ اسپر شور مچاتے کیونکہ یہ تصویریں انکی خاطر نہیں بنائی گئی تھیں اور نہ انکو اتنا علم حاصل ہے کہ وہ اس سے کچھ فائدہ اُٹھا سکیں +

میونگ ٹن اینڈرسن صاحب بہادر ولایت کے ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں ۔ مذہب عیسوی کی تجارت ہم لوگوں کو بہت مہنگی پڑی ہے جیز خرب [illegible] قیمت گراں کروڑوں روپے پادریوں کی تنخواہوں گرجاوں کی عمارتوں اور خرچ اسباب پر ہم لگاتے ہیں جس کے عوض میں ہم تثلیث کے مسئلے کے سوا کچھ نہیں ملتا ۔ عیسائیت کی گذشتہ تاریخ کو اگر پڑھا جاوے تو سوائے جرائم اور ظلم اور زیادتیوں کے اور کچھ نہیں ملتا +

یہ ایک انگریز کے لیکچر کا خلاصہ ہے [illegible] ہم بسبب طوالت [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] پادری صاحبان اپنے ملک کے [illegible] کی طرف توجہ کریں ۔ کیونکہ اس ملک سے بھی زیادہ اُن ممالک میں عیسویت کے دشمن پیدا ہو گئے ہیں اور دن بدن انکی تعداد و ترقی پکڑتی جاتی ہے اور مشورہ [illegible] گورے عیسائی اگر مناسب سمجھیں تو [illegible] بھی جو اسقدر محنت کے ساتھ [illegible] ساتھ ہی لے جائیں کیونکہ اول تو [illegible] لے جانیکے بعد کوئی ایسا [illegible] مثا دکھلا کر روٹیاں کھائیں اور پھر یہاں تو ضرورت سے پر اُمید نہیں کی جا سکتی کہ کالے عیسائی آپ کی ساتھ کچھ نمک حلالی کر سکیں لیکن ممکن ہے کہ وہاں جا کر یہ کسی کام بھی آ جائیں +

امریکہ میں آج کل ۱۷ فیصدی عورتیں بعد شادی طلاق لیتی ہیں یہ تعداد دنیا کے آگے ضرور تھا مسئلہ طلاق کے واسطے ایک عملی لیکچر دے رہی ہے +

۲ جون ۱۹۰۵ء کو شہر شروزبری کے ایک بڑے پُرانے گرجے پر بجلی گری ۔ شراڈک لا ہوما کے پادری وک ہم صاحب نے اپنے پڑوسیوں کو گالیاں دی عدالت میں مقدمہ گیا پادری صاحب پر مبلغ پندرہ روپے دس آنے جرمانہ ہوا +

پادری اولیلا گھن صاحب جونکا گو کے ایک گرجے کے پادری ہیں ۔ اس جرم میں گرفتار ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے گرجے میں ایک قمارخانہ بنایا ہوا تھا اور جو لوگ باہر سے وہاں آتے تھے انکو چند عورتوں کے ذریعہ جوابازی کی ترغیب دیجاتی تھی ۔ پادری صاحب کی مخبری کرنے والے بھی ایک پادری ہیں جنکا نام پادری کرولی صاحب ہے

ینابیع عیسویت ۔ ایک بزرگ معلم مذہب عیسوی کے ماخذ کو تلاش کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یورپ کے ممالک سکینڈے نیویا وغیرہ میں بہت سی ایسی مذہبی رسومات پائی جاتی ہیں جو اصل میں قدیم دیوی دیوتا سے تعلق رکھتی تھیں اور اب وہ دین عیسوی کا جزو اعظم ہیں ۔ مثلاً ایسٹر کی رسم جس میں تمام دین عیسوی شامل ہے مسیح کے کسی زندگی کی خاطر نہیں منایا جاتا بلکہ قدیم انگریزوں نے ایک دیوی کا نام ایسٹر تھا ۔ ایسا ہی قدیم بتوں آدن ۔ اور تھار اور بلڈر وغیرہ سے بہت سی مذہبی رسومات لی گئی ہیں ۔ ہفتہ کے دنوں کے نام انگریزی میں قدیم بتوں کے نام پر اب [illegible] ۔ مثلاً [illegible] کو تھرسڈے یعنی تھور دیوتے کا دن کہتے ہیں

[illegible] صاحب ۔ جنہوں نے اپنے سمتھ نام ایک کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ دنیا میں کامیابی کے کونسے راستے ہیں انھوں نے [illegible] تین ایسی لکھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں عیسوی مذہب کے پادریوں کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ کامیابی کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آدمی گرجا میں اچھا وعظ کر سکے لوگوں کے سامنے دردمندی کے ساتھ دعا مانگ سکے اور دعا کے بعد یسوع کے نام پر لوگوں سے روپیہ جمع کر سکے + بہار کے موسم میں ملک کے اندر پھر کر مذہب کے نام پر اتنا روپیہ جمع کر سکے کہ موسم سرما میں مزہ سے گذارہ ہو سکے

لنڈن کے بشپ [illegible] نے ایک بڑے جلسہ میں یہ تقریر کی ہے کہ عیسائی مذہب کو بچانا بہت آیلے کے واسطے بہت کوشش کرکے شہادت بہم پہنچانی پڑتی ہے کیونکہ اب زمانہ کی سائنس اور [illegible] جو بائبل پر [illegible] نے اکثر لوگوں کو ایمان سے نکال کر کفر تک پہونچا دیا ہے +

پروفیسر [illegible] نے ولایت کے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کا منبر [illegible] اور وہ برتن جو داؤد نے سات روپہری [illegible] کے بعد [illegible] کے قبضہ میں آگئے ہیں [illegible] سے بچے ہوئے ہیں ان چیزوں کو بنے ہوئے تین ہزار تین سو کچھ سال گذر چکے ہیں اور ان پر ایک لاکھ روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے ۔ لیکن تاریخی قدامت کے لحاظ سے انکی قیمت کا کوئی اندازہ اس وقت نہیں کیا جا سکتا +

تازہ اخبار

آخر ۹ جولائی کو جاپانیوں نے مقام سگھالین پر حملہ کیا پیادہ روسیوں نے مقابلہ کیا مگر بیفائدہ آخر روسی جرنیل لیاپونوف توپیں ناقص کرکے اور عمارتوں کو آگ لگا کر قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا +

روس میں پارلیمنٹ نہ ہونے کا [illegible] ہے ۔

مراکش کے متعلق فرانس اور جرمن کا معاہدہ ہوا ۔ ان علاقہ جات میں فرانس کے حقوق اعلیٰ تسلیم کئے گئے ۔ لیکن سلطان مراکش آزاد مانا جائیگا افغانستان کے بہت سی سوداگروں پر روس کی جاسوسی کا شبہ کیا گیا ہے اسواسطے انکو حکم ہوا کہ یہاں سے نکلیں وہ حساب کتاب کے فیصلہ کیواسطے کچھ عرصہ تک مہلت دیگئی لیکن دکان کھولنے کی اجازت نہیں ہے ۔

روسی علاقہ ترکستان سے تاجر روسی سختیوں سے بیدل ہو کر روس کو چھوڑ کر افغانستان اور ہندوستان کو آرہے ہیں ۔

میمن سنگھ کا ایک [illegible] غلطی سے چند روز زیادہ قید خانہ میں [illegible] سرکار نے [illegible] ۵۰ روپیہ معاوضہ دیا +

(سلسلہ کے لیے دیکھو مضمون صفحہ ۳)

مجاہدات عجیب اکسیر ہیں - سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کیے ہندوستان میں جو اکابر گذرے ہیں جیسے معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہما اللہ ان کے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات انکو کرنے پڑے ہیں۔ مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں ٭

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اُسنے توجہ دی تو قلب جاری ہوگیا۔ یہ کچھ بات نہیں ایسے قلب ہندو فقراء کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں یہ تو کچھ چیز نہیں ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تزکیہ نفس کی بھی شرط نہیں ہے نہ اسمیں کفر و اسلام کا کوئی امتیاز ہے ہندو جوگیوں نے اس فن میں آجکل وہ کمال کیا ہے کہ کوئی دوسرا کیا کرے گا میرے نزدیک یہ بدعات اور محدثات ہیں۔

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے نمونہ اور اسوہ سے اس راہ کا پتا دیتے ہیں جو تزکیہ نفس کی حقیقی راہ ہے وہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو اور شرح صدر حاصل ہو ٭

میں بھی اسی منہاج نبوۃ پر آیا ہوں پس اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی ٹوٹکے سے قلب جاری کر سکتا ہوں غلط ہے میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا کی وحی کے ماتحت طیار ہوئی ہے۔ پس اور راہ جسکا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اس کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو ٭

سائل۔ حضور نمازیں پڑھتے ہیں مگر منہیات سے باز نہیں رہتے اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا ہے ٭

حضرت اقدس۔ نمازوں کے نتائج اور اثر تو تب ہوں جب نمازوں کو سمجھکر پڑھو۔ بجز کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اور پھر ساتھ یہ بھی یاد رکھو۔ یہی ایک امر ہے جسکی بار بار تاکید کرتا ہوں گھبراؤ نہیں اگر استقلال اور صبر سے اس راہ کو اختیار کروگے تو انشاء اللہ یقیناً ایک نہ ایک دن کامیاب ہوگے۔ ہاں یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی کو مقدم کرو اور دین کو دنیا پر ترجیح دو۔ جبتک انسان اپنے اندر دنیا کا کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ دین کا نام بھی لے۔

یہی ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین نہیں ہوتا۔ انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا انھوں نے دنیا کے لیے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لیے ٭

اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لیے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ دنیا خود اُن کے قدموں پر آکر گرتی ہے یہ یقیناً سمجھو کہ انھوں نے دنیا کو گویا طلاق دیدی تھی لیکن یہ ایک عام قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا انکی خادم اور غلام ہو جاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں ٭

سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عطا ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے اسلیے ضروری امر ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اسی کو یگانہ و یکتا معبود سمجھو جبتک انسان ایمان نہیں لاتا کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی نماز و روزہ اسے منزل مقصود تک نہیں لے جا سکتا بلکہ جب یہ محض خدا کے لیے ہو جاوے اور اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا سچا مصداق ہو تب مسلمان کہلائے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہیے جسطرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھ نہیں بنتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اسکا ایک جذبہ پیدا ہو جاوے اُسوقت اللہ تعالیٰ خود اُس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر نقص اور خرابی ہوگی تو ہم میں ہوگی۔ پس یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کا نہ ہو جاوے بات نہیں بنتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاتا ہے اُسمیں ناکامی اور نامرادی نہیں رہتی مشکل یہی ہے کہ لوگ جلد گھبرا جاتے ہیں اور پھر شکوہ کرنے لگتے ہیں ٭

سائل۔ ابتدائی منزل اس مقصد کے حصول کیلیے کیا ہے

حضرت اقدس۔ ابتدائی منزل یہی ہے کہ جسم کو اسلام کا تابع کرے جسم ایسی چیز ہے جو ہر طرف لگ سکتا ہے بتاؤ زمینداروں کو کون سکھاتا ہے جو جیٹھ اساڑھ کی سخت دھوپ میں باہر جاکر کام کرتے ہیں اور سخت سردیوں میں آدھی آدھی رات کو اُٹھ کر باہر جاتے اور ہل چلاتے ہیں پس جسم کو جسطریق پر لگاؤ اُسی طریق پر لگ جاتا ہے ہاں اسکے لیے ضرورت ہے عزم کی۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ مٹی کھایا کرتا تھا بہت تجویزیں کی گئیں مگر وہ باز نہیں رہ سکتا تھا آخر ایک طبیب آیا اور اُس نے دعویٰ کیا کہ میں اسکو روک دونگا چنانچہ اُس بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا **ایھا الملک این عزم الملوک** یعنی اے بادشاہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا؟ یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ اب میں مٹی نہیں کھاؤنگا۔ پس عزم مومن بھی ۔۔۔۔ تو کوئی چیز ہے

سائل۔ عزم کرنے تو آپ کی کیا ضرورت ہے ٭

حضرت اقدس۔ بات یہ ہے کہ جب نفوس صافیہ کا جذب ہوتا ہے تو ممد و معاون بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کے دل اچھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے ایک رسول بھی پیدا کر دیا۔ ایسا ہی کہتے ہیں کہ مکہ سے جو مدینہ کیطرف ہجرۃ کی اسمیں بھی یہی سر تھا کہ وہاں کے اصلاح پذیر قلوب کا ایک جذبہ تھا۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُس کے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے۔ بلکہ حضرت **امام علیہ السلام** نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے۔ ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے۔ پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچیگا۔ مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے۔ کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے۔ اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی۔ مگر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے۔ آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا۔ پس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو۔ کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے۔ اور یہ بات سردست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے۔ تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے ٭

دلچسپ علمی خبریں

ڈاکٹر - اوٹو جان اونس - اور دیگر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بہت سے امراض اس دودھ سے پیدا ہوتے ہیں جو صاف نہیں ہوتا - بلکہ غلیظ - اور جس میں خاک یا اجرام وغیرہ داخل ہو جاتے ہیں - چنانچہ خیال کیا جاتا ہے - کہ ایسے دودھ سے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں - ساری امراض جو اجرام کے ذریعے پھیلتے ہیں - ورم اور خراش وغیرہ - گلٹیاں جو اکثر بچوں کے جسم پر نکل آتی ہیں - وبائی امراض - مثلاً ہیضہ - پس دودھ کو ایسی جگہ اور ایسے صاف برتن میں رکھنا چاہئے جہاں خاک کے ذریعے اجرام نہ پہنچ سکیں - بلکہ دودھ دینے والے مواشی کو خاک ... دھونا چاہئے - اور عمدہ اور صاف چارہ کھلانا چاہئے - یورپ ... کوپن ہیگن وغیرہ میں دودھ کا انتظام اچھا ہے - اور جو دودھ چوبیس گھنٹہ تک رکھا رہتا ہے اسے استعمال نہیں کیا جاتا - اور خراب دودھ بیچنے والوں کو قانوناً سزا دیجاتی ہے

برلن میں ایک شخص کے دماغ میں سے رسولی بذریعہ عمل جراحی نکالی گئی تھی - جس سے کئی رگیں اور نسیں کٹ گئی تھیں - ان کو درست کرتے وقت وہ رگ جو قوت سامعہ کا آلہ ہے - اس رگ سے جو قوت باصرہ کا آلہ ہے - جوڑ دی گئی - اس مریض کو صحت ہونے پر آواز اشیاء کی مانند معلوم دینے لگی اور اشیاء آواز کی مانند - چنانچہ وہ کہتا ہے - کہ یہ آواز - نیلگوں آسمان ایک زرد رنگ کی صاف آواز اور دھندلا آسمان بھنبھناہٹ سی معلوم دیتی ہے - اسی طرح انجن کی تیز سیٹی بنفشی رنگ - کسی جماعت کا شور نارنجی رنگ اور مینہ کا برسنا سبز رنگ معلوم ہوتا ہے - اسے باجے کے سننے میں بڑا لطف آتا ہے - اور اس کی آوازیں اس سے نہایت خوبصورت رنگوں کی شکل بن کر دوچار ہوتی ہیں

دنیا میں سب سے بڑا پھول ... جو جزائر فلپائن کے ایک جزیرہ مندانا ... میں پیدا ہوتا ہے - اس کا عرض ایک گز اور وزن ۲۲ پونڈ ... ہے - وہ سطح سمندر سے ۲ ہزار فیٹ کی بلندی پر اگتا ہے

دو ... ولسن ... لینا چاہئے - اور دو اونس خشک سیج (ایک ... کے پتے) تین بوتل پانی - ان تینوں چیزوں کو ایک آہنی برتن میں ڈال کر اوراس کو دوسرے برتن سے ڈھانپ کر آگ کے اوپر رکھدو - اور آہستہ آہستہ پکنے دو - جب وہ ایک تہائی رہ جائے تو آگ سے بچھا کر اسے چوبیس گھنٹے رکھا رہنے دو - پھر پانی کو مقطر کرکے بوتل میں رکھ لو

اس عرق کو برش سے کھوپری پر لگاؤ - اس سے بال سفید نہ ہونگے - اور کمزور بال مضبوط ہو جائیں گے

ڈاکٹر - جے مٹکاف شارپ نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے - کہ سمندر کے سفر میں جو بیماری سر گھومنے اور جی متلانے کی ہو جاتی ہے - اس کا علاج یہ ہے - کہ ایک آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے - اس کی تائید میں وہ ایک شخص کا حوالہ دیتے ہیں - جس کو بحری سفر میں یہ مرض ہو جاتا - مگر جب سے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہے - تب سے اسے یہ تکلیف بھی نہیں ہوئی -

پیرس - کی اکیڈمی آف سائنس میں ایک شخص کا معائنہ کیا گیا ہے - جس کا قد دس سال میں کم ہوتے ہوتے پانچ فیٹ ۴ انچ سے تین فیٹ ۲ انچ رہ گیا ہے - اس کی صحت خوب اچھی ہے - مگر صرف قد گھٹتا رہتا ہے

ناروے کے ایک انجینیر برگرافت نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے - جس کے ذریعے سمندر کی سطح پر سے اگر آواز کا سمندر کے پانی کے اندر پہنچانا مقصود ہو - یا اندر کی آواز کا سننا مقصود ہو - تو وہ پہنچائی اور سنی جا سکتی ہے جو آواز ۲ ہزار فیٹ کی گہرائی تک پہنچائی جائے - اس کی آواز بازگشت ایک سیکنڈ میں سنائی دیجاتی ہے کہتے ہیں - کہ اس آلہ سے بہت سے بڑے بڑے کام نکل سکیں گے -

فرانس - میں ایک سائنس دان ایم ہیورٹ نامی نے ایک کل مختصر نویسی کی ایجاد کی ہے - جو ان تمام کلوں سے بہتر ہے - جو آج تک اس کام کے لئے بنائی گئی تھیں - اگرچہ سردست وہ فرانسیسی زبان ہی کے لکھنے کا کام دیتی ہے تاہم دوسری زبانوں کے لکھنے میں بھی کام آ سکتی ہے ایک معمولی شخص ایک ہفتہ کی مشق کے بعد ۸۰ الفاظ فی منٹ کے حساب سے لکھ سکتا ہے - اور دو تین ماہ کی مشق کے بعد فی منٹ ۱۵۰ سے لیکر ۲۰۰ الفاظ تک لکھ سکتا ہے مختصر نویسی میں ایک دقت یہ ہے - کہ جو شخص لکھتا ہے - وہی اسے پڑھ سکتا ہے - اگر جلدی لکھا ہوا ہو - تو اس سے بھی نہیں پڑھا جاتا - اور اگر پڑھا بھی جائے - تو بڑی دقت سے - مگر اس کل میں یہ دقت بھی دور کر دی گئی ہے کیونکہ اس کے ذریعے حروف وعلامات بہت صاف اور عمدہ طریقہ میں لکھی جاتی ہیں ایم ہیورٹ نے اپنی اس کل کا نام استینوفاس رکھا ہے

مسلمان سیاحین

علامہ محمود سالم بک سابق جج عدالت مختلطہ مصر و ایڈیٹر رسالہ عرفات (یہ رسالہ فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے) نے مسلمانوں کی سیاحت کے متعلق ممبران جغرافیکل سوسائٹی مصر کے روبرو ایک اسپیچ ۲۰ محرم گذشتہ کو دی تھی - اور ان مسلمان سیاحوں کا تذکرہ کیا - جو ساری دنیا میں پھرے - اور مذہب وعلم وتجارت کی اعلیٰ اعلیٰ خدمتیں انجام دیں - ان سیاحتوں کی اہمیت بتلاتے ہوئے یہ بھی ذکر کیا - کہ مسلمانوں کی ترقی کے زمانے میں یورپ کی کیا حالت تھی - اور مسلمانوں نے ان دنوں کیوں کر تمام ممالک کی جاپان سے لے کر کیپ تک سیاحت کی - مسلمانوں کے آثار بالفعل آئس لینڈ و ہاریولینڈ میں دریافت ہوئے ہیں - اور کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے ۴۰۰ برس قبل مسلمان امریکہ میں پہنچ چکے تھے - جن مسلمان سیاحوں نے دنیا کا سفر کیا - ان کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض سکوں پر جو ہنری ششم و فریڈرک دوم کے وقت کے ہیں - صاف عربی خط ونقش موجود ہے - تمدن اسلام کی عظمت یورپ کا تنزل - اور اہل یورپ کے ہر بات میں مسلمانوں سے محتاج ہونے کی کیفیت پوری طرح بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کی توجہ متعلق بہ رواج صنعت وحرفت وتجارت اور ہمسایہ ملکوں میں علوم کی اشاعت کا حال بیان کیا - صناع وتجار وعلماء سفر سے صرف مادی واخلاقی منفعت حاصل کرکے نہیں لوٹتے تھے - بلکہ وہاں کی حکومت کے پولیٹکل انتظامات سے بھی واقف ہوتے تھے - اور حیات اجتماعی کو بھی آزما لیتے تھے - یہ بھی بیان کیا کہ اس قسم کی سیاحتیں خلفائے راشدین و بنی امیہ کے زمانے میں بہت وقوع میں آئیں - اور عباسیوں کے عہد میں یہ سلسلہ درجہ کمال تک پہونچ گیا - حروب صلیبیہ کے زمانے سے پھر ہمتیں پست ہو چلیں - اور ممالک اسلام پر تاتاری ومغل وغیرہ وحشی اقوام کے حملوں سے جوش سرد پڑ گیا - اور آخر یہ ہوا کہ یہ ممالک اخلاقی قسمت کے اعلیٰ درجہ سے بالکل نیچے آ رہے - سبب یہ تھا کہ وحشی حملہ آور کو کسی قسم کی بیہودہ اور ذلیل حرکت سے باک نہ تھا - علما کو جو ان دنوں اعلام ہدایت ومصابیح معرفت تھے قتل کر ڈالتے تھے - کتب خانے جلا دیتے تھے - اور طرح طرح کی بیہودگیاں جن سے تاریخ کے صفحات بھرے ہیں - کرتے تھے

مسلمان سیاحوں کی ہمتیں محض جنوبی ممالک مثلاً جاوہ و سوماٹرا مڈغاسکر و جزائر ملایا اور چین کی سیاحت تک محدود نہیں رہیں - بلکہ شمالی ممالک روس وفارس ... تک پہنچے ہوئے تھے - یہاں انکی تجارت کو بڑا فروغ تھا خود علمائے روس ... نے اس امر کی شہادت دی ہے اور علمی مباحث سے اس کو ثابت کیا ہے - ... وغیرہ کے علما بھی اس کے قائل ہیں - فاضل ... نے اس کے بعد یورپین اہل قلم اور مورخوں کے اقوال تائید دعوی میں نقل کئے - المؤید نے اس کے ترجمہ کا بھی وعدہ کیا ہے - ہم بھی اس بحث کو کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں - ...

عزیز الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللّٰہ قل صبح لکم وقتا مسیحہ واترک من اللّٰہ

بدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلّۃ

چو گویم باتو گرائی۔ چہار در قادیان بینی

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۶ | ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	؎
معاونین برضائے خود	عـہ / صہ / ؎
عام قیمت	عار

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمدنی سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر۔ اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات را ہمہ حق اندراست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک گروہ دوری از آن عالیجناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بناویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہو اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا

درس قرآن

یہ عاجز بسبب تپ لرزہ کے بہت علیل ہے درس قرآن نہیں لکھ سکا اسواسطے مخدومی مکرمی حکیم فضل الدین صاحب نے درس قرآن اخبار بدر کے واسطے تحریر کیا ہے اللہ تعالے انکو جزائے خیر دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طس تلک ایت القرآن وکتب مبین

ھدے وّ بشرے للمؤمنین ٭

جس قدر دنیا میں مفید اور نفع رسان باتیں ہیں قرآن مجید میں بھی ضرور انکا منشہ موجود ہوتا ہے منجملہ ان کے حروف مقطعات کے ساتھ اختصار کلام بھی ہے۔ ہر زمانہ میں جب کسی نے کوئی اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا قرآن کریم پر کیا ہے وہی بات خود اُس کے اندر بھی پائی گئی ہے بلکہ وہ نمونہ اُس سے بھی بڑھ کر بابتر معترض کے اندر بھی پایا گیا ہے۔ آج کل طٰسٓ - یٰسٓ - طٰہٰ - الٓمٓ وغیرہ حروف مقطعات قرآنی پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ حروف معما کی طرح ہیں مگر یہ اعتراض ایسے وقت میں کیا گیا ہے کہ جب ساری مہذب دنیا استعمال مفردات میں مجبور کی گئی ہے انگریز تو یہ اعتراض کر ہی نہیں سکتے ان کے کارخانے سامان خطابات امتحانات اپنے ناموں وغیرہ میں استعمال حروف مفردات کا بکثرت ہوتا ہے ایف - اے - بی اے - ایم - اے - وغیرہ - آریہ نے خطوط و دکانات پر الف و م اوم لکھا جاتا ہے قرآنی حروف کی تفسیر صحابہ جیسے حضرت علی ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم نے کی ہے بعض تفاسیر میں بھی بہت لمبی تفسیر ان حروف کی بیان کی گئی ہے غرضکہ جو مضمون کسی سورۃ کا یا کوئی تعلیم سمجھ میں نہ آئے تو اس کا سمجھنا دشوار ہو تو کچھ اسمار الٰہیہ اُس کے ساتھ ہوتے ہیں پس وہ اسمار جسکی وہ آیات مظہر ہوتے ہیں یا ان مفردات سے بڑا کام قرآن حدیث طب وغیرہ علوم میں لیا گیا ہے جیسے قرآن میں صلی الوصل اولی معانق قد یوصل ج جائز ص وقف م ، حدیثنا نا اخبرنا مکرر منکو احد وغیرہ غرض تمام علوم عربی میں مقطعات سے کام لیا گیا ہے۔ طس۔ ط سے اسم الٰہی لطیف اور س سے سمیع مراد ہے یعنی یہ آیات قرآن اور کتاب کھول کر سُنانے والے کی ہیں جو اللہ لطیف سمیع کی حضور سے نازل ہوئی ہیں جیسے فرامین کے سر پر لکھا جاتا ہے اجلاسی فلاں حاکم سے یہ حکم جاری ہوا ہے اسی طرح ہی سورہ کے سر پر فرمایا گیا - ھُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ہدایت اور بُشریٰ مؤمنوں کے لیے ہے لطافت سے ہدایت اور سمیع سے ہندی کو بشرے ملتا ہے ہر ایک آسمانی مذہب والا اپنے کتاب کی نسبت ہادی اور بشری ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر صرف دعوی قابل پذیرائی نہیں ہوتا جب تک ثبوت ساتھ نہ ہو ثبوت بھی نیز خدا بعد الموت کا وعدہ کرتے ہیں اور سچا مذہب وہ ہے جس کے پاس وعدہ ہی وعدہ نہ ہو بلکہ نقد ثبوت بھی موجود ہو چنانچہ مذہب اسلام ہی دنیا میں ہدایت و بشری کا وعدہ دیتا ہے قرآن مجید میں ہدایت بھی ہے اور جو ہدایت پر ایمان لاوے اور عمل کرے اُسکو بُشری بھی ہے ہدایت تو یہ ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ جو مضبوط رکھیں نماز کو اسطرح ہدایت تو یہ ہے کہ عظیم الشان ذات کے سامنے خشوع خضوع سے قسم قسم کی نیاز مندی کا اظہار کرے عظمت و جبروت الٰہی کو یاد کر کر ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح حضور میں کھڑے ہونا جھکنا زمین پر گر پڑنا اور پھر اپنے محسن صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دعائیں کرنا یہ تو نماز ہے ہاتھ پاؤں منہ ناک آنکھ کان سے اکثر کام ہوتے رہتے ہیں جو بعض ان میں غلطی پر بھی مبنی ہوتے ہیں خصوصاً ناک تو ایسی چیز ہے کہ اسکے پیچھے انسان سب کچھ برباد کر دیتا ہے پس بقدر طاقت انکو ظاہری طور پر صاف کرو اور باطنی پاکی اور صفائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اسیواسطے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعد وضو کے پڑھو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ٭ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور دیا کریں زکوٰۃ بدنی خدمات تو کسی قدر سہل ہیں مگر مال کا خرچ کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

گرجاں طلبی مضائقہ نیست ٭ زر می طلبی سخن درین ست

مگر مومن صادق کو مال کا خرچ کرنا مشکل نہیں ہوتا اسیواسطے اس کا نام صدقہ ہے یعنی مومن کے صدق کی علامت ہے وہ اللہ تعالے کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور مخلوق کی بہتری کے لیے مال خرچ کرتا ہے وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اسی پر بس نہیں بلکہ وہ جزا و سزا پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو ہدایت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ جو لوگ جزا و سزا کو نہیں مانتے ان کے لیے ہم نے انکے وہ نیک اعمال جو انکو کرنے چاہییں عمدہ عمدہ پیرایوں میں خوبصورت کر کے دکھلائے (یہ ہدایت ہے) مگر وہ غور سے نہیں دیکھتے اندھوں کا سا کام کرتے ہیں مگر بُرے کام کو خوبصورت کر کے دکھانا شیطان کا کام ہے جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ شیطان نے انکو ان کے برے اعمال خوبصورت کر کے دکھا دیے نیک کام کا خوبصورت کر کے دکھانا اللہ تعالے کا کام ہے حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ پ۲۶ اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے دلوں میں ایمان محبوب بنایا اور خوبصورت کر کے دکھایا اُسکو تمہارے دلوں میں اور ناپسند کر کے دکھایا کفر بدعہدی بے فرمانی کو - ایسی آیات قرآن مجید میں اور بہت ہیں جنمیں صریح لفظوں میں فرمایا کہ برے اعمال شیطان خوبصورت کر کے دکھلاتا ہے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَھُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ انکو بڑا عذاب اور انجام کار اُن کو بڑا ٹوٹا ہوگا اُن کے لیے بشری کا کوئی حصہ نہیں۔ وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ تو تو دیا گیا ہے قرآن اللہ لطیف سمیع سے جو حکیم اور علیم بھی ہے مومنوں کی دعائیں سنتا اور اُن کے ہدایت پر چلنے کو دیکھتا اور بشری دیتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِہٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا جب کہا موسیٰ نے اپنے ساتھیوں کو کہ میں نے آگ دیکھی ہے اور یقینا معلوم ہوتا ہے سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ لاؤں گا تمہارے لیے کوئی خبر یا لاؤں گا تمہارے لیے جلتا ہوا انگارہ تا کہ تم تاپو آرام پاؤ سینکو - آجکل بڑے آدمی اپنے ماتحتوں یا کم درجہ والے لوگوں یا ساتھیوں کو کام کے لیے بھیجتے ہیں مگر انبیاء خود مفید اور ضروری اور مشکل کام کرتے اور دوسروں کو آرام دیتے ہیں یہ قابل غور اور قابل تقلید امر ہے اب ہر ایک انسان اپنے اندر غور کرے کیا وہ ایسا کرتا ہے کہ مشکل کام خود کرے اور دوسروں کو آرام دے ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ جنگل میں تھے کھانا پکانے کے وقت تمام صحابہ پر کام تقسیم کر دیا آخر فرمایا کہ اب سب کام تقسیم ہو گئے تو لکڑیاں میں لاؤں گا وہ جنگل سے ہوتے مشکل کام اپنے لیے رکھ لیا - کیسا پاک نمونہ ہے فَلَمَّا جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جب وہاں پہونچے آواز دی گئی کہ جو شخص آگ کی طلب میں آیا ہے اُسکو برکت دی گئی جو اُسکے ارد گرد موجود ہیں ان کو اور پاک ہے اللہ تعالے پالنے والا جہانوں کا یعنی حضرت موسیٰ ظاہری طور پر خیر خواہ بنا اللہ تعالیٰ نے اسکو روحانی

بقیہ صفحہ ...

٭ اصل بات یہ ہے کہ یہ موقعہ حضرت موسیٰ کے لیے تجلی الٰہی اور نزول وحی رحمانی کا تھا جس کے ساتھ ملائکہ کا بھی نزول تھا اور یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب کسی رسول اللہ پر وحی آتی ہے تو فرشتوں کا بھی اللہ تعالے کی طرف سے اُس وحی کی حفاظت کے لیے نزول ہوتا ہے تا کہ رحمانی وحی کے ساتھ کسی قسم کا شیطانی دخل نہ ہو جاوے چنانچہ اللہ تعالی سورہ جن میں فرماتا ہے لا یظہر

ہفتہ دارالامان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب بخیر و عافیت ہین۔ درس قرآن شریف باقاعدہ ہر روز بڑی مسجد میں بعد نماز عصر ہوا کرتا ہے

۳۔ مخدومی اخویم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین جن کی بیماری کی خبر گذشتہ اخبار مین دیگئی تھی۔ آپ بفضلہ تعالے بخیر و عافیت ہین۔ چودہری صاحب کی صحت کا قصہ عجیب ہے۔ ان کو مرض اسہال تہا۔ دس دن تک برابر اسہال آتے رہے۔ دسویں دن حالت نہائیت نازک ہوگئی۔ دو دو منٹ پر اسہال آنے شروع ہوئے ساتھ ہی قے شروع ہوگئی۔ اور نہائیت سخت کمزوری تھی اس وقت حضرت مسیح موعود کو خبر ہوئی۔ آپ نے بعد عصر دوائی ارسال کی۔ اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد تین دفعہ ارسال فرمائی۔ تیسری دفعہ دوائی پیتے ہی فوراً اسہال اور قے بند ہوگئی۔ اور تمام کرب اور تکلیف رفع ہوگئی۔ اور یا تو چودہری صاحب مثل مردہ کے ہو رہے تھے۔ اور یا صحت کے ساتھ اٹھ بیٹھے۔ فالحمد للہ اب بخیر و عافیت دفتر کے کام مین حسب معمول مصروف ہین۔

۴۔ اس ہفتہ مین مفصلہ ذیل احباب تشریف لائے۔ بابو محمد امین صاحب۔ مبارک شاہ صاحب طالب علم رڑکی کالج۔ منصب علیشاہ صاحب خیاط از لدھیانہ میان خیرالدین صاحب و گل محمد صاحب طالب علمان علیگڈھ کالج۔ بابو محمد امین صاحب کے پاس ایک کیمرا تھا جس سے انھوں نے کئی لوگوں کی تصویرین اتاری ہین۔ ان کے علاوہ راولپنڈی شاہ پور وغیرہ مختلف مقامات سے احباب آئے

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء کو قبل از اذان نماز فجر زلزلہ کا ایک تیز دہکا محسوس ہوا۔ کوئی ایک منٹ تک رہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۲۰۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میرے کپڑے کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ گویا آگ لگ گئی ہے۔ پانی ڈالا۔ تو کپڑا بالکل صاف نکل آیا۔ گویا اس کو کچہ آنچ نہ پہنچی تہی۔ فقط۔ مولویصاحب کے والد صاحب بیمار ہین۔ حضرت نے فرمایا۔ انکی صحت کی طرف اشارہ ہے

۲۲۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ خان صاحب ذوالفقار علی خان کی زوجہ کلاں کی وفات کا ذکر آیا۔ عاجز کو حکم دیا۔ کہ ہماری طرف سے ان کو تعزیت نامہ لکہدین۔ کہ صبر کرین موت فوت کا سلسلہ دنیا مین لگا ہوا ہے۔ صبر کے ساتھ اجر ہے

فرمایا۔ قبولیت دعا حق ہے۔ لیکن دعا نے کبھی سلسلہ موت فوت کو بند نہین کر دیا۔ تمام انبیاء کے زمانہ میں یہی حال ہوتا رہا ہے۔ وہ لوگ بڑے نادان ہین۔ جو اپنے ایمان کو اس شرط سے مشروط کرتے ہیں کہ ہماری دعا قبول ہو اور ہماری خواہش پوری ہو۔ ایسے لوگوں کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔

بعض لوگ ایسے ہین۔ کہ اللہ تعالے کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہین۔ اگر اس کو بہلائی پہنچے تو اس کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی فتنہ پہنچے تو منہ پھیر لیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت کا نقصان ہے۔ اور یہ نقصان ظاہر ہے۔

فرمایا صحابہ کے درمیان بھی بیوی بچوں والے تھے اور سلسلہ بیماری اور موت فوت کا بھی ان کے درمیان جاری تہا۔ لیکن ان مین ہم کوئی ایسی شکائیت نہیں سنتے جیسے کہ اس زمانہ کے بعض نادان شکائیت کرتے ہین۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ دنیا کی محبت کو طلاق دے چکے تھے۔ وہ ہر وقت مرنے کے لئے طیار رہتے تو پہر بیوی بچوں کی ان کو کیا پرواہ تہی۔ وہ ایسے امور کے واسطے کبھی دعائیں نہ کرواتے تھے۔ اور اسی واسطے اس مین کبھی ایسی شکائتین بھی نہ پیدا ہوتی تہین۔ وہ دین کے راہ مین اپنے آپ کو قربان کر چکے ہوئے تھے

۲۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ پشاور کے ود دوست پیش ہوئے۔ ان کے متعلق ذکر ہوا کہ مخالفین نے ان کو بہت ہی دکھ دیا ہے۔ فرمایا۔ صبر کرنا چاہیئے ایسے موقعہ پر صبر کرنے سے اللہ تعالے راضی ہوتا ہے

تار کی خبرین از لنڈن

۱۹۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ لارڈ کرزن کی سپیچ تار مین منگوائی گئی ہے۔ لنڈن مین اس کے متعلق بہت چرچا ہے

۱۹۔ جولائی ۱۹۰۵ء جاپانی فوج ولاڈی واسٹک پہنچ گئی ہے

" " " روسیون کے بہت سے ڈوبے ہوئے جہاز جاپانی نکال کر اپنے استعمال مین لا رہے ہین

۱۹۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ صلح کانفرنس کے جاپانی ممبر امریکہ پہنچ گئے۔ بڑی عزت کے ساتھ سرکار امریکہ نے ان کو اپنی خاص ریل پر سوار کیا۔ روسی ممبر صلح بھی عنقریب وہان پہنچنے والے ہین۔

مختلف اخبار

شملہ سے خبر آئی۔ لارڈ کرزن بہادر بیمار ہین

سر مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کا اکلوتا لڑکا فوت ہوگیا ہے [illegible] کو سخت ماتم درپیش ہے

بنگال کی تقسیم پر صوبہ بنگالہ مین بہت جوش پھیلا ہوا ہے

قسطنطنیہ مین سلطان المعظم پر بم کے گولے کا [illegible] کیا جبکہ وہ سلام علیک کی رسم ادا کر کے مسجد جا رہے تھے کہ کسی نے بزور گولہ پھینکا۔ سلطان کو چوٹ نہیں آئی لیکن ان کے کئی ہمراہی قتل اور کئی سخت مجروح ہوگئے

کیلے فورنیا کے ساحل سانڈیاگو پر ایک جنگی جہاز کے [illegible] جانے سے ۳۹ آدمی ہلاک ہوئے۔ ۸۰ مجروح ہوئے [illegible] آدمی گم ہین۔ شاید غرق ہوگئے

شریف مکہ معظمہ جنکا نام عون رفیق تہا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے

آریہ سماج آگرہ کے بعض ممبرون نے ایک اشتہار چھاپا جس مین آیات قرآنی پر ایسے طریقہ سے نکتہ چینی کی گئی تہی کہ جس سے مسلمانون کی دل آزاری مقصود تہی مجسٹریٹ ضلع نے ملزم کو قید اور جرمانہ کی سزا دی۔ یہ سزا عدالت سشن جج نے بھی قائم رکہی۔ ہائی کورٹ مین جب اپیل کی گئی۔ تو جسٹس چٹرجی نے فیصلہ ماتحت مین دست اندازی سے انکار کر دیا۔ اور قرار دیا کہ یہ اشتہار فحش ہے (ریاض الاخبار)

حضور پرنس آف ویلز کے ہاں خدا نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کفر بالرسول کی عبرت انگیز سزا ایک اہلحدیث کی پردہ دری

خدا کے مُرسل کے انکار سے سلب ایمان ہی نہیں ہوتا بلکہ علم۔ عقل۔ دانائی سب کچھ ہی چھن جاتا ہے۔ یہ مولوی مُلا ہمیشہ درسی کتابیں پڑھتے پڑھاتے تھے۔ بہت سے ان میں کتابیں رسالے فتوے لکھتے لکھاتے تھے۔ کبھی نہ کسی کو شبہ گذرا اور نہ یقین تھا کہ یہ لوگ عربی زبان سے ناآشنا ہیں۔ بجنوں نے غیرۃ اللہ خلیفۃ اللہ سے شقاوت ازلی کی تحریک سے لڑائی شروع کر دی۔ اور جو ملمع عزت بنائے بیٹھے تھے۔ اس کی قلعی اتروا کر پردہ دری کرا دی

بدقسمتی سے مولوی بٹالوی اپنے رسالہ میں لکھ بیٹھا کہ حضرۃ خلیفۃ اللہ مسیح موعود (صلوٰت اللہ علیہ وسلامہ) عربی زبان نہیں جانتے۔ خدا تعالےٰ کی غیرت کب روا رکھ سکتی تھی کہ اس کا مامور زمینی کیڑوں کی نشن نلی کا ہدف بنے۔ اس کی توفیق اور فضل سے حضرت مرسل اللہ نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھ ڈالیں اور ان کے مقابلہ کے لئے تحدّی کی۔ اب مُلا بٹالوی بےطرح پکڑے گئے۔ چاروں طرف سے مطالبے شروع ہوئے کہ ان کا جواب لکھو۔ ورنہ مرزا کی سچائی پر مہر لگتی۔ اور احمدیت کا کبھی نہ بند ہونے والا باب کھلتا ہے۔ بدنصیب ناعاقبت اندیش کو یہ توفیق کہاں کہ عربی لکھنے سے عجز و قصور کا اعتراف کرتا گذری ہوئی زندگی میں ہی کوئی سطر دو سطر کا نمونہ ہوتا۔ تو اُسے پیش کرنے پر کفایت کرتا۔ اور لوگوں کے آنسو پونچھتا۔ آخر اس موت کے گھونٹ سے پیالہ کو تلخ کام دہن سے یوں ٹالا کہ میں مرزا کی عربی کا جواب کیا لکھوں۔ وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور غلطی کا نمونہ پیش کیا کہ اُنہوں نے عجبت کا صلہ لام لکھا ہے۔ اور مِنْ چاہیئے تھا۔ اس کے جواب میں دیوان عرب اور احادیث سے اُسے دکھایا گیا۔ کہ عجبت کا صلہ لام بھی آیا ہے۔ یہ سارے واقعات الحکم میں شائع ہو گئے۔ جن جن لوگوں نے الحکم پڑھا۔ دانتوں میں انگلی دبا کر حیران سے ہو گئے۔ کہ آئی اس مولوی کے علم اور عقل کو کیا ہو گیا ہم تو اُسے بڑا مولوی سنتے تھے۔ اس کارروائی سے ہمیں یقین ہو گیا کہ بٹالوی مولوی کا یہ نکال وبال کم سے کم اس کے ہم اصلوں یا ہم وزنوں یا مثیلوں کے لئے تو ضرور عبرت کا موجب ہو گا مگر نہیں اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا روحانی فرزند یا برونز ثناء اللہ امرتسری یہ جھگڑا لے بیٹھا کہ مرزا صاحب نے یرد کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ اور الیٰ ہونا چاہیئے۔ اس پر جو نادان متکبر کی پردہ دری ہوئی۔ دشمنوں کو بھی اُس پر ترس آتا تھا۔ اس کے بعد ہم نے قطعی فیصلہ کر لیا۔ کہ اب ان سبک سر جلد بازوں کو کافی سزا مل چکی ہے۔ آئندہ کوئی بات سوچ سمجھ کر مُنہ سے نکالیں گے مگر اِنّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کو بھی تو کارگذاری کے لئے ہمیشہ موقع ملتے رہنا چاہیئے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی شکار مل ہی جاتا ہے۔ آج مولوی ابراہیم سیالکوٹی اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں اور کہاں جا مارا اٹاوہ میں

اٹاوہ میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس جماعت کے لائق مخلص کارکن سید صادق حسین صاحب مختار عدالت نے چار روز ہوئے مجھے لکھا۔ کہ یہاں مولوی ابراہیم سیالکوٹی تشریف لائے ہیں کسی تقریب سے ملاقات ہوئی۔ اور ادھر ادھر کی باتیں درمیان آئیں۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ لوگوں نے حضرت اقدس کی پر تحدی کتابوں کا کوئی جواب اب تک کیوں نہیں لکھا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ جواب کیا لکھیں۔ وہ تو غلط عربی لکھتے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ بھی کچھ لکھ دیتے۔ بمقابلہ کے بعد مرزا صاحب کی غلطیاں اور آپ کی کتاب کی پاکیزگی اور صحت باطل اور حق میں امر فارق ہو جاتی۔ مولوی صاحب نے جوش میں آ کر کہا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ میں لکھا ہے۔ وَ اَحَاطَ عَلَيَّ رُوْحُهٗ۔ احاط کا صلہ علیٰ ایسی کھلی غلطی ہے کہ اس کا مرتکب خوفناک الزام کے نیچے ہے اور کوئی مرزائی اس کا جواب قیامت تک نہیں دے سکے گا۔ احاط کا صلہ ب آیا کرتا ہے۔ میں نے اس خط کو پڑھ کر بلا توقف لسان عرب کی کتابوں کی طرف رجوع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ تھوڑی سی سعی کے بعد گوہر مدعا ہاتھ آگیا۔ قبل اس کے کہ اس سبک سر جلد باز کی پردہ دری پر کچھ لکھوں ایک دو باتیں بطور تحدیث بالنعمت کے بطور تمہید کہنی ضروری ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان اور ہمارے آقا و مولا و ولی نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر کس قدر بیّن دلیل ہے کہ جس جگہ سیاہ دل دشمن نے کبھی انگلی رکھی ہے۔ اس کے نیچے سے معارف و حقائق کا خزانہ نکلا ہے۔ اگر ان اخلاف نے اپنے اسلاف کی پیروی میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے پرائیویٹ زندگی پر کوئی اعتراض کیا ہے۔ تو وہ اعتراض بعینہٖ کسی نبی کی لائف کے کسی حصہ پر جا پڑا ہے۔ اور اگر پبلک لائف پر نشانہ کھولا ہے تو وہی یا وہ گوئی ان کے بڑے کسی اولوالعزم نبی کی شان میں کر چکے ہیں۔ اور اگر آپ کی زبان دانی پر حرف رکھا ہے تو دواوین عرب۔ کتب احادیث۔ تفاسیر حضرت خلیفۃ اللہ کی طرف سے اعداء اللہ کا منہ توڑنے کو موجود ہو گئیں۔ اب میں جواب لکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ کی عبارت یہ ہے۔ فرأیت ان روحه احاط علیّ واستوی علیٰ جسمی ولفنی فی ضمن وجوده حتی ما بقی منی ذرة وکنت من الغائبین

پھر میں نے دیکھا کہ خدا کی روح نے مجھے سراپا کا سراپا پکڑ لیا اور میرے جسم پر مستوی ہو گئی اور اپنے وجود میں مجھے لپیٹ لیا یہاں تک کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا اور میں غائب و فانی ہو گیا

اس مقام میں خدا کے بلائے بولنے والے نے احاط کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ خلیفۃ اللہ کو مٹی اور اپنے تئیں آگ کہنے والا اعتراض کرتا ہے۔ کہ صلہ علیٰ صحیح نہیں بلکہ یوں ہونا چاہیئے احاطنی قبل اس کے کہ میں ثابت کروں کہ اس مقام میں بجز صلہ علیٰ کے اور کوئی صلہ اس بلاغت اور فصاحت کو دکھا نہیں سکتا جو علیٰ نے دکھلائی ہے۔ میں بافسوس اتنا لکھنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ ان مولوی لوگوں کی خطاکاری کی جڑ یہ ہے۔ کہ اول تو ان کا دائرہ معلومات نہایت تنگ ہوتا ہے اور چند مجدود و تاریک کتابوں پر ان کا سارا مدار ہوتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ بغی اور عناد اور تعصب کی شامت سر پر سوار ہوتی ہے۔ یہ دو مرض ہیں کہ جن کے استیلا سے ان کی رائے ہمیشہ سقیم اور علیل ثابت ہوتی ہے۔ سیالکوٹ میرا وطن ہے۔ میں خوب جانتا ہوں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ مدتوں سے اس میں نہ کوئی ادیب ہوا ہے اور نہ اب ہے۔ کوئی کتب خانہ نہیں۔ جس میں معاجم عرب اور مبسوط لغت کی کتابیں اور شروح دواوین عرب موجود ہوں۔ چند مبتذل پرانی درسی کتابیں ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ مولوی ابراہیم اسے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس نے اپنے استادوں کے علم اور فہم سے زیادہ ترقی کی۔ اسے خوش قسمتی سے لسان العرب مل گئی۔ بس سارے شہر میں یہ پہلا نوجوان ہے جس کے ہاتھ ایسی نادر اور عظیم الشان لغت کی کتاب آئی بڑی خوش قسمتی تھی۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتا۔ اور لسان عرب کی وسعت کا اس کتاب سے سبق سیکھ کر کسی مصنف پر زبان اعتراض کھولنے میں جلدی نہ کرتا۔ مگر بدقسمتی سے اسے یہ فیض حاصل نہیں ہوا

اُسے اس اعتراض کو قوت اور حوصلہ سے مُنہ سے نکالنے کی جرأت معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ہوئی۔ کہ لسان العرب میں زیر لغت حاط یہ جو طرز سے احاط بہ صلۂ علیٰ نہ ملا اگرچہ میں عنقریب دکھاتا ہوں کہ اس نے اس مقام میں بھی ٹھوکر کھائی ہے اس سے اس کو یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ اب اس نے لغت عرب کا احاطہ اور استقصا کر لیا ہے۔ اگر وسیع واقفیت اور صحیح علم اس کا مساعد ہوتا۔ تو سمجھ لیتا۔ کہ لغت کا دائرہ بڑا وسیع بلکہ غیر محدود ہے کسی ایک کتاب لغت نے اب تک عربی زبان کا احاطہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے دعویٰ کیا ہے۔ بہت سے لغات اور محاورات دیوان عرب کی شروح میں ایسی ملتی ہیں کہ لغات کے صفحات ان سے خالی ہوتے ہیں۔ اور لغات نویس کو

لغت کسی لفظ کی تشریح مین بے ساختہ لکھ جاتے ہیں اور
ترتیب مفردات لغات مین اس کا ذکر نہیں کرتے
اس امر کے ثبوت کے لئے کہ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ
اس مقام میں لکھنے سے جو حضرت مہبط الوحی کا مقصود ہے وہ
کسی اور صلہ سے پورا نہیں ہو سکتا ایک **حدیث** لکھتا
ہون اور وہ یہ ہے ملعونٌ مَنْ احاطَ علیٰ
مَشْرَبَۃ۔ اس کے معنے صاحب لغت خود کرتا ہے۔
المشربۃ الموضع الذی یشرب منہ کالمشرعۃ و
یرید بالاحاطۃ تملکہ ومنع غیرہ منہ۔ حدیث کے
معنے یہ ہین۔ ملعون ہے۔ جس نے اپنے گھاٹ پر احاطہ کر لیا
پھر کہتا ہے۔ کہ معنی احاطے کے ہین۔ اپنے لئے اس کا مخصوص
کر لینا اور دوسروں کو اس سے روک دینا۔ اس حدیث نے
جو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مُنہ
کے الفاظ سے ترکیب یافتہ ہے۔ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ
لا کر نہ صرف اس اعتراض کی بیخ کنی کر دی ہے۔ جو مولوی ابراہیم
الحدیث نے نادانی اور کم علمی سے کیا۔ اور نا عاقبت اندیشی
سے دعویٰ کیا۔ کہ اس کا خلاف نہین ہو سکتا۔ بلکہ حضرت
خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے مقصود و معنی کو بھی وضاحت سے
حل کر دیا ہے

جو معنی اس حدیث کے ہین۔ کہ ایک شخص نے
اپنے گھاٹ پر ایسا تصرف اور احاطہ کیا۔ کہ اسے بیگانوں سے
روک کر اپنے لئے ہی خاص کر لیا۔ وہی مقصود یہاں فقرہ
زیر بحث مین حضرت حجۃ اللہ کا ہے۔ اس فقرہ کا صاف
صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رُوح نے مجھ پر پورا
پورا تصرف اور استیلا اور احاطہ کیا۔ یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنا
لیا۔ اور اغیار سے بکلی بیگانہ کر دیا۔ اور اس فقرہ کا خاتمہ اسی پر
کیا۔ کہ میرا کچھ نہ رہا۔ اور مین غائب اور فانی محض ہو گیا۔ اسی
کی تائید مین دوسری سطرین ہین۔ یا یوں کہو۔ کہ ان ہی معنی کو
دوسرے خوبصورت قالب مین ڈھالا ہے۔ چنانچہ فرماتے
ہیں۔ ونظرتُ الی جسدی فاذا جوارحی جوارحہ و
عینی عینہ واذنی اذنہ ولسانی لسانہ۔ اخذنی ربّی
واستوفانی واکلنی الاستیفاء حتی کنتُ من الفانین۔ و
وجدت قدرتہ وقوتہ تفور فی نفسی والوہیتہ
تتموج فی روحی وضربت حول قلبی سرادقات الحضرۃ
ودقّ نفسی سلطان الجبروت فما بقیتُ وما
بقی ارادتی ولا مناي وانہدمت عمارۃ نفسی کلہا
وتراءت عمارۃ رب العالمین ومحت اطلال وجودی
وعفت بقایا انانیتی وما بقیت ذرۃ ہویتی و ...
الوہیۃ غلبت علیّ غلبۃ شدیدۃ تامۃ وجُذبتُ
الیہا من شعر راسی الی اظفار رجلی فکنتُ لبّاً بلا
قشور ودھنا بلا ثفل وبنی وروبو عدیبنی وبین نفسی

فکنت کشی لایُری اوکقطرۃ رجعت الی البحر
فسترہ البحر بردائہ وکان تحت امواج الیم
کالمستورین۔ الخ **ترجمہ**۔ اور مین نے اپنے جسم
کی طرف دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے سب جوارح
خدا کے جوارح ہین۔ میری آنکھ اس کی آنکھ ہے۔ اور میرے
کان اس کے کان ہین۔ اور میری زبان اس کی زبان ہے لہ
میرے رب نے مجھے پکڑا۔ اور مجھے سمو جانے لیا۔ اور ایسا
پوری طرح لیا۔ کہ مین فانی ہو گیا اور مین نے دیکھا کہ اس کی
قدرت اور قوت میرے اندر جوش زن ہے۔ اور اس
کی الوہیت میری روح مین موجیں مار رہی ہے۔ اور میرے
قلب کے ارد گرد حضرت عزت کے خیمے لگائے گئے ہیں اور
سلطان جبروت نے میرے نفس کو ایسا کوٹا اور پیسا کہ نہ تو مین
ہی رہا۔ اور نہ میرا کوئی ارادہ اور آرزو ہی رہی۔ میرے نفس
کی ساری عمارت ڈھے گی۔ اور رب العالمین کی عمارت
نظر آنے لگی۔ میرے وجود کے سارے نشان اور کھنڈر مٹ
گئے۔ اور میری انانیت کا بقیہ نابود ہو گیا۔ اور میری بود کا
کوئی ذرہ باقی نہ رہا۔ الوہیت نے مجھ پر پورا پورا غلبہ پا لیا
اور میرے سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک
اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر مین مغز ہی مغز رہ گیا۔ جس مین
کوئی چھلکا نہین ہوتا۔ اور روغن رہ گیا۔ جس مین کھلی اور
پھوگ نہین ہوتے اور مجھ میں اور میرے نفس مین دوری
ڈال دی گئی۔ پھر مین ایک شے بن گیا۔ جو دیکھی نہیں جاتی
یا ایک قطرہ بن گیا۔ جو بحر کی طرف گیا۔ اور بحر نے اُسے
اپنی چادر مین چھپا لیا۔ اور وہ بحر کی موجوں مین مخفی و مستور
ہو گیا

ان مبارک اور **نورانی فقروں** کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ
سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے اپنے معا کو کس فصیح عربی
مین ادا کیا ہے۔ مین اپنے تجربہ اور ایمان اور بصیرت سے گواہی
دیتا ہون۔ کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے کوئی صلاۃ
کی کتاب نہین پڑھی۔ اور نہ کبھی لغات عرب آپ کے
مطالعہ مین رہے اور نہ رہتے ہین۔ اور نہ آپ کے کتب خانہ
مین کوئی ایسی کتاب تھی۔ عالم الغیب ہمہ دان خدا نے
یہ فقرہ (احاط علیٰ) آپ کے قلم سے نکالا جس سے اس کا
منشا یہ تھا۔ کہ ایک عدو دین بد فطرت اس پر نکتہ چینی
کرے گا۔ اور اس سے اس کلام کا معجزانہ رنگ ظاہر
ہو گا۔

اگرچہ مجھے اس حدیث کے بعد کسی اور سند کی قطعاً ضرورت
نہیں۔ اس لئے کہ کلام نبوی کے بعد اور سند تلاش کرنا اپنے
کمزور سمجھنا بے ایمان کا کام ہے۔ مگر میں لسان العرب کو
دکھاتا ہوں کہ اس نے کیسے بے ساختہ احاط کا صلہ علیٰ
مذکور فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ لغت حاط یحوط کی بحث

مین کہتا ہے۔ یقال للارض المحاط علیہا حائط وحدیقۃ
فاذا لم یحط علیہا فہی ضاحیۃ۔ یعنی اگر المحاط کا صلہ
علیٰ جائز نہ ہوتا۔ اور وہ ابراہیم کی طرح زبان عرب سے نابلد ہوتا تو
کہہ سکتا تھا۔ المحاطۃ بہا۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہین
اور وقت پر حدیثیں ہی ان کے علم و تقویٰ کے کپڑوں کو پارہ
پارہ کرتی ہین۔ آخر مین مجھے تحدیث بالنعمۃ کے طور پر یہ بیان
کرنا ہے۔ کہ یہ حدیث جس نے لازوال رسوائی مولوی ابراہیم
کی قسمت مین کی۔ اور اس کے کبر و نخوت اور دعوے کی
سونڈ پر جلتے ہوئے لوہے کا بدنما داغ لگایا ہے مجھے کیونکر ملی
مینے پیارے دوست سید صادق کے خط کو پڑھ کر
لسان العرب کو اٹھایا۔ اور باب **حاط یحوط** کو پڑھنا
شروع کیا۔ اگرچہ اوپر کی منقولہ عبارت سے مجھے خوشی ہوئی کہ
احاط کا صلہ علیٰ آگیا ہے۔ مگر دل مین مین نے مزید شرح صدر
اور تائید کے لئے پیاس محسوس کی پھر مین نے **تاج العروس**
شرح قاموس کو پڑھا۔ اس مین بھی اس سے زیادہ کچھ نہ تھا پھر
اقرب الموارد کو اٹھا کر دیکھا۔ اس مین کچھ نہ ملا۔ دوسرے
دن ظہر کی نماز کے بعد تنہا مسجد مبارک مین بیٹھا سوچ رہا تھا کہ
اور کس کتاب کو پڑھوں کہ اتنے مین خیال آیا۔ کہ **مدالقاموس**
کو بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ (یہ ایک عظیم الشان کتاب لغت ہے
یہ ترجمہ ہے۔ انگریزی مین تاج العروس یا شرح قاموس کا مع کچھ
زائد۔ اس کے مصنف و مترجم ایڈورڈ ولیم لین نے چالیس برس
مصر مین رہکر بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے نہ ہے
علمائے مصر کی مدد سے اسے طیار کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی توفیق
سے زر کثیر خرچ کرکے ہمنے اسے بہم پہنچایا ہے) حاط یحوط
کا باب مین نے کھولا۔ اس نے لحاط علیہ یعنے احاط کو
باصلہ علیٰ بیان کیا۔ اور آگے چلکر لکھا۔ کہ یہ کڑا ہے حدیث کا
جسے تاج العروس نے باب شرب یشرب مین بیان کیا
ہے۔ مین نے اس وقت سجدہ کیا۔ اور اسلام کی کامیابی اور
دشمن اسلام کی ذلت و فضیحت پر خدا کا شکر کیا۔ اس کے بعد
مینے تاج العروس مین باب شرب یشرب کو پڑھا
اس نے اس حدیث کو نقل کرکے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث میں نے
لسان العرب سے لی ہے۔ پھر لسان العرب مین باب شرب
یشرب مین اس حدیث کو پایا۔ اور تین عظیم الشان لغت
کی کتابوں کو اپنی تائید مین پا کر اللہ تعالےٰ کے انعامات
و برکات کا شکر کیا۔ اس قصہ کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے
کہ علوم اور معلومات کی کوئی انتہا نہین۔ خدا سی علم پر
غرہ ہونا اور چند متبذل کتابون پر ناز کرنا قساوت اور نا عاقبت اندیشی کی
دلیل ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ مولوی بٹالوی اور مولوی
امرتسری اور ابراہیم سیالکوٹی کی بیہودہ بحثوں کے لئے
موجب عبرت ہو گی یا امیان جو ہر کے مینڈک ہو کر رہیں

کے مقابلہ پر جو گوئی اور بیہودہ درآئی سے پرہیز کریں گے اور مجھے امید ہے۔ کہ بہت سے سعادتمند دل کے دنوں میں یہ سوال پیدا ہوگا [illegible] کہ ان [illegible] بدوں [illegible] کبھی کوئی اعتراض کر [illegible] اور ور سے نہیں بلکہ [illegible] ہمیشہ سے [illegible] شرمندہ [illegible] دنیاں [illegible] سے معافی اور سعید دل اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ استمراری نصرت احمدیوں کے ساتھ اور اس کا یہ خذلان دشمنان حق کے ساتھ بین دلیل ہے۔ اس پر کہ ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے وللہ الحمد۔ خوب اور حضرت کی بھی آرزو ہے۔ کہ یہ مضمون سیالکوٹ میں خصوصاً اور دیگر بلاد میں خوب شائع ہو۔ مگر نتیجہ کہ ان جاہل فریب دینے والے ملاؤں کی دستبرد سے کوئی روح بچ جائے

خاکسار عبدالکریم از قادیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

طور پر خیر خواہ بنا دیا۔ وہ گھوڑوں کا بنا۔ ہم نے بندوں کا بنا دیا۔ وہ ظاہری روشنی کے لئے گیا ہم نے اندر کی روشنی بھی عطا کردی ظاہری منزل مقصود کے طلب کے لئے گیا تھے باطنی منزل مقصود بھی دکھا دیا۔ سبحان اللہ یعنی پاک ہے قدوسی کو مہمل نہیں چھوڑتا۔ اب بشارتیں دیتا ہے۔ یموسیٰ اِنَّهُ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۔ اے موسیٰ بات یہی ہے۔ کہ میں ہی اللہ غالب حکمت والا ہوں لاٹھی رکھدے۔ یعنی تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ یہ بشری ہے۔ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۔ سو جب دیکھا۔ تو گویا وہ ایک سانپ (چھوٹا سانپ) کی طرح جنبش کرتا ہے۔ بھاگا۔ اور مڑ کے بھی نہ دیکھا یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۔ اے موسیٰ نہ ڈر۔ کہ میرے حضور بھیجے ہوؤں کو خوف نہیں رہتا پھر میرے سامنے؟ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ الا عاطفہ ہے۔ اس کے معنے ہیں اور۔ یعنی ان لوگوں کو بہت خوف نہیں ہوتا جن سے کوئی بدی ہو جاوے۔ پھر وہ بدی چھوڑ کر نیکیاں کرے۔ تو میں ان کے لئے غفور اور رحیم ہو جاتا ہوں۔ معافی دیتا اور رحم کرتا ہوں۔ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ ۔ ہاتھ جیب میں ڈال نکلیگا چمکتا ہوا کوئی اس میں عیب نہیں۔ اور یہ دو نشان اور نشانوں کو ملا کر نو نشان میں داخل ہیں۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۔ جا فرعون اور اس کی قوم کی طرف وہ بے شک فاسق ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ صرف کفر پر اس

جہاں بہت نہیں پکڑتا۔ بلکہ شوخی کی سزا [illegible] دنیا میں [illegible] کر تی ۔ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ جب ان کے پاس نشان آگئے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] بینائی حاصل نہ ہوئی۔ کیونکہ [illegible] کا کام لیا۔ [illegible] وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۔ [illegible] مگر دل ان کے مان گئے۔ موجب انکار [illegible] ظلم [illegible] اور تکبر کیا۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ دیکھو انجام شریر [illegible] ہوا۔ موسیٰ کو [illegible] بشری [illegible] اور مخالف محروم تباہ ہلاک

مسیح کی ضرورت
لئے
مستہزمانہ کی شہادت

[illegible] سے کہ گرمی [illegible] اس جگہ کئی ہندوستانی اور چار انگریز مر گئے اور [illegible] اور بہتیرے مرگئے۔ اور [illegible] ہو گئے لیکن سا [illegible] کے نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ [illegible] کے وکٹوریہ مرکس بھی اپنے تماشوں سے [illegible] لوگوں کی تفریح طبع کرتے ہوئے دونوں ہاتھ سے لوٹ رہی ہے۔ یہ خبر صرف کانپور سے انوکھی نہیں آئی۔ بلکہ دیگر شہروں میں بھی جہاں دن کو گرمی کی شدت سے لوگ تڑپ رہے تھے۔ وہاں ناٹک گاہوں میں شراب کی بوتلیں برابر لنڈھائی جارہی تھیں۔ اب بھی گو بارش شروع ہے۔ اور گرمی کی شدت دور ہوگئی ہے۔ تاہم جب بارش بند ہوگی۔ تو حبس تنگ کریگا۔ اور جہاں کہیں زیادہ انسانوں کا مجمع ہوگا۔ وہاں ہی ہیضہ وغیرہ کا خوف ہوگا۔ لیکن ان جملہ حالات سے واقف تعلیم یافتہ اصحاب بھی ناٹک کمپنیوں کے منڈوؤں کے اندر راتیں گذاریں گے اور وہاں سے اپنے بچوں سمیت بیمار ہو کر باہر تشریف لایا کریں گے۔ میں حیران ہوں۔ کہ انسان معقولیت کب سیکھیں گے۔ تھیٹر وغیرہ سامان تفریح بتلائے جاتے ہیں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ صحت کو قربان کر کے تفریح کیونکر ہو سکتی ہے۔ اس تفریح کی بھی وہی حالت ہے۔ جو یورپین اصحاب کے جلسوں میں ٹوسٹ پینے کی ہوتی ہے۔ دوسرے کی صحت کا جام پیتے ہوئے اپنی صحت کو قربان کرنا جیسا نامعقول عمل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ عمل زیادہ تر نامعقول ہے کہ تفریح طبع کے نام پر صحت کو قربان کر دیا جاوے

میں نہ انگریزی طریقہ کی ناٹک بازی کے بالکل برخلاف ہوں لیکن اگر رات کے ناٹک گاہ قائم ہی رکھنے ہوں۔ تب بھی کم از کم جون سے لے کر [illegible] تک تو ان ناٹک گاہوں کو کھلا بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جہاں تک جانی صحت بچ سکے وہی غنیمت سمجھی جاوے۔ لیکن میری پکار کو سنے گا کون۔ کیونکہ کوئی مرے چاہے جیوے۔ تھیٹر اگر کھول تماشے ہوں۔ جواب ملے گا کہ دنیا کے کام ایسے بند ہو سکتے ہیں (ستیہ دھرم پرچارک)

ع۲ محمد حسین خاں صاحب ہانگ کانگ سے پیسہ اخبار کو لکھتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ اور طاعون بھی ترقی پر ہے۔ میں سخت افسوس کرتا ہوں۔ کہ زلزلوں سے بہت مکان گر گئے اور بہت جانوں کا نقصان ہوا۔ لیکن پھر بھی ہم اپنے خداوند کی سچے دل سے عبادت نہیں کرتے۔ ہم کو بیدار کرنے کے لئے یہ زلزلے آتے ہیں۔ شاید کہ ہم راہ راست پر آویں۔ اور مسکینوں کا مال غضب نہ کریں۔ جھوٹ نہ بولیں شراب نہ پئیں۔ لیکن غور سے دیکھا جاوے۔ تو کسی کو پرواہ نہیں ہے

ع۳ ممتاز حسین صاحب شبالہ میں عیسائیوں کے زور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت اہل اسلام کی کثرت ہے۔ اور مسلمان بہ نسبت ان کے یہاں آسودہ حال بھی ہیں مگر مسلمانوں کی نہ تو کوئی انجمن ہے۔ اور نہ ہی کوئی سکول۔ کیا ان لوگوں کو دیکھ کر بھی انہیں شرم نہیں آتی۔ کہ ہندو بھائی روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ مسلمانوں میں کچھ نفسی امارت کی بو سمائی ہوئی ہے۔ کہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا یا مدرسے بنانا۔ یا مذہبی معاملات کی طرف غور کرنا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ یہ ملانوں کا کام ہے

افسوس ہے۔ ایسی قوم پر۔ اور اس قوم کے خیالات پر۔ کہ روز بروز تنزل کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے۔

ع۴ عبدالسلام رفیقی صاحب پیسہ اخبار میں تحریر فرماتے ہیں مسلمانوں کی قسمت نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ سیدھی ہونے میں آتی ہی نہیں۔ جہاں دیکھو۔ ان کی کم ہمتی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی۔ زلزلے کے موقعہ پر ان کی پست ہمتی نے کمال ہی کر دیا کسی کو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ اسلامی ہمدردی تو بجائے خود رہی انسانی ہمدردی ہی جوش مارتی۔

درخواست دعا

قریب تین چار ماہ سے میرے ناک پر ایک خطرناک بیماری ہے جس سے بہت اندیشہ رہتا ہے۔ علاج تو ہو رہا ہے لیکن میرے سب احمدی احباب کو میرے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند کریم مجھے اس خطرناک بیماری سے شفا دیوے۔ دعا پر ہی ہمارا سارا دارومدار ہے والسلام خاکسار محمد النصیب احمدی محرر بدر قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کا اسسٹنٹ سرجنی کا امتحان

اور

صاحبانِ بصیرت کے واسطے ایک نشان

اللہ تعالیٰ کے لئے سب حمد و ثنا ہے۔ جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور انکی محنتوں کو بارآور کرتا ہے۔ اُس کا بڑا شکر اور احسان ہے۔ کہ مکرمی جناب میر ناصر نواب صاحب کے فرزند ارجمند محبی اخویم میر محمد اسمٰعیل صاحب جن کو اس عاجز کے ساتھ مدت سے ایک خاص محبت کا تعلق ہے میڈیکل کالج کے سب سے آخری امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ تمام پنجاب۔ یو۔ پی۔ اور سنٹرل انڈیا میں اول رہ کر نہایت عزت کے ساتھ پاس ہوئے۔ یہ کامیابی نہ صرف احمدیہ برادران کے واسطے بلکہ عام مسلمانوں کے واسطے بھی ایک بڑی خوشی کا موجب ہے اور قابل فخر ہے۔ بالخصوص اس واسطے کہ میر صاحب موصوف زمانہ تعلیم کالج میں ہمیشہ اعلےٰ اخلاق کے ساتھ کالج کے طلبا، اور اساتذہ کو ایک سچے مسلمان کی زندگی کا نمونہ دکھلاتے رہے ہیں۔ اور اپنے ذہن رسا اور نکتہ رس طبیعت کے ساتھ اپنے پاک چال چلن سے احمدیت کا ایک مؤثر نمونہ ثابت ہوئے ہیں۔ اللّٰھم زدفزد لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر جس بات نے ان کی کامیابی کو ایک بڑی بھاری خوشی کا موقع بنا دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انکی اس کامیابی کے متعلق خداوند علیم و خبیر نے پہلے سے اپنے برگزیدہ رسول کی معرفت خبر دے دی تھی۔ اور وہ واقعہ اس طرح سے ہوا تھا۔ کہ ہم۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب کہ زلزلہ آیا تھا۔ اس کے لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے۔ شاید بیس کے قریب وہ خط ہوں گے۔ ہر ایک دوست نے اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دی۔ کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچا لیا۔ مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا۔ حالانکہ ان کی عادت تھی کہ ذرا سی اعجوبہ بات سے اپنی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو اطلاع دیا کرتے تھے۔ پہلے دن تو ان کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے صبر کیا اور سمجھا کہ شاید کل خط آ جائے گا۔ پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ تب ان دونوں کا دل مارے غم کے دھڑکنے لگا۔ اور سخت پریشانی ان کے لاحق حال ہوئی اور یہ سمجھا کہ اب خیر نہیں۔ شاید کسی مکان کے نیچے دب گئے ہوں۔ پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا۔ کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہو گئی اور حضرت کو دعا کے واسطے کہا۔ حضرت نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دعا کی۔ تو جواب میں یہ الہام ہوا۔ "اسسٹنٹ سرجن" اُس وقت سمجھ نہ آیا۔ کہ اس دعا کے ساتھ اسسٹنٹ سرجن کو کیا علاقہ ہے۔ بعد اس کے میر محمد اسمٰعیل صاحب آ گئے۔ اور ان سب کو تسلی ہوئی حضرت ام المومنین نے اس الہام کو خوب یاد رکھا۔ اور وہ ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میں جانتی ہوں۔ کہ اسمٰعیل پاس ہو جائے گا۔ کیونکہ جب زلزلہ کے وقت اس کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی گئی۔ تو الہام ہوا۔ کہ اسسٹنٹ سرجن۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ کہ وہ کسی مکان کے نیچے دب گیا ہے۔ اس کے لئے تو مقدر ہے۔ کہ وہ اسسٹنٹ سرجن ہو جائے

غرض یہ موقع ایک نہیں۔ بلکہ کئی طرح کی خوشیوں کا موقعہ ہے۔ جس پر ہم صدق دل کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کو مبارک دیتے ہیں۔ اور حضرت ام المومنین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور جناب میر ناصر نواب صاحب اور عزیزی میر محمد اسحٰق صاحب (خدا اس کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے) اور ان کی والدہ صاحبہ اور تمام احمدی برادران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور میڈیکل کالج کے اسٹاف کو مبارکباد کہتے ہیں۔ جن کی شاگردی میں ایک ایسا لائق ہونہار ڈاکٹر بنا۔ اور بالآخر دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب موصوف کے واسطے یہ کامیابی دین و دنیا میں حسنات کا موجب اپنی رضامندی کے حصول کا باعث بنائے۔ اور انسانی ہمدردی کے اس سچے خیر خواہ ہنر میں خدا تعالیٰ میر صاحب کو دن بدن فائدہ بخش علم میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا وجود سلسلہ حقہ احمدیہ کے واسطے بڑے بڑے برکات کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں۔ حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اس کے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے بلکہ حضرت **امام** علیہ السلام نے یہاں تک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چہارم حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجے۔ ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کس قدر ضروری ہے۔ پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچے گا۔ مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے۔ کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی۔ پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اس وقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا۔ پس اٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی خدمت میں فراخ دلی سے کام لو۔ کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے۔ اور یہ بات سر دست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپے ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے۔ تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے۔

رسید زر تا ۲۱ جولائی ۱۹۰۸ء

پیر برکت علی معرفت حافظ روشن علی صاحب	[illegible]
ماسٹر وزیر الدین صاحب - سجانپور شیرہ	[illegible]
احمد الدین صاحب - نارووال	[illegible]
محمد اکرم صاحب کمپونڈر بجناب عبد الحکیم صاحب جلال پور جٹاں	[illegible]
مولوی گلاب الدین صاحب - رہتاس	۳
بابو گلاب خان صاحب - راولپنڈی	[illegible]
سید مظفر شاہ صاحب خانساماں	[illegible]
محمد عبد الرحمن صاحب بمبئی (بمد اعانت)	[illegible]
شاہ محمد صاحب نارووال	[illegible]

[illegible] الدین صاحب - بھلاں ضلع ہوشیارپور	[illegible]
[illegible] بخش صاحب - کوہ راجپوتانہ	[illegible]
نور محمد صاحب ڈرافٹس میں	[illegible]
مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس - سوانوالہ	[illegible]
غلام رسول صاحب - قنال پور	[illegible]
عبداللہ صاحب - درزی	[illegible]
ماسٹر عبد الرحیم صاحب اکونہ	[illegible]
علی احمد خان صاحب	[illegible]
[illegible] بخش صاحب خانساماں لائل پور	[illegible]
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب - سینڈیمن کیمپ	[illegible]
منشی فائع محمد صاحب - نوشہرہ	[illegible]
محمد عمر خان صاحب - کنجاہ	[illegible]
نواب الدین صاحب - پسرور	[illegible]
محمد صدیق صاحب - کپورتھلہ	[illegible]
منشی عبد العزیز صاحب - سہارنپور	[illegible]
مرزا عباس علی صاحب کوہاٹ	[illegible]
گلاب الدین صاحب - رہتاس	۳
محمد بخش صاحب - سپاہی خیبر گلی	[illegible]

نماز جنازہ - خان صاحب محمد ذوالفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری بیرٹھ کی اہلیہ کلاں کی وفات کی خبر ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سنی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو غریق رحمت و داخل جنت کرے اور خان صاحب اور مرحومہ کے دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ احباب سے دعاے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست ہے۔

تعلیم القرآن

عرب صاحب عبد المحیی نے ایک قاعدہ عربی زبان کا تالیف کیا ہے جس سے ابتدائی بچوں کو حروف کا جوڑنا اور قرآن شریف کی عبارت کا پڑھنا آسان ہو۔ قاعدہ مختصر اور عمدہ ہے۔ اخیر میں استاد کے واسطے چند قواعد بھی درج ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ عرب صاحب سے قادیان میں مل سکتا ہے

ضرورۃ نکاح

میرا ایک لڑکا ہے پندرہ برس کا عبد اللہ نام پیشہ زمینداری۔ بارہ بیگہ اپنی زمین ہے لڑکا قرآن مجید پڑھا ہوا ہے میں چاہتا ہوں اپنی احمدی جماعت میں اپنے لڑکے کا نکاح کروں۔ المشتہر مظہر الدین ساکن موضع سنتا ٹھو ڈاکخانہ سلطان

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۱ ماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم ۲ر لیکن [illegible] سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] ہر سہ بڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لیے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جسکی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقع ملتا ہے لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آجتک پوری ہو رہی ہیں اور دنیا کے آخر تک ہوتی رہیں گی نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر قیمت پونے تین روپے [illegible] میں ہم سے ملتی ہے۔ درخواستیں نام معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہییں

قادیان **بدر پریس میں چھاپا گیا** میاں معراج الدین عمر کے لئے (تاریخ اشاعت ۳۰ جولائی ۱۹۰۸ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد مرح لکم وقت مسیحہ و اتوہ من اذلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہیم ہاتو گر آئی چہاردر قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۷ | ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۵

ای جہاں منتظر خوش باش کا مد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دوران آمد مہدی زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰ روپے
معاونین ۱۲ روپے
بر ضلعے ۶ روپے } خود ۲ روپے
عام قیمت ۴ روپے

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمائیں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان پروپرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری از آن عالیجناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء۔ کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ۔ ترجمہ۔ مین مخفی خزانہ تھا۔ پھر مین نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔

فرمایا۔ یہ صفات الٰہیہ کا ظہور ہے۔ کسی زمانہ مین کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے۔ اور کسی زمانہ مین پوشیدہ رہتی ہے۔ جب ایک اصلاح کا زمانہ دور پڑ جاتا ہے۔ اور لوگون مین خدا شناسی نہین رہتی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت دنیا میں پھیلتی ہے۔ لیکن جس زمانہ مین وہ مخفی ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں عابدوں کی عبادۃ اور زاہدوں کے زہد بھی ادھورے اور نکمے رہ جاتے ہین یہ الہام براہین احمدیہ مین بھی درج ہے۔ لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے۔

۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء۔ "مجھ مفلح"

اس الہام مین حضرت مسیح موعود کو اس نئے نام سے خطاب کیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی پُر درو باتیں

پرسوں مین نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤن کا اندیشہ زیادہ ہو گیا ہے۔ اور غم و ہم کے ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے فرمایا مین نے دعا تو بہت کی ہے۔ اور التزام کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے۔ کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقعہ انہیں کب ملے گا اس زندگی مین مصائب کا آنا ضروری ہے۔ اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات مین کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے گرِے ہوئے معاملات کی فکر مین پیچ و تاب کھاتی رہے۔ تو وہ وقت صافی اسے کب نصیب ہوئے گا۔ جبکہ اس کا سارا ہم و غم دین ہو گا۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے۔ وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے رہین۔ تو بتائیں۔ وہ اس نازک عہد کے ایفا کی طرف کب توجہ فرمائین گے۔ فرمایا میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم مین کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ فرمایا۔ جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہوگی۔ ایک کستری سے مینے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور مین بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا اور سخت کڑہ رہا تھا مینے کہا لوگ دنیا کے لئے کیوں اس قدر دکھ اٹھاتے اور اس کے غم و ہم مین گرفتار ہین۔ اس نے کہا تم ابھی بچہ ہو جب گھر ستی ہو گے جب تمہیں ان باتون کا پتہ لگے گا۔ فرمایا۔ ایک عرصہ کے بعد جب غالباً میری عمر چالیس کے قریب ہوگی کسی تقریب سے پھر اسی کستری سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ مین نے کہا اب بتاؤ۔ اب تو میں گھر ستی ہون اس نے کہا۔ تم تو ویسے ہی ہو۔ فرمایا۔ ہر شخص اپنے دل مین جھانک کر دیکھے۔ کہ دین و دنیا مین سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے۔ تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہین ہوتی۔ فرمایا۔ کاش لوگوں کی سمجھ مین یہ بات آجاتی۔ کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ فرمایا میں نے کبھی نہیں سنا۔ اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو۔ یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک امرا اور اغنیا کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے۔ کہ ان کی اولاد نے دربدر ٹکڑے مانگے ہین۔ خدا تعالیٰ کی سنت متحرہ ہے کہ کبھی کوئی کامل مومن بستر نرم سے خاکستر گرم پر نہین بیٹھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو روز بد دیکھنا نصیب ہوا۔ اگر لوگ ان باتون پر پختہ ایمان لے آئین۔ اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کرلین۔ تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائین فرمایا۔ اکثر لوگون کو اولاد کی آرزو بھی اس خیال سے لگی رہتی ہے۔ کہ کوئی ان کی مردار دنیا کا وارث پیدا ہو جائے۔ نہیں جانتے۔ کہ اگر وہ بدکار و ناہنجار نکلے۔ تو ان کا کمایا ہوا روپیہ اور اندوختہ فسق و فجور مین ان کا معاون ہوگا۔ اور ان کی سیہ کاریوں کا ثواب ان کے نامہ اعمال مین ثبت ہوتا رہیگا۔ فرمایا۔ اولاد کی آرزو کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کا سوال درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم مین اس کا ذکر کرنا اس لئے ہے۔ کہ حضرت زکریا عم کی دعا ولد صالح کے لئے مومنوں کے لئے اسوہ ٹھہر جائے۔ فرمایا زندگی ناقابل اعتبار ہے۔ فرصت بہت کم ہے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دین کی فکر مین لگ جائے۔ اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہین۔ آج صبح تین بجے کے قریب زلزلہ کا سخت دھکا لگا۔ صبح کی نماز مین حضرۃ تشریف لائے۔ فرمایا۔ کل مین دعا کر رہا تھا۔ کہ ایسے لوگ شرارتوں مین بڑھ رہے ہین۔ اور غفلت نے ان کے قلوب موٹے کر دئیے ہین۔ کہ اگر یونہی سکون قرار رہا۔ تو ان کا استہزا ترقی کر جائے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ اب ان مادہ پرست منکرین قدرۃ الٰہی کا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے آپڑا ہے۔ یہ حکم لگاتے ہین کہ کوئی آفت آنے والی نہین۔

آخر مین فرمایا۔ کہ ہماری جماعت کے لئے اب عمدہ وقت ہے۔ کہ ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلین۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے تبدیلی کرے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا معاملہ انسان کے ساتھ اس کے گمان اور تبدیلی کے اندازہ پر ہوتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ پر نیک گمان رکھو۔ اور دعا اور امیدین کبھی نہ تھکو۔ اور نہ مایوس ہو۔ والسلام

خاکسار عبدالکریم۔ ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء۔

ڈائری

۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ دعا اور توجہ مین ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ صرف مادی نظر رکھنے والے ہین نہین سمجھ سکتے۔ سنت اللہ مین وقیق در وقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے۔ چنانچہ واسطے طبعی اسباب رطوبات وغیرہ کے بیان کئے جاتے ہین۔ کئی دفعہ آزمائش کی گئی ہے۔ کہ بغیر رطوبات کے اسباب کے ایک نیند سی آجاتی ہے اور ایک حالت طاری ہوتی ہے جس مین سلسلہ الہامات کا وارد ہوتا ہے اور وہ بعض اوقات ایسا لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ کہ انسان بار بار اپنے رب سے سوال کرتا ہے۔ اور رب جواب دیتا ہے۔ ایسا ہی بعض مادی لوگوں نے چند ظاہر اسباب کو دیکھ کر فتویٰ لگایا ہے۔ کہ اب زلازل کا خاتمہ ہے۔ اور دو سو سال تک یہاں کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن یہ لوگ دراصل اللہ تعالیٰ کے باریک رازون اور اسباب سے بے خبر ہین۔ وہ ظاہر عالم اسباب کو جانتے ہین۔ لیکن اس کا ایک باطنی عالم اسباب بھی ہے ؎

فلسفی کو منکر از حنانہ است ٭ از حواس اولیا بیگانہ است

اس جہان کے لوگ جب فتنہ و فساد کی کثرت کو دیکھ کر اس کی اصلاح سے عاجز آجاتے ہین۔ تب اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو ایسے قوی عطا کرتے ہین۔ جن کی توجہ سے سب کام درست ہو جاتے ہین۔ یہاں تک کہ دعا کے ذریعہ سے حدین بڑھ جاتی ہین۔ انبیاء خلقت کی ہدایت کے واسطے بہت توجہ کرتے ہین۔ اسی کی طرف قرآن شریف مین اشارہ ہو کہ لعلک باخع نفسک آنحضرۃ صلعم کو مخلوق کی ہدایت کا اسقدر غم تھا کہ قریب تھا کہ اسی مین اپنے آپکو ہلاک کر دین۔ ظاہری قیل و قال سے کچھ نہین

شہادۃ قرآنی علیٰ کذب کرشن قادیانی

یہ ایک نیا بخار یا کیڑا ہے جو اسی برسات کے مہینہ میں لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسکے بسوسیوں کی طرح راست بازوں کو گالیاں دینا شیعوں کا دین و ایمان ہے اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قوم کے مقدس گو بیروں کا لاعن جدو رثہ چلا آتا ہے۔ کوئی شخص ارشاد علی ذاکر (اللہ تعالےٰ کا ذاکر نہیں۔ فاتی بے سود بتوں اور ناسچا بیہودہ افسانوں کا ذاکر یا سچا صحیح شیعہ ہے۔ یہ نیا جوشیلا نیش زن یا اس یاوہ سرائی کا مؤلف عبد اللہ نامی اس ذاکر شاغل کا بیٹا ہے۔ تعجب ہے کہ ان زنانہ فطرۃ بزدل بیچاروں کو اپنے خیالی اور لغو بتوں کے بنانے اور ڈھانے اور اپنی پھوٹی قسمتوں پر نوحہ سرائی کرنے سے فرصت کیسے ملتی ہے۔ صدیوں سے ایک گھر یا گھرانے میں ماتم پڑا ہو۔ اور بڑے بڑے پیارے اور عزیز ان کے خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں حسرتوں اور نامرادیوں اور ناشادیوں کو سینوں میں لئے ہوئے ہوں انھیں دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے یا پھر حق بات یہی ہے اور کہنی ہی پڑتی ہے کہ مکار مسخرے ہیں دل میں درد اور رنج کوئی نہیں کسی کا پیارا اور بازو بھائی مر جاوے۔ لخت جگر قرۃ العین ہزاروں امیدوں کی جگہ اکلوتا بیٹا ہلاک ہو جاوے کسی نے دیکھا اور سنا ہے اور کوئی مان سکتا ہے کہ وہ بدنصیب بھائی یا سوختہ اختر باپ ایکطرف جگر دوز بین کرتا ہے۔ اس کے دردانگیز نالے اور آتش فشاں آہیں آسمان کو چھلنی کرتی ہیں اور دوسریطرف ہمسایوں کی پوستین پھاڑتا اور لڑتا اور جھگڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب آتا ہے کہ مار کھائی ہوئی تباہ حال نامراد بزدل قوم کو غصہ اور جوش کیسا اور آئے کیوں۔ کیا انتقام کے لیے؟ ہاں تو کیا انتقام لے بھی سکتے ہیں؟ اور خاموش گونگے بہرے ناتوان تو ان کا ایک کچھ سنوارا بھی ہے؟ احمق مسخرے اور آئے دن پاکھنڈ مچاتے اور ہنسی کراتے ہیں۔ کاغذ کی شکلوں اور ڈھانچوں اپنے حریفوں کو اتارتے ہیں اور انھیں سرکنڈوں کے تیروں سے چھید کر ہیجڑوں کی بہادری اور ہمتی کا ثبوت دیتے اور اس پر ناز کرتے ہیں۔ ان میں ایک بھی مرد نہیں یا کوئی بھی مردانہ طبیعت کا غیرت مند نہیں جو سوچے اور سمجھے کہ اس کرنے

جھینکنے اور سر پر لو کروں خاک ڈالنے سے کیا حاصل۔ **جیتنے والے جیت گئے۔ نامراد ہونے والے نامراد ہو گئے**۔ ان زندہ شیروں اور آسمانی ہزبروں کو تمھاری معبود و مسجود لوٹریا تو منہ نہ دکھا سکیں بلکہ اُن کے مارے ہوئے اور کھا کر چھوڑے ہوئے باسی شکار سے پیٹ پالتی ہیں۔ اب تم لومڑیوں کے فرزند شیروں کے خیم میں گھسنے آ گئے اور شیری کا ثبوت یہ کہ کاغذی تصویروں سے لڑتے ہو۔ ہم تو حقائق کے دلدادہ اور واقعات حقہ کے سننے اور ماننے کے عادی ہیں۔ مردہ بتوں کی کتھا سننا اور جھوٹے افسانوں پر ایمان لانا ہمارا دین و آئین نہیں۔ ہم تو **عاشق ہیں قرآن کے** اس لیے کہ وہ زندہ خدا کا زندہ کلام ہے وہ حقائق بیان کرتا۔ واقعات حقہ سناتا اور سچائی پر ایمان لواتا ہے۔ اور پھر ہم **شیفتہ و شیدا ہیں** اپنے زندہ مولیٰ کی۔ ہاتھ کی کاریگری کے جو اسکی زندہ اور لاتبدیل کام ہے۔ جیسے **دو گواہ** سچا کہیں اُسپر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور ذوق و بصیرت سے اس کے حق میں گواہی دینے کے لیے آمادہ ہیں۔ کسی سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس راہ میں گوشت پوست کے رشتوں کی مرے ہوئے کیڑوں سے زیادہ پروا نہیں کرتے۔ جیسے ایمان لاتے ہیں اسپر کہ ہمارا خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکا کوئی بیٹی بیٹا ہے۔ ویسے ہی ایمان لاتے ہیں اسپر کہ خدا کے کامل خلیفہ خاتم النبیین کا بھی کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ خدا کا بیٹا اور رسول کا بیٹی بیٹا کہنے والے اور راہ حق اور حرمت حق میں اُن کا کچھ بھی حصہ اور شرکت سمجھنے والے یکساں ناپاک مشرک ہیں۔ **توحید وہی ہے** جو قرآن نے سکھائی اور خدا کے کام نے دکھائی ہے۔ والسلام۔

یہ رسالہ میرے اور مولوی صاحب کے نام آیا اور بھیجنے والے نے اپنے **قلم** سے اُسپر میرا نام لکھا ہے۔ میں عادتاً اسکو بھی ردی میں پھینک دیتا اور اُن گالیوں اور یاوہ گوئیوں کی کچھ بھی پروا نہ کرتا جو ہمیں حضرۃ حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ المہدی اور میری نسبت لکھی ہیں۔ ایک فاجر جج کو ایک ذلیل جھوٹے مستغیث کے خلاف فیصلہ پر کیوں اشتعال آنا چاہیے جبکہ مایوس نامراد عدالت کے کمرہ سے کچھ منہ میں بڑبڑاتا یا کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے۔ ذلیل ذلیل ہے جج جج ہے۔ اُسکی یاد رہو یا وہ گوئی کوئی اندھی ہے جج ہے اسکی مضبوط اور مستقیم کرسی ہل جائے گی۔ مگر اس رسالہ کے نام نے تحریک کی کہ اسپر کچھ لکھنا ضروری ہے اس لیے کہ اس کا نام دھوکا دینے کے لیے "شہادۃ قرآنی" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا بینا گواہ ہے کہ مجھے قرآن کریم سے کسقدر محبت ہے اور میرے دل میں اس زندہ کتاب کا کسقدر اکرام اور تعظیم ہے۔ قرآن کریم کسی امر یا شخص کی تائید میں شہادۃ دے پھر اُسے کوئی نہ مانے اور اپنی رسم اور عادۃ اور الف کو نہ چھوڑے اُسپر **لعنۃ**۔ اور جو قرآن کے متروک و مخذول کو عزیز اور مقبول کہے اُسپر **لعنۃ**۔

غرض میں نے اس نام کی خاطر اس رسالہ کو پڑھا اور اس نام کی خاطر اس کے جواب یا کشف حقیقت کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کرنا اُس دیرینہ کینہ کی وجہ سے ہے جو ان حاسدوں جیرانوں اور ظلمۃ کے فرزندوں کو مجھ سے میری کتاب **خلافت راشدہ** کے سبب سے ہے۔ میں کسطرح کسی کو یقین دلاؤں اور اپنا سینہ دکھاؤں کہ میرا مذہب کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے حال اور قال کو دیکھ کر یا سنکر میرا کوئی نام تجویز کرے میرا مذہب جسپر میں علی وجہ البصیرۃ قائم ہوں یہ ہے کہ خدا کا کلام اور خدا کا کام جس امر یا جس شخص کی تائید کریں میں اُنکی تائید کرتا ہوں اور جسکی یہ دو گواہ تردید کریں میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ میں نے حضرت **ابو بکر اور عمر** اور اُن کے اتباع کو اور پھر حضرت میرزا **غلام احمد** مسیح موعود و **مہدی** مسعود کو ان دو عادل گواہوں کی گواہی اور تائید سے مانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے **کلام** نے مومنوں کی جو علامات منتشر بیان فرمائی ہیں اور خدا تعالےٰ کے **کام** نے جن لوگوں کے وجود میں فعلاً اور عملاً ان کا ثبوت دیا ہے وہ علامات کامل طور پر حضرت ابو بکر اور عمر میں اور آخری زمانہ میں ہمارے آقا و ولی نعمت حضرت خلیفۃ اللہ میں پائی جاتی ہیں میرا ان بزرگوں کو ماننا اُنپر میرا احسان اور منت نہیں۔ ان کی صداقت کی بینت دلیلیں بے اختیار ماننی پڑتی ہیں اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اُسکی گواہی کافی ہے کہ قرآن کریم میں بجز ان مظفر و منصور مومنوں کے اور کسیکی تائید میں مجھے کوئی شہادت نہیں ملی۔ وہ دل **بڑا خبیث** اور ملعون ہے جو دیدہ و دانستہ قرآن کریم کی شہادۃ سے منہ پھیرے یا صریح نصوص کو پاکر اپنے باطل خیال اور رسم عادۃ کی پیروی پر **اصرار کرے**۔

میں تیس برس سے اس راہ میں سفر کر رہا ہوں۔ معرفۃ الٰہی کی بھی پیاس نے مجھے آب زلال کی تلاش سے کبھی ملول ہونے نہیں دیا۔ اول اول جب میں نے اس راہ میں قدم رکھا میں قطعاً نہیں جانتا تھا کہ مجھے کس مشرب سے پانی پلایا جائے گا۔ حق کی صحیح تلاش اور قلب سلیم کی پاک آرزو

خدا سے توفیق پاکر قرآن کو معیار قرار دیا اور انتھک جستجو میں استقامت اختیار کی اس کا نتیجہ وہ تحقیق اور حق و صدق ہے جس پر میں بحمد اللہ بصیرت اور شرح صدر سے قائم ہوں۔ اس لیے عرصہ ہوا میں نے عیسائیوں کی رد اسلام کی کتابوں اور ان کی الہیات اور تواریخ کلیسیا کو پڑھا اور خوب پڑھا۔ شیعوں کی معتبر اور مبسوط کتابوں کو پڑھا اور غور سے پڑھا۔ افسوس میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ حضرت یسوع کی الوہیت اور کفارہ کے دلائل میں جو عیسائی فخر اور ناز سے پیش کرتے ہیں اور حضرت علی اور حضرت حسنین کے استحقاق خلافت یا خلیفہ بلا فصل ہونے اور جامع کمالات انبیاء ہونے کے دلائل میں قوت اور ضعف کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟ بڑا زور عیسائی علم کلام کا اور سچا رخ توجہ اس طرف ہے کہ خدا کے راستباز نبیوں کی لائف میں عیب نکالے جائیں اور حضرت یسوع کی فرضی پاکیزگی اور قرار دادہ الوہیت کو معیار ٹھہرا کر انھیں گنہگار ثابت کیا جاوے۔ لاکھوں کتابیں اس بے سود کارروائی کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ ہندوستان میں بہت بڑا ذخیرہ ایسی ہی کتابوں کا ہے جن میں تمام نبیوں اور آخرکار ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے کیے ہیں اور نہایت ناپاک حملے کیے ہیں۔ اب تھوڑے دنوں سے مصر میں بھی پادریوں نے اسی علم کلام کی اشاعت شروع کی ہے۔ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ان میں ضمیر نہیں یا دانستہ حق سے جنگ کرتے ہیں؟ کیوں اس طرف نہیں آتے کہ باطل اور حق میں امر فارق کے لیے ایک معیار قرار دیں۔ توریت میں انبیاء یا راستبازوں کی علامات۔ اعمال اور نتائج اعمال لکھے ہیں سب سے اکمل اور ذی عزم اور مظفر و منصور نبی اور دوسروں کے لیے نمونہ نبی حضرت موسیٰ پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے ثبوت نبوۃ میں اور اسی راہ اور ذریعہ سے آنیوالے نبی اور نبیوں کی صداقت کے ثبوت میں ایک امر فارق اور معیار بیں اور نشان عظیم الشان لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا یا بلفظ دیگر یوں کہلو اور سمجھلو کہ وہ اپنی رسالت اور تبلیغ میں مظفر و منصور نہیں ہوگا بلکہ نامراد و ناشاد رہے گا۔ محض تحکم اور کورانہ تعصب سے پہلے ہی یسوع کو خدا فرض کر لینا اور اس کے افعال و اقوال کو انبیاء کے اقوال و افعال کے میزان کے دوسرے پلہ میں رکھنا گوارا ہی نہ کرنا۔ اس کے افعال اور کمزوریوں کی تاویل کر لینا اور اس قسم کے بشری ضعف دوسرے نبیوں کی لائف میں پاکر اس پر نکتہ چینی کرنا افسوس اور شرم کی بات ہے۔ سر ولیم میور کے دل میں یہ بات کھٹکی ہے۔ وہ لائف آف محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں جہاں حضرت یسوع اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں موازنہ کرتا ہے لکھتا ہے کہ ہمیں شک نہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسالت اور تبلیغ میں بہت کامیاب ہوئے اور یسوع چند کمزور مچھیروں کے سوا کسی کو قائل نہ کر سکا پھر لکھتا ہے کہ اس کا صاف جواب یہ ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) انسان تھے اور وہ فخر و نمود چاہتے تھے اسلیے بہت سی جماعت جمع کر لی۔ اور یسوع خدا تھا اس نے نہ چاہا کہ اپنا جلال ظاہر کرے اس نے خاکساری اور گمنامی کو پسند کیا اگر وہ چاہتا تو ایک جہان کو الٹ دیتا۔ اب ہے کوئی رشید طالب حق جو اس دانا انگریز سے پوچھے کہ تو نے پہلے ہی کس معیار کی بنا پر فرض کر لیا کہ وہ خدا تھا اور اگر وہ چاہتا تو ایسا اور ویسا کر سکتا تھا۔ انسانیت کا ثبوت اور بین ثبوت تو اس نے کمزوریوں۔ نامرادیوں اور لاعلمیوں سے دیا اور خوب دیا۔ بحث طلب یا ثبوت طلب تو اس ناتوان بشری کی الوہیت تھی بشری جامہ میں ہوتا ہی اس کے لیے ہزاروں روکیں تھی۔ اگر اس بھیس میں وہ آخر کار ثابت بھی ہوتا اور بڑی کارگذاریوں اور کوششوں کے بعد ثابت ہوتا تو ایک بڑا انسان ثابت ہوتا۔ خدا بننا یا خدائی کا ثبوت دینا پھر اس کھال میں جسے پاخانہ پیشاب کے داغ سدا لگے رہتے ہیں ایک امر محال تھا۔ مگر افسوس وہ تو بڑا آدمی بھی ثابت نہ ہو سکا۔ خدا رحم کرے ٹامس کارلائل پر۔ اس نے بھی عجیب حیرت انگیز کام کیا ہے۔ اس نے ہیروز اور ہیرو ورشپ میں ہیرو دی پرافٹ کے مضمون کے لیے بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو نہیں چنا اور یسوع کو تو کسی قطار اور شمار میں لایا ہی نہیں۔

غرض کیا ہی اچھا ہوتا جو عیسائی لوگ توریت کے راستبازوں کو اسوہ اور معیار بناتے اور پھر اس میزان عدل میں پیچھے آنے والے رسولوں کو تولتے۔ مگر انھوں نے یسوع کی خدائی کے لیے بجز اپنے مفروضات کے اور کوئی معیار قرار نہیں دیا۔ اس بری عادت کا سخت ناپاک نتیجہ ہوا کہ راستبازوں کی ذات پاک کی نسبت اعتراض اور نکتہ چینی کو دین و ایمان بنا لیا۔

یہی حال شیعوں کا ہے ان کی حال کے ہوں یا گذشتہ زمانہ کے تمام ہمت اسی پر مبذول رہتی ہے کہ صحابہ کے تابعین کے تبع تابعین کے اور اس سے بھی پیچھے آنے والے اہل سنت کے علماء و ائمہ کے عیوب و مثالب تلاش کریں۔ اس نیک اور خوشبودار کارگزاری کو ہزاروں کتابوں کے دفتروں میں ثبت کیا اور اس پر ناز کیا ہے۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہے کہ جس میں بالاستقلال بلا ذکر عیب کسی اپنے بزرگ اور پیشوا کی خوبی اور فضیلت کا ثبوت دیا ہے اسے پڑھ کر بھی ایک نقاد طالب حق مایوس ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ ان وہم اور افسانہ کے دلدلوں اور بہتوں کو فرضی کہانیوں اور جھوٹی روایتوں کی ریت کے ٹیلہ کے کنارہ پر کھڑا دیکھتا ہے۔ ان کے مناقب اور فضائل کی کتابوں کا پڑھنا نہ صرف ہنسانے کے لیے دلاویز تحفہ ہے بلکہ اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹی باتیں سب سے زیادہ سچی ہیں وہم پرست یا انسان پرست یا بت پرست قوم میں بڑا عقلمند اور بڑا محقق ملا حلی ہوا ہے جس کی کتاب منہاج الکرامہ پر بڑا فخر کیا گیا ہے۔ اس بزرگ نے اہل سنت کے رد اور اہل تشیع کے اثبات میں اپنے تئیں کامیاب سمجھا ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ اس نے کیا کیا ہے کچھ تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عیوب اور مثالب بیان کیے ہیں اور جا بجا اپیل کرتا اور داد چاہتا ہے کہ بتاؤ ایسا شخص خلافت کے قابل ہے!!! دوسرے حصہ میں حضرت علی کی شان میں چند بیہودہ خیالی اور ناتمام باتیں کرتا اور چند آیتیں سناتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے جسے منشی عبد اللہ ارشاد علی ذاکر کا خلف رشید اپنے رسالہ کی جدول کے شروع میں گل سرسبد کے طور پر ثبت کرتا ہے۔ ملا حلی نے اسی طرح دو ہزار آیتیں اپنے توہمات کے ثبوت میں لکھی ہیں۔ مگر کمال تعجب کا مقام ہے کہ ان لوگوں کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی کہ اپنے زعم اور خیال میں ہزاروں آیتیں نہیں سارا قرآن کسی کی شان میں مان لیا جاوے جیسے کہ ہر زمانہ میں ان لوگوں کا طریق رہا ہے اور اب بھی ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں آیات خیر و فضل کا مصداق قرار دیتا ہے اور وعید کی آیتوں کو اپنے مخالفوں پر منطبق کرتا ہے بڑی صاف اور فیصلہ کی بات یہ تھی کہ جہاں ان ہزاروں آیتوں کے خیر و فضل اور علامات نیک کا مصداق اپنے فرضی علی اور توہم زا ائمہ کو قرار دیتا ہے

کوشش کرکے اس امر کا بھی ثبوت دینا کہ ان بزرگوں اور اماموں نے اپنے اعمال اور نتائج اعمال سے بھی اپنے تئیں اُن آیات کا جائز مورد اور با استحقاق شان نزول ثابت کیا ہے۔ اس فضول کوشش سے کیا فائدہ اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست کو شاعرانہ تک بندیوں کے زور و قوت سے رستم تہمتن اور اسفندیار روئیں تن ثابت کرے اور ذاکر مرثیہ خواں بنکر بزم زناں میں اپنے ہیرو کے وصف و منقبت میں تر زبان یا ہزار داستان بنے جبکہ وہ امر کا دوست میدان رزم میں حریفوں کے مقابل ناکام و نامراد رہا ہو۔ ایک قصہ خواں اور افسانہ پرست قوم کو قرآن اور اُسکی شہادۃ سے کیا تعلق ہے اور اگر قرآن کی شہادت پیش کی ہے اور صدق دل اور شرح صدر سے پیش کی ہے تو آؤ اور خدا ترس دل لیکر آؤ! فیصلہ کی راہ بہت صاف اور کھلی ہے۔ عیسائیوں نے بھی بڑی ناتمام کوشش اور بے ثمر سعی اس بارے میں کی ہے کہ یسعیا نبی کا فلاں باب اور یرمیا کا فلاں باب اور زبور کا فلاں باب یسوع کے حق میں ہے۔ الٰہیات کی سچی روشنی سے محجوب انسان پرست قوم! اتنی سمجھ نہیں کہ یہ تو تمھاری حسن کارگذاری اور مہربانی ہے یا تمھارے بڑاپن کی کہ تم ایک ننگے قلاش کو معشقانہ کپڑے پہنا کر ایک بڑا آدمی بنانا چاہتے ہو وہ اپنے اعمال و افعال سے خود بھی سچا مستحق اُن خیر و فضل کے وعدوں کا ہے جو اُن آیات میں مرکوز ہیں اور کیا اُس نے اپنی لائف کے کسی حصہ میں خود کو اُن کا گرکیبل اور شاندار اور پُر جلال وعدوں کا مورد بنایا۔ یہ تھا سچا معیار جس سے حق و باطل باسانی ممتاز ہو جاتا مگر افسوس بت پرستی کی نحوست سے وہ نور فارق ان دونوں گروہوں کو نہیں ملا جس کی چمک سے توہمات اور مفروضات کی تاریکی راہ سے اُٹھ جاتی اور حقائق اور واقعات حقہ کی تلاش کو قبلہ ہمت بناتے +

اب میں اُس آیت کو لیتا ہوں جس پر شیعوں کے اگلوں نے فرضی علی کی صداقت کا سارا دارومدار رکھا ہے اور اللہ تعالےٰ کی توفیق اور فضل سے دیکھنا اور دکھاتا ہوں کہ اس آیت سے کہانتک ان کے دعوی کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ وہ آیت یہ ہے

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رَاکِعُوْنَ۔ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ترجمہ اس کے سوا نہیں کہ تمھارا دوست اللہ ہے اور اُس کا رسول اور مومن جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ ہمیشہ نماز میں لگے رہتے ہیں اور جو شخص دوستی لگائے ساتھ اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے (وہ سمجھ لے) کہ اللہ کی جماعت غالب ہونیوالی ہے یہ آیت ہے اور بڑے فخر و ناز کی جگہ یہی ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ خود خدا کا کلام بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف صاف صاف اشارہ کرتا ہے یا نعوذ باللہ وہ تو خاموش اور مبہم ہے اور خود غرض انسان جسکو پسند کرتا ہے اُسے اُسکا مصداق بنا دیتا ہے اگر خدا تعالےٰ کے کلام اور کام کی شہادۃ اُس علی کے حق میں ہے جسے شیعہ پیش کرتے ہیں تو صریح ڈاکہ ہے کہ کسی اور کو اُسکا مصداق پیش کیا جاوے۔ شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ اُن کے علی کے حق میں ہے اور اس دعوی کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ ثعلبی اور اور چند ایسے لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ حضرت علی کی شان میں ہے یا شیعوں کی کافی کلینی میں لکھا ہے کہ اُن کے حق میں ہے۔ تعجب اور نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ان قصاص اور وضاع لوگوں کو ایک عقیدہ کی سند میں لایا جاتا ہے۔ دین و ایمان کا معاملہ۔ ایک گروہ اور بڑے گروہ کو کاذب ماننا اور ایک شخص کو ایک بڑا حق دینا جس کا اُسے کوئی استحقاق نہیں اور ایسے فضول اور اقساط نوں کی بناء پر خود غرض مفتریوں کے بیہودہ خیالات اور معاندانہ عقائد کے سر ہو رہا ہیں۔ اگر کتاب اللہ اس معاملہ میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کی کوئی کلید نہیں تو افسوس سے کہنا پڑے گا کہ نعوذ باللہ وہ موم کی ناک ہے جدھر کوئی چاہے کھینچ لے۔ حضرت علی یا کسی اور عزیز شخص کا نام تو اسمیں ہے نہیں پھر جسے چاہو اس کا مصداق بنا لو۔ مگر نہیں خدا تعالےٰ کا کلام اس اعتراض سے پاک ہے۔ وہ نور ہے وہ **قول فصل** ہے وہ **حکم** ہے۔ آیت ھدایۃ اور ارشاد ہے۔ خدائے علیم حکیم نے اسمیں کلید رکھدی ہے جو ہر ایک قسم کے وسواس اور دغدغہ کے قفل کو کھولکر سچا اور بے ملال بنا دیتی ہے وہ ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ یعنی خدا کی اُس برگزیدہ جماعت کا نشان یہ ہے کہ وہ غالب اور فاتح اور مظفر و منصور ہے اس سورہ شریفہ میں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کا بہت ذکر کیا اور اُن پر فتح اور نصرۃ اسلام کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اور مسلمانوں کو تسلی دی ہے کہ تم میں ایک جماعت ہوگی کہ جس کے ہاتھ سے اسلام کی نصرت ہوگی اور وہ دشمنان اسلام پر جو ایذا اور ضرر کی موجب ہیں غالب آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ حزب اللہ جو اپنے دشمنوں اور رسول کے دشمنوں پر غالب رہا ہے وہ ابو بکر و عمر کا گروہ ہے۔ وللہ الحمد

یہ ہے سچا فیصلہ خدا کے کلام اور اُسکے کام کا اس کے خلاف جھوٹھی کہانیوں کو کون سنتا ہے۔ کوئی ہے جو دعوی کرے اور ثبوت دے کہ **حزب اللہ الغالب** بجز حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور اُن کے اتباع کے کوئی اور گروہ ہے؟ کیا یہ صاف اور بین بات نہیں کہ شیعوں کے گھر میں آجتک رونا اور پیٹنا اسبات کا ہے کہ ان کا بڑا اور پہلا امام ناکام رہا اور غاصبوں نے اُسکا حق چھین لیا۔ غاصبوں نے چھینا یا خود خدا نے اپنے وعدہ کے موافق وہ حق اُن لوگوں کو دیا جن میں وہ علامتیں پورے طور پر پائی گئیں جو اُس نے کامیاب اور مظفر اور اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والے گروہ کی نسبت بیان فرمائی تھیں اسے رہنے دو کیا ضرورۃ ہے کہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور امر واقع پر قلم فرسائی کریں یہ تو محبان علی کے اقرار نے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت علی کا معاملہ تو اول الدن دردی ہوا۔ بقول اُن کے خلانے ملاء اعلیٰ میں بڑے بڑے مشورے کیے۔ جبرئیل کو صحیفہ مختومہ دیکر آنحضرت کے پاس بھیجا اور خود قرآن میں آنحضرت کو خوفناک دھمکی دی کہ تیری رسالت کی غرض و غایت صرف علی کی وصایت اور امامۃ کا قائم کرنا اور تبلیغ کرنا ہے اور اگر یہی نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر حضرت نبی کریم تیئیس برس تک اسی اُدھیڑ بن میں رہے رات دن اس کام کے لیے ریشہ دوانیاں کرتے۔ ایک زبردست قاہر بی بی سے چھپا چھپا کر اپنی بیٹی سے کمیٹی کرتے۔ کبھی کبھی سفر میں اور حضر میں اشارہ سے کنایہ سے اور کبھی خفیف سی صراحت سے اپنا دلی مدعا بھی یار لوگوں کو کہدیتے۔ مگر ایک بھی نہ بنی نہ خدا کی چلی نہ فرشتوں کی نہ رسول کی اور نہ اُس چودہ طبق کو انگلی پر نچانے والے کی جو ایک بوڑھے کو بھی بلا فصل کرسی سے نہ اُٹھا سکا +

خدا ترس طالبان حق غور کریں شیعوں کے عقیدہ کی اُس کے خط و خال اور سراپا میں۔ کیا کوئی سعید و رشید ایسے مذہب کو جس کا ایسا خدا اور ایسا رسول اور ایسا نبی ہے قبول کر سکتا ہے۔ افسوس اس نا عاقبت اندیش عقیدہ پر جس کے اندر اتنے مفاسد پوشیدہ ہیں +

سکتی اگر پہلا مدعی یا مدعی بنایا گیا شخص ناکام و ناشاد ہوا
تھا تو بارہ تیرہ بزرگوں کے لیے سلسلہ اور مدعیوں کے
سلسلہ میں ایک آدھ ہی کامیاب ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ ایک
ذرہ محنت کسی کی ضائع نہیں کرتا اتنی ابھی ناکامی یا دشمن
کامی کس بات کی دلیل ہے یہ سب کچھ خدائے علیم و حکیم
نے اپنے ارادہ اور مرضی سے کیا اس لیے کہ ایک شبہے
شرک اور خوفناک باطل کے بطلان پر ہمیشہ کے لیے روشن
اور واضح دلیل ہے۔

میں نے خدا کے لیے خدا کی رہنمائی کے لیے یہ پیش کیا ہے
اور میں خدائے عزوجل قادر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ
نصرت اور غلبہ اور فتح و ظفر کی علامات و آیات جو خدا کی
کتاب میں مومنوں کی شان میں مذکور ہیں بجز ابوبکر و عمر
اور آپ کے اتباع کے ان خود تراشیدہ اصنام یا بارہ
بزرگوں میں سے کسی ایک پر بھی منطبق کر دو تو اول
المسلمین میں ہوں ولا اخاف فی اللہ لومۃ لائم۔
اب منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر انصاف سے فرمائیں
اور سکرات الموت کے ہول کو پیش نظر رکھ کر بتائیں کہ کہاں
تک اس فقرہ میں حق اور صدق کی خوشبو ہے جو
اُنھوں نے میری نسبت لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ "اے
بدکیش خبیث دیکھ کیا یہ آیتیں اُن کے حق میں نازل ہو سکتی
ہیں جو مدت العمر زیر آیت اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ
رہ چکے ہوں یا اُس فنا فی اللہ جانباز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں ہیں جس کے سابق الایمان ہونے کی دھاک
چہار عالم میں پڑی ہوئی ہے۔" اے دانشمند سوچ اور
کچھ تو ہوش کر اور چھوڑ اس تقلید کو جس نے ایک عالم کو
ہلاک کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کہا "نازل ہو سکتی ہیں" جب تمہاری
زبانیں ایسے فقرے بولتی ہیں کیوں اگلنے سے پہلے دل سے مشورہ نہیں
کر لیتیں۔ ایسا ہی تمہارا یہ بیہودہ اور بے معنی فقرہ ہے جو حضرت
علی کی نسبت خلیفہ بلافصل کہا کرتے ہو۔ اس جھوٹ پر افسوس
کہ واقعات حقہ اُس کے منہ پر سیاہی تھوپ رہے ہیں۔ اور پھر منہ
پر پوڈر مل کر مردوں کے حلقہ میں آئے۔ جسے درحقیقت
خلافت متمکنہ اور منتظمہ کے صحیح معنوں کے لحاظ سے
کوئی منبر بھی نہ ملا ہو اُسے خلیفہ بلافصل کہنا کیسا جھوٹ
اور دلیرانہ جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ ایسا ہی یہ فقرہ
"ہو سکتی ہیں" بجز اس کے "ہو سکتی ہیں" کیا نازل ہو چکی
خدا تعالیٰ کے کلام نے خلفائے راشدین اور مومنین
صالحین کے نشان مقرر کیے اور خدا کے کلام نے حضرت
ابوبکر اور عمر اور آپ کے اتباع پر منطبق کیے۔ اگر تو کسی
بے ہودہ تغییر کی قضا را [illegible] تمہارا ان خلفائے راشدین کو
مشرک اور نجس کہنا یہ تمہاری دیرینہ عادت اور فطرت ہے
جو تمھیں اسلاف سے وراثت میں ملی ہے۔ انسان کی لعنت
اور گالی کوئی چیز نہیں۔ انسان کی لعنت ایک جھوٹھ ہوتا
ہے جس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں ہوتا۔ لعنت وہ ہے جو
آسمان سے اُترتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُسے کہیں کا
نہیں چھوڑتی۔ شعر

لعنت آنست کہ از سوی سماوی بارد ✱ لعنت بدگہر انست یکی ہرزہ نفیر

قرآن میں پڑھ لو خدا کی لعنت جس قوم پر پڑی کیا وہ
خشک الفاظ کے رنگ میں اور حروف کی شکل میں لکھی رہی
یا اُس نے عملاً اپنا ظہور کیا۔ خدا کی لعنت کا واقعی نتیجہ ہے
قوم ملعون کا ذلیل ہونا ناکام ہونا نامراد ہونا حریفوں
کی غلامی کے جوئے کے نیچے گردنوں کا دینا۔ وطن سے
بے وطن ہونا کوشش کرنا اور مخذول و مطرود ہونا۔ اس لعنت
کا نشانہ یہود کو دیکھ لو کیا خدا کی لعنت کے بعد یہ سب
ذلت کی ماریں اُن پر پڑیں یا نہیں پڑیں۔ تمھاری اس
بیہودگی اور احمقانہ حرکت کی کوئی حد بھی ہے کہ سیکڑوں
برس سے "بر دشمنان اہلبیت لعنت" کا وظیفہ پڑھ کر
اور زبانیں خشک کرتے ہو اور دل میں منتانہ بناتے ہو
اُن لوگوں کو جنھیں زندگی اور بعد موت میں وہ بڑی بڑی
کامیابی ہوئی کہ جس کی نظیر تاریخ کے صفحات میں نہیں
کبھی بھی تمہارے بڑوں نے نہیں سوچا کہ خلافت اللہ پر
بلافصل بیٹھنے والے بیٹھ گئے۔ دین کو قدرت اور تمکین
دینے والے اور اقطار عالم میں پھیلانے والے خدا تعالیٰ
کے وعدوں کے ایفا کا زریں تاج پہنکر اسکی رحمت
اور اُس کے رسول کی جوار میں سو گئے۔ اور حسرت بھینے
والے اور حسرت و ناکامی کے ساتھ مرنے والے مر گئے
اب ان زنانہ گالیوں سے درحقیقت کیا بنتا ہے۔
چھوڑ دو اس خبیث مشرب کو جس سے نامہ اعمال سیاہ
کرنے کے سوا کوئی حاصل نہیں۔ غرض یہ آیت نمونہ ہے
اُن دو ہزار آیتوں کا جو مولوی علی نے اپنے مذہب کے
ثبوت میں لکھی ہیں اور جن کو منشی عبداللہ خلف ارشاد
علی ذاکر نے بڑے فخر سے لکھ کر صد کے قدوسیوں
اور خلفائے راشدین کو ناپاک نام سے یاد کیا ہے
اسطرح یہ لوگ اپنے ائمہ کو مصداق بناتے ہیں خدا کی
آیات کا یوں کھلو کہ اُن کو نگوں کی طرح سے خود چال کر
زبانی کے ساتھ وکالت کرتے ہیں۔

اس رسالہ میں ذاکر حسین کے بیٹے نے ایک اور عجیب کام
کیا ہے۔ جہاں جہاں اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کا اور میرا نام آیا ہے اُسے اُلٹا لکھا ہے
اس طفلانہ خوشی اور احمقانہ حرکت کے فلسفہ کو ذاکر
حسین کے بیٹے کا دل ہی محسوس کرتا ہوگا ایک دانشمند
سلیم الفطرت تو اس راز کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تمھارا
اُلٹا لکھنا خدا کے بندوں یا برگزیدوں کے ناموں کو
ایسا ہی ہے جیسا تمھارا ہمیں اور ہمارے منصور بزرگوں کو
گالیاں دینا۔ اس کا فیصلہ عنقریب خدا تعالیٰ کی مقتدرہ
اور نصرت کرے گی جو باطل اور حق میں امر فارق کی طرح
نازل ہو کر دکھا دے گی کہ کس قوم کی کتاب سجین میں اور
کس کی علیین میں ہے۔ کسی شخص اور کسی نام کا اُلٹا دینا
کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ
يُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ
مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ
تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اب تک میں نے صرف اتنا
دکھایا ہے کہ اس آیت کو اس رسالہ کے مقصود و معہود
کی تائید سے کیا تنگ تعلق ہے۔ سو الحمدللہ صاف
طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الآیہ
اور اس کی مثل آیتوں کے مصداق شیخین مکرمین و معصومین
و مغفورین علیہما السلام و ان کے اتباع کے سوا اور
کوئی نہیں۔ آگے میں حیران ہوں کہ ناظرین کو کیا دکھاؤں
کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام کی تردید میں قرآن کی
کونسی شہادت ذاکر کے بیٹے نے پیش کی ہے۔ نام تو
رکھا ہے شہادۃ قرآنی علی کذب کرشن قادیانی۔ ہم
گوجی (پنجابی لفظ) اور مکروہ ترکیب مرکب فقرہ کو چھوڑ کر
خیال اسطرف جا سکتا ہے کہ اس رسالہ میں حضرت
خلیفۃ اللہ المہدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی بلحاظ
آپ کے کرشن ہونے کے تردید ہو گی مگر جیسا کہ ان تمام
باطل کے حامیوں اور حق کے مخالفوں کا شیوہ ہوتا ہے
بیہودہ نکتہ چینی اور زیادہ گوئی سے رسالہ کو بھر دیا گیا
ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کی تردید یہ کی ہے کہ حضرت
مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
بُرا کہا ہے اور قرآن کریم میں اُن کی یہ تعریف ہے
اس یاوہ گوئی اور بے جا ہنگام کے ضمن میں حضرت
امام مفترض الطاعت رسول معصوم علیہ السلام کی ذات
پاک پر حملے کیے ہیں۔

خدا کی شان ان میں ایک بھی رشید نہیں جو سمجھے اور
ان سفیہ کا نمدوں کا منہ اپنے نامہ اعمال کیطرح کالا کرنے
والوں کو سمجھائے کہ اس رسالہ سے حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار ہونے کی تردید کیا
ہوئی۔ اگر عیب شماری سے کوئی خدا کا برگزیدہ مردود
خدا قرار دیا جا سکتا ہے تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔
جانے دو۔ ناصبہ اور خوارج کو کہ وہ کیا کہتے ہیں حضرت امام
علی علیہ السلام کے حق میں اور چھوڑو اُنکی ضخیم جلدوں کی
کتابوں کو جو حضرت علی اور حضرت عثمان علیہما السلام کے

باقی آئندہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ام الکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب کی زوجہ کلان جن کا نام فاطمہ تھا۔ بتاریخ ۲۸۔ جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی بھیروی کی لڑکی تھین اور حضرت مولوی صاحب موصوف کے نکاح میں اس وقت آئی تھین۔ جب کہ مولوی صاحب ہندو عرب سے تحصیل علوم کر کے کوئی تیس سال کی عمر مین اپنے وطن بھیرہ کو واپس تشریف لائے تھے۔ اور قریب ۲۳ سال تک آپ کی محرم راز رہ کر قریباً ۵۵ سال کی عمر مین وفات پائی۔ بھیرہ مین تقلیدی رسوم اور بدعات کی مخالفت سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے ہی کی تھی۔ جس کی وجہ سے بھیرہ مین آپ کی سخت مخالفت ہوئی تھی۔ اور یہی گروہ مخالفت اس نکاح مین حارج اور مانع ہوا تھا۔ مگر مفتی شیخ صاحب نے اس کی پرواہ نہ کر کے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا اور مرحومہ یوم نکاح سے لے کر مرتے دم تک اپنے خاوند کے ساتھ ہم مذہب و ہم عقیدہ تھین۔ مرحومہ صلہ رحمی کی صفت مین کمال رکھتی تھین۔ اپنے نواسوں اور نواسیون (مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی اور اخویم مفتی فضل الرحمان صاحب کی اولاد) کی پرورش مرتے دم تک اپنے ذمہ لی ہوئی تھین۔ اور مفتیوں کے گھر مین ان کی چھوٹی لڑکی کا رشتہ انہین کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ باوجود اس قدر [illegible] ان کے لاحق حال تھی۔ گھر کا [illegible] کام کاج پکانے وغیرہ کا خود کرتی تھین۔ دور و نزدیک کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرتی رہتی تھین۔ اور سب کی خبرگیری کرتی تھین۔ مرحومہ اس عاجز کی بہت قریبی رشتہ مین خالہ تھین۔ اور میرے ساتھ بہت محبت کیا کرتی تھین۔ انہین ایام کی بات ہے کہ ایک دن بسبب تپ لرزہ کے مین بیمار ہو گیا۔ تو مرحومہ نے میری بیماری کی خبر سن کر ارادہ کیا کہ میری بیمار پرسی کو آوین۔ لیکن خود سخت بیمار تھین۔ اور ضعف اس قدر تھا کہ ایک قدم چلنا مشکل تھا۔ اس واسطے نہ آسکین۔ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ سچا اخلاص اور ایمان تھا مجھے کہا کرتی تھین۔ کہ یہ مولوی صاحب کا احسان ہے۔ کہ ہم نے خدا کے مسیح کو شناخت کر لیا۔ لیکن اب تو میرے دل مین خدا کے رسول کی اس قدر محبت ہے۔ کہ اگر کوئی بھی اس سے پھر جائے۔ مین اس سے منہ نہیں پھیر سکتی۔ بعد از عصر مرحومہ کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت کثیر باہر میدان مین پڑھا۔ نماز جنازہ مین دعا کو بہت ہی لمبا کیا۔ قبل مغرب مرحومہ کو قادیان کے شمال مشرقی جانب کے قبرستان مین دفن کیا گیا۔ اللہ تعالے اس کو جنت مین بلند جگہ نصیب فرمائے

رات (۲۸۔ جولائی ۱۹۰۵ء قبل از عشا) حضرت مسیح موعود کی مجلس مین حضرت نے خود ہی مرحومہ کا ذکر کیا۔ فرمایا "وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھین۔ کہ میرا جنازہ آپ پڑھائین۔ اور مین نے دل مین پختہ وعدہ کیا ہوا تھا کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو۔ مین ان کا جنازہ پڑھاؤن گا۔ آج اللہ تعالے نے ایسا عمدہ موقعہ دیا۔ کہ طبیعت بھی درست تھی۔ اور وقت بھی صاف میسر آیا۔ اور مین نے خود جنازہ پڑھایا"

عاجز نے عرض کی۔ ان کی یہ بھی خواہش تھی۔ کہ میری وفات جمعہ کے دن ہو۔ فرمایا "ہاں۔ وہ ایسا کہا کرتی تھین۔ خدا تعالے نے یہ خواہش بھی ان کی پوری کر دی چند روز ہوئے۔ ابھی ہم باغ مین تھے۔ کہ وہ ایک دن سخت بیمار ہو گئین۔ اور قریب موت کے حالت پہنچ گئی۔ تو کہنے لگین۔ کہ آج تو منگل ہے۔ اور ہنوز جمعہ دور ہے۔ اور ابھی عبدالحی کی آمین بھی نہین ہوئی۔ قدرت خدا اس وقت طبیعت بحال ہو گئی۔ اور پھر خواہش کے مطابق عبدالحی کی آمین کی خوشی بھی دیکھی اور آخر جمعہ کا دن بھی پایا"

فرمایا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک بزرگ کسی شہر مین بہت بیمار ہو گئے۔ اور موت تک حالت پہنچ گئی۔ تب اپنے ساتھیون کو وصیت کی۔ کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان مین دفن کرنا۔ دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہیں۔ یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہین۔ شاید اس وقت حواس درست نہیں رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین۔ بزرگ نے کہا۔ کہ تم میرے فقرہ پر تعجب نہ کرو۔ مین ہوش سے بات کرتا ہون اور اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ تیس سال سے مین دعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر مین آوے۔ پس اگر آج مین یہاں مرجاؤن۔ تو جس شخص کی تیس سال کی مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی۔ وہ مسلمان نہین ہے۔ مین نہین چاہتا۔ کہ اس صورت مین مسلمانون کے قبرستان مین دفن ہو کر اہل اسلام کو دھوکا دون۔ اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھین۔ قدرت خداوندی وہ اس وقت تندرست ہو گیا۔ اور پھر وہ پندرہ ۱۵ سال کے بعد شہر طوس مین بیمار ہو کر فوت ہو گیا

فرمایا۔ مرحومہ نے اپنی عمر مین بہت شدائد اور مصائب اٹھائے۔ کتنی اولاد مر گئی۔ یہ مصائب جو قضا و قدر سے انسان پر پڑتے ہین۔ اس کی کمی پورا کر دیتے ہین۔ جو انسان سے اعمال حسنہ مین رہ جاتی ہے

جب حضرت کے ہان صاحبزادہ میان بشیر احمد تولد ہوئے تھے۔ تو حضرت نے مرحومہ کو فرمایا تھا۔ کہ یہ تمہارا بیٹا ہے۔ اس واسطے بشیر احمد کے ساتھ مرحومہ کو خاص محبت تھی۔ صاحبزادہ بشیر احمد جنازہ کے ساتھ اور دفن کے وقت اس طرح موجود ہے کہ ان کا چہرہ اس اندرونی محبت کو ظاہر کرتا تھا۔

ہم تمام احباب کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ **مرحومہ کا جنازہ** اپنی جماعت کے ساتھ اپنے اپنے شہروں مین پڑھین اور ان کے واسطے دعائے مغفرت کرین

مرحومہ کی عادت مہمان نوازی کا یہ حال تھا۔ کہ ان کی دلی خواہش تھی۔ کہ ہمارے باورچی خانہ مین ایک سیر پختہ نمک روزانہ خرچ ہوا کرے۔ اللّٰہم اغفرہا وارحمہا

تار خبر

زار روس۔ قیصر جرمن کی ملاقات کیواسطے روانہ ہوئے۔ ملاقات سرحد سویڈن پر ہوگی غالباً جنگ کے متعلق کچھ خفیہ گفتگو ہے

۲۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ زار اور قیصر کی ملاقات ہوئی گفتگو خفیہ رہی۔ روس کے شہر نجنی ناوگورود مین بڑا ہنگامہ ہوا۔ سفید پوشوں کو قتل کیا گیا۔ اور زخمی کیا گیا

۲۶۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ شملہ مین صبح ۴ بجے تیز دھکہ زلزلہ کا محسوس ہوا۔ لوگ گھرون سے نکل بھاگے۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی طرح لمبا نہ تھا۔ مگر تیزی مین اس کے برابر تھا۔

جاپانی مختار صلح کے آدمیوں نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمارے شرائط سخت نہ ہوں گے بلکہ واجبی ہون گے۔ روزانہ بتیس لاکھ روپیہ خرچ جنگ جاپانیون کے سر پڑتا ہے

روسی امیر البحر کی رپورٹ وجوہات شکست زار روس کے پاس پہنچ گئی ہے۔ بڑے اسباب شکست یہ بیان کئے گئے ہین (۱) توپین ناقص تھین (۲) سامان گولہ بارود افسرون کی خیانت کے سبب ناقص تھا (۳) بیڑے کے جہازوں کی مرمت کافی نہ کی گئی تھی (۴) بیڑے کے ملاح سرکش و خود سر تھے۔

مقدمہ بازی

درگاہ اجمیر کی مسجد مین امام اور مینجر کے درمیان پانی کی مشکیوں پر جھگڑا ہو کر عدالت مین مقدمہ بازی ہوئی۔ مینجر صاحب جیت گئے

آتش زدگی جموں مین مہاراجہ ہسپتال کے قریب آتش زدگی سے پانچ دکانین

یورپ کے لئے ایک تجویز

اخویم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ریویو آف ریلیجنز کی گذشتہ دو تین اشاعتوں میں میں نے یہ تحریک کی تھی ۔ کہ یورپ امریکہ وغیرہ عیسائی ممالک میں متعدد کاپیاں رسالہ کی مفت بھجوانے کے لئے احباب مدد کریں ۔ جس پر بعض احباب نے توجہ فرمائی ۔ ابھی ایک مخلص دوست نے [illegible] روپیہ اس غرض کے بھیجے ۔ کہ گیارہ پرچے اس سال کے اور گیارہ گیارہ پرچے گذشتہ تین جلدوں کے مفت بھجوائے جائیں ۔ میرے اس دوست کی ہمت جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی مجھے ہدایت کی ہے ۔ بہت ہی قابل تعریف ہے ۔ آج ایک خط حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی طرف سے لاہور سے مجھے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں ۔ کہ ماہوار پیسوں کا وصول ہونا یا کرنا اور پھر اس پر استقلال اور التزام کا رہنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ اور اگرچہ بظاہر یہ تجویز دلکش ہے ۔ مگر اس پر عملدرآمد بہت مشکل ہے ۔ اس لئے انہوں نے یہ تجویز کی ہے ۔ کہ ” اگر آپ بڑے بڑے یا جن پر جماعت کا لفظ اطلاق پاسکتا ہے ۔ جماعتوں کی طرف سے یورپ کی اشاعت کے لئے ایک مقررہ تعداد طلب کریں ۔ تو شاید نتیجہ عمدہ رہے گا ۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اس تجویز پر عمل کر دکھایا ہے ۔ اور یہ لکھدیا ہے ۔ کہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے لاہور کی جماعت کی طرف سے دس رسالے بھیجنے شروع کر دیں ۔ میں حکیم صاحب کی تجویز کو اس لئے پسند کرتا ہوں ۔ کہ واقعی جو تجویز میں نے کی تھی ۔ اس پر عملدرآمد بہت ہی کم ہوا ہے ۔ مگر میں اس بات میں ان کے ساتھ متفق نہیں کہ لاہور کے لئے دس پرچوں کی تعداد بھی کوئی چیز ہے چونکہ وہ مجھے خود طلب کرنے کا اختیار دیتے ہیں ۔ اس لئے کم سے کم چالیس پرچے ان سے طلب کرتا ہوں ۔ جس کا چندہ وہ چار قسطوں میں ہر سہ ماہی کے شروع میں بھیجدیا کریں ۔ لاہور کے لئے یہ بڑی تعداد نہیں ۔ دوسری جماعتوں کے متعلق میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ سیالکوٹ کی جماعت کو اگر لاہور سے زیادہ نہیں ۔ تو کم سے کم لاہور کے برابر ضرور رہنا چاہیئے ۔ اور باقی جماعتوں میں سے پشاور ڈیرہ غازی خان ۔ ملتان ۔ حیدرآباد دکن ۔ راولپنڈی ۔ جہلم ۔ گوجرات ۔ گوجرانوالہ ۔ جموں ۔ وزیرآباد ۔ امرتسر پٹیالہ ۔ کپورتھلہ ۔ لدھیانہ ۔ شملہ ۔ میرٹھ ۔ مبئی پورآسام ۔ قصور وغیرہ مقامات کی جماعتیں اگر دس دس پرچے بھجوا سکیں ۔ تو اس طرح سے قریباً تین سو پرچہ باہر جا سکتے ہیں دیگر مختلف مقامات سے اس کے علاوہ کچھ اور پرچے باہر جا سکتے ہیں ۔ حال میں کئی دوستوں نے جاپان میں پرچے بھیجنے کے لئے لکھا ہے ۔ اور ایک صاحب مسٹر محمد اسحاق جاپان سے اخبار وکیل کو خط لکھتے ہوئے اس بات پر زور دیتے ہیں ۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت ملک جاپان میں خوب ہونی چاہیئے ۔ بہر حال ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ پانسو کے قریب رسالہ مفت باہر جانے لگ جائے ۔ تو ایک عمدہ تبلیغ اسلام کی ہو سکتی ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک شہر کی جماعتوں کے سرکردہ ممبر اور دوسرے احباب اس تجویز سے اتفاق کر کے اس کو جلدی عمل میں لانے کی کوشش کریں گے

خاکسار محمد علی

ضرورت

کارخانہ اخبار بدر کے واسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریس مین اور ایک خوش نویس کاتب (جو عربی اور فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ۔ درخواستیں بمعہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام مینجر اخبار بدر آنی چاہیئں ۔

قیمت اخبار

جن احباب کے ذمہ برادرم محمد افضل صاحب مرحوم کے وقت کا یعنی گذشتہ سالوں کا یا صرف سال رواں کا بقایا ہے ۔ ان کے نام تقاضا کے کارڈ روانہ ہو رہے ہیں ۔ چونکہ کارخانہ بدر کو مالی ضروریات درپیش ہیں ۔ اور روپیہ کی بہت ضرورت ہے ۔ اس لئے احباب کو اس طرف بہت جلد توجہ فرمانی چاہیئے ۔ اور جو کچھ بقایا یا سال رواں کا چندہ کسی کے ذمہ ہے ۔ وہ جلد تر ارسال فرما کر کارخانہ بدر کی اعانت فرماویں +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے ۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں اور تا کہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو ۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ۔ ایسا بھی ہوتا ہے ۔ کہ نام نہیں ملتا ۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے ۔ لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں ۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ۔ ضرور لکھیں ۔ تا کہ تعمیل میں توقف نہ ہو

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	۱ ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱/۴ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا ۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے ۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا ۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اُجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے ۔ اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں ۔ اور قیامت تک ہوتی رہیں گی ۔ نہایت خوش خط ۔ عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے [illegible] میں ہم سے ملتی ہیں ۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

دوا بینی ۔ شفا بینی بعرض دار الامان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۶	۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۳۰ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۸
آں مسیح موعود و آخر مہدی آخر زماں	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سہ

معاونین ؏
برضائے صہ
خود ے

عام قیمت ؏

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ زیادہ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمده از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر اندر بدن ۔ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شده سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا ماست
ہیکل محمودی آں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۰ اگست ۱۹۰۵ء - رویا میں دیکھا - کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں - کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں - اس کے بعد الہام ہوا

"تیرے لئے میرا نام چمکا"

ڈائری فرمایا - اس الہام سے پہلے اگرچہ خواب ایسا دیکھے گئے - جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں - مگر وحی الٰہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے - کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا - جس کے واقعہ سے خدا تعالےٰ اپنے نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا -

فرمایا - جیسا ہمارے علماء کا عقیدہ ہے - کہ اب الہام کا دروازہ بند ہوگیا ہے - اگر یہ سچ ہوتا - تو ایک عارف طالب تو زندہ ہی مرجاتا - خدا بخیل نہیں ہے - اس لئے خود صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھائی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے - کہ ان نعمتوں کا دروازہ کھلا ہے - افسوس ہے - کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا بھی یہی مذہب تھا - کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں جو الہام ہوتا ہے - وہ شیطانی یا الہامی ہے

ہمیں تعجب آتا ہے - کہ ان لوگوں کا ایسے الہام اور اس عقیدہ کے بعد کیا حال ہوتا ہے - اگر اس پر عمل کریں - تو ممکن ہے - شیطان کے فرمان کی پیروی کرتے ہیں - اگر نہ کریں - تو یہ شبہ ہے - کہ خدا کو ناراض کرتے ہیں - یہی حال الٰہی بخش اکونٹنٹ کے الہامات کا ہے ان سے تو موسےٰ کی ماں کی ہی اچھی رہی - جس نے خدا کے کلام پر ایمان قائم کر کے اپنے بچے کو دریا میں ڈالدیا

۲۰ اگست ۱۹۰۵ء - فرمایا - ہر شخص اس امر کا بڑا محتاج ہے - کہ اس دنیا سے تسلی کے ساتھ جاوے - اور اس شوق و ذوق کو عبادت میں حاصل کرے - جو خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ملتا ہے - برخلاف اس کے آج کل لوگوں کا یہ حال ہے - کہ اپنے ایمان کو شروط سے مشروط کرتے ہیں - اور ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں - مگر ہم کو یہ یہ دنیوی باتیں حاصل ہوجائیں - ان لوگوں کی معرفت الٰہی میں بڑا قصور ہے - یہ خدا پر احسان کرنا چاہتے ہیں - میں ایسے خطوں کو پھاڑ کر پھینک دیا کرتا ہوں - انسان کو اگر کوئی جسمانی مرض لاحق ہوتا ہے تو طبیب کے پاس جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے اپنی طرف سے نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں - لیکن برخلاف اس کے روحانی طبیب کی طرف جاتے ہیں - تو الٹا اس پر اپنا احسان کرنا چاہتے ہیں - ان لوگوں کے دل میں سوز و گداز نہیں ہے - کہ اس جہالت کے پردے سے نکلنے کے واسطے ان میں طپش پیدا ہو - ہم تو ایسے لوگ چاہتے ہیں - جن کے دل میں یہ خواہش ہو - اور شوق ہو - کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہوجاوے بعض لوگ ایسے ہیں - کہ بیعت تو کرتے ہیں - مگر پھر ذراسی تکلیف پر پھسل جاتے ہیں - اصل صدق اور وفا کا نمونہ صحابہ نے ہی دکھایا تھا - ذکر ہے کہ اصحاب میں سے ایک میدان جنگ میں چند کھجوریں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کھا رہا تھا کہ ایک دوسرا صحابی اس کے سامنے شہید ہوا - اس نے کھجوروں کو فوراً پھینک دیا - اور کہا افسوس ہے - کہ میرا بھائی بہشت میں پہنچ گیا - اور میں ہنوز کھجوروں میں مشغول ہوں - یہ کہہ کر میدان میں گھس گیا - اور شہید ہو کر اپنے مقصد کو پہنچ گیا

فرمایا - دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہوسکتا - دنیا خدمت گار ہو کر آجائے - تو آجائے - لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے - جس کا تعلق خدا کے ساتھ صافی ہو - خدا اس کو کبھی ذلیل ہونے نہیں دیتا - ہماری جماعت میں وہی لوگ شامل ہیں - جو اپنے اقرار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہیں - ہاں انسان کا یہ کام نہیں - کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کرسکے - لیکن خدا تعالےٰ ایسا کرسکتا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے - وہ اسفل السافلین میں گری ہوئی تھی - پھر آپ کی توجہ اور محبت سے وہ کہاں تک ترقی کر گئی - جس کا قدم خدا کے منشا کے برخلاف ہو - اس پر کوئی خوش نہیں - نہ خدا اور نہ اس کے ملائکہ - امر سہل ہے - قرآن شریف نے اس کا نسخہ بتلایا ہے - اما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماویٰ جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے - ہوائے نفس کو روکنا - یہی فنا فی اللہ ہونا ہے - اور اس سے انسان خدا کی رضا کو حاصل کر کے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے

فرمایا - [illegible] لوگ استغفار [illegible] اختیار کیا کرتے ہیں - تمام انبیا اور خدا کے نیک بندوں کا کام رہا ہے - کہ وہ انکسار کے طور پر اللہ تعالےٰ کے آگے اپنے آپ کو گنہگار بیان کرتے ہیں - یہ ایک خوبی کی بات ہے - اور ناداں دشمن اس میں عیب گیری کرتا ہے - اللہ تعالےٰ کے مقام عظمت پر نگاہ کر کے اس کے نیک بندے کہا کرتے ہیں - کہ ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکا - اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ اس کو نیک کہا جاتا - عیسائی لوگ کہتے ہیں - کہ وہ شخص مسیح کو خدا نہ کہتا تھا - اس واسطے اس کو نیک کہنے سے منع کیا - حالانکہ یہ بات غلط ہے - کیونکہ مسیح کو تو خدا کوئی بھی نہ کہتا تھا - اور نہ مانتا تھا - حواری کب اس کو خدا خدا کر کے پکارتے یا مانتے تھے - وہ بھی تو استاد ہی کہا کرتے تھے - اس نے صرف نیک کا لفظ بڑھایا تھا - اس پر مسیح ناراض ہوگیا

فرمایا - ولایت - خرق عادت اور معجزات سب ترک ہوائے نفس پر منحصر ہے - جب خدا کی خاطر انسان ترک خواہشات کرتا ہے - اس کو سب باتیں حاصل ہوجاتی ہیں - اللہ تعالےٰ کے آگے ایسا جھکنا چاہیئے - کہ اپنا وجود باقی نہ رہے - تب خدا اپنے بندے کی خاطر سب کچھ کر دیتا ہے

اخبار قادیان

۱ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں - اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم زیر تصنیف ہے رات کو قبل عشاء ایک گھنٹہ کے قریب خدام کی ملاقات کے واسطے مسجد میں رونق افروز رہا کرتے ہیں

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب بخیر و عافیت ہیں - مولوی نور الدین صاحب کا لڑکا عبد الحی مرض خسرہ میں مبتلا تھا - اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے شفا دی

۳ - اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے - میاں محمد قاسم صاحب شاہجہان پور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تین ماہ کی رخصت رعایتی حاصل کر کے قادیان تشریف لائے ہیں - اور ایسا ہی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آنے والے ہیں -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بہت بیویاں یا ایک ہی بیوی؟

[ذیل میں ہم تعدد ازواج پر ایک مضمون ولائیت کے ایک اخبار سے ترجمہ کرکے شایع کرتے ہیں]

جناب من - ریاست اوٹاہ کے باشندون کے سوائے باقی سب عیسائیون مین ایک قسم کی نیم پوشیدہ تعدد ازدواجی ہے - اور گو برائے نام ایک ہی بیوی سب رکھتے ہین - یہان لنڈن مین یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہماری نانی ہوئی جھوٹی مانوگیمی (ایک بیوی کرنا) کے علاوہ ایک لاکھ فاحشہ عورتین موجود ہین - سب جانتے ہین - کہ کنچنیون کا اس قدر بھاری لشکر انہین لوگون کی مہربانی سے پرورش پا رہا ہے - جو پاک شادی کی رسومات کو ادا کر چکے ہین - یہ مضمون بہت ہی نازک اور مشکل ہے - ہم سب کو معلوم ہے - کہ ایک ہی بیوی رکھنے کی کس قدر تاکید ہو رہی جاتی ہے - اس جگہ مین وہ عبارت نقل کرتا ہون - جو جارج ق کینن صاحب نے مارمنون کی تعدد ازدواجی کی تائید مین تحریر کیا ہے "اگر ہم دنیا پر نظر ڈالین اور تمام عیسائیت کے روزانہ زندگی کے حالات مطالعہ کرین - تو ہم دیکھتے ہین کہ ہمیشہ خوفناک باغیانہ اور ہر رنگ کے جرم کئے جاتے ہین - اور وہان وہ نہ تو کوئی حیرانی پیدا کرتے ہین - اور نہ ان کا کوئی نوٹس لیا جاتا ہے - قتل - لوٹ - عیاشی - کنواریون سے زناکاری اور ہر ایک قسم کی حرامزدگی جو جرمون کی فہرست مین پائے جاتے ہین - فی زمانہ وہ محض معمولی واقعات خیال کئے جاتے ہین - اور تاہم اوٹاہ کے لوگون کو جرمانہ کرنے - قید کرنے - ملکی حقوق سے خارج کرنے - شہر بدر کرنے - اور ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے اس قدر بڑا شور مچایا جاتا ہے - جس قدر کہ عیسائیت خود ... کیونکہ وہ لوگ یہ جان کر کہ خدا ازلی باپ ان دنون بول اٹھا ہے - اور اس نے اپنی مرضی اور ارادے کو ان پر ظاہر کر دیا ہے - اس کے احکام کو پورا کرنے کی جرأت کرتے ہین - کئی سال تک وہ نرمی اور ڈھیٹ پنے سے اس سختی کو برداشت کرتے رہتے - اور اب وہ تمام شائستہ اور غور و فکر کرنے والے لوگون کے پاس اپیل کرتے ہین - اور چاہتے ہین - کہ یہان کی سوسائیٹی کی حالت کا مقابلہ اس ملک کے کسی حصہ یا کسی اور ملک کی سوسائیٹی کی حالت کے ساتھ کرین - اور وہ یہ جانتے ہین - کہ فیصلہ ہمارے ہی حق مین غالب ہوگا صفحہ دنیا پر ہر ایک شائستہ ملک مین بہکانے والے آدمی اپنے شکار کو پھندون مین پھنسانے کے لئے فریب کیا کرتے ہین - اور وہ ایسا کرنے سے ملک کی پوری پوری تباہی کر دیتے ہین - اور یہ بات مشہور ہے - کہ با اعتبار اور ذی مرتبہ لوگ جو سوسائیٹی کے بڑے معزز اور ذی شان رکن خیال کئے جاتے ہین معشوقہ عورتون کو گذارہ دیتے اور پوشیدہ یاری لگانے سے شادی کی قسمون کو توڑ دیتے ہین - تاہم اوٹاہ کے لوگون کے برخلاف یہان ایسی باتین بالکل معدوم ہین - ہمیشہ بیہودہ شور برپا کیا جاتا ہے - کیونکہ وہ آسمان سے الہام شدہ تعدد ازدواج پر عمل کرتے ہین میرے پاس اکثر دفعہ یہ بیان کیا گیا ہے - کہ کوئی بڑی قوم کبھی کثرت ازدواج کی مرتکب نہین ہوئی - جو یہ دعویٰ کرتے - وہ تاریخ سے سخت جاہل ہوتے ہین - کن کن قومون نے ہماری نسل پر بڑا اثر کیا ہے ؟ انہیں قومون نے جو کثرت ازدواج کرتی ہین - انہون نے آدمیون کو ایک سے زیادہ بیویان رکھنے کی اجازت دیکر زنا کے خوفناک جرم سے روک دیا ہے - مین جانتا ہون کہ ہم عیسائیت اور زمانہ کی روشنی سے چندھیا گئے ہین - موجودہ نسل اپنی ہر ایک سابقہ نسل کی طرح یہ خیال کرتی ہے - کہ یہی نسل سب سے زیادہ دانا و عقلمند ہے - اور گذشتہ نسلون کی نسبت خدا تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہے - یہ ایک طبعی بات ہے اور یہی انسان کی کمزوری ہے - چند دن ہوئے کہ ایک سیاح سے گفتگو کرتے ہوئے مین نے اس سے سنا - کہ مین نے ایشیا کو چپہ چپہ ٹرکی مین سفر کیا اور اکثر دفعہ مین ان لوگون کی رسم و رواج کا اپنے ملک یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رسم و رواج سے مقابلہ کرکے شرمندہ ہوا ہون - اس شریف آدمی نے مجھے تبلایا - کہ ان قومون میں جن کو ہم نیم شائستہ کہتے ہین کوئی شراب خانہ اور کوئی چکلا نہین - اور نہ ہی ان مین شراب خوری کی عادت ہے - اور بہت سی ایسی برائیان جو ہماری قوم مین موجود ہین وہان نہین پائی جاتین -

لیکن کیا ریاستہائے متحدہ امریکہ مین سب عورتون کی عزت و کرامت کی جاتی ہے - نہین - یہ بات نہین ہے - ہر ایک آدمی جو سفر کرے گا - اور سفر کرتے ہوئے نتیجہ نکالا کرے گا - معلوم کرسکے گا کہ بہت ساری عورتون کی بے عزتی کی جاتی ہے اور ان سے بہت بری طرح سلوک کیا جاتا ہے - ان مین آدمیون کی ان کے ساتھ کاروائیون سے خطرناک بیماریین پیدا ہو جاتی ہین - ابھی خیال فرمائین - کہ جیسا چوسٹ کی ریاست مین پچھلی مردم شماری ... عورتین مردون سے زیادہ تھین - برادر ہبرٹ اس مضمون پر لکھتے ہوئے ... سے تحریر کرتے ہین کہ میساچوسٹس کا قانون ان ... عورتون کو یا تو بوڑھی کنواری قرار دیتا ہے یا ان کو کنچنیاں بناتا ہے کیونکہ یہ قانون ہے کہ کسی عورت کی ایسے آدمی سے شادی نہ ہو جس کی ایک بیوی موجود ہو - سب قدیمی ریاستون پر کم و بیش یہ ... عائد ہوتی ہے - کیونکہ ہر ایک مین عورتین مردون سے زیادہ ہوتی ہین - تعدد ازدواج کا بڑا فائدہ یہ ہے - کہ تم ہمارے سارے ... مین سفر کر جاؤ - نیکی کو زیادہ پاؤ گے - ہمارے نوجوان ... پہلے بدکاری سے زندگی بسر کرتے ہین - یہان تک کہ ان کی شادی ہو جاتی ہے مگر یہ ایک ہی شادی کرنے کے رواج مین کیسے ہو سکتا ہے - بری ترغیبین ہر جگہ بے شمار ہوتی ہین - اور نوجوان برائی کا شکار ہو جاتے ہین - ابھی نیویارک مین ایک میڈیکل پروفیسر نے وہان کے کسی کالج کی جماعت کو لیکچر دیتے وقت یہ کہا ہے کہ اگر مجھکو پچیس سال کے ہر طرح سے تندرست آدمی کی ضرورت ہو - تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کسی جگہ سے ملے - کیا خوفناک بیان ہے - کہ ایسا آدمی اس ساری قوم مین نہین ملتا

آپ کا خیر خواہ ایک ، طالب حق

پی سی اسنجر صاحب نے مذہب عیسوی پر ایک لیکچر تیار کیا ہے - اور لیکچر کا نام تبسم رکھا ہے - ایک کاپی کیواسطے ہمنے لیکچرار کو خط لکھا ہے - جب آئے گا - اس مین سے مناسب اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جائے گا

اخبار نارتھ امریکن ریویو - لکھتا ہے - کہ ہندو غیرہ ممالک مین مشنری روانہ کرنے کا جنون جو ہمارے ملک کو ہو رہا ہے - یہ بہت ہی خوفناک ہے - مشنریوں کی جانیں خوف میں ہین - اور جن لوگون کو عیسائی بنایا جاتا ہے - ان کے اخلاق کی حالت ناگفتہ بہ ہے - بدھوں کو ہم عیسائی بنا کر اور بھی خراب حالت مین گرا دیتے ہین - ان ممالک کیواسطے پرانا طریق اور روش زیادہ تر ان کے حال کے مناسب ہوتا ہے - مشنری ممالک مین بائیبل اور آدمی بھیجنا بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہے - اس واسطے اس طریق کو اب ترک کر دینا چاہیئے

نور افشاں سے نور افشانی کا سوال

نور افشاں نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مجرد رہنے کی نسبت متاہل رہنا اچھا ہے۔ مجرد کی نسبت متاہل کی عمر بڑی ہوتی ہے اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ہم اصل مضمون نور افشاں سے نقل کرکے اس جگہ درج کرتے ہیں اور پھر اپنے دو سوال پیش کرتے ہیں۔

وہ مضمون یہ ہے

حالت متاہلی اور صحت پر اُس کا اثر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہو۔ انگلستان میں مجرد اور شادی شدہ آدمیوں کی مردم شماری کرنے سے معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ ۸۰ مرد ۴۸ برس کی عمر تک پہنچتے ہیں تو صرف ۴۱ مجرد مرد اس قدر عمر پاتے ہیں۔ زیادہ عمر رسیدہ ہو کر اور بھی زیادہ تعجب خیز فرق معلوم ہوتا ہے یعنی ۶۰ برس کی عمر تک شادی شدہ اور مجرد مردوں میں ۴۸ اور ۲۲ کی نسبت ہو جاتی ہے۔

عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مجرد عورتیں صرف تیس سال تک زندہ رہتی ہیں تو اُن کے مقابلہ میں صرف ۵۲ مجرد عورتیں اس عمر تک پہنچتی ہیں یعنی اپنی تعداد سے تقریباً ایک تہائی کم ہیں۔

ڈاکٹر ہیڈن براون صاحب کا قول ہے کہ "شادی نہ صرف تندرستی میں ترقی کرتی ہے بلکہ تندرستی شادی کرنے کو ترقی دیتی ہے اور اگر بفرض محال تمام موجودہ شادی شدہ آدمی تو مجرد ہوتے اور تمام مجرد آدمیوں نے شادی کی ہوئی ہوتی تو شادی کی زندگی ان حالتوں تلخ اور غیر صحت بخش معلوم ہوتی۔" اسمیں کوئی کلام نہیں کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ اپنی تندرستی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ کیونکہ مجرد آدمیوں کی زندگی میں نہ اُن کا کوئی ہاتھ بٹانے والا ہے اور نہ انکو ہی کسی کی پروا ہے وہ اپنے رنج و فکر میں کسیکو شریک نہیں کرتے اور اسلیے اس کا تمام بوجھ وہ اپنے ہی سر پر اُٹھاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجرد ہونے کی حالت میں جب ان کا چال چلن خراب ہو جاتا ہے جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کی جسمانی اور دماغی حالت میں فتور پڑنے سے صحت میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیکن صاحب کا قول ہے کہ "شادی کرنے میں ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے۔ عالم جوانی میں زوجہ ہماری صحبت کے لیے ہے متوسط درجہ کی عمر میں ایک وفادار ساتھی اور بڑھاپے میں بجائے ایک خدمتگار کے ہے"۔

ہو فیلینڈ صاحب کہتے ہیں کہ اخلاق مکمل بنانے کے لیے حالت ازدواج کا ہونا لازمی ہے۔ یہ عیاشی کی سد راہ اور غیر مناسب عادات کے روکنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے لطف زندگی کو باقاعدہ اور مناسب درجہ پر لانے۔ خانگی انتظامات اور سچی خوشی کو ترقی دینے جسمانی اور دماغی تندرستی کو قائم رکھنے کے لیے شادی کرنا ضروری ہے۔ فقط

عیسائی اخبار نے شادی کے فوائد میں جو باتیں لکھی ہیں اُن سب کے ساتھ ہمکو اتفاق ہے۔ کیونکہ وہ صحیح اور عمدہ باتیں ہیں۔ اور طبیبوں اور فلاسفروں کے تجربہ نے بھی ان باتوں کو ثابت کیا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنکو پہلے سے شارع اسلام نے بیان فرمایا ہے اور حکم کیا ہے کہ مرد نکاح کیا کریں اور مجرد نہ رہیں بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقدر تاکید کی ہے کہ بیوی کرنا ہماری سنت ہے اور جو ہماری سنت پر نہیں چلتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ بہت کمزور اور سست آدمیوں کا طریق ہے کہ بیوی بچوں کو ایک جھگڑا اور جنجال سمجھ کر چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تارک الدنیا عابد بنجاتے ہیں جیساکہ عیسائی راہبوں نے کیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی نادان معترض کے جواب میں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کیا تھا ایک لمبی پُر دلائل تقریر کے بعد اس مضمون کو ایک نظم کے پیرایہ میں ادا کیا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ یہ ہے

نظم

کاملاں کز شوق دلبرے رہ روند
با دو صد بار سے سبک ترمے روند
ہیں کمال آمد کہ با نسر زند و زن
نہ بہمہ فرزند و زن یکسو شدن
در جہان و باز بیرون از جہاں
بس ہمیں باشد نشان کاملاں
چوں ستورے زیر بار افتادہ لیک
در تہی رفتن سریع و تیز تر
ایں چنیں اسپے کجا آید بکار
نابکار ست ایں در اسپانش مدار
اسپ آں اسپ است کو بار گراں
مے کشد ہم میرود بس خوش عناں
کاملے گر زن بدارد صد ہزار
صد کنیزک صد ہزاراں کار و بار
پس گرافتند در حضور او فتور
نیست آں کامل ز قربت ہست دور
نیست آں کامل نہ مردے زندہ جاں
گر خردمندی ز مرد انش مخوان
کامل آن باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولیے تن
با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نگردد از خدا
ایں نشان قوت مردانہ است
کاملاں را بس ہمیں پیمانہ است
فانیاں را مانعے از یار نیست
بچہ و زن بر سر شان بار نیست
با دو صد زنجیر ہردم پیش یار
خارہا او گل گل اندر ہجر خار

الغرض یہ بات تو بالکل درست ہے کہ مجرد رہنا اخلاق اعمال روحانیت صحت جسمانی سب پر اثر ڈالتا ہے لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انجیل کی رو سے بڑی عزت اور عظمت آسمانی بادشاہت میں داخل ہونیکے لیے اسی میں ہے کہ انسان مجرد رہے اور اپنے آپ کو خوجہ بناوے۔ یسوع مسیح نے بڑے دردناک پیرایہ میں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو بہت خوف تھا کہ میری اُمت میرے اس حکم کو نہ ملنے گی فرمایا۔ "سب اس بات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ مگر وے جنھیں دیا گیا کیونکہ بعضے خوجہ ہیں جو ماں کے پیٹ سے ہی پیدا ہوے اور بعضے خوجہ ہیں جنھیں لوگوں نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجہ ہیں جنھوں نے آسمان کی بادشاہت کے لیے آپکو خوجہ بنایا جو اسکو قبول کر سکتا ہے سو کرے"۔

ظاہر ہے کہ مجرد رہنے کی یہانتک کہ اپنے آپکو آسمانی بادشاہت کی خاطر بالکل نامرد بنا دینے کی یسوع نے کسقدر تاکید کی ہے اور یہ تاکید صرف قولی نہیں بلکہ جہانتک اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے یسوع مسیح نے عملاً اپنا نمونہ مجرد رہنے کا ہی دکھایا۔ اور ساری عمر بغیر عورت کے گذاری۔ گو بعض عیسائیوں کا یہ مذہب بھی ہے کہ اسقدر عورتیں نہایت بے تکلفی کے ساتھ

جو یسوع مسیح کے ساتھ خلوت و جلوت میں بود و باش رکھتی تھیں وہ بغیر تعلق نکاح نہ تھیں بلکہ آپ کی ازواج میں داخل تھیں - تاہم عام عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ اُس نے کبھی نکاح نہیں کیا اور ساری عمر مجرد رہا +

اسپر ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ نبی کامل وہ ہوتا ہے جو ہر طرح سے فطرت انسانی کی تمام ضروریات کو اپنے عمل سے پورا کرکے اپنی اُمت کو دکھاوے کہ مثلاً بیوی کے ساتھ کسطرح سلوک کرنا چاہیے اور بچوں کے ساتھ کسطرح احسان و محبت کا تعلق رکھنا چاہیے لیکن ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ اعتراض روا نہیں - کیونکہ حضرت عیسیٰ بجائے خود صاحب شریعت نہ تھے بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے ایک خادم تھے اور چند ایک وقتی ضرورتوں کے واسطے انکی بعثت تھی اور صرف ایک قوم کو اُن کی سخت دلی سے ہٹانا اور آیندہ ایک عظیم الشان نبی کے آنے کی بشارت دینا اُن کا کام تھا - اُن سے ایک اولوالعزم صاحب شریعت نبی کے سے بڑے بڑے کاموں کی اُمید رکھنا یا سوال کرنا سائل کی غلطی ہوگی -

الغرض اناجیل کے رو سے جب مجرد رہنے کی اسقدر تاکید ہے جسپر عمل کرکے تمام رومن کیتھالک پادری ایک مجرد رہتے ہیں تو پرچہ نورافشاں کے پادریوں کی خدمت میں بادب جو رومن کیتھالک نہیں ہیں دو سوال کرتے ہیں - اُمید ہے کہ پادری صاحبان ضرور اسپر کچھ نور افشانی کرینگے یا بالفاظ دیگر روشنی ڈالینگے -

اوّل - آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے والوں کے واسطے ایک ایسی بات کیوں رکھی گئی ہے جو عمر کو گھٹانے والی اور اخلاق کو تباہ کرنے والی ہے اور صحت جسمانی کو خراب کرنے والی ہے +

دوم - آپ صاحبان نے یسوع کے اس پُر درد قول اور تاکیدی حکم پر عمل کرنا کیوں ترک کر دیا ہے +

اس کے متعلق اور بھی چند باتیں لکھنے کے لائق ہیں مگر مضمون لمبا ہو گیا ہے اسواسطے سردست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے - جواب کے سننے کے بعد پھر لکھا جاوے گا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی +

یورپ میں کپڑے دھونے کی ایک مشین جاری کی گئی ہے جس میں کپڑے بجلی کے زور سے دھوئے جاتے ہیں - کپڑے سفید براق ہوجاتے ہیں - ۱۵ منٹ میں ۳۰۰ کپڑے دھل جاتے ہیں +

پیسہ اخبار

(یعنی اُس کا اڈیٹر برادران وغیرہ)

منددرجہ ذیل جن پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے

احمدی برادران پیسہ اخبار کے نام سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص اس واسطے کہ وہ مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں سرگرم حصہ لیتا ہے - اور نہ صرف حصہ لیتا ہے بلکہ اپنی اس کارروائی پر نازاں ہے چنانچہ ایک ملاقات میں اُس نے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کو کہا تھا کہ " ہمنے جب سے مرزا صاحب کی مخالفت شروع کی ہے ہمارا کارخانہ ترقی پر ہے " کاش کہ وہ اپنی ترقی دیکھ کر خشیۃ اللہ اور تقوی میں بھی ترقی کرتا - سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اُس کے سچے دلی عناد کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہار **الندا** میں پیسہ اخبار کی مخالفت کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور نیز ایک اور تحریر میں فرمایا تھا کہ "پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکا دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ **لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ**" حضرت مولوی نورالدین صاحب نے سچ فرمایا کہ مخالفت تو اور اخباروں نے بھی کی ہے اور کر رہے ہیں مگر حضرت اقدس نے پیسہ اخبار کی طرف خاص توجہ کی ہے اسمیں کوئی بات ہے - بات یہی تھی کہ یہ مخالفت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ پیسہ اخبار آسمان پر بھی مخالفین سلسلہ حقہ میں لکھا جاوے - غرض یہ وہی پیسہ اخبار ہے جس کے متعلق ایک ایسی خبر سُننے میں آئی ہے اور سُننے میں کیا آئی ہے اخباروں میں چھپ چکی ہے جس کا ذکر کرنا بھی بدن پر لرزہ ڈالتا ہے - لیکن چونکہ یہ باتیں عدالت تک پہنچ چکی ہیں اسواسطے ہم پیسہ اخبار کے متعلق مستغیث کے الفاظ کو اسجگہ عبرت کے واسطے درج کرتے ہیں تاکہ لوگ خدا سے نہیں تو ایسی بدنامی کی شہرت سے ہی ڈر کر بُری باتوں سے باز رہیں اور تکبر نہ کریں کیونکہ لاہور میں کئی اخباروں میں یہ واقعات چھپ رہے ہیں - بلکہ ہم نے سنا ہے کہ اسپر پنجابی نظم میں قصے بھی بنائے گئے ہیں +

بیانات مستغیث

۱۰ جولائی سنہ حال کو سید ظہور احمد شاہ تھانیدار پیپی چال وارد لاہور نے جو استغاثہ منشی محبوب عالم مالک و مہتمم پیسہ اخبار لاہور اور دیگر سات کس پر زیر دفعات ۳۲۳ و ۳۴۱ و ۳۵۵ و ۳۷۷ و ۴۵۷ و ۵۰۶ و ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند دائر کیا تھا بعد ۱۲ جولائی کو مستغیث مذکور کے بیانات عدالت صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر لاہور میں ہوئے جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے +

" واقعہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء سے ۴ یا ۵ روز پہلے عبدالکریم کہا کرتا تھا کہ امیر کابل کے نام مراسلہ لکھدو - اس مضمون کا کہ میں وہاں جاکر نوکری کا کام کروں - میں نے وعدہ کیا کہ لکھدونگا - اس نے ۱۵ جون کو جب میں مکان سے اُترا کہا کہ مراسلہ لکھدو - میں نے کہا کہ کالج سے واپس آکر لکھدونگا جب ۱۰ ½ بجے پبلک لائبریری سے واپس آیا تو رمضان چپراسی پیسہ اخبار مجھے ملا - اُس نے کہا کہ عبدالکریم تجھے بلاتا ہے میں نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد ملونگا یہ کہہ کر جب میں مکان کی طرف چلا جب مکان ۱۰ قدم رہ گیا تو عبدالکریم تیزی کے ساتھ میرے مکان کی طرف آرہا تھا اُس نے کہا کہ مراسلہ کی بڑی ضرورت ہے ابھی لکھدو اور یہ کہ میرے مکان پر چلکر لکھدو - میں نے عذر کیا - اس نے خوشامد کی کہ چلیے پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر کشاں کشاں مجھے لے چلا - جس مکان میں وہ مجھے لے گیا - جب وہ دس قدم کے فاصلہ پر رہا تو اُس نے مجھے گالی دی - میں رُک گیا اور آگے جانے سے انکار کیا تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا اور مجھے رمضان چپراسی نے دھکا دیا اور میں مکان میں داخل کر دیا گیا - عبدالکریم کا مکان تھوڑے فاصلہ پر ہے - مکان کے اندر پہنچا کر مجھے ایک کوٹھڑی میں داخل کیا گیا - وہاں دو شخص موجود تھے جو کچھ کام کر رہے تھے جنکا حلیہ ایک کا بتا سکتا ہوں - کوٹھڑی میں مجھے ۶ یا ۷ - آدمی موجود ملے - عبدالکریم مجھے مارنے لگا - دوسرے لوگوں میں سے رمضان - خدابخش شیر فروش - خدابخش مہر - پیر - میران بخش - کریم بخش مجھے مارنے لگے - زیادہ تر عبدالکریم مارتا تھا - یہ بھی مارتے تھے - تھپڑ - مکے اور لات مارتے تھے - اسی اثنا میں عبدالکریم نے میرے بائیں پہلو پر مکا مارا جس کے صدمہ سے بیہوش ہوکر میں گر پڑا - پھر جب مجھکو ہوش آیا تو عبدالکریم میرے سر پر بیٹھا تھا اور ہاتھ پکڑے ہوئے تھا - ایک شخص پاؤں پکڑے ہوئے تھے - میرا پائجامہ ہٹا دیا گیا تھا میں پیٹ کے بل پڑا تھا - خدابخش شیر فروش - خدابخش

مبروص اور کریم بخش ان تین اشخاص سے خلاف وضع فطری فعل کیا۔ ہر ایک شخص جب یہ فعل کرنے کو ہوتا تھا۔ تو یہ بتا دیا جاتا تھا کہ یہ شخص فعل کرتا ہے۔ دیکھ لو۔ چنانچہ مبروص خدا بخش نے یہ بھی کہا۔ کہ میرے عضو کو دیکھو۔ کہ یہ بالکل سفید ہے۔ . . . . . . جس کے مُنہ پر سفید داغ ہے۔ جو داغ برص جیسا نہیں ہے بعد میں کسی نے دروازہ ہلایا۔ تو عبد الکریم باہر نکلا۔ اس نے آہستہ آہستہ باتیں کین۔ اس شخص کی آواز محبوب عالم کی تھی۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ خطوط لے لو۔ جب عبد الکریم کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ تو میں محبوب عالم کا تھا اور چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ دروازے کے باہر جا رہا تھا جب عبد الکریم اندر آیا۔ تو اس نے کہا کہ خطوط مجھے دیدو۔ مینے کہا۔ کہ میرے مکان پر جو میز ہے۔ اس میں خطوط ہیں۔ عبد الکریم نے ہنس کر کہا۔ کہ تمہیں خبر نہیں۔ تمہارے کمرے کا قفل توڑ کر ہم دو صندوقچے لے آئے ہیں۔ تمہارے ٹرنکوں کے تالے بھی توڑ کر ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا مگر خطوط نہیں ملے۔ اس کے بعد عبد الکریم نے مٹی کے برتن میں پیشاب کیا۔ اور وہ میرا مُنہ چیر کر میرے مُنہ میں ڈالا اس کے بعد پھر دروازہ کمرہ کا کھلا۔ اور عبد العزیز اندر داخل ہوا۔ اس نے آکر گالیاں دیں۔ اور ٹھوکر ماری۔ اور کہا کہ اب جان سے مار ڈالے جاؤ گے۔ چنانچہ جب ہوش میں آیا تھا۔ اس وقت کئی آدمی چاقو لئے کھڑے تھے۔ ان کو شناخت نہیں کر سکتا ہوں اور میرے مُنہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا گیا تھا جس وقت خلاف وضع فطری کام کیا گیا تب کپڑا ڈالا گیا۔ فعل کے بعد کپڑا نکالا گیا۔ سب لوگوں نے چاقو دکھائے۔ اور کہا کہ مار ڈالے جاؤ گے۔ لیکن ایک طرح سے تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ کہ تم آج ہی اور اسی وقت لاہور چھوڑ دو۔ میں نے کہا کہ کرایہ نہیں ہے میں نہیں جا سکتا ہوں۔ تو عبد العزیز اور عبد الکریم نے کہا۔ کہ تم ہمارے اہتمام میں جاؤ۔ اور اگر اس کے بعد کسی سے یہ بات بیان کی۔ تو ہم تم کو جان سے مار ڈالیں گے۔ اسی طرح اور دھمکاتی سے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنے مکان پر جا سکتا ہوں۔ مجھے مکان میں ۱۰ بجے کے قریب داخل کیا گیا۔ اور قریباً دو بجے نکالا گیا۔ جب میں مکان پر گیا تو کمرے کا تالا ٹوٹا ہوا تھا۔ اندر فرش بالکل اُلٹا ہوا پڑا تھا۔ دو ٹرنک تھے۔ ان کے تالے ٹوٹے ہوئے تھے۔ اور ان کے پارچات بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ صندوقچہ غائب تھا میرے ساتھ خدا بخش ڈبہ اور رمضان آئے تھے۔ وہ مکان کے اُوپر نہیں گئے تھے۔ مَیں نے مکان پر آکر اپنا پائجامہ دھویا اور انہیں کپڑوں پر جو دریدہ تھے میں نے [illegible] پہنے۔ خدا بخش ڈبہ مجھے بلانے آیا اور میرے اترنے سے پہلے وہ اتر گیا تھا۔ پھر رمضان مجھے اسٹیشن پر لے گیا۔ وہاں اس نے ٹکٹ خریدا۔ اور مجھے شاہجہانپور جانے والی گاڑی پر سوار کر دیا۔ رمضان ہر وقت میرے ساتھ رہا۔ اور بات چیت بھی کرتا۔ میرے ساتھ گیا۔ مجھے نہیں معلوم ہے۔ خلیفہ امام الدین مجھ سے ملے تھے اور رادھا کشن اسی کمرہ میں بیٹھے تھے۔ جو ڈپٹی انسپکٹر پولیس مقیم حال بازار امرتسر ہیں۔ ان کی سکونت کا حال اُسی دن معلوم ہوا تھا۔ اس تمام کارروائی کا باعث یہ ہو سکتا ہے کہ میں مضامین پیسہ اخبار کے برخلاف دیا کرتا تھا۔ اور یہ وجہ بھی ہے۔ کہ منشی محبوب عالم کی لڑکی سے اور مجھ سے خط و کتابت تھی۔ یہ خط و کتابت قریباً سال بھر سے تھی اور لڑکی نے اپنے ہر ایک خط میں اظہار محبت کیا۔ یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ اس کے والدین کو کس طرح خبر تھی۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ خبر ان کو ڈیڑھ ماہ وقوعہ سے پہلے تھی یہ خبر مجھے لڑکی نے دی تھی۔ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر جب اس کے والدین نے مزاحمت کی۔ تو جیسا وہ مجھے لکھتی ہے زہر یا کسی زہریلی دوا کا استعمال ہوا اس نے یہ تحریر کیا یہ خطوط اس وقت تھانہ انارکلی میں موجود ہیں۔ یہ وہی خطوط ہیں۔ جو عبد الکریم نے مجھ سے مانگے تھے۔ اس نے سب سے پہلے خط میں مجھے یہ بھی بتایا۔ کہ اس کی کوئی سہیلی انوری بیگم ہے۔ جس کے گھر سے اس کی شادی کا پیام آیا۔ تو یہ لکھدیا۔ کہ کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے۔ میں انکار کر دینے کو آمادہ ہوں۔ مارپیٹ کا واقعہ اس کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ لڑکی عمر غالباً ۱۷ یا ۱۸ سال کی ہوگی۔ مجھے اندر داخل ہو کر عبد الکریم نے کہا تھا۔ کہ ہماری بہن سے خط و کتابت کا نتیجہ ملتا ہے جب میں شاہجہانپور گیا۔ تو مجھے بہ یاد دن بعد کو توالی میں طلب کیا گیا۔ اور میرا معائنہ ڈاکٹری ہوا کوئی تقریباً ۶ یوم بعد معائنہ ہوا تھا۔ پھر میرے بیانات مجسٹریٹ کے روبرو ہوئے۔ وہاں سے مجھے ایک سارجنٹ لانے گیا تھا۔ وہ لایا۔ اس سے پہلے تفتیش ہوئی اور میرے آنے پر بھی تفتیش ہوئی مجھے خبر نہیں ہے۔ کہ یہاں پولیس کو کس طرح اطلاع ملی۔ میں نے یہاں کسی سے تذکرہ نہیں کیا۔ وہاں میں نے صرف شرم اور خوف کی وجہ سے بیان نہیں کیا تھا۔ یہاں بھی مَیں نے اسی لئے ذکر نہیں کیا تھا کہ خوف دلایا گیا تھا۔ میرا بیان بجز سرکار کے کوئی معاون نہیں ہے۔ فقط

اس مقدمہ کے دوران میں اور بھی چند باتیں ظاہر ہو کر اخباروں میں شائع ہوئی ہیں۔ جو بہت قابل شرم ہیں۔ اس واسطے ہم ان کو درج کرنا پسند نہیں کرتے متقی دلوں کی عبرت کے واسطے اتنا ہی کافی ہے آئندہ پیشی ۸۔ اگست کو ہے۔

نظم

تو بھی اے دل سُنئے اب نام خدا
چند دے طاعون کا نسخہ بتا تو

کیونکہ اپنے مہربان بیمار نے
بارگاہ حق میں کی ہے التجا

راہ حق کی ہے طلب بیمار کو
تو بتا رستہ ہدایت دے خدا

اور دعا کریوں بصد عجز و نیاز
دے خدا بیمار کو جلدی شفا

شامت اعمال سے اے دوستو
ہند پہ نازل ہے یہ قہر خدا

تھک گئے دُنیا کے نامی ڈاکٹر
کام کچھ کرتی نہیں عقل و دوا

عالم حیرت میں ہیں سارے طبیب
وید بھی سب تھک گئے کر کے دوا

اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے دوستو
شامت اعمال کی ہے یہ سزا

ہے سیہ کاری کا یہ مار سیاہ
ہو گیا فی النار جس کو ڈس لیا

اس کے کاٹے کا نہیں کوئی علاج
ہے دوا بس اس کی تقویٰ اور دُعا

گرچہ اس نے شہر ویران کر دئیے
پھر بھی لوگوں کو نہیں خوف خدا

میں بتاؤں ایک آلٰہی ڈاکٹر
چاہتے طاعون کی گر ہو تم دوا

ہے مسیح وقت ربانی طبیب
قادیان میں اس کا ہے دار الشفا

گر پئے بیمار جام احمدی تو
پھر مرض طاعون کا کھٹکا ہے کیا

دی تھی احمد نے تمہیں پہلے خبر
پر نہ تم نے اس کا کچھ مانا کہا

آخرش اب آگیا سر پر وبال
اب بھی باز آؤ تو ٹل جائے بلا

آسمان نے مہدی کی تصدیق کی
تم نے ہائے اس کو بھی جھٹلا دیا

یوں تو مرنا ایک دن ہے سب کو یاں
ڈر ہے اس کا جس میں ہو قہر خدا

موت گر قہر الٰہی سے ہوئی ہو ایسا بد انجام ہے یارو بُرا...

[illegible]

سیر مشاہدہ

احمد آباد میں طوفان بارش سے پانسو گھر مسمار ہوئے۔ اور مادھو پور میں پانسو مکانات بہ گئے

رائے بہادر لالہ لال چند صاحب جج چیف کورٹ پنجاب مقرر ہوئے

احمد آباد میں کثرت بارش سے دس لاکھ کا غلہ بہ گیا

مال گاڑیوں کی آمد و رفت بند کی گئی

مدراس میں فاقہ کشوں سے بازار لبریز ہے

اخبار دوابہ ہوشیار پور رقمطراز ہے۔ پروفیسر اومولڈی نے تمام ضلع کانگڑہ کا ملاحظہ کر کے آخری رائے دے دی تھی۔ کہ آئندہ دو سال تک کوئی خطرناک زلزلہ نہیں آئے گا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ زلزلہ کا سلسلہ اب تک ختم نہیں ہوا۔ ۲۶ جولائی کی شب کو تین بجے کے بعد ایسے زور کی حرکت ہوئی۔ کہ سوتے آدمی جاگ اٹھے۔ اور اگرچہ کوئی نقصان جان و مال کا نہیں ہوا۔ مگر زلزلہ کی آواز ہولناک اور حرکت خوفناک تھی۔ سچ پوچھئے۔ تو خدائی باتیں خدا ہی جانتا ہے۔ اور معلوم نہیں۔ زلزلہ کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ اور کیا کچھ کر کے ختم ہوگا۔ خدا ہی اپنے بندوں پر رحم کرے

الائنس بینک کے صاحب بہادر نے لاہور کی کمیٹی پر دو ہزار روپیہ کی نالش دائر کی ہے۔ کہ کمیٹی نے ہمارے مکان کے ارد گرد صفائی کا انتظام نہیں کیا اس واسطے ہماری صحت میں ہرج واقع ہوا ہے

اخبار سول اینڈ ملٹری نیوز لکھتا ہے۔ زلزلہ آنا شروع ہوگیا۔ ۲۶۔ جولائی کی ۴ بجے صبح شملہ میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ بہت لوگ خوف کے مارے اپنے مکان چھوڑ چھوڑ کر کے باہر نکل پڑے۔ اور اگرچہ یہ زلزلہ بہت تھوڑی دیر رہا۔ مگر اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ یہ زلزلہ بھی ۴۔ اپریل کے بعد بہت سخت زلزلہ تھا۔ فیروز پور میں بھی اسی تاریخ ۳ بج کر ۵ منٹ پر زلزلہ آیا۔ اور اسے بھی بہت سخت بتایا جاتا ہے۔ مصوری میں بھی زلزلہ آیا

حضور پرنس آف ویلز ایک دن کے لئے امرتسر رہیں گے

[illegible] اصلاح کانگریس کے ساتھ ہی سامان نمائش حرفت و صنعت ہندی کا بھی ہو رہا ہے

اخبار وفادار لکھتا ہے۔ کہ حجاز ریلوے کا چندہ اگر دینا ہو۔ تو گورنمنٹ انگریزی کی وساطت سے دینا چاہیئے ورنہ بہت کچھ شبہات کا اظہار کیا ہے۔ اس [illegible] نہیں۔ کہ خود روسی سفیر [illegible] کا جی والا معاملہ ایسے چندوں کو بہت دقت میں ڈالتا ہے۔ اخبار وفادار میں آج

کل حج پر جانے کی ممانعت پر ایک فتویٰ بمعہ اسناد درج کیا گیا ہے۔ جس کا راقم "پنجاب کا ایک مشہور عالم" بتایا جاتا ہے۔ جب ان ایام میں حج پر جانا عوام کے واسطے اس قدر مصائب کا موجب ہے۔ کہ علماء کو حج پر جانے سے منع کرنے کے لئے فتوے شائع کرنے پڑے ہیں۔ تو وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ حج پر کیوں نہیں جاتے۔ ذرا غور و فکر سے کام لیں۔

اخبار جنگ

جاپانی دن بدن آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی قلعہ روسیوں کے لیتے جاتے ہیں۔ جزیرہ سگھالین پر اب جاپانیوں نے پورا قبضہ کر لیا ہے۔ روس کی فوج اور افسر سوائے بھاگ جانے کے اور کوئی خوبی دکھا نہیں سکتے۔ بہت سے گرفتار بھی ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ جاپانی لوگ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ صلح کی کانفرنس امریکہ میں بیٹھنے لگی ہے روس کی خواہش تھی۔ کہ کانفرنس پر بیٹھنے سے پہلے ہی جنگ کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور جنگ بند کر دیا جاتا۔ مگر جاپان نے اس بات کو منظور نہیں کیا۔ اور اس نے یہ کہا ہے۔ کہ جب تک شرائط صلح سنائے نہ جائیں اور ان کی نسبت قبولیت غیر قبولیت کا کچھ پتہ نہ لگ جائے۔ تب تک جنگ برابر جاری رہے گا جاپان نے یہ بات اپنے فائدے کی بولی ہے۔ روس نے بیان کیا ہے۔ کہ ہماری رعایا کی یہ خواہش ہے کہ جب تک دشمن کچلا نہ جائے۔ تب تک جنگ جاری رکھنا چاہیئے اور روسی مختار صلح نے خوب ظاہر کیا ہے کہ جاپانی شرائط اگر ذرا بھی سخت ہوں گے تو ہم ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ روس کہتا ہے کہ نہ میں کوئی علاقہ جاپان کے قبضہ میں رکھوں گا اور نہ کوئی تاوان جنگ [illegible] مختار بھی تسلی دیتا ہے کہ ہمارے شرائط صلح واجبی ہوں گے اور کوئی نامناسب بات پیش نہیں کی جا[illegible] کا اندرونی فساد بہت بڑھتا جاتا ہے

اخبار الینسٹ

نئے جہازوں کی کمپنیوں کو یہ [illegible] ہے کہ اگر وہ ان جہازوں میں [illegible] بجلی کا کارخانہ ہوتا ہے۔ [illegible] تانبہ کے دو پلیٹ لگا دیں اور ان پلیٹوں کو بجلی کے کارخانہ سے ملا دیں تو جب جہاز حرکت کریگا۔ سمندر کے پانی میں کا سونا ان پلیٹوں میں لگ [illegible] ایک مکعب [illegible] پانی میں دو دو سو ٹن سونا ہوتا ہے اور [illegible] ایک مکعب میل پانی ہی اس کے اس میں سے ایک [illegible] حاصل ہو سکتا ہے

یہ جو کار حق میں کوشان مرگیا
وہ تو سچ پوچھو تو زندہ ہے رہا
حضرت بیمار کیوں مایوس ہو
صدق دل سے کیوں نہیں کرتے دعا
سینۂ افلاک سے ہوتا ہے پار
خالی جاتا ہے نہیں تیر دعا
پوچھ لو آکر مسیحا سے علاج
حضرت بیمار گر چاہو شفا
لا علاج اب تک یہ بیماری نہیں
کچھ بھی کوشش ہو تو ہو جائے شفا
گر بڑھی غفلت مرض سے اور بھی
پھر نہ ہوگی کارگر ہرگز دوا
عقل ذی سولانے کچھ تک سوچ لو
کیجئے ہم دوستی کا حق ادا
یا الٰہی مجھ کو تو منصور کر
رکھ میرے مولا در نصرت کھلا

تار خبر از لنڈن ۔ ۴۔ اگست ۱۹۰۵ء ۷۰ روسی افسروں نے بمعہ ۳۰۰۰ آدمیوں کے جزیرہ سگھالین میں جاپانیوں کے آگے ہتھیار ڈالدیئے

صلح کانفرنس کا اجلاس ۸۔ اگست ۱۹۰۵ء کو ہوگا مسٹر ساٹو کا بیان ہے۔ کہ جاپان کا اب تک ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور تاوان اس سے کچھ زیادہ ہی لیا جاوے گا

جاپانیوں کو چندان امید نہیں کہ صلح ہو۔ کیونکہ روس میں بہت کچھ ڈینگیں ماری جاری ہیں۔

راولپنڈی سے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کا ایک نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ پنجاب میں سے بادلوں کے نابود ہو جانے کی رپورٹ جو محکمہ آب ہوا نے کی ہے۔ وہ مضحکہ آمیز معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں خوب بارش ہو رہی ہے

[illegible] قوم میں کوئی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ [illegible] بھیجی گئی ہو یا یہ پاک باطن بزرگ [illegible] کا ایک نتیجہ [illegible] اور ان کی [illegible] اور اگر غور سے دیکھا [illegible] کیا ہے (والله [illegible])

[illegible]

شہادۃ قرآنی علی کذب کشن قادیانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

کے مثالب ومعائب سے بھری پڑی ہیں۔ آج آریوں اور عیسائیوں کو دیکھو۔ اور نمونہ کے طور پر پادری عماد الدین امرتسری ٹھاکر داس اور لیکھرام کی کتابوں کو پڑھو۔ ان بے باک مؤلفوں نے کس قدر ناپاک باتیں ہمارے نبی کریم سید المعصومین امام المغفورین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک ذات کی نسبت اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔ تباؤ کیا۔ اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہو۔ اور اصول موضوعہ کے طور پر اس بات کو مانتے ہو۔ کہ جس شخص کی نسبت نکتہ چینی اور اعتراض کئے جائیں وہ برگزیدہ خدا نہیں ہوگا۔ تو پھر کوئی معیار ہونا چاہیئے۔ معیار یہی ہے۔ کہ جس شخص کی تائید میں خدا کا کلام اور خدا کا کام شہادۃ دیں وہ رسول ہے۔ امام ہے۔ وصی ہے۔ وہی عیسیٰ موعود ہے۔ وہی مہدی مسعود ہے۔ بے علم ناعاقبت اندیش انسان کی عیب جوئی کیا وقعت رکھتی ہے کہ جس کے ہاتھ میں نہ کسی کا رد ہے۔ نہ قبول۔ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بڑی پکی اور سچی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اتنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمان وزمین سے ہزارہا نشان دکھا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ منجانب اللہ ہیں۔ اس لئے کہ منصور و مؤید ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ ان تمام چھوٹی اور جزوی نکتہ چینیوں اور ذاتی خردہ گیریوں کا کافی اور شافی جواب اس طرح دیتا ہے کہ اپنے ماموروں کو ایک فیصلہ کن بیّن فتح یا فتح مبین عطا فرماتا ہے۔ وہ ان میں اور ان کے بے رحم دشمنوں اور ناپاک معترضوں میں امر فارق یا فرقان ہو جاتی ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ کو یہ دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ایسے ہی محل اعتراض اور مقام نکتہ چینی ہیں۔ جیسا کہ ان کا دشمن ان کی تصویر کھینچتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ان کی تائید کیوں کرتا ہے۔ اور کیوں ان کے مخالفوں کو کہ وہ بھی تو آخر اس کے بندے اور اپنی اپنی جگہ مدعی راستی ہوتے ہیں۔ سخت ذلیل کرتا اور آخرکار ان کا نام ونشان مٹا دیتا ہے۔ یہی روشن اور سچا معیار ہے جس کی رو سے ہم عیسائیوں کو جواب دے سکتے ہیں ان تمام جزوی نکتہ چینیوں کا جو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہی معیار پیش کیا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً لیغفر لک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر الآیہ یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ تو (اے محمد) مغفور ومعصوم ہے (یعنی تیری نسبت نکتہ چینیاں کام بیجا اور ناروا ہیں۔ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ کہ تجھے فتح مبین دی ہے۔ اس الٰہی نصرت اور آسمانی تائید سے ثابت ہو جاوے گا۔ کہ تو راستی پر تھا۔ اور تیرے مخالف جھوٹے تھے۔ خدا کی شان لا معلوم قدامت سے تمام اسماعیلیوں اور کل عرب کی فطرت میں مرکوز تھا کہ مکہ معظمہ کا فاتح کاذب اور بدچلن شخص نہیں ہو سکتا۔ جب سے قریش اور ان کے خلفاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگ شروع ہوئی۔ وہ اسی فیصلہ پر مستقیم ہو کر منتظر تھے۔ کہ آخرکار مکہ جس کے قبضہ میں آئے گا۔ وہی حق پر ہوگا۔ اور اس کی جانبداری اختیار کریں گے۔ آخر خدا تعالےٰ نے وعدہ کے موافق آنحضرت کو مکہ پر متصرف کیا۔ اور تمام عرب آپ کی راستی کا لوہا مان گئے لیکن الحمد للہ۔ اس معیار کی رو سے یسوع کے پرستار اور وکیل اس کو کبھی سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ کسی آسمانی نصرت اور الٰہی تائید نے اس کے دعویٰ کی تائید نہیں کی۔ اور نہ ہی اس معیار کے مقابل شیعہ اپنے معبودوں کی راستی ثابت کر سکتے ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ حضرت حجۃ اللہ امام مفترض الطاعۃ میرزا غلام احمد قادیانی۔ کو بھی فتح مبین کی وحی بارہا ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس وقت سے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت ایک ایک عدو حق کو نیچا دکھا کر اپنا چمکتا ہوا چہرہ دکھاتی چلی آتی ہے۔ مگر قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کو بھی سچا کر دکھائے

فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ فقط

خاکسار عبد الکریم لو

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸/۰ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

انصار بدر

مندرجہ ذیل احباب میں سے بعض نے تو اپنے نام اخبار بدر جاری کرا کر کارخانہ بدر کی اعانت کی اور مشکور فرمایا۔ اور بعض احمدی احباب نقد روپیہ سے مدد کرتے ہیں چنانچہ مکرمی برادران محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی اور سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی نے مبلغ دو دو روپیہ بطور اعانت بدر مرحمت فرما کر مشکور وممنون فرمایا ہے۔ اور سردار عجب خانصاحب تحصیلدار نے قیمت اخبار مبلغ صہ دی ہے۔ خداوند کریم ان کو جزائے خیر دیوے اور ہمیشہ نیک کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرماوے

اصحاب ذیل نے مندرجہ ذیل دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۱۔ محمد جعفر خانصاحب منصرم علاقہ منڈلہ بنام محمد اکرام حسین صاحب محرر جوڈیشل منڈلہ
۲۔ میاں عبد اللہ صاحب سنوری بنام منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڑھ
۳۔ سلطان احمد صاحب قتال پور بنام غلام حسن خانصاحب گھنگی ضلع ملتان
۴۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب جہلم بنام محمد قاری صاحب امام مسجد تھہا ضلع جہلم
۵۔ مولوی احمد حسن صاحب مدرس لوہاری بنام عبد الرحمان خان صاحب پٹواری شہرانہ و داؤد خانصاحب پٹواری تھانہ بھون آپ خریدار بہم پہنچانے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی کوشش قابل تقلید ہے۔ اور قابل قدر بھی۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے
۶۔ غلام شاہ صاحب سپلوری۔ بنام منشی غلام محمد عبد الصمد صاحب سوداگر۔ وزیر آباد
۷۔ ماسٹر کرم دین صاحب مدرس ڈنگہ بنام منشی مہر الدین صاحب پٹواری
۸۔ میاں فضل الدین صاحب محرر ڈاک ظفروال بنام شیخ کرم الٰہی صاحب عرائض نویس۔ ظفروال
۹۔ محمد ذو الفقار علی خان صاحب میرٹھ۔ بنام عبد الرحمن صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن۔ میرٹھ

اور اصحاب ذیل اپنے نام جاری کراتے ہیں

۱۔ قاضی محبوب عالم صاحب۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ جے پور
۲۔ مستری نور الدین صاحب حاجی پور سیالکوٹ
۳۔ محمد سلیمان صاحب نائب مدرس رائے پور
۴۔ منشی عبد الحمید صاحب مقام اوترشیشہ تحصیل مانسہرہ
۵۔ چودہری شیر محمد صاحب احمدی ہریہ والاں۔ گجرات
۶۔ منشی شاہ محمد صاحب۔ ہیڈ کنسٹبل۔ نارووال
۷۔ میاں حسن محمد صاحب سفید پوش مقام چک ۲۵

امید ہے کہ سب احمدی احباب جو تاحال خریدار نہیں۔ وہ خود خریدار ہونے کی اور دوسرے نئے خریدار بہم پہنچانے کی سعی فرما کر مشکور فرماویں گے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۸ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چھپ گیا ہم۔ باتو گرائی چھپا در قادیان مینی | دوا مینی۔ شفا مینی بغرض دار الامان مینی

سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۹ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۂ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین عـہ
برضائے خود ـہ ـے
عام قیمت ۲/۸

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر سپروپرائیٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق باتمام است | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکسر مو دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوئم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۱۰ اگست ۱۹۰۵ء۔ قبل عشاء

مسجد مبارک

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک جگہ مبارکٌ مبارکٌ کل امرٍ یجعل فیہ مبارکٌ۔ والا الہام چھوٹی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ یہی الہام بڑی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے حضرت نے فرمایا۔ بعض الہام بار بار کئی دفعہ ہوتے ہیں اور ہر دفعہ وہ جدا شان رکھتے ہیں۔ انی مہین من اراد اہانتک والا الہام بہت دفعہ ہوا ہے۔ اور ہر دفعہ اس کا ظہور کسی نئے رنگ میں ہوا ہے۔ ہر دفعہ اہانت کنندہ اور اہانت یافتہ کوئی نیا وجود ہوتا رہا ہے۔ ایسا ہی الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃً۔ بہت کثرت سے ہوا ہے۔ اور ہمیشہ خدائی فوجوں کی نصرت سے ایک نیا معجزہ پیدا ہوا ہے۔ اسی طرح اکثر الہامات بار بار ہوتے ہیں۔ اور ہر دفعہ کوئی نیا رنگ رکھتے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں بھی بہت سی آیات ہیں۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر جدا مطابقت رکھتی ہیں۔ اگرچہ ظاہر الفاظ ایک ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ کہ کل یوم ھو فی شان۔ لیکن وہ مقامات کتب مجھے دکھانے چاہئیں۔ جن پر یہ سوال پیدا ہوا ہے۔

حقیقت روح قدس

کسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ آپ نے جبرئیل کے متعلق جو تحریر کی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کا خیال بھی سید احمد کی طرح ہے۔ کہ روح الامین انسان کے اندر ہی ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی اور روح القدس اور جبرئیل نہیں۔

فرمایا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ سید احمد کے ساتھ اس معاملہ میں ہمارے خیال کو کوئی مطابقت نہیں ہمارا منشا یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح الامین کا نزول انسان پر اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ انسان خود تقدس اور تطہر کے درجہ کو حاصل کرکے اپنے اندر بھی ایک حالت پیدا کرتا ہے۔ جو نزول روح الامین کے قابل ہوتی ہے۔ اس وقت گویا ایک روح الامین ادھر ہوتا ہے تب ایک ادھر سے آتا ہے۔ یہ بات ہم اپنے حال اور اپنے تجربہ سے کہتے ہیں۔ نہ کہ صرف قال ہی قال ہے [illegible] کی بجلی کے ساتھ خوب مثال مطابق آسکتی ہے جب کسی جسم میں خود بھی بجلی ہوتی ہے۔ تو آسمانی بجلی اس پر اثر کرتی ہے۔ تدبر سے دیکھا جائے۔ تو قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے

عبادت نبی کریم

آج کل سخت گرمی پڑنے اور برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ایسے موقعہ پر نماز استسقیٰ کا پڑھنا سنت ہے۔ میں جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگر میرا ارادہ ہے۔ کہ باہر جا کر علیحدگی میں نماز پڑھوں اور دعا کروں۔ خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے۔ وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے۔ اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے۔ اسی مطلب کے واسطے میں نے باغ میں ایک جھونپڑی سی بنائی ہے۔ جس کو بیت الدعا کہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات دو رنگ کے تھے۔ ایک ظاہر اور ایک مخفی۔ آپ کی پہلی عبادت وہی تھی۔ جو آپ نے غار حرا میں کی۔ جہاں کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار میں جہاں ہر طرح کے جنگلی جانوروں اور سانپ بچھو وغیرہ کا خوف ہے۔ دن رات اللہ تعالیٰ کے حضور میں عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے۔ قاعدہ ہے۔ کہ جب ایک طرف کی کشش بہت بڑھ جاتی ہے۔ تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو جو بہت ہی ڈرنے والی طبیعت کی ہیں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ کسی بچے کی بیماری کے وقت اندھیری راتوں میں ضرورتاً ایسی جگہ جاتی ہیں۔ جہاں دن کو نکلنا ان کے واسطے دشوار ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ زلزلہ کے وقت خوف سے اونچے مکان سے نیچے کودنے لگا۔ لوگوں نے پکڑ لیا۔ جب خوف الٰہی اور محبت غالب آتی ہے۔ تو باقی تمام خوف اور محبتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ ایسی دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے۔ اسی پورے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے

فرمایا۔ آج کل حبس اور گرمی اور برسات کی کمی کسی امر کی تمہید ہے۔ جو آگے ظاہر ہوگا۔ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہر چہ بادا باد۔ مگر خدا کی ہستی دنیا پر ثابت ہو جائے اور دین اسلام کی حقیقت ظاہر ہو جائے۔ خواہ کسی طرح سے ہو۔

وفات مسیح اجماعی مسئلہ

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ اسلامی کتب میں حیات مسیح کی بات کہاں سے آگئی۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ ہند کے مسلمان رسوم شادی و مرگ اب تک پرانے ہندوؤں کی طرح ادا کرتے ہیں۔ جب بہت سے عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے۔ تو کچھ پرانے خیالات کا بقیہ ساتھ لائے۔ وہی خیالات مسلمانوں میں منتقل ہو کر اور احادیث کی غلط فہمی بھی ساتھ مل کر یہ فاسد عقیدہ پیدا ہو گیا۔ اور کتابوں میں درج ہو گیا۔ ورنہ صدر اسلام میں اس کا نام ونشان نہ تھا۔ بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا۔ لیکن ان لوگوں میں بھی بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ وہ تین دن تک مرے رہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ سات دن تک مرے رہے اور کوئی ہمیشہ کے لئے ان کا مر جانا مانتا ہے۔ بہرحال اصل اجماع اسلامی وہ ہے۔ جو درمیان صحابہ کے ہوا۔ صحابہ میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا۔ کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ بغیر اس کے صحابہ کو آنحضرتؐ کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہیں آسکتا تھا۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے ہوا۔ اور اگر کسی کو یہ وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دور ہو گیا۔ اور اس طرح آنحضرتؐ کی موت کا صدمہ صحابہ کے دل سے اٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہیں اگر کسی فرد واحد کو قصور درایت کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دور ہو گئی۔ خود خدا تعالیٰ کے کلام میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی آسمان پر نہیں جاتا۔ جہاں آنحضرتؐ سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا تو فرمایا۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا۔ یعنی بشر رسول کبھی کوئی آسمان پر نہیں چڑھا اور فرمایا۔ ما محمد الا رسول۔ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل۔ یعنی کوئی نبی نہیں جو فوت نہیں ہو چکا پس اگر یہ نبی مر جائے یا قتل کیا جائے۔ تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے کتب سماوی اور تاریخ زمانہ بھی اس کی شہادت دیتی ہیں کوئی نظیر ایسی نہیں کہ پہلے کوئی دو چار نبی آسمان پر گئے ہوں۔ خود مسیح نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی الیاس ہے [illegible] موسیٰ۔ نوح اور دوسرے نبی آسمان پر گئے [illegible] عیسیٰ بھی گئے تھے۔ چنانچہ شب معراج میں آنحضرتؐ نے سب کو آسمان پر دیکھا۔ حضرت عیسیٰ کی کوئی خصوصیت نہ تھی۔ افسوس کہ ان لوگوں کی قوت شامہ بھی ماری گئی ہے خود زمانہ کیا ثابت ہو رہا ہے [illegible] آتی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا عیسائیت کی پہلی اینٹ ہے بعض لوگ میری نسبت اعتراض کرکے کہتے ہیں کہ میں نے بھی براہین میں ایسا ہی لکھا تھا مگر وہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہی بات ہماری صداقت کی گواہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کوئی منصوبہ بازی نہیں کرتے خود اسی کتاب براہین میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا اور خدا تعالیٰ کے تمام وعدے اسی کے اندر ہیں۔ اگر یہ غلطی مجھ سے براہین احمدیہ میں صادر نہ ہوتی۔ تو ایک بناوٹ معلوم ہو سکتی تھی۔

ڈاک ولایت

لوگ گرجے میں کس لیئے جاتے ہیں ؟

ولایت میں آج کل عام شکایت ہے کہ چھ دن کے دنیوی کاروبار کے بعد ایک دن مذہبی رسومات ادا کرنے اور نماز کے لئے آتا ہے اور لوگ وہ دن بھی کھیل و تماشا میں [illegible] دیتے ہیں اور بہت تھوڑے ہیں جو گرجا کی طرف رخ کرتے ہیں لیکن جو تھوڑے گرجا جاتے ہیں ان کی نسبت پادری جے ایس [illegible] صاحب نے ایک انگریزی نظم میں اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ یہ لوگ بھی اگر گرجے جاتے ہیں تو کس واسطے۔ چونکہ یہ نظم بہت دلچسپ ہے اس واسطے اس کو ہم اصل انگریزی زبان میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل اس کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ جو ہمارے [illegible] مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب منشی فاضل نے اردو نظم میں ناظرین اخبار بدر کی خاطر [illegible]

سوال: کس لئے جاتے ہیں گرجا میں لوگ؟ لے کے کیا جاتے ہیں سودا سر میں لوگ؟

جواب: جاتے ہیں کچھ سیر زیبا کے لئے | نزہت و سیر و تماشا کے لئے
اگر کسی کو [illegible] ہے تاکنا | دوسرے کا اصل مقصد جھانکنا ہو
راز خالی کے لئے جاتا ہے ایک | باد پیمائی کو اگر آتا ہے ایک
گپ اڑانے کی ہے اک دل میں ترنگ | ہرزہ گوئی کا کوئی رکھتا ہے ننگ
یا کے دیدار کا شوق ہے ایک | آب روئے دوست کا پیاسا ہے ایک
اک نکما اور نکھٹو آ گیا | وقت بے شغلی کا پورا کر چلا
بعض جاتے ہیں لگا [illegible] عام کو | بعض عہد خاص کے انجام کو
دلربائی ایک کی کھینچتی ہے فاش | کھینچ لائی اس کو عاشق کی تلاش
ڈھونڈتے ہیں بعض [illegible] | کس کو ہے کس کی طرف دل کا جھکاؤ
لڑتی ہیں آنکھیں کسی کی [illegible] | تیر مژگان کے چلا کرتے ہیں وار
جان دیتا ہے نئے جوبن پہ ایک | حرف رکھتا ہے نئے فیشن پہ ایک
دوسرے کا ہے دماغ افلاک پر | ناز ہے زرق البھڑک پوشاک پر
بعض کے یہ بات ہے پیش نظر | ہم نشینوں سے اڑائیں نقد زر
باندھتا ہے ٹکٹکی ٹوپی پہ ایک | لٹو ہے پوشاک کی خوبی پہ ایک
ایک کو لاگت بتانے کی ہے دھن | چیزوں کی قیمت لگانے کی ہے دھن
بعض تازہ تازہ خبریں لائیں گے | دوستوں کا جس سے دل بہلائیں گے
آتے ہیں گرجا میں بعضے بے خلل | چھوٹی سچی ہانکنے گپ اور زٹل
ایک کے آنے کا ہے لب لباب | ہم سے خوش ہوئے کوئی والاخطاب
جا کے اکثر آپ کرتے ہیں بیان | بیٹیوں کی خوبیاں رعنائیاں
پادری صاحب کو خوش کرتے ہیں بعض | صرف اتنی بات پر مرتے ہیں بعض
بعض پر ہے نحوست چھا رہی | ہے جمائی پر جمائی آ رہی
ایک بھرتا ہے یہی نیکی کا دم | چاہتا ہے سب سے خیراتی رقم
بعض کو ہے طمع روٹی کی لگی | کوئلے کی حرص گرجا لے گئی
جاتے ہیں بعضے یہ اپنے دل میں ٹھان | چرچ جانا ہے شرافت کا نشان

ہو کسی کے دل میں مذہب جوش زن ✱ مست اس نشہ میں ہیں کچھ مرد و زن ✱ کچھ سریلا راگ گانے کے لئے
اپنی خوش الحانی سنانے کیلئے ✱ واعظوں کے وعظ سننے جائیں بعض ✱ ان کے حسن و قبح چننے جائیں بعض
بعض دھونے اپنے معصیات کو ✱ التجائے عفو تقصیرات کو ✱ بیٹھنے اور اونگھنے جاتے ہیں بعض
بے خودی سے جھکنے کو آتے ہیں بعض ✱ جاتے ہیں تھوڑے عبادت کیلئے ✱ جھکنے اور سچی اطاعت کیلئے

Some go to church just for a walk,
Some go to stare and some to talk.
Some go there to meet a friend
Some their idle time to spend.
Some for general observation,
Some for private speculation.
Some to seek or find a lover,
Some a courtship to discover,
Some go there to use their eyes
And newest fashions criticise.
Some to show their own smart dress
Some their neighbours to assess.
Some to scan a robe or bonnet,
Some to price the trimming on it.
Some to learn the latest news,
That friends at home they may amuse.
Some to gossip, false and true,
Safe hid within the sheltering pew.
Some go there to please the squire,
Some his daughters to admire.
Some the parson go to fawn
Some to lounge and some to yawn
Some to claim the parish doles,
Some for bread and some for coals
Some because 'tis thought genteel,
Some to vaunt their pious zeal.
Some to show how sweet they sing,
Some how loud their voices ring,
Some the preacher go to hear,
His style and voice to praise or jeer.
Some forgiveness to implore,
Some their sins to vanish o'er.
Some to sit and doze and nod,
But few to kneel and worship God.

چین میں مسلمان

مقام الجزائر میں واقفکاران علوم شرقی کی جو کانفرنس
جمع ہوئی تھی۔ اس میں چین کی طرف سے تانگ تسی فو
نام ایک عہدہ دار شامل ہوا تھا جس نے حسب ذیل
مسلمانان چین کی نسبت بیان کیا کہ میری پیدائش
مشرقی چین کی ہے۔ جہاں باقی صوبوں کی نسبت مسلمانوں
کی آبادی بہت ہی کم ہے۔ جوانی کے دن میں نے پکین
میں بغرض تحصیل علم بسر کئے۔ اور چند مسلمانوں سے یہاں سے
میری ملاقات ہوگئی۔ اور رفتہ رفتہ مجھے مسلمانوں کے
حالات و معاملات کا ایسا وسیع علم ہوگیا کہ ایک مرتبہ
چینی حکومت نے مسلمانوں کی حالت پر رپورٹ کرنے
پر مامور کیا۔ چینی زبان میں اسلام کو تشین بائی یعنی خالص
موحد مذہب پکارتے ہیں۔ میرے خیال میں اسلام چین
میں رسول عربی صلعم کی عین حیات ہی یا ان کے انتقال
سے چند ہی برس کے اندر پہنچ گیا تھا۔ کیونکہ ہمارے ملک
میں بہت سی پرانی مسجدیں موجود ہیں۔ سب سے پرانی مسجد
کانٹن میں ہے جسے مسجد یادگار مقدس پکارتے ہیں کیونکہ
اس میں حضرت وہب ابو کبشہ رسول عربی صلعم کے ایک
بڑے صحابی اور خالو کی قبر ہے۔ جعفر منصور عباسی خلیفہ سے
فغفور چین نے فوجی مدد مانگی۔ تو اس نے آٹھ ہزار عربان
بھیجے تھے۔ یہ لوگ فغفور کی اجازت سے چین میں ہی
آباد ہوگئے۔ ہمارے بادشاہ نے انعام و اکرام سے مالا مال
کر دیا۔ اور زرخیز اراضیات عطا کیں۔ ان کی اولاد اب
تک موجود ہے۔ چونکہ مردم شماری کا کوئی معقول انتظام
نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی صحیح تعداد بتا سکنا مشکل
ہے۔ تاہم میرے خیال میں وہ ساڑھے چار کروڑ سے کم نہیں
یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ میں مسلمان کو چینی میں خوئی
پکارتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ اس شخص نے
اپنا نیک و بد خدا کے سپرد کر رکھا ہے۔ ان کا لباس اور
ظاہری رنگ ڈھنگ بالکل دوسرے چینیوں کا سا ہے
صرف عمامے امتیازی نشان ہیں۔ وہ نسبتاً خوبصورت بھی ہیں
ہمارے ملک میں مدت سے مذہبی آزادی رائج ہے۔
حکومت کسی کے مذہب سے تعرض نہیں کرتی۔ نہ مذہب مانع
ترقی ہے۔ چنانچہ کئی مسلمان وزارت اور سپہ سالاری کے
مدارج اعلیٰ پر پہنچ چکے ہیں اور اس وقت چین کی طرف سے
جاپان میں جو سفیر ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ملازمت
کی بجائے تجارت کا زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس فن
میں ان کو خاص مہارت حاصل ہے۔ وہ بات کے
پکے ہیں۔ جو اقرار کرتے ہیں [illegible]
[illegible]
رہا ہیں۔ چنانچہ حکومت ان کی [illegible] کی وجہ سے
مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی خاص کوشش کرتی
ہے۔ موجودہ وزیر حرب سے پہلے جو وزیر تھا۔ وہ مسلمان
ہی تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ چینی معاملات میں چینی مسلمان
اپنے [illegible] میں یا نہیں۔ البتہ
یہ میرا مشاہدہ [illegible] کہ وہ [illegible] زبان کے گرویدہ
ہیں۔ فرض نماز کو باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ لڑکوں کا ختنہ
کراتے ہیں۔ مسلمہ عورت کے سوائے کسی سے نکاح
نہیں کرتے۔ شراب نہیں پیتے۔ خنزیر کا گوشت
جو باقی سب باشندوں کی عام غذا ہے۔ نہیں کھاتے اور
ہر سال بہ تعداد حج بیت اللہ کو جاتے ہیں اور اسلام
چین میں حیرت انگیز یا دہشت ناک حد تک
وسعت پکڑ رہا ہے۔ کئی یورپین سلطنتوں کو خطرہ ہے
کہ کہیں کل آبادی ہی کسی دن مسلمان نہ ہو جائے بڑا ذریعہ
یہ ہے کہ مسلمان تاجر چینیوں سے ان کے خورد سال بچے
خرید لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنے ڈھب پر پرورش کر کے
مسلمان بنا لیتے ہیں۔ علاوہ بریں اکثر ہوتا ہے کہ ایک ہی
دن میں کوئی سالم کا سالم قبیلہ یا گروہ مسلمان ہو جاتا
ہے۔ چینی مسلمانوں کی کئی انجمنیں اور خیراتی کاموں کی
سوسائٹیاں ہیں۔ انہوں نے جابجا شفاخانے اور غربا
لاوارث بچوں کے لئے یتیم خانے اور مامن قائم کر رکھے
ہیں جن میں غیر مسلم اشخاص بھی بخوشی داخل کر لئے جاتے
ہیں۔ اور اس طریق سے وہ لوگوں کے دلوں کو مسخر
کر رہے ہیں۔ ان کے کئی اخبار ہیں۔ جن کو کامل آزادی
حاصل ہے۔ وہ عربی زبان مگر حروف میں شائع
ہوتے ہیں۔ ان میں علما اور اصحاب تصنیف کی بھی
کمی نہیں۔ مگر ان کی توجہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔
زیادہ تر تجارت کی طرف ہے اور کئی مسلمان تاجر
ہمارے ہاں اتنے غنی ہیں کہ ان کی دولت کا شمار نہیں
ہو سکتا۔ اس کے باوصف تواضع و خوش اخلاقی میں
بھی فرد ہیں (صادق الاخبار)

نگہ۔ ضلع جالندھر سے خبر آئی ہے۔ کہ اسی تاریخ کو یہ
زلزلہ سخت محسوس ہوا۔ سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو
گئے۔ ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہیں وہ
زلزلہ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ **مرزا صاحب کا**
کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہے

نظم

اے بے حیاؤ کچھ تمہیں خوف خدا نہیں
دل سے قرآن کے ساتھ محبت ذرا نہیں
کرتے ہو پورا لینے کے معنے توفی کے
پورے سے کیا مراد ہے دیتے پتا نہیں
عیسیٰ میں کیا کمی تھی کہ پھر پورا ہوگیا
ہاتھوں کی پاؤں کی یا کوئی عضو تھا نہیں
کہتے ہیں پورا ہوگیا مُردے کو لوگ عام
تم نے یہ ہندوؤں سے کبھی بھی سنا نہیں
کیا کھا لیا ہے جس سے کہ اُلو ہی بن گئے
تم میں حیا و شرم و ذکا کچھ رہا نہیں
کرتے ہو خاص عیسیٰ کو لاکھوں رسولوں سے
مانو لیا تو تم کو کہیں ہوگیا۔ نہیں
مانا کہ جو دو جہان کا تھا وہ فوت ہوچکا
عیسیٰ میں کیا خدائی تھی اب تک مرا نہیں
ہے دو ہزار برس سے زندہ خدا کے پاس
پھر کس حیا سے کہتے ہو ابن خدا نہیں
احمد کے فوت ہونے پہ کچھ بھی دھیان نہیں
کیا تم عدو سرور ہر دوسرا نہیں
نام اپنا کیوں رکھاتے ہو مسلم منافقو
بپتسما لو کہ تم کو کوئی روکتا نہیں
اور تم کو کچھ بیار بھی ہے مبلغات سے
اسلام میں تو روٹی ہے مال و تپا نہیں
سچ ہے کہ اس مسیح کو تم مانو کس طرح
اس نے تو مال و زر تمہیں کچھ بھی دیا نہیں
تم کو تو یہ گمان تھا کہ ہوئیں مچائیں گے
جو کچھ تمہارے زعم میں تھا وہ ہوا نہیں
مانگو دعا میں مہدی خونی نکل پڑے
تم میں کوئی بھی صاحب فضل و تقی نہیں
چوغے ہی لمبے پہن کے بنتے ہو اولیاء
لیکن بناتے چوغے کہیں اولیا۔ نہیں
گر اولیائی چوغوں ہی پر ہوتی منحصر
پھر میرزادہ کوئی بھی چوغے سوا نہیں
اب بھی ہے وقت توبہ کرو ورنہ چپ رہو
یہ فحش بکنا شرع میں ہرگز روا نہیں
عالم کہا کے گالیاں دیتے ہو گندیاں
اب بھی بیہودہ ہونا تمہارا کھلا۔ نہیں

لوجیے یعنی چغے۔ * میراثی

بار بولنے سے بولو تم نہ باز آئے کبھی
ان گالیون سے انکا تو کچھ بھی گیا نہین
سب سے زیادہ گالیان کھائین سول نے
آخر وہی مظفر و غالب ہوا نہین؟
ویسے ہی ہوتا جاتا ہے یہ مہدی کامیاب
تم سے جو ہوسکا ہے وہ کیا کچھ کیا نہین؟
فتوے لگائے کفر کے پھر حاکموں کے پاس
جا کر کہا کہ باغی ہے یہ باوفا نہین
سرکار کے لئے ہے وجود اس کا خوفناک
گر اس کو مار جائے تو کچھ بھی برا نہین
پھر بھی نہ باز آسکے یہ بھائی یزید کے
جا کر کہا عیسائیونکو تم مین حیا نہین
عیسےٰ کو قادیانی نے مردہ بنا دیا
لیکن عیسائی کوئی بھی کچھ بولتا نہین
القصہ ان سے قتل کا دعویٰ کرا دیا
پھر خوش تھے کہ مرزا کا اب تو بھلا نہین
مسجد مین جا کے ناکین رگڑ خاک کر دین
وہ کونسی مدد تھی جو کی التجا نہین
لمبی عبائین پہن کے جا کر گواہی دی
پھر اس کو الٹے حال سے کون آشنا نہین
جتنا کسی مین زور تھا سب نے لگا لیا
اچھا ہوا دلون مین یہ ارمان رہا نہین
عبدالرشید تھک گیا سارا جہان آخیر
لیکن خدا کا مرد جہان سے تھکا نہین

خاکسار محمد عبدالرشید احمدی بٹالوی

چین مین قدیم یہود

اخبار نورافشان بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ چین کے عین وسط مین ایک یہودی بستی ہے۔ مگر یہ لوگ کسی جدید زمانہ مین آکر یہان آباد نہین ہوئے۔ بلکہ وہ یہان کی آبادی کا ایک خاص حصہ ہین۔ بعض خیال کرتے ہین کہ وہ شمال مغرب کی طرف سے براہ خشکی تاتار کے پرے سے یہان آئے ہین۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سن مسیحی کے آغاز مین بابل سے آکر یہان آباد ہوئے ہین اور اغلباً دو ہزار برس سے چین مین ہین۔ چینی لوگ کہتے ہین۔ کہ وہ ایک فرقہ ہے۔ جو پٹھے نکال ڈالتے ہین۔ یا نیلی ٹوپی پہننے والے محمدی ہین۔ کسی زمانے میں یہ بستی بڑی آباد تھی۔ مگر اب قریباً چار سو آدمی کی آبادی ہے۔ جو چین کے بطن مین ایک چھوٹے سے شہر کائیفنگ مین رہتے ہین۔ یہ شہر ساحل بحر سے قریب چار سو میل دور ہے۔ کئی صدیاں گذرین کہ وہان پر ان کا ایک بڑا خوبصورت عبادت خانہ تھا۔ مگر اب وہ برباد ہوگیا ہے۔ ان کے پاس ابھی تک ایک دو تختیاں ہین۔ جن پر پرانے عہدنامہ کے ابتدائی حصوں مین سے عبرانی زبان مین کچھ ایک مقامات کندہ ہین اور ان کے پاس توریت کے کئی ایک طومار بھی ہین۔ ان یہودیوں مین سے کئی ایک بدھ مذہب کے پیرو ہوگئے ہین۔ بعضوں نے مولسرون کے امتحانات پاس کرلئے ہین۔ اور اب [illegible] شمار ہوتے ہین۔ اغلب ہے۔ کہ وہ تھوڑے عرصہ کے بعد وہان کے باشندے متصور ہونے لگینگے۔ وہان پر مشنریون کے فارن ایجنٹ بھی ہین۔ جو ان مین منادی کرتے ہین اور امید ہے کہ ان مین سے بعض [illegible] ہوگئے ہین فقط

حضرت مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہود کا ممالک افغانستان۔ کشمیر۔ تبت اور چین وغیرہ مین آباد ہونا کئی طرح سے ثابت ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ مین پراگندہ بھیڑون کی طرف رسول ہوں۔ اور اسی پراگندگی نے ان کو بہت لمبے لمبے سفرون پر مجبور کیا۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ بالآخر کشمیر مین فوت ہوئے اور شہر سری نگر مین دفن ہوئے جہان آنجناب کی قبر اب تک موجود ہے۔ جیسا کہ مضمون بالا مین بھی مندرج ہے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جس ملک مین جاتے۔ وہان کے لوگون سے متاثر ہوکر انہین کا مذہب اور رسوم عادات اختیار کرلیتے۔ چنانچہ کشمیر کے یہودی ہندو ہی بن گئے اور کچھ بدھ مذہب بن گئے (مدیر)

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ۔ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرت سر

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت مین اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد مین سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہین ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد مین کوتاہی ہوکر شکایت کا موقع بن جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماوین۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھین تاکہ تعمیل مین توقف نہ ہو

سیر منار

ملتان مین ایک عیسائی بمعہ اپنی بیوی بچون کے مسلمان ہوگیا ہے (تہذیب النسوان)

خبر ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے آنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیارات عطا ہون گے

کلکتہ مین دو خوفناک چوریاں ہوئین۔ مسٹر ای آئی ٹل اپنی عورت کو چھوڑ کر کہیں ناچ گانا سننے گئے تھے پیچھے چور پڑ گیا۔ ۵ ہزار کے جواہر لے گئے اور مسٹر محمود مرزا کے ہان چور پڑے۔ پانسو روپیہ نقد۔ ۳۳ ۔ اشرفیان اور ۶۱۲۵ کے جواہرات لے گئے

احمد آباد مین طوفان سے ایک سو میل تار بہ گیا

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور نے وفات پائی

نوشہرہ سے ساڑھے چھ میل کے فاصلہ پر ایک نئی چھاونی قائم ہوگی

توسیع ریل۔ پشاور سرحد افغانستان تک ہوگی

نواب محمد فضل خانصاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ کے ہان نوے ہزار کی چوری ہوگئی

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی رفع تکلیف کا چندہ گیارہ لاکھ اناسی ہزار تک جمع ہوا۔

سوموار کو بوقت شام کلکتہ مین تقسیم بنگالہ کے خلاف عظیم جلسہ ہوا۔ بیس ہزار سے زیادہ تھے

پولٹادہ اور پرسوائٹ نام روسی جہاز۔ پورٹ آرتھر سے جاپان کو لے گئے۔ ٹھیک ٹھاک ہین

ان غرق شدہ جہازون کو جاپانیون نے نکالا مرمت کیا۔ صحیح و سالم۔ یہان سے چلدیئے ہین

جنگ روس و جاپان

صلح کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا تین گھنٹے بحث

[illegible] شام کو ہر روز اجلاس ہوتا ہے جب پانی [illegible] روسی مختار کو اپنی شرائط کا تحریری کاغذ دیدیا [illegible] تحریری جواب دینگے (تار خبر ۱۱ اگست) امریکہ [illegible] کا بڑا زور ہے۔ شہر نیو اورلینز میں [illegible] واقعات ہوئے اور ۲۲۱ موتیں ہوئیں [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ [illegible] ہوئی ہے کہ مسٹر لی نے ایک [illegible]

[illegible] میں ۳ اگست ۱۹۰۵ء [illegible]

[illegible] پیسچور انسٹی ٹیوٹ بے ٹے دیا میں ۹۰ [illegible] کے کاٹے ہوئے مریضوں کا علاج ہوا جن میں ۸۲ یورپین تھے۔ کسی بیماری میں یورپین باوجود اس قدر قلیل تعداد کے ہندوستانیوں کی ہندوستان میں ہے اس کثرت کے ساتھ مبتلا نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ صرف کتوں کی محبت ہے

چین کے شہر [illegible] کے مشن سکول پر ۲۸ اپریل کو جب کہ تمام طلبہ اور اساتذہ گرجہ میں دعا مانگتے تھے۔ ناگہاں بجلی گری۔ کئی ایک کے بدن جھلس گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ الیسا ہی مودی کے درمیان دو مس صاحبان پر بجلی گری۔ مگر صرف پوشاک جلی (نور افشان) مقام اناکلون میں نئے مذہبی جوش کے عیسائی گیت گانے میں مصروف تھے۔ کہ ان پر بجلی گری [illegible] مر گئے۔ تیس بے ہوش ہو کر گر پڑے

اخبار قادیان

حضرت مع احباب بخیریت ہیں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بعہدہ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہو کر دہلی تشریف لے گئے۔ حکیم فضل الدین صاحب اپنے بعض خانگی امور کے فیصلہ کے واسطے حضرت سے چند روز کی رخصت حاصل کر کے بھیرہ تشریف لے گئے

صلح کے لئے جاپان نے آٹھ شرطیں پیش کی ہیں (۱) خرچہ جنگ دیا جائے (۲) جزیرہ سگھالین جاپانیوں کے قبضہ میں رہے (۳) صوبہ لیاؤ ٹنگ میں روس کی تمام رعائتیں فسخ کی جائیں (۵) ہاربین سے جنوب کی ریل جاپانی رہیگی (۶) ملک کوریا پر جاپانی سرپرستی رہے (۷) مشرق میں روس کی بحری طاقت محدود رہے (۸) منچوریا میں روس کو جو رعائتیں تھیں۔ وہ چین کو واپس دی جائیں

وفات عبد القیوم

حضرت ابی الکرم مولوی نور الدین صاحب کا چھوٹا لڑکا عبد القیوم نام ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ عزیز بچہ پہلے بھی اکثر بیمار رہتا تھا۔ لیکن کوئی دو ہفتہ ہوئے۔ مرض خسرہ میں گرفتار ہو کر پھر اس کی حالت درست نہیں ہوئی۔ اس کی عمر ایک سال گیارہ ماہ تھی۔ نماز جنازہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہوئے۔ مگر آپ نے مولوی صاحب کو ہی پیش امام بنایا۔ مولوی صاحب نے اس بچہ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ایک رقعہ اخبار میں چھپنے کے واسطے ارسال فرمایا تھا۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

احباب برادران و عزیزان

آپ لوگوں میں سے بہت ہیں۔ جنہوں نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ان کی تحریر نے مجھ پر خصوصیت سے محبت بڑھانے کا اثر کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء اب میں سب کا جواب دوں۔ اور ان کا شکریہ کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء لکھوں۔ تو کم سے کم نصف آنہ خرچ ہوتا ہے۔ اور آپ لوگوں پر ضروری اخراجات کے اور بہت بوجھ ہیں۔ دینی ضروریات کا ایک سلسلہ ہے۔ جو روز افزوں ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بعض کے لئے ابتلا کا باعث ہو۔ ہاں اگر ان اخراجات کے نتائج کا واقعی علم ہو۔ تو پھر سچ یہ ہے۔ کہ بوجھ ہی معلوم نہ ہوگا۔ اور بہت سے بھی ہیں۔ جن کو بوجھ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہو جاوے۔ تو کوئی بڑا دینی کام نکلتا۔ اب آج میرا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی صحت کی خوشی اور دوسرے پہلو میں غم کے خطوط پھر ہونگے۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجھے ایسے خطوط لکھے جاویں آپ صاحبان ان خرچوں کو جمع کر کے دینی کاموں میں لگا دیں۔ یہ میرا دلی جوش ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ایسے اخراجات کہیں اسراف میں داخل نہ ہوں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو فراست عطا فرماوے۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ دعائیں کرو اللہ کریم ابتلاؤں سے بچائے اور آوین تو صراط المستقیم پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ نور الدین۔

یہ رقعہ اس امر کا سبق دیتا ہے۔ کہ متقی غم کی حالت میں بھی کیسا خشیت اللہ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور دنیا داروں کی طرح بے ہودہ جزع و فزع اور بے صبری میں نہیں پڑتا

دفن سے پہلے مولوی صاحب نے عبد القیوم کا مونہہ کفن میں سے کھولا۔ اور بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھیں پر آب ہو گئیں۔ اس پر دفن کے بعد فرمایا

"میں نے بچہ کا مونہہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھ کچھ گھبراہٹ ہے سنت پوری ہو۔ آنحضرت کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے اس کا مونہہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہ نکلیں۔ اور آپ نے اللہ تعالےٰ کی مدح کی اور فرمایا۔ کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی۔ پر ہم خدا کے فعلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کے واسطے میں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہو"

پھر فرمایا۔ خدا نے ہم کو کیسا رسول عطا کیا کہ وہ ہر حالت میں ہمارا غمگسار ہے۔ اور ہر حال میں ہم کو خوشی دینے والا ہے

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک شخص نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ معصوم بچے جو مر جاتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم آیا ہے۔ آیا ان سے مواخذہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کو جب خدا تعالےٰ اپنی مخلوق سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا۔ تو پانچ قسم کے لوگ ہوں گے جو اپنے آپکو خدا کے سامنے معذور پیش کریں گے ۱۔ بچے ۲۔ بہت بوڑھے ۳۔ بہرے ۴۔ دیوانے ۵۔ وہ لوگ جن کے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز نہیں پہنچی۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا تم کو موقع دیا جاتا ہے اور تمہیں تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس لئے اسوقت انکی طرف رسول بھیجے جائیں گے وہ جانتا ہے کہ کون لوگ ماننے والے ہیں اور کون نہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے رسول کا مبعوث ہونا اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس مقام پر بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ تبلیغ اور آزمائش کا موقعہ نہیں بلکہ جزا اور سزا کا وقت ہے یہ انکی غلطی ہے جزا اور سزا کا مقام جنت اور دوزخ اس کا نام ہے ان میں داخل ہونے سے پہلے سب آزمائش کا وقت ہے۔ فرمایا مصیبت انسان پر دو طرح آتی ہیں یا تو خدا کی رضا یا اس کے غضب سے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کی رضا ہو۔ لیکن اس کا علم انسان کو ہونا مشکل ہے ہاں کسی وقت خدا علم دے بھی دے۔ تو یہ اس کا فضل ہے۔ فرمایا یہ جو دعا کیجاتی ہے کہ اے اللہ اس بچہ کو ہمارے واسطے فرط اور شفیع بنا تو آخر وہ فرط اور شفیع بننے کے قابل ہونگے تب ہی بن سکینگے ہم تو کئی تجارت آگے بھیج چکے ہیں

پا برہنہ چلنا مفید ہے

ہندوستان میں پہلے زمانہ کے لوگ پا برہنہ چلنا مفید سمجھتے تھے۔ لیکن نئی روشنی کے پودہ نے اس کو حیوانیت میں شمار کیا ہے۔ حال میں ایک جرمن ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے پرانے خیالات کے آدمیوں کی تائید کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ پا برہنہ چلنے سے انسان بے شمار عوارض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان بوٹ ڈانٹنے کو نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ پا پیادہ چلنے کو۔ جوتہ پہننے سے پیروں میں ڈھٹے پڑ جاتے ہیں۔ صاحب بہادر عورتوں کو بھی بوٹ پہننے سے منع کرتے ہیں۔ فقط (نور افشان)

ایڈیٹر بدر۔ یسوع مسیح کی جسقدر تصاویر عیسائیوں نے بنائی ہیں۔ ان سب میں عموماً یسوع کو پا برہنہ چلتا پھرتا دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تصاویر یسوع مثل اس کی خدائی کے فرضی اور یورپ میں کاریگروں کے دماغ کا اختراع ہیں۔ تاہم جو ان کاریگروں نے اس زمانہ کے لوگوں کے طرز لباس و آرائش اور ایسے لوگوں کی حیثیت کے مطابق وہ تصاویر بنائی ہیں جن میں یسوع شامل تھا۔ اس لحاظ سے بھی عیسائی لوگوں کو مناسب ہے۔ کہ اپنے خداوند کی سنت کے مطابق پا برہنہ چلا کریں۔ مگر یہاں تو ایسی الٹی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے چمار بھی جب بپتسمہ (یا بقول ان کے تسمہ) لیتے ہیں۔ تو ان کا سب سے پہلا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ٹوٹا پھوٹا بوٹ لے اور اس کو رسی کے تسمہ سے باندھ کر صاحب بن جائیں۔ شاید ان کے نزدیک بپتسمہ کی حقیقت بوٹ کے تسمہ تک ہی محدود ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

جاوا و سوماٹرا میں جو کبھی اول سے آخر تک اسلامی حکومت کے تابع تھے۔ اب صرف دو باجگذار اسلامی ریاستیں رسورہ تا اور جو کچھ باقی رہ گئی ہیں۔ اور وہ بھی برائے نام۔ آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے۔ لیکن تعلیم کا نام و نشان نہیں۔ اور اکثر باشندوں کی حیثیت معمولی مزدور سے زیادہ نہیں دہقانی آبادی جو کچھ کاشت کرتی ہے۔ اس کی تمام پیداوار حکومت لے لیتی ہے۔ عرب تجار کو پہلے سفر کی اجازت نہ تھی۔ اب پروانہ سفر کہ وہ راہداری تو کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ پروانہ صرف انہی کو ملے گا۔ جو دس روپیہ سالانہ ادا کریں

فیض اخبا طاات

سنے ایک مراکشی گورنر مسمی حیداری پاشا کے مفصل حالات یہ دکھانے کے لئے شایع کئے ہیں۔ کہ مراکو کے اندرونی انتظام کی دراصل کیا کیفیت ہے۔ اس شخص نے رعایا پر جو کچھ ظلم و ستم کیا۔ اس کا کچھ اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اس نے کسی اپنے علاقہ میں تبدیلی کرانے کے لئے تین لاکھ روپے کے تحائف وزرائے سلطنت میں تقسیم کئے۔ جو شخص تحائف پر اس قدر خرچ کر سکتا ہے ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے لئے کس قدر جمع کیا ہوگا اور اس نے رعایا کا خون کیسی بیدردی سے چوسا ہوگا۔ حکومت نے اسے علاقہ مالی کی گورنری پر مامور کیا۔ مگر جب وہ پہنچا۔ تو باشندگان شہر نے جو اس کی غیر معمولی سفاکی و بے رحمی سے آگاہ تھے۔ دروازے بند کر لئے اور اسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ ہمعصر مذکور اس شخص کے مظالم کے تفصیلی واقعات شائع کر کے سوال کرتا ہے۔ کہ جس سلطنت کے انتظام کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ قائم رکھے جانے کی کبھی مستحق ہو سکتی ہے۔ اس تحریر میں ممکن ہے کہ کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مراکشی حکومت کو حسن اتفاق اور فضل ایزدی سے قیصر جرمنی کی طفیل اب پھر چند سال کی مہلت مل گئی ہے۔ اگر اس موقعہ کو بھی بیکار ہاتھ سے جانے دیا۔ تو آج فرانس کے پنجہ سے اس کا محفوظ رہنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی آخر ایک دن کوئی طاقتور اس بیدست و پا شکار کو دبوچ لے گا۔

ایک فرانسیسی مدبر کہتا ہے۔ کہ جزیرہ نما عرب میں حالت سخت نازک ہوتی رہی ہے وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ فرانس پر واجب ہے کہ وہ انگلستان کے ساتھ مل کر اس شکار میں سے خود ہی کچھ حصہ حاصل کرے۔ مگر مدبر مذکور موسیو کو ر تلمون کو سخت دھوکہ ہوا ہے جب تک ایک ترک بھی سلامت ہے حرمین پر کسی غیر کا قبضہ ناممکن ہے۔ وہ خیالی اندیشوں اور فضول دور اندیشیوں سے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نڈھال نہ کرے۔

رسید زر

تاریخ	نام	شہر	قیمت
۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء	محمد اکمل	آف گولیکے گجرات	[illegible]
″	شیخ کرم الٰہی صاحب	ظفروال	[illegible]
۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء	احمد دین صاحب	منارہ نور پور	[illegible]
″	غلام حسن صاحب	گنگی والہ	[illegible]
۲۷ ″	عبد الرحمان صاحب	امرتسر	[illegible]
۳۰ ″	ماسٹر شیر محمد صاحب معرفت میاں معراج الدین صاحب		[illegible]
	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب	بمبئی بمد اعانت	[illegible]

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

اُجرت اشتہارات کی

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کیواسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریسمین اور ایک خوشنویس کاتب (جو عربی و فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں معہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۳ اگست ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد نمبر ۲ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد نمبر [illegible]

ای جہان منتظر خوش باش کامد نشان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست [illegible]
معاونین [illegible]
برضلئے [illegible]
خود [illegible]
عام قیمت [illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین ... قادیان اور ... ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دنیا در گذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدمے دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی ۔ ۲۰۔اگست ۱۹۰۵ء فی ۶ عیسی

ومن معہ ۔ ۲۲۔اگست ۱۹۰۵ء چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ کے لیے ہیں دیکھا تو ہمیں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے ہمیں ان مرغوں کو اٹھا کر دوسرے اور بچا کر لے لیا۔ تاکہ کوئی بلی وغیرہ نہ پکڑ لے راستہ میں ایک بلی ملی جسکے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر ہم بلی کی اس طرف توجہ نہیں کی بعد میں ان مرغوں کو محفوظ لیکر گھر پہنچ گیا۔

ہند میں اسلام

۱۰۔اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل از عشاء ذکر آیا۔ کہ ایک انگریزی اخبار میں مضمون نکلا ہے۔ کہ اسلام ہند میں نہیں پھیلا۔ کیونکہ ہندو خود مہذب تھے۔ اور کسی مہذب قوم میں اسلام پھیل نہیں سکتا

فرمایا۔ یہ جھوٹھ ہے۔ ہندوستان میں سوائے چند ایک قوموں کے جو باہر سے آئی ہیں (قریش۔ مغل۔ پٹھان) باقی سب ہند کے باشندے ہیں۔ جنھوں نے اسلام قبول کیا۔ مثلاً۔ شیخ۔ خواجگان۔ زمینداروں کی سب اقوام وغیرہ یہ سب پہلے ہندو تھے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کا عجیب طریقہ ہے۔ اگر کثرت دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ جبراً مسلمان ہوئے اور اگر کثرت نہ دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ اسلام کا کچھ اثر نہ تھا

تہذیب

فرمایا۔ تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے نہیں۔ کہ انسان خدا کی مقرر کردہ رسموں کو توڑ دیوے۔ اور دنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے سچی تہذیب وہ ہے۔ جو قرآن شریف نے سکھلائی جس کے ذریعے سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے اور جس کے ذریعے سے سچے اور جھوٹھے مذہب میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اسکا نام ہے۔ کہ انسان دنیا کا کیڑا بن جاوے۔ خدا کو بھول جائے۔ اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائے۔ مگر خدا کے نزدیک تہذیب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ حاصل ہو جائے۔ اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے یورپ میں جب عیسائیت پھیلی تھی۔ تو اس وقت یورپ کس قدر تاریکی اور سخت بت پرستی میں مبتلا تھا۔ پھر ان وحشی قوموں پر عیسائیت کا کیا اثر ہوا صرف یہ کہ ایک بت پرستی کی جگہ دوسری بت پرستی قائم ہوئی

ارادہ الٰہی

اسلام نے وحشیوں کو حقیقی انسانیت تک پہونچایا۔ ان کے اندر توحید کی روح پھونک دی مگر انجیل کی تعلیم نے صرف یہ سکھلایا۔ کہ ایک انسان کو خدا بنانے کے لئے رغبت دی اور شراب اور سور کھلایا اور خدا تعالےٰ کی سچی عبادت سے آزاد کر کے اباحت کا دروازہ کھولا یا۔ پس چونکہ عیسائی مخلوق پرستی اور آزادی کے عادی ہو گئے ہیں۔ اس لئے نہیں چاہتے۔ کہ سچا دین زمین پر پھیلے۔ مگر خدا کے ارادہ کو کون پلٹ سکتا ہے۔ ان لوگوں کی لڑائی ارادہ الٰہی کے ساتھ ہے۔ انسانی کوششوں سے اب یہ جنگ فتح نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا سب کچھ قادر و توانا ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ قادر ہے۔ کہ نیا زمین و آسمان بنائے۔ عرب کی پہلی حالت کہ وہ کس گند میں پڑے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے تھے دیکھ کر اور پھر ان کی پچھلی حالت اسلامی دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ ساری دنیا پر اثر ڈالنا اور ان کو اباحت کے گندے خیالات سے نکال کر اسلام کا پاک جامہ پہنانا انسانی کام نہیں ہے

دنیا کی اصلاح کس طرح ہو

ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں۔ جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ نہ کمال محبت الٰہی کا ان کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے۔ هُوَ الَّذِيٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی۔ اور ان کے دلوں میں ایسی الفت ڈالی۔ کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا۔ تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کر سکتا۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے۔ اس میں خدا کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آب پاشی کرتا ہے۔ تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں۔ ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ انکی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔ ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا۔ تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد بیس پچیس لاکھ تک پہنچ کر ٹھہر جائے۔ تو پھر بھی کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ساری دنیا اس جماعت سے بھر جاوے اور یہ انسان کا کام نہیں انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں۔ وہ کیا کر سکتا ہے

بڑا معجزہ

لیکن خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اصل بڑا معجزہ یہی ہے۔ کہ توحید دنیا میں قائم ہو جاوے۔ کہ خدا ہی سب کچھ کر سکتا ہے۔ بڑا معجزہ یہی ہے۔ کہ ہونا وہ کی علت غائی باطل نہ ہو جاوے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدہا معجزات ہیں۔ لیکن سب سے بڑا یہی ہے۔ کہ جس بات کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کو پورا کر دکھایا۔ طبیب حاذق اسی طرح پہچانا جاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے بیمار اس سے شفا پائیں۔ تب ہی اس کا دعویٰ سچا ثابت ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قوم عرب کے تمدن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا۔ گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار غرض ہر ایک بدی موجود تھی۔ کوئی نسبت اور تعلق خدا کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا

نمونہ صحابہ

لیکن آنحضرت کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے تو ایسی محبت الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہو گئی۔ کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کے لئے طیار ہو گیا۔ انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا۔ اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھایا۔ اب تو بعض لوگ بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ تو ذرا سے ابتلا سے گھبرا جاتے ہیں۔ مال اور جسمانی آرام سے بڑھ کر جان پیاری ہوتی ہے صحابہ نے سب سے پہلے اپنی عزیز جان کو فدا کیا۔ برخلاف اس کے یسوع کے شاگردوں میں کوئی بات نہیں دیکھتے

یسوع کے شاگرد

جس سے یسوع کی کامیابی پر دلیل پکڑی جاوے۔ پطرس نے انکار کیا۔ بلکہ لعنت کی۔ یہودا نے گرفتار کرایا۔ باقی بھاگ گئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان کے ہادی میں کچھ کشش نہ تھی کہ ان کو برائی اور منتشر ہونے سے روک سکتے یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات میں ایک کشش اور جذب ہے۔ وہ جذب

خدا تعالیٰ اپنے کامل نبی میں رکھ دیتا ہے۔ آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے کس قدر وفاداری کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلے تھی۔ نہ آگے دکھائی دیتی ہے۔ لیکن خدا چاہے۔ تو وہ پھر بھی ویسا ہی کر سکتا ہے۔ ان نمونوں سے دوسروں کے لئے فائدہ ہے۔ اس جماعت میں خدا تعالیٰ ایسے نمونے پیدا کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کی تعریف میں کیا خوب فرمایا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔ پارہ ۱۵ ۲ رکوع ۱۹

مومنوں میں ایسے مرد ہیں۔ جنہوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا۔ جو انہوں نے خدا کے ساتھ کیا تھا۔ سو ان میں سے بعض اپنی جانیں دے چکے۔ اور بعض جانیں دینے کو طیار بیٹھے ہیں۔ صحابہ کی تعریف میں قرآن شریف سے آیات اکٹھی کیجائیں۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی اُسوۂ حسنہ نہیں۔

غیر معمولی موسم آسمان پر گرد و غبار ہے۔ بارش نہ ہونے اور موسم میں ایک غیر معمولی رنگ ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ایک دن سخت گرمی اور لوگوں کی گھبراہٹ کو دیکھکر میں دعا کرنے لگا تھا مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ جو کچھ کر رہا ہے۔ ہماری ہی تائید میں کر رہا ہے۔ آج اگر طاعون اٹھ جائے زلزلوں سے امن ہو جائے۔ اور فصلیں خوب پک جائیں تو پھر لوگوں کا یہی کام ہوگا۔ کہ امن پا کر ہم کو گالیاں دینے میں مصروف ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی کو ظاہر کر دوں گا۔ یہی اس کے حملے ہیں۔ پس ہم ان حملوں کو روکنے کے واسطے کیوں دعا کریں۔ دنیا کے آرام میں ہمارا آرام نہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے ہی لئے ہو رہا ہے۔ اور ہمیشہ سے عادت اللہ اسی طرح جاری ہے۔ جب ہمارے ہر امر کا متولی خدا ہے۔ تو ہمیں کیا غم ہے۔ جو ہوگا۔ کوئی نشان ہی ہوگا

تناسخ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء۔ قبل از عشاء حضرت مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ عبد القیوم بہت بیمار ہے۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ رات عبد القیوم کو بہت تکلیف تھی۔ مجھے خیال آتا رہا کہ اسی سے کوتاہ اندیش لوگوں نے کم فہمی کے سبب تناسخ کا مسئلہ بنا لیا ہے۔ کہ بچوں کو تکلیف کیوں ہوتی ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بچوں کی تکلیف سے تناسخ نکالنا بڑی نادانی کی بات ہے اول تو ممکن ہے۔ کہ بچوں کو اس تکلیف کا احساس بھی ہو اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ تکلیف تو والدین وغیرہ کے واسطے ہے۔ یہ مانا گیا ہے۔ کہ جن باتوں میں حیوانات انسانوں سے مشترک ہیں۔ ان میں حیوان وہ لذت نہیں اٹھا سکتا۔ ایسا ہی بچے کے واسطے اس قدر احساس نہیں ہے۔ جس قدر بڑے کے واسطے ہے لیکن اگر ہم مان لیں۔ کہ اس کو در حقیقت تکلیف ہی اور اس کے ماں باپ وغیرہ بھی کوئی نہیں ہے جن کی طرف وہ تکلیف منسوب ہو سکے۔ تب بھی اس سے تناسخ نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ نرا پاک ہونا اور معصوم ہونا کسی کو فضل کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تکالیف بنی آدم کے واسطے اجر کا موجب ہیں۔ اور دوسرا عالم ساتھ ہی موجود ہے۔ جو کہ جاودانی امن اور آرام کا عالم ہے۔ اور وہ اس عالم سے صرف ایک انتقال سے پیدا ہوتا ہے۔ ادہر آدمی آنکھ بند کرتا ہے۔ اُدہر کھول دیتا ہے۔ بچوں کے لئے دوسرے عالم میں اجر ہے۔ انسان کمزور ہے۔ اس کی عبودیت ضرور چاہتی ہے۔ کہ وہ کچھ تکالیف و مصائب شدائد اٹھا کر تکمیل کو پہونچے۔ صرف خدا کی ایک ذات ہے۔ جو تکمیل کے لئے کسی ذریعے کی محتاج نہیں۔ ورنہ انسانی فطرت زد و کوب کی محتاج ہے۔ اور وہ مار کھا کر ہی درست ہو سکتی ہے۔ مثنوی میں لکھا ہے۔ کہ ایک بیماری ایسی ہوتی ہے۔ کہ جب آدمی کو کوئی مارتا ہے۔ تب تک آرام رہتا ہے۔ جب چھوڑ دیا جائے۔ تو تب اعضا شکنی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی انسان کو روحانی طور پر مار کھانے کی بیماری ہے۔ بچوں کی مثال انبیاء کے ساتھ اس معاملے میں ٹھیک چسپاں ہوتی ہے۔ انبیاء عبادت اور زہد میں سب سے بڑھ کر جانفشانی کرنے والے اور مثل بچوں کے گناہوں سے دور ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے ان پر اس قدر مصائب پڑتے ہیں۔ کہ کوئی دوسرا اُن کی برداشت نہیں کر سکتا۔ کسی کا ایک دشمن ہو۔ تو اس کے واسطے زندگی وبال ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کے ہزاروں۔ لاکھوں۔ دشمن ہوتے ہیں۔ قتل کی دہمکیاں دی جاتی ہیں۔ اور ہر طرح کے حزن و غم میں انکی جان مبتلا رہتی ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار ہیں۔ ہرگز نہیں وہ تو مثل ایک بچے کے معصوم ہیں۔ پھر ان کو کیوں خواہ مخواہ مار پڑتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس دنیا کے مصائب آخرت میں ایک اجر رکھتے ہیں اگر بچے کی رُوح مرنے کے بعد کالعدم ہو جاتی۔ تب یہ اعتراض وارد ہو سکتا تھا۔ لیکن جب کہ آگے ایک عالم جاودانی موجود ہے۔ تو پھر یہ اعتراض ناجائز ہے اگر کوئی سوال کرے۔ کہ خدا نے یہ مصائب کا سلسلہ کیوں رکھدیا۔ وہ بغیر اس کے کسی کو بہشت میں داخل کر سکتا تھا۔ تو یہ فضول سوال ہے۔ ہم خدا کی ایک سنت کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اس طرح سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں غنی ہے۔ اور انسان کمزور ہے۔ اس نے انسان کے واسطے یہی رکھا ہے۔ کہ یا تو وہ خود مجاہدات اور ریاضات سے ترقی کرتا ہے۔ یا آسمانی قضاء و قدر اس سے یہ تکمیل کرا دیتی ہے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى تزکیہ نفس کرے۔ قربانی کرے۔ مصائب شدائد جھیلے تب قرب کے انوار پیدا ہو جاتے ہیں۔ آریہ کم بخت اندھے ہی چلے آئے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ دوسرا عالم بھی موجود ہے۔ انسان خدا نہیں۔ اس میں کمزوریاں ہیں اور یہ کمزوریاں اس واسطے ہیں۔ کہ وہ خدا کے برابر نہ کھلائے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ جو لوگ مجاہدات کرتے ہیں۔ تکالیف پر صبر کرتے ہیں۔ ان کو بڑے درجات ملتے ہیں۔ ان میں اور ان کے غیر میں ایک امتیاز اور فرقان رکھا جاتا ہے۔ وہ قضا و قدر کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور ماریں کھاتے ہیں۔ پھر بڑا فضل الٰہی ان کے شامل حال ہوتا ہے

غنی اور مفلس اگر ایک شخص غنی ہے۔ اور دوسرا مفلس ہے۔ تو مفلس کے واسطے حکم ہے۔ کہ وہ صبر کرے اور غنی کے واسطے حکم ہے کہ وہ صدقات اور زکواۃ دے کر اپنے آپ کو اس کے برابر بنا لئے۔ دونوں کے واسطے عبادت ہے۔ اور پھر آگے جا کر دونوں کے واسطے اجر ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ دو آدمی سفر کو چلے۔ دو چار کوس کا سفر ہے ایک کے پاس عمدہ کہانا ہے اور ایک کے پاس خشک ٹکڑا۔ دو چار کوس تو بہر حال بسر ہو ہی جائیں گے۔ آگے جا کر وہ دونوں برابر ہیں

تناسخ میں مشکلات شادی اگر تناسخ کا مسئلہ درست ہے تو اس میں بڑے مشکلات ہیں۔ ہندو لوگ رشتہ ناطہ کے وقت بہت بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ دور سے اپنے لئے بیوی تلاش کرتے ہیں۔ جہاں قرابت کا کوئی شائبہ نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ ایک شخص ابھی بچہ تھا اور اس کی ماں مر گئی یا بہن۔ اور اس نے پھر کسی دوسرے کے گھر میں جنم لیا۔ اتنے میں یہ جوان ہوا اور وہ بھی بالغ ہو گئی۔ دونوں کی شادی ہو گئی اور باوجود اس قدر احتیاط کے پھر تناسخ کی مہربانی سے ماں یا بہن ہی آ بیوی بنی۔ ہاں اس صورت میں یہ ضرور تھا

(بقیہ دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۶ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ موسومہ بہ تنبیہ الغافلین بمدح حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف ترکی شاہ صاحب ترکی مخاطب بامیر الشعراء ملازم سلطان دکن

گر مباش اے قوم از بہر خدا
پنبۂ غفلت برار از گوشہا

تابکے خفتن چو مست جام مے
زیر طاق آسمان فتنہ زا

تابکے بگریختن از راہ راست
تابکے بیرہ شدن از رہ نما

تابکے سرتافتن از امر حق
تابکے سستی ز فرمان خدا

تابکے از بہر رہنمائے دلی
روز و شب بگذاشتن در حیلہ ہا

تابکے مانند حمال الحطب
ریختن خارے بپائے مصطفیٰ

تابکے از کبر و کین و بغض و جہل
رخ نہادن در سپاہان خدا

تابکے پربستن از روئے حسد
بر رسولاں تہمت کذب و دغا

تابکے اخلاص با روے بتاں
تابکے با عاشقان حق دغا

تابکے از یاوہ گوئیہاے خویش
گوش نہ نہادن بقول پیشوا

تابکے از بدنہادیہاے خویش
زشت گفتن بندگان نیک را

تابکے تبدیل معنی ساختن
در کلام خالق ارض و سما

تابکے از زشتیٔ اعمال خویش
دور تر ماندن ز فرمان خدا

تابکے رفتن نہ از ریش و مژہ
آستان قادیانی میرزا

تابکے نشنیدن از جہل و غرور
امر حق را از لب آں باصفا

شد چہ گر از جانب پروردگار
رہ نما یک آمدہ سوے شما

ترسم اے یاراں کہ ہمچو قوم لوط
آتشے بارد نہ بر فرق شما

مے شود اکنوں کہ تکذیب امام
زود سازد حق تباہ آں قوم را

باز آ اے قوم جاہل باز آ
از خیال دشمنی میرزا

چیست گر از جانب یزداں رسید
اشرف المخلوق و تاج الاولیا

تاکہ از بہر کار شرک و بدعتی
باز دارد مشرکان زشت را

صد تاسف بہر ایں اندر زو پند
کافرش کردی خطاب ای ناسزا

ایں چنیں گفتن برائے اینچنیں
توبہ کن اے مولوی بہر خدا

صد تاسف تہمت کذبش دہی
آنکہ بنماید ترا راہ صفا

بر فتد ہر کس کہ باوے بیگماں
بشکند پشت و سرش چرخ دوتا

دوست او دوست یزداں بود
دشمن او دشمن رب العلا

زود تر سر زیر بالش نہید
تا نہ نازل گردد از گردوں بلا

ترکیا کن مطلع ثانی رقم
در ثناے آں امام رہ نما

مطلع ثانی

اے ز نور روے تو ارض و سما
گشت روشن ہمچو مہر پر ضیا

تا شدی مبعوث ای مہدی وقت
کعبہ دانم خطۂ پنجاب را

مس زرہ خالص بود از دست تو
می شود از خاک پایت کیمیا

کور مادر زاد بینا مے شود
بر رخش گر افگند مہرت ضیا

حاسداں گویند از روی حسد
رفت نام قادیانی تا کجا

عالماں بار با وخورد ہ بیں
فتوئے کفرت دہند اے باخدا

ق

در زمیں عیسیٰ و مریم غیر تو
حق عطا کردست ایں قدرت کرا

در جہاں کز یک نگاہ فیض تو
صد تن مجذوم مے یابد شفا

قدر والاے ترا نشناختند
کوتہ اندیشاں ز کرد کینہ ہا

شک ندارم در بزرگیہای تو
بر کلام خود کنم حق را گوا

او کہ پیچد سر از فرمان تو
نیک گردن ہر کرا خواہد خدا

در نصیب آنکہ دوزخ کردہ اند
ہرگز او آرد نہ حلم تو بجا

از زمیں تا عالم بالا رسد
ذکر تو اے جانشین مصطفیٰ

مورد طعن ملایک می شود
ہر کسے کذاب می گوید ترا

عاقبتہ شد بجانب ملک عدم
آنکہ از حق خواست بہر تو فنا

اظہار جوش عشق و ارادت خویش بحضرت میرزا

در غم عشق تو اے یوسف لقا
پارہ کردم جیب و دامان قبا

بر زبانم ہست نام پاک تو
ہر نفس ہر لحظہ ہر صبح و مسا

کاشکے آں صبح روشن بردمد
تا ببینم جلوۂ روے ترا

کاشکے روید بجسمم بال و پر
تا پرم سویت چو مرغان در ہوا

کاشکے بینم جمال پاک تو
کنم در پاے تو جاں را فدا

کاش گردد طے زمیں در پاے من
تا رسم پیش تو چوں باد صبا

کاش بیند بردر تو در سجود
فرق خود ایں عاشق غم مبتلا

چشم خود بستم ز روے دیگراں
در نظر تا جلوۂ تو کرد جا

من ترا دانستہ ام از صدق دل
ہادی و مہدی امام دوسرا

بر زمیں از چرخ چارم آمدی
بالیقیں اے آفتاب پر ضیا

در دل ہر شب بگویم از نیاز
داور اینجا جمال میرزا

آں قدر مانم کہ بینم روے او
نیست غم گر بعد ازاں آید قضا

در گرستن مے گذارم روز و شب
عاشق روے تو شد تا دیدہ ہا

جہد کن اے دل کہ کاخش بنگری
پیش ازاں افتد کہ از جسمت نبا

تا کنم وصفش ز بام آسماں
قدسیاں خوانند ہر دم ایں نوا

حبذا اے ہادی و مہدی عہد
حبذا اے شمع انوار خدا

حبذا اے موجۂ بحر کرم
حبذا اے معدن شرم و حیا

حبذا اے کان الطاف و سخا
حبذا اے لولوئے لالاے ما

حبذا اے محیی دین رسول
حبذا اے گوہر صدق و صفا

حبذا اے رہنماے گمرہاں
حبذا اے جانشین مصطفیٰ

حبذا اے دستگیر عاجزاں
حبذا اے یاور خلق خدا

بر ثبوت دعوی تو نیست دور
چوں محمد گر شود آہو گوا

منکر تو منکر پیغمبر است
منکر تو منکر روز جزا

منکر تو چوں رود زیر خاکداں
باشدش در آتش سوزندہ جا

ق

صبر کن بر تو ستمہا گر کند
روز و شب ایں قوم جاہل برملا

یعنی از تو پیشتر ہر قوم نیز
کردہ صد جور و ستم برا انبیا

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ - لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ

حضرت سلیمان نے سواروں کا یا چڑیا خانہ کا جائزہ لیا۔ تو دیکھا کہ ہدہد غائب ہے۔ آدمیوں کے نام بھی جانوروں کے نام سے ہوتے ہیں۔ جیسے قوموں کے چیتے۔ شیر۔ باز۔ سمن۔ سورداس وغیرہ کہا میں اس کو عذاب سخت کروں گا۔ یا ذبح کروں گا۔ ہاں اگر کوئی وجہ معقول اپنی غیر حاضری کی بیان کرے

کسی شخص نے اعتراض کیا۔ کہ ذبح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہدہد انسان نہیں تھا۔ بلکہ پرندہ ہی تھا۔ کیونکہ ذبح کا لفظ جانوروں پر ہی بولا جاتا ہے۔ انسان کیلئے تو قتل کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ اعتراض کسی مولویصاحب کا تھا۔ تو ان کو ہمارے ایک دوست امیر الدین صاحب کمبل باف گوجرات نے جو ہماری جماعت کا ہے جواب دیا کہ پہلے پارہ میں ہے۔ یذبحون ابناءکم آیا ہے۔ تو مولویصاحب نے کہا۔ بنی اسرائیل کی اولاد انسان نہ تھی۔ سارے جانور ہی تھے۔ پھر

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ - فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

تھوڑی ہی دیر گذری۔ کہ وہ ہدہد آگیا۔ اور کہا کہ میں تم کو ایک پختہ خبر ملک سبا کی دیتا ہوں۔ جو پہلے تم کو اس کی پوری خبر نہیں

إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ

شاہ یمن کی خبر دیتا ہے۔ کہ ایک عورت بھی ان کی مالک ہے۔ اور ہر چیز اس کو ملی ہوئی ہے۔ اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے

وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ - وہ مع اپنی قوم کے سوائے اللہ تعالے کے آفتاب کے پرستش کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کو ان کے شرک اور بد اعمالیاں خوبصورت کرکے دکھلائی ہیں۔ اور ان کو راہ ہدایت سے روک دیا۔ اس لئے وہ ہدایت نہیں پاتے

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ - اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ -

کیوں نہ کریں سجدہ اللہ تعالے کے لئے جو نکالتا ہے۔ چھپی چیزوں کو آسمانوں اور زمین۔ اور جانتا ہے۔ جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کوئی معبود سوائے اس کے ہو۔ وہ بڑے عرش کا رب ہے

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

کہا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تو نے سچ کہا ہے یا جھوٹھ

اذْهَبْ بِكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ - میرا یہ خط لے جا اور ان کے آگے رکھدے۔ پھر الگ ہوجاؤ۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ حفظ مراتب کا لحاظ کیا کرتے۔ اللہ تعالے نے بھی حضرت موسیٰ کو حکمدیا۔ قولا له قولا لینا فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کرو۔ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ننزل الناس منازلہم۔ ہر ایک آدمی کے مرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اس کو ادب کے ساتھ پیش آنے کا حکمدیا۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ - إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ - أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ -

ملکہ نے کہا۔ اے سردارو۔ میرے پاس ایک عظیم الشان کتاب رکھی گئی ہے۔ مضمون اس کا یہ کہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالے رحمان رحیم کے نام سے۔ کہ تکبر نہ کرو۔ اور فرمان بردار ہوجاؤ۔ فقط

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ امرت سر

بقیہ ڈائری

سلسلہ کے لئے دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۱۰ پر

کہ پرمیشر ایسا کرتا۔ کہ ہر ایک شخص کے پیدا ہونے کے وقت اس کے گلے میں ایک لمبی فہرست لٹکی ہوئی ہوتی۔ کہ فلاں فلاں مرد اور عورت کے ساتھ اس کا یہ رشتہ ہے۔ ایک نہیں ایسے ہزاروں اعتراض تناسخ پر وارد ہوتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا بھی ایک کم بختی ہے۔ برسات میں تھوڑی دیر میں لاکھوں کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔ تو کیا برسات میں گناہ بہت کیا جاتا ہے۔ پھر جسقدر کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض دنیا میں موجود ہیں زمین کے اندر اور زمین کے اوپر ہوا میں اور درختوں پر اور سمندر میں غرض جس قدر اقسام جانوروں کے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ اسی قدر اقسام گناہوں کے شمار کئے جاتے ہیں مثلاً گائے بہ نسبت کتے کے آرام میں ہے۔ گائے کی ہندو پوجا بھی کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گائے بنانے والا گناہ ایسا سخت نہیں۔ جیسا وہ گناہ ہے۔ جس کے ارتکاب سے انسان کتے کی جون میں ڈالا جاتا ہے۔ پس آریوں کے ذمہ ہے۔ کہ جسقدر انواع جانداروں کے ہیں۔ اسی قدر انواع گناہ کے ثابت کریں

حیدرآباد پر حجۃ اللہ۔ حیدرآباد دکن کی جماعت احمدیہ کی طرف سے مخالفین پر حجت پوری کرنے کے واسطے ایک نہایت مدلل اور لاجواب کتاب بنام انوار اللہ شائع ہوئی تھی جس کا ریویو ہم کسی گذشتہ پرچہ میں کرچکے ہیں مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے جبہ پوشوں نے اس نورانی کتاب سے انوار حاصل کرنے کے بجائے وہی پرانی ہرزہ گوئی پھر جاری کی اور حضرۃ حجۃ اللہ کو مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔ جس کے جواب میں سید مولوی عبدالرحیم و مولوی میر مردان علی صاحب نے ۹ صفحہ کے ایک مختصر رسالہ میں مخالفین پر پھر حجت تمام کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ حق پر ہیں۔ تو ایک بڑا جلسہ کرکے جھوٹے کے حق میں بد دعا کریں۔ اور خدا سے فیصلہ چاہیں اور ہم کو بھی اس جلسہ میں دعا کے واسطے بلالیں۔ اللہ تعالے خود فیصلہ کردیگا۔ امید ہے۔ کہ اب مخالفین کے واسطے گریز کا مقام کوئی نہ ہوگا

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين

فصیح الملک۔ اس نام کا ایک ماہوار رسالہ بیادگار فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم نکلنا شروع ہوا جس کے ایڈیٹر احسن مارہروی صاحب ہیں۔ یہ رسالہ میں تحقیقات زبان اردو و مفید مضامین اور حصہ نظم کے علاوہ ۔ ۔ اردو محاورات کی ایک ڈکشنری کے چند صفحات بھی ہیں۔ جن میں ہر محاورہ کے ساتھ کم از کم ایک شعر مثل کے طور پر دیا جاتا ہے۔ رسالہ عمدہ کاغذ پر اور خوش خط چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اور قیمت صرف دو روپے سالانہ ہے۔ مقام اشاعت لاہور مزنگ ہے۔

ضرورت مصلح پر شہادۂ زمانہ

اس سرخی کے نیچے اُن واقعات اور مضامین کو درج کیا جاوے گا۔ جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات میں اس زمانہ کے آخری زمانہ کلجگ تاریکی کا اور قابل اصلاح زمانہ ہونے کے متعلق شہادت دیں گے۔ مد

کلجگ کے بادل کالے ہیں بچپن میں بعض معتبر دہقانوں سے سنا کرتے تھے۔ کہ کلجگ کے حصے کا نابادل ہے۔ جس کا خاصہ یہ تبلایا جاتا تھا۔ کہ یا تو بالکل خشک رہے گا۔ یا ایسا طوفان آوے گا۔ کہ سب کچھ بہا لے جائے گا۔ چنانچہ جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ کلجگ کے بادل کی یک چشمی کا خاصہ آنکھوں دیکھتے ہیں۔ کہ کسی ایک سال بھی ملک میں حسب ضرورت بارش نہیں ہوتی۔ کہیں تو برسات ایسی خشک گذر جاتی ہے۔ کہ لوگ ایک ایک بوند کو ترستے ہیں۔ اور کہیں وہ برستا ہے۔ کہ لوگوں کو ع

شامت اعمال ما صورت باراں گرفت

کہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بہت سے علاقے تو پانی کو بلک رہے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں۔ مگر دکن میں اس کالے بادل نے وہ غضب ڈھایا ہے کہ سینکڑوں میل رقبہ تہ آب نظر آتا ہے۔ سچ ہے۔ جب عقل اور فکر والی مخلوق اصولوں کو جواب دے بیٹھی۔ تو بیجان عناصر کا کیا قصور ہے۔ (دوآبہ مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء)

ممالک غیر۔ جاپان میں اسلام۔ جاپانیوں نے گورنمنٹ جاپان سے درخواست کی ہے۔ کہ ہم لوگ مذہب اسلام کی کتابیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے اس مذہب کے نظم و نسق سے آگاہی حاصل ہو جائے

شاہ ایڈورڈ نے ۱۶۔ تاریخ کو آسٹریا کے بادشاہ سے ملاقات کی

تار خبر از لندن۔ ۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ روسی خرچہ جنگ اور علاقہ جات کا دینا منظور نہیں کرتے

اسپین میں سخت قحط پڑ گیا ہے۔ زمیندار بغاوت کرتے پھرتے ہیں

زمانہ کے غیر معمولی حوادث۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء دارجیلنگ میں سخت آگ لگی۔ تین بڑی بڑی انگریزی دوکانیں جل گئیں۔ اور زمین کے ساتھ مل گئیں قریباً اڑھائی لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ تینوں دوکانوں کا ماہواری کرایہ بارہ ہزار روپیہ آتا تھا۔ دو کانوں کی مالک ووڈلینڈ ہوٹل کمپنی تھی

شدید زلزلہ۔ جنوبی چین میں مقام مکاؤ پر سخت زلزلہ آیا۔ ۵ گھنٹہ متواتر زلزلہ آتا رہا۔ لوگ جوق در جوق شہر چھوڑ کر بھاگے جاتے ہیں

سیر ہند۔ مسٹر شیام جی کرشن ورما نے لنڈن میں ہندوستانی طلباء کی رہائش کے واسطے ایک انڈین ہاؤس کھولا ہے

سکندر آباد میں ایک لڑکے نے خودکشی کی۔ اس کی کتاب میں سے نکلا۔ کہ استاد کی مار پیٹ سے اور ذلت سے ڈر کر ایسا کرتا ہوں

مہاراجہ صاحب جموں کو اختیار دینے کے واسطے لارڈ کرزن بہادر خود کشمیر جائیں گے

راجہ امر سنگھ بہادر وزیر اعظم مقرر ہوں گے اور کشمیر میں انگریزوں کو جائیداد میں بنانے کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔

ہیضہ۔ مدراس میں بہت ہیضہ پھیلا ہوا ہے ۱۷۔ تاریخ تک ۱۴۷۱ واقعات ہوئے اور ۹۶۲ موتیں ہوئیں

درخواست دعا

ہمارے دوست ماسٹر عبد الرحمان صاحب کچھ دنوں سے لگاتار بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بھائی کو اپنے فضل سے شفا دے

سردار محمد ایوب صاحب کے واسطے موقعہ ترقی ہے۔ احباب دعا کریں

میاں گلاب خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے دعا کراتے ہیں

میاں یار محمد صاحب منصرم محکمہ بندوبست پاڑی پور کشمیر اپنے چھوٹے بیمار بھائی کے واسطے اور میاں میرزا اکرم بیگ صاحب کمپونڈر اپنے والد کے لئے جو مدت سے بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ احباب بخیر و عافیت ہیں رات کو قبل از عشاء ایک دو گھنٹہ مسجد میں اجلاس فرمایا کرتے ہیں۔ کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم چھپ رہا ہے۔ ۱۹۔ اگست ۱۹۰۵ء

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء سے موسمی تعطیلات کے واسطے ایک ماہ کے واسطے بند کیا گیا

اس ہفتہ میں مولوی عبد اللہ صاحب میاں محمد صدیق صاحب حافظ نور احمد صاحب۔ محمد افضل صاحب خدا بخش صاحب حشمت اللہ صاحب طالب علم پٹیالہ۔ شیخ محمد جان صاحب اور شیخ نیاز احمد صاحب اور ان کے بھائی شیخ محمد جان وزیر آباد سے آئے۔ شیخ عبد الحق صاحب نومسلم سابق بشن داس ساکن گیا حال رحیم آباد آریہ جو دیانند کی صحبت میں مدت تک رہ کر اور ویدوں کے خوب مطالعہ کرنے کے بعد اور آریوں کے حالات سے اچھی طرح واقف ہونے کے بعد آخر پچاس سال مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ اور اب حضرت مسیح کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب سنسکرت کے بڑے فاضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت اور ترقی روحانی عطا فرماوے

۲۰۔ اگست کی صبح کو حضرت کے سر میں اٹھتے ہوئے ایک جگہ سے چوٹ لگی جس سے بہت خون نکلا اور تکلیف ہوئی۔ اب بفضل الٰہی آرام ہے۔ فرمایا۔ ہر امر میں کچھ مصلحت الٰہی ہوتی ہے۔ جو بعد میں معلوم ہوتی ہے

جنگ روس و جاپان کے متعلق صلح کے شرائط پر بحث جاری ہوئی۔ سوائے خرچہ جنگ اور جہازات اور جزیرہ سگھالین کے باقی شرائط عموماً طے ہو گئے ہیں۔ خبر ہے۔ کہ خرچہ جنگ میں بھی بہت نرمی ہو کر صلح کی طرف بہت سا رخ کیا جائے گا۔

مولوی رشید احمد ۔۔ ۔۔ گنگوہی جو آخری عمر میں نابینا ہو گیا تھا۔ اور حال ہی میں ایک رسالہ سلسلہ حقہ کے مخالف لکھا تھا۔ سانپ کے کاٹا جا کر مر گیا۔ سنا گیا ہے کہ سانپ کے کاٹے کے علاج میں اس کو بڑا دعوی تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی شخص ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسے کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائیگا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا بنانا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے [illegible] ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلباء مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کو صحبت نیک میں اور نیک اثر کے نیچے گذارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اُلٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ روپیہ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت مدعہ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک پوری ہوتی رہینگی یہ کتاب مرحبا جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ عہ ۱۲؍ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر

[illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد اصلح لکم وقت مسیحہ ولا ترد من اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باتو گر آئی بہ قادیان۔ بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۱	۲۱ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء	سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۲۹

ای جہان منتظر خوش باش کامد و لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح و مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	صہ
معاونین	للعہ
ہر ضلع	صہ
خود	سے
عام قیمت	عما

اس سے زاید امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ⁂ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمده از مادریم ⁂ هم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق که قرآن نام اوست ⁂ باده عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد هست نام ⁂ دامن پاکش بدست ما مدام

مهر او با شیر شد اندر بدن ⁂ جان شود با او بدر خواهد شدن

هست او خیر الرسل خیر الانام ⁂ هر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم هر آبے که هست ⁂ زو شده سیراب سیرابے که هست

آنچه ما را وحی و ایمائے بود ⁂ آن نه از خود از همان جائے بود

ما ازو یابیم هر نور و کمال ⁂ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ⁂ هرچه زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد ⁂ هرچه گفت آن مرسل رب العباد

آن همه از حضرت احدیت است ⁂ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او همه حق اندر است ⁂ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ⁂ آنچه در قرآن بیانش بالیقین

بر همه از جان و دل ایمان ماست ⁂ هر که انکارے کند از اشقیا است

یکطرفے دعوی ازان عالیجناب ⁂ نزد ما کفر است خروج از کتاب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ پہاڑ گرا ۔ اور زلزلہ آیا

۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں ۔ آگے ایک پردہ ہے ۔ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی

” تو جانتا ہے ۔ میں کون ہوں ۔ میں خدا ہوں
جس کو چاہتا ہوں ۔ عزت دیتا ہوں جس کو
چاہتا ہوں ۔ ذلت دیتا ہوں “

فرمایا ۔ قرآن شریف میں آیا ہے ۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء ۔ انہ علی حکیم یعنی کسی آدمی کے لائق نہیں کہ خدا اس سے کلام کرے مگر بذریعہ وحی کے یا پردہ کے پیچھے سے یا کسی فرستادہ کے ذریعہ سے ۔ جو اس کے حکم سے جیسا وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے ۔ وہ عالی شان اور حکمتوں والا خدا ہے

۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا ۔ جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی اس نے لکھا ۔

شاہت الوجوہ

فرمایا ۔ اس کے معنے ہیں ۔ دشمنوں کے مونہہ کالے ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعے دشمنوں کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے

ڈائری

القول الطیب

۲۶ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ الحمد للہ اب حضرت کی طبیعت پہلے سے بہت اچھی ہے آج نماز ظہر میں مسجد مبارک میں قبل از نماز ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کیطرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور بعض ہندی مسلمانوں نے وہاں جانیکا ارادہ کیا ہے ۔ اس پر فرمایا ۔ جن کے اندر خود ہی اسلام کی روح نہیں ۔ وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے ۔ جبتک قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہو سکتا ۔ کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے ۔ تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسروں پر کیا اثر ڈالیں گے یہ لوگ صرف اپنے پر ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بھی ظلم کرتے ہیں کہ ان کو اپنی بد عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے یہ غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے ۔ ان کی بوسیدہ اور ردی متاع کو کون لیگا چاہیئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کیے جائیں ۔ جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنیکا مادہ رکھتے ہوں

۱۵ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ گیا سے ایک نو مسلم آئے ہیں ۔ جو دیانند کی زندگی میں اس کی صحبت اور شاگردی میں ایک عرصہ رہ کر اور ان کے مذہب سے بیزار ہو کر آخر مسلمان ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے حضرت سے سوال کیا ۔ کہ معراج کے متعلق آپ کا مذہب کیا ہے ۔ کہ معراج کس طرح ہوا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ” ہمارا مذہب معراج کے متعلق یہ ہے ۔ وہ ایک بیداری تھی ۔ لیکن ایک بیداری دنیا داروں کی ہوتی ہے ۔ اور ایک خدا رسیدہ لوگوں کی بیداری ہوتی ہے ۔ جس سے دنیا کے لوگ بے خبر ہیں ۔ اور تعجب نہیں ۔ کہ یہ لوگ اس قسم کی بیداری کا ذکر سن کر حیران ہوں ۔ کیونکہ یہ بات ان کے تجربہ اور مشاہدہ میں نہیں آئی ۔ کشف دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک وہ جس میں خفیف سا غلبہ نوم ہوتا ہے ۔ اور وہ خواب کے قریب ہوتا ہے لیکن ایک اعلیٰ قسم کا کشف ہوتا ہے ۔ جو بالکل بیداری کا ہمرنگ ہوتا ہے ۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہے اور ہم اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھ سکتے ۔ مگر اس بیداری کو اس سفلی بیداری سے کچھ مشابہت نہیں وہ ایک نیا عالم ہے ۔ جس کی آنکھ ان چیزوں کو دیکھ سکتی ہے ۔ جن کو یہ آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور جس کی آواز خدا کا کلام سن سکتی ہے ۔ اس کشفی عالم میں انسان کا جسم اور ہوتا ہے ۔ یہ ظاہری جسم خدا نے اس قابل نہیں بنایا ۔ کہ آسمان پر چڑھ جائے ۔ معراج کو ہم خواب نہیں کہہ سکتے ۔ ہمارا ایمان ہے ۔ کہ وہ ایک سچی اور کامل بیداری تھی ۔ جو ایک اعلیٰ درجہ کے تطہر اور کمال تقدس کے بعد کسی کو مل سکتی ہے ۔ ہر ایک کو اس بیداری کا انکشاف نہیں ہو سکتا

۱۵ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ ایک شخص نے اپنا خواب عرض کیا ۔ کہ فلاں آدمی نے مجھے خواب میں ایسا کہا ۔

فرمایا ۔ خواب کی تعیین ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا ۔ بعض دفعہ جس کو خواب میں دیکھا جاتا ہے ۔ اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے

کسی شخص نے اعتراض کیا کہ قرآن شریف میں حضرت مسیح کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ ۔ نہ قتل کیا اور نہ صلیب دیا ۔ اس میں قتل کا ذکر پہلے ہے ۔ اور صلیب پیچھے ۔ حالانکہ پہلے کسی کو صلیب پر چڑھایا جاتا ہے ۔ اور بعد میں صلیب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قتل ہو جائے ۔ برخلاف اس کے قرآن شریف میں قتل کا ذکر پہلے ہے ۔ اور صلیب کا پیچھے ہے

فرمایا ۔ اول تو یہود کا اعتراض جو قرآن شریف میں درج ۔ وہ یہی ہے ۔ کہ انا قتلنا المسیح ۔ یعنی ہم نے مسیح کو قتل کیا ۔ چونکہ انہوں نے قتل کا لفظ بولا تھا ۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ نے پہلے لفظ قتل کی ہی نفی کی دوم یہ کہ یہود میں دو روایتیں تھیں ۔ ایک یہ کہ ہم نے یسوع کو تلوار سے قتل کر دیا ہے ۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو صلیب پر مارا ہے ۔ پس اللہ تعالےٰ نے ہر دو کی جدا جدا نفی کی تیسری بات یہ ہے کہ یہودیوں کی بعض پرانی کتب میں یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ یسوع کو پہلے سنگسار کیا گیا تھا ۔ اور جب وہ مر گیا تو بعد میں اس کو کاٹھ پر لٹکایا گیا ۔ یعنی پہلے قتل ہوا اور پیچھے صلیب ۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کی نفی کی اور فرمایا کہ یہود جھوٹے ہیں ۔ نہ حضرت مسیح ان کے ہاتھوں قتل ہوئے اور نہ صلیب کے ذریعہ سے مارے گئے ۔

فرمایا ۔ خدا تعالےٰ کے صفات کا جو کامل اکمل نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے ۔ وہ اسلام کی صداقت پر ایک بڑی بھاری دلیل ہے ۔ باقی تمام مذاہب اس معاملہ میں ناقص ہیں کہ وہ خدائی صفات کا سراپا پوری طرح بیان کر سکیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی کمال طاقتوں کے [illegible] سے انکاری ہیں ۔ مثلاً آریہ کہتے ہیں کہ وہ کلام نہیں [illegible] ۔ عیسائیوں کا بھی یہی مذہب ہے اور [illegible] ہیں کہ وہ کسی کو نجات [illegible] نہیں [illegible] ان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کسی شخص کی تعریف کرے ۔ اور کہے کہ وہ ایسا خوبصورت ہے اور ایسا طاقتور ہے ۔ مگر [illegible] نہیں سکتا اور گونگا ہے ۔ کچھ بولتا نہیں ۔ [illegible] ہم کو نجات دینا نہیں چاہتا ۔ بہشت میں [illegible] ہے ۔ تو بھی ایک گناہ باقی رکھ لیتا ہے ۔ جس سے پھر جلد سانپ بچھو ۔ کتے ۔ سور کی جون میں ڈالدیتا ہے ۔ ان دینوں میں یہ برکت نہیں کہ انسان پاکیزگی حاصل کر کے خدا سے انا الموجود کی آواز کوئی سن سکے ۔ اسی واسطے یہ لوگ غفلت کی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ فرمایا ۔ جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں انکو خدا ملجاتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اسمیں محنت نہیں کرتے ان کیواسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پا سکیں ایسے لوگوں کی مثال اسطرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے جب تک اسکو کھودیں

سیر ہند ڈیرہ دون میں ایک عورت کے چار بچے ایک ہی دن پیدا ہوئے تین دن کے بعد سب مر گئے

پارسی تماشاگاہ کا ناظم لاہور میں آتے ہی مر گیا

امرتسر سے پٹی تک ایک شاخ ریلوے بنانے کی اجازت کمپنی کو دیگئی

مولوی نقیر اللہ تاجر کتب لاہور کا انتقال ہو گیا

مظفر نگر کے نیجر بنک بابو کشن لال آریہ سماج کے لیکچرار اٹھائیس ہزار روپیہ کے غبن کے جرم میں ماخوذ ہیں مقدمہ زیر تجویز ہے (صادق الاخبار)

صادق الاخبار ریواڑی لکھتا ہے کہ انگلستان کے پادری صاحبان نے ایک کانفرنس کے دوران میں وہاں کے تاجروں اور دوکانداروں پر بد دیانتی کا الزام لگایا ہے جس پر تاجر اور دوکاندار اور مختلف اخبارات پادریوں پر اظہار خفگی کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تجارت میں جتنا جھوٹھ ہے۔ اس سے زیادہ گرجا میں موجود ہے۔

لاہور میں ایک شخص چراغ خفیہ طور پر افیون بیچنے کے جرم میں گرفتار ہوا

لارڈ کرزن کا استعفیٰ منظور ہوا۔ اور ان کی جگہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے۔ لارڈ منٹو قبل ازیں گورنر جنرل کینیڈا ملک امریکہ رہ چکے ہیں

ہندوستان میں ڈاک اور مال کے واسطے ایک ہی ٹکٹ منظور کیا گیا۔ ایک آنہ اور نصف آنہ کے ٹکٹ دونوں کاموں میں مستعمل ہو سکیں گے۔ لیکن کوئی ٹکٹ اب لکیر سے ردی نہ کرنا ہوگا۔ ورنہ بیرنگ تصور ہوگا

حیدر آباد دکن میں سعید آباد کی بیگم صاحبہ کے ہاں تین لاکھ کے زیور کی چوری ہوئی

پادری عماد الدین کا بیٹا لاہور میں مشرف باسلام ہوا

اخبار وقایہ لکھتا ہے۔ کہ ایک عورت ولایتی کپڑا سی رہی تھی۔ جو رنگین تھا۔ اتفاقاً اس کے ہاتھ میں سوئی گھس گئی جس کے ساتھ کپڑے کا رنگ بھی جلد کے اندر چلا گیا۔ اور اس سے زہر نے یہاں تک اثر کیا کہ عورۃ مر گئی

مدراس میں ہیضہ بڑھتا جاتا ہے

رام شرن پسر گوپال داس ساکن فیروز پور جو قادیان کے کسی آریہ کے زیر تعلیم بھی رہ چکا ہے بالآخر ہر دوئی میں مسلمان ہو گیا۔ نام شیخ عبد اللہ رکھا گیا مطبع اہلحدیث کا سابق کاتب منشی عبد الرحیم جو آریہ ہو گیا تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا اس کا بیان ہے کہ آریوں کے اندرونی اخلاق اسکو نفرت دلانیوالی ہوئے

غیر معمولی حوادث۔ کویراج امرت لال پروفیسر آریہ کالج لاہور۔ رات اپنے مکان پر سویا صبح مرا ہوا پایا گیا۔ طاعون کا کوئی شدید قسم ہوگا

۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء رات کے وقت لاہور میں زلزلہ آیا۔ ایک منٹ تک رہا۔

روہڑی ریلوے لائن پر لائن کے قریب ایک گاؤں ہے۔ اس کی جھونپڑی کے اندر زمین پھٹنی شروع ہوئی۔ اور نصف میل تک پھٹتی چلی گئی۔ شگاف ۳ فٹ گہرا ہے۔ مگر چوڑا زیادہ ہے

برہما میں دو ریل گاڑیاں ٹکرائیں۔ تصادم سے بہت نقصان ہوا

۱۳۔ اگست کی صبح کو کالاباغ میں سخت بھونچال آیا

بیکانیر۔ جے پور۔ کوٹہ اور گوالیار میں بھی لوگ قحط سے پریشان حال ہو رہے ہیں

تمام شہر مدراس میں ہیضہ کا سخت زور ہے فرنگی بھی بہت مرتے ہیں

اخبار عام رقمطراز ہے۔ افسوس کہ وادی کانگڑہ کی تباہی میں ۴۔ اپریل کے زلزلے نے اگر کچھ کسر باقی رکھی تھی۔ تو ہفتہ گذشتہ کو سخت بارشوں نے اس کی رہی سہی کسر پوری کر دی ہے۔ تین روز تک متواتر اس زور سے بارش ہوئی۔ کہ گویا آسمان کے ذخیرے ٹوٹ پڑے تھے۔ بھیل کھڈ نالہ ایک بڑے بھاری دریا کی صورت میں اس طرح پھیل گیا کہ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔ جس میدان میں ۴۳ ویں پلٹن بیلداران کے ڈیرے (قبل از زلزلہ) تھے۔ وہاں پانی کی جھیل بن گئی اور اگر یہ جگہ خالی نہ کی گئی ہوتی تو ظاہر ہے۔ کہ اس سخت طوفان سے تمام پلٹن بیلداران سے ایک جان بھی زندہ نہ رہتی اس سخت طوفان سے زراعتی نقصان بے پایاں ہو گیا ہے۔ بوندلہ کا موضع جو کہ زلزلہ گذشتہ سے محفوظ رہ گیا تھا۔ اس طوفان سے بالکل نابود ہو گیا ہے۔ شکر ہے تو صرف اس بات کا کہ جیسا سخت یہ طوفان تھا اور جس طرح مالی نقصان اور زراعتی نقصان بے اندازہ اٹھانا پڑا ہے بمقابلہ اس کے جانوں کا نقصان قلیل تھا۔ بارش کی پہلی ہی زد نے لوگوں کو خبردار کر دیا۔ موضع بوندلہ میں ایک کوٹھا بھی باقی نہیں بچا ہے

چائے کی کاشت کا بالکل ستیاناس ہو گیا ہے۔ اس موضع کے تین آدمی ہلاک ہو گئے اور چھ آدمی بمع تمام ان کے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کے مفقود الخبر ہیں۔ توبہ الاماں پکارتے ہیں بے انت بے پرواہ ہے وہ مہاراج

اجمیر سے نامہ نگار اخبار عام تحریر کرتا ہے۔ برسات کا موسم آدھا گذر گیا۔ مگر پانی کے آثار خواب و خیال میں بھی دکھائی نہیں دیتے۔ ایسی سخت دھوپ پڑتی ہے کہ مارے پیاس کے حلق میں کانٹا پڑنے لگتا ہے۔ لاکھ پانی پیو۔ مگر بے چینی کا عالم بدستور قائم رہتا ہے۔ قحط کے پورے پورے آثار ہیں۔ کسان رنجیدہ و غمگین ہیں۔ ہرے کھیتوں کو خشک دیکھ کر کسانوں کے دل سوکھے جاتے ہیں۔ تقاوی بٹنے کی خبر ہے۔ نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ نہ معلوم خداوند کریم کو کیا منظور ہے

چھانگا مانگا سے ایک دوست عبد الحمید سرویئر نے ایک خط میں مخرب صاحب ابو سعید کے نام آیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ دیہات میں زمین پر گول سی مہریں لگنی شروع ہو گئی ہیں۔ جن کا قطر دو انچ لغایت زیادہ از حد ایک فٹ تک ہے۔ جیسے کوئی بکریوں کا ریوڑ کسی جگہ سے گذر جاتا ہے۔ دس میل تک عام کھیتوں میں بلکہ کہیں کہیں چھتوں پر یہ نشانات دیکھے گئے ہیں بعض بوڑھے آدمی ذکر کرتے ہیں۔ کہ آگے بھی ایک دفعہ ایسا ہی ہوا تھا۔ تو بیماری بہت پڑی تھی۔ اور قحط بھی ہوا تھا۔ اب بھی لوگ حیران ہیں

برہما میں سخت طوفان آیا۔ تمام ملک زیر آب ہے۔ ایک ریلوے پل گر گئی۔ جانوروں کے لئے چارہ نہیں ملتا۔ لوگ بھوکے مرتے ہیں۔ گلی کوچوں میں پانی پھرتا ہے۔ مکانات گر رہے ہیں

ممالک غیر۔ فرانس و مراکو کے درمیان تعلقات بگڑ گئے ہیں۔ اس میں جرمن سفیر کی سازش پائی گئی ہے

سلطانی فوج نے یمن کے باغیوں کو سخت شکست دیکر ایک ہزار قتل کر ڈالے ہیں

ساؤتھ ورک واقعہ لنڈن کے ڈاکٹر والڈو صاحب رپورٹ کرتے ہیں کہ بچے مکھیوں کی طرح مر رہے ہیں

جنگ روس و جاپان۔ باہمی شرائط طے پا گئے ہیں جاپان بہت ہی نرمی اختیار کر رہا ہے۔ امید ہے کہ صلح پوری ہو جائے گی۔ روس کچھ رقم جاپان کو دے گا۔ جو روسی قیدیوں اور مجروحوں کی پرداخت کا معاوضہ ہوگا۔ اور جزیرہ سگھالین کا جنوبی حصہ جاپان کو مل جائے گا۔ پناہ گیر جہازوں کا مطالبہ بھی جاپان نے چھوڑ دیا ہے۔ اور روسی بحری طاقت کے محدود رکھنے کی شرط بھی چھوڑ دی ہے۔ امید تو ہے کہ صلح ہو جائیگی مگر خبر مشہور ہے۔ کہ زار روس تخت سے دست بردار ہو کر کسی خانقاہ میں گوشہ گزین ہونا چاہتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قائم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسہ فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قائم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیج دیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلباء مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کا صحبت صالحہ میں اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر جو معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قائم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قائم کیا جائے جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوےٰ کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ ۲/۱۲ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر [illegible] قادیان ضلع گورداسپور [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدیدہ جلد نمبر ۲	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد نمبر
ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مهدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سہ
معاونین بہ ضلع	للعہ
	ص
خود	ے
عام قیمت	عہ

اس سے زاید امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکطرف ماندہ دوری از آن عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دنیا در گذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
روشدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ ز و ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا۔ کہ

"مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں۔ اور رو رہے ہیں"

فرمایا ہمارا تجربہ ہے۔ کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے۔ اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء (۱) رویا دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چھاپہ خانہ میں ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس میں اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے

۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ والعصر کی جگہ بڑی زور سے زبان پر یہ سورۃ بطور الہام جاری ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح

نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی صبح کے بعد جب سویا۔ تو یہ خواب آئی۔ ۳۱۔ اگست کی رات کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے۔ وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے۔ اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں دستخط نہیں ہوتے اسوقت میں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اسکے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ دکھے ہوتے ہیں نہ کسیکی سفارش مانیں اور نہ کسیکی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لیجاتا ہوں آگے جب کاغذ لیکر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص منشی لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اسکے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسیوقت لیکر دستخط کر دیئے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو۔ ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کیحالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ جو منشی لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار

سب سے بڑی بات تو دین ہے جس کو حاصل کر کے انسان حقیقی خوشحالی اور راحت کو حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی تو بہرحال گذر ہی جاتی ہے

شب تنور گذشت و شب سمور گذشت

یعنی راحت اور رنج دونو گذر جاتے ہیں لیکن دین ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس پر چل کر انسان خدا تعالےٰ کو راضی کر لیتا ہے۔ یقیناً جانو۔ کہ اللہ تعالےٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا۔ اور کوئی شخص اس تک پہنچ نہیں سکتا۔ جب تک کہ اسرار ال مستقیم پر نہ چلے

وہ اسی وقت چل سکتا ہے جب اللہ تعالےٰ کی ذات صفات کو شناخت کرے۔ اور ان راہوں اور ہدایتوں پر عملدرآمد کرے جو اس کی مرضی اور منشا کے موافق ہیں۔ یہ ضروری بات ہے۔ تو انسان کو چاہیئے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور یہ بڑی مشکل امر ہے ... کی محبت جو دنیا کی ... ترین ... ہے۔ اپنا سر کٹا لیا ہے۔ پھر جب اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کا خیال ہوا اور اسے راضی کرنا چاہے تو کیا مشکل ہے

انسان حقیقی دین سے کیوں محروم رہ جاتا ہے اس کا بڑا باعث قوم ہے۔ خویش و اقارب دوست اور قوم کے تعلقات کو ایسا مضبوط کر لیتا ہے کہ وہ ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ایسی صورت میں ناممکن ہے کہ یہ نجات کا دروازہ اس پر کھل سکے۔ یہ ایک قسم کی نامردی اور کمزوری ہے۔ لیکن یہ شہیدوں اور مردوں کا کام ہے۔ کہ ان تعلقات کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھائے

بعض کمزور فطرت لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہی کرنی ہے۔ خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ آج جس قدر مذاہب موجود ہیں۔ ان میں کوئی بھی مذہب بجز اسلام کے ایسا نہیں۔ جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرا ہو۔ وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاتا ہے۔ وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔ یہی پہلا زینہ ہر قسم کی روحانی ترقیوں کا ہے اگر اس کی توفیق مل جاوے۔ تو پھر خدا اس کا اور وہ خدا کا ہو جاتا ہے

یہ سچ ہے۔ کہ جب ایک شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کسی قسم کے نفسانی اغراض کے بغیر ایک قوم سے قطع تعلق کرتا ہے اور خدا ہی کو راضی کرنے کے لئے دوسری قوم میں داخل ہوتا ہے۔ تو ان تعلقات کو توڑنے سے اس کو سخت تکلیف اور دکھ ہوتا ہے۔ مگر یہ بات خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑی قابل قدر ہے۔ اور یہ ایک شہادت ہے

• جس کا بدلہ بڑا اجر اللہ تعالےٰ کے حضور ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تو فرمایا ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ یعنی جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے اسے بھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اجر دیتا ہے۔ تو پھر جو شخص اتنی بڑی نیکی کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا کے لئے ایک موت اپنے لئے روا رکھتا ہے۔ اسے اجر کیوں نہ ملے؟ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے اپنے تعلقات کو توڑتا ہے۔ وہ فی الحقیقت ایک موت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اصل موت بھی ایک قسم کا قطع تعلق ہی ہے یعنی روح کا جسم سے قطع تعلق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ان تعلقات کو توڑنا جو اپنی قوم اور خویش و اقارب سے ہوتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ بسا اوقات یہ روک بڑی زبردست روک انسان کو خدا کی طرف آنے کے لئے ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دوستوں کا ایک گروہ ہے ماں باپ۔ بہن۔ بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہیں۔ ان کی محبت اور تعلقات نے اس کے رگ و ریشہ میں ایسی سرایت کی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت اور سچائی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ بجز اس کے نجات نہیں لیکن ان تعلقات کی بنا پر اقرار کرتا ہے کہ یہ راہ جس پر میں چلتا ہوں۔ خطرناک اور گندی راہ ہے مگر کیا کروں۔ جہنم میں پڑنا منظور ان تعلقات قومی کو کیونکر چھوڑ دوں۔ ایسے لوگ نہیں جانتے۔ کہ یہ صرف زبان سے کہنا تو آسان ہے کہ جہنم میں پڑنا منظور اگر انہیں اس دکھ درد کی کیفیت معلوم ہو۔ تو کانپنے لگے۔ ایک آنکھ میں ذرا درد ہو۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر تکلیف ہے۔ پھر جہنم تو وہ جہنم ہے جس کی بابت قرآن شریف میں آیا ہے۔ لا یموت فیھا ولا یحیی ایسے لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ اس کا تو فیصلہ آسان ہے۔ دنیا میں دیکھ لے۔ کہ کیا وہ دنیا کی بلاؤں پر صبر کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کیونکر سمجھ لیا کہ عذاب جہنم کو برداشت کر لیں گے۔ بعض لوگ تو دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ جہنم کا عذاب بہت ہی خطرناک ہے، اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے صاف طور فرما دیا؛

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا الآیۃ

یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہو

... کر لیا کرتے ہیں۔ منشی لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے مراد ہے۔ سنور عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور تفسیر کی رو سے بلی ایک بیماری کا نمونہ ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبداللہ جو ...

وہ آخر کار ٹوٹے میں رہے گا۔

جس طرح پر انسان کا ایک حلیہ ہوتا ہے۔ اور وہ اسی سے شناخت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالی کی ذات اور اس کے **صفات بھی ایک طرح** پر واقع ہوئے ہیں۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ مختلف مذاہب مخالف خدا تعالیٰ کی جو شکل اور صفات پیش کرتے ہیں۔ [illegible] سب درست ہوں عیسائی [illegible] جدا جدا صفات پیش [illegible] کہ ہر ایک اپنے اپنے بیان [illegible]

[illegible] انوار اور برکات [illegible] کہ وہ نشانات اور انوار و برکات [illegible] خدا کو [illegible] دیتے ہیں۔ اور کس [illegible] ایک نسخہ کو [illegible] اس نسخہ میں کوئی خوبی اور اثر [illegible] ظاہر ہے۔ کہ چند روز کے استعمال [illegible] مفید تاثیریں معلوم ہونے لگیں گی [illegible] کوئی خوبی اور تاثیر نہیں ہے تو خواہ ساری عمر اسے استعمال کرتے جاؤ۔ کچھ فایدہ نہیں ہوگا [illegible] معیار اسلام اور دوسرے مذاہب کی سچائی اور حقیقت کا بہت جلد پتہ لگ جاتا ہے

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے، جو اپنی تاثیر اور انوار و برکات کے لئے کسی گذشتہ قصہ کا حوالہ نہیں دیتا۔ اور نہ صرف **آیندہ** کے وعدہ پر ہی پر رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں۔ اور اسی دنیا میں ایک سچا مسلمان ان **ثمرات** کو کھا لیتا ہے

بتلاؤ ایسے مذاہب انسان کو کیا امید دلا سکتے ہیں۔ جن میں توبہ تک منظور نہیں۔ ایک گناہ کر کے جب تک کروڑوں جونیں نصیب نہ ہو لیں۔ خدا سے صلح ہی نہیں ہو سکتی۔ وہاں انسان کیا پائے گا اس کی روح کو راحت اور تسلی کیونکر مل سکے گی۔ مذہب کی سچائی کی بڑی علامت یہ ہے کہ اس راہ **سے دور افتادہ خدا کے نزدیک آجاتا ہے**

جیسے جیسے وہ نیک عمل کرتا جاوے۔ اسی اسی قدر تاریکی دور ہو کر معرفت اور روشنی آتی جاوے۔ اور انسان خود محسوس کرے۔ کہ وہ نجات کی ایک یقینی راہ پر جا رہا ہے۔ اس کی ہدایتیں ایسی صاف اور واضح ہوں کہ انسان ان کے ماننے اور اس پر عمل کرنے میں لگے نہیں۔

بھلا یہ بھی کوئی تعلیم اور اصول ہے۔ کہ ذرہ ذرہ کو خدا قرار دیدیا جاوے جیسے خدا ازلی ابدی ہے اسی طرح پر ذرات عالم اور ارواح کو بھی ازلی ابدی تسلیم کیا جاوے۔ اگر ایسا کوئی خدا ہے کہ جس نے ایک ذرہ بھی کسی قسم کا پیدا نہیں کیا۔ تو اس پر بھروسہ کیا اور اس کا ہم پر حق کیا ہے۔ جو عبادت کریں۔ کیونکہ عبادت کے لئے حق بھی تو ہونا چاہیئے۔ جب کوئی حق ہی نہ ہو۔ تو ایک ذرہ ذرہ اسے کہہ سکتا ہے کہ تیرا ہم پر کیا حق ہے؟ اس عقیدہ کو رکھ کر انسان کس طرح پر خدا پرست ہو سکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک خدا کی ہستی پر دلیل ہی قایم نہیں ہو سکتی۔ اگر آریوں سے کوئی دہریہ پوچھے۔ کہ پرمیشر کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ تو اس کا جواب وہ کیا دے سکتے ہیں؟ کیونکہ صانع کو مصنوعات سے شناخت کرتے ہیں جب کہ مصنوعات کا ہی وجود نہیں۔ تو صانع کا وجود کہاں سے آیا۔ جیو اور پرکرتی کو جو خود بخود تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر ان کے جوڑنے جاڑنے کے لئے کیا حاجت ہو سکتی ہے؟ اس طرح پر کوئی دلیل اللہ تعالے کی ہستی پر ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور جب تک اس کی ہستی پر کوئی دلیل نہ ہو۔ کس طرح کوئی مان لے۔ کہ وہ ہے۔ ماسوا اس کے ان لوگوں کا یہ بھی اصول نہیں۔ کہ خدا رحم کرنے والا ہے۔ ہر شخص کی اس ہستی پر توجہ ہوتی ہے۔ جسے رحیم۔ کریم اور فیاض تسلیم کرے لیکن انھوں نے یہ مانا ہے۔ کہ بغیر کرموں کے پھل کے اور کچھ عطا ہی نہیں کر سکتا۔ اگر کرموں پر ہی سارا مدار ہے۔ تو اس خدا پر کیا بھروسہ اور کیا امید۔ جس کا ذرہ بھر بھی احسان نہیں ہے۔ یہ تمام امور ہیں۔ جب انسان ان کو بنظر غور دیکھتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ سوائے اسلام کے دوسروں میں سچی ہدایتیں نہیں ملتی ہیں

ماسوا اس کے ایک اور بڑی بات قابل غور ہے۔ کہ اسلام میں بہت بڑی خاصیت یہ ہے کہ انسان جس مطلب کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ اسلام کے سوا حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ کیا ہے؟ یہ کہ خدا کی محبت بڑھے۔ اور اس کی معرفت ترقی کرے جس سے وہ ایک کامل شوق ذوق کے ساتھ اس کی عبادت کرے۔ لیکن یہ مطلب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک تعلیم اور ہدایت کامل نہ ہو اور پھر اس تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنے کے جو نتایج اور ثمرات ہیں۔ ان کا نمونہ موجود نہ ہو۔ جس کو دیکھ کر معلوم ہو کہ **خدا قادر خدا ہے**

یہ ساری باتیں اس وقت سمجھ میں آتی ہیں جب انسان پر غور مطالعہ کرتا ہے۔ عقلمند اور سعید کے دل میں تو اللہ تعالے خود ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں اسی طرح امتیاز کر لیتا ہے۔ جس طرح پر تاریکی اور نور میں کر لیتا ہے۔ لیکن بعض شخص ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے دل پر ایک مہر ہوتی ہے وہ حقیقت تک پہونچنے کی سعی نہیں کرتے۔ بلکہ بیہودہ اعتراض کرتے ہیں۔ سعادت خدا تعالے کی عطا اور بخشش ہے۔ کوئی شخص جب تک **روح حق اور راستی** سے مناسبت نہیں رکھتا۔ اس طرف آ نہیں سکتا۔ اور یہ خدا کے فضل پر موقوف ہے،

اگر کوئی کہے۔ کہ اعمال سے شناخت ہو سکتا ہے کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ تو وہ لوگ جو رہزنی اور قزاقی کرتے ہیں۔ ان سے پوچھا جاوے۔ تو وہ اسے مکروہ خیال نہیں کرتے۔ بلکہ ایک شکار سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اور لوگ جو فسق اور فجور میں مبتلا ہیں۔ وہ برا نہیں سمجھتے۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ اصل یہی ہے۔ کہ اللہ تعالے کے فضل اور فیض کے برکات اور انوار ساتھ ہوں

غرض اول یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالے کے متعلق غور کرے اور سمجھے۔ سب سے اول اسی کا **فرض** ہے۔ اور یہ سمجھ ملنا اس کے فضل پر موقوف ہے۔ **پھر دعا کرے** اور نیک صحبت میں رہے۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ عمر کا کوئی اعتبار نہیں۔ بعض لوگ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ فلاں وقت اسے نیکی کو کر لیں گے۔ مگر وہ اس انتظاری میں رہتے ہیں۔ اور موت آجاتی ہے۔ اس لئے نیکی کے اختیار کرنے میں دیر نہیں چاہیئے

توسیع اشاعت اخبار

جب سے نیا انتظام اپریل ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا ہے اب تک ایک سو سے کچھ زیادہ نئے خریدار اخبار بدر کے واسطے پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن ہنوز خریداری اس قدر نہیں ہوئی۔ کہ آمد خرچ کے برابر ہو۔ بلکہ تا حال خرچ آمد سے ڈیوڑھا دگنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا منشاء ہے۔ کہ یہ اخبار بہر حال چلے۔ اور بند نہ ہو احباب سے درخواست ہے کہ ہر طرح سے اعانت مالی میں امداد فرما دیں۔ اور نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے حتی الوسع سعی فرما دیں۔ **والسلام**

مینجر

چین اور جاپان مین اسلام

ملک جاپان کے مشہور ماہواری رسالہ بنام جوشید کیما مین اسلام کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کو ہم فی زمانہ اسلامی ترقی کے نمونہ کے طور پر اس جگہ درج کرتے ہین۔

ملک چین کی آبادی ایک حصہ مسلمانون سے آباد ہے جو اصول اسلام کے پیرو ہین۔ یہ وہی مذہب اسلام ہے جس کی عظمت حقیقت ۔ صداقت اور علو پر جاپان کی مذہبی مجلس مین بحث ہوتی رہی ہے۔ مگر یہ مجلس بہ سبب جنگ کے اب منعقد نہین ہوا کرتی جو مسلمان ہمارے مدارس علوم و فنون مین تعلیم پایا کرتے تھے ۔ وہ بھی بہ سبب جنگ اپنے وطن کو واپس چلے گئے ہین۔

حال مین ہماری فصیح اور خوبصورت جاپانی زبان مین ایک کتاب شایع ہوئی ہے ۔ اس کتاب کا نام ہے کا دو یا ما یعنی توحید الہی کی تعلیم دینے والا ایک ہی مذہب۔ یہ کتاب حسن تہوشان کی تصنیف ہے جو چین کا ایک عالم شریف ہے۔ اس کتاب کے ابتدا مین خدا تعالےٰ کی غیر محدود طاقت کا بیان ہے جو خود مصنوعات عالم سے ظاہر ہے۔ بعد ازان مقدس نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض عجائب امور کا تذکرہ ہے۔ جو خلقت کی اصلاح کے واسطے اور حق اور نیکی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے تھے ۔ یہ مقدس رسول شہر مدینہ مین دفن ہوئے تھے۔ ہر سال ایک خاص مہینہ مین ملین (دس لاکھ) سے زیادہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے اور دنیوی امور مین مباحثہ کرنے کے واسطے وہان جمع ہوتے ہین۔

حسن تہوشن نے اپنے تجربہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ تمام غیر مسلمون مین سے صرف جاپانیون نے اسلام سے بہت ہی فایدہ اٹھایا ہے اور اسلامی طریق اور تعلیم کو اختیار کیا ہے۔ جاپانیون مین اب صرف اتنی بات باقی ہے۔ کہ کلمہ پڑھ کر پکے رنگ مین مسلمان ہو جائین۔

مصنف نے اسلامی مسائل کو تین حصون پر تقسیم کیا ہے۔ عبادت ۔ دنیوی امور۔ قانونی سزائین اور قربانیان وغیرہ ۔ پھر ہر ایک حصہ پر مختصر تحریر کی ہے عبادت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بڑی عبادتین تین ہین۔ روزہ ۔ نماز ۔ حج ۔ دنیوی معاملات مین لکھا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرین۔ سزاؤن کا قانون ایسا عمدہ اور کامل ہے کہ کوئی انسان ایسا بنا نہین سکتا۔ کوئی انسان اسلامی قانون سے بہتر قانون بنا نہین سکتا۔

جو کچھ اس مصنف نے بیان کیا ہے۔ اس مین ہمین (جاپانی اخبار) ذرا بھی شک نہین۔ کیونکہ ہم چینی مسلمانون کو مدت سے بخوبی دیکھ رہے ہین۔ یقیناً مسلمان صفائی بہادری ذہانت اور چستی کی صفات نہایت اعلےٰ درجہ کی رکھتے ہین اس قسم کی لیاقتین دوسرے چینیون مین جو بت پرست ہین نہین پائی جاتین۔ مسلمان ان بت پرستون پر بہت اعلےٰ فضیلت رکھتے ہین ۔

جاپان کی انجمن تحقیقات مذاہب سے ہماری درخواست ہے۔ کہ وہ اسلامی صد افسون کی تحقیقات کرے ۔ اسلام پر بحث کرے اور اسلام کے فلسفہ اور منطق کو معلوم کرے ایسا ہی صیغہ تعلیم کے سکرٹری سے ہماری درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر چینی مسلمانون کو اس ہمارے ملک مین تعلیم حاصل کرنے کی سہولتین عطا کرے تاکہ وہ لوگ کثرت سے اس ملک مین آسکین۔ اس سے ہم کو دنیا کے سب سے عمدہ مذہب کے دریافت کرنے مین مدد ملے گی ۔ اور چونکہ اب تک یہ امر قریباً ثابت شدہ ہو گیا ہے۔ کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب مین سے اعلیٰ مذہب ہے۔ اس واسطے مسلمانون کی یہان آنے مین حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمین اپنے اس ضروری اصول کی پیروی کرنی چاہیئے۔ کہ جہان کہین ہم کو نیکی ملے۔ ہم اس کے لینے مین کوتاہی نہ کرین ہمین چاہیئے۔ کہ ہر ایک نئی اور عمدہ بات جہان سے ملے ۔ لے لین۔ فقط

اس مضمون کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسلام کی ترقی کے واسطے ہر طرف لوگون کے دلوں کو پاک دین کی طرف کشان کشان لا رہی ہے۔ کاش کہ موجودہ مسلمان اپنی حالت کی اصلاح کرین۔ اور انبیاء کی تعلیم کے وارث بنین۔ ورنہ خدا کا قایم کردہ دین تو کبھی زوال نہین پا سکتا۔ اگر یہ لوگ اپنی حالت درست نہ کرین گے تو اسلام ان کو چھوڑ کر کسی اور قوم کے دل مین جاجگہ کرے گا۔ اور یہ ویسے کے ویسے ہی رہ جائین گے۔

جاپان کے لیے مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے۔

اب قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب چین اور جاپان اسلام کی طرف اس قدر توجہ کرتا ہے۔ تو اس توجہ کو ٹھکانے لگانے کے واسطے اور جاپانیون کو پوری طرح اسلام مین داخل کرنے کے واسطے موجودہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب آسان ہے۔ اور ہر ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اسلامی کتب کو جاپانی زبان مین یا کم از کم انگریزی زبان مین ترجمہ کرکے اور اسلام کی خوبیون پر اعلےٰ درجہ کے مضامین جاپانی اور انگریزی زبانون مین تحریر کرکے اس ملک مین بھیجے جائین اور چند ایسے آدمی جو اسلام کی خوبیون پر عمدگی سے تقریر کر سکین اور خود بھی عالم باعمل ہون۔ اس ملک کو اشاعت اسلام کے واسطے روانہ کئے جاوین۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے واسطے تین چیزون کی ضرورت ہے۔ اوّل فنڈ جو ان اخراجات کو پورا کر سکے ۔ دوم ۔ ایسے آدمی جو اعلیٰ درجہ کے برکت اور تاثیر سے بھرے ہوئے مضمون لکھ سکین ۔ سوم ایسے باہمت باعمل عالم صاحبان تقریر جو ان مضامین کو لے کر ادھر جائین۔ ان ہر سہ امور مین سے پہلی بات تو آسان ہے۔ لیکن پچھلی دو باتین بہت ہی مشکل ہین۔ کیونکہ عام طور پر آج کل مسلمانون کے عقایدمین اس قدر فساد پڑگیا ہوا ہے۔ اور منہاج نبوت سے لوگ ایسے بے خبر ہوگئے ہین۔ کہ اسلامی علما، فقہا اور صوفیا کے ہاتھون مین صرف چھلکا ہے جس کے اندر مغز نہین ۔ اور صرف جسم ہے۔ جس کے اندر روح نہین ۔ اور صرف رسم ہے۔ جس کے اندر حقیقت نہین ۔ موٹی بات یہ ہے۔ کہ سب سے بڑی برکت اسلامی جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر فوقیت دیتی ہے۔ بلکہ زندہ اسلام کے مقابلہ مین تمام دیگر مذاہب کو مردہ کی شکل مین دکھاتی ہے۔ یعنی انسان کو قرآن شریف کی ہدایات پر عمل کرکے اس رتبہ تک پہنچنا کہ اس کو مکالمات الہیہ حاصل ہون اس کا ہمارے علما نے خود سے ہی انکار کر دیا ہے اور ان کے اس انکار نے اسلام کو دوسرے مذاہب کی مانند مثل ایک مردہ مذہب کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ایسا ہی مسیح عیسیٰ جیسے انسان کے متعلق مردون کے زندہ کرنے اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھنے اور جانورون کے پیدا کرنے وغیرہ

کے عقاید اور یہ عقیدہ کہ عنقریب ایک مہدی خونی آئے گا۔ اور میکاڈو کو بجبر مسلمان کرے گا ایسی بیہودہ باتین ایک دانا کو بجائے اسلام کی طرف لانے کے الٹا اسلام سے نفرت دلانے والی ہو جاتی ہین۔

پس جب مسلمانون کی یہ حالت ہے۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔ اور جاپان کے واسطے مضمون لکھے۔ تو کون لکھے۔ اور جاپان جائے۔ تو کون جائے۔ بظاہر یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کا حل دو عظیم الشان گذشتہ واقعات نے کر دیا ہوا ہے۔ ان مین سے پہلا واقعہ جلسہ مہوتسو یعنی مذاہب عالم کا تھا۔ جس مین تمام ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ بھی پکار اُٹھے تھے۔ کہ آج اسلام کی فتح **مرزا صاحب** کے مضمون کے ذریعے سے ہوئی ہے۔ اور دوسرا واقعہ لارڈ بشپ لیفرائی کی تقریر کا ہے۔ جس موقعہ پر لارڈ بشپ نے زندہ رسول کا مضمون پڑھنے کیوقت تمام مسلمانون کو چیلنج کیا تھا۔ تو لاہور۔ امرت سر وغیرہ مقامات کے مولویوں اور انجمن کے سکرٹریون نے جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ آج اگر بشپ کے مقابلہ مین کوئی بول سکتا ہے۔ تو مرزا صاحب کا کوئی مرید بول سکتا ہے۔ چنانچہ ایک زبردست تقریر کے ذریعہ سے جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی تھی اور ان کے ایک غلام نے پڑھی تھی بشپ کو ایسا لاجواب کیا گیا تھا۔ کہ آج تک پھر کبھی بشپ صاحب کو جرأت نہین ہوئی۔ کہ اسلامیون کو کسی مباحثہ کے واسطے طلب کرین

ہندوستان کا ایک نوجوان مسلمان جو آج کل جاپان گیا ہوا ہے۔ وہ بھی بڑے زور سے اس بات کی تاکید کرتا ہے۔ کہ جاپان مین کثرت کے ساتھ ریویو آف ریلیجنس بھیجا جاوے۔

پس یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ اگر مسلمان اسلام کے خیر خواہ ہین۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ مین خدا کے فرستادہ کی امداد کے لئے اٹھین اور دوسرے کسی مولوی۔ ملانے یا انگریزی خوان کو اس کام کے واسطے مقرر کر کے خواہ مخواہ اسلام کو بدنام نہ کر دین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کی خوبیان جاپان کو دکھلانے کیواسطے ایک کتاب لکھی جاوے جو کہ انگریزی مین ترجمہ کر کے اس ملک مین بھیجی جاوے۔ اور سر دست رسالہ ریویو آف ریلیجنس کی متعدد کاپیان مختلف احباب خرید کر کے اپنے خرچ سے بھجوا رہے ہین۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جاپان۔ جاپان کے پروفیسر اوموری صاحب جب زلزلہ کی تحقیق کے واسطے ہندوستان آئے۔ تو جون ۱۹۰۵ء مین مین نے پروفیسر مذکور کو ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ چونکہ آپ زلزلہ کے متعلق تحقیقات کے واسطے ہندوستان تشریف لائے ہین اس واسطے مین بھی چاہتا ہون۔ کہ زلزلہ کے متعلق چند ایک باتین آپ کے گوش گذار کر دون۔ جو کہ آپ کیواسطے اور آپ کے اہل وطن کیواسطے فائدہ سے اور دلچسپی سے خالی نہین ہین۔ اس کے بعد تمام امور کے ظاہری اور باطنی اسباب پر مختصر بحث کر کے مین نے پروفیسر صاحب کو یہ جتلایا کہ اس زلزلہ کے اندرونی اور باطنی اسباب کیا تھے۔ پھر ان تمام پیش گوئیون کی فہرست دی جو اس زلزلہ کے متعلق کی جا چکی تھین اور آئندہ زلزلے کی پیش گوئی کا ذکر کر کے اپنی چٹھی کو ختم کیا۔ ساتھ ہی ریویو آف ریلیجنس کے چند پرچے اور حضرت کی ایک تصویر بھیجی۔ ان سب کے جواب مین پروفیسر صاحب نے شملہ سے شکریہ کا ایک خط لکھا تھا۔ اور یہ سننے پر کہ انھون نے بیان کیا ہے۔ کہ آئندہ دو سو سال تک کسی زلزلہ کا خوف نہین۔ پروفیسر صاحب کو دوسرا خط جاپان لکھا گیا ہے۔

ڈیلی۔ کا میسر اخبار آیا۔ وہ اپنے ایک لیکچر مین کہتا ہے۔ یسوع پر سب سے زیادہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے اس کے اپنے ہی بھائی اور اپنی ہی بہنین تھین۔ جو سب کے سب صدیقہ مریم کے پیٹ سے یوسف نجار کی اولاد تھے۔ یسوع کے بھائی چار تھے اور بہنین تین تھین۔ بھائیون کے نام یہ تھے یعقوب۔ یوسف۔ شمعون۔ یہوداہ۔ یہ سب اس کے مخالف تھے۔ اور کینہ باتین اس کے برخلاف بولا کرتے تھے۔ یسوع کی ساری عمر تک ان بھائی بہنون نے کبھی کوئی ہمدردی کا فقرہ اس کے حق مین نہین بولا تھا۔ یسوع کی زندگی اس وجہ سے نہایت ہی تلخ تھی کہ جو لوگ سب سے زیادہ واقف تھے۔ وہی اس کے سب سے زیادہ دشمن تھے۔ ...... آج کل تجارت اور پھر امریکہ کی تجارت بہت ہی ناپاکی سے چلائی جا رہی ہے۔ اور یہان کے بڑے بڑے تاجرون نے ٹھگ اور چالاک لوگ تجارتی معاملہ کو پورا کرنے کے واسطے نوکر رکھے ہوئے ہین۔ یسوع کے بھائی جب فریسیون کو ملتے اور وہ فریسی ان کو کہتے۔ کہ ہم تمہارے بھائی کو نہین مانتے۔ تو وہ جواب دیتے۔ ہم خود کب اس پر ایمان لاتے ہین یسوع مین تمام انسانی کمزوریان تھین۔ وہ تھک جاتا۔ تھک کر بیٹھ رہتا۔ رو یا کرتا۔ **وہ صرف کامل انسان تھا۔ وہ کامل خدا نہ تھا اس کو کئی باتون کا علم نہ تھا۔ وہ تمام باتون مین محدود تھا۔** بعض کامون کا کرنا اسکی طاقت سے بالاتر تھا فقط

پارس کے بشپ ساسارلیری صاحب کو اپنا رکسٹون نے قتل کر دیا اور پادری ٹولی صاحب کو ایک اور پادری صاحب نے گولی سے مار ڈالا۔

پادری کارنک صاحب چوری کے جرم مین گرفتار ہوئے۔ سات ہزار کی ضمانت ہوئی۔ مقدمہ چل رہا ہے

پادری ڈیل دو صاحب ایک گاڑی کے نیچے آ گئے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹرون نے رائے دی کہ ٹانگ کاٹ دی جائے تو جان بچنے کی امید ہو سکتی۔ مگر چونکہ ٹانگ کٹا کر چرچ کے قواعد کے مطابق پادری نہین رہ سکتے تھے اس واسطے پادری صاحب نے ٹانگ نہ کٹوائی اور اسی مین مر گئے۔

پادری ایلز ورتھ صاحب جو کہ پیرس کے گرجہ کے امام تھے گرجہ مین بدفعلی کا مرتکب ہونے کے سبب مستعفی ہونے پر مجبور کئے گئے

ولایت کے اخبار مین لکھا ہے۔ کہ لفظ مسیح یہودیون مین ہر ایک بادشاہ پر بولا جاتا تھا۔ کیونکہ مسیح کے معنے ان کے درمیان تھے۔ مسح کیا گیا۔ جس مین نئے بادشاہ کے سر پر بادشاہ بننے کے وقت تیل ملنے کی رسم کی طرف اشارہ تھا۔ داؤد بھی مسیح تھا۔ ساؤل بھی مسیح تھا اور ایسا ہی تمام یہودی بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی یسوع کو بھی یہ غلطی لگی تھی۔ کہ وہ مسیح یعنی یہودیون کا بادشاہ ہوگا۔ اور اسی واسطے اس نے اپنے پیرون کو حکم دیا تھا کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خریدین مگر جلد اسکو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہ اسکی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ چنانچہ یسوع نے جلدی اپنی اس غلطی سے رجوع کیا۔ اور یہ اشتہار دیا کہ میری سلطنت آسمانی ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے واسطے بھی وہ کوئی ثبوت بہم پہنچا نہ سکا

فرانس مین قانون پاس ہوا کہ جو کوئی کسی کو جبراً گرجہ مین لے جاویگا۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جائیگا شکر ہے کہ یہ عیسویت کا دجل اب پگلتا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(سورۃ لقمان رکوع دوم پارہ ۲۱)
گذشتہ اشاعت سے آگے

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ۔ پہلے ماں باپ ہر دو کی طرف توجہ دلاکر پھر ساتھ ہی ماں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ عموماً لوگ باپ کی عزت تو کرتے ہیں۔ مگر ماں کی خدمت کا حق ادا نہیں کرتے

إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ۔ اللہ تعالےٰ ادنےٰ و اعلےٰ سب باتوں سے باخبر ہے۔ علم الٰہی پر ایمان لانے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہے۔ تو پھر وہ بدی کرنے سے رکتا ہے۔ پھر اپنے بزرگوں افسروں حاکموں کے سامنے بدی کرنے سے اور بھی رکتا ہے۔ ایسا ہی جس کا یہ ایمان ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے تمام افعال حرکات سکنات کو دیکھتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات اور ارادات سے بھی باخبر ہے۔ وہ شخص کبھی بدی کے نزدیک نہیں جا سکتا

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ۔ جو مصائب تجھ پر آئیں۔ ان میں صبر کر۔ حضرت لقمان نے جب اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کر اور بدی سے منع کر۔ تو چونکہ اس حکم کی تعمیل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نیک نصیحت کرنے والوں اور بدی سے منع کرنے والوں کے لوگ مخالف ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان کو دکھ دیا کرتے ہیں۔ اس واسطے ساتھ ہی ایسے مصائب پر صبر کرنے کی وصیت کی۔ آج کل کے صوفیوں میں ایک ملامتی فرقہ کہلاتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایسے کام کرتے ہیں۔ جن سے وہ مخلوق کے درمیان قابل ملامت ہو جائیں۔ مثلاً رمضان شریف میں بغیر عذر لوگوں کے سامنے روزہ توڑ دیا۔ اور کچھ کھانے پینے لگ گئے۔ اور بعد میں خفیہ طور پر اس کا کفارہ ساٹھ روزہ رکھ لیا۔ یہ اس واسطے کرتے ہیں۔ کہ خلقت کے درمیان قابل تعریف نہ بنیں۔ بلکہ ملامت کئے جائیں۔ لیکن یہ ملامتی بننے کا طریق انبیا و رسل کے خلاف ہے۔ جو لوگ احکام الٰہی پر عمل کرکے خلقت کے درمیان امر بالمعروف و نہی عن المنکر بنتے ہیں۔ وہ تو خود بخود ملامتی ہو جاتے ہیں

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ۔ اپنے ہر ایک معاملہ میں میانہ روی اختیار کر

سَخَّرَ لَكُمْ۔ مفت میں تمہارے کام میں لگا دیا ہے۔ سورج روشنی دیتا ہے۔ پھل پکاتا ہے۔ بادل پانی لاتا ہے۔ زمین کھانے کی چیزیں اگاتی ہے۔ سب چیزیں انسان کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ بحث کرنے کے واسطے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ بحث صرف وہ شخص کر سکتا ہے۔ جس کو تین باتیں حاصل ہوں۔ علم [illegible] اور روشن کتاب۔ ہر ایک شخص کا کام نہیں۔ کہ بحث کے کام میں مصروف ہو جاوے

وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ۔ جس نے اپنی ساری توجہ اللہ تعالےٰ کی طرف پھیر دی

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۔ اللہ تعالےٰ دعاؤں کا سننے والا اور تمہارے حالات کو دیکھنے والا ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ کشتی سمندر میں چلتی ہے۔ یہ اللہ کی نعمت سے۔ تاکہ تم کو اس کے نشانات دکھائے۔ اس میں پیشگوئی ہے کہ مسلمانوں کے فتوحات وہاں تک پہنچیں گے کہ تم کشتیوں اور جہازوں پر سوار ہو کر دوسرے ممالک اور جزائر میں جاؤگے۔ اور ان کو فتح کروگے چنانچہ حضرت عثمان کے زمانے میں جزائر قبرس و روڈس فتح ہوئے۔ اور مسلمان جہازوں پر چڑھ کر ان جزائر کو گئے۔ جن میں ایک بوڑھی ام امین نام بھی شامل تھیں۔ جن کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہنسکر جاگے۔ تو اس بی بی نے سبب اس خوشی کا دریافت کیا۔ تو اس پر فرمایا میں نے دیکھا ہے۔ کہ مسلمان جہازوں پر اس طرح سوار ہیں۔ جس طرح بادشاہ تختوں پر۔ تب اس نے عرض کیا کہ دعا کرو۔ میں ان لوگوں میں ہو جاؤں۔ فرمایا۔ تو ان میں سے ہے۔ پھر آپ سو رہے اور ہنس کر اٹھے۔ تو اس بی بی کے سبب دریافت کرنے پر وہی بات فرمائی۔ اور اس عورت نے وہی پہلی دعا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو پہلے لوگوں سے ہے آنحضرت نے اسی وقت فرمایا تھا۔ کہ تو ان میں سے ہوگی۔ جو پہلے جہاز پر سوار ہو کر جائیں گے

خَتَّارٍ كَفُورٍ۔ بدعہد۔ منکر

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اس گھڑی کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور وہی بادل اتارتا ہے۔ آج کل کے علم آب و ہوا والے اس کے متعلق تو کچھ نہ کچھ خبریں اڑا ہی لیتے ہیں (گو وہ بھی اکثر بے اعتبار ثابت ہوتی ہیں)۔ کہ مینہ کب برسے گا۔ مگر کون دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ یہ بارش مفید ہوگی یا الٹی ضرر رساں۔ جیسا کہ آج کل اکثر مقامات پر ہو رہا ہے اور بابرکت ہوگی۔ یا خائب و خاسر کرے گی

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ۔ وہی جانتا ہے۔ کہ رحموں میں کیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی دعویٰ کرے۔ کہ بعض علامات سے رحم کے اندر لڑکا یا لڑکی کی شناخت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ دعوے کون کر سکتا ہے۔ کہ وہ بچہ نیک ہوگا۔ یا بد ہوگا۔ زندہ رہے گا۔ یا مر جائیگا

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا

اور کیا جانتا ہے کوئی شخص کہ کل کیا کمائے گا۔ انسان کے دل کی مخفی حالت کو اور اس کے گذشتہ گناہوں یا نیکیوں کی طیاری کو خود انسان بھی نہیں جانتا کہ وہ آیندہ اس کے واسطے کیا نتائج پیدا کرنے والے ہیں

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

اور کیا جانتا ہے۔ کوئی شخص کہ کس زمین میں مریگا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ عرب کے مسلمان دور دور کے ملکوں کے فاتح ہو کر وہاں حکومت کریں گے اور آخر انہیں ممالک میں فوت ہو کر دفن ہوں گے چنانچہ حضرت عباس کا ایک بیٹا تاتار میں دفن ہوا ایک یورپ میں ایک افریقہ میں۔ اور ایک عرب میں

ضروری اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسے فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کیواسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے جس کا صحبت صالحہ میں اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے۔ جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کاروائی سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اٹھا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۰ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے پس سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پہلے تین روپیہ ۱۲ر۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھپا گیا
(تاریخ اشاعت ۲۔ ستمبر ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

دوا بینی | شفا بینی غرض دار الامان | بدر [illegible] اپریل | چہ گویم یا تو گرانی چہ ادر قادیان بینی

سلسلۃ القدیم جلد نمبر | شروع | رجب سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام | سلسلۃ الجدید جلد نمبر

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | ای جہان منتظر خوش باش کاندر لستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے

معاونین برضائے خود عہ

عام قیمت ۳

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دو گنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام مہاجر معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازان عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس

بدر

۲۹ - رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء
جمعۃ المبارک

خدا کی تازہ وحی

۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء - طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّيِّبُ

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء - **فرمایا** - آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو ہم اسطرح خدمت کرتے اور اسطرح اخلاص دکھاتے اور یہ کرتے اور وہ کرتے - لیکن سچ یہ ہے کہ یہ لوگ اگر اُسوقت ہوتے تو آنحضرت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے جیسا کہ آج کل ہمارے ساتھ کر رہے ہیں - زمانہ کی معاصرت میں لوگوں کے دل تنگ ہو جاتے ہیں - یہ بھی ایک رنگ کا ابتلا ہے - کہتے ہیں کوئی شخص ذو النون مصری کی بہت تعریف سُنکر باہر سے اُسکو دیکھنے کے واسطے آیا جب شہر کے بازار میں پہونچا تو لوگوں سے دریافت کیا کہ ذو النون کہاں ہے اتفاق سے اُسوقت ذو النون بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا لوگوں نے بتلایا کہ وہ ذو النون ہے - اُس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے معمولی سا لباس ہے - چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں - معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے - اس سے اُس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی سا آدمی ہے - ذو النون نے اُسکے ما فی الضمیر کو دیکھ کر کہا کہ تیری نظر ظاہری صورت پر ہے اسواسطے تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا - ایمان تب سلامت رہ سکتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے -

اختراعی ذہنی تصویر کا ابتلا لکھا ہے کہ خدا کے بندوں کے پاس ارادت کے ساتھ جانا آسان ہے مگر ارادت کی ساتھ واپس آنا مشکل ہے - بہت سے لوگ جب کسی ولی کے پاس جاتے ہیں - تو پہلے اپنے دل میں اُسکی تصویر بنا لیتے ہیں - آگے جب اُسکو ایک بشر کی طرح کھاتا پیتا اور بازار سے سودا خریدتا اور بعض دیگر بشری کمزوریوں مثلاً بھوک پیاس وغیرہ میں مبتلا دیکھتے ہیں تو پھر اُن کے اخلاص میں فرق آتا ہے - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ اعتراض ہوا تھا وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کہتے ہیں اس رسول کو کیا ہو گیا یہ کیسا رسول ہے کہ روٹی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے - اُنکو جواب دیا گیا ہے کہ یہ بشر ہے سب بشر رسول ایسے ہی ہوا کرتے ہیں - یہ بات اُن لوگوں نے بنظر استخفاف کہی تھی - کیونکہ اُن کے دلوں میں ایک رسول کا جو تصور اور نقشہ تھا وہ اس کے بالکل برخلاف تھا - اصل خوبیاں اور باطنی پاکیزگیاں آنحضرت کی اُن لوگوں کی نظروں سے مخفی تھیں اور جو کچھ اُن کے سامنے تھا وہ فقط ایک بشریت تھی - جن میں کھانا پینا - رونا - سونا - دردناک ہونا تمام لوازم بشریت موجود تھے اسواسطے اُن لوگوں نے رد کر دیا

حج میں ٹھوکر ایسا ہی بعض لوگ بڑے اخلاص کے ساتھ حج کو جاتے ہیں اُس مکان اور مقام کی اپنے دل میں پہلے سے ایک تصویر بناتے ہیں کہ کعبہ سے ایک بڑا نور نکلتا ہوگا اور مکہ کے لوگ مثل فرشتوں کے ہونگے - لیکن جس جوش اور پاک اور محبت کے ساتھ جاتے ہیں - واپس آتے ہوئے وہ محبت ساتھ نہیں لاتے وجہ یہ کہ اُن کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے - کعبہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک معمولی کوٹھا ہے اور وہاں کے لوگوں میں سے کسی کو بدخلق اور چور پاتے ہیں تو اُسی پر سب کو قیاس کر کے یقین کر لیتے ہیں کہ بس سارے عرب ایسے ہی ہوتے ہیں اسطرح اُن کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں - کیونکہ نہ اُنکو وہاں تجلی کا کچھ دکھائی دیتا ہے اور نہ انوار و برکات نظر آتے ہیں - اصل بات یہ ہے کہ وہ خود خام لوگ ہوتے ہیں اسواسطے ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور متردد ہو جاتے ہیں مگر یہ اُن کی غلطی ہے - یہ ضرور نہیں کہ خانہ کعبہ میں سب اولیاء اور قطب ہی ہوں خانہ کعبہ نے اُسوقت بھی گذارہ کر ہی لیا تھا - جب اُسکے چاروں طرف بُت پرست رہتے تھے - اگر غور سے دیکھا جاوے تو اکثر لوگ وہاں نمازی اور نیکوکار ہیں دوسری جگہوں کے ساتھ مقابلہ کر کے حکم کثرت پر لگانا چاہیے - پہلی کتابوں میں جو خانہ کعبہ کی بزرگی کا ذکر ہے وہ دوسری آنکھوں سے نظر آ سکتی ہے

شیخ سعدی نے فرمایا ہے ؎

چو بیت المقدس درون پر ز تاب ... رہا کردہ دیوار بیرون خراب

ایسا ہی اولیاء اللہ کی حالت باہر سے ایک تکلفانہ زندگی کی ہوتی ہے مگر اُن کا اندر خدا کے نور سے منور ہوتا ہے

بعض لوگ تکلف سے ایک خاموشی اختیار کرتے ہیں اور نرالی وضع بناتے ہیں - اپنی نشست برخاست میں ایک خاص طرز اختیار کرتے ہیں تاکہ لوگوں میں فقیر اور اہل معرفت سمجھے جاویں وہ سب جھوٹے ہیں -

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح - فرمایا - بلا کے مخفی امور میں - اللہ تعالے کے پاس جو یقین ہوتا ہے - وہ کھلا پیش گوئیوں کا معاملہ مخفی رکھا جاتا ہے - تاکہ تکالیف کا ثواب انسان حاصل کرے - درمیانی دکھ ہیں اور انجام بخیر ہے -

عاجز راقم نے اپنی رویا بیان کی - کہ "میں رات مولوی عبد الکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کرتا تھا - تو تھوڑی غنودگی میں ایسا معلوم ہوا - کہ میں کہتا ہوں - یا کوئی کہتا ہے

بلاؤں میں چند رسے مارے گئے۔

فرمایا - مبشر ہے -

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا - کہ کوئی کہتا ہے - مولوی صاحب کو خیر ہے - استغفار اور لاحول پڑھنا چاہیئے - اور پھر میں نے ایک آواز سنی - سلام علیکم -

فرمایا - لاحول سے یہ مراد ہے - کہ بغیر فضل الٰہی کے کوئی حیلہ باقی نہیں رہا - اور سلام علیکم سے مراد سلامتی ہے -

فرمایا - سب اللہ تعالے کے لشکر ہیں - جہاں حکم ہوتا ہے وہاں چڑھائی کرتے ہیں -

مولوی عبد الکریم صاحب کی بیماری کا اور ان کے متعلق دعا کا ذکر کرتے ہوئے شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا - آپ کے واسطے بھی پانچ وقت نمازیں دعا کی جاتی ہے - مگر اللہ تعالے کا ارادہ ہوتا ہے - کہ تکالیف سے اپنے بندوں کو ثواب دے -

عبادات جو قصور رہ جاتے ہیں - ان کا ازالہ قضاء و قدر کے مصائب سے ہو جاتا ہے - کیونکہ عبادت کی تکلیف میں تو انسان اپنا رگ پٹھا آپ بچا لیتا ہے سردی ہو تو وضو کے لئے پانی گرم کر لیتا ہے - کھڑا نہ ہو سکے - تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے - لیکن قضاء و قدر سے جو اسپر مار پڑتی ہے - وہ رگ پٹھا نہیں دیکھتی دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے - حدیث میں آیا ہے کہ دنیا میں ہمیشہ کی خوشی صرف کافر کو حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ اس کے لئے عذاب کا گھر آگے ہے - لیکن مومن کے لئے ایسی زندگی ہوتی ہے کہ کبھی آرام اور کبھی تکلیف مگر ہاں جان بخیر چاہیئے - یہ مصائب گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں - کرب اور گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں -

خدا داری - چہ غم داری - خدا پر پورا ایمان اور بھروسہ ہو - تو پھر انسان کو خواہ تنور مین ڈالدیا جاوے - اُسے کوئی غم نہین ہوتا - تکالیف کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اس کے بعد پھر راحت ہے - جیسا بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت کو تکلیف ہے - بلکہ ساتھ والے بھی روتے ہین - لیکن جب بچہ پیدا ہوگیا - تو پھر سب کو خوشی ہے - ایسا ہی مومن پر خدا کی طرف سے ایک تکلیف اور دکھ کا وقت آتا ہے - تاکہ وہ آزمایا جاوے - اور صبر اور استقامت کا اجر پاوے - اصل مین تکالیف کے دن ہی مبارک دن ہوتے ہین - انبیاء تکالیف کے ساتھ موافقت کرتے ہین - ہر ایک شخص پر نوبت بہ نوبت یہ دن آتے ہین - تاکہ معلوم ہو جاوے - کہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ اصلی ہے - یا نہین - مولوی رومی نے خوب فرمایا ہے

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

حدیث مین آیا ہے - کہ جب خدا کسی سے پیار کرتا ہے تو اُسے کچھ دکھ دیتا ہے - انبیاء کے معجزات انہین مصائب کے زمانہ کی دعاؤن کا نتیجہ ہوتے ہین - یہ خدا کا اپریشن ہے - جو ہر صادق کے واسطے ضروری ہے -

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء - فرمایا - آگے پھر طاعون کے دن آرہے ہین - نہیں معلوم کون بچے گا - اور کون مریگا آج کل توبہ کرنی چاہیئے - اور راتون کو اٹھ کر دعائیں کرنی چاہئین - تاکہ خدا تعالے اس وقت کے عذاب سے بچا لے قادیان کے قریب دو گاؤن طاعون سے ملوث ہین

فرمایا - اللہ تعالے مخفی ہے - مگر وہ اپنی قدرتون سے پہچانا جاتا ہے - دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے - کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے - ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہین - جن مین انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے - اور نہین جانتا کہ اب کیا کرنا چاہیئے - اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہین -

جمون والے چراغ الدین کا ذکر تھا - کہ عیسائیون کے ساتھ بہت تعلق محبت رکھتا ہے - فرمایا - بدقسمت اور بدبخت آدمی ہے - اسلام ایسے گندون کو باہر پھینکتا جاتا ہے -

یورپ کی شراب نوشی کا ذکر تھا - فرمایا - حقیقی تہذیب شراب خور کو حاصل نہین ہو سکتی - انجیل کی کسی آیت نے سور کو برخلاف توریت کے حلال نہین کیا مگر یہ لوگ کثرت سے سور بھی کھاتے ہین - اور شراب بھی پیتے ہین -

عیسائیون پر ایک سوال جب شریعت توریت قابل عمل نہین اور باوجود بہت سی اشیاء کی حرمت کے جن کا حکم توریت مین موجود ہے - عیسائیون کے واسطے ضروری نہین - کہ ان احکام پر عمل کرین - تو پھر رشتہ ناطہ کے معاملہ مین اس قدیم شریعت پر عمل کرنے کی کیا حاجت ہے اور بہن یا سالی وغیرہ سے شادی کرنا انجیل کے کس حکم کے برخلاف ہے ؟

بعض لوگون کے بدیون اور شرارتون مین حد سے بڑھ جانے کا ذکر تھا - فرمایا - اللہ تعالے بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہائت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہین - معصیت مین پڑے ہوئے لوگون کو وہ مہلت دیتا ہے - اور لوگ اس پر حیران ہوتے اور گھبراتے ہین - لیکن گذشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہین - کہ ایسے لوگون پر جب عذاب آتا ہے - نہائت سخت آتا ہے - زمانہ مین راحت کے دن بہت ہین - مگر آخر کار گرفتاری کا بھی ایک دن آہی جاتا ہے - اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اس کے دکھ و دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے -

ہان مشو مغرور از حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا -

قبل نماز ظہر - جیسا اثر دعا مین ہے - ویسا اور کسی شے مین نہیں ہے - دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتون مین پیدا نہین ہوتا - بلکہ معمولی باتون مین تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے - اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے - ہان مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل مین پیدا ہوتا ہے - تب کوئی خارق عادت ظاہر ہوتا ہے

کہتے ہین - دہلی مین ایک بزرگ تھا - بادشاہ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا - اس وقت بادشاہ کہین باہر جاتا تھا - حکم دیا - کہ واپس آکر مین تم کو ضرور پھانسی دونگا - اور اپنے اس عزم پر قسم کھائی - جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا - تو اس بزرگ کے دوستون اور مریدون نے غمگین ہو کر عرض کی - کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے - اس نے جواب دیا -

ہنوز دلی دور است - جب بادشاہ ایک دو منزل پر آگیا - تو انھون نے پھر عرض کی - مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا - کہ ہنوز دہلی دور است - یہان تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا - اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا - تب لوگون نے اس بزرگ کی خدمت مین عرض کی - کہ اب تو بادشاہ شہر مین داخل ہونے لگا ہے - یا داخل ہو گیا ہے - مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا - کہ ہنوز دہلی دور است - اسی اثناء مین خبر آئی - کہ جب بادشاہ دروازہ شہر کے پہنچا - تو اُوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہو گیا - معلوم ہے کہ اس بزرگ کو پہلے منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا -

ایسا ہی شیخ نظام الدین کا ذکر ہے - کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا - اور حکم ہوا - کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جاوے گی - جب وہ دن آیا - تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے - اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رو یا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا - اور پوچھا - کہ تو کیون روتا ہے - اس نے اپنا خیال عرض کیا - اور کہا - کہ آج سزا کا دن ہے - شیخ نے کہا - کہ تم غم مت کھاؤ - ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی - مین نے ابھی خواب مین دیکھا ہے - کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے - مین نے اس کے دونو سینگ پکڑ اس کو نیچے گرا دیا ہے - چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا - اور [illegible] سخت بیمار ہو اور اسی بیماری مین مر گیا - یہ تصرفات الٰہی ہین - جو انسان کی سمجھ مین پہلے نہین آسکتے - جب وقت آجاتا ہے - تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے - سب دل خدا کے ہاتھ مین ہین - وہ جس طرح چاہتا ہے - تصرف کرتا ہے - خدا کی رحمت سے ناامید نہین ہونا چاہیئے - اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہین نکل سکتی - خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہون - ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے -

آئندہ طاعون سے بچنے کا علاج عاجز راقم نے اپنا آج کا خواب عرض کیا ہے - کہ طاعون بہت پھیلا ہوا دکھائی دیا اور کوئی کہتا ہے - یا مین کہتا ہون - کہ جو آج کل رات کو اٹھ کر دعا کریگا وہ اس سے آئندہ طاعون کے وقت بچایا جائیگا -

فرمایا - یہ بالکل سچ ہے - راتون کو اٹھ کر بہت دعائین کرنی چاہئین - کہ اللہ تعالے آنے والے عذاب سے اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے

فرمایا - ایک نجاست خور گائے ہوتی ہے - جس کو جلالہ کہتے ہین - اس کا گوشت حرام لکھا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ کھانے کے جانور مثل بھیڑ - مرغی پرورش مین حفاظت کرنی چاہیئے - اور ان کو نجاست خوری سے بچانا چاہیئے -

---

احباب توسیع اشاعت کے لئے سعی فرمادین

بینک کا سود

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کا بہت سا روپیہ بینک میں کئی سالوں سے جمع تھا جہاں سے ماہواری سود ملتا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اب اس کے وارث لیتے ہیں۔ ایسے سود کے متعلق کیا حکم ہے۔ بینک والے وہ تو ضرور دیتے ہیں اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر روپیہ جمع کرنے والا سود سے فائدہ نہ اٹھائے۔ تو بینک والوں سے ایسا روپیہ مشنری عیسائی اشاعت دین عیسوی کیواسطے لے لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اُسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے بھی ذاتی مصارف میں خرچ کرے۔ یا اپنے بال بچے کو دے۔ یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے۔ سود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خداتعالےٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں۔ پھر جو امیر ہیں وہ اپنے ذاتی مصارف میں اور مال و عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گناہ گاری میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ غریب ہو یا امیر ہو کسی کو بھی دین کا اور اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں۔ جو زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر دنیوی عزت کے موقعہ پر اپنا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اپنا جو حق نہ تھا۔ وہ لیتے ہیں۔ اور خدا کا جو حق تھا۔ وہ بھی نہیں دیتے۔ اور اس طرح اپنے اندر دو گناہ ایک ہی وقت میں جمع کرتے ہیں۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت میں اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے سود کا روپیہ تصرف ذاتی کے واسطے ناجائز ہے۔ لیکن خدا کے واسطے کوئی شے حرام نہیں۔ خدا کے کام میں جو مال خرچ کیا جائے۔ وہ حرام نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ گولی بارود کا چلانا ایسا ہی ناجائز اور گناہ ہو۔ لیکن جو شخص اُسے ایک جانی دشمن پر مقابلہ کے واسطے نہیں چلاتا وہ قریب ہے۔ کہ خود ہلاک ہو جائے کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ کہ تین دن کے بھوکے کے واسطے سؤر بھی حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔ پس سود کا مال اگر ہم خدا کے لئے لگائیں۔ تو پھر کیوں کر گناہ ہو سکتا ہے اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا ہم اطمینان اور ثلج قلب سے کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی فلا اثم علیہ میں داخل ہے۔ یہ ایک استثنا ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے ہزاروں حاجتیں ایسی پڑتی ہیں۔ جن میں مال کی ضرورت ہے۔ مثلاً آج کل یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی لوگ اسلام کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے بہت ضروری ہے۔ کہ اسلامی خوبیوں کی ایک جامع کتاب تالیف کی جائے۔ جس میں سر سے لے کر پاؤں تک اسلام کا پورا نقشہ کھینچا جائے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے۔ اور صرف ایک انگلی دکھا دی جائے۔ یہ مفید نہیں ہو سکتا۔ پوری طرح دکھانا چاہیئے۔ کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کے حالات بھی لکھ دینا چاہیئے۔ وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں۔ کہ اسلام کیا شے ہے۔ تمام اصول فروع اور اخلاقی حالات کا ذکر کرنا چاہیئے۔ اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہیئے۔ جس کو پڑھ کر لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔ آج کل اس کام میں روپیہ صرف کرنے کی اس قدر ضرورت ہے۔ ہمارے نزدیک جو آدمی حج کے واسطے روپیہ جمع کرتا ہے۔ اس کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنا روپیہ اسی کام میں صرف کرے۔ کیونکہ یہ جہاد کا موقعہ ہے اب تلوار کا جہاد باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جہاد باقی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جس طرح کی تیاری کفار تمہارے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ اس طرح کی تیاری تم بھی ان کے مقابلہ میں کرو۔ اب قوموں کے درمیان تلوار کا مذہبی جنگ باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جنگ ہے اور یہ لوگ طرح طرح کے مکر و فریب کے ساتھ اسلام کے برخلاف کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اور غلط باتیں افترا پردازی سے لکھتے ہیں۔ جب تک ان خبیث باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ہونا ثابت نہ کیا جائے۔ اسلام کی اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس ہم اس بات سے شرم نہیں کرتے۔ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ میرا مذہب جس پر خدا نے مجھے قائم کیا ہے۔ اور جو قرآن شریف کا مفہوم ہے وہ یہ ہے۔ کہ اپنے نفس عیال اطفال دوست عزیز کے واسطے اس سود کو مباح نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ پلید ہے۔ اور اس کا گناہ حرام ہے۔ لیکن اس ضعف اسلام کے زمانہ میں جب کہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے۔ اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے۔ اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جاوے۔ ایسے موقع پر سود کا روپیہ لگانا جائز ہے۔ کیونکہ ہر ایک مال خدا کا ہے۔ اور اس طرح پر وہ خدا کے ہاتھ میں جائے گا۔ مگر باایں ہمہ اضطرار کی حالت میں ایسا ہو گا۔ اور بغیر اضطرار یہ بھی جائز نہیں۔

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ اگر اس طرح سے ایک خاص امر کے واسطے سود کے روپے کمانے کی اجازت دی گئی ہو۔ تو لوگوں میں اس کا رواج وسیع ہو کر عام قباحتیں پیدا ہو جائیں گی۔

فرمایا۔ کہ بے جا عذر تراشنے کے واسطے تو بڑے حیلے ہیں۔ بعض شریر لاتقربوا الصلوٰۃ کے یہ معنے کر دیتے ہیں۔ کہ نماز نہ پڑھو۔ ہمارا منشاء صرف یہ ہے۔ کہ اضطراری حالت میں جب خنزیر کھانے کی اجازت نفسانی ضرورتوں کے واسطے جائز ہے۔ تو اسلام کی ہمدردی کے واسطے اگر انسان دین کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے سود کے روپے کو خرچ کرے۔ تو کیا قباحت ہے۔ یہ اجازت مختص المقام اور مختص الزمان ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت نہ رہے۔ تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ویسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ دراصل سود کا عام حکم تو حرمت ہی ہے۔

پیراگوئے کی عورتیں۔ پیراگوئے میں بمقابلہ مردوں کے عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ وہاں سات عورتوں کے پیچھے ایک مرد ہے۔ اس لئے مذکر جنس کی یہاں بڑی قدر و عزت ہے۔ اور ہر قسم کی محنت و مشقت اور تکلیف وہ کام عورتیں انجام دیتی ہیں۔ مثلاً سڑکوں کا صاف کرنا۔ جہازوں پر اسباب چڑھانا اور بیلوں کو ہانکنا وغیرہ۔ ہر ایک قسم کی محنت طلب کام عورتیں کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ حفاظت ملک کی لڑائیوں میں بھی مردوں کی بجائے یہی عورتیں حصہ لیتی ہیں۔

ضرور ہے کہ اس ملک کے باشندوں کو تعدد ازدواج ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی جاوے۔ تاکہ اس کثرت نساں کے جو بد نتائج طبعاً ہوتے ہیں۔ ان سے وہ آپ بچ سکیں۔ غالباً وہاں کے باشندے عیسائی ہوں گے۔ لیکن عیسائیوں کے درمیان بھی ایک ایسا فرقہ ہو۔ جو تعدد ازدواج کو نہ صرف مسلمانوں کی طرح جائز رکھے۔ بلکہ ہر فرد عیسائی کے واسطے ایک ضروری حکم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن

سے نوٹس

بقیہ رکوع دوم
سورۂ احزاب

جنود۔ لشکر کفار۔ دس ہزار آدمی باہر سے حملہ آور ہوئے اور اندر سے یہود دشمن ہو گئے۔

من فوقکم۔ باہر سے آئے۔

من اسفل منکم۔ مدینہ کے دشمن۔ یہود۔ جو بر خلاف معاہدہ بیرونی دشمنوں کے ساتھ مل گئے تھے۔

بلغت القلوب الحناجر۔ دل دھڑکتے ہوئے حنجرے پر معلوم ہوئے۔

ھنالک ابتلی المؤمنون۔ اس جگہ مومنون کی بہادری کا اظہار ہوا

زلزلوا زلزالا شدیدا۔ اس کلمہ سے معلوم ہوا کہ ... کی ایک سخت مصیبت کو بھی زلزلہ کہا جاتا ہے

غرورا۔ دہوکہا۔

اشحۃ علیکم۔ تم پر جان قربان کرنے میں بخیل ہیں

اشحۃ علی الخیر۔ مال دینے میں بخیل ہیں۔

من قضی نحبہ۔ اپنی بات کو پورا کر چکے ہیں۔ خدا کے راہ میں اپنی جانیں بھی دے چکے

من ینتظر۔ جو اس انتظار میں ہیں۔ کہ اگر ضرورت ہو تو وہ بھی اپنی جانیں قربان کریں

صیاصیھم۔ ان کے قلعے

ارضا لم تطؤھا۔ جس زمین پر تم نہیں چلے۔ ارض شام اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ شام کا ملک بھی تم فتح کرو گے

یایھا النبی قل لازواجک۔ اوپر جنگ اوران میں فتوحات کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی دفعتہً یہ ذکر بھی شروع ہو گیا کہ اے نبی اپنی بیویوں کو کہدے۔ کہ اگر تم دنیوی زیب و زینت اور مال اسباب کی خواہشمند ہو۔ تو آؤ میں تمہیں رخصت کر دوں۔ ان دونو آیات کا باہم ربط یہ ہے۔ کہ جب فتوحات کے متعلق پیشگوئیوں کی آیات نازل ہوئیں۔ تو طبعاً آنحضرت کے اہل بیت کے دل میں یہ خیال آ سکتا تھا۔ کہ جب اس قدر فتوحات ہونگے اور بے شمار مال غنیمت آئیگا۔ اور قیصر کسریٰ کے خزانے یہاں مدینہ میں آجاوینگے۔ تو ہم کو بڑا مال و دولت ہاتھ آئیگا۔ اور بڑے عیش و آرام سے زندگی بسر ہو گی

برخلاف اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے واسطے کچھ جمع کرنا اور مال و دولت سے دل لگانا گناہ سمجھتے تھے۔ اس واسطے ازواج کا دل بھی پہلے سے ہی اس قسم کے خیالات سے پاک کر دیا گیا۔ اور صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر وہاں رہنا انہوں نے منظور کیا

فاحشہ۔ ناشائستہ حرکت

لاتخضعن۔ دبی زبان سے مت کہو

لاتبرجن تبرج الجاھلیہ۔ جاہلوں کی طرح اکھاڑوں میں نہ نکلو۔

اٰتین الزکوٰۃ۔ عورتوں کو لازم ہے۔ کہ اپنے مال میں سے علیحدہ خود زکوٰۃ دیں

ان المسلمین والمسلمات۔ ایک دفعہ ایک نواب نے مجھے (حضرت مولوی نورالدین صاحب کو) اپنے مکان پر وعظ کے واسطے کہا جب وعظ کے واسطے میں وہاں گیا۔ تو اس نے بتلایا کہ ایک طرف بیگمات پردہ کرکے بیٹھی ہیں۔ اور ایک طرف مرد بیٹھے تھے۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی جس میں متواتر ایک لفظ مردوں کے سطے اور ایک لفظ عورتوں کے واسطے آتا ہے سب لوگ حیران ہوئے۔ کہ قرآن شریف کیسی جامع کتاب ہے۔ گویا خاص اس وقت اور موقع کے لئے ایک خاص آیت پہلے سے قرآن شریف لکھ دی ہوئی تھی۔

خیرۃ۔ اختیار۔

سوامی درشنانند او سماج

سوامی درشنانند (شاید سابق پٹ کرپارام جگراؤنی) آریہ سماج کے مشہور سرگرم اپدیشک ومصنف تھے اب ایک عرصہ سے سوبجات متھرا میں کئی جگہ گورو کل قایم کرنے کے متعلق کوشش کیا کرتے تھے۔ اب بقول سناتن دہرم گزٹ مطبوعہ ۱۰ اگست ان کا مندرجہ ذیل اعلان اخبار تحفہ ہند بلند شہر نمبر ۲ جلد ۱۸ میں شایع ہوا ہے۔

آج کل آریہ سماج رشی دیانند کے سدہانتوں سے بالکل گر گیا۔ اور کوئی آدمی بھی سچائی اور شانتی سے سماج میں نہیں کر سکتا۔ اس واسطے کوئی آریہ سماج مجھے شاستر ارتھ یا سالانہ جلسہ کے موقعہ پر نہ بلائے۔ میں آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر لکچر دینا پاپ سمجھتا ہوں موجودہ آریہ سماج میں۔ لڑائی۔ جھگڑا۔ پالیسی

اور وشواس گھات بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(جیون تت۔ لاہور)

دو بت خانون

زلزلون کی مار

جیساکہ مشرق کی تمام بت پرستی کی جڑ اور ابتدا ہندوستان میں ہے۔ ایسا ہی مغرب کی تمام بت پرستی کی ابتدا اور بنا اٹلی کے ملک میں ہے۔ چینی اور جاپانی اور اہل تبت اگر بدہ پرست ہیں۔ تو بدہ کا جنم بھی ہندوستان ہی ہے اور امریکہ میں اگر مریم اور اس کے بیٹے کے بتوں کے آگے سر جھکانے والے ہیں۔ تو وہ پوپ ہی کو اپنا مورث اعلےٰ مانتے ہیں اور سچ پوچھو۔ تو اصل بت پرست اس وقت تمام دنیا میں دو ہی ہیں۔ عیسائی اور ہندو۔ اور ان کے مرکز ہیں۔ اٹلی اور ہند۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس وقت الٰہی جلال نے اپنے وعدہ کے مطابق کفر کو سرنگوں کرنے کے واسطے اپنی قدرت کا جو کرشمہ دکھایا۔ اس کے ظہور کا میدان انہیں دو ملکوں میں قایم کیا گیا ہے۔ ہند میں جو کچھ ہوا اس سے تو لوگ بخوبی واقف ہیں۔ اور اٹلی میں جو کچھ ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ وہ شاہ اٹلی کے ان الفاظ کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ جو ہم نے گذشتہ اخبار میں نقل کئے تھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مفت اخبار

مولوی سرور شاہ صاحب کسی ایسی جگہ اخبار بھیجنے کے لئے قیمت دینا چاہتے ہیں۔ جہاں پہلے نہ جاتی ہو احمدی غربا یا غیر احمدی کو مفید ہو۔ درخواست بنام مینجر آنی چاہیئے۔

انصار بدر

کیا آپ ... کے واسطے خریدار بہم پہنچا کر اور اس کے فنڈ میں ... کر اس کے انصار میں سے بننے کی سعی نہیں فرما... احباب نے اس ... اس وقت جسقدر امداد جاتی ہے۔ کہ اخبار کی سہے۔ اس سے امید کی پر کھڑا ہونے کے لائق ... اللہ تعالےٰ اپنے پاؤں بہت کمی ہے۔ اور ... سر دست فنڈ میں ... باران رکھا گیا ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیوں میں مسیح کی آمد کا انتظار

یہ زمانہ ایسا ہے۔ کہ تمام گذشتہ اقوام اور مذاہب کی نظر مدت سے اس پر جم رہی تھی۔ مسلمانوں کے نزدیک مہدی اور مسیح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ ہندؤں کے نزدیک ایک زبردست کلکی اوتار کے ظاہر ہونے کا یہی سمان ہے۔ اور عیسائیوں کے نزدیک مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ سب اپنی اپنی جگہ اس امید میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ مسیح آج آیا یا کل۔ بس اس سے آگے بڑھنا مشکل ہے۔ اس زمانہ میں مذاہب کی جو گت بن رہی ہے اور جس قدر بدعملی اور دہریہ پن پھیل رہا ہے۔ وہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر کسی مصلح نے پیدا ہونا ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اب پیدا ہو۔ ورنہ تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود۔ والا معاملہ دنیا کی روحانی حالت کے ساتھ ہو جائیگا

عیسائیوں کی قوم کتابوں کے لکھنے چھاپنے اور شائع کرنے میں بڑی ہوشیار ہے۔ جہاں کوئی خیال سوجھا جھٹ قلمبند کر کے شائع کر دیا۔ اس واسطے یورپ کے ملک میں بہت سی اس قسم کی کتابیں چھپ چکی ہیں جنمیں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ضخیم انگریزی کتاب مجھے ملی۔ جس میں نہایت تفصیل کے ساتھ بائبل کی پیش گوئیوں کی بنا پر مسیح کی آمد کا وقت بقید تاریخ درج کیا گیا تھا۔ اور مصنف کو اپنے اس حساب پر ایسا فخر تھا۔ کہ اس نے جوش میں آکر یہ الفاظ لکھے۔ کہ اگر مسیح ۱۸۹۸ء میں نہ آگیا۔ تو بائبل جھوٹی ہے اگر بائبل کے کذب و صدق کا یہی معیار ہو۔ اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وہی طریق ہو۔ جو عیسائیوں نے سمجھا ہے تب تو بائبل آج بھی جھوٹی اور کل بھی جھوٹی۔ بلکہ قیامت تک جھوٹی ثابت ہوتی رہے گی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں بائبل نہیں جھوٹی بلکہ مسیح کی آمد کا جو نقشہ ان لوگوں نے اپنے دل میں بنا کر رکھا ہوا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ میں نے اس کتاب کے مصنف کو ایک خط لکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی تھی کہ عیسائی دنیا نے تم پر بہت لعنت ملامت کی ہوگی کیونکہ تمہاری تحریر کے مطابق مسیح ۱۸۹۸ء میں نہ آیا۔ لیکن سچ یہ ہے۔ کہ تمہاری تحریر درست تھی۔ اور مسیح آگیا ہے۔ صرف آپ لوگوں نے اس کی آمد کے طریق میں ایسا ہی دھوکا کھایا ہے۔ جیسا کہ الیاس کے متعلق یہودیوں نے مسیح ناصری کے وقت دھوکا کھایا تھا۔ اس خط کا جواب صاحب موصوف نے نہیں دیا۔ اور بیچارہ دیتا بھی تو کیا دیتا

حال میں اسی قسم کی ایک اور کتاب بتحریک میاں نبی بخش صاحب برادر م بابو برکت علی صاحب نے شملہ سے دیکھنے کے واسطے مجھے بھیجی ہے۔ یہ کتاب پادری بیکسٹر صاحب کی تصنیف ہے۔ جو اخبار کرسچن ہیرالڈ کا ایڈیٹر ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب ۱۸۶۶ء میں چھپی تھی۔ اور عیسائیوں کے درمیان ایسی مقبول ہوئی۔ کہ ۱۸۹۴ء تک یہ آٹھ دفعہ چھپ چکی تھی۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی چھپی ہو۔ لیکن جو کتاب مجھے ہاتھ لگی ہے وہ ۱۸۹۴ء میں چھپی ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام چہل عجائبات نبوت۔ اس کتاب کا خلاصہ مضمون یہ ہے

۱۸۹۶ء یا ۱۸۹۷ء میں یورپ میں ایک بڑا جنگ ہوگا فرانس جرمنی کے ملک پر غالب آئے گا۔ جرمنی کے حصے کئے جائیں گے۔ کچھ فرانس کے قبضہ میں آئے گا۔ کچھ آسٹریا سے مل جائے گا۔ سلطنت روم کو عیسائی لوگ فتح کر لیں گے۔ یورپ میں دس بڑی بڑی سلطنتیں طاقت ور ہوں گی۔ ہسپانیہ سے ہند اور آئرلینڈ سے صرف قانونی رنگ میں علیحدہ ہو جائیں گے۔ یہودیوں کو یروشلم میں ہیکل اور مذبح بنانے کی اجازت ہو جائیگی۔ دس سلطنتوں کے بیچ میں سے ایک اور گیارھویں سلطنت پیدا ہوگی۔ ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعرات تمام مقدس عیسائی اوپر آسمان کی طرف اڑیں گے۔ آسمان کے اندر مسیح کے ساتھ ملاقات کریں گے

اکتوبر ۱۹۰۲ء میں سخت زلزلہ آئے گا۔ مارچ ۱۹۰۴ء میں شیطان اور میکائیل فرشتے کی لڑائی ہوگی۔ اپریل ۱۹۰۴ء میں زمین کے باشندوں کے درمیان ایک بڑا جنگ ہوگا۔ فروری ۱۹۰۶ء میں سخت قحط ہوگا۔ بالآخر ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو جمعرات کے دن شام کے ٹھیک تین بجے مسیح کوہ زیتون پر نازل ہوگا۔

یہ پیشگوئیوں کا سلسلہ ۱۸۹۶ء سے شروع ہو کر ۱۹۰۸ء تک بارہ سال میں ختم ہوتا ہے جس میں سے ۹ سال گذر چکے ہیں۔ اور تین سال باقی ہیں گذشتہ نو سال کے عرصہ میں جہاں تک یہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آئندہ تین سال کی باتیں کہاں تک سچی نکلیں گی

اس میں شک نہیں۔ کہ اصل مقصد ان کتب کا یعنی مسیح کی آمد اس زمانہ میں ایک صحیح اور واقعی امر ہے۔ اگر گذشتہ انبیاء جن کے متعلق پہلے سے نبوت کی گئی تھی اور نشانات بتلائے گئے تھے۔ اگر ان کے واقعات پیش آمدہ کو بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو اس مسیح کے ماننے میں مشکلات نہیں رہتے۔ ہر بار پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے معاملہ میں ایک ہی قسم کی ٹھوکر ہمیشہ مخالفین سلسلہ حقہ کھاتے چلے آئے ہیں۔ اور ایسے وقت میں صرف وہی لوگ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو گذشتہ واقعات کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ (باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالے)

رسید زر

۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ سید عبد الرحیم صاحب حیدر آباد دکن عار
۲۴ " " ۔ منشی محمد حسن صاحب۔ موگہ عار
۲۴ " " ۔ چودہری ثناء اللہ صاحب ظفروال عار
۲۶ " " ۔ حافظ محمد صاحب۔ سری نگر سے
۲۶ " " ۔ محمد امام الدین صاحب سیالکوٹ عار
۲۸ " " ۔ عمر الدین صاحب ٹھیکدار ریاست نابھہ عار
۲۸ " " ۔ نامعلوم الاسلام للعہ
۳۰ " " ۔ محمد اسمٰعیل صاحب تھانون عار
۳۰ " " ۔ محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی عار
۳۰ " " ۔ عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پالم پور عار
۳۰ " " ۔ نواب محمد علی خان صاحب قادیان ۱۰
۳۱ " " ۔ صوفی عبد اللطیف صاحب عار
یکم ستمبر ۱۹۰۵ء۔ غلام احمد خانصاحب بھوپال ۱۲ر
" " ۔ نصیر الدین صاحب۔ چکر دتہ ۷ر
" " ۔ نامعلوم الاسلام عا
" " ۔ فضل محمد صاحب۔ ہرسیان عمر
۴ " " ۔ قاضی نظیر حسین صاحب بہاگ سے
" " ۔ عبد القادر صاحب مدرس لاہور عا
" " ۔ مستری شہاب الدین صاحب جموں عار
۶ " " ۔ مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ ۱۴ر
" " ۔ مستری قطب الدین صاحب قادیان ۲ر
" " ۔ قاضی خواجہ علی صاحب لدہیانہ عا
" " ۔ سید محمد رضوی صاحب حیدر آباد دکن سے
" " ۔ علی بخش صاحب گوجرانوالہ عا
" " ۔ مولوی فتح الدین صاحب برہام پور عہ

عام اخبار

قسطنطنیہ مین سلطان المعظم پر وار کرنے کی سازش کے الزام مین ایک ارمنی گرفتار ہوا - یہ ایک شخص کا خانگی مدگار نکلا جو انگریزی رعایا ہے اسکے مکان کی تلاشی لی گئی یہان پچاس گولے بمب کے خالی پائے اور ۱۵۰ ربوتل آتشگیر مال ادہ کی جسّے بھک سے اُٹھتے ہین

اٹلی کا زلزلہ - اٹلی کے علاقہ کلبیریا مین زلزلے کی تباہیان بے طرح جاری ہین - ایک طرف زلزلون کا خوف برابر باقی ہے اب تک اسکے صدمے محسوس ہوتے ہین - اسپر موسم بارانی اور اس قدر طوفانی ہے - کہ خیمہ جات اور جھونپڑے مثل پرکاہ کے اڑجاتے ہین اور جاڑون سے سخت مصیبت اور پڑھگئی ہے - جو لوگ زلزلے کی تباہی کا شکار ہین ان کی حالت نہایت دردناک ہے ہرچند کہ رفع تکالیف مین کچھ کسر نہین رکھی گئی - لیکن آسمانی آفتون کا کیا علاج ہے - بارشین دھڑادھڑ ہورہی ہین - اور ہوا کا زور بھی سراسر طوفانی ہے اس سے جانون کی تباہی - سراسر ناگفتہ بہ حالت بھگت رہے ہین ؛

طاعون کا اثر - برما کے ضلع میانگ میا کے سول سرجن ڈاکٹر بریڈلے صاحب کو طاعون ہوگیا تہا - آرام آیا - لیکن اسکے ساتھ ہی دیکھا گیا ہے - کہ ان کے کانون کی طاقت زایل ہوگئی ہے - وہ کچھ نہین سن سکتے ہین - وہ ایسے بہرے ہوگے ہین - کہ ریٹایر ہونے پر مجبور ہین اور قبل پنشن کے دو سال کی رخصت فرلو حاصل کی ہے ؛ تشخیص کیا کرسکتے ہین -

بھوپال کی بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست کی مستورات کے لیے ایک صنعتی مدرسہ قائم کیا ہے تاکہ وہ مستورات جو مدد کی محتاج ہوں کسی ہنر کی تعلیم حاصل کرکے اپنا گذارہ آپ چلا سکیں وظیفے وغیرہ بھی قائم کیے گئے ہیں -

کوہ قاف کی لڑائی - یہ بلوہ دنوں دن بڑھتا جاتا ہے طفلس کے سرغنوں نے عام اعلان دیا ہے کہ سب لوگوں کو روس سے باغی ہو جانا چاہیے - باکو کی تیل کی تجارت قریبًا بند ہو چکی ہے - شاہزادہ لوی نیپولین و ماہد زار کی طرف سے گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا ہے [illegible] قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے - باکو میں حکام کا کچھ نہیں چلتا اور تیل کے کارخانے والوں نے باغیوں کو بڑی بڑی رقمیں دیکر اپنی حفاظت کی تجویز سوچی ہے

یمن کی بغاوت کا خاتمہ - عربوں نے ترکی حکومت کے جوئے کو کندھے سے اُتارنے میں کمی کر نہیں کی تھی اور یوربی اخبارات نے عربوں کے حق میں فیصلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی اور یہی مشہور کرتے رہے کہ ترک شکست کھا رہے ہیں ترکوں کے پاس جہاز نہیں کہ فوج یمن میں آوے یمن کے افسر فوج کے اخبارات محدود ہیں وہ بیچارہ کچھ نہیں کرسکتا غرض ہر قسم کی بے سروپا خبریں اُڑتی رہیں جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب پارہ پارہ کر دیے گئے ان کی فوجیں پریشان ہوگئیں تمام یمن پر اس سرے سے اُس سرے تک ترکوں کا نہایت استواری سے قبضہ ہوگیا زیدیوں کے سیکڑوں دیہات جلا دیے گئے اور انہیں ایسا سبق پڑھا دیا گیا غالبًا وہ پچاس ساٹھ برس تک تو کان نہیں ہلانے کے عربوں کا بے جگری سے لڑنا ایک معمولی بات ہے مگر ترکوں کی قواعد دان فوج اور مشین کی توپوں نے انکا بھُرکس نکال دیا ان کی بے ہنگام شجاعت کچھہ کام نہ آئی اور وہ چنوں کی طرح بھون دیے گئے ترکی فوجیں ایک بھی ترک نہیں ہے ساری پلٹن البانی رنگروٹوں کی تھی اور یہ وہی البانی ہیں جنھوں نے ایک ہفتہ میں یونانیوں کی کمر توڑ دی تھی غرض یہ بغاوت بالکل نیست و نابود ہوگئی -

برن کمپنی کے کلرک

کلکتہ کی مشہور برن کمپنی کے تین سو دیسی کلرکوں نے اسوجہ سے نوکری پر جانا موقوف کر دیا ہے کہ ان کے ساتھ قلیوں کا برتاؤ کیا جاتا ہے ان کی ہمت اور غیرت پر آفرین ہے - اس کے علاوہ کلکتہ کے دیسی دوکانداروں نے برن کمپنی سے حساب کتاب بند کرنا شروع کر دیا ہے اور تمام دیسی دوکانداروں نے اتفاق کرکے ایک میموریل برن کمپنی کو بھیجا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ اگر مالکان کمپنی کلرکوں کو دوبارہ نوکر نہ رکھینگے اور ان کے ساتھ شریفانہ برتاؤ نہ کرینگے تو ہم خرید و فروخت قطعی بند کر دینگے - برن کمپنی کے مالکوں نے اسکا ابھی کوئی جواب نہیں دیا ہے جسکا نہ صرف اہل بنگال بلکہ دیگر صوبجات کے باشندوں کو بھی بڑی بے صبری سے انتظار ہے -

نیو یارک میں ایک ریل پٹڑی سے اُتر گئی ۱۰ مسافر ہلاک ۱ زخمی ہوے -

۷ ماہ حال کو منصوری میں ۱/۲ ۴ بجے صبح کے وقت زلزلہ آیا مگر کچھ نقصان نہیں ہوا -

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہنوز علیل ہین - اور تکلیف مین ہین - احباب ان کے صحت و عافیت کے واسطے دعا کرین - کہ اللہ تعالے انہین شفا دے

اس ہفتہ مین خلیفہ نور الدین صاحب جمون سے محمد ذو الفقار علی خانصاحب - اور مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھ سے شیخ خدا بخش صاحب - میان محمد یوسف صاحب میر منشی اپیل نویس مردان سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے

شیخ عبد الرحمن صاحب تھرڈ ماسٹر مدرسہ قادیان ہنوز علیل ہیں احباب اُن کے واسطے بھی دعاے صحت کریں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں سید طفیل حسین صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج اور میاں محمد شریف صاحب بی - اے عارضی طور پر آنریری کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو جزاے خیر دے -

آج کل حضرت اقدس عمومًا صبح کے ۸ اور ۱۲ بجے کے درمیان دو ایک گھنٹہ مسجد مبارک میں اجلاس فرماتے ہیں اور خادمان کو اپنے پُر اثر وعظ سے مستفیض فرماتے ہیں - باہر سے آنے والوں کے لیے کیا خود یہاں کے رہنے والوں کے واسطے یہ موقعہ نہایت غنیمت ہے اللہ تعالے عمل کی توفیق عطا فرماوے آمین

آمد و روانگی

جدید ویسراے ہند لارڈ منٹو نے ریوٹر ایجنسی کو اطلاع دی ہے کہ وہ کونٹس منٹو اور لڑکیوں کے ساتھ ۲۰ اکتوبر کو مارسیلز سے جہاز مقدونیہ پر روانہ ہند ہوں گے لارڈ موصوف کے سٹاف میں حسب ذیل اصحاب ہوں گے ۔

میجر ادم - میجر فیلڈنگ - لارڈ میس سکاٹ اور سر جن کرنل کروک لاس

درخواست دعا

حسن محمد ساکن کتھاہ بیمار ہیں - بابو غلام محمد خان صاحب مخالفین کی دکھ دہی سے تنگ ہیں ہر دو صاحبان احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے ملتجی ہیں - ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان دونوں صاحبوں کے لیے جناب بارہتعالے عزشانہ میں دعا کریں -

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبد الواحد مدائیت مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین امید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال سائینس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائینس ماسٹر اور سائینس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سردست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین۔ اپنے خرچ سے انجمنون کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دیکر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے مین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلانا کے لئے سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت تصفیہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت ۱۵ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد بائیت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۱۲ /۲ ۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب بااثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار وغیرہ کا آنا ان گولیونکے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین۔ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا ۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

چہ گویم با تو گرامی ۔ جہاں در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ال ۲۰۶ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱ نمبر ۲۳ | ۲۰ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیة والسلام ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء | سلسلة القدیم جلد ۴ نمبر ۳۰

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے

معاونین عہ

برضائے صہ

خود ے

عام قیمت عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سر دست خریداروں کی بہت کمی ہے اور خرچ آمد سے بہت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام منیجر ۔۔ ۔۔ بدر قادیان اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

تکیہ بعدی از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ سینتالیس سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کرکے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فرمایا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنیوالا ہوتا ہے۔ اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے)

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ما کان لنفسٍ ان تموت الا باذن اللہ

۱۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکھایا گیا۔ جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے۔ اور سامنے اس کے پاس روپے پندرہ رکھے ہوئے ہیں (اس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا)

۲۔ ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔

آتش فشان

۳۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

مصالح العرب۔ میسر العرب

۴۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

بامراد

۵۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

ردّ بلا

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل ظہر۔ واما بنعمۃ ربک فحدث

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ اذا جاء افواجٌ وسمٌ من السماء۔

کفن میں لپیٹا گیا

فرمایا۔ معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں۔

القول الطیب

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ مذکورہ بالا الہامات سنا کر فرمایا کہ بعض دفعہ وحی اس طرح بھی نازل ہوتی ہے۔ کہ کوئی کاغذ یا پتھر وغیرہ دکھایا جاتا ہے۔ جس پر کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں قدرت اور غیب ملا ہوا ہوتا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی۔ کہ ان کو ظاہر کر سکے

فرمایا۔ مولوی صاحب کی زیادہ علالت کیوقت میں بہت دعا کرتا تھا۔ اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے ناامیدی ظاہر ہوتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے۔ اور ظاہر طب کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہوجائے۔ تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس دعا میں میں نے بہت تکلیف اٹھائی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی۔ اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی۔ جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے

امّت بمنزلہ عورت اس دعا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی۔ جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت امّت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے۔ اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ اناجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور امّت کو دلہن قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ امّت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے۔ جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری رویا میں

تعبیر رویا عبداللہ نے کہا۔ کہ میری بیوی بیمار ہے عبداللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے۔ مٹھن سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے۔ جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ مقبول سے مراد ہے۔ کہ دعا قبول ہوگئی یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں جب تک آسمان پر نہ ہو۔ زمین پر کچھ ہو نہیں سکتا۔ مولوی صاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے۔

مطالعہ کتب سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا۔ مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر تھا۔ ایک دوست نے عرض کی کہ کہیں مرنے کے وقت توبہ کریگا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر غالب ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ ہماری جوتیاں جھاڑ کر آگے رکھتا تھا۔ ہم کو وضو کرانا ایک بڑا ثواب جانتا تھا۔ براہین کا ریویو اس نے خود بخود لکھا۔ ہماری درخواست نہ تھی۔ تعجب نہیں کہ وہ کسی وقت پہلی حالت پر پھر لوٹ آئے۔ جیسا کہ ہم رویا میں دیکھ چکے ہیں۔ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہوتی ہیں۔ یہ رویا چھپ چکا ہے۔ جس میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ وہ ایک چھوٹا لڑکا ہے ننگا رنگ سیاہ اور بدشکل ہے۔ میں نے اس کو اشارہ سے بلایا۔ تب وہ آیا اور میرے گلے لگا۔ اور پورے قد کا ہوگیا اور اس پر لباس بھی ہے اور رنگ سفید ہے۔ تب میں نے کہا کہ آپ کا ہمارا اس قدر مقابلہ رہا۔ ممکن ہے۔ کہ قلم سے یا زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا ہو۔ تم بخش دو۔ اس نے کہا۔ اچھا میں نے بخشا۔ تب میں نے کہا کہ تم نے جو ایذا ہم کو دی تھی۔ وہ بھی ہم نے بخشدی۔ تب ہم نے اس کی دعوت کی۔ جس کو اس نے کچھ تردد کے بعد قبول کیا اور ایک شخص جان کندن میں ہے۔ تب میں نے کہا کہ یہ مقدر تھا کہ جس سے یہ شخص مرے۔ اس دن تم توبہ کرو

ہجرت آج کے الہام میسر العرب کا ذکر تھا فرمایا۔ اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا۔ شاید مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی۔ کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گذرا ہم ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر وکسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

ہفتہ دارالامان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب و ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہور اور شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد سے اس ہفتہ میں تشریف لائے ہیں اور حضرت مسیح کی صحبت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف فرما ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت بحمد اللہ نسبتاً اچھی ہے۔ حضرت کے مکانات کے مغربی جانب ایک وسیع مکان لنگر خانہ اور مہمان خانہ کیواسطے بن رہا ہے جس کی چھت کے واسطے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آبادی نے اپنے خرچ سے چار لوہے کے گرڈر بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورۃ السجدۃ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں یہ سورۃ شریف ہمیشہ نہیں تو اکثر ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالے کی عظمت۔ نبوت۔ کی صداقت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک عادات اور دنیا کے تغیرات کا بیان ہے

الم۔ انا اللہ اعلم۔ میں اللہ جاننے والا ہوں جن سورتوں کے شروع میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی اللہ تعالے کی کتاب کا خصوصیت کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ مثلاً۔ الم۔ ذلک الکتب لا ریب فیہ۔ الم۔ تلک ایت الکتب الحکیم۔ الم تنزیل الکتب لا ریب فیہ

حروف مقطعات

قرآن شریف میں کئی سورتوں کے شروع میں اس قسم کے حروف ہیں۔ جیسے کہ اس سورہ کے ابتدا میں حروف الم ہیں۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حروف مقطعات کے معانی تلاش کرنا گناہ ہے۔ اور یہ کسی کو معلوم نہیں۔ مگر ایسا کہنا قرآن شریف کی بے ادبی کرنا ہے۔ قرآن شریف میں تدبر کرنا فرض ہے صحابہ کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان حروف کو اجزاء اسمائے الٰہی مانا ہے۔ میں نے بہت محنت کے ساتھ ایسی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جس میں ان کا ذکر ہو اور صحابہ کرام کے مقدس گروہ کا اجماع مجھے اسی پر دکھائی دیا ہے۔ کہ حروف اجزائے اسماء الٰہی ہیں اور اسی واسطے سورتوں کے نام ہیں

آج کل کے جنٹلمین تو اس طریق پر اعتراض کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ان میں عموماً قابل عزت وہی ہے جس کے نام کے ساتھ کوئی بی۔ اے یا ایم۔ اے یا ایم بی۔ یا ایل ایل بی غرض دو یا تین حروف لگے ہوئے ہیں۔ اور بعض بڑے معززین کے ناموں کے ساتھ اس قدر حروف ہوتے ہیں کہ ساری حروف تہجی وہاں ختم ہوتی نظر آتی ہے۔

وید دانی میں بھی سب سے پہلے اوم ہی آتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ باوجود اس کو حروف مقطعات ماننے کے وہ لوگ اس کے معنے کے واسطے کوئی سند نہیں رکھتے۔

ما اتاھم من نذیر۔ نہیں آیا ان کے پاس کوئی ڈرانے والا۔ عرب کے لوگ ماموریں اللہ اور مکالمہ الٰہی سے بالکل ناواقف تھے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے کے لوگ ناواقف ہیں۔ جو قوم اس وقت عرب میں موجود تھی۔ ان میں یا ان سے پہلے قریب دنوں میں ان کے درمیان کوئی ایسا نبی نہ گذرا تھا۔ جس سے ان کو معلوم ہوتا۔ کہ نذیر کس طرح ہوا کرتے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ ان کو ایک نذیر نظر آیا

چھ دن میں زمین و آسمان

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔ یوم ایک وقت اور ایک دور کو کہتے ہیں۔ یوم کا لفظ ایک دن پر ایک برس پر ایک ہزار برس پر پچاس ہزار برس پر یا کسی کام کے پورا ہونے کی ایک منزل کی میعاد کو کہتے ہیں آج کل کے جیالوجسٹ یعنی علم الارض کے ماہروں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ زمین کو اس موجودہ صورت تک پہنچنے تک چھ خاص حالتوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ جن پر چھ زمانے گذرے تھے۔ آج کل لاہور کے عیسائی پادریوں کے مشہور ماہواری رسالہ میں بھی جس کا نام ترقی ہے۔ ایک لمبا مضمون اس تفصیل میں نکلا ہے کہ زمین نے کس طرح چھ حالتیں بدلیں۔ اور بالآخر وہ اس موجودہ شکل میں پوری ہوئی

انسان کا بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اس پر بھی چھ ایام آتے ہیں (۱) سلالۃ من طین (۲) نطفہ (۳) علقہ (۴) مضغہ (۵) عظام (۶) کسونا العظام لحماً

اس کے بعد پھر انسانی بچہ پر چھ ایام آتے ہیں۔ (۱) جنین (۲) رضیع (۳) غلام (۴) شاب (۵) کہل (۶) شیخ

(۱) ایسا ہی زمیندار ہل چلا کر (۲) ڈھیلے توڑتا (۳) پانی دیتا (۴) بیج ڈالتا (۵) لو نکلتی (۶) فصل پکتا

ایسا ہی آج کل تعلیم چھ درجوں پر کامل ہوتی ہے (۱) پرائمری (۲) مڈل (۳) انٹرنس (۴) ایف اے (۵) بی اے (۶) ایم اے

ایک دفعہ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ کیا خدا تعالے نے زمین و آسمان کو ایک دن میں نہیں بنا سکتا تھا۔ چھ یوم کیوں لگا دئیے۔ ملی کا ایک کھیت سامنے تھا۔ میں نے اس کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کتنے عرصہ میں پکے گا۔ وہ شرمندہ ہو گیا

اللہ تعالے کی صفات کا مقتضا ہے۔ کہ ہر ایک شے بتدریج نشوونما اور ترقی پاتی ہے

ثم استوی علی العرش۔ اللہ تعالے اپنے تخت پر ٹھیک ٹھاک حکمران ہے

یدبر الامر من السماء۔ کل احکام اوپر سے آتے ہیں۔ ہم آنکھیں رکھتے ہیں۔ مگر آسمانی روشنی کے سوائے کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ اگر اوپر سے بارش نہ آئے۔ تو کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں

روح

روح۔ قرآن شریف میں روح کا لفظ جان کے واسطے کہیں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ روح کے معنے کلام الٰہی میں ہر جگہ وحی الٰہی لئے گئے ہیں۔ مثال **وکذالک اوحینا الیک روحاً من امرنا**

مدینہ میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اول مرتبہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے جو خطبہ پڑھا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے لوگو۔ قبل اس کے کہ تم اس جہان کو چھوڑ دو اپنے لئے اعمال نیک کا ذخیرہ آگے بھیجو۔ یقین جان لو قسم ہے خدا کی کہ بالضرور تم میں سے ہر ایک شخص ہولناک بلا میں پڑنے والا اور بیشک [illegible] کو اس طرح چھوڑ جانے والا ہے جیسے کوئی اپنی بکریوں کو محافظ کے بغیر چھوڑ دے اور بیشک خدا ہر ایک سے ایسے طور پر کہ نہ اس کے لئے کوئی ترجمان ہوگا اور نہ روک ٹوک کرنے والا دربان یقینی گویا منہ در منہ پوچھیگا۔ کہ کیا ہمارا کوئی پیغمبر تیرے پاس نہیں آیا تھا؟ اور جس نے ہمارے احکام تجھ کو نہیں پہنچائے تھے۔ اور کیا تجھ کو ہم نے بہت سا مال نہیں بخشا تھا؟ (تاکہ ہماری راہ میں دے) اور اپنا فضل و احسان تجھ پر نہیں کیا تھا؟ (تاکہ اپنی بنی نوع کے ساتھ مہربانی اور نیکوئی کرے) پس بتا کہ تو نے کیا چیز اپنے لئے آگے بھیجی تھی۔ پس البتہ تب (اس وقت) انسان دائیں بائیں دیکھیگا) اور کوئی چیز دکھائی نہ دے گی بجز اس کے پھر سامنے کی طرف نظر کریگا۔ اور ادھر بھی جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا پس جس سے ہو سکے اپنے تئیں اس آگ سے بچائے خواہ کھجور کے ٹکڑے کا ایک ٹکڑا ہی خدا کی راہ میں دے [illegible] نہ بچائے اور جس کو اتنا بھی مقدور نہ ہو۔ تو کسی کے حق میں [illegible] کلمہ خیر ہی کہے۔ کیونکہ بیشک آخرت میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنے تک دیا جائیگا۔ [illegible] اور رحمت اور برکت تم پر ہووے

وصیت نور دین

ھٰذا شہادتی اَمانۃ عِند کُل مَن
یہ میری شہادت ہے ہر ایک جو اسکو سنے یا دیکھے
سمع او نظر ففھم بعد ان اشہدت
اور سمجھے اسکے پاس یہ میری امانت ہے۔ سب سے پہلے میں اللہ
اللہ تعالیٰ و ملٰئکتہ علیہا۔ وانا الفقیر
تعالیٰ کو جو علیم ہے اور اسکے فرشتوں کو بھی اس وصیت پر گواہ کرتا ہوں
الیٰ ربّ العٰلمین - نور الدین - اللھم
میں رب العالمین کا ایک فقیر ہوں اور میرا نام نور الدین ہے اے اللہ
اجعلہ کاسمہ - آمین۔
تو اس نام والیکو اسم بامسمیٰ فرما - آمین -
ان اللہ تعالیٰ ربی ربّ العٰلمین - الرحمٰن
میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام عالموں کا رب ہے جسکی بخششیں
الرَّحیم مالک یوم الدین - و ان
بغیر ہماری کسی محنت کے ہمیں عطا ہوئیں اور جو ہماری محنتوں کو
اللہ الاحد الصمد لم یلد و لم یولد
بارآور کرتا ہے - جزا و سزا کے وقت کا وہ مالک ہے وہ اللہ ایک ہے
و لم یکن لہٗ کفوًا احد۔ وحدہٗ
بے احتیاج ہے - نہ اسکو کسی نے جنا تھا اور نہ آگے اُسنے کسیکو جنا
لاشریک، لہ لہ الملک و لہ الحمد
اور نہ اُسکی کوئی برابری کرنے والا ہے - وہ ایک ہے - اسکا کوئی
الحیّ القیوم - وانہ بکل شئ علیم
شریک نہیں سب بادشاہی اُسکی ہے سب حمد اُسکے لیے ہے
یدبر الامر من السماء الی الارض
وہ زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے
القادر۔ الفعال۔ لما یرید
آسمان سے زمین تک کے تمام امور کی تدابیر کرتا ہے وہ قدرت والا ہے
السمیع البصیر۔ کلم اللہ موسیٰ
جو ارادہ کرتا ہے وہی کر لیتا ہے - سنتا ہے دیکھتا ہے
تکلیمًا و لہ الاسماء الحسنیٰ
اسی نے موسیٰ سے کلام کیا اور اسکے خوبصورت نام ہیں
و ھو الغنی من العٰلمین - استویٰ
اور وہ سب سے بے پروا ہے - وہ اپنے عرش پر
علیٰ عرشہ و لیس کمثلہ شئ
ٹھیک ٹھاک قائم ہے اور کوئی اُس کی مانند نہیں
احاط بکل شئ علمًا و خلقًا
اُسکے علم اور خلق کا احاطہ سب پر ہے۔

و وسع کل شئ علمًا و احصی کل شئ
اور اس کا علم سب پر وسیع ہے اور ہر ایک شئ کو اُس نے
عددًا یعلم السّر واخفیٰ الا یعلم من
گن رکھا ہے وہ چھپے رازوں کو جانتا ہے اور مخفی باتوں سے آگاہ
خلق و ھو اللطیف الخبیر۔
ہے کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا وہ باریک سے باریک باتوں سے خبردار ہے
عالم الغیب و الشہادۃ فتعالیٰ عما
وہ غیب کو جانتا ہے ظاہر سے آگاہ ہے اُسکی ذات برتر ہے اس سے
یشرکون - ھو الاول لیس قبلہ شئ
جو وہ شریک کرتے ہیں۔ وہ اول ہے اُس کے قبل کوئی نہیں
ھو الآخر لیس بعدہ شئ ھو الظاھر
وہ آخر ہے اُسکے بعد کوئی نہیں وہ ظاہر ہے
لیس فوقہ شئ ھو الباطن لیس دونہ
اُسکے اوپر کوئی نہیں وہ باطن ہے اُسکے سوا کوئی نہیں
شئ لا رادّ لقضائہ و لا معقب لحکمہ
اُسکی قضا کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اُسکے حکم کو کوئی موڑ نہیں سکتا
بیدہِ الخیر و ھو علیٰ کل شئ قدیر -
اُسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے
و تمّت کلمۃ ربک صدقًا و عدلًا - لا
اور تیرے رب کی باتیں صدق و عدل سے پوری ہوئیں - اُسکی
مبدّل لکلماتہ و لیس بظلّامٍ للعبید
کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا
و لا یظلم ربک احدًا و للہ الحجۃ البالغۃ
اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اللہ کی حجت سب پر غالب ہے
و لو شاء لھدی الناس جمیعًا یغضب
اگر وہ چاہتا سب لوگوں کو ہدایت دیدیتا - وہ غضبناک ہوتا ہے
و یرضیٰ و یفرح بتوبۃ العبد - و لا
اور راضی بھی ہوتا ہے اور بندہ کی توبہ پر خوش ہوتا ہے۔
تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار
اور آنکھیں اُسکا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب ابصار (نوروں) کا احاطہ کرتا ہے
و ھو اللطیف الخبیر و مع ھٰذا وجوہ
وہ باریک باتوں سے خبردار ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ کئی مونہہ
یومئذٍ ناضرۃ الیٰ ربّھا ناظرۃ *
اُس دن خوش ہوں گے اور اپنے رب کیطرف نظر کرنا اُنکو نصیب ہوگا
و القرآن کلام اللہ نزل بہ
اور قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے روح الامین نے یہ
بہ الروح الامین علیٰ مولٰنا و
کلام ہمارے مولیٰ خاتم النبیین اور سردار بنی آدم
سیّد ولد آدم رحمۃ للعٰلمین
رحمۃ للعالمین پر نازل فرمایا۔

ارسل الی الناس نعم الی الناس کافۃ
یہ رسول لوگوں کی طرف ہاں تمام جہان کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا
قال تعالیٰ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہہ اے لوگو خدا کیطرف سے تم سب
الیکم جمیعًا - و نزل احسن الحدیث و
کی طرف بھیجا گیا ہوں - خدا نے جو سب باتوں سے عمدہ بات نازل فرمائی
وعد انہ حافظہ کما قال تعالیٰ انا
وہ قرآن ہے اور خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف
نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون -
میں آیا ہے ہمنے ہی یہ نصیحت نامہ نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں۔
و ھو ھدی و رحمۃ و شفاء و روح
یہ کلام ہدایت ہے - رحمت ہے - شفا ہے - روح ہے۔
و فضل - و کفایۃ و قد کفیٰ -
اور فضل ہے اور کفایت کرنیوالی ہے اور بیشک اُس نے کفایت کی
و الملٰئکۃ حقٌّ و الرسل حق و کتب اللہ
اور فرشتے حق ہیں اور رسول حق ہیں اور اللہ کی کتابیں جو
و ما انزل من قبل حق و لم یزل اللہ
اور جو کچھ اس سے پہلے نازل ہوا وہ سب حق ہے اور ہمیشہ سے اللہ رب
ربًّا رحیمًا متکلمًا و لا یزال - و خلق
رحیم کلام کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا - ہر شے کو اُس نے
کل شئ فقدرہ تقدیرًا و القبر
پیدا کیا اور ہر شے کا ایک اندازہ مقرر کیا اور قبر میں
و السوال فیہ و النشر و الحشر حشر
سوال اور مردوں کا جی اُٹھنا اور جسموں کا پھر اُٹھنا
الاجساد و الحساب و فریق فی الجنۃ
اور حساب کا ہونا اور ایک گروہ کا بہشت کو جانا
و فریق فی السعیر و الصراط و الشفاعۃ
اور ایک گروہ کا دوزخ میں جانا اور پل صراط سے گزرنا اور بڑوں کی شفاعت
لاھل الکبائر فضلًا عن الصغائر و
چھوٹوں کے حق میں اور درجات کی بلندی یہ سب باتیں
لرفع الدرجات حق نعماء الجنۃ حق
حق ہیں اور ضرور ہونیوالی ہیں - جنت کی نعمتیں حق ہیں
فھی عطاء غیر مجذوذ و الام النار
اور وہ ایک نعمت ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی اور آگ کا عذاب
و ان علیھا تسعۃ عشر حق و ان ربک
اور اُس پر انیس والے دوغوں کا ہونا یہ سب حق ہے اور تیرا رب
فعّال لما یرید و قد سبقت رحمتہ غضبہ
جو چاہے سو کر لیتا ہے - ہاں اُسکی رحمت اُس کے غضب سے بڑھ گئی ہے
و انہ ارحم الراحمین و احکم الحاکمین
اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے
اور سب حاکموں کا حاکم ہے۔

واکرم الاکرمین۔
اور سب کرم کرنے والوں سے بڑھ کر کرم کرنیوالا ہے
ثم الاسلام بنی علی خمس شہادۃ
اسلام کی پانچ بنا ہیں۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے
ان لا الہ الا اللہ و ان محمد ارسول اللہ
سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد اس کا رسول ہے
والصلوۃ والزکوۃ والصوم
دوم نماز سوم زکوۃ چہارم روزہ
والحج - وان الصلوۃ وسواھا کما
پنجم حج اور نماز وغیرہ اسطرح ہیں جسطرح
ثبت فی القرآن والسنۃ وکما بینت
قرآن اور سنت سے ثابت ہے اور جسطرح انکی تشریح
منہا فی المؤطا والبخاری ورأیناھا
مؤطا اور بخاری میں آچکی ہے اور ہم نے مومنوں کو
فی المؤمنین وایقنا انہا سبیل
کرتے ہوئے دیکھا ہے اور یقین کیا ہے کہ یہی مومنوں کی
المؤمنین وقال تعالیٰ ومن یتبع غیر
راہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مومنوں کی راہ کے سوا
سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ
کسی اور راہ کی تلاش کرے ہم اسے ادھر ہی پھیر دینگے
جہنم وساءت مصیرا۔ وان اللہ
جدھر وہ پھرا اور اسکو جہنم تک پہنچا دینگے جو بہت بری جگہ ہے
سبحانہ تعالیٰ کما امرنا باتباع ما
اور اللہ تعالیٰ نے جیساکہ ہمیں حکم فرمایا ہے کہ نازل کردہ کتاب پر
انزل الینا امرنا باتباع محمد رسولہ
ایمان لائیں ایسا ہی یہ بھی حکم فرمایا ہے کہ محمد اسکے رسول کی
کما قال قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
اتباع کریں جیساکہ قرآن شریف میں فرمایا ہے اے رسول انکو کہدے
یحببکم اللہ وکما امر باطاعتہ
کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے پیار
امرنا طاعۃ رسولہ واطاعۃ اولی
کریگا۔ اور جیساکہ خدا تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم فرمایا ہے ایسا ہی
الامر۔ فقال واطیعوا اللہ واطیعوا
اپنے رسول کی اور حاکم وقت کی اطاعت کا بھی حکم فرمایا ہے چنانچہ
الرسول واولی الامر منکم۔
قرآن مجید میں آیا ہے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اسکے رسول کی اور جو
بل وقال فی اطاعۃ الوالدین و
تمہیں حاکم ہو اسکی بھی اطاعت کرو بلکہ والدین کی اطاعت کا بھی حکم فرمایا ہے
ان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس
اور فرمایا ہے کہ اگر تیرے والدین یہ کوشش کریں کہ تو میرے
ساتھ شرک کرے حالانکہ تجھے اسکے متعلق کوئی

لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما
علم نہیں دیا گیا تو اس معاملہ میں اُن کا کہنا نہ ماننا باقی دنیا
فی الدنیا معروفا۔
میں اُن کا اچھی طرح سے ساتھ دو۔
ولا بد ان نقدم اطاعۃ اللہ و
ضروری ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کو خلقت
اطاعۃ کتابہ علی اطاعۃ الخلق
کی اطاعت پر مقدم کیا جاوے اور اُس کے رسول
واطاعۃ رسولہ اطاعۃ تعالیٰ عز
کی اطاعت خود اُس کی اطاعت ہے جو سب پر غالب
سلطانہ کما قال من یطع الرسول
ہے جیساکہ فرمایا ہے اور جس نے رسول کی اطاعت کی
فقد اطاع اللہ واحب اتباع السابقین
اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ میں اسبات سے محبت رکھتا
الاولین من المہاجرین والانصار
ہوں کہ مہاجرین میں سے سابقین اولین کا اتباع کروں
کما قال تعالیٰ السابقون الاولون
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبقت لیجانیوالے پہلے مہاجر
من المہاجرین والانصار والذین
اور انصار اور جن لوگوں نے اخلاص سے
اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم
ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا
ورضوا عنہ۔ فانہم اول من تزکی
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرت
بتزکیۃ حبیبنا وسیدنا محمد رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سب سے پہلے پاک کیے گئے تھے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء
اور ان میں سے خلفا جو راہ راست پر چلنے والے
الراشدون منہم ابو بکر وعمر
ابو بکر اور عمر اور عثمان ان میں
وعثمان ما کانوا ولا واحد منہم
سے کوئی بھی منافق نہیں ہوا
منافقا ابدا۔ فان اللہ تعالیٰ وصف
اللہ تعالیٰ نے منافقین کی صفت میں یہ بیان فرمایا
المنافقین بانہم ھموا بما لم ینالوا
کہ وہ جس امر کا قصد کرتے ہیں اسکو حاصل نہیں کرسکتے
وھؤلاء نالوا ما ھموا۔ وھم
لیکن ان بزرگوں نے جس امر کا قصد کیا اسمیں کامیاب ہوئے
مصداق وعد اللہ الذین آمنوا
اور وہ اسکے مصداق ٹھہرے کہ جو تم میں سے ایمان لائے گا

منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم
اور عمل صالح کرے گا ہم اُن کو زمین میں خلیفہ
فی الارض۔ وھم الغالبون کما
بنادیں گے اور وہی غالب رہیں گے جیساکہ سورہ مائدہ
ذکر فی المائدۃ وعلی منہم صہر
میں ذکر ہوا ہے اور انہی میں سے حضرت علی تھے جو رسول
رسول اللہ وختنہ وزوج بنت الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور آنحضرت کی بیٹی
فاطمۃ البتول وحبہ ایمان وبغضہ
فاطمہ بتول اُن کے گھر میں تھی اُن کے ساتھ محبت رکھنا
نفاق وھو اخ رسولنا محمد رسول اللہ
ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا نفاق ہے وہ تو
صلی اللہ علیہ وسلم وھو بمنزلۃ ھارون من موسیٰ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے اور اُن کا مرتبہ ایسا تھا
ومنہم سید وھو حسن المجتبیٰ اللہم
اور انہیں میں سے سید حسن المجتبیٰ تھے اے اللہ تو میرے
تری فی قلبی حبہ رضی اللہ عنہ۔ فانہ
دل میں ان کی محبت دیکھتا ہے خدا اس سے راضی ہو۔ وہ اس امر کے
مصداق یصلح اللہ بہ بین الفئتین من
مصداق ہوئے کہ اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دو مسلمان گروہوں
المسلمین۔ واحب اخاہ الحسین سید
درمیان صلح کرائیگا۔ اور میں اسکے بھائی حسین سے بھی محبت رکھتا ہوں
شباب اھل الجنۃ قتل عزا مظلوما شہیدا
جو اہل جنت کے نوجوانوں کا سردار تھا جو مظلوم شہید ہو کر مارا گیا
والبغض فی مقابلتہ العدو ذا الخیبۃ
اور اسکے مقابلہ کے دشمن نامراد کے ساتھ بغض رکھتا ہوں
فانہ ما اثنی علیہ احدا خیرا بل اثنوا
کسی نے اسکی نیک تعریف نہ کی میں بھی اسکو برا جانتا
علیہ شرا۔
ہوں۔
واحب العشرۃ المبشرۃ واصحاب البدر
اور میں ان دس سے بھی محبت رکھتا ہوں جنکو بہشت کی بشارت دیگئی تھی
وبیعۃ الرضوان ومن قتل فی
اور اُن سے بھی جو جنگ بدر میں شامل تھے اور اُن سے جو بیعۃ الرضوان میں
احد وجمیع من بشرہ سیدنا وقرانا
شامل تھے اور اُن سے جو جنگ اُحد میں قتل کیے گئے تھے اور ہر ایک سے
فی الصحاح بل ومن اسلم
جنکو آنحضرت نے بشارۃ دی اور انکا ذکر ہمنے صحاح ستہ میں پڑھا ہے بلکہ انکے
علی یدہ الکریمۃ ومات علی الاسلام
میں محبت رکھتا ہوں جو اسکے دست مبارک پر اسلام لایا اور
اسلام پر فوت ہوا۔

كمعاوية ومغيرة ابن شعبة - ما
جیساکہ معاویہ اور مغیرہ ابن شعبہ - ان میں سے
كذب منهم احد في امر الدين من الرسول
رسول اکرم سے دین کے معاملہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور
الأكرم وماكان احد منهم اطلاقاً
نہ ان میں سے کوئی بہرہ تھا -
وتركت من بدو الشعور - الروافض
جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ان مذاہب کو میں نے ترک کر دیا
والشيعة والخوارج والمعتزلة والمقلدة
روافض اور شیعہ کو خوارج اور معتزلہ کو اور اُن مقلدین کو
الجاهلة التاركين لنصوص القرآن
کو جو کسی ایک کے قول کے لحاظ قرآن و سنت اور
والسنة والاحاديث الصحيحة الثابتة
احادیث صحیحہ کے نصوص کو چھوڑ دیتے ہیں
لقول احد والحمد لله رب العالمين
و الحمد للہ رب العالمین

ومع هذا احب اباحنيفة ومالكاً
اور باوجود اس کے میں ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی
والشافعي واحمد ومحمد بن اسمعيل
اور احمد سے محبت رکھتا ہوں اور محمد اسماعیل بخاری
البخاري واصحاب السنن والفقهاء
اور اصحاب السنن اور فقہا اور محدثین سے
والمحدثين رحمهم الله واعظمهم وما
محبت رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے میں ان کی
مـ عليه واحب اتباعهم فانهم
اور ان کے متبعین سے محبت رکھتا ہوں وہ
القدوة واثني عليهم خيراً. واحتاج
مقتدا لوگ ہیں ان کی اچھی تعریف کرتا ہوں اور ان کی
الى تحقيقاتهم ومع هذا اقدم من
تحقیقات کا محتاج ہوں اور باوجود اس کے اسکو مقدم
قدمه الله ورسوله.
سمجھتا ہوں جسکو اللہ اور اس کے رسول نے مقدم کیا۔
واعتقد ان عيسى عليه السلام توفاه
اور میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
الله فهل رفعه اليه كما وعد الله
نے پہلے وفات دی پھر اپنی طرف ان کا رفع کیا جیسا کہ اللہ
تعالى في انى متوفيك ورافعك الي.
تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ دیا تھا کہ میں تجھ کو مارنیوالا ہوں اور پھر
وما قتل وما صلب وثبت رفعه لقوله
اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب
دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے اس کا رفع

تعالى بل رفعه الله اليه - وقدم
ثابت ہے کہ لیکن اللہ نے اس کو اپنی طرف رفع کیا اور
سبحانه في الوعد توفيه وما تاخره
نے اپنے کلام میں موت کا ذکر پہلے فرمایا ہے جس چیز کو
الله قدمنا وما اخره اخرنا ما قدمه الله
خدا نے پہلے رکھا ہم بھی پہلے رکھتے ہیں اور جسکو
جعل الارض كفاتا احياء وامواتا
وقال تعالى وما محمد الا رسول
اور قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ محمد ایک رسول ہے
قد خلت من قبله الرسل - فخلى
اور اس سے پہلے رسول گذر چکے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
عليه السلام كما خلت الرسل
بھی اسیطرح گذر گئے جسطرح پہلے رسول گذر گئے تھے
عليه الصلوة والسلام - وان عيسى
ان پر صلوۃ و سلام اور عیسیٰ
ابن مريم الذي نازل نزل صلوات
ابن مریم جو نازل ہونے والا تھا وہ نازل ہو گیا اللہ
الله وسلامه عليه فان الله سبحانه
کی صلوٰۃ اور سلام اس پر ہو - اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
وعدنا في القرآن في النور بان
میں وعدہ فرمایا تھا کہ خلیفہ جو ہوگا تم میں سے ہوگا
الله يستخلف من يستخلف منا -
وصرح رسولنا سيد الاولين والآخرين
اور رسول کریم سید الاولین والآخرین سید ولد آدم
سيد ولد آدم صلى الله عليه وسلم
صلے اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی تھی کہ نازل
بان النازل امامكم منكم -
ہونے والا تم میں سے ہی ایک امام ہوگا۔
وشهد الله وملئكته واولو العلم
اور اللہ نے اور اسکے فرشتوں نے اور صاحبان علم نے
بانه هو وشهد الشمس والقمر
گواہی دی ہے کہ یہی وہ ہے جو آنیوالا تھا اور سورج اور چاند نے
بانه المهدي والطاعون والجدب
شہادۃ دی ہے کہ یہی مہدی ہے اور طاعون نے اور قحط نے اور
والقتال بانه المرسل كما قال ولقد
جنگوں نے ثابت کر دیا کہ یہی مرسل ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے اور
ارسلنا الى امم من قبلك فاخذنا
تجھ سے پہلی امتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے پھر ہم نے ان کے

اهلها بالباساء والضراء وفوزه
باشندوں کو قحط اور بیماری میں مبتلا کیا اور خدا نے
وفلاحه مع مخالفة الآرية
اسکو کامیاب کیا ہے باوجودیکہ آریہ اور برہمو اور عیسائی
والبراهمة والنصارى والسكه
اور سکھ اور علماء اور صوفی اور بعض
والعلماء والمتصوفين والحكام
حکام اور چچا زاد بھائی اور اقارب اور سب
واقاربه بني عمه بكرة ابيهم
نے سارا زور لگا کر اسکی مخالفت کی ۔ باوجود اس کے
بانه هو المطاع - وتحديه و
اس کی کامیابی ثابت کرتی ہے کہ وہ امام ہے اور اس کا
ونصرته بانه هو على الحق •
تحدی کرنا اور پھر خدا سے نصرت پانا ظاہر کرتا ہے کہ وہ حق پر ہے

بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی بسم اللہ الغفور الرحیم بسم اللہ البر الکریم

یاحفیظ یاعزیز یارفیق یا ولی

اشفٖ

مولوی عبد الکریم

بدر کی گذشتہ اشاعت مین ناظرین نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی علالت طبع کا حال پڑھا ہوگا۔ اس کے بعد چند روز آپ کو بہت تکلیف رہی پھوڑا دو دفعہ چیرا گیا تھا۔ مگر ہر دو بار کافی چیرا نہ ہونے کے سبب درد اور آماس بڑھتا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ابتدا مین اس کو ایک معمولی پھوڑا سمجھا گیا تھا ۔ ستمبر اور اس کے بعد بھی آپ کو تکلیف رہی۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب اور ڈاکٹر صاحبان کی یہ رائے قرار پائی۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو کلورافارم دے کر گہرا چیرا دیا جائے۔ چنانچہ ۴ ستمبر کی صبح کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے عمل جراحی کیا جس پر قریباً ایک گھنٹہ لگا۔ اور زخم کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا۔

اب (۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء) کسی قدر بخار ہو جاتا ہے اور ضعف بہت ہے۔ لیکن حالت بہت رو بصحت ہے۔ زخم اچھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ فالحمد للہ

ان ایام مین حضرت اقدس مسیح موعود کا اپنے ایک مخلص کے واسطے راتون جاگنا اور خدا کے آگے الحاح سے دعائین مانگنا اور بار بار ان کے حالات کا استفسار کرنا مامورین کی سچی خیرخواہی اور مان باپ سے بڑھ کر محبت کا ایک اور نقشہ دیکھنے والون کو دکھاتا ہے۔

ریویو

رسالہ فدک ۔ مرزا محمد نذر علی صاحب نے فدک کے متعلق جو ایک پُر دلایل لطیف پیرایہ میں رسالہ لکھا تھا۔ اس کو عرب صاحب عبد الحی نے دوبارہ چھپوایا ہے۔ یہ رسالہ اہل تشیع کے اعتراض متعلق باغ فدک کو بہت عمدگی سے رد کرتا ہے۔ یہ رسالہ خرید کر کے اپنے شیعہ آشناؤں کو تحفۃً بھیجنا چاہیئے قیمت ۲ر ہے۔ دفتر بدر سے ملسکتا ہے

کرانی ۔ پادری وگرم صاحب خفا ہیں۔ کہ لوگ ہم کو کرانی یا عیسائی کیوں کہتے ہیں۔ ہم نہ کرانی ہیں اور نہ عیسائی ہیں۔ کیونکہ عیسےٰ بھی ایک خاص شخص کا نام تھا۔ بلکہ ہم مسیحی ہیں۔ پادری صاحب کو سمجھنا چاہیئے کہ لفظ کرانی انگریزی کرسچین ہے۔ اور اس واسطے کرانی کے معنے بھی مسیحی ہی کے ہیں۔ باقی رہا لفظ عیسےٰ۔ سو اگر یہ ایک شخصی نام ہے۔ تو مسیح کا لفظ بھی کوئی خدا کا نام نہیں۔ بلکہ داؤد و سلیمان سب مسیح کہلاتے تھے۔ ہمارے نزدیک سب سے بہتر تو یہ ہے۔ کہ آپ یسوعی کہلائیں۔ کیونکہ آپ کے مسیح کا اصل نام یسوع ہی تھا۔ ورنہ کرانی کا لفظ گو بسبب اس کے کہ ہمارے ملک کے اکثر عیسائی چوہڑے چمار ہوتے ہیں۔ اور اُن پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس واسطے آپ کو بُرا لگتا ہے۔ ورنہ دراصل اس لفظ کے وہی معنے ہیں۔ جو آپ چاہتے ہیں

کالجوں کی منظوری کی شرائط

کالجوں کا ملاحظہ کر کے ان کی منظوری کے متعلق رپورٹ کرنے کے واسطے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے وہ کمیٹی ہر ایک کالج کو دیکھ کر مفصلہ ذیل امور پر غور کرے گی۔ کس نواح میں ہے کتنے طلباء حاضر ہیں۔ جماعت بندی کس طرح ہے۔ انتظام کن کے ہاتھ ہے۔ ٹیچنگ سٹاف کس پایہ کا ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کی عمارت کہاں تک مکتفی و موزون ہے اور بورڈنگ ہوس کیسا ہے۔ سامان کیسا ہے۔ وہ پڑھائی کے لئے کافی ہے۔ یا نہیں ہے۔ طلبہ کی طاقت کتنی ہے۔ اور چلن کی نگرانی کس درجہ کیجاتی ہے مالی حالت کیسی ہے۔ اور کہاں تک بڑھ سکتی ہے لائبریری کیسی ہے۔ رجسٹر کتنے ہیں۔ اور کن مطالب کے لئے ہیں۔ اور متفرقات میں یہ دیکھیں گے کہ طلباء کی دماغی کے ساتھ جسمانی تربیت کا کہانتک لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ورزش۔ کھیل۔ کود کا کیسا انتظام ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کے طلبہ کی ترقی لیاقت کے لئے کیسی سوسائٹی یا کلب ہیں۔ اور وہان کی نگرانی کیسے کی جاتی ہے۔ منیجروں اور منتظموں کو تمام باتیں ساتھ رہ کر تبلانی ہونگی۔ اور کمیٹی کالج کی پڑھائی بھی دیکھیں گے۔ اور اس کے بعد جیسے مناسب سمجھیں گے۔ رپورٹ کریں گے۔

غیر معمولی حوادث زمانہ

امریکہ سے برابر طوفان کی خبریں آ رہی ہیں۔ مقام گوانجری پر بڑا سخت طوفان آیا۔ ہزاروں مکان تہ آب ہو کر پانی کی طرح بہ گئے۔ تقریباً دو ہزار آدمیوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اس مقام پر نوے ہزار لوگ رہتے تھے۔ یہاں چڑیا کا دیکھنا محال ہو گیا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کا پتہ نہیں لگتا۔ کہ انہیں زمین کھا گئی یا آسمان۔ امریکہ میں یہ طوفان قیامت خیز ہے ۳۔ جولائی گذشتہ کو پیرس میں بڑے زور سے طوفان آیا۔ پہلے موسلا دھار بارش ہوئی۔ بعد میں اولے برسے۔ ہزاروں آدمی زخمی ہو گئے سینکڑوں درخت صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے دروازوں کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔ راستوں میں سوائے پانی اور اولوں کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ طوفان آنے سے گھنٹہ بھر پیشتر نہایت شدت سے گرمی پڑی تھی۔ لوگ تڑپ تڑپ کر بدحواس ہو جاتے تھے۔ پل میں کچھ اور پل میں کچھ۔ خدا کے کرشمے نرالے ہیں۔ پیرس کا یہ تاریخ دنیا پر اسطرح نقش رہے گا جس طرح پنجاب میں ۴ اپریل گذشتہ کا زلزلہ

بقیہ صفحہ ۶

۶ پر دیکھو

جس دن سے حضرت مولوی صاحب پر پہلا عمل جراحی کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی پر رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا۔ فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ میری نیند کدہر گئی۔ رات بھر مولوی صاحب کے واسطے دعا کرتا رہا اور بعض بشرات نازل ہوئے جن سے امید ہے۔ کہ اللہ تعالی اپنا فضل کرے گا۔ فرمایا میں نے اسقدر دعا کی ہے کہ اگر تقدیر مبرم نہیں۔ تو انشاء اللہ تعالے بہت مفید ہو گی۔ پھر فرمایا۔ میں اللہ تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔ اس کرب اور قلق کو جو مولوی صاحب کو ہوا۔ میں دیکھ بھی نہیں سکتا

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کی پہلی رات کو مولوی صاحب کو بہت تکلیف تھی۔ اور صبح کو عمل جراحی ہونا تھا۔ اس رات کو حضرت کو الہام ہوا

ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ

کوئی نفس اذن الٰہی کے سوائے نہیں مر سکتا یعنی سب کا مرنا جینا اللہ کے اختیار ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور جن کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہتی ان کو بھی زندگی عطا کرتا ہے یہی **احیای موتی** ہے جو پہلے انبیاء کے ہاتھ پر ہوئی اور اب اسکا نمونہ خدا کا نبی ہمکو دکھا رہا ہے۔ ۲۔ ۳ کی رات اور دن قادیان میں مسیح اور انکے ساتھیوں کیواسطے اسقدر دلی تکلیف اور گھبراہٹ کا تھا۔ اور سب اس طرح دعا میں مصروف تھے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء کا الہام **فزع عیسی ومن معہ** یعنی عیسیٰ اور اسکے ساتھی گھبرا گئے اسی وقت کے متعلق ایک پیشگوئی تھی

اسی رات عاجز راقم نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایسا معلوم ہوا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مسجد کی چھت پر کھڑے ہیں۔ اور ایک لڑکی نے جسکا عائشہ ہے ایک ہاتھ پر ایک دوائی رکھی حضرت مسیح نے اسکی تعبیر میں فرمایا کہ عائشہ لفظ کے معنے میں زندگی کا اشارہ ہے اور خواب میں جب کوئی کسی کو دوائی دے تو اسکی تعبیر شفا ہے حضرت مولویصاحب کا یہ حال ہے کہ باوجود اس قدر تکلیف کے فرمایا تھا۔ خدا تعالی بہتر جانتا ہے کہ مجھے موت کا ذرا بھی خوف نہیں۔ وہ تو ایک پل ہے جس پر سے سب نے گذرنا ہے اور ہمارے لئے تو ملاقات یار کا ذریعہ ہے مگر میرے دل میں یہ کرب ہے کہ خدمت دین کے لئے ایک مضمون شروع کیا تھا وہ ابھی ناتمام ہے۔ خدا کرے وہ پورا ہو جاوے۔ میں نے اپنے دل میں اس تکلیف اور گھبراہٹ کیوقت بھی نظر کی۔ الحمد للہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کا مسیح بالکل سچا اور راستباز ہے اور یہ سلسلہ سچا سلسلہ ہے ہم نے اسکو قبول کرنے میں ذرا بھی اپنے نفس کو دہوکا نہیں دیا اللہ اللہ خدا کے بندے ہر حالت میں تقویٰ اور ایمان باللہ کا سبق دوسروں کو دیتے ہیں۔ ان کا ہے اور انکی ۲۲۲ صراحت سب دوسروں کیواسطے ازدیاد ایمان کو موجب ہوتی ہے۔ خدا تعالی کی کیا عجیب حکمت ہے کہ جب مولویصاحب کے واسطے یہ تکلیف مقدر تھی تو اس نے دو ڈاکٹر بھی یہاں موجود کر دئے یعنی اخویم مرزا یعقوب بیگ صاحب اور مخدومی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو ہر دو صاحبان تین تین ماہ کی رخصت لیکر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور ہر وقت بڑی ہمدردی کیساتھ مولویصاحب کی خبر گیری میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالے انکو دین و دنیا میں جزائے خیر دے اور تیسرے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب بھی اس دن خاص مولوی صاحب کی خاطر تشریف لائے اللہ تعالی مولویصاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے پوری صحت و شفا عطا فرمائے ہو الغفور الرحیم

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے. خوش خط - عمدہ کاغذ پر چھپ گیا ہے. قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ہے. درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگہ - امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے. اور ہمین امید ہے کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی. لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن. کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہوجاوے - مثلاً کتب خانہ ہال - سائنس روم - وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے. اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے. تو یہ سب کام آسانی ہو سکتے ہین. لیکن افسوس ہے. کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین. سردست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے - اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے. تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون - ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے. جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے - والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین - اپنا خرچ سے انجمنون کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین. اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

۱۹۰۸ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے. اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی. ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا. تاکہ قیمت وصول ہو جاوے - وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے. اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے. لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے. اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین. ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین. تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے. بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے. خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے. اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے. اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے. احباب کو چاہیئے. کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین - خریدارون کا پیدا کرنا - قیمت کا پیشگی ادا کرنا - امدادی چندون کا عطا کرنا. جس طرح سے ہو سکے. اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے.

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ - لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا. ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا. ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین. ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے. اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے. مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا. بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہو. جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا.

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے. اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی. یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ خوش خط چھپ رہی ہے. قیمت صرف پونے تین روپے - ۱۲/۲ - درخواستین بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر - قادیان. ضلع گورداسپور آنی چاہئین.

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے. تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین. بعض لوگون کی عادت ہے. کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین. مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا. اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فک پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین. دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے. بدہضمی. نفخ. قولنج. درد شکم. گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار دلکا آنا ان گولیونکے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین. قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین. صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شورہ - آگرہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

چہ گویم باتو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۴ | ۱۴۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۱

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین عہ
برضامندی صہ
خورد ے
عام قیمت عہ
اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوینگے وہ بخوشی لیا جاویگا
سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے
ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ مینیجر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نیکئے و بدی ازان عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نجاتی ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ نماز صبح کے وقت

ایک جگہ ہے بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی بڑی کرسی ہے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں۔ اور پانچ اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا۔ دعا کر لو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دورۂ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا

"السلام علیکم"

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دو شہتیر ٹوٹ گئے

انی مھین من اراد اھانتک

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ عفت الدیار کذکری

ڈائری

القول الطیب

۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ اگر بعض لوگ خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے دعا کی تھی۔ تو بارش ہو گئی۔ مگر ان کی یہ دعائیں قابل قدر نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ صرف مصیبت کے وقت کا رونا ہے۔ اور مصیبت کے ذرا ہٹنے کے بعد پھر وہی سخت دلی ان میں پائی جاتی ہے۔ اس بارش پر بھی خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بات الہام الٰہی سے ہم کو معلوم ہوئی ہے۔ وہی ہے۔ کہ اس زمانہ کے لئے دن خیر کے نہیں ہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ اگر خدا ان بلاؤں کو نازل نہ کرے۔ تو پھر دین کی خیر نہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں۔ خواص۔ اوسط درجہ کے لوگ اور عوام۔ خواص تو دہریہ مذہب بن رہے ہیں انکو دین کی کچھ پرواہ نہیں بلکہ دین پر ہنسی ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ اوسط درجہ کے لوگ خواص کے تابع ہیں۔ عوام مثل وحشیوں کے ہیں تمام دنیا کیا اسوقت بگڑی ہوئی ہے۔ مقدمے کرتے ہیں تو جھوٹے گواہوں کے بنانے میں مصروف ہیں زمیندار ہے تو شریعت کو چھوڑ بیٹھا ہے ملازم ہے تو اپنی ملازمت کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ تاجر ہے تو اپنی تجارت میں قسما قسم کے دھوکوں میں مصروف ہے جب تک لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرینگے خدا ہرگز ان پر راضی نہ ہوگا اور یہ بلائیں ان کے سر سے ٹلینگی۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ آج کے الہام۔ "انی مھین من اراد اھانتک" کا ذکر تھا

فرمایا۔ بڑے بڑے مکفرین اور ایذا دہندہ جو ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے۔ اور ان کی مرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ ابتداء میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں۔ جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں۔ ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتویٰ لایا تھا۔ نواب صدیق حسن خاں لکھنو کے مولوی محمد اور عبد الحی۔ رشید احمد گنگوہی لدھیانہ کے تین مولوی۔ سید احمد خان۔ جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں۔ محمد عمر۔ مولوی شاہدین لدھیانوی۔ نذیر حسین دہلوی۔ محمد حسین بھینی۔ مولوی محمد اسماعیل علیگڈہی۔ رسل بابا امرتسری۔

جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کمال تعلق پیدا کرے۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو تیری اہانت کرے گا۔ اس کی میں اہانت کروں گا۔ اور جو تیری اعانت کرے گا۔ اس کی میں اعانت کروں گا۔ معمولی طور پر مخالفت کرنے والا اور اپنے کاروبار میں چلنے پھرنے والا ماخوذ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا حلیم اور کریم ہے۔ وہ اس طرح نہیں پکڑتا۔

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ علےٰ کل شئ قدیر ہے۔ اس واسطے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جھوٹ بولے۔ ایسا اعتقاد بے ادبی میں داخل ہے۔ ہر ایک امر جو خدا تعالےٰ کے وعدہ اس کی ذات جلال اور صفات کے برخلاف ہے وہ اس کی طرف منسوب کرنا بڑا گناہ ہے۔ جو امر اس کے صفات کے برخلاف ہے۔ ان کی طرف اس کی توجہ ہی نہیں

صدیق حسن خان نے ادریس کے آسمان پر جانے کی تکذیب کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر وہ آسمان پر گیا۔ تو اس کی موت کس طرح سے ہوگی کیونکہ سب کا مرنا زمین پر ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ مسیح کے معاملہ میں یہ بات اس کو سمجھ نہیں آئی۔

اگر خدا تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کو موت نہیں دی اور ویسے ہی آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ تو لفظ رفع کا قرآن شریف میں کافی تھا۔ رفع سے پہلے توفی کے لفظ لانے کی پھر کوئی ضرورت نہ تھی۔ آسمان پر جانے کا مفہوم تو لفظ رفع سے ہی پوری طرح نکل سکتا تھا۔

بعض اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ کہ امام حسین آنحضرت سے افضل ہیں۔ اور اس پر دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام حسین کو شہادت کا درجہ ملا۔ جو آنحضرت کو نہ ملا تھا یہ ایک غلط خیال ہے کیونکہ شہادت صرف امام حسین کو نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ ہزارہا اصحاب کو ہوئی۔ اسمیں سب برابر ہیں اور آنحضرت کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں فضیلت کا معاملہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے خدا کی پاک کتاب نے آنحضرت کو سب سے افضل قرار دیا ہے امام حسین نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سب سے افضل ہوں نہ انکی کسی تحریر سے اور نہ کسی تقریر سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت سے افضل ہیں۔ اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے برخلاف تھا۔ امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت ہے۔ جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جنکا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ لوگوں کے مراتب اور درجات کیا ہیں۔ ابھی اس نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ انی فضلتک علی العالمین۔ اگر سارا زمانہ ایک طرف ہو جاوے اور میں اکیلا ایک طرف رہ جاؤں تب بھی خدا کے الہام کے بالمقابل کسی کا کہنا نہیں مان سکتا۔ اگر امام حسین کو یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ قیامت تک سب سے افضل ہیں۔ تو دوسری وحی اسی خدا نے اسکے برخلاف مجھے کس طرح سے کر دی اگر یہ وحی شیطانی ہے تو دن رات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کیساتھ کیوں ہے عجب خدا ہے جو ایسے [illegible] مفتری کو مہلت دیتا ہے بلکہ دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی [illegible] مخالفوں کو ہلاک کرتا ہے اسی طرح سارے انبیاء کی [illegible] افترا اور کذب تو ایک گستاخ اور غیر طبعی امر ہے [illegible] ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں کہ [illegible] ہلاک ہوئے مگر ہر دفعہ انکو ندامت اٹھانی پڑی [illegible] میں قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں ہمارے قتل کے جھوٹے [illegible] منصوبے بناتے ہیں مگر ہر امر میں [illegible] ہماری دشمنی کے سبب انکی شریعت بھی [illegible] معاون ہوا کرتا تھا۔ ایمان کے نزدیک [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(مکتوبہ حافظ محمد اسحٰق صاحب)

اور الرکود یہے - وہ لوگ جنہوں نے قطع تعلق کیا ہے جناب الٰہی سے - اس وقت وہ سر جھکائے ہوئے ہوں گے - عذاب الٰہی سے ڈر کے مارے اور کہیں گے - اے رب ہمارے - اب تو ہمنے دیکھ لیا - اور خوب سمجھ لیا - ہمیں دنیا میں لوٹا دے اب ہم دنیا میں جا کے اچھے عمل کریں گے - یہ ان کا جھوٹا عذر ہوگا - یاد رکھنا چاہیئے - کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے بالمقابل ایک دوسری چیز بنائی ہے - اگر انسان میں بدی کرنے کی طاقت ہے - تو اس کے بالمقابل اس بدی کے روکنے کی طاقت بھی موجود ہے - اس واسطے بدی کرنیوالی کسی طاقت کا جو کسی انسان میں ہو عذر کرنا قابل قبول نہیں - کیونکہ اس کے بالمقابل فطرتاً دوسری طاقت اس بدی کے روکنے والی بھی تو انسان میں موجود ہے - ایک دفعہ کسی افسر نے ایک اپنے ملازم کو گالی دی - اس نے بھی جوش میں آکر اپنے افسر کو گالی دیدی - تب اس افسر نے اپنے افسر بالا کو رپورٹ کر دی - اس نے اس ملازم کو بلوا بھیجا - سامنے آتے ہی اس نے ایک سخت گالی دیکر اس سے پوچھا - کہ تونے کیوں اپنے افسر کو گالی دی - اس نے عرض کی - کہ جب مجھے میرے افسر نے گالی دی - تو میں بے ہوش سا ہوگیا - بالا افسر نے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے - اسی لئے تو میں نے تجھے پہلے گالی دی - اب غصہ اور جوش اور بے ہوشی کیوں نہیں آئی -

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

اس آیت پر احمق لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ جب خدا نے خود ہی آدمیوں اور جنوں سے دوزخ بھرنا ہے تو کسی کا کیا قصور - قرآن کریم نے اس آیت کا حل ایک دوسری آیت سے کر دیا ہے

سیپارہ ۱۵ - رکوع ۱۲

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا - وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا - اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ - اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ -

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ - وہ انسان انسان نہ رہے - بلکہ حیوان بن گئے - اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ بدکرداریوں کا نتیجہ جہنم ہے لوگوں کی شرارت کے سبب فرد جرم لگنے کے

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ - اے ترک کنا لم

اِنَّمَا يُؤْمِنُ - ایمان لاتے ہیں - وہ لوگ جو ہماری آیتیں سنتے ہیں - اور فرمانبردار بن جاتے ہیں - اور سبحان اللہ بحمدہ کہہ اٹھتے ہیں

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ - الگ ہو جاتی ہیں - انکی پسلیاں اپنے بسترے سے رب رب کہتے ہیں - خوف بھی لگا ہوا ہے - اور امیدوار بھی رہتے ہیں اور ہمارے دئیے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں

نکتہ - کنجوس - متکبر - بدعہد - حاسد تنہائی میں خدا سے نہ مانگنے والے کبھی ہدایت نہیں پاتے

مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ - جَزَاۤءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - انسان کو کیا معلوم ہے - کہ ظاہری تکالیف میں اس کے واسطے کیا کچھ آرام و راحت مقدر ہے - خدا تعالےٰ کے علم پر قیاس نہیں چل سکتا - اللہ تعالےٰ کے کسی فعل پر ناراض ہونے کے کیا معنے ؟ ایک ڈاکٹر کے چیر کاٹ پر کوئی ناراض نہیں ہوتا - تو اللہ تعالےٰ جو علیم و حکیم ہے اس کے فعل پر ناراضگی کیوں ؟ ممکن ہے کہ اس کے بدلہ میں اس کے لئے بھلائی ہو - ان الصفا والمروۃ ... الخ حضرت ہاجرہ ایک شاہزادی تھی - شاہانہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مال بھی دیا تھا - اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک بچہ بھی دیا - وہ وادِ غیر ذی زرع میں رکھی گئی - اس جگہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے یہاں چھوڑتا ہے ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا - ہاں - تب ہاجرہ رضی نے کہا - کہ جا - اب ہم ضائع نہیں کئے جاویں گے - اب جا کر صفا مروہ کا نظارہ دیکھو - ریت کے ذرّوں کی مانند ان کی اولاد بھی گنی نہیں جا سکتی - ہاجرہ کو کیا خبر تھی - کہ ایسا ہوگا -

جَزَاۤءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - یہ جنت المادیٰ تو انکے واسطے مہمانی ہے - ورنہ انعامات تو اس کے علاوہ ہونگے جیسے رضوان اللہ تعالےٰ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ - توریت کے دیکھنے قرآن کریم کے پڑھنے اور خدا تعالےٰ کے بار بار احسانات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے - کہ انبیا علیہم السلام کی تعلیم کیا پاک تعلیم تھی - یرمیاہ نبی اپنی قوم کو ملامت کرتی - پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کس طرح سچے خدا کو مانا آپ کی ختم نبوت کی صداقت پر دلیل ہے - آپ کی کیا پاک زبان تھی - عرب فتح کیا - ایران بھی فتح کیا - عرب بھی ایسا جو کبھی نہ فاتح نہ مفتوح تھا -

من مقامہ - اس کتاب کلام مجید کے ملنے سے شک میں نہ ہو

امام کس طرح بن سکتا ہو - وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا الخ - امام - بادشاہ کو - ہادی کو - قوم کے بڑے آدمی کو - مسجد کے ملانوں کو بھی امام کہتے ہیں - امام بننے کے لئے تین طریق فرمائے -

(اوّل) یھدون بامرنا - ہمارے حکم سناتے ہیں

(دوم) لما صبروا - لوگوں کے ایذا پر صبر کرتے ہیں

(سوم) بآیاتنا یوقنون - یعنی اپنی کامیابی پر اور مخالف کے ہلاکت پر کامل یقین رکھتے ہیں -

دنیا کے لوگ تین اقسام میں - بڑے عظیم الشان لوگ جنکو تبلیغ کرنا ہر ایک کا کام نہیں -

ادنےٰ درجہ کے لوگ - انکو وعظ کی ضرورت نہیں - وہ تو تابع حکم ملاں ہوتے ہیں

اوسط درجہ کے لوگ جنکو گاہے گاہے وعظ سننے کا موقعہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے اندر اور اسکے ساتھ ایک واعظ رکھا ہوا ہے عظیم الشان لوگوں کیواسطے اللہ تعالےٰ نے خاص قسم کا واعظ رکھا ہے - جو خطرناک واعظ ہوتا ہے کیونکہ انکیواسطے ہمسایہ کی تباہی کا نظارہ عبرتناک واعظ ہے ؎

مجلس وعظ رفتنت ہوس است
مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا انفسھم الجزو - جیسے میدان جسمیں لوٹے لٹکے جاتے ہیں ویران میدان

صداقت قرآن کا ایک نشان

فرعون کا بدن قاہرہ کے عجائب گھر مین

حضرت موسےٰ کے مقابلہ مین مصر کا بادشاہ فرعون تھا۔ جو اللہ کے رسول کی ایذا دہی کے پیچھے پڑا اور خود معہ اپنے لشکر کے سمندر مین ڈوب کر ہلاک ہوا۔ لیکن اسرائیل کی قوم صدیون سے اس کے باپ دادون کے ملک مین رہتی آتی تھی۔ اور وہ ان کے حالات اور ان کے بزرگ انبیاء کے قصون سے ناواقف نہ تھا پھر موسےٰ نے خود اس کے گھر مین پرورش پائی تھی۔ اور اس لحاظ سے حضرت موسےٰ اس کے واسطے کوئی بیگانہ آدمی نہ تھا۔ جس کے حال احوال سے وہ واقف نہو۔ بعد بعثت کے بھی حضرت موسےٰ نے ایک نہین بلکہ کئی ایک نشانات دکھائے تھے۔ اور ان سب معجزات اور خوارق کا خود مشاہدہ کرنے والا اور گواہ تھا۔ بلکہ توریت سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس نے بارہا ان نشانات کی صداقت کا اقرار کر کے حضرت موسےٰ سے التجا کی کہ وہ خدا سے دعا کرے کہ اس کے ملک مین سے طاعون اور مصائب کو دور کرین۔ یہ سب واقعات جو اس کی زندگی پر گذرے۔ انھین کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر مرتے وقت اس کے مونہہ سے ایمان کے اقرار کا کلمہ نکلا اور اس نے کہا۔ امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین۔ مین ایمان لایا۔ کہ اس خدا کے سوائے اور کوئی خدا نہین جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ اور مین بھی مسلمانون مین سے ہون۔ اس پر بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ کیونکہ وہ ایمان کے ساتھ مرا اگرچہ اس کو اس وقت کا اقرار اس وارد شدہ عذاب سے جو نازل ہو چکا تھا۔ بچا نہ سکا۔ تاہم اس مین شک نہین۔ کہ اس کے بدن کی نجات خاص طور سے ارادہ آلہی سے سامنے کی گئی۔ اور اس نجات بدن کو آئندہ زمانہ کے واسطے ایک نشان مقرر کیا گیا۔ یہ نشان قرآن شریف کی پیشگوئی کی صداقت اور اس کے خدا کا سچا کلام ہونے کے ثبوت مین آج فرعون کے مرنے کے قریب ۲۸۰۰ سال بعد اور قرآن شریف کے نازل ہونے کے ۱۳۰۰ سال بعد دنیا پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کی تفصیل یون ہے۔ کہ ملک مصر مین بڑے بڑے قدیم بند مقبرون کو انگریزون کی ایک بڑی کمپنی نے جو اسی کام پر مقرر ہے۔ کھود کر بہت سی لاشین قدیم مصری بادشاہون کی نکالی ہین۔ اور ان مین ایک لاش ایسی نکلی ہے جس کے ساتھ کے کتبہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اس فرعون کا بدن ہے۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ مین تھا۔

قدیم مصری بادشاہون کی لاشون کو بعض مصالحات لگا کر نہایت حفاظت سے رکھا جاتا تھا۔ اور انکی قبرین چاہ مثیل ایک بڑے لمبے چوڑے اور اونچے کمرہ کے ہوا کرتی تھی۔ ایک پتھر کے تختہ پر ان کے تمام حالات کندہ کر کے رکھے جاتے تھے۔ اور پھر اس عمارت کو جو بہت موٹی اور خروطی شکل کی ہوتی تھی۔ چارون طرف سے بالکل بند کر دیا جاتا تھا ایسی لاشون کو ممیز کہتے تھے۔ اور ہندوستان کے بعض عجائب گھرون مین بھی اس قسم کی ممیز موجود ہین لیکن فرعون کا بدن عجائب قاہرہ کے عجائب گاہ مین رکھا گیا ہے۔ ایک بڑا شاندار نشان ہے جو غور کرنے والون کے واسطے صداقت قرآن کے ماننے کے لئے بجائے خود کافی شہادت ہے۔ ہمین اس خیال مین ... کہ اس کا فوٹو منگوا یا جاوے اور اگر مل گیا ... شائع کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

کابل مین سکھ اور ہندو

شہر کابل مین ایک برہمن گروہ ہرائے کے گوردوارہ ... بطور سے گوردوارہ مذکور مین مورتیان بھی رکھ دی تھین سکھون کو جب معلوم ہوا۔ تو انھون نے بتون کو گوردوارہ سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر برہمنون نے دعویٰ دائر کیا۔ امیر مرحوم نے خود تحقیقات کی۔ اور موقعہ کا ملاحظہ کر کے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔ منکہ امیر عبد الرحمان خان حال بادشاہ سلطنت افغانستان می باشم۔ در عہد ما یک مقدمہ مابین خدا پرستان و بت پرستان پیش آمد۔ یک دہرم سالہ موسومہ دہرم سال گردھرائے در آبادی شہر کابل ست بت پرستان دعوے مے کنند۔ کہ یک مکان در دہرم سالہ بقبضہ ما مردمان مے باشد۔ کہ او جائے ما مردمان بت پرستی مے کنند۔ خدا پرستان مے گویند۔ کہ بیک طاقچہ خدمت گار دہرم سال کہ قوش برہمن بود بتان را پوشیدہ نگاہ کردہ معبود۔ پس از مردان او برہمن ما سکھان بتان را بحوالہ ملک برہمن کردیم

"قول خدا پرستان وزن دارد و تصدیق شد۔ بخیال ما ہر جائے کہ نامش دہرمسال باشد بہ او جائے بت پرستان ہیچ غرض ندارند۔ این دہرمسال بنام گردھرائے قائم شدت۔ گردھرائے ہفتم سجادہ نشین بابا نانک صاحب بود کہ او موحد تر از موحدین بود۔ و مخالف بت پرستی مے بود۔ ہر جائیکہ نامش ٹھاکردوارہ یا شیو دوارہ باشد با او جائے بت پرستان تعلق دارند۔ سکھان را ہیچ غرض نیست۔ چونکہ این جائے دہرمسالہ ست ہمہ تعلق بخدا پرستان دارد۔ ما بہ حیثیت بادشاہ حکم مے دہیم۔ کہ دعویٰ بت پرستان خارج شد،، (پٹیالہ اخبار)

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

مولوی بانی فساد۔ بریلی کا اخبار یونین گزٹ درد بھرے دل سے فریاد کرتا ہے۔ کہ کھوٹ ملاؤن نے فرقہ علماء کو بدنام کر دیا۔ اور اپنی کج فہمیون اور ہٹ دھرمیون سے بریلی مین ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا ہے۔ اس بیہودگی کا اثر تمام اضلاع رہیل کھنڈ مین پھیل گیا ہے۔ اور اس کا تمام مسلمانون سے محبت دیکھی جاتی رہی ہے

مذہبی بحث مباحثہ سے یہ اخبار الگ ہے۔ مگر عالم شکایت دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ کہ مولوی صاحبان نے اپنی کرتوتون بے اعتدالیون اور فضول کارروائیون سے اپنی عزت مین نقص پیدا کر دیا ہے۔ "مرگ عالم مرگ عالم" ۔ عام مقولہ تھا۔ کہ ایک عالم کی موت گویا تمام جہان کو نقصان پہونچاتی ہے۔ یا اب مولویون کا نام لیتے ہی ہر بشر چونک پڑتا ہے۔ اور واجبی عزت عوام کے دلون سے اٹھ گئی۔ خدا کرے۔ کہ یہ واجب التعظیم جماعت خود ہی اپنے اعمال کو چھوڑین۔ اور اپنی مفوضہ خدمات کی ادائیگی سے خدا اور اس کی خلقت کو خوش کرنے کیطرف راغب ہون۔ (پٹیالہ اخبار)

ریاست باگسل کی حد پر ایک گاؤن مین خون کی بارش ہوئی نالاگڈہ کے پرگنہ دہرم پور کے ایک گاؤن مین ۱۵ ماہ حال کو دودھ کی بارش ہوئی۔ ایشور جانے کیا ہونیوالا ہے سردی ہوئی تو وہ ہوئی جسکا حد حساب نہین زلزلہ ایسا کہ قہر خدا۔ برسات نہین ہوئی گرمی پیچھا نہین چھوڑتی (اقتباس نامہ نگار اخبار عام)

قول ہین۔ چھٹی صدی مین ایک پادری نے سمجھین۔ قوم کے بت پرستون کو خوش کرنے کے واسطے اور کسی بہانہ سے ان کو عیسائیوں مین شامل کرنے کے واسطے یسوع کی تاریخ پیدائش وہی مقرر کر دی جو اس قوم کے قدیم بت کی تاریخ پیدائش کی عید کا دن تھا۔ جس زمانہ کا یسوع مسیح کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس زمانہ مین بہت سے عالم صاحبان تصنیف ہوئے ہین۔ انہون نے اس زمانہ مین بیس ایسے آدمیون کا تذکرہ کیا ہے۔ جنھون نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ مین چونکہ یہود کو مسیح کے آنے کا انتظار تھا۔ اس واسطے بہت سے لوگ مدعی مسیحیت کے نکل کھڑے ہوئے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ان مین سے کسی نے یسوع کے مسیح ہونے کا ذکر نہین کیا۔ ان بیس مین سے بعض پھانسی دئے گئے بعض قتل کئے گئے۔ بعض ویسے ہی بچ گئے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سب کے قصے باہم مل جل کر ان موجودہ انجیل نویسون نے گڑبڑ سی ڈالدی ہے

جنوبی افریقہ سے لوئیس صاحب جو ایک فوج کے کپتان ہین۔ تحریر فرماتے ہین۔ کہ اس ملک مین مشنریون نے اصل افریقہ کے باشندون کے اخلاق بہت بگاڑ دئے ہین۔ ان کو شراب۔ تمباکو وغیرہ کی بدعادتین ڈال دی ہین۔ اپنے قدیم مذاہب مین رہ کر وہ بری عادتون سے اپنے ملک کے آداب کے مطابق بچے رہتے ہین۔ لیکن جب عیسائی ہو کر وہ سفید رنگ بزرگون مین شامل ہو جاتے ہین تب وہ ہر بات مین سفید رنگ والون کی نقل کرنے کے واسطے شراب حقہ جھوٹھ بولنا۔ چوری کرنا۔ یہ سب بد عادات اختیار کرتے ہین۔ کیونکہ وہ سفید رنگ والون کی پیروی مین ان امور کو فیشن سمجھتے ہین۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے الفاظ لکھ کر مین ثابت کر رہا ہون۔ کہ یسوع مسیح کا مذہب قومون کو تباہ کرنے والا ہے۔ مگر مین کیا کرون۔ کہ صحیح بات یہی ہے اور یہ واقعات ہین

مسٹر پگٹ۔ بہت مدت کے بعد مسٹر پگٹ پھر ظاہر ہوا۔ یہ وہی صاحب ہین۔ جنھون نے خدا اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت نے اس کو ایک اشتہار بھیجا تھا جس مین اس کے متعلق ایک پیشگوئی کی تھی مگر اب تک وہ بالکل گوشۂ خاموشی مین پڑا رہا۔ اور کسی ایسی جگہ خفیہ رہا۔ کہ اخبارون کو بھی اس کے حالات کچھ آگاہی حاصل نہین ہوتی تھی۔ بارے اب آپ کا نام پھر اخبارون مین دیکھا گیا ہے۔ اور ایک نہایت ہی عجیب پیرایہ مین۔ عیسائیوں کے اس فرقہ کے خداوند مسیح پگٹ نے ایک دار المحبت بنا رکھا ہوا ہے۔ جس مین وہ مع اپنے چند مریدون اور مریدنیان کے رہتا ہے۔ کل تعداد مریدون کی سر دست دو سو ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ مزے سے زندگی گزارتا ہے اس کی زندگی کا تازہ نتیجہ جیسا کہ امید تھی یہ ہوا ہے کہ ان عیسائیون کے خدا کے گھر مین ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ اس خداوند مسیح نے برخلاف اپنے پہلے طرز زندگی کے جو ملک شام مین گذری تھی۔ کوئی بیوی نکاح کی ہے اور اس سے یہ فرزند نمودار ہوا ہے۔

مُردون کا زندہ ہونا

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب نے اخبار نئی روشنی مین ایک مضمون چھپوایا ہے۔ جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بعض آدمی بظاہر بالکل مرجاتے ہین۔ یعنی نبض بند ہو جاتی ہے۔ بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ آنکھین پتھرا جاتی ہین۔ کان کی لو مڑ جاتی ہے۔ ناک کا بانسا پھر جاتا ہے۔ اور موت کے تمام نشانات نمودار ہو جاتے ہین لیکن دراصل وہ ایک قسم کی غشی ہو جاتی ہے اور دراصل اس مین جان باقی ہوتی ہے۔ چنانچہ بہت سی نظرین ایسی موجود ہین۔ کہ میت جب قبرستان لے چلے یا مرگھٹ پر رکھا۔ تو راستہ مین یا مقام مدفن پر اس نے حرکت کی۔ اور اس مین امن معلوم ہوئی۔ اور بعد مین وہ چنگا بھلا ہو گیا۔ کسی بیماری کے سبب ایسی غشی یا بے ہوشی کے طاری ہونے کے علاوہ اس مضمون مین ریاضت کے ساتھ اپنے پر ایسی غشی لانے کا بھی ذکر لکھا ہے۔ جو پرانے ہندی یوگیون مین پایا جاتا ہے۔ اور اس کی کئی ایک نظرین بشہادت ڈاکٹر ہیم چندر سین اور ولیم ٹیب اور دربار رنجیت سنگہ وغیرہ بیان کی گئی ہین یہ ایک دلچسپ مضمون ہے۔ اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرنے کی جو علامتین متعارف ہین۔ وہ سب آدمی کی روح معطل ہونے کے باعث بھی ظاہر ہوتی ہین اور نقلی موت مین بھی نمودار ہو سکتی ہین۔ کچھ ضرور نہین کہ وہ اصلی موت ہی کی نشانیان سمجھی جائین اس مین شک نہین۔ کہ بہت سے مختلف واقعات نے جن کی خبرین مختلف شہرون اور ملکون سے آتی ہین۔ اس امر کو پایہ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ اصلی یا نقلی موت کے علاوہ بعض وقت وہ اپنی خوش قسمتی کے سبب گویا پھر زندہ ہو کر مخلوق کے واسطے ایک اعجوبہ کا موجب ہوتے ہین۔

اس قسم کی موت کا نام خواہ کچھ رکھا جائے خواہ نقلی موت۔ خواہ اس کو سکتہ اور بے ہوشی کے نام سے تعبیر کیا جاوے۔ اس مین شک نہین کہ وہ دراصل ایک موت کی صورت ہوتی ہے اور میت کے لواحقین پر وہ تمام حالات وارد ہو جاتے ہین۔ جو کہ ایک فوت شدہ کے لواحقین پر ہونے چاہئین۔ اور چونکہ اصلی اور نقلی موت مین بظاہر کوئی تمیز نہین ہوتی۔ اس واسطے خود اس شخص کے واسطے بھی اکثر یہ حالت اصلی موت نہین۔ تو اصلی موت کے لانے کا موجب ضرور ہو جایا کرتی ہے

اسی خوف کے سبب حال مین انگلینڈ مین ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کی غرض یہ ہے۔ کہ مردون کو دفن سے پہلے پوری تحقیقات کے ساتھ ڈاکٹرون اور اس فن کے ماہرون کو دکھانا چاہئیے۔

کتب سماوی اور معجزات و خوارق انبیاء علیہم السلام کے تذکرون مین بظاہر دو متضاد امور یعنی مردون کا اس دنیا مین واپس نہ آنا اور احیائے موتی یعنی مردون کا اسی دنیا مین زندہ ہو جانا۔ ان ہر دو کا ثبوت ملتا ہے مذکورہ بالا مضمون پر غور کرنے سے بخوبی سمجھ آ سکتا ہے شریعت حقہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص درحقیقت مرجاتا ہے۔ اور اس پر بات جو بعد موت ہوتی ہے یعنی سوال و جواب فرشتگان اور جنت یا دوزخ مین داخل ہونا یہ سب کارروائی اس کے متعلق شروع ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس سارے کام کو رد کر کے وہ واپس اس دنیا مین نہین آ سکتا۔ ہان دو طور پر مردون کا زندہ ہونا احوال انبیاء سے ثابت ہے

اول۔ ناپاکی اور گناہ اور غفلت مین پڑ کر جو شخص مردہ ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی کو روحانی مردہ کہنا چاہیئے۔ وہ توبہ کر کے پاک ہونے اور کسی مطہر و مزکی نفس کی صحبت سے فیض یاب ہو کر پھر روحانی زندگی حاصل کرتا ہے۔ اور اس کی پہلی زندگی ایک نئی زندگی کہلاتی ہے۔ اس کی مثالین تمام الہامی کتب مین بکثرت موجود ہین۔

دوم۔ یہ کہ کوئی شخص کسی سخت مرض مین مبتلا ہو جاوے۔ جس کو ڈاکٹر اور طبیب جواب دے بیٹھین۔ یا اس کی حالت بسبب سکتہ اور بیہوشی کے ایسی ہو جاوے۔ کہ سب اس کو مردہ جانین تب کوئی مقبول الٰہی خدا کا برگزیدہ اس کے واسطے توجہ

دعا کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کو منظور ہو کہ اپنے اس بندے کی خاطر ایک نشان دکھائے۔ تو وہ موت اس پر سے ٹل جائے۔ اور اس کو دوبارہ زندگی عطا کیجاوے۔ اس کی مثالیں مسلمانوں میں تو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں دیکھی گئی ہیں۔ اور دیگر مذاہب مثلاً عیسائی اور یہود کے درمیان اگرچہ اب کوئی ایسا مقدس شخص نہیں رہا۔ جس کی دعا اس حد تک قبول ہو سکے۔ تاہم ان کی قدیم کتب میں اس قسم کے قصے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکی جس کو سب نے سمجھا کہ مر چکی ہے۔ جب یسوع نے اسے دیکھا تو کہا۔ کہ مری نہیں بلکہ سوتی ہے سوتا پایا۔ بے ہوشی کی حالت میں ہوا یہ ایک ... محاورہ ہے۔ اور چونکہ اصل عبرانی اناجیل عیسائیوں کی بدقسمتی کے سبب دنیا سے مفقود ہیں۔ اس واسطے معلوم نہیں۔ کہ اصل لفظ جو مسیح کے منہ سے نکلا تھا۔ وہ کیا تھا۔ اور اس کا ترجمہ کس طرح سے کیا گیا۔ مسلمانوں میں اس قسم کی احیائے موتی کی مثالیں بہت موجود ہیں۔ چنانچہ خود اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر اس قسم کے کئی مردے زندہ ہو چکے ہیں۔ جس امر کے گواہ سینکڑوں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہونے کا اس عاجز راقم کو بھی فخر حاصل ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ مبارک احمد کا یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ رنگ سفید ہو گیا اور نبض ٹھیر گئی۔ اور مر گیا کا لفظ مونہوں پر جاری ہو گیا۔ لیکن خدا کا مسیح جو دعا پر ایک پر زور ایمان رکھتا ہے۔ اپنی دعا میں مصروف رہا۔ تب خدا نے مبارک کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ ایسا ہی حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ میاں محمد اسحاق وغیرہ پر ایسی ایسی بیماریاں اور حالتیں وارد ہوئیں۔ کوئی طب یا ڈاکٹری یہ امید نہ رکھتی تھی۔ کہ یہ بچ جائیں گے۔ مگر چونکہ خدا کو منظور تھا۔ کہ اس کی ہستی پر پھر تازہ ایمان دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس واسطے ان صاحبان کو دوبارہ زندگی عطا کی گئی۔

خود عاجز راقم مدت تک ایک ایسے بخار میں مبتلا رہا۔ کہ کوئی دوائی فائدہ نہ کرتی تھی۔ آخر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں نے اعجازی رنگ دکھایا۔ اور خدا کے فضل نے شفا دی۔ فالحمد للہ۔

غیر معمولی حوادث۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ملک اٹلی میں سخت زلزلہ آیا۔ شہر پزو اور مانٹی لیون اور شہر مارٹی رینو بالکل تباہ ہو گئے۔ کے لے بریا میں تین سو ستائیس آدمی مر گئے۔ اور وہاں ایک شہر اور گاؤں تباہ ہو گئے۔ بعد کی تار سے معلوم ہوا کئی ہزار آدمی مر گئے۔

اے روئے زمین کے باشندو! یہ تختہ زمین جس پر تم نڈر ہو کر امن کے ساتھ سو رہے ہو۔ یہ کیوں بار بار ہلتا ہے۔ اور تمہاری میٹھی نیند میں خلل ڈالتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اپنی غفلت کو چھوڑ کر ذرا اٹھو اور غور و فکر سے کام لو۔ اور اس کی آواز کو سنو۔ کہ یہ کیوں تمہیں بار بار جھنجھلاتا اور بے آرام کرتا ہے۔ گذشتہ انبیاء اور کتب سماوی کے سائنس کو ڈکی امداد سے ذرا اس ٹیڑھی تحریر کو پڑھنے کی سعی تو کرو۔ شاید کہ تمہارے کام کی کوئی بات نکلے۔ اور تمہارے ہی فائدے کا کوئی راز اس میں مخفی ہو۔ کہتے ہیں۔ جہاز کے افسروں کے آرام کرنے اور سونے کا پلنگ ایسا ایجاد کیا گیا ہے کہ وہ ڈیوٹی کے وقت کے چند منٹ پہلے گھنٹی بجاتا ہے۔ اور اگر سونے والا پھر بھی نہ اٹھے۔ تو چند منٹ کے بعد ہلتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی غفلت کرے تو الٹ کر اس اپنے فرائض سے غفلت کرنے والے کو نیچے فرش پر پھینک دیتا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہیں صانع حقیقی نے بھی اس زمین کے نیچے کوئی ایسی چابی تو نہیں لگا دی۔ جو تم کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے واسطے بار بار تمہیں ہلاتی ہے اور ٹپک ٹپک کر مارتی ہے

۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی میں تیل کی بھری چند کشتیوں پر آگ لگی۔ کئی ہزار روپے جل گئے۔ کمپنی کو سخت نقصان ہوا۔

علم متعلق اسباب و علاج طاعون۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ جس قدر طاعون کے متعلق علم اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ سب علوم ناپائیدار اور بے سود ہیں۔ آج سے دس سال پہلے جو کچھ ہمکو طاعون کے متعلق خبر تھی اور یقین تھا۔ کہ اس کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں۔ اور کس طرح اس کو رد کا جا سکتا ہے۔ اب دس سال کے بعد اتنا بھی یقینی علم نہیں رہا۔ پہلے سمجھتے تھے کہ یہ بیماری ایک خاص موسم میں ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں حد تک پہنچتی ہے۔ اور سخت گرمی کا زور ہو۔ تو اس کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ لیکن اب تو دن بدن ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ کہ ان قواعد میں سے کوئی بھی صحیح رہتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔

یہ قواعد تو ہمیشہ ہی ٹوٹتے رہیں گے۔ کیونکہ انکی بنا مادی اسباب پر ہے اور طاعون اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا نتیجہ ہے

عام اخبار

راولپنڈی میں ایک بنگالی بابو خزانہ سرکاری سے بذریعہ جعلی چیک کے ایک سو روپیہ لے اڑے

موضع اینڈری ضلع گوڑگانوں میں پندرہ سولہ بدمعاش پولیس کا بھیس بدل کر ایک متمول بوہرہ کے مکان پر آئے۔ کہ سرکار سے تمہارے مکان کی تلاشی کا حکم ہوا ہے۔ باضابطہ تلاشی لے کر اور بیش قیمت زیور کی باقاعدہ فہرست وغیرہ بنا کر چلتے ہوئے

تازہ ترین ممالک غیر۔ امریکہ میں ایک صاحب نے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جس کے آگے اخبار اور رسالے رکھ دئے جائیں۔ تو خود بخود تہ ہو کر اور چٹیں لگ کر مختلف اطراف کو جانے والے پیکٹ مختلف خانوں میں رکھ دئے جاتے ہیں

جنگ روس و جاپان کا خاتمہ ہوا۔ جاپانی قوم نے بہت ناراضگی ظاہر کی۔ بغاوت اور بلوہ تک نوبت پہنچی تھی۔ لیکن وہاں کے مدبران سلطنت نے جنگ قائم رکھنے کے اخراجات اور کشت و خون وغیرہ دقتوں کا تذکرہ کر کے صلح کو بہت مفید ظاہر کیا ہے۔ اور اس طرح ان کا جوش ٹھنڈا ہو چلا ہے

ھفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں + حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے۔ زخم دن بدن بھرتا چلا جاتا ہے اور گھبراہٹ اور تکلیف بھی کم ہے۔ آپکی شفاء ایک معجزہ ہے۔ ذیابیطس کی بیماری میں کوئی زخم بھی اچھا ہونا دشوار ہے۔ چہ جائیکہ سرطان۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کی دردمندانہ اور پریقین دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے احیائے موتی کا ایک اور نمونہ ہم لوگوں کو دکھایا۔ فالحمد للہ

ماسٹر عبدالرحمان صاحب بیمار ہیں۔ بخار آتا ہے احباب ان کے واسطے دعا کریں

اس ہفتہ میں چودھری اللہ داد خانصاحب وکیل اور چودھری محمد امین صاحب وکیل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب چند روز کیواسطے لاہور گئے ہیں مگر ۲۰ ستمبر تک پھر انشاء اللہ یہاں آ جائیں گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام انشاء اللہ ۲۰ ستمبر کو کھلیگا۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت عا؎ و محصولڈاک ۲ہر ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹرہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہمنے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہوجاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہوسکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سردست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین۔ اپنے خرچ سے انجمنون کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں ابتک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کرسکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	لمعہ	معہ	صہ	[illegible]	ہے
نصف صفحہ	صہ	صہ	معہ	ہے	ہ
پورا کالم	عہ	عہ	ہ	[illegible]	ہے
نصف کالم	عہ	[illegible]	[illegible]	للعہ	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	ہے	ہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہار ماہوار پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ بیس روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہورہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ عہ؎۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کیخدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ ہمسے کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کردئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بار ہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ کلیجہ کی جلن اور کھٹے ڈکار کا آنا۔ ان گولیونکے استعمال سے بیک دفعہ تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمد علی خان محلہ چاہ شور آگرہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر

چہ گویم باتو گر آئی - چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی - شفا بینی غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۸ | ۲۱ - رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۲۲ - ستمبر ۱۹۰۵ع | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر

ای جہان منتظر خوش باش کامد ملستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سہ
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	ے
عام قیمت	عگر

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہی اور خرچ آمد سے دوگنا ہی اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر - پرو پرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازآن عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
نو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ ایک شخص مسمی شرم پت ساتھ ہے - ایک گہرے پانی مین جو جھیل کی طرح ہے - ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے مین کنارہ بہت دور ہے - اور مین پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہون - اور تیرتا چلا جاتا ہون - اسی طرح تیرتے ہوئے جب مین قریب لنصف کے پونچا - تو معلوم ہوا - کہ قریباً زانو تک پانی ہے - پھر کنارہ پر پہنچ گئے - اور خیال آیا - کہ میرا لڑکا مبارک اُسی کنارہ پر رہا ہے - پھر ہم اس کو لینے کے واسطے آئے - تب دیکھا - کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے - ایک طرف باقی ہے - اور لوگ خشکی پر چلتے ہین - ہم بھی خشکی کے راہ پر چلنے لگے -

فرمایا - بظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے - اور غالباً ان کے متعلق یہ رؤیا ہے - شائد یہ تعبیر ہو - کہ ایک حصہ زخم کا خشک ہو گیا ہے - اور دوسرا حصہ ابھی باقی ہے - اور شرم پت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے - واللہ اعلم

۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہائیت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہین - اور کچھ باتین کرتے ہین - ایک شخص ان کی باتین سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہین - گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہین - فقط

فرمایا - ہمارا تجربہ ہے - کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب مین دیکھتے ہین - اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے - آج کل چونکہ مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے اُمید ہے - کہ اللہ تعالے ان کو شفا دیگا - غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا ایک الہام غلط لکھا گیا اصل الفاظ اس طرح ہین - مَسِیْرُ الْعَرَبِ

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا خواب بھی کچھ غلط چھپا ہے - اس واسطے دوبارہ صحیح کر کے لکھا جاتا ہے - ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے - اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جسکی کرسی بہت بلند ہے اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہین - اس جگہ مین ہون اور پانچ چار اور دوست ہین - جو ہر وقت اسی فکر مین رہتے ہیں مین نے کہا - مولوی صاحب مین آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد دیتا ہون - اور پھر مین رو پڑا - اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے پھر میں نے کہا دُعا کرو اور دُعا مین تین دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی -

ڈائری

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

مولوی عبدالکریم صاحب

شیخ نور احمد صاحب جالندہر سے اور منشی نبی بخش صاحب کوٹھ سے حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے - شیخ نور احمد صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا - کہ مین نے دیکھا - کہ مولوی عبدالکریم صاحب مسجد مین کھڑے ہین اور وعظ کرتے ہین - اور یہ آیت پڑھتے ہین

اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ -

فرمایا - اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے - واللہ اعلم - فرمایا یہ مرض مہلک ہے - اور آثار مرض بھی خطرناک ہین - لیکن دعا بہت کی گئی ہے - سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے - جب وہ چاہتا ہے - ایک تنکے سے شفا ہو جاتی ہے - اور جب وہ نہین چاہتا لاکھ دوائی بے سود ہے -

میان نبی بخش صاحب نے عرض کی ہے - کہ ایک ہندو نے مجھے تاکید کی تھی - کہ میرے واسطے حضرت سے دعا کرائین - فرمایا - ہندو یا کسی اور مذہب کا آدمی جو دعا کے واسطے درخواست کرے - ہم سب کے واسطے دعا کرتے ہین -

ذکر آیا - ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام استغفر اللہ رکھا ہے - فرمایا - اچھا ہے - جتنی دفعہ اس کو بلائیگا خدا تعالےٰ سے استغفار کرتا رہیگا -

مولوی نورالدین صاحب کے صاحبزادہ عبدالحی کا ذکر تھا - کہ اس کے متعلق پہلے سے خبر دی تھی - فرمایا - اجنبی دشمن اور دور رہنے والا کیا حاصل کر سکتا ہے - جو لوگ قریب رہتے ہین - وہ ہمیشہ نشانات دیکھتے رہتے ہین - پاس رہنے والے تو آپ بیتی کے نشان بھی دیکھ لیتے ہین

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح - ایک دوست نے عرض کی میرے گھر سے خبر آئی ہے - کہ تمہارا لڑکا سخت بیمار ہے جلد آؤ - مگر بیماری کی تفصیل نہین - حضور دعا فرماوین فرمایا - مین دعا کرون گا - لیکن بعض دفعہ عورتین صرف بلانے کے واسطے بھی ایسا لکھ دیا کرتی ہین - چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ ہم اس جگہ قادیان مین تھے - کہ میر ناصر نواب صاحب کے گھر سے خط آیا کہ والدہ اسحاق فوت ہو گئی ہین - اور اسحٰق بھی قریب المرگ ہے (خداوند تعالےٰ ہر دو کو باصحت و عافیت لمبی عمر عطا فرماوے) یہ خط اسحاق کے بھائی کا لکھا ہوا تھا - جو اس وقت بہت چھوٹی عمر کا تھا - مین اس خط کو پڑھ کر بہت پریشان ہوا - کیونکہ اس وقت ہمارے گھر مین بیمار تھے - بخار چڑھا ہوا تھا - ایسی حالت مین ان کو والدہ کی وفات کی خبر سنانا ہرگز مناسب نہ تھا - مین اسی فکر مین تھا - کہ الہام ہوا - اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْم - جس سے مین نے سمجھ لیا - کہ یہ صرف بلانے کا بہانہ ہے - ورنہ دراصل خیر ہے - اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب (خدا ان کو صحت دے) اس جگہ تھے - ان کو سنایا گیا - اور حافظ حامد علی کو بھی سنایا گیا - اور اسی کو وہان بھیجا گیا - تو بات وہی نکلی - جو خدا نے بذریعہ الہام ہم کو بتلائی تھی -

شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی - کہ اس دن مین بھی اسی جگہ تھا - اور اس واقع کا گواہ ہون

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء - فرمایا - خدا کی طلب مین جو شخص پوری کوشش نہین کرتا - وہ بھی کافر ہے - ہر ایک چیز کو جب اس کی حد مقررہ تک پہنچایا جاتا ہے - تب اس سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - جیسے اس زمین مین چالیس یا پچاس ہاتھ کھودنے سے کنوان طیار ہو سکتا ہے - اگر کوئی شخص صرف چار پانچ ہاتھ کھود کر چھوڑ دے - اور کہدے - کہ یہان پانی نہین ہے - تو یہ اس کی غلطی ہے - اصل بات یہ ہے کہ اس شخص نے حق محنت کا ادا نہین کیا -

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء - قبل از ظہر - فرمایا - یہ جو قرآن شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ - پس ان کی یعنی گذشتہ نبیون کی جن کا اوپر ذکر آیا ہے اقتدا کر - اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ظاہر ہوتی ہے - اس کا یہ مطلب ہے کہ جس قدر گذشتہ انبیاء ہوئے - اور انھون نے مخلوق کی ہدایت مختلف پہلوؤن سے کی - اور مختلف قسم کی ان مین خوبیان تھین کسی مین کوئی خوبی اور کمال تھا - اور کسی مین کوئی - اور ان تمام نبیون کی اقتدا کرنا یہ معنے رکھتا ہے - کہ ان تمام متفرق خوبیون کو اپنے اندر جمع کر لینا چاہیئے - اور اس مین کچھ شک نہین - کہ جو شخص جامع ان تمام خوبیون کا ہے جو متفرق طور پر تمام انبیاء مین پائی جاتی ہین - وہ تمام متفرق کمالات اپنے اندر جمع رکھتا ہے - اس لئے وہ تمام انبیاء سے افضل ہین - کیونکہ ہر ایک کی خوبی اس مین موجود ہے - اور وہ تمام متفرق خوبیون کا جامع ہے - مگر پہلے اس سے کوئی نبی ان تمام خوبیون کا جامع نہ تھا -

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورہ الاحزاب

سیپارہ ۲۱ رکوع اوّل

یَاَیُّھَا النَّبِیُّ - اے نبی - اس میں مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس خطاب کے ذریعہ سے تمام جہان کو آگاہی دی گئی ہے

اتَّقِ اللّٰہَ - دم علی التقوی - تقوی پر ہمیشہ قایم رہو

لَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ - کافرون اور منافقون کی فرمانبرداری مت کرنا - کافر وہ ہے - جو حق بات پر کچھ غور نہ کرے - اور اس کا انکار کرے اور پھر ایسا بن جاوے - کہ اس کے واسطے انذار اور عدم انذار برابر ہو - منافق - کے جو علامات نبی کریم نے بیان فرمائے ہین - وہ یہ ہین (۱) جب بات کرے جھوٹھ بولے (۲) وعدہ کرے - تو اس کے برخلاف کرے (۳) امانت مین خیانت کرے (۴) جھگڑنے مین فحش گالیان دے (۵) خود بخل کرتا ہے (۶) دوسرے صدقہ دینے والے کو بخل کی ترغیب دیتا ہے (۷) صبح اور شام کی نماز مین سست ہوتا ہے (۸) اس مین قوت فیصلہ نہین ہوتی اور تاب مقابلہ

مَا یُوْحٰی اِلَیْکَ - جو خدا کی طرف سے تجھ پر وحی کیا گیا ہے اس مین اوّل قرآن شریف ہے اور پھر حدیث صحیح

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ الِّٰٓیْ تُظٰھِرُوْنَ مِنْھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاھِکُمْ - وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ -

نہین بنائے اللہ نے دو دل کسی شخص کے اندر اور نہ بنایا ہے تمہاری ان بیویون کو جن کو تم نے مائین کہا - تمہاری مائین - اور نہ بنایا ہے تمہارے منہ بولے بیٹون کو تمہارے بیٹے - یہ سب تمہارے مونہہ کی باتین ہین - اور اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے - اور وہی راہ دکھاتا ہے -

یہ ایک مثال ہے - کہ جیسا یہ ناممکن ہے کہ کسی کے اندر دو دل ہون - ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ اس مان کے سوائے جس کے پیٹ سے آدمی نکلتا ہے کوئی اور عورت اس کی حقیقی مان بن جاوے اور ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے - کہ اس باپ کے سوائے جس کا نطفہ انسان ہو - کوئی دوسرا اس کا باپ بن جاوے - یہ سب منہہ کے کہنے کی بات ہے - کہ کوئی کسی عورت کو مان کہہ دے - یا کسی مرد کو اپنا باپ کہہ دے - ورنہ حقیقت مین مان صرف وہی ہے - جو ایک مان ہے اور باپ صرف وہی ہے - جو ایک باپ ہے - نہ کسی کے اندر دو دل ہو سکتے ہین - اور نہ ایک بچہ دو پیٹون سے نکلتا ہے - اور نہ ایک بیٹا دو مختلف مردون کے نطفون کا نتیجہ ہو سکتا ہے - کسی شاعر نے اس مثال کو شعر مین خوب بیان کیا ہے ؎

ہم معتقد دعویٰ باطل نہین ہوتے
سینہ مین کسی شخص کے دو دل نہین ہوتے

موالیکم - تمہارے آزاد کردہ غلام

اولیٰ - اقرب

لِیَسْئَلَ - تاکہ اظہار لئے جائین

رکوع دوم - نعمت اللہ - جنگ احزاب مین فتح -

قصہ جنگ احزاب

مدینہ مین جو یہود رہتے تھے - اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن کا اور بیرونی مخالف کا مقابلہ کرنے کا وعدہ کر چکے ہوئے تھے - ان کی خفیہ سازش کے ساتھ دس ہزار عرب مسلمانون کے برخلاف لڑائی کرنے کے واسطے مدینہ منورہ پر چڑھ آئے - اندر سے یہود دشمن ہو گئے - باہر سے اس قدر لشکر آیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑے سے مسلمانون کے ساتھ جن کی تعداد اس وقت چھ سو تھی اس لشکر کے مقابلہ کے واسطے نکلے - ایک پہاڑی کے پہلو مین رات گزارنے کے واسطے ڈیرہ لگایا - ایک طرف پہاڑ تھا - اور ایک طرف بہ نظر اسباب ظاہری ایک خندق کھودی گئی - اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ مین مسلمانون کی کیا تعداد تھی - آپ دعاؤن مین لگے رہے - ایک رات کو آدھی رات کے قریب آپ نے آواز دی - کہ کوئی ہے جو جا کر دیکھے - کہ کافرون کا لشکر کہان ہے - تیز ہوا سردی اور دشمنون کا ڈر - جس نے آپ کا آواز سنا - وہ بھی مارے خوف کے خاموش ہو رہا - لیکن ایک صحابی اٹھا - اور باہر گیا - اور واپس آکر خبر دی - کہ کفار کا نام و نشان نہین معلوم نہین - دس کا دس ہزار کہان چلا گیا - بعد مین معلوم ہوا - کہ وہ سب کے سب وہان سے اس طرح بھاگ گئے تھے - جس طرح ایک چھوٹا سا لشکر کسی بڑے عظیم الشان لشکر کے ڈر سے ہراسان و ترسان بھاگ جاتا ہے - اور اس کی وجہ اس طرح سے خداوند تعالیٰ نے قایم کی - کہ رات کو جب تیز ہوا چلنی شروع ہوئی - تو ایک کافر سردار کے ڈیرے کی آگ بجھ گئی - آگ سے وہ لوگ جنگ کی تعبیر لیا کرتے تھے - اور میدان جنگ مین آگ کا بجھنا ایک بڑی بدشگونی سمجھی جاتی تھی - کافر نے سوچا کہ یہان خیر نہین - آگ بجھ گئی ہے - انجام برا معلوم ہوتا ہے - بہتر ہے - کہ چپکے چپکے نکل جاؤن - چنانچہ اس نے اپنا خیمہ ڈنڈا اکھیڑا - اور وہان سے چل کھڑا ہوا - پاس والون نے جو دیکھا - کہ وہ اس طرح سے نکل گیا ہے - تو انھون نے سمجھا - کوئی بہت ہی خرابی کی بات واقع ہوئی ہے - جو وہ راتون رات بھاگا ہے - انھون نے بھی اپنا بستر الوریا لپیٹا - اور بھاگ نکلے - ان کو دیکھ کر اور بھاگے غرض اس طرح خدا کے فرشتون نے ان سب کو سراسیمہ اور ہراسان کر کے بھگا دیا - یہان تک کہ کفار کے لشکر کا کمانڈر اپنے اونٹ کی پچھاڑی کاٹنا بھی بھول گیا اور جلدی سے اونٹ پر سوار ہو کر اس کو اڑی لگائی کہ چل پر وہ چلے کہان - اس وقت جو نعمت الٰہی مسلمانون پر ہوئی - اس کا ذکر اس جگہ ان آیات مین ہے -

---

النظر - یہ ایک فارسی رسالہ ہے - جو مرزا نند علی صاحب - احمدی سابق شیعہ نے حال مین چھپوا کر شایع کیا ہے - یہ رسالہ فارسی زبان مین لکھا ہے - اور سید علی حائری مشہور لاہوری شیعہ عالم کی کتاب غایت المقصود حصہ دوم پر لطیف ریویو کیا ہے - اس رسالہ کی قیمت ۱/ علاوہ محصولڈاک ہے - مصنف نے رسالہ اپنے خرچ سے چھپوا کر سید عبد الحی صاحب عرب کو دے دیا ہے احباب کو چاہیئے - کہ عرب صاحب موصوف سے طلب کرین -

---

تبدیلی تاریخ

تاریخ اشاعت آیندہ بجائے جمعرات کے جمعہ مقرر کی گئی ہے - کیونکہ اس سے روانگی اخبار مین کسی قدر سہولت ہو جاتی ہے - لہٰذا آیندہ اخبار بروز جمعۃ المبارک یہان سے روانہ ہوا کریگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

---

معذرت

چونکہ پریس مین کے بیمار ہو جانے کے سبب اخبار کے چھپنے مین دیر ہو گئی تھی - اس واسطے ہر دو پرچے اکٹھے ارسال کئے جاتے ہین -

"معیار صداقت"

انسان مدنی الطبع پیدا ہوا ہے۔ اور موجودہ قوانین وسوسائیٹیان اسی خاصۂ انسانی کا ظہور ہین۔ باقی حیوانات مین یہ خصلت اس شدومدسی نہین پائی جاتی۔ اسی وجہ سے ان مین پریشانی کا جلوہ ہے۔ الا ماشاء اللہ سب سے زیادہ انسانی سوسائیٹی کو مجتمع کرنے والی طاقت جو آب تک دنیا مین ثابت ہوئی ہے۔ مذہب ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ اور کسی طرز عمل پر مبنی ہو۔ جو نبی آدم پر مذہب کا دباؤ ہے۔ وہ اور کسی اور چیز مین پایا نہین جاتا۔ قوانین تعزیری کا خوف۔ واحکام سزا۔ جرائم کی انسداد مین تھوڑا سا مفید ہو سکتی ہین۔ لیکن جس قدر مذہب افراد سوسائیٹی پر اور ان کے خیالات پر اثر ڈالتا ہے۔ وہ ملکی قوانین سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ خدائے واحد کا یقین اور منتقم حقیقی کے انتقام کا خیال۔ سزا وجزا بعد الموت کا دہیان ایک گنہگار سے گنہگار کے دل کو بھی ارتکاب گناہ کو ایسے وقت مین جبکہ اس کو کوئی دیکھتا نہ ہو۔ یا دیکھہ نہ سکتا ہو۔ دھکڑ پھکڑ لگا دیتا ہے۔ اور تزلزل مین ڈال دیتا ہے انسان کے اندر ایک فطرت پاکیزہ ہے۔ جس کو نفس لوامہ سے تعبیر کر سکتے ہین۔ وہی ارتکاب گناہ کے وقت یا بعد از ارتکاب ملامت کرنا شروع کر دیتا ہے اور اسی کو "ضمیر" اور اسی کو "کانشنس" پکارا جاتا ہے ہر نیکی پر خوشی اور ہر بدی پر رنج ابتداً لاحق حال ہو جاتا ہے اور جون جون نیکی یا بدی مین ترقی ہوتی جائے۔ نفس لوامہ بڑھتا یا گھٹتا جاوے گا۔ اور ویسے ہی زیادہ زور یا کمزور طور پر اس کے حملون سے احساس ہوتا ہے گا۔ درحقیقت یہی کانشنس خدا واحد کی موجودگی پر ایک زبردست دلیل ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا مین اسی پاک طلعت کا ذکر ہے۔ اور اسی کانشنس کی شہادت علی نفس کا بیان ہے۔ اور اسی کو خدا ہر وقت سوال کرتا ہے

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔ اور یہی باواز بلند پکارتا ہے "بَلٰی" خداوند تعالے نے اپنی کتاب مجید مین آیت بالا مین نہائت فصیح وبلیغ عبارت مین نہایت اعلی طرز مین نہائت عمدہ پیرایہ مین۔ بطور واقعہ محسوسہ مشہودہ کی ایک نہایت مسلمہ ومقبولہ اصول کو عالمانہ وفلسفیانہ رنگ مین بیان فرمایا ہے۔ جس سے جاہل وعالم یکسان لطف وحظ حاصل کر سکتا ہے۔ قصہ مختصر تاریخ دنیا سے یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ مذہب ایک بڑی طاقت ہے۔ جو تمام دنیا پر حکمران رہا ہے۔ اور آیندہ کے لئے ہمارے پاس کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ کیون حکمران نہین رہے گا۔ بلکہ برعکس اس کے۔ واقعات گذشتہ اگر آئیندہ پر کچھہ روشنی ڈال سکتی ہین۔ اور اگر واقعات گذشتہ سے واقعات آئیندہ کا کچھہ استنباط ہو سکتا ہے تو بڑے وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئیندہ بھی مذہب دنیا پر حکمرانی کرے گا۔ یورپ۔ امریکہ باوجود مادی ترقیات کے مذہب کی ظاہری بوسیدہ پوشاک کو اتار کر نہین پھینک سکا۔ اگرچہ کش مکش کی ہے تو صرف مذہب موجودہ سے بے اطمینانی ظاہر کر رہا ہے۔ اور موجودہ مذہب عیسویت سے کسی اعلے وبرتر مذہب کی استقبال کے لئے تیار ہو رہا ہے عقل انسانی ایک خاص حد تک جا سکتی ہے۔

سائینس ایک حد تک جا کر اپنی معلومات کو چھوڑ دیتا ہے۔ آگے پھر وہی تاریکی ہے۔ مثال کے طور پر تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ پانی مین آکسیجن وہیڈروجن گیسین ایک خاص ترکیب سے ملی ہین۔ اب یہ دو گیسیں کیا ہین۔ اور کہان سے آئی ہین۔ اور کیون تناسب موجودہ سے ان کی آمیزش ہوئی ہے۔ ان کی کیفیت کیا ہے۔ یہ ہین سوالات۔ جن کے جوابات مین سائینس دم بخود ہے۔ مذہب کے دائرہ مین سائینس کا دائرہ محدود ہے۔ مذہب کی چند باتین سائینس کی مدد سے صاف طور پر منکشف ہو جاتی ہین۔ لیکن ہر ایک کی حدود مختلف ہین۔ اور ایک دوسرے کے ممد ومعاون۔ وہ مذہب کامیاب نہین ہو سکتا۔ جو عقل اور سائینس۔ تجربہ اور مشاہدہ کا مخالف ہو۔ اور وہ سائینس دل کو اطمینان قلب نہین دے سکتا۔ جو مذہب کی پرواہ نہ کرتا ہو۔ سائینس کی حکومت چند کسان مین محدود ہے۔ مذہب کی حکومت عام ہے۔ تفہیم مذہب کے لئے سائینس کا علم ضروری ہے لیکن سائینس کے جاننے کے لئے مذہب کی ضرورت نہین ہے۔ بہت سے مسائل لاینحل وعقدہائے گرہ درگرہ جن کی بابت ہمارے ہان مفسران نے "واللہ اعلم" کہہ کر ان کے معانی کو بحوالہ خدا کیا ہے۔ سائینس کی مدد سے نہائت اعلے درجہ پر اور احسن طور سے منکشف ہو گئے۔ علم کی روشنی آج کل ایسی عام ہو رہی ہے۔ کہ ایک ایک بچہ دبستان افلاطون وسقراط کے مسائل پر نکتہ چینی کر رہا ہے پہلے جو خیالات بغیر چون وچرا کے تسلیم کئے جاتے تھے۔ اب انکی ہنسی اڑ رہی ہے۔ تنقید نے اس طرح مذاہب کے راستہ کو صاف کر دیا ہے۔ ہر ایک کو مذاہب مین سے پرکھنے اور جانچنے کا موقع میسر ہے۔ اور وہ وعدہ کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ پورا ہو رہا ہے۔ قومین ایک کھلے دنگل مین بالمقابل پڑی ہین۔ اور اب "الحق" کی فتح ہوئی چاہتی ہے طبیعتین مذہب کے جھوٹے افسانون اور پراگندہ رواتیون سے متنفر ہو رہی ہین۔ اور ایک جوش دریافت حق وتلاش حق کا پیدا ہو رہا ہے۔ کیا کوئی فرد بشر ایسا ہے۔ جو ایسی حالت مین کہے۔ کہ نہین اب بھی "الحق" کی فتح نہین ہوگی۔ نہین ہوگی اور ضرور ہو کر رہے گی۔ اگرچہ ہماری زندگیان جو چند روزہ ہین۔ اس فتح عظیم کی عینی مشاہدہ تک دراز نہ ہون۔ پس یہ دن ہین۔ کہ "مذہب حق" کی تلاش مین انسان سرگردانی کرتا ہوا منزل مقصود کی ٹوہ لگا کر اس چشمۂ حیوانی تک پہونچ جائے۔ جس کا آب زلال پیکر حیات جاودانی حاصل کرے۔ مین نے کہا تھا کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس واسطے اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی روحانی ترقی کے لئے جس قدر زیادہ جدوجہد کرے۔ اسی قدر زیادہ مستحق تحسین وصلہ ہو گا۔ پس جو ابن آدم سب سے زیادہ کوشان ہو گا۔ وہی سب سے زیادہ مخدوم کہلائیگا۔ اور وہ عزت کی اس کرسی پر بیٹھایا جاویگا۔ کہ جس پر کوئی نہ بیٹھا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کرام کی عزت کیجاتی ہے۔ اور دنیا ان کی تعلیمون اور کارنامون کو پڑھ کر سبق اور عبرت حاصل کرتی ہے۔ اور جس نبی کریم کی تعلیم نہائت اعلے وپاکیزہ ہو گی۔ اور جس کے کارنامہ ہائے زندگی نہایت اعلی درجہ کے سبق انگیز ہون گے۔ وہی سب سے زیادہ مستحق عزت ونام ہو گا۔ یہی حال دنیاوی مصلحان کا ہے ملک اور قوم کسی سچے مصلح کو بغیر عزت دئے نہین چھوڑتی۔ ممکن ہے کہ ابتدا مین اس مصلح پر جس کو قوم کی جہالت اور تعصبانہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ قوم کی نادانی کے باعث ابتلاء پر ابتلاء آوین۔ اور تکلیف پر تکلیف پہونچے۔ لیکن جب آفتاب چڑھتا ہے۔ دنیا کو منور کر دیتا ہے۔ اور جب آفتاب نصف النہار پر پہونچ جاتا ہے۔ تو اندھون کو بھی اس کی تمازت کا اثر پہونچتا ہے سچے مصلح کی زندگی مین ایک وقت آتا ہے۔ جب اس کے ساتھ ایک معتدبہ جماعت اور نبی نوع انسان کے چیدہ افراد شامل ہوتے ہین۔ اور آخر کار وہ مصلح فائز المرام ہوتا۔ اور اپنی مقاصد کے حصول مین نہائت اعلے درجہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے جس کو دنیا کے کیڑے مکوڑے جاہل نادان دیکھہ کر بھی حیران وششدر رہ جاتے ہین۔ آخر دست قضا اپنا کام کرتا ہے۔ اور اس مصلح کی روشنی آفتاب نصف النہار کی طرح دنیا کو منور کرتی۔ دلون کو اطمینان بخشتی۔ اور

متقیون کو اعلےٰ مراتب روحانی پر پہونچاتی ہے۔ اور دشمنون کو خائب وخاسر کرتی ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور امر بالمعروف کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اور خود مصلح یا مامور من اللہ پر تمسخر اور تخول کیا جاتا ہے۔ تو اس کے دشمنان ناکامیاب اور نامراد رہجاتے ہین۔ اور ان کے چہرے روحانی طور پر مسخ ہوکر اور سیرت انسانی سے سیرت حیوانی اختیار کرکے نہایت ذلیل ترین حیوانون کی طرح عادات اختیار کرلیتے ہین۔ اس واسطے ارشاد ہوتا ہے۔ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔ یہی مامورین من اللہ کی نسبت خدا کا حکم اور قانون اور سنت اللہ جاری ہے۔ کہ ان کو نصرت اور فتح ملتی ہے۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي۔ خدا اور خدا کے رسل پر کون غلبہ پاسکتا ہے۔ کوئی ہو جو دعوے کرے۔ یہی سنت مستمرہ ہے۔ اور اسی سے خدا کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ تمام انبیاء سابقین کی سیر کو دیکھ جاؤ۔ تم کو معلوم ہوجاوے گا۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے اپنے وقتون مین مخالفین پر کامیاب ہوئے۔ اس طرح سے ان کا وجود آئینہ خدانما بن جاتا ہے۔ اور ان کے متبعین مین وہ سپرٹ (روح) پیدا ہوجاتی ہے۔ جس سے دوسرے لوگ محروم رہتے ہین۔ پس جس قوم مین اس قسم کا سپرٹ پیدا ہوجاوے۔ تو سمجھو کہ ان مین کوئی آسمانی فرشتہ کام کررہا ہے۔ یہی مامور من اللہ کی شناخت کا معیار اور گر ہے۔ اور کسی مامور من اللہ کے دعوے کو اس خدائی ترازو پر پرکھنے سے اصلیت اور حقیقت حال معلوم ہوسکتی ہے۔

جو روحانی شگفتگی اور تروتازگی ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قوم عرب مین پیدا کردی۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور جو جوش اور خشیۃ اللہ اور تقوی عرب جیسے لوگون مین پیدا ہو گیا۔ وہ وجود باجود کی انفاس طیبہ کی برکت سے تھا۔ اس کی نظیر کسی قوم یا ملک وملت مین ڈھونڈنا امر محال ہے۔ جو کامیابی اور نصرت حضور اکرم کو ہوئی۔ اس سے بڑھ کر کامیابی زندگی مین ناممکن الحصول۔ آپ کے شاگردان کو وہ وہ درجات اسی دنیا مین نصیب ہوئے۔ جن کی آرزو کرنا ہر ایک مومن کا فرض۔ لیکن حصول موہوم۔ خداوند تعالےٰ نے خود انبیاء کی صداقت کا ایک اعلےٰ درجہ کا معیار پیش کیا۔ اور اس معیار کو اپنے معصوم نبی پر پورا اتارا۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ۔ صلے اللہ علیہ وسلم آئندہ کے لئے بھی جب کوئی مامور دعوے کرے تو یہی معیار اس کے تولنے اور پرکھنے کا ہے۔ اور اس کو منہاج نبوت کہتے ہین۔ حاصل کلام یہ کہ مذہب نے کیون اس قدر عام خلائق کے دلون مین گہرا اثر کیا۔ یہ سوال ہے کہ جس کا جواب نہائت ضروری اور مقدم ہے۔ قبل ازین کہ اس کا جواب دیا جاوے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہر مذہب کا بانی ایک انسان کامل اپنے اپنے وقت مین گذرا اور کوئی مذہب دنیا مین ایسا نہین ہے۔ جس کی کثرت سے اشاعت ہوئی ہو۔ اور اس کی بنیاد صرف ریت کے ذرون پر ہو۔ ریت کے ذرات سے دیوار بنائی ہوئی اتنی عرصہ تک کہڑی نہین رہ سکتی ایک جھوٹے مذہب کی چاردیواری مین مخلوق خدا ایک زمانہ دراز تک پناہ گزین نہین ہوسکتی۔ کیا جھوٹ کے پاؤن ہین؟ کیا دنیا مین جھوٹا اور فریبی کامیاب ہوسکتا ہے؟ کیا دنیا کسی ایسے شخص کی نظیر پیش کرسکتی ہے۔ کہ جس نے اپنے فریب اور مکر کا جال پھیلا کر کامیابی کا سہرا سر پر باندھا ہو۔ تاریخ دنیا کی ورق گردانی سالہا سال تک کرو۔ لیکن ایک بھی نظیر پیش نہین ہوسکے گی۔ اس سے لازمی طور پر نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مذاہب موجودہ کی بنیاد ابتداً راستی اور صدق پر تھی۔ اور اختلافات اصلی سرچشمہ اور اصلی بانی مذہب کی تعلیم سے امتداد زمانہ کی وجہ سے پیدا ہوگئی۔ لیکن درحقیقت کوئی مذہب ایسا نہین ہے۔ جو اصل مین جھوٹا ہو۔ جس کی صداقتین انسانی فطرت کے خلاف ہون۔ یا جس کے مسائل کو انسانی فطرت قبول کرنے سے ابا کرتی ہو۔ اور اگر بنظر غور دیکھا جاوے۔ تو بانیان مذہب کی اصلی تعلیم کے مقصد صرف دو ہی ہین۔ یعنے توحید کی تعلیم۔ اور انسانی سوسائیٹی کا اعلیٰ طور سے انتظام یا بالفاظ دیگر حقوق اللہ وحقوق العباد۔ حقوق اللہ مین صرف توحید کی تعلیم مقصود بالذات ہے اور حقوق العباد مین جو موسوی شریعت مین احکام ہین۔ وہی انجیلی شریعت۔ وہی فرقانی شریعت۔ وہی ہندون کے ویدون کی تعلیم۔ وہی بدھ مذہب گوتم کی تعلیم۔ اگر کوئی جزوی اختلاف ہے۔ تو وہ بالکل ایسا خفیف ہے۔ کہ نظرانداز کردینے کے قابل پس اسی سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ درحقیقت خداوند تعالےٰ کی رحمت عامہ نے کوئی ملک ایسا نہین چھوڑا ہے۔ جہان اپنے رسول تبلیغ احکام کے لئے مبعوث نہ فرمائے ہون۔ اور اسی واسطے اسلامی مسئلہ نہائت اعلےٰ درجہ کی صداقت پر مبنی ہے لِكُلِّ اُمَّةٍ هَادٍ۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اس تمام تقریر کے بعد اب خیال مین آسکتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب کی راستی وصداقت پر بنیاد ہے اور بانیان مذہب نے اعلیٰ درجہ کی صداقت کو لوگون کے دلون مین جاگزین کرنے کی کوشش کی اور بہت کچہ کامیابی ہوئی۔ اور وہی صداقت ہے جو لوگون کو مذہب کیطرف کشش کررہی ہے۔ جس قدر زور سے صداقت کسی مذہب مین تعلیم کی گئی ہے اور جس مذہب کے اصول سیدھے سادے ہے اور قابل فہم ہین وہی مذہب لوگون کے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیگا اور وہ وقت دور نہین ہے۔ جب ایک صداقت جو تمام مذاہب مین مشترکہ پائی جاتی ہے۔ تمام قومون کا اس پر اتفاق ہوکر ایک ہی طریقہ تمام دنیا کا عام طور پر مقرر ہوجاوے۔ بنی آدم اپنی تعلیم مین اور اپنے میل جول مین پہلی دنیا سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور دنیا کی تمام قومین بڑی سرعت سے ایک دوسرے سے ملاقات کرسکتی ہین اور تبادلۂ خیالات جسقدر آج کل آسان ہورہا ہے۔ پہلے اُمتون کے گمان ووہم مین بھی نہ تھا۔ اور بیشک یہی وہ زمانہ ہے "اذا النفوس زوجت"۔ جس کی بابت پہلے کہا گیا تھا۔ ایسی حالت مین اور ایسے زمانہ مین یہ اور بھی آسان ہو گیا ہے کہ صداقت غالب آئے۔ حق چمکے۔ اور راستی کا بول بالا ہو۔ موجودہ زمانہ کی تفرقت بین المذاہب جلدی گذرنیوالی ہے۔ وہ نسلین جلدی جگہ لین گی۔ جو ہمارے خیالات پراگندہ اور تفرقہ انداز کو دیکھہ دیکھہ کر ہنسین گی۔ اور ہم کو اس طرح سے بیوقوف کہین گے۔ جس طرح آج کل مادی دنیا کے ترقی کرنے والے۔ ہم جیسے نیم مہذبون کو یا پچھلے زمانہ کی گذرے ہوؤن کو سمجھتے ہین۔ موجودہ جنگ بین المذاہب۔ صلح وآشتی سے مبدل ہونے والا ہے۔ انسان جنگ عرصہ دراز تک جاری نہین رکھ سکتا۔ اور آرام کا فطرتاً متقاضی ہوتا ہے۔ صداقت اپنا اثر کئے بغیر نہین رہ سکتی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت مین اسلام کس صداقت پر ناز کر سکتا ہے۔ اور اخیری جنگ مین اسلام کون سا حصہ لیگا۔ اور آیا آئندہ اسلام کے لئے فتح ہے یا شکست یہ سوال ہے جس پر موجودہ نسل کو توجہ کرنی ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

نور احمد۔ وکیل ایسٹ آباد از قادیان

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

(نمبر ۵)

بزرگون کا قول ہے۔ کہ قوم کا دل صوفیا ہین اور دماغ علماء۔ اسلام مین ان ہر دو کا حال اس وقت ناگفتہ بہ ہے۔ اور ان کی خرابی قدرتاً ایک مجدد کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ حال مین اودہ کے ایک شاعر نے لکھنؤ کے ایک اخبار مین صوفیا اور علماء اسلام اور سا تھ ہی امراء اسلام کا نقشہ اشعار مین کھینچا ہے۔ جن مین سے چند ابیات ہم اس شہادت مین درج کرتے ہین کہ تمام ملک پر دنیا مین یہ ہوا چل گئی ہے۔ کہ مسلمان صوفیا وعلماء اور امرا ہر سہ کی حالت قابل اصلاح ہو گئی ہے

صوفیا

ہے سروکار عیش وعشرت سے انہین — خانقہ شاہی ہے اک دولت سرا
گنتے ہین تسبیح پر تعداد زر — ہے دکھانیکو یہ کنٹھا چل رہا
لوگ سمجھین آپ پڑھتے ہین درود — اور ہی کچھ ہے مگر وان مدعا
شاہ جی کی ہے معانی مین نماز — حج کا نقرہ ہے نہ چھیڑو تذکرا
ہر سخن مین ہے صدائے حق بلند — دھوکا یون دیتے ہین لوگونکو کھلا
لگے میراثی سے بزم راگ مین — شاہ صاحب رقص کرتے ہین سدا
اب ہے ہو حق کی صدائین ہین بلند — پائون بھی ہے تال وسم پر پڑ رہا
چارپیسون کیلئے یا ہو ہے یہ — ورنہ کیسا وجد دتا تھا کہا
یہ تصوف اور یہ شیخی ہے جناب — رنگ یہ ہے آجکل کے فقر کا

مولوی صاحبان

اب رہے اہل شریعت مولوی — لو سناتا ہون مین ان کی بھی کتھا
جبہ و دستار اور یہ ریش وفش — ٹٹی ہے دھوکے کی پروا کرکا
حلت و حرمت کے گھڑکر مسئلے — دین کو دنیا مین چوپٹ کر دیا
پاس ان کے جائے سائل گر کوئی — اور کر کچھ اپنا عرض مدعا
اس لئے دین اس پہ فتوے کفر کا — ہے سوال اندر شرع کے ناروا
خود جو سائل ہون تو دین فتوے مستحب — سب انھین جائز ہے اچھا اور برا
کوئی رکھے گر امانت ان کے پاس — آذخیانت انکو اسمین ہے روا
ہضم ہو جاتا ہے ان کو سارا مال — سمجھے ہین کوئی کریگا میرا کیا
وعظ ممبر پہ ہے شرع پاک کا — اور ہجرے مین ہے فعل ناروا
حلت و حرمت ہے انکے ہاتھ مین — روپیہ دیکر جو چاہو لو لکھا

امراء

اب رہے دنیا کے کتے اہل زر — قوم کہتی ہے جنھین بوم طلا
اندھی آنکھوں کی لقب ہے بینیکا — کچھ نہین جز عیش جنکو سوجھتا
کام مین خیرات کے جنبش نہ دین — اور رنڈی کیلئے گھر دین لٹا
جتنے مقدور انکے ہین سب ہین فضول — کام جو انکے ہین سب ہین ناروا
مثل دیوانہ ہین بے خود بے خبر — رنگ عالم کی خبر انکو ہے کیا

لغات القرآن

عرب صاحب عبد الحی کچھ دنون سے نہائت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک نئی کتاب بنام **لغاۃ القرآن** کے لکھنے مین مصروف ہین۔ یہ کتاب عربی اور اردو ہر دو زبانون مین ہوگی۔ ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو۔ قرآن شریف کے لغات کا ترجمہ تشریح بمعہ امثال بہت عمدگی کے ساتھ جمع کئے جا رہے ہین۔ قرآن شریف کی یہ ایک بڑی خدمت ہے۔ اور تفہیم کلام الٰہی مین ایک بڑی امداد ہے۔ مین ہر روز اس محنت شاقہ کو دیکھتا ہون۔ جو عرب صاحب اس کتاب کی تالیف مین مختلف کتب کے مطالعہ اور معانی اور امثال کے جمع کرنے ترتیب دینے وغیرہ مین اٹھا رہے ہین۔ خدا ان کی محنت مین برکت دے جو لوگ علم زبان عربی سیکھنا چاہتے ہین۔ ان کے واسطے بھی یہ کتاب بہت مفید ہوگی۔ عرب صاحب کا اندازہ ہے۔ کہ کتاب تین سو صفحہ تک پہنچ جائیگی اور قیمت عہ۔ علاوہ محصولڈاک رکھی جائے گی۔ لیکن جو صاحب قیمت پیشگی ارسال فرما دین ان کو محصول معاف ہوگا۔ چونکہ عرب صاحب کا اس کتاب کے لکھوانے چھپوانے وغیرہ مین بہت خرچ ہے۔ اس واسطے خریداران کو چاہئے۔ کہ پیشگی قیمت کے ساتھ ان کی امداد کرین۔ اور خود بھی رعائت سے فائدہ حاصل کرین۔ کتاب کا چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ آٹھ صفحے چھپے ہوئے مینے بھی دیکھے ہین۔ یہ قرآن شریف کی ایسی خدمت ہے جس سے دل خوش ہوتا ہے۔

تعبیر الرؤیا

خواب معہ تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخی مکرمی معظمی جناب برادرم مفتی محمد صادق صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگلی رات کو خاکسار کو ایک بہت بڑی لمبی خواب آئی تھی جس کا ایک حصہ یہ تھا۔ کہ مین اندھیری رات مین ایک ضرورت کے لئے باہر چھلانگین مارتا چلا جا رہا ہون۔ اس دوڑنے کی حالت مین عاجز نے ایک چھلانگ مارنے پر دیکھا ہے کہ اس کے نیچے ایک بڑا موٹا اور بہت ہی لمبا طاقتور سانپ ہے جس کے اوپر سے مین چھلانگ مار کر آگے نکل گیا ہون۔ جب پھر کر اس کی طرف دیکھنے لگا ہون تو وہ سانپ مجھ سے ڈر کر دوڑ بھاگا ہے۔ اور ایک خاربندی مین چلا گیا ہے۔ اور وہان بھی خاربندی کے اندر اندر زور سے بھاگا جاتا ہے۔ مین نے پیچھے سے دوڑ کر اس کو گردن سے پکڑ کر باڑ سے باہر نکال لیا ہے۔ اور اس خیال سے کہ وہ بہت ہی موٹا و لمبا اور طاقتور سانپ ہے۔ اس کی طاقت کو کم کرنے کے واسطے مین نے اس کو زور سے زمین پر پھینک پھینک مارا ہے۔ اس مارنے کی حالت مین میرا ہاتھ اس کی گردن سے ذرا نیچے ہو گیا ہے جس سے اس کی گردن کسی قدر خلاص ہو گئی ہے گردن کے کسی قدر چھوٹ جانے پر اس نے میرے بائین ہاتھ پر ڈسا ہے۔ اس کے ڈسنے پر اول مجھے غصہ آیا ہے دوم یہ خیال گذرا ہے۔ کہ جو زہریلی چیز ڈسے۔ اگر اس کو جان سے مار دیا جاوے تو اس کی زہر کا اثر کم ہو جاتا ہے مین نے اس کو خوب زور سے زمین پر مار مار کر جان سے مار ڈالا ہے۔ اور پھر اس کو ریزہ ریزہ کر کے وہین پھینک دیا ہے۔ اس کے بعد دوڑ کر گھر گیا ہون۔ تاکہ اس کا علاج کرون۔ ایک عورت نے اس کو جہان سانپ نے ڈسا تھا آگ سے جلایا ہے۔ اور کہا کہ بس اس کا یہی علاج تھا۔ اب زہر کا اثر نہ ہوگا۔ لیکن مین نے صرف اسی علاج پر اکتفا نہین کیا بلکہ علاج کے واسطے باہر چلا گیا ہون۔ باہر ایک جگہ میدان پر مجھے اپنا چھوٹا بھائی چودہری راجہ خان داروغہ ضلع شاہ پور ملگیا ہے اس نے مجھے چارپائی دی ہے۔ مین اس چارپائی پر عصر کی نماز پڑھنے لگا ہون کہ اوپر سے یہ خبر سنکر خان بہادر ملک محمد خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ درجہ اول ضلع شاہ پور جس کا مین عرصہ تک ملازم رہا تھا اور جن کی میرے ساتھ بڑی دلی محبت تھی۔ دوڑ کر آ گیا ہے۔ اور میرے پاؤن کی طرف میری چارپائی پر آ کر بیٹھ گیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ برادر ملک مظفر خان ٹوانہ (رئیس ضلع شاہ پور) وہ سامنے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن (سابق اسسٹنٹ سرجن بھیرہ حال اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور) کو مع دوائی لے کر آ رہا ہے۔ گھبرا دین

نہین۔ آپ کی جان کے ساتھ ہماری جان ہے۔ لیتے مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے پنچ کر اول مجھے گلے لگایا ہے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ زہر کا اثر تو پہلے سے کچھ نہین رہا۔ مگر دل کی گھبراہٹ کے واسطے یہ دوائی بڑی مفید ہے پی لو۔ مین نے وہ دوائی پی لی ہے۔ جس سے مین بالکل تندرست ہوگیا ہون۔ ملک مظفر خان بھی جو بچپن کا میرا کلاس فیلو یعنی ہم جماعت رہا تھا۔ اور ایام طفولیت سے تعلق دوستانہ تھا۔ مجھے خوب گلے لگا کر ملا ہے۔ اور بڑا خوش ہوا ہے۔ اس کے بعد چند اعلے افسران یورپین بھی آ گئے ہین۔ اور یہ دیکھ کر کہ ملک صاحبان میرے سے بڑا ادب و مرافقت کا سلوک کر رہے ہین۔ وہ بھی ادب کے ساتھ میری مزاج پرسی کرتے ہین۔ اور مجھے گلے لگا کر دوستانہ طور پر سیر کے لئے باہر لے گئے ہین جس قدر عرصہ سیر کی ہے۔ وہ تمام ملک صاحبان و انگریز دوران سیر مین بھی میرا بڑا ادب کرتے رہے ہین۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے بیداری ہوگئی مستدعی خدمت ہون۔ کہ اول اس کی تعبیر فرمائی جاوے۔ اور تعبیر سے اطلاع بخشین۔ دوم چونکہ اس کا ابتدائی حصہ بظاہر منذر نظر آتا ہے۔ اس واسطے دعا بھی فرمادین۔ اللہ تعالے محض اپنے فضل و کرم سے مامون و محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

۶۔ فروری ۱۹۰۵ء۔ احقر العباد خاکسار عاجز اللہ داد عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان

تعبیر

مکرمی مخدومی چودہری صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مار صحرائے دشمن بیگانہ ہے۔ یا ہماری وہ تو بھاگا ہی تھا پر فقط اس کے بھاگ جانے پر آپ کو صبر کہان۔ آپنے اس کو ہلاک ہی کرنا چاہا۔ تاکہ ہمیشہ کے واسطے اس سے پیچھا چھوٹے۔ اور آپ کامیاب ہوئے۔ ہلاک تو وہ ہو گیا۔ لیکن ایسے مشکل کام مین کہ اس کی جان پر بن آئی۔ اس نے آپ کو تکلیف دینی چاہی۔ مگر اس کا اثر آپ پر کیون کر ہوسکتا تھا۔ جب کہ راجہ خان (ہلاک الملک) آپ کے ساتھ ہے۔ اور خان بہادر (مسیح سے بڑھ کر اس وقت بہادر کون) ملک (فرشتہ سیرت) محمد خان (جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رئیس اعظم و آنریری (یعنی بے تنخواہ۔ ما اسئلکم علیہ اجرا۔) مجسٹریٹ (حکماً عدلاً) درجہ اول (انا اول المسلمین) ضلع شاہ پور (اس کا علاقہ بادشاہون سے بھرا ہوا ہے بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے) اتنے بڑے آدمی کی جان کے ساتھ آپ کی جان ہے پھر تو مظفر خان (فتح و ظفر) آپ کی شامل حال ہے۔

اور انگریز (حکومت) بھی آپ کی تابعدار ہے الغرض آپ کا خواب نہایت مبارک ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس سے مراد علالت طبع ہو۔ جو ہرگز آپ کو تکلیف نہ دیگی۔ بلکہ ببرکت دعا مسیح دور ہوجائے گی۔ اور ڈاکٹر محمد حسین خان کے ہاتھ سے دوا خود شفا ہے۔ چھلانگین مار کر چلنا جلد جلد روحانی ترقی ہے۔ مین انشاء اللہ دعا کرونگا۔ والسلام آپ کا خادم عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر۔ ہائی سکول۔ قادیان

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا۔ کہ مین بٹالہ کو جاتا ہون خیال آیا۔ کہ نماز کا وقت تنگ ہے۔ اس واسطے ایک مسجد مین گیا۔ جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مسجد کے زینون پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدا بخش کی آواز آئی۔ وہ تو کہین کو چلے گئے۔ پھر جب مین مسجد مین داخل ہوا۔ تو دیکھا۔ کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحب ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت مین رہا تھا۔ اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس سال ہوئے ہین۔ وہان موجود ہے۔ اور غمگین سا ہے۔ اور مسجد کے کنوئین کی منڈیر پر محمد اسحاق (ولد میر ناصر نواب صاحب) بیٹھا ہے۔ اور پیر منظور محمد بھی اس جگہ ہے۔ اسحٰق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے۔ اور یہ ارادہ کرتا تھا۔ کہ چلا جائے۔ اور خدا جانے۔ کہان جاتا تھا۔ مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے۔ کہ تجارت کر کے گذارہ کرلینگے۔ ہمارے دل مین خیال آیا۔ کہ معلوم نہین۔ مرزا صاحب نے کیون روٹی بند کر دی ہے بزرگون کے کام پر اعتراض نہین ہوسکتا۔ فقط

پھر الہام ہوا۔ اِنّی انا الرحمٰن لا یخاف لدیّ المرسلون قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون

ترجمہ۔ تحقیق مین رحمان خدا ہون۔ مرسل میرے پاس نہین ڈرا کرتے۔

کہ یہ خدا کے کام ہین۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کامون مین لگے ہوئے ہین۔ اُن مین لہو لعب کرین

مندرجہ بالا رؤیا کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ ایک پر معنی خواب ہے۔ اور مولوی عبد الکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدار حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا۔ اس دنیا سے فوت ہوجانا ہوتا ہے۔ سو بنظر اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے۔ لیکن روٹی چھوڑ لگ گئی ہے۔ کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے۔ اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحی الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔ پس اس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے۔ جس کے واسطے ہم دعائیں کرتے ہین۔ تجارت سے مراد دعا کرنا۔ خدا پر ایمان رکھنا۔ اس پر بھروسہ کرنا۔ اور اعمال صالحہ کا بجا لانا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللّٰہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیلہ باموالکم و انفسکم۔ اے مومنو۔ مین تمہین ایک تجارت کی خبر دیتا ہون۔ جو تمہین دردناک عذاب سے بچائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راہ مین کوشش کرو۔ غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی۔ وہ تو بند ہوچکی ہے لیکن اب تجارتی زندگی باقی ہے۔ یعنی وہ زندگی جو دعاؤن کا نتیجہ ہے۔ اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کا زخم اب پہلے سے اچھا ہے۔ اللہ تعالےٰ آنمخدوم کو جلد شفا دیوے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور اور شیخ مولا بخش صاحب مستری نظام الدین صاحب۔ مولوی فیض دین صاحب منشی امام دین صاحب اور دیگر احباب سیالکوٹ سے مولوی صاحب موصوف کی عیادت کیواسطے تشریف لائے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو کھل گیا اور تعلیم حسب دستور جاری ہے۔ مدرسہ کے حساب کتاب کا اگزیمینر منشی اللہ داد خانصاحب کو بنایا گیا۔

اخبار عام۔ لاہور مین کولی صاحب ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل رات کو بخار مین مبتلا ہو کر صبح ۹ بجے مرگئے۔ شاید کوئی شدید قسم طاعون ہو۔

جنوبی افریقہ مین طوفان کے ساتھ سخت نقصان ہوا۔ ہزارون میل مزروعہ زمین تباہ ہوگئی۔

کشمیر مین سخت طوفان آیا۔ ۱۹۰۳ء کے طوفان سے کم نہ تھا۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ہر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخباروں میں متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت میں تحریک کی ہے۔ اور ہمیں اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت میں چاہتا ہوں کہ دوستوں کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤں۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہیں جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتیں سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتیں جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام میں غفلت کرتے ہیں اور چندہ کی روانگی میں دیر کرتے ہیں۔ سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت میں زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمروں کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہوں کے واسطے بھی جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ میں ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہتے ہیں۔ والسلام

[illegible] کا کام [illegible] محمد [illegible]

خریداران توجہ کریں

سنہ ۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ہ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت تصفیہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۱۰۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت ۵۰ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار [illegible] محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۲۱۲؍۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

فگ پلز

یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب باثر ثابت ہوئی ہیں۔ دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار کا آنا ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں۔ قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

[illegible] میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چشم کریم باتو گرائی چھاپ در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۵ | دوا بین شفا بینی عرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ | ۶ شعبان جمعۃ المبارک مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۰۵ | سلسلۃ القدیم جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد بستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ لاتخف انی لایخاف لدی المرسلون

۲۔ وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ ھیھات ھیھات لما توعدون

۳۔ قل ان اللہ عزیز ذو انتقام افلا تومنون

۴۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم تومنون

۵۔ قل ما ازید لکم من امری ۔ والحمد للہ رب العالمین

۶۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۔ انا کنا منزلین

ترجمہ ۔ ۱ ۔ مت خوف کر ۔ مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہین کیا کرتے ۔

۲۔ اور کہتے ہین کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے ۔ دور ہے ۔ یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳۔ کہہ ۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے ۔ قدرت والا ۔ کیا تم ایمان نہین لاتے ۔

۴۔ کہہ ۔ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہین لاتے

۵۔ کہہ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا ۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ۔ پروردگار جہانون کا

۶۔ اس کو ہم نے لیلۃ القدر مین اتارا ۔ تحقیق تھے ہم اتارنے والے ۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سوا لف رکھ دی ہے

۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ دیکھا کہ ایک مکان ہے ۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے ۔ جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین ۔ اوپر ایک دروازہ ہے ۔ مین اس زینہ پر چڑھتا ہون ۔ مگر چڑھ نہین سکتا اتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا ۔ اور کہا کہ دوسرے راستے سے آؤ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے ۔ اور فوراً پہنچ سکتے ہین ۔ مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے ۔ پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے ۔ تو دیکھا کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون ۔ اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے ۔ اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے ۔ جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل ۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا ۔ کہ آنکھ کھل گئی ۔

قیمت اخبار

والیان ریاست	۔۔
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	۔
عام قیمت	للعہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔

تار خبر از امریکہ ۔ ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفع مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ گر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا ۔ مرض فالج مین گرفتار ہے ۔ اسکا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ شیطان کے قابو مین آنیکے سبب بیمار ہو جاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۵ اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید بیکار سا میرے پاس بھیجا گیا جس کے نسبت یہ ہیں۔ کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور قابل ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی مصلحت موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے۔ کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر یا اس درجہ پریشان دماغ ہو۔ کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خلاف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ اسے یاد ہونا چاہیئے۔ کہ البشیر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی اس طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۲ء میں تو وہ چٹکیاں لیتا رہا۔ ۱۹۰۳ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بہلی معلوم ہوئی تھی۔ اور آج بھی ہم یاد سے اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بدلگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان بیزون سے بلبلایا ہوا ہے۔ یہ چیخنے چلانے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صفت عالی ورثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ تھان کا ٹرا تھا۔ اس لئے سخت ایٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایٹر کھا کر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے موافق علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر بھی پھر عود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا آہستگی سے گلے سے اتر جاوے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالٰے اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے عروج نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض ایسے موقعوں پر پریشان کرتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قویٰ کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑ ہانکنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

یہ طبعاً نکتہ چین قبل اس کے کہ مضمون شروع کرے کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض کے لئے وہ قرآن شریف کی آیۃ کریمہ "فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر یعنی نفس مضمون۔ اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنی بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ وہم کا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعوی بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ انکے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھدیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا۔ کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جب کہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو ۔ ۔ باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راستباز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ سہی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شنا و تبونا میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اسے بے تعصب مالیر کوٹلہ کے جج۔ صد آفرین

نئے انبیاء سے بغض

اس عنوان کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دوہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے اسے اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کونسا ہے۔ جس سے نااتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کونسا ہے اور دوسرا کونسا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو انکار کس حصہ سے ہے۔ افسوس نجمی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہو۔ تا کس درجہ ذلت و خواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس و حواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دوہراتے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دوہراتے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کرا رہا ہے۔ اور اپنے منہ کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ رٹ سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ بس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی تو اب وہ اگر جدید

رسول کو اس عزت قبول سے محروم ہی رکھے - تو احمق ہے - کیونکہ قبول کرنا معلوم جب تک طبعی نکتہ چینی باقی ہے - اور طبیعت بدل نہیں سکتی - پھر سعادت قبول حق نصیب کیونکر ہو سکتی ہے - وما تاتیھم من آیۃ من آیات ربھم الا کانوا عنہا معرضین - یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون - جو گروہ ان اوپر کی آیات کریمہ مین شامل ہے - یعنی رسولون سے اور الٰہی نشانات سے اعراض کرنے والے اور استہزا کرنے والے خدا کے رسولون کے ہمیشہ ہدایت سے بے نصیب رہتے ہین - شروع اور ابتدائے اسلام ہی مین جب مرسلین خدا کا استہزا اس شدت سے کیا گیا - کہ آج تک کبھی عصر جدید کا ایڈیٹر اور اس کے ابنائے جنس اس لعنت کو دوہراتے نہین تھکتے - جو خدا کے صدیق گروہ پر کی جا رہی ہے - تو اب کیونکر امید ہو کہ وہ کسی رسول جدید کے قبول کرنے پر واقعی آمادہ ہے جس نے ان اگلون کو قبول نہین کیا - جن کو ایک حیثیت مذہبی سے کروڑون قبول کئے ہوئے ہین - اور دوسرے حاکمانہ حیثیت سے ہر قوم کے مورخ باستثنائے ایڈیٹر عصر جدید و اخوانہ مانتے چلے آتے ہین - جن کی صداقت کے زندہ نشان آج تک موجود ہین - تو پھر کیا توقع کیجائے کہ یہ جان باز اپنے ابنائے جنس سے بڑھا چڑھا ہیرو پیدا ہوا ہے - جس کے لئے کوئی قومی روک مذہبی خندق حارج نہین ہو سکیگا - بہر حال اگر وہ قبول کرنے پر آمادہ ہے - تو دلائل کا ایک دفتر موجود ہے - وہ اپنے حقیقی اعتراضات جو حضرت مرزا صاحب کی براہین قاطعہ پر اس کو ہین - پیش کرے - اور پبلک پر احسان کرکے موقعہ دے - کہ وہ اس کی اس جرأت کا نمونہ بھی آنکھون سے دیکھ لین - ہم حاضر ہین - جس کے اعتراضات سننے اور بقدر ہمت و توفیق جواب دینے کے لئے - ان کا دل بدل دینا اور دل کی کھڑکیان کھولنا تو صرف خدا کے ہاتھ مین ہے - اس کے لئے ہر دلیل کافی بھی ہے - ناکافی بھی - ابوجہل نے کبھی وہ باتین نہین مانین - جن کو صدیق رضی اللہ تعالے نے فوراً قبول کر لیا تھا - اس لئے ہم یہ وعدہ نہین کر سکتے - کہ منوا کے چھوڑین گے -

حضرت مرزا صاحب کی تحریرات کو بابیون کا انتخاب کہنا مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے کو مضبوط کرتا ہے - کیونکہ یہ شہادتین منہاج نبوت کے اعتبار سے دعوے کی صداقت کے لئے ہین - اس نکتہ چین جیسے لوگ جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ حضرت رسول خدا صلعم کے حق قرآن کو بھی اساطیر الاولین اور توریت کا انتخاب کہا کرتے تھے - یہ تو کوئی تحقیقات کا طریقہ نہین ہے

اگر مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تحریر کسی نادان کو ایسی معلوم ہوتی ہے - تو چاہیئے تھا - کہ باب کے گروہ یا خود باب کی تصانیف کا حوالہ معہ سند کے پیش کرتا اور پبلک پر فیصلہ چھوڑتا - محض الٹکل کے تیر چلانا اور دل لگی کے لئے چند فقرات چلتے ہوئے لکھ جانا کیا بے تعصبی اور بے لاگ ہونے کی دلیل ہے - کسی مقدمہ کا دوسرے مقدمہ سے ہم نوع ہونا تو انتخاب اول کی دلیل نہین ہے - توریت مین زنا کے خلاف تعلیم ہے - اور قرآن شریف مین اس سے بہت عرصہ کے بعد زنا کی ممانعت دیکھنے مین آئی - تو کیا قرآن شریف توریت کا انتخاب ہے - ممکن ہے - کہ بابیون کی کتب مین کچھ ایسی باتین ہون - جو مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تصانیف مین ہون - اکثر اخلاقی امور مشترکہ کتب مین ہوتے ہین - مگر وہ کتاب کہان ہے پیش کیجائے تو راست بازی ہے - ورنہ افترا -

پھر آگے چل کر ہمارا دوست لکھتا ہے - کہ اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے کوئی حقیقی رسول ملجائے تو ہم اپنی پرانی احادیث اور روایات کو بھول جانے پر آمادہ ہین - یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی - اس متواتر اور صحیح اور متفق علیہ حدیث سے انکار کرنے یا اس کی تاویل پر آمادہ ہو جائین گے -

قابل ایڈیٹر کو چاہیئے تھا - کہ اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے پوری حدیث لکھ کر اپنی وجوہ پیش کرتا تا پبلک کو اس کی بے تعصب تحقیقات سے معلوم ہوتا کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ کے مسیح ماننے مین یہ حدیث نبوی اس طرح پر بطور روک کے واقع ہوئی ہے - اگر اس دانشمند حدیث خوان کو تاریخ اور حدیث پر عبور ہوتا - تو یہی حدیث اثبات دعوئے مرزا صاحب مدظلہ کے لئے ایک شاہد صادق نظر آتا - ہم اس کو اطمینان دلاتے ہین - کہ یہ حدیث نبوی ہر چند کہ اصطلاح محدثین مین متفق علیہ حدیث نہین ہے - کیونکہ بخاری و مسلم مین اس کا ذکر نہین ہے - تاہم یہ عاجز اسے صحیح باور کرتا ہے - اس کا منشاء صرف اسی قدر ہے - کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عالیجاہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام غزوہ مین ساتھ نہین لیجانا چاہتے تھے - اس لئے مثل موسیٰ کے آپ نے اپنے بھائی علی مثیل ہارون کو پیچھے چھوڑ دیا - اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ سلسلہ عالیہ محمدیہ قائم مقام سلسلہ موسویہ کے تھا جیسا قرآن شریف مین بھی فرمایا گیا ہے - انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا - وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم - ان آیات بینات اور اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے - کہ سلسلہ محمدیہ مثیل سلسلہ موسوی ہے - اور یہ دونو پاک بزرگ نبی ایک دوسرے کے مثیل ہین - پس باعتبار مماثلت خلفائے موسوی کے ہوتے ہوئے خلفائے محمدی سے کیون انکار ہوا - پہلے بزرگ و پاک خلیفہ صدیق اکبر کے انکار کے بعد ہمارا زبردست ہیرو آخری خلیفہ کے لئے اظہار فیاضی سے کام لیتا ہے واقعی دلیرانہ ہمت ہے - اگر یہ ہمت قصور نہ کرے - تو وہ ضرور وعدہ الٰہی سے مستفید بھی ہو لیگا - اب رہی یہ بات کہ لا نبی بعدی - اصول مذکورہ بالا کو ملحوظ رکھ کر اور مماثلت کا خیال کرکے حدیث پاک کے یہی معنے ہو سکتے ہین - کہ خلفا کا سلسلہ قائم رہے گا - یہان تک کہ اپنے موقعہ پر مثیل مسیح خلیفہ ہو کر آئیگا - البتہ نبی تشریعی جو قرآن شریف مین ردو بدل کرے یا گھٹائے یا بڑھائے - جیسے ہمارے ایڈیٹر عصر جدید کے گروہ کے علماء نے دس پارون کا اضافہ مانا ہے اور پھر ان کا ضائع ہونا ثابت کرنے کی کمزور کوشش کرکے علو ہمتی اور معرفت الٰہی کا ثبوت دیا ہے - ہان ایسا نبی نہین آئے گا - کیونکہ اس سلسلہ موسوی مین کوئی ایسا نہین آیا - جس کا ذکر حدیث پاک مین ہے پس - لے تاویل ہیچ یہ موٹی سی تنقیح جناب کے دماغ مین کس لئے جگہ پا سکی - ہائی کورٹ کی نظرین تو نظیر ہین - اور بغیر ان کے ایک قدم ججون کے اجلاس مین نہین اٹھایا جا سکتا یہ نظائر قانون الٰہی سے جناب کو کیون اس قدر اعراض ہے افسوس - باوجود بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کے تو جناب کا دماغ اس قدر عالی ظرفی دکھا رہا ہے - خدا جانے اس وقت کیا حال ہوگا - اگر آپ کو تھوڑا سا الاؤنس تعصب کا دیدیا جائے -

خاتم النبین کے معنے اگر مہر نبوت کے نہین تو اور کیا ہین - آپ ان معنون کو بطور فرض کیون قبول فرماتے ہین - اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کیون بطور احسان کے آپ تسلیم کرتے ہین - اس عزت احسان کو اگر آپ مرزا صاحب کے لئے تجویز نہ فرمائین - تو کچھ حرج نہین ہے - کیونکہ اس معصوم رسول و خلیفہ محمد علیہ السلام والصلوٰۃ کی عزت تو ان ہاتھون مین ہے جن ہاتھون سے حضرت ابوبکر و عمر علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت تھی - وہ نہ آپ کے اگلون سے چھنی نہ یہ آپ کے پچھلون سے چھنیگی - اگر فی الحقیقت یہ آیت کریمہ کچھ اور مفہوم رکھتی ہے - تو وہ پیش کرکے مرزا صاحب سلمہ ربہ کے منشاء کا بطلان کیا ہوتا تا پبلک اور عصر جدید دیکھنے والے فیصلہ کا موقع پاتے

بہر حال ان کمزوریوں پر بھی اور اس منکرانہ متکبرانہ تصدیق پر بھی اگر آپ واقعی متلاشی حق ہیں۔ بشرطیکہ دین و دنیا کی کوئی ایسی چیز آپ کو ملے جس پر آپ اپنا عزیز مگر تقویم پارینہ ایمان قربان کر دیں۔ تو ہم صلائے عام یاران نکتہ دان کے لئے آپ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف پر عمل خالص کرو۔ اور اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے اولیا کے ساتھ اخلاص و محبت صدق و صفا دکھلاویں جیسے باعظمت وراثت اللہ وہ دنیا جو متاع قلیل ہے۔ اور جس پر آپ شہد کی مکھی کی طرح مفتوں ہیں مل ہی جائیگی۔ مرزا صاحب مد ظلہ العالی کی یہی تعلیم ہے اور بس۔ پھر خانہ بدوشی اور جولاہے کی نلی کی طرح مسافرت کی ضرورت نہ رہیگی ورنہ اگر اس تحریر لایعنی سے صرف پیسہ اخبار کی تقلید منظور ہے۔ تو پنڈ سے اور سبز کیجئے۔ میرٹھ سے جیسا پیش خیمہ ا... ۔ ایسا ہی سبق کوئی اور بھی ملجائیگا۔ تا پیسہ والے کی طرح آپ بھی اپنی ہستی عالی سے ایک شہادت قانون الٰہی کی چھوڑ جاویں۔

ہر جگہ سے ہدایت | یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی عالی شان زبردست مرضی سے قایم ہوا ہے۔ اور وہی ثبوت بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر جناب میں شمہ بھر بھی جوہر صداقت ہے تو ضرور آپ کے امراض نہانی اور ضعف جسمانی و روحانی کا علاج ہو جائے گا۔ ورنہ یہ طب یورپی و یونانی۔ یہ پولیٹکل اکانمی اور یہ کارلائل کی روح اور میکالے کی تقلید کچھ کام نہ آئے گی۔ کانگرہ دہلی کا سبق راہ کھول گیا ہے۔ اور اس لئے اگر یہاں ہماری جیتے نہ بولی۔ اور مستحقین لعنت پر لعنت نہ کی۔ تو آگے چل کر خدا ہے۔ جس کی لعنت صفحہ ہستی سے منکروں کو مٹا رہی ہے۔ لعنت آنست کہ از سوئے خدا میبارد۔ لعنت بدگران است یکے ہرزہ نفر جس سنت اللہ پر چلنے والی قوم کو ۱۳۰۰ برس کی لعنت نہ مٹا سکی۔ اوسے اب کسی فرد احمد کی لعنت کیا گزند پہنچائیگی۔

دلایل نبوت | اس عنوان کے تحت میں ہمارا دلیر ایڈیٹر نہایت جرأت سے وفات مسیح اور حضرت اقدس مرزا صاحب کا امکانی مسیح ہونا تسلیم کرتا ہے۔ غریب بیکس کو معلوم ہے کہ حیات مسیح کا مسئلہ نہایت ہی بیکس و ضعیف مسئلہ ہے۔ لہذا چلتے چلانے جھٹ پٹ تسلیم کرکے دلیری کا ثبوت دیدیں۔ تا ضیق نفس پیدا نہ ہو۔ اچھا یوں ہی سہی۔ ہم آگے قدم بڑھانے والے کو ہیبل نہیں کرنا چاہتے۔ آؤ بھگت کے لئے موجود ہیں۔ یہ طبعاً نکتہ چین عصر جدید کا ایڈیٹر کوئی نشان یا خصوصیت دیکھنا چاہتا ہے۔ تا حلہ مسیحی مرزا صاحب علیہ السلام پر ناگوار نہ گذرے اور وہ خوشی سے اسے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ قبل اس کے کہ وہ ہم سے طالب خصوصیت ہو۔ اسے یہ بتانا چاہیئے تھا کہ آیا حضرت اقدس مرزا صاحب نے جو براہین و دلایل اپنے مسیح موعود ہونے کے پیش کی ہیں۔ وہ کبھی اس کی نکتہ چین نگاہ سے گذری ہیں یا نہیں۔ اگر گذری ہیں تو یہ حق سے چشم پوشی اور تجاہل عارفانہ کیوں۔ کیا وجہ کہ باوجود دعویٰ بے تعصبی ان دلایل پر جرح نہیں کی اور اپنے استدلال سے ان مبنیات کو نہیں توڑا۔ کیا انصاف اس کا مقتضی نہ تھا۔ کہ پہلے اپنا مفروضہ معیار شناخت مسیح موعود کے لئے پیش کرتا اور پھر مہدی جدید کو اس پر آزما کر دیکھ لیتا۔ آخر اسے بھی تو مسیح موعود کی آمد کا انتظار ہے۔ اس سچے آنے والے کی پہچان جو اس کے (ایڈیٹر) پاس ہو۔ وہ پیش کرے۔ اور پھر مرزا صاحب سلمہ ربہ کے دعویٰ کی تصدیق و تکذیب کی اصلیت کھل جائے گی۔

اس صاف طریق امتحان سے پہلو تہی کرنا یا عمداً ہے جو دلیل تعصب اور عناد ہے اور یا ناقابلیت دماغ ہے جو جی کی کرسی پر بیٹھ کر کسی تحقیقات کے لئے ایک وضع بھی قایم نہ کر سکتا شامت اعمال نہیں تو اور کیا ہے۔ بروز کارلائل و میکالے بنکر یاوہ گوئی کرنا عجیب تر ہے۔ یا تو ہمارا جدید ہیرو اپنا معیار شناخت پیش کرے۔ یا لاعلمی ظاہر کرے۔ یا پھر صاف صاف کہدے۔ کہ اسے کسی مسیح کی آمد اور کسی مہدی خونی یا مغرور روپوش کی آمد کا انتظار ہی نہیں ہے۔ تو پھر معاملہ ہم سلجھا دینگے انشاء اللہ تعالیٰ

معجزات | ناچیز ایڈیٹر عصر جدید (القول خود ہم تو اسے کوئی چیز سمجھتے ہیں) دکھلائے کہ کہاں حضرت مرزا صاحب مد ظلہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہر معجزہ یا خرق عادت محال ہوتا ہے۔ سید صاحب اگر معجزات کی تاویل کرتے تھے۔ اس لئے قابل تسلیم نہ تھے۔ اور مرزا صاحب سلمہ ربہ بقول اس کے شعبدہ بتاتے ہیں۔ تو کیا یہاں اس قدر گنجائش نہ تھی۔ کہ یہ طبعاً نکتہ چین اپنی رائے انھیں مضامین کے بارہ میں لکھ کر موقعہ جانچ کا دیتا۔ بے تعصبی کی تحقیقات قوم و ملک کو مشکور کرتی منصفانہ تحقیقات تو یہ ہونا چاہیئے تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے عقیدہ احیا و موتی مسیح علیہ السلام کے پیش کرتے وقت آپ اپنا عقیدہ بھی پیش کرتے اور اپنی تاویل بھی کھول کر سامنے لاتے۔ خیر اگر ہم چٹکیاں نہ لیتے تو ذرا کہیں کہیں گدگدا کر دیکھ لیتے۔ کہ کہاں گدگدی ہے کہاں نہیں۔ کہاں نشیب ہے کہاں فراز۔ حضرت مرزا صاحب تو اپنے معجزات کے ساتھ ہی معجزات انبیائے سابقین کی تصدیق فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اشعار آبدار سے واضح ہے۔

معجزات انبیاء سابقین ✻ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ✻ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

ہاں آدمی کو بندر۔ مٹی کی مورتوں کو کوا۔ کٹے ہوئے گوشت کا پھر پرندہ بن کر اڑنا۔ سڑی ہوئی ہڈیوں کا مسیح کے ذریعہ سے زندہ ہونا۔ آسمان پر انسان کا اڑ جانا۔ اور پھر وہاں سے دمشق کے منارہ پر فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اترنا اور سیڑھی مانگنا۔ گویا اندر سبھا کی پریوں کے برابر بھی قوت نہیں ہے۔ کہ وہ تو کھٹ سے ایک تار پر اتر آتی ہیں۔ اور یہ غریب باوجود حمایت فرشتگان کے ادھ بیچ میں اٹک رہے ہے۔ انسانوں کا دو ہزار سال تک بغیر تغیر و تبدیل آسمان پر بے آب و دانہ رہنا اور پھر زمین پر آنا ایک چند برس کے معصوم بچہ کو فرشتوں کا بھگا لیجانا اور سرداب سر من راے میں رکھنا۔ صدیوں بعد اس تنور کے پلے ہوئے کا نکلنا اور ہدایت کرنا۔ زائرین کا سرداب سر من راے میں جانا اور معصوم مہدی سے ملاقات کرنا خطوط ڈالنا۔ قوم کی قوم کا گمراہ ہو جانا۔ اور اس ہادی کا جزیرہ میں تہ خانہ کے اندر بیٹھے ہوئے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنا۔ ایک قوی ہیکل کانے کا برق دم گدھے پر سوار ہو کر مسیح و مہدی کے مقابلہ پر آنا۔ پھر گدھا بھی مالیر کوٹلہ کا سا نہیں بلکہ ایسا تیز دم کہ دہلی میں تک جواب نہ نکلے۔ دن بھر میں بعد المشرقین طے کرے اور اس کانے کی حکومت کا مشرق سے مغرب تک پھیلنا اور بجلی آگ پانی جنگل پہاڑ سب پر حکومت کرنا۔ دو ہزار سالہ مصلوب الحواس اور صدیوں کے روپوش کا مل کر کانے پر غلبہ پانا اور پھر اس کے بعد کا وہ منظر جس کی نظیر لکھنؤ کے چانڈو خانوں کے گپ بازوں میں بھی نہ ملتی ہوگی۔ یعنی مردوں کا نماز کے وقت۔ قبلہ آپ پڑھائیے نہیں قبلہ آپ ہی پڑھائیے کہنا پھر آسمان سے اترنے کا مردود ہونا اور بھورے کے پلے ہوئے اندھیری کے فرزند کا مقبول ہو کر امام بننا۔ اس مزہ دار چٹ پٹی داستان کو البتہ مرزا صاحب مد ظلہ اور ان کا صداقت پسند گروہ قبول نہ کرتا تو ایک بات ہے۔ اسلام پاک کے ذکر کے ساتھ سن بھی نہیں سکتے۔ یہ مذہب تو ان کا ہو سکتا ہے جو ہنومان کی دم کو ہزاروں گز کی مشعل بنا کر لنکا میں آگ لگاتے ہیں۔ مصری۔ اسفنکس۔ یونانی دیوتاؤں اور دیولو کی لڑائی۔ حد سکندری۔ قہقہہ دیوار۔ امیر حمزہ کے کارنامے طلسم ہوشربا۔ میر تقی خیال کی بوستان سب کے ساتھ ساتھ یہ مذہب عمر عیار کی زنبیل میں رہ سکتا ہے۔ ہمارے سدوں میں جن کو خدائے قدوس نے اپنی پاک وحی

محمدی کے ذریعہ سے تخم ایمان کے لئے کشت زار بنایا ہے۔ ایسے جھاڑ جھنکاڑ کی جگہ نہین ہے۔ اب ہمارا ہیرو بتلائے کہ اگر ہم نے یہ ردی افسانے نہین قبول کئے۔ تو کیا جرم کیا۔ مرزا صاحب کے اخبار اور مردہ بیٹے کے زندہ کرنے کی پوری حقیقت یا اس کی نقل ہی کیون نہ پیش کی۔ تا بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کا نقشہ کھنچ جاتا۔ واقعات حقہ کی چھپانے کی عادت موروثی اس جرأت جدیدہ کے ساتھ عجب بات ہے۔ بھلا اس مین تقیہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مرزا صاحب کا ایک لڑکا شدید علیل ہو گیا تھا۔ متواتر صرع کے دورون سے ضعف و نقاہت بیہوشی تک پہنچ گئی تھی۔ بظاہر طبیب مایوس زندگی تھے۔ حضرت مرزا صاحب کی دعاؤن سے اللہ تعالیٰ نے باوجود ناامیدی کے اس معصوم بچہ کو صحت عطا فرمائی۔ ایک احمدی اخبار نے لو مردہ زندہ ہو گیا کے عنوان مین یہ لکھا تھا۔ کہ اسی طرح اگلے نبیون کی دعاؤن سے بھی اللہ تعالیٰ صحت بخشتا رہا ہے۔ اسی کو بظاہر مردہ کا زندہ ہونا بنا لیا گیا ہے سلسلہ ظاہری کی ناامیدی اور پھر حیات کا عود کر آنا یہی زندگی ہے۔ جو معجزہ ہے۔ ورنہ حقیقی موتی مین کا سانس بند ہو چکا اور روح جسم سے پرواز کر چکی ہو۔ نہ زندہ ہوئے ہین۔ نہ بجز حشر اجساد کے موقعہ کے کبھی زندہ ہون گے۔ یہ واقعہ اس مردہ قوم کے لئے مثل نصیحۃ کے تھا۔ جو آج تک مردون کے زندہ ہو جانے کی قایل ہے۔ اور باوجود کارلائیل ہونے کے ایسے افسانہ پرستی کے خلل سے محفوظ نہین ہے۔

پیشین گوئیان

اس سے بڑھ کر اس طبعا نکتہ چین کی بے تعصب تحقیقاۃ کا ثبوت اور کیا ہوگا۔ کہ بغیر لکھے ہوئے کسی ایک پیشین گوئی کے لکھتا ہے۔ کہ سب سوائے ایک مشتبہ کے صریح غلط نکلین۔ بے تعصب تحقیقات تو ایسی ہوتی ہے۔ کہ سب نہیں آدھی نہین دہی دو چار بڑی بڑی تحدی والی پیشین گوئیان لکھ کر ان کے متعلق واقعاتی شہادت پیش کرتا اور دکھاتا۔ کہ اس طرح پر غلط نکلین۔ اپنے واقعات مرزا صاحب کے واقعات تحریر کردہ دونون پبلک کے سامنے پیش کر کے پھر ثابت ہو جانے پر حق رکھتا تھا۔ جو چاہتا لکھتا۔ دعویٰ بے دلیل رائے بغیر نفس مقدمہ دینا اور پھر داد کی امید رکھنا۔ سبحان اللہ۔ مرزا صاحب کو تو تاویل کا جامہ پہناتے پہناتے شرم کی ضرورت کبھی نہ پڑی۔ مگر ان غیرت دار جج کے لئے ضرور ڈوب مرنے کی بات ہے۔ کہ جج بنے اور بغیر مقدمہ پیش کئے بغیر شہادۃ فریقین لئے۔ فیصلہ لکھ دے۔ اور پھر شرماتا در کنار داد چاہے

مرزا صاحب مدظلہ کو تو اپنی پیشین گوئیون کے لئے تاویل بے جا کی ضرورت کبھی نہین پڑی۔ مگر غریب ہیرو کو مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور ساری سنگر مشین کمپنی کو مدعو کرنا پڑے گا۔ تا حیلے تاویل تیار کئے جائین۔ اور اس وقت دشواری و برہنگی نہ مار ڈالے جبکہ صدیون سے بھنورے مین پلنے والا تاریکی کا فرزند (چھ برس کی جان) کالے بر قدم گدھے کے سوار کے مقابلہ مین میدان مین لایا جائے گا۔ دشمن تیغ کا نا ہی ہوگا۔ مگر اس بچہ کی تاریک پسند نگاہین آفتاب عالمتاب سے کیسے ہونگی۔ وہ کیون کر آفتاب صداقت کی روشنی مین ٹھہر سکیگا۔ بھلا جس بیکس کے پاس اس قدر قوۃ نہ ہو۔ کہ باہر نکلے۔ اور بگڑی قوم کو بنائے۔ تہ خانون مین ہی بیٹھ کر تعریبازیان کرے۔ وہ ایسے دیو کے مقابلہ مین کیا کرے گا جس کی تابع بجلی ہوا جنگل پہاڑ پانی آگ دنیا کے سلطنت مشرق سے مغرب تک مردے جلانے کی قدرت ہو۔ خدائی اور نبوت کے دعوے کرتا ہو۔ اور لوگ اس سے خوش ہون۔ ہان یہ نازک وقت معرکہ کربلا سے زیادہ سخت ہوگا۔ اس وقت ضرورت ہوگی۔ کہ تاویل معنے پہنائے اور جھوٹی سچے ہون۔ ہم کو ابھی کیا ضرورت ہے۔ اور کیون شرم آئے۔ کسی پیشینگوئی کو لیجئے اور دیکھ لیجئے۔ اعتراض کے لئے تو کلام الٰہی مین بھی تراش خراش کے بغیر آپ کے ابنائے جنس نہین رہتے*۔ یہ تو صرف ایک امام وقت کی پیشین گوئیون کا ہی ذکر ہے۔ ہمدردی تو اس قابل ایڈیٹر کو محض ذاکر کے ساتھ ہے جس کی بدزبانی اور فحش بیانی تو اسے نہ شرما سکی۔ ہان اس کا دندان شکن جواب جب نکلا۔ تو دل پر بجلیان گر پڑین اور فضول رسالہ کا کاغذ سیاہ کر کے نامہ اعمال کے لئے سیاہی تیار کرلی۔ مرزا صاحب کے یہان تنخواہ یاب گروہ سے کیون اس قدر عناد ہے۔ جبکہ خود ہمہ دان نکتہ چین حق نمک ہی کی وجہ سے اس قدر جامہ سے باہر ہو گیا ہے۔ اجرت پر سٹنے والون کی فہرست کیا نگاہ سے نہین گذری۔

منہاج نبوت

اس عنوان کے تحت مین اس نکتہ چین کو غضبناک جوش نے آ دبایا۔ مجبوراً اسے دانت دکھاتا ہوئے وہ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب نے جب دیکھا۔ کہ وہ اپنی صداقت اور معجزات اور پیش گوئیون کی صحت کی وجہ سے نبوت کے معارج تک نہین چڑھ سکتے۔ تو انھون نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے درجہ پر نیچے گھسیٹنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ

غرضیکہ اس کو مرزا صاحب پر یہ الزامات ملے کہ انھون نے اور ان کے ایک منہ پھٹ حواری نے شاہد ولایت علی ابن ابی طالب اور حسین ابن علی اور سردار انبیاء محمد المصطفےٰ اور حضرت عیسےٰ اور قرآن شریف کی ہجو کی ہے وغیرہ یہ نہایت دلچسپ عنوان ہے۔ اور اس مین ہمہ دان نکتہ چین نے عجیب نقش باطل کھینچا ہے۔ دوسرے لفظون مین یہی مضمون یون لکھنا راستبازی کا ثبوت تھا۔ کہ چونکہ مرزا صاحب سلسلہ کے صادق اور صحیح مستدل دعوون پر قوم کے نادان نافہمون کو اعتراض ہوئے۔ وہ اعتراض اگر تسلیم کئے جاوین اور وہ عیوب جن کو عناد و بغض کی آگ سے مجبور ہو کر بداندیش مرزا صاحب پر تھوپتے ہین صحیح تصور کئے جاوین۔ تو مجبوراً ان کو ان سب پیشوایان ملت اور قرآن شریف پر بھی اپنے مفروضہ عقاید باطلہ کی وجہ سے وہ اعتراض تسلیم کرنا پڑین گے۔ مرزا صاحب نے ان کے اعتراضات کی بنا پر الزامی جوابات بھی دئے مین غریب ناچار جب اعتراض نہ اٹھا سکے۔ تو قوم کو بھڑکانا شروع کیا۔ پہلے بھی ابوجہل اور ابولہب کا گروہ فصیحوع عرب کو یہ کہکر بہکایا کرتا تھا۔ اور مشتعل کیا کرتا تھا۔ کہ لات ومنات اور خداوندگان ابوطالب وعبدالمطلب کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) برا کہتا ہے۔ اور جہنمی بتاتا ہے۔ وہ گروہ بھی جہلا کی ایک فوج جمع کرنے پر کامیاب ہوا اور یہ گروہ بھی کامیاب ہو رہا ہے لیکن انجام ابوجہل اور فتح مبین کا نظارہ آنکھون کے سامنے نہین ہے ورنہ یہ عبرتناک حالت نہ بنائی گئی ہوتی۔ بے تعصب تحقیقاۃ تو یہ تھی۔ کہ کتابون سے حوالے لکھ کر پیش کرتے یا حوالے ہی کتابون کے دیدیتے۔ اور قوم سے داد چاہتے۔ جس شان کے مسیح اور جس شان کے علی و حسین اور جس طرز کا پیغمبر اور جس وضع کا قرآن ہمارا ہیرو لئے بیٹھا ہے۔ ہم اس کے نہ پابند نہ وہ گروہ ہمارا معبود و مسجود۔ نہ ہم اس کی ناکام موتون پر رونے والے نہ غمگین۔ ہم اپنے مسیح اپنے علی اپنے حسین اپنے محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اپنے قرآن پاک کی جس قدر عزت کرتے ہین۔ وہ ہمارے رب پرورش ہے۔ جس کے ہاتھ مین فتح مبین کا ہوا زردہ دکھا رہا ہے۔ منہاج نبوت نے تو حقیقتاً اس گروہ کو بے بس کر دیا ہے۔ جن واقعات کا اشارہ کر کے نعرے کئے ہین۔ وہ واقعات صریح دھوکا دینے والے ہین جس کا وجہ ہے۔ کہ اصل معاملات کو صاف صاف نہین لکھا بلکہ ان کتابون کے صفحات کا حوالہ دیا ہوتا۔ تب ایڈیٹر نکتہ چین کی قابلیت و بے تعصبی کھلتی

ایک بڑا مذہبی خطرہ

جس ملحد گروہ کی مرزا صاحب جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

* دیکھو اصلاح بابتہ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ "تنقید بخاری"

عالم آشکار بیخ کنی کی ہے۔ اگر وہ لاکھوں لعنتیں بھی مرزا صاحب پر بھیجے۔ تو کیا عجب ہے۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کا کوئی فعل خلاف عمل خلاف اجتماع قومی خلاف کفایت شعاری خلاف سعی و محنت نہیں ہے۔ البتہ جس ملعد ناپاک گروہ کو انبیائے سابقین کی عزت و حرمت حقیقی طور پر نہیں ہے۔ صرف اس کی آڑ میں ذاکر بنکر روٹیاں توڑتا آتا ہے وہ مرزا صاحب کے عروج کو اپنا دشمن رزق جان کر دل کے پھپھولے توڑتا ہے۔ اسے بھلا مرزا صاحب کی سعی جمیلہ اور تعلیم پاک کی کیا قدر ہوگی۔ ہماری رائے میں تو یہ نکتہ چین عشرہ محرم میں برابر پانی پی پی کر مرزا صاحب کو کوسا کرے۔ اور سینہ زنی کرکے دل کی جلن مٹالیا کرے۔ تو اچھا ہے۔ تصنیع ستات پاک سے کیا حاصل۔ مرزا صاحب کے اقوال و اعمال سے دیکھ کر تو انسان صفات عالیہ سیکھتا ہے۔ بندگان دین پیٹ کی کیا جان۔ کرایہ کے حدیث خوانوں اور روٹیوں پر نوحہ گری کرتے والوں اور رومال منہ پر رکھ کر گلا پھاڑنے والوں آنکھوں کو آنسوؤں سے نہ آشنا کرنے والوں اور مٹھائی بوندی کے ٹھیکروں پر سینہ کوبی کرنے والوں کی مثالیں ضرور ایک لستی گروہ اعلیٰ درجہ کا بد ظن نکتہ چین گروہ بنا رہا ہیں۔ پناہ سنی۔ ہم ان دونوں شیونوں کو قوم کے آگے پیش کرتے ہیں۔ اور فیصلہ خدا کے سپرد۔ جو شخص سچے مرسلوں کا سایہ ہی نہیں جانتا۔ وہ اپنے اپنائے جنس کی مصنوعی عبادات دیکھ کر دوسرے راستباز علی پر ستاتے۔ اور یہ جھوٹا جانے تو کچھ شکوہ نہیں ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمہ آفتاب را چہ گناہ۔

اصل یہ ہے۔ کہ ان آنکھوں میں جنھوں نے معصوم نبی کو سولی پر چڑھایا۔ اور ان پچھلوں میں جو ایک معصوم کی شرتی جاہ اور نورانیت کو دیکھ نہیں سکتے۔ امور متشابہ فیہ بہت میں فرق یہ ہے۔ کہ وہ سولی چڑھانے پر کامیاب ہوگئے اور یہ عدالتوں سے ناکام نامراد پھرتے ہیں وہ خدا کی لعنت کے مزے چکھ چکے اور چکھ رہے ہیں۔ یہ امیدوار ابتدائے سبقوں سے عبرت پذیر نہیں ہوئے۔ بڑے سبق کے متوقع ہیں۔ مگر اللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

صیغہ اصلاح کی نظر

اس ظاہری اصلاح باطنی فساد کی نظر بھی عجیب چیز ہے۔ عیب اس لئے کہ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است۔ ہر عمدہ خلق ہر سنت نبوی اس کے لئے عیب اور عدل سے خلاف ہے۔ ابوبکر و عثمان و عمر کی خلافت غصب و ظلم۔ مرزا صاحب کا کسی سے نکاح کرنا عتاع سے بدتر۔ یہ قابل ایڈیٹر کیا ان بیچ والوں میں شامل تھا۔ جو نکاح کا پیام سلام لیجایا کرتے تھے۔ اگر وہ اس ٹولی میں نہ تھا تو اسے کیا علم ہے کہ نکاح کے لئے بشیر مرضی کچھ ہو رہا ہے۔ بے تعصبی کی تحقیقات تو یہ تھی۔ کہ واقعات اور پیشگوئی نکاح کی پیش کرکے واقعاتی شہادت سے اپنے دعوے کو ثابت کیا جاتا۔ نکاح بغیر ایجاب وقبول ہوتے ہی نہیں پھر یہ کیوں اس قدر گھبراہٹ ہوئی غالباً اس لئے نکاح ہوتے نہیں دیکھے بھگا لیجاتے دیکھے واقعات اس کے سر میں اس قدر جاگزین ہیں کہ نکاح کی فلاسفی بھی غتر بود ہوگئی افسوس۔ نکاح میں ناکامیابی تو عیب کرنا سوالہے جب فریقین میں سے کوئی مرجائے۔ ابھی تو انفصلہ دونوں موجود ہیں۔ خدا کی وحی پہنچانے میں مامور کبھی دیر انہیں کرتے۔ چاہے کوئی قبول کرے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی نکاح میں کوئی مقررہ معیاد نہیں تھی۔ اسکو ایڈیٹر محقق بے تعصب لاگ (بیباک) ثابت کرکے ورنہ اس بیہودگی سے کیا حاصل۔ جن واقعات کو بیٹے اور بیٹی کی بی بی اور مرزا صاحب کی بی بی کے متعلق لکھا ہے انکو ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ بغیر ثبوت ہم کیونکر کہدیں کہ یہ ہیچ کی بے تعصبانہ تحقیقات ہے۔ اگر شہادت چھاپ چکا ہے تو اسکو بار تردید کیوں کہا جاتا ہے۔ ہزاروں بار تردید ہوچکی ہے وہ خدا سے غیور کی ایک وحی تھی جس کے بطلان کی کوشش بیٹا بیٹے کی زوجہ اور خود بیٹے کی ماں محض رنج کی وجہ سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی وحی کی تکذیب و تخریب کرنے والے ہمیشہ چھوڑ دیتے جاتے ہیں۔ یہی سنت انبیا ہے۔ حضرت نوح کا بیٹا حضرت لوط کی بی بی اسی قسم کے نظائر ہیں ہیں۔ اس کو خلاف عمل کہنا کیسے نادان کا کام ہے اور پھر وہ بھی بغیر کسی شہادت کے بغیر انکشاف اصلیت کے۔ اور بیٹے اور کو کسا دا دخہ خلاف عمل آپکے اخبار بے تمیزی میں ہے اسے بھی پیش کیجئے

قومی اتفاق

مرزا صاحب نے قوم کی بدخواہی میں کوئی کمی نہیں کی۔ اول تو انھوں نے ہی جہاد سے انکار کیا۔ یہ دلچسپ فقرہ کسی ملکی نمکحرام کی قلم سے نکلتا تو اچھا تھا۔ یا کسی اسلام کے مرتد کی تحریر میں ہوتا۔ تو مجھے صدمہ نہ ہوتا۔ افسوس ایسے تعلیم یافتہ کی حالت اس درجہ رکیک اور ردی ہوگئی ہے۔ کہ اسے عناد ذاتی کی وجہ سے کچھ امتیاز حق و باطل نہیں رہا۔ جہاد کا دوست سیف کا شیدائی۔ ہنوز اس غلامی پر اس زمانہ جرأت پر جہاد کا خواہشمند ہے۔ بفرض محال اگر آپکے دست حنائی میں اگر سیف دیدی جائے۔ تو آپ کیا کر دکھلائیں گے۔ کتنے پاپڑ توڑیں گے کوئی جرأت کی مثال پیش کیجئے ہم کوشش کریں گے۔ کہ گورنمنٹ میں آپکی جرأت کے متعلق میموریل بھیجیں اور آپ کسی ہجڑوں کی فوج کے سپہ سالار بنائے جائیں۔ یہ مسلمانوں کے لیڈر اور مصلح ہیں۔ اللہ کی شان مسلمانوں میں سے جہاد کے بیہودہ خلاف شرع محمدی خیال کو مٹتا دیکھکر مٹانے والے کو قومی بدخواہ فرماتے ہیں۔ کیا برا کیا۔ کہ اسلام کا دامن تمہارے خون آلود پنجوں سے چھڑا کر ان کر دڑوں کے لئے سایہ امن بنا دیا۔ جو ایسی خونریزی کو خلاف قانون الٰہی سمجھتے ہیں۔ مگر اسلام پر خاک ڈالنے والے مولوی تباہ ہو جائیں اور وہ کسب کی سب غرض ہوجائے۔ جو تعلیم و سعادت قرآنی کی منکر ہے۔ بارعود بنوی اتباع کرے تو اور کیا چاہیئے چشم ما روشن دل ماشاد۔ ہم کو اللہ تعالیٰ کے دین کے مقابلہ میں وہ قوم کب عزیز ہے۔ جو اس درجہ بے تمیز ہے۔ اس سے زیادہ نیک نیتی کیا ہوگی۔ کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ نے ساری قوم کی پروا دین اللہ کے مقابلہ میں نہیں کی۔ ذاتی غرض یا ملی منفعت کا خیال ہوتا تو وہ بھی تمہاری طرح پیسہ کا اصول پیش نظر رکھتے قوم سے نہ لگاڑتے اور تمہاری طرح قوم کا خون چوستے۔ امام مہدی کو خونی وہ قرار دیتے ہیں جو جہاد کے پر فساد عقیدہ کو دل میں پلے ہوئے نکبت و فلاکت قومی میں دل کو اس کی آمد کے سہارے تسکین دے لیتے ہیں۔ کہ وہ گئی ہوئی سلطنت بخشیگا۔ جہاد نبوی کی تذلیل کسیطرح نہیں ہوسکتی چاہے آئندہ جہاد ہو یا نہ ہو۔ جہاد نبوی حفاظت خود اختیاری کے لئے تھا۔ نہ طمع سلطنت کے لئے۔ جس کی تم آس لگائے بیٹھے ہو۔ یہودی بھی اصل مسیح سے سلطنت کے متمنی تھے۔ مگر آسمانی بادشاہت کا نام سنتے ہی آگ بگولہ ہوگئے۔ سلطنت جہانبانی اصولوں کی پیروی سے ملتی ہے۔ سعی و محنت سے ملتی ہے یا کسی تاریکی کے فرزند کی بدولت ملیگی تم سے اپنے بل جب کچھ نہیں ہوسکتا۔ تو پھر دوسرے کے سہارے عورتوں کیطرح آس لگائے بیٹھنے سے کیا ملیگا۔ انگریزوں جرمن۔ روسیوں جاپانیوں کی طرح اخلاق سلطنت پیدا کرو محنت و سعی کرو عدل و انصاف کو روزانہ زندگی میں برتو۔ سلطنت بھی مل جائے گی۔ کیا محض مہدی روپوش سرداب سے نکلکر تم کو اس روش غلامی سے چھٹا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں سنئے اور اگر نہیں مانتے چار جوان گھٹا پلٹن کی قلعی کھولدیں گے۔ وہ مہدی امام ہمام علیہ السلام جس کا سر دار انبیا نے وعدہ فرمایا تھا آگیا۔ اور آسمانی بادشاہت کا وارث ہے۔ وہ اسلام کے چہرہ کو زمانہ کے سامنے لا رہا ہے۔ اور ہر کہ ومہ فیض یاب ہوتا ہے چاہو تم مانو۔ چاہو نہ مانو۔ چور بن کر چور کو جیل خانہ سے چھڑا لینا عدل ہے۔ ماشاء اللہ۔ سر سید اگر وہابی نہ تھے اور وہابی دھوکا دینے کے لئے بن گئے اور تقیہ آپ کی طرح گوارا کیا۔ تو نہایت برا نمونہ اخلاق کا دکھایا۔ سر سید نہ وہابی تھے اور نہ انھوں نے کبھی دھوکہ دیا۔ عیب ہر جگہ اور ہر وقت عیب ہی ہے۔ مسے ہوئے سید کو کیوں اپنے ساتھ ذلیل کرتے ہو۔ خدا سے ڈرو سچ کہا ہے۔ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ دوسرا امر مرزا صاحب کے خلاف یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر نا عاقبت اندیش کے نزدیک مرزا صاحب کا مسلمانوں کی موت کی پیشگوئیاں کرنا اور کسی کی قلبی تکلیف کی پروا نہ کرنا سخت اخلاقی جرم اور قومی اتفاق کے خلاف ہے۔ یہ وہی بات ہے۔ کہ جس کا جواب الزامی دیا جائیگا۔ تو ایڈیٹر کو مالیخولیا کا اندیشہ ہے۔ کیا آنحضرت کا اپنی قوم کے لوگوں کو قتل کرنا اور بیدریغ عزیزوں سے

عزیزون کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا جریہ جمل اور حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائیان اور حضرت امام حسین کا کوفہ جا کر بیعت لینا اجماع ... کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہین ہے۔ علیگڈہ کالج کی جدید تحریکات، مذہبی کی بابت افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہین ہوئی۔ اے نادان ناسمجھ امورمن اللہ اور مرسل کبھی مداہنہ نہین کرتے وہ اظہار حق مین کسی سے نہین ڈرتے جناب سید انبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی آلہی کے ماتحت تھا اور عمل وہی تھا۔ کیونکہ خدا ظلت خود اختیاری اسی مین تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر آلہی مین کسی سے نہین ڈرسکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کیساتھ معاہدہ تھا۔ جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلح حدیبیہ کیا تھا۔ یہانتک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور مکہ سے بے حج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ آلہی مصلحت اُسی مین تھی جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے ڈر سے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک آریہ ہندو ایک مسلمان کی موت یہ تین معین بطور حجت کے ہو چکی تھین۔ آئندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرانی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بے ہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑون پیشگوئیان جبتک آجتک شائع ہو چکی ہین۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہین ظاہر کرسکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ مین نہ آسکے۔ تو وہ کیون لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ آجتک نہین کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم مین تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہین۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جب لغو معلوم ہو تب لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس مین ہزارون زخمون سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہین کریگا۔ کلمہ حق کو چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالین درست ہین۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے۔ جس کی مثال ہمنے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنیٰ ادنیٰ انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟

مانع ہے۔ اگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہون۔ اور قوم کے مصلح ہون۔ تو ہدایت گونگی اور اندھی ہی ہے۔ مگر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے۔ کہ اکثر لوگ کم عقل مکارون اور دجالون کے فتنون مین پھنسے ہوئے ہین

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جبھی کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے۔ اور اس عرضی کو تحقیقات کی حد تک ایسا کہ صحیح ثابت کردیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے اونھین اختیار ہے جس مد مین چاہین صرف کرین۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خورده گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہئے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہین یا ادان مین خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقات اور مصارف امام بارہ جات پر نظر ڈالکر اور مجتہدون کی پاک کمائیون اور پاک مصارف پر نگاہ کرکے کچھ کہا جائے۔ تو خیر ہوگا

طعنہ بر خوبان بدین روئے سیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خرید کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیرون فقیرون۔ مولویون اور امام بارڑون اور تعزیون کی چراغی پر خوش پوشی کرنے والون سے زیادہ کی ہے محض افترا پر افترا ہے۔ ہم کیا کہین بجز اس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مرزا صاحب سلمہ رب کی جائداد اللہ تعالیٰ خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ مین لاوارث فوت ہو جائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہین۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ مین انسان کی امداد کی حاجت ہی نہین ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کرکے بہت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر بہت سے مہمان آئینگے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کریگا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور مین صدہا مہمان آتے ہین۔ اس لئے آپنے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہان وہ بخیل میزبان کیون اس کی قدر کریگا۔ اور کیون اُسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو۔ جس قوم کے اخلاق مین اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ امامون سے زیادہ کی ضرورت حقہ کو محسوس کرسکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزارون سال ہی کی۔ بعد جناب رسول اللہ کیون نہ ہو۔ تو اس کے دل مین مہمانون کے لئے کہان جگہ۔ یہ منطق تو ہر مجتہد مالدار شدید پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام بارڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ تھی ہین۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب ہین۔ اسی مشاہدہ نے بدظنی سکھائی ہے بمقتضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہین چاہتے عاقلان را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلون مین کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیون ہی مین فیصلہ کردیتے۔ آپنے اس مامور من اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہین کی۔ اور کس وقت چین سے بیٹھنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیہ سے عیش تو البتہ مولوی کر رہے ہین۔ جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے۔ اور چونکہ مشاہدہ نے ڈھکوسلے باز شعبدہ باز ہمیشہ دکھلائے ہین۔ اس لئے آپ کو کیون کر اس افترا پرواز نہ آئین کسی باستقبال کی قدر ہوسکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کوئی پوچھے کہ کس طرح جیب تمنا و جیب جامہ خالی لے کر لوٹتے ہین خدا اُس لوٹ سے جو لوٹ ہو۔ مالی و اخلاقی۔ مالی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ کاغذ اور کھجیون کے سنگھاسن کی بدولت قوم کے لاکھون کروڑون روپے لگلے جاتے ہین۔ اخلاقی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے دل رکھنے کے لئے جھوٹ لولادہ مخالفون کو زبان ہات پاؤن غرض ہر طرح سے نقصان پہنچاؤ۔ چاہے آبرو ہی کیون نہ جائے۔ مگر موقعہ پاکر گنہگار بنادو۔ فاسق بنادو۔ زانی بنادو۔ ع

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است ... مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دو ہزار روپیہ مین کسیقدر وسیع ہو جائے۔ تو ناگوار۔ لیکن مشہد مقدس مین چار چار انگل زمین لاکھون روپیہ کھا جائے۔ تو پسند۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائین۔ تو ناروا۔ ہڈیون کے قافلے کے قافلے زمین مین گڑتے چلے جائین۔ اور لاکھون کے خرچ مین تو عزیز خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد نکالکر پھینک دیئے جائین افسوس آپنے اپنی اس قدر علتین دکھا کر ناحق اپنے آپ کو ہرچہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنالیا۔ علت غائی آپ کی اور اس تحریک کی زمانہ پر روشن ہوگئی جو معیار جناب کا ہے۔ اس پر تو سوائے بلایتی کے فرزند کے اور کوئی پورا نہ اتریگا ہے۔ سنا تھیگا۔ مناسب تو یہ ہے۔ کہ سردابہ سر من رائے جائیے۔ اور اصل مہدی کو لاکر ہم سب کی قلعی کھولدیجئے۔ اس تحقیق مین سے کیا حاصل۔ بھنورے کا پلا دیکھ کر ہم خود فیصلہ کرلینگے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ رخصت لے کر سردابہ جائیے اور اس معصوم پردہ نشین کو لے آئیے۔ کیا زندہ کو زندون مین لانا مشکل ہے جبکہ مردہ مسیح کو زندہ کرنا آسمان سے لانا آسان ہے۔

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالیٰ کے چہرہ کو دنیا مین چمکنے نہ دین۔ مگر کیونکہ نور حق سے تو کروڑون کی حیلہ سازیان اور افترا پردازیان کھل رہی ہین۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندون پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا راہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیون اپنی کرنی سے باز آتے ہین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھین گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحث بحثی مین یہ بات تو کھل گئی۔ کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلون پر ہنستے ہین۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہمنے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازون کی طرف جانے سے روکتے ہین۔ اللہ تعالیٰ کے ہزارون ہزار ہزار شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھون نشانات آسمانی سے قائم کردی۔ اور ثابت کر دیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چانٹے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسون دور پڑے ہوئے ہین۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والون پر زمانہ تیار کھڑا رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے۔ پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کر رہا ہے۔ عنقریب اس منزل پر پہنچیگا۔ جہان اس کے بھائی پیشوائی کرین گے

آخر مین یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہین رہ سکتا کہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنہ پاکان کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان۔ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین۔ اور قیامت تک ہوتی رہین گی۔ یہ کتاب پر چہار جلد نہایت عمدہ خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف اپنے لئے تین روپے۔ عہ درخواستین بنام معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین

درخواست دعا۔ میان احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چری ضلع ملتان و محلہ کے لئے درخواست کرتے ہین احباب ان کے لئے دعا فرماوین

حرمت تصویر بازی

ذکر آیا۔ کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈون کو خرید کر خطوط مین استعمال کرین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہین بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہین۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہین۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہین۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہین رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نقصان نہین۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن مین لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت مین ہر ایک امر جو ماینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیپار رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈون پر تصویرین بنتی ہین۔ ان کو خریدنا نہین چاہیے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتون سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعۃ پر بسر لگاتے ہی آفت پڑ جائے۔ مین نے اس ممانعت کو کتاب مین درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہین۔ ان پر ہم سخت ناراض ہین۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہان اگر کسی طریق سے کسی انسان کے روح کو فائدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنےٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈون کا ایک بنڈل لاکر دکھایا۔ کہ مین نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید گئے تھے۔ اب کیا کرون فرمایا ان کو جلا دو اور تلف کردو اس مین اہانت دین اور اہانت شرع ہے نہ ان کو گھر مین رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہین بلکہ اس سے اخیر مین بت پرستی پیدا ہوتی ہے اس تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۰ ہے

درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کیساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کیساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	اسہ	صصہ	صسہ	صسہ	ہے
نصف صفحہ	صسہ	صسہ	ہسہ	ہے	صہ
پورا کالم	سہ	عسہ	مہ	صہ	ہے
نصف کالم	عسہ	عسہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	سہ	ہے	صہ	ہے	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جائیگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جائیگا ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلین ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ کم نہو جن اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرین

... پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان ہینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد ۸

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	؎
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پیر وپراپرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھیں باتوں کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمد سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
سور دفعہ مٹے انکو میں اغیار کے ہم
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تجھکو کہ دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہمنے
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھسے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہمنے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہمنے
قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہمنے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج میں محمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

اس کے فضل کے امیدوار ہیں

طوفان جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہیں مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتیں سنتی نہیں۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہم سے جب اس کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے، جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود و نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہے۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے۔ کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئے۔

مُصائب وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کی طرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا۔ دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ میں اور عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپؐ نے وہ ترقی کی۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انھیں سنایا۔ کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہیں عربوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشوونما پایا۔ اور ترقی کی۔ انھیں میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے۔ کہ انھیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہوں گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہوئی ہے۔ آخر انھیں میں سے آئی ہے۔

دلّی پر امید کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہیں۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلّی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ مگر میرے دل میں یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ دلّی میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہوں گے۔ جو آخر اس طرف آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلّی سے کیا ہے۔ یہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی ناامید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلّی ہی کے ہیں غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہیں ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مکہ والوں نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھہرے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والوں میں سے تھے۔ حضرت عمر رضؓ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتیں۔ اور ان کا نام عزۃ سے لیتے ہیں

ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہیں ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہیں لیا۔

ہماری کامیابی آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انھوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہوں گے۔ کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشوونما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادوں پر نظر کر کے حکم کرنا چاہیئے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی ترقی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہیں۔ بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر میں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں۔ جو اپنے وجود سے جل جاویں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہش مند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انھیں تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشوونما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی تباہ ہوا ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرۃ صلعم کو مجموعی طور پر دیکھو۔ کیونکہ آپ جامع کمالات تھے ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اس کو قبول نکیا - لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

دوا ہین شفا ہین بغرض دار الامان ہین | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | چہ گویم باتو گرانی چہا در قادیان ہین

سلسلۃ القدیم جلد ۴ | جمعۃ المبارک | سلسلۃ الجدید جلد ۱

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | ای جہان منتظر خوش باش کامد آنستان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست سمے
معاونین عسہ
بررضائے صہ
خود سے
عام قیمت عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہئیے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ - لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
مور دقہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگونکو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہمنے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
چھوکے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہمنے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہمنے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہمنے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہمنے
ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہمنے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہمنے
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہمنے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہمنے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہمنے
جب سے عشق اس کا تہ دلمین بٹھایا ہمنے
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہمنے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہمنے

ہم ہوئے خیر امم تجھسے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہمنے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح مین تیری وہ گاتے ہین جو گایا ہمنے

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہمنے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین۔

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد انّ محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ - اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳ - اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ

آج مین احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربّی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۲ - استغفر اللّٰہ ربّی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ - استغفر اللّٰہ ربّی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

ربّ انّی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانّہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون - میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ رسید مژدہ کہ آن یار دل پسند آمد
رسید مژدہ کہ دیوار ازمیان برخاست

۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم

رؤیا۔ ایک شخص نے مجھے کوٹھی کی ایک کسی ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا۔ پھر الہام ہوا۔ آب زندگی۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ قل میعاد ربک۔ پھر الہام ہوا۔ خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی۔

رؤیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک تیغہ ہے وہ الشاہی مگر اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے۔ دکھائی نظر نہیں آتا۔ ۱۹ اکتوبر۔ لاتقوموا ولا تقعدوا الا معہ۔ لاتقودوا مورداً الا معی۔ انی معک ومع اھلک (فقط)

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب بعد مدت چھ سال بہت ابتلاؤن میں سے گذر کر حضرت کی زیارت کے واسطے قادیان پہنچ گئے ہیں اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی داخل دار الامان ہو گئے ہیں

حکیم فضل الدین صاحب جن پرائیویٹ کاموں کیواسطے بھیرہ گئے تھے۔ ان کو ایام رخصت حاصل کردہ مین پورا نہ کر سکے۔ مگر چونکہ حضرت نے ان کی درخواست زیادہ رخصت کی منظور نہ فرمائی۔ اس واسطے وہ تاکیدی حکم پاکر اپنی دو بیویوں کے ساتھ واپس قادیان پہنچ گئے۔ ان کی خط وکتابت حسب معمول قادیان آنی چاہیئے۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ۔ میاں معراج الدین صاحب پروپرائٹر بدر۔ نواب ممتاز الدین صاحب۔ میاں سراج الدین صاحب۔ میاں عبد العزیز صاحب۔ یہ سب دوست لاہور سے۔ اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی ہر دو بیویوں کے واسطے مناسب ماہوار چندہ چند احباب نے مل کر دیا ہے۔ اس چندہ کو زیادہ توسیع دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی

یادگار۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تحریک سے تجویز ہوئی ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک مدرسۃ القرآن قائم کیا جاوے۔ جس کے واسطے ایک لائق قاری منگوایا جائے مرحوم کو قرآن شریف کے ساتھ خاص محبت تھی۔

اطلاع۔ چندہ لنگر کے تمام منی آرڈر براہ راست حضرت کے نام آنے چاہئیں۔

ترک ویدیزم

آریہ مت کے ایک واعظ بابو جگمبا پرشاد صاحب ورما آنریری اوپدیشک آریوں کے اصلی حالات سے متنفر ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ اور ان کا نام شیخ عبد العزیز صاحب رکھا گیا ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے اپنے حالات کے متعلق اور آریوں پر چند سوالات درج کر کے ایک رسالہ مختصر شائع کیا ہے جس کی قیمت ا ہے۔ اور ایک بڑی کتاب آریوں کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ چونکہ آریہ اخباروں کی عادت ہے۔ کہ ایسے شخص کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے میں مناسب جانتا ہوں۔ کہ شیخ صاحب موصوف کے چند کلمات ان کے سوانح کے متعلق ذیل میں درج کر دوں۔

"میں اپنے سولہویں سال میں آریہ سماج میں داخل ہوا تھا۔ اور اب بتیسویں سال میں میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔ اور اسلام مذہب کو قبول کر لیا ہے۔ ۔ ۔ آریہ سماج میں داخل ہونے کی تو وجہ یہ تھی۔ کہ ہندوں کے پرانوں بھاگوت شیو پران وغیرہ میں بہت سی باتیں ایک دوسرے کے خلاف اور بیسروپا بھری پڑی ہیں۔ ۔ ۔ میں نے ان دنوں ستیارتھ پرکاش کو صرف سرسری نظر سے دیکھا۔ ۔ ۔ لیکن جب بہت عرصہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے ممبران کتاب ستیارتھ پرکاش کی بہت ہی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ اور تمام اصولوں کے ذمہ وار اُسی کتاب کو قرار دیتے ہیں۔ تو میں نے اسے بغور پڑھنا شروع کیا اور پھر بھی مجھے کئی طرح کی شنکائیں پیدا ہونے لگیں۔ مگر اس کی کچھ پروا نہ کی۔ گذشتہ سال میں اس کتاب کا امتحان کا ہونا قرار پایا تھا اور میں بھی اس میں شریک ہوا تھا پس جب میں اس امتحان کی طیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ یقیناً معلوم ہو گیا کہ شری سوامی جی دیانند سرسوتی مہاراج نے کہیں پر رشی کا بھاشیہ ایسا پیش کیا ہے۔ جو لفظی معنی سے خلاف ہے کہیں ایسے پرمان منوسمرتی کے پیش کئے ہیں جو اپنی اصلی جگہ پر کچھ اور ہی مطلب رکھتے ہیں اور سوامی جی نے کچھ اور ہی مطلب نکال لیا ہے کہیں اپنی ذاتی رائے کو ایسے الفاظ میں پیش کر رہے ہیں کہ پڑھنے والوں کو یہ خیال ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ویدوں سے ہی نقل کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ یہ باتیں معلوم کرنے پر میں نے اس امتحان کے اَدھشٹھاتا جی کو ایک خط ارسال کیا جس میں اسی قسم کی ایک شنکا تحریر کر کے درخواست کی کہ ایسی ایسی بکثرت شنکائیں ہیں کر کے سمادھان چاہتا ہوں۔ مگر آج تک اس خط کا جواب مجھے نہ ملا اس کے علاوہ کئی معزز سنسکرت دان پنڈتوں کو بھی خطوط ارسال کئے جنمیں سے کسی کا جواب نہ آیا۔ سوا پنڈت تلسی رام سوامی صاحب میرٹھ کے (جس کا ریویو کیا جائیگا) اور آریہ سماجی اخبارات سے جو کچھ لکھا پڑھی ہوئی وہ بھی پبلک پر ظاہر کی جاویگی ۔ ۔ ۔ میں نے کئی بڑے مشہور ومعروف معزز آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا۔ کہ جب کہ آپ کے دس نیموں میں سے ایک نیم یہ ہے۔ کہ ستیا کا گرہن کرنا اور استہ کا تیاگ کرنا ہمارا مکھ نیم ہے۔ تو میں دریافت کروں کہ سچے دل سے بتلائے۔ کہ اب تک یہ ایک بھی ایسی بات آریہ سماج کے موجودہ اصولوں میں یا ستیارتھ پرکاش کی تحریرات میں نہیں ملی جسکا تیاگ کرنا ہمیں اس نیم کو مدنظر رکھکر ضروری ہوا ہو۔ ہم دعویٰ تو عوام میں یہ پیش کرتے ہیں کہ تمام سنسار کے مذہبوں کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ جس اصول پر چاہیں بحث کر لیویں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ کچھ ایسی ہی باتیں موجود ہیں۔ جن کے باعث ہم کو ضرور نیچا دیکھنا پڑیگا اور اس فضیحت سے ہم اسی وقت تک بچے ہوئے ہیں کہ جب تک ہمارے مخالفین علم سنسکرت کو نہیں جانتے۔ یا جبتک وہ ہماری کتابوں کو بغور پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے پس کیا ہمکو نہ چاہیئے کہ ان تمام خرابیوں کو جو ابھی تخم بیج کی شکل میں ہیں اور آیندہ بہت موٹے جڑ دار درخت بن جائیں گے بالکل نیست ونابود کر دیویں اس پر مجھے بالکل کورا جواب ملا کہ ایسا کرے کون؟ پھر اگر کوئی ہاں بھی بھر لے تو برہمچاری لیکھ سوامی جی ہی کی مانند آجاوے۔ تو البتہ موجودہ خرابیاں رفع ہو سکتی ہیں ورنہ مرض لاعلاج ہے ۔ ۔ ۔ ناظرین میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آریہ سماج کے ممبران کی یہ عام عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص انکے سماج کو بوجہ تبدیل خیالات ترک کر دیتا ہے تو اس کے بارہ یہ مشہور کرنے لگتے ہیں کہ اس نے ضرور کسی لالچ سے ایسا ہی یا اور کوئی ایسی بات ہے ۔ ۔ ۔ پس میرا خیال ہے کہ شائد مجکو بھی کچھ نہ کچھ انعام آریہ سماجی بھائیوں کی طرف سے ضرور ملیگا جس کے لئے میں پہلے سے ہی انکا مشکور ہوا اپنے انصاف پسند آریوں و دیگر صاحبان کی واقفیت کے لئے اسقدر کہنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔ صاحبان! آپ کو معلوم ہو کہ جو موروثی جائداد اسوقت میری خاندان میں موجود ہے اور جسکا وارث میرے سوا اور کوئی نہیں رہ گیا ہے اس پر ہندو قانون کے مطابق بوجہ تبدیل مذہب کے اب میرا کوئی حق نہ رہجاویگا حسب ذیل باتوں کی جو صاحب چاہیں تحقیقات کر سکتے ہیں میرا مکان شہر الہ آباد محلہ اترسویا میں ہے اور میرا والد منشی سورج پرشاد صاحب سابق داروغہ جیل خانہ متھرا ۲۲ دسمبر ۱۹۰۲ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں اور بڑے بھائی صاحب بابو درگا شنکر صاحب اہلمد محکمہ بندوبست الہ آباد ۷ مارچ ۱۹۰۳ء کو بعارضہ طاعون فوت ہو گئے ہیں اس وجہ سے دادا پردادا کے وقت کا موروثی مکان و چند حصہ جات زمینداری موضع بجوڑ و سلو کھرا وغیرہ جو غالباً پانچہزار روپیہ کی ملکیت ہوگی میری ذاتی جائداد موجود ہے اور بڑے بھائی کا دو سالہ لڑکا کیلاش شنکر صاحب زمیندار موضع پنجوریر پرگنہ بارہ ضلع الہ آباد بھی بعارضہ طاعون معروفہ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء روز جمعہ از مقام سیالکوٹ

اناللہ وانا الیہ راجعون

قدسیت مآب مسیحنا ومہدینا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل چار بجے شام کچہری سے واپس آنے پر منشی محمد اسماعیل صاحب کے کارڈ نے وہ خبر مجھ تک پہنچائی جس کے سننے کو دل نہیں چاہتا تھا حضور کے عاشق جانثار اور سلسلہ احمدیہ کے سچے خدمتگذار دوستوں کے پیارے غمگسار۔ فخر قوم مولوی عبدالکریم صاحب اپنی بیش قیمت اور قابل قدر زندگی کو ختم کر کے جوار رحمت الٰہی میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو ان کی دوسری زندگی کے لئے ذخیرہ بنایا۔ میرے ساتھ مولوی عبدالکریم کی بے اندازہ محبت اور الفت دیرینہ کے تعلقات باور نہیں کراتے کہ میں ان کے فوت ہو جانے کی خبر کو دل میں جگہ دوں اور یہ سمجھوں کہ وہ عزیز اور مکرم وجود ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور صفت غفاری کا تقاضا ہے۔ کہ ہمارا دینی دنیا میں خیر خواہ وجود ہماری آنکھوں سے نہاں ہوا۔ خدا کے کام تو نہ کبھی رکے ہیں اور نہ رکیں گے۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب کی ملاقات کے واسطے اب ہم کو اس عالم کا انتظار ہے۔ اس عالم میں تو وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ کل نماز عشاء کے بعد قریباً دو سو احباب کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی ہے۔

عجیب خوش نصیب انسان تھا۔ کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی خدمتگذاری میں جان دی۔ اور حضور کی پاک دعاؤں کا ذخیرہ ہمراہ لے کر ہمارا مسافر باساز وسامان دنیا سے رخصت ہوا لوگ کہتے ہیں کہ دنیا سے کوئی کچھ نہیں لے جاتا۔ وہ دیکھیں۔ کہ ہمارا مولوی عبدالکریم ہمارے پاک مسیح کی سچی اور صدق واخلاص کی خدمات کا کس قدر سرٹیفکیٹ ہمراہ لے گیا۔ وہ دین احمد کا غمخوار اور قرآن کریم کا عاشق زار اور اپنے مسیح کا جانثار خدمتگذار قوم کے دردمند دلوں کی دعائیں بے حد اپنے ساتھ لے گیا باطل کا سر کچلنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا تھا اور اسی دھن میں لگا رہتا تھا۔ کہ باطل کو شکست ہو اور حق کی فتح کا نقارہ بجائے اسی دھن میں اس نے جان دی اور آخری دم تک اس کی زبان سے اسی شوق کا اظہار ہوتا رہا۔ وہ اپنے پیارے اور خدا کے مرسل مسیح موعود کے مشن کے لئے ڈنکے کی چوٹ سے منادی کرنے والا ٹھہرا۔ اس کی قلم وزبان کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ظاہر کیا۔ اور اس نے خدا کے اس فضل سے پورا حصہ لیا۔ وہ اپنی پاک تحریرات کی روحانی اولاد کو قوم کا لیڈر کہلا کر آئندہ نسلوں کی رہبری کے واسطے باقی چھوڑ گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی پاک روح پر رحمت نازل کیا اور اس کی مطہر روح کی خوشبوئیں دور دور تک پھیلیں۔ اے ہمارے پیارے مسیح وہ تیری کامل خدمت گذاری کا ہم میں ایک نمونہ تھا اے خدا کے مرسل تو دعا کر کہ مولوی عبدالکریم کے نقش قدم پر چلنے والی بہت سی روحیں تیرے خادموں میں پیدا ہوں اے خدا ہم اپنے بھائی کے حق میں تجھ سے دعا مغفرۃ کرتے ہیں۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اور تیرے حضور میں بلایا گیا ہم نے اس کی جدائی میں آنسو بہائے اور ہم اس کے غم میں روئے۔ وہ بہت سے امور خیر اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور ہم سوائے نیکی کے اس سے کچھ یاد نہیں رکھتے۔ ہمارے مولا کریم ہماری جانوں پر رحم کر۔ اور ہم کو اسی طرح آخیر دم تک اپنے مرسل مسیح موعود کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ جیسا کہ ہمارے مرحوم بھائی عبدالکریم کو تو نے عطا فرمائی۔ ہماری زندگی اب تیرے پیارے مسیح کی خوشنودی کے سہارے ہے۔ تو اس کی دعاؤں کو دنیا وآخرت میں ہمارے لئے قبول فرما۔ اور ہمارے لئے بھی تو ایسا ہی خدا ہو۔ جیسا کہ اپنے مسیح کے لئے ہے

للہ ما اخذ وللہ ما اعطیٰ وکل شیءٍ عندہ بمقدار

حضور کا عاجز خادم میر حامد شاہ۔ از سیال کوٹ

ریویو

عدم نجات مذہب پولوسی۔ اس نام کا ایک مختصر رسالہ آٹھ صفحہ کا شیخ الٰہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام حال وارد دہلی نے تصنیف کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت ۔ ہے اور قاسمی پریس دہلی سے مل سکتا ہے۔ یسوع کی پھانسی پر نجات کے سہارے کے بیہودہ خیال کی تردید خود اناجیل سے کی ہے دراصل یہ مذہب پولوس نے گھڑا تھا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ کا یہ مذہب نہ تھا۔

کرشن اوتار۔ اس کتاب کا ریویو پہلے اخبار میں ہو چکا ہے اب عرب صاحب نے اسی کو دوبارہ چھپوایا ہے۔ قیمت ۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

لمعان الحق۔ مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب بی اے مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے خیالات کو نہایت عمدگی سے دکھلایا ہے۔ اپنے دلائل کو بائبل کے حوالجات سے خوب ثابت کیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور اپنے شہر کے عیسائی صاحبان کو بھی دکھائیں۔ کتاب کی قیمت صرف ۔ ہے۔ دفتر بدر سے طلب کریں۔

صراط مستقیم تحفہ مالیر کوٹلہ۔ مصنفہ جناب صوفی صاحب عبدالرحمٰن حنفی المذاہب قادری ساکن حال مالیر کوٹلہ۔ اس رسالہ میں صوفی صاحب نے اپنے اور ایک مولوی کے درمیان مذہبی گفتگو کو عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ وفات مسیح ناصری کے اچھے دلائل پیش کئے ہیں۔ کتاب عمدہ کاغذ پر ۱۶ صفحہ میں چھپی ہے قیمت نہیں لکھی۔

خالق باری۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ | مصنفہ مولوی احمد الدین خان صاحب مرحوم۔ ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف جس کو بعد تصحیح وترمیم محمد فضل حسین صاحب بسمل مرادآبادی نے اپنے مطبع افضل المطابع پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے اس کتاب میں انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی الفاظ کو خالق باری کے طرز پر اشعار میں عمدگی کے ساتھ درج کیا ہے۔ ہر انگریزی لفظ کے نیچے انگریزی حروف میں بھی اس لفظ کو لکھا ہے اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے نیچے بھی بتلایا ہے۔ کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے یہ کتاب ۴۸ صفحہ پر نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپی ہے اور قیمت صرف ۔ رکھی گئی ہے۔ بچوں کو پڑھانے کے واسطے عمدہ ہے بلکہ بڑے بھی پڑھیں۔ تو فائدہ سے خالی نہ رہیں گے۔ مثال کے طور پر ایک شعر ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں

ولیفٹ زوجہ دخت ڈاٹر ما مدر

mother daughter wife

بہن ہمشیرہ سسٹر اب پدر

sister

بزم احباب

برادر احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر نے ایک کتاب کے طلب کرنے کے واسطے ۲/ کے ٹکٹ ارسال کئے تھے جو ہاں ختم ہو کے نکلے۔ آپ کو اطلاع دی گئی۔ اس پر آپ نے زاید ٹکٹ بھیج ایک لمبے خط کے ارسال فرمائے جس میں سے ایک دو سطر نقل کرتا ہوں جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گی۔ ندامت بے نہایت حاصل ہوئی۔ اور ایک قسم کی مصیبت پیش آئی جس پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا نامناسب نہیں۔ ۔۔۔ شفقت خاسرہ ہوا۔ رباعی

پس بگو کم چون گیسے نامہ کشادہ بگیان یک ٹکٹ در جلدے فرستادہ

نام پاک تو محمد صادق است یا بندہ اندر گفتن این ہم صادق یا

حیدرآباد دکن سے برادر محمد ۔۔۔ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں اپنے وطن میں ہوں۔ یہاں مخالفین کثرت سے شور کر رہے ہیں۔ بڑے مباحثے ہوتے ہیں۔ تین صاحب تصدیق فرما ہیں۔ (۱) محمد عبدالعزیز صاحب ہوزری (۲) محمد حسین صاحب بنڈہ (۳) محمد علی صاحب۔ سب لوگ ان کو بہت ہی تنگ کرتے ہیں۔ تاہم یہ لوگ حضرت اقدس پر کامل تصدیق فرما کر ثابت قدم ہیں۔

قصیدہ فارسی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب سیالکوٹی راجیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ پس از عسرت بہ یسرت بارمے آید
بہار گل پس از ہر موسم پر خار مے آید

بنیاد این چنین افتاد قانون خدا ز اول
کہ بعد از ظلمت شب روز پر انوار مے آید

ہمین سنت پئے اسلام در عالم پدید آمد
کہ ہر دورش پئے نصرت کس از انصار مے آید

دراین دور مبارک ہم پئے تائید و تغلیبش
یکے ناصر مسیحا الوف آثار مے آید

مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد
ہمین است آنکہ ذکر ش پاک در اخبار مے آید

ہمین است آن بروز سید عالم محمد نام
ہمین مہدی لقب احمد مسیحا وار مے آید

چہ پنداری کہ این خوش مقدمش ایجان نہ بر وقت است
عفاک اللہ چنین فہمت بچہ پندار مے آید

بیا بنگر در احوال زمانہ غور کن بارے
بدل کاین مصلح عالم بچہ اطوار مے آید

زمانہ خواستش از بہر اصلاح فساد خود
مگر واقف نہ کاین جان ز بہر کار مے آید

ہدا ک اللہ مگو کافر کہ این سالار قوم آید
طبیب آسا شفیق عالم بیمار مے آید

مسیح اے بدگمان از پند این مامور یزدانی
کہ این ناصح جہانے را عجب غمخوار مے آید

دلش بریان ز صد آتش پئے ایمان تو لیکن
عجب حالست اے نادان ز تو انکار مے آید

شہادت داد بر صدقش زمین و آسمان روشن
مہ و مہر منور ہم بصد اقرار مے آید

بتر س اے ابلہ از انکار کن تو بہ ز بد گوئی
کہ طاعون از پئے تخویف ہم انذار مے آید

بیا از بہر تائید است دین ہمت کن اے غافل
کہ از خدمات دین صد طالع بیدار مے آید

زمین و آسمان از بہر تائیدش کمر بستہ
مہ و مہر منور ہم بصد ایثار مے آید

ہزاران مژدہ و شادی ز بہر طالبان حق
کہ ماموریے پئے تائید از دادار مے آید

چہ گویم وصف پاکش کز بیانم شان او عالیست
عجب دُرِّ یتیم آن گوہر شہوار مے آید

دماند کوچہ او صد شمیم آن گل رعنا
کہ بہر دیدن عارف عنادل وار مے آید

تنفر مے کند ہر بوم فطرت از جمالش پاک
ولیکن عاشق بیدل بچشم زار مے آید

نوید اے بلبل عالم کہ یک یار مے آید
نسیم مژدہ گل از سوئے گلزار مے آید

بیا یکدم جلیس ہمدمان مے باش کز رحمت
پئے ایصال مہجوران صدائے یار مے آید

خوشا دور وصال یار و ایام چنین عشرت
چہ او مطلعئے خوش منظرِ پئے انظار مے آید

کجا شد آن دل مجروح و خستہ جان ز مہجوری
کہ بہر زخم آن خوش مرہم و دیدار مے آید

مبارک صد مبارک باد طیران محبت را
کہ این اقبال و فیروزی بس از ادبار مے آید

بحمد اللہ درین سلک گہر شد روح قدسی را
چنان تائید کز روح القدس این کار مے آید

بغور دل نظر کن اندرین اے یار فرزانہ
کہ باوے نظم من چون سلک گوہر بار مے آید

برم این تحفۂ نادر بر ارباب معنے کاین
عجب گل در نگاہ بد بشکل خار مے آید

بفضل اللہ کشود این غنچہ امید اے طالب
مگر گوئی چہ خشبوئی ازین اشعار مے آید

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❖ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رمضان المبارک

چونکہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ بہت قریب آگیا ہے اس واسطے رمضان کے متعلق چند باتوں کا لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ خواندہ احباب کو چاہیئے۔ کہ دیگر ناخواندہ دوستوں کو بھی یہ باتیں سنادیں

حکم واضح ہو۔ کہ ماہ رمضان میں روزے رکھنے کا حکم خود قرآن شریف میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے مومنو۔ رمضان کے روزے تم پر فرض ہیں ایسا ہی تم سے پہلوں پر بھی فرض تھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم متقی بن جاؤ گے۔ اور دوسری جگہ فرمایا

شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ رمضان کا مہینہ جس کے حق میں قرآن شریف میں حکم نازل ہوا ہے۔ وہ قرآن جو لوگوں کے لئے موجب ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی دلیلیں اور فیصلہ کن باتیں درج ہیں۔ تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔ چاہیئے کہ وہ روزے رکھے

حدیث شریف میں بھی اس کے واسطے تاکید آئی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ خدائے عزوجل نے فرمایا۔ کہ ابن آدم کا ہر ایک عمل اس کے اپنے واسطے ہے۔ مگر روزہ خاص میرے واسطے ہے۔ میں اس کا بدلہ دونگا

روحانی ضرورت روحانی ترقی میں روزے کا عمل ایک خاص اور بڑا ذریعہ ہے۔ ہر ایک مذہب میں روزہ پایا جاتا ہے۔ ہندو بھی برت رکھتے ہیں۔ یہودی بھی روزہ رکھتے ہیں۔ عیسائی کئی صدیوں تک روزے کے پابند ہے۔ اور اب بھی عیسائیوں کا سب سے بڑا فرقہ یعنی رومن کیتھلک ہر سال چالیس دن کے روزے کا پابند ہے۔ یہود میں بھی روزہ تھا۔ یہ ایک عاشقانہ عبادت ہے کہ انسان اپنے رب کی محبت میں کھانا پینا اور جماع کرنا سب ترک کرتا ہے اور اس سے بدیوں کے چھوڑنے کی ایک عادت پڑجاتی ہے۔ کیونکہ عمدہ لذیذ کھانوں کے موجود ہوتے جبکہ انسان خدا کی خاطر اس کو نہیں کھاتا اور میٹھے ٹھنڈے شربت کے پاس ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے پیاس کی برداشت کرتا ہے۔ اور گھر میں خوبصورت پیاری بیوی کے موجود ہوتے خدا کے ڈر سے پرہیز رکھتا ہے۔ تو اس میں بدیوں سے بچنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی ایک اعلیٰ قوت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا تعالےٰ ایسے بندے پر راضی ہو کر اس کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔

مسیح موعود کے روزے تمام انبیاء اپنی خاص عبادتوں کے وقت میں روزے رکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے روزوں کا ذکر اپنی سوانح میں کیا ہے۔ اس عبارت کو اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

”حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ دولت بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجکو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسیقدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا۔ کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دیدیتا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر

کم کردیا۔ سومین اس زور سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہانتک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس اُمت مین گذرچکے ہین۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا۔ کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہین ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال مین ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا۔ کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کرسکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہوجائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی مین ترقی کرسکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہوجائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہوسکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنھون نے شدید ریاضتین اختیار کین۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہوگئے۔ انسانون کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہین ہین۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑسکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑجاتے ہین۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہان اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجالانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔

دعا

اب مین رمضان شریف کے متعلق چند ضروری دعاؤن کو درج کرتا ہون۔ پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ۔ ھِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ

ترجمہ۔ یا اللہ اس چاند کا نکلنا ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ کر۔ اے چاند میرا رب بھی اللہ ہے۔ اور تیرا رب بھی اللہ ہے۔

روزہ کھولنے کیوقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے دئے ہوئے رزق پر کھولا ہے۔ تو ہمارا روزہ قبول فرما۔ تحقیق تو سنتا ہے اور جانتا ہے۔ (باقی آیندہ)

گر ہمین مکتب است و این ملا
کار طفلان تباہ خواہد شد

یون تو ہر عقیدہ والا اپنے کو سچا اور اپنے مخالف کو جھوٹا بتاتا ہے۔ لیکن دراصل جو سچا ہوتا ہے۔ وہ راستبازون اور حق پرستون کی صفات و عادات کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جو جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال مین کاذبون اور باطل پرستون کا نمونہ دکھاتا ہے۔

جہان تک ہم کو رفع جسم عنصری ماننے والے ملانون سے سابقہ پڑا ہے ہم نے کسی کو بھی صدق و راستی کے طریقہ پر نہین پایا اور نہ تعصب و ہٹ دھرمی کی نجاست سے کسی کو پاک صاف دیکھا

بالفعل مولمین مین جو صاحب اپنی انتہائی قوت کے ساتھ ہماری مخالفت پر کمربستہ ہین۔ وہ مولوی علی رضا صاحب رام پوری ہین۔ جو مدرسہ اسلامیہ مولمین کے اعلیٰ مدرس اور یہان کے ملانون کے سرگروہ ہین

ملاجی موصوف اس عقیدہ رفع جسم عنصری کے صرف طرفدار ہی نہین ہین بلکہ اس منحوس عقیدہ کو اسلام کا رکن اعظم بلکہ بجمیع الوجوہ عین ایمان و اسلام سمجھتے ہین۔ اسی وجہ سے جو شخص اگرچہ تمام ایمانی عقائد پر کامل یقین رکھتا ہوا اسلام کے تمام احکام کا اپنی طاقت بھر پورا پابند ہو۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مع الجسم چوتھے آسمان پر بیٹھا ہوا نہ مانے۔ تو اسکو ہمارے ملاجی کافر بلکہ اکفر بنا دیتے ہین۔

ملاجی نے سب سے پہلے ایک لمبا چوڑا فتویٰ کفر تیار کیا جس کا اثر صرف چند دیہاتی [illegible] پر ہوا۔ [illegible] پھر ایک اور فتوی کفر دیوبند [illegible] سے شائع کیا۔ جسکو اہل بصیرت نے ایسی ذلت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ ملاجی کا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔

ملاجی نے زیادہ تر اپنا زہر ایک غریب مسلمان مسمی زینت علی پراوگلا پر جو نہایت ہی سیدھا سادھا سچا مسلمان پنجگانہ نماز کا پابند اور تہجد گذار ہے۔ اور جسقدر ضروری باتین ایک راستباز مومن مین چاہئین۔ وہ سب اس مین موجود ہین۔ لیکن ملاجی نے اس غریب مسلمان پر صرف اس وجہ سے کہ وہ وفات مسیح کا اعتقاد رکھتا ہے۔ کفر کا فتویٰ لگا کر اسکے تمام اہل برادری اور خویش و اقربا حتیٰ کہ اسکے بیٹے تک اسکا دشمن بنا دیا ہے اور اس بیچارہ کو سخت مصیبت مین پھنسا رکھا ہے۔

بہرحال ملاجی حجرہ کے اندر بیٹھے بیٹھے کفر تقسیم کرتے رہتے ہین۔ لیکن باوجود پر زور تحریکون کے بھی جلسہ عام مین بالمقابل فیصلہ کرنیکے لئے کسیطرح نہین آتے اور باطل پرستون کا طریقہ جو اہل حق کو دکھ پہنچانیکا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اسی پر ہمارے ملاجی بھی قدم زن ہین اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو اپنی فتحیابی سمجھتے ہین۔

ملاجی سے ہم باربار درخواست کرتے ہین۔ کہ ایک جلسہ مین قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰ ؑ کا جسم عنصری کے ساتھ چوتھے آسمان پر جانا ثابت کردیجئے ہم بلاتامل قبول کرلینگے ورنہ ہم قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات ثابت کردین آپ تسلیم کرلیجئے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملاجی قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے سے گریز ہی نہین کرتے بلکہ کتاب اللہ اور کلام رسول سے فیصلہ کرنیکو گمراہی و ضلالت بتلاتے ہین۔ اب دانشمند لوگ خود خیال کرسکتے ہین کہ قرآن و حدیث سے کون منہ پھیرتا ہے اور بیدینی کے قدم پر کون چل رہا ہے۔ معرفت علی ردولوی مقیم حال مولمین ریگون بازار

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپی ہوئی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲۱۲/ ہے۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کی چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تعداد صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	مہ	مہ	ہے
نصف صفحہ	مہ	مہ	مہ	ہے	صہ
پورا کالم	عہ	عہ	صہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عہ
ربع کالم	عہ	ہے	صہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس لئے جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرت سر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے مثل علم مرتبہ ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

- تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ۷ر
- تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نور الدین صاحب ۱۲ر
- اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱ر
- تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱۲ر
- اعلام الناس۔ " " " ۳ر
- سواء السبیل۔ " " " ۱ر
- کشف الالتباس۔ " " " ۱ر
- ایقاظ الناسیین۔ " " " ۱ر
- موعظ ... " " " ۳ر
- [illegible] " " " ۱ر
- سیاستہ الناس۔ " " " ۱ر
- سر الشہادتین۔ " " " ۱ر
- الف والیا " " "
- قول ... ۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۲ر
- عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر
- شہادت آسمانی حصہ اول دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱ر
- السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر
- رویائے صالحہ
- وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
- الہامی دعا۔ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۲ر
- پنجابی کامن مستورات کے لہجہ پر
- نظم برائے مستورات ۱ر
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا ہے ۲ر
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے ۲ر
- سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔ ۱ر
- تحفۃ المشاقین پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں ۲ر
- کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱ر
- رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۲ر
- انباء الغیب۔ مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۱ر
- مجموعہ دعا۔ ۳ر
- تعلیم القرآن ۱ر
- اسم اعظم ۱ر
- لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۲ر
- کرشن اوتارا ہندی نظم ۱ر
- مسیح کی آمد ثانی۔ ۳ر۔ کامن احمدی ۱ر
- غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ۱ر

مطبع بدر میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

چہ گویم باتو کر آئی چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱ | جمعة المبارک | سلسلة القدیم جلد ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آمد [illegible] دور آخر مہدی [illegible]

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	سے
معاونین	عـہ
بر ضائے	صہ
خود	ہے
عام قیمت	عاؔر

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ بسر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
مورد قہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگونکو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تیری الفت سے مٹایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
مجھکو کیے دہمن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہمنے
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھسے ہی اے خیر رسل
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج

تیرے [illegible] بڑھایا ہمنے
مدح مین تیری وہ گاتی ہین جو گایا ہمنے
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین۔

ہاتھ مین ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ - ۲- اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ - ۳- اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۲- استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۳- استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ صوفیوں کی جو کتابیں ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موت کا خیال دامنگیر رہا ہے۔ لیکن مولویوں کے نام سے جو لوگ گذرے ہیں وہ عموماً محجوب رہے ہیں۔ بہت ہی کم جو دراصل وہ بھی فقیر تھے۔ وہ تو اس حجاب سے بچے ہیں۔ ورنہ اہل تصوف سے عموماً الگ رہے ہیں۔ اور ایسے پاک باز لوگوں پر کفر ہی کے فتوے دیتے رہے ہیں۔ جو دنیا سے انقطاع کرنے والے تھے۔ صوفی تو ایسے ہیں جیسے ہر وقت کوئی مرنے کو طیار رہتا ہے۔ ان کی کتابوں کو پڑھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ اور ان سے خوشبو آتی ہے۔ کہ وہ صاحب حال ہیں صاحب قال نہیں۔ اگر فراست صحیحہ ہو تو انسان ان باتوں کو سمجھ لیتا ہے۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے۔ میں نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ بدعات سے پاک ہے۔ بعض کتابیں صوفیوں کی اس قسم کی بھی ہیں۔ کہ ان میں بدعات بھی داخل ہو گئی ہیں۔ لیکن یہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے فقیروں میں بھی ایک آفت پڑی ہے۔ یعنے بعض فقیر تو ہوئے۔ مگر وحدت وجودی ہو گئے۔ اور خود ہی خدا بن بیٹھے۔

[illegible]ملک میں دوابہ (بست جالندھر) میں اکث[illegible]ر جو وجودی کہلاتے ہیں۔ ان کا مذہب عموماً اباحتی دیکھا گیا ہے اور حقیقت میں اس مذہب کا خاصہ اور اثر ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو ان صفات سے متصف نہیں مانتا۔ جو قرآن شریف میں بیان ہوئی ہیں۔ اور اپنے اور خدا تعالےٰ میں کوئی فرق نہیں کرتا بلکہ خود ہی خدا بنتا ہے۔ وہ اگر اباحتی نہ ہو تو اور کیا ہو۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ دوزخ اور بہشت پر ایمان بھی لاتے ہیں۔ اور ایمان لا کر بھی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ہی خدا ہیں ہو سکے اور بڑی غلطی ہے۔ جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنے مذہب کو اکابر سے منسوب کرتے ہیں اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے۔ یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں مگر شہودی ان کے سوا ہیں اور وہ ٹھیک ہیں جنھوں نے استیلاء محبت اور تجلیات صفات الٰہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ اور انھوں نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کرلی اور من تو شدم تو من شدی کے مصداق ہوئے۔ حقیقت میں محبت کے ثمرات میں سے نفی وجود ضروری ہے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے۔ جو فنا فی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں۔ ان کا تو یہ حال ہے۔ کہ گویا انھوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح کر کے خدا تعالےٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہیں۔ حالانکہ یہ صریح غلط اور بیہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔ لا تدرکہ الابصار۔ وجودیوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ ہم ہی لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا۔ کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہو گئی۔ کیونکہ وہ اُسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز اور روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں ۱۹ اور ۲۰ کا فرق ہے۔

یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس قدر گدیاں ہیں۔ اُن میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہو گی۔ جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادری کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہو گئے ہیں۔ حالانکہ سید عبد القادر وجودی نہ تھے۔ ان کا طرز عمل اور ان کی تصنیفات اھدنا الصراط المستقیم کی عملی تصدی[illegible]

علما صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اہدنا الصراط المستقیم صرف پڑھنے کے لئے ہے۔ لیکن اس کے اثرات اور نتائج کچھ نہیں۔ مگر وہ عملی طور پر دکھاتے ہیں۔ کہ ان منعم علیہ لوگوں کے نمونے اس امت میں ہوتے ہیں۔

غرض

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ گو ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ لیکن ہیں ضرور جو خدا تعالےٰ سے کامل محبت کرتے ہیں۔ اور اسی دنیا میں رہ کر انقطاع اور سفر آخرت کی طیاری کرتے ہیں۔ یہ امور ایسے ہی لوگوں کے حصے میں آئے ہیں جیسے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر اب برخلاف ان کے وجودیوں کی کثرت ہے اور اسی وجہ سے فسق اور فجور میں ترقی ہے ۔ قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی بتایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر استیلاء کرے۔ کہ ماسوی اللہ جل جاوے۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے۔ جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وہ اس عالم کی برکات اور فیوض کو اس عالم میں پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو اس زمرہ سے الگ ہیں۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ۔ فھو

فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ یعنے جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں۔ ان کو دو جنت ملتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک جنت تو وہ ہے۔ جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ دوسری جنت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنت اس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ واقعہ ٹھہر جاتی ہے۔ ایسا مومن دنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے مختلف قسم کی بد اخلاقیاں یہ بھی دوزخ ہی ہیں۔ جن چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً مال سے محبت ہو۔ اور اسے چور لے جائیں۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں۔ یا ان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیا سے محبت ہے وہ اگر تلف ہو جائیں یا مر جاویں۔ تو اس کو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک شخص کا ایک دوست مر گیا جس کے غم میں وہ رو رہا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیوں روتا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میرا ایک نہایت ہی عزیز دوست مر گیا۔ اس نے کہا کہ تو نے مرنے والے سے دوستی ہی کیوں کی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جدائی ضروری ہو گی یا یہ خود جائیگا۔ یا وہ جس سے دوستی اور محبت کی ہے۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں اور ان فانی اشیاء کے دلدادہ اور گرویدہ نہیں ہوتے۔ وہ اس عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

وحشت دنیا بجز درد سر ایام نیست
جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارا اصل منشا اور نیت کی غرض یہ نہیں۔ کہ عیسےٰ فوت ہو گیا۔ یہ تو ایک سچائی تھی جو ہم نے پیش کی۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہی ظاہر کیا۔ ہم نے اسی طرح اس کو دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ ہمیں حضرت عیسیٰ کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے ایک رسول اور پیغمبر ہیں۔ یہ کہنے میں کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے۔ ہم کو ان کی تذلیل منظور نہیں مگر ہم کیا کریں۔ اصل بات ہی یہ ہے جو امر ہم کسی نبی اور رسول کے لئے نہیں مانتے ہم کیوں کر ان کے ساتھ اسے مختص کریں۔ ہاں ہم کو بخل نہیں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جس جسم کے ساتھ دوسرے پیغمبر آسمان پر گئے ہیں حضرت عیسےٰ بھی اسی جسم کے ساتھ گئے ہیں مگر ان لوگوں کی غلطیاں اور

اور خود تراشیدہ خیالات کو کیسے مان لیں

یہ خوب یاد رہے۔ کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر روح بلا جسم ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ وہ وہاں جسم ہی کے ساتھ ہیں۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ یہ لوگ جسم عنصری کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ وہ جسم وہی جسم ہے جو دوسرے رسولوں کو دیا گیا ہے۔

دوزخیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تفتح لھم ابواب السماء۔ یعنی کافروں کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاویں گے۔ اور مومنوں کے لئے فرماتا ہے۔ مفتحۃ لھم الابواب۔ اب ان آیات میں لھم کا لفظ اجسام کو چاہتا ہے۔ تو کیا یہ سب کے سب پھر اسی جسم عنصری کے ساتھ جاتے ہیں؟ نہیں ایسا نہیں جسم تو ہوتے ہیں۔ مگر وہ وہ جسم ہیں۔ جو مرنے کے بعد دئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی بھی اجسام کو چاہتا ہے۔ پھر تیسری شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے۔ معراج میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھا وہاں آپ نے روحیں تو نہ دیکھی تھیں۔ یعنی جسم صرف حضرت عیسیٰ کا ہو اور باقی نبیوں کی روحیں تھیں اور مسیح ہی کا جسم تھا۔

سچی اور بالکل سچی اور صاف بات یہی ہے کہ اجسام ضرور ملتے ہیں۔ لیکن یہ عنصری اجسام یہاں ہی رہ جاتے ہیں یہ اوپر نہیں جا سکتے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے جواب میں فرمایا۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ یعنی ان کو کہدے۔ میرا رب اس سے پاک ہے۔ جو اپنے وعدوں کے خلاف کرے جو وہ پہلے کر چکا ہے۔ میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں سبحان کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ سابق جو وعدے ہو چکے ہیں انکی خلاف ورزی وہ نہیں کرتا۔ وہ وعدہ کیا ہے؟ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین اور ایسا ہی فرمایا۔ الم نجعل الارض کفاتا۔ اور پھر فیھا تحیون و فیھا تموتون۔ ان سب پر اگر یکجائی نظر کیجاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسم جو کھانے پینے کا محتاج ہے۔ آسمان پر نہیں جاتا۔ پھر ہم دوسرے نبیوں سے بڑھ کر مسیح میں یہ خصوصیت کیونکر تسلیم کر لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے شرارت سے یہی سوال کیا تھا۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ پہلے وہ آیات سن چکے تھے جنمیں اس امر کی نفی کی گئی تھی۔ انہوں نے سوچا۔ کہ اب اگر اقرار کریں۔ تو اعتراض کا موقع ملے۔ لیکن وہ تو اللہ کا کلام تھا اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ان کو یہی جواب ملا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ یعنی ان کو کہدو۔ کہ ایسا معجزہ اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اپنے پہلے قول کے خلاف کرے

غرض

یہ کس قدر موٹی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بار بار پیش کی ہیں مگر تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ یہ ان کو سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ حضرت مسیح میں کچھ ایسی خصوصیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو دوسروں میں نہیں ہے۔ قرآن شریف کی یہ تعلیم اور بخاری اور مسلم کو دیکھو۔ اور صحاح کو پڑھو۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت موجود ہے آپ نے حضرت مسیح کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ ویسے ہی حضرت مسیح کو اس وقت ان میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ جو بطور جسم کے الگ ہو۔ یعنی ان کا تو جسم ہو اور حضرت یحییٰ کی مجرد روح ہو۔ جب قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح شہادۃ موجود ہے۔ پھر یہ نرالا جسم کیسا؟ اگر نرالا نہیں تو لسم اللہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ وہ جسم جو مرنے کے بعد دیا جاتا ہے۔ وہ مسیح کو بھی دیا گیا۔ پھر نزاع لفظی نکلی۔ یہ ہم کبھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح کو کوئی الگ جسم دیا جاوے کیونکہ یہ شرک ہے۔ ہم جسم کے قائل ہیں۔ لیکن اس جسم عنصری کے قائل نہیں۔ انجیل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلالی جسم تھا اور ایسا جسم مرنے کے بعد ملتا ہے۔ ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ بہشت میں بھی جسم ہوں گے۔ لیکن یہ یاد رکھنا [illegible] کہ یہ جو لکھا ہے۔ کہ بہشت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہاں گائیوں کا ایک گلہ ہوگا اور بہت سارے گوالے ہوں گے جو دودھ دوہ دوہ کر ایک نہر میں ڈالتے رہیں گے۔ یا بہت سے چھتے شہد کی مکھیوں کے ہوں گے۔ اور پھر ان کا شہد جمع کر کے نہروں میں گرایا جاوے گا۔ یہ مطلب نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ بات نہ ہوگی اگر یہی خربوزہ اور تربوزہ یا انار ہوں گے تو پھر بات ہی کیا ہوئی۔ کافر بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے یہاں اس دنیا میں کھا لئے تم نے آگے جا کر کھا لئے۔ اس کی حقیقت جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھار یعنی جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجالاتے ہیں۔ وہ ان باغوں کے وارث ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ کہ گویا جو رشتہ نہروں کو باغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے اور جس طرح جو کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ہر کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں۔ تو ایمان ہیچ ہے۔ اور اگر اعمال ہوں۔ اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ پس قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اسی دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے۔ اور ان کا ایک خارجی وجود نظر آجائے گا۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آبپاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے۔ بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔ پس یہاں دو باتیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ وہ بہشت باغ ہے۔ دوسرا ان درختوں کی نہروں سے آبپاشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف کو پڑھو اول سے آخر تک اس پر غور کرو۔ تب اس کا معلوم ہوگا۔ کہ حقیقت کیا ہے ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے بلکہ حقیقت الامر ہے وہ خدا تعالیٰ جس نے عدم سے انسان کو پیدا کیا ہے؟ ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے بلکہ حقیقت الامر ہے وہ خدا تعالیٰ جس نے عدم [illegible] اور جو خلق جدید پر قادر ہے وہ یقیناً [illegible] ایمان کو اشجار سے متمثل کر دے گا اور اعمال کو انہار سے متمثل کرے گا اور واقعی طور پر دکھا دے گا یعنی ان کا وجود فی الخارج بھی نظر آئے گا۔ اس کی مختصر سی مثال یوں سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ جیسے انسان خواب میں عمدہ عمدہ [illegible] دیکھتا ہے اور ٹھنڈے اور خوشگوار پانی پیتا ہے یا عمدہ فواکہ و پھل اور آب سرد ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے نزدیک ان کا کوئی دوسرا امر نہیں ہوتا پھلوں کو کھا کر سیری ہوتی اور پانی پی کر پیاس دور ہوتی ہے۔ لیکن جب اٹھتا ہے تو وہاں پھلوں کا کوئی وجود ہوتا ہے۔ اور نہ اس پانی کا [illegible] ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان اشیاء کا ایک وجود پیدا کر دیتا ہے۔ عالم آخرت میں بھی ایمان اور اعمال صالحہ کو اس صورت میں متمثل کر دیا جائے گا۔ اسی لئے فرمایا ہے

ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا

اس کے اگر یہ معنے کریں۔ کہ وہ جنتی جب ان پھلوں اور میووں کو کھائیں گے۔ تو یہ کہیں گے کہ یہ وہی پھل اور خربوزہ یا تربوز یا انار ہیں۔ جو ہم نے دنیا میں کھائے تھے۔ تو یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اس طرح پر تو وہ لذت بخش چیز نہیں ہو سکتے اور تمام جنت کی حقانیت ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً کشمیر میں جاوے اور وہاں کی تماشا گاہیں دیکھ کر کہے کہ یہ تو وہی تماشا گاہیں ہیں جو [illegible]

پس اگر بہشت کی نعماء کی بھی یہی مثال ہے تو یہ خوشی نہیں بلکہ ان سے بیزاری ہے۔ اس لئے اس کا یہ مفہوم اور مطلب نہیں ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ بہشتی لوگ جو اس دنیا میں بڑے عابد اور زاہد تھے جب وہ اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کے متمثلات سے لطف اٹھائیں گے۔ تو ان کو وہ ایمانی لذت آجائے گی۔ اور ان مجاہدات اور اعمال صالحہ کا مزا آجائے گا۔ جو اس عالم میں انہوں نے کئے تھے اس لئے وہ کہیں گے۔ ھذا الذی رزقنا من قبل

عرض

جس قدر قرآن شریف کو کوئی شخص تدبر اور غور سے پڑھیگا اسی قدر وہ اس حقیقت کو سمجھ لیگا۔ کہ ان لذات کا تمثیلی رنگ میں فائدہ اٹھائیگا نعمت آلہی کے لذات ہیں۔ لذت کا لفظ جو مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ جسمانی لذت کے مفہوم سے ہزاروں درجہ زیادہ مفہوم روحانی لذت میں رکھتا ہے۔ اگر اس محبت کی لذت میں غیر معمولی سیری اور سیرابی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے محب جسمانی لذات کو ترک کیوں کریں۔ یہاں تک کہ بعض اس قسم کے بھی ہوگذرے ہیں جنھوں نے سلطنت تک کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ ابراہیم ادہم نے سلطنت چھوڑ دی۔ اور انبیاء علیہم السلام نے ہزاروں قسم کے مصائب کو برداشت کیا۔ اگر وہ لذت اور ذوق اس محبت الٰہی کی تہ میں نہ تھا۔ جو انہیں کشاں کشاں لئے [illegible] بات تھی۔ کہ اس قدر مصائب کو انہوں نے خوشی کے ساتھ اٹھالیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس درجہ میں سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی زندگی کا نمونہ بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کی ساری نعمتیں اور عورتیں پیش کیں مال و دولت۔ سلطنت۔ عورتیں اور کہا کہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں اور یہ توحید کا مذہب پیش نہ کریں اس خیال کو چھوڑ دیں وہ دنیادار تھے۔ ان کی نظر دنیا کی فانی اور بے حقیقت لذتوں سے پرے نہ جا سکتی تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ تبلیغ انہیں اغراض کے لئے ہوگی۔ مگر آپ نے ان کی ان ساری پیش کردہ باتوں کو رد کر دیا اور کہا کہ اگر میرے دائیں بائیں آفتاب اور ماہتاب بھی لا کر رکھ دو۔ تب بھی میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر اس کے بالمقابل انہوں نے آپ کو وہ تکالیف پہونچائیں جن کا نمونہ کسی دوسرے شخص کی تکالیف میں نظر نہیں آتا۔ لیکن آپ نے ان تکالیف کو بڑی لذت اور سرور سے منظور کیا۔ مگر اس راہ کو نہ چھوڑا۔ اب اگر کوئی لذت اور ذوق نہ تھا۔ تو پھر کیا وجہ تھی۔ جو ان مصائب اور مشکلات کو برداشت کیا۔ وہ یہی لذت تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ملتی ہے۔ اور جس کی مثال اور نمونہ کوئی پیش نہیں کیا جا سکتا خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیجکر چاہا ہے۔ کہ ایسی جماعت طیار کرے۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے

میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض کچے لوگ داخل ہو جاتے ہیں اور پھر ذرا سی دھمکی ملتی ہے اور لوگ ڈراتے ہیں تو پھر خط لکھ دیتے ہیں۔ کہ کچھ تقیہ کر لیا ہے؟ بتاؤ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے تقیہ کیا کرتے ہیں؟ کبھی نہیں وہ دلیر ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصیبت اور دکھ کی پرواہ نہیں ہوتی وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اسے چھپا نہیں سکتے خواہ ایک شخص بھی دنیا میں ان کا ساتھی نہ ہو۔ وہ دنیا سے پیار نہیں کرتے ان کا محبوب ایک ہی خدا ہوتا ہے۔ وہ اس راہ میں ایک مرتبہ نہیں خواہ ہزار مرتبہ قتل ہوں اس کو پسند کرتے ہیں اس سے سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلق کا مزا اور لطف نہیں تو پھر یہ گروہ کیوں مصائب اٹھاتے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو پڑھو کہ کفار نے کس قدر دکھ آپ کو دئے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ طائف میں گئے تو وہاں سے خون آلود ہو کر پھر۔ آخر مکہ سے نکلنا پڑا۔ مگر وہ بات جو دل میں تھی۔ اور جس کیلئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔ اسے ایک آن کے لئے بھی نہ چھوڑا۔ یہ مصائب اور تکالیف کبھی برداشت نہیں ہو سکتیں جب تک سچی کشش نہ ہو۔ ایک غریب انسان کے لئے جب چند دشمن بھی ہوں وہ تنگ آجاتا ہے اور آخر صلح کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے مگر وہ جس کا سارا جہان دشمن ہو وہ کیونکر اس بوجھ کو برداشت کریگا اگر قوی تعلق نہ ہو۔ عقل اس کو قبول نہیں کرتی۔ مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی لذت ساری [illegible] سے بڑھکر انہیں میں ثابت ہوتی ہے پس وہ لذات جو بہشت میں ملیں گی۔ یہ وہی لذتیں ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں اور وہی ان کو سمجھتے ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں۔

اگر کہو کہ وہ نعمتیں کیونکر ہوں گی؟ تو اس کا جواب صاف ہے اللہ تعالیٰ خلق جدید پر قادر ہے۔ خود انسان کا اپنا وجود بھی خیالی ہو جس قطرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ کیا چیز ہے؟ پھر خیال کرو۔ کہ اس سے کیسا اچھا انسان بنتا ہے۔ کیسے عقلمند خوبصورت۔ بہادر۔ پھر وہی خدا ہے۔ جو دوسرے عالم میں خلق جدید کرکے دکھیگا میں وہ حالتیں اور میوہ جات ہر رنگ ہوں گے۔ لیکن کھانے میں ایسے لذیذ ہوں گے کہ نہ کسی آنکھ نے انکو دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی زبان نے ان کو چکھا اور نہ وہ کسی خیال میں گذرے۔

بہشت کی لذات میں ایک اور بھی خیال ہے دنیا کی لذتوں میں جسمانی لذتوں میں نہیں ہے۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے تو دوسری لذتیں اسے یاد نہیں رہتیں میں کہ بہشت کی لذات نہ صرف جسم ہی کے لئے ہوں گی بلکہ روح کے لئے بھی قوت بخش ہوں گی۔ دونوں لذتیں اس میں اکٹھی ہوں گی اور پھر اس میں کوئی کثافت نہ ہوگی اور سب سے بڑھ کر جو لذت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ مگر دیدار آلہی

سکے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ یہاں ہی سے طیاری ہو اور اس کے دیکھنے کے لئے یہاں ہی سے انسان آنکھیں لے جاوے جو شخص یہاں طیاری نہ کرکے نہ جاویگا۔ وہ وہاں محروم رہیگا چنانچہ فرمایا۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جو لوگ یہاں نابینا اور اندھے ہیں وہ وہاں بھی اندھے ہوں گے نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیدار آلہی کے لئے یہاں سے حواس اور آنکھیں لے جانے اور یہاں آنکھوں کے لئے ضرورت ہے تبتل کی۔ تزکیہ نفس کی اور پھر خدا تعالیٰ کو سب پر مقدم کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے ماسوا کو۔ صنم۔ اور یہ مرتبہ ای کا نام فنا فی اللہ ہے اور جب تک یہ مقام اور درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ نجات نہیں۔ ہاں یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قوی اور محبت صافی تب ہو سکتی ہے جب اس کی ہستی کا پتہ لگے؟ دنیا اس قسم کے شبہات کے ساتھ خراب ہوئی ہے۔ بہت سے تو کھلے طور پر دہریہ ہو گئے ہیں اور بعض ایسے ہیں۔ جو دہریہ تو نہیں ہوئے مگر ان کے رنگ میں رنگین ہیں اور اسی وجہ سے دین میں سست ہو رہے ہیں جس کا علاج یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔ تا ان کی معرفت زیادہ ہو اور صادقوں کی صحبت میں رہیں۔ جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تصرف کے تازہ بتازہ نشان دیکھتے رہیں پھر وہ جس طرح پر چاہیگا۔ اور جس راہ سے چاہیگا۔ معرفت بڑھا دیگا اور بصیرت عطا کرے گا اور شرح قلب ہو جائیگا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ جسقدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی وہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور قاعدہ کی بات ہے کہ جن اشیاء سے ڈرتا ہے۔ پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے۔ اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے۔ تو اس راستہ سے نہیں گذریگا اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جائے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اسکو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ نہ یہ پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا کے پاس ہوتی ہے یہ امور ہیں۔ جو ہم اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کی ہی اشاعت ہمارا مقصود ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں۔ کہ انہیں امور کی پابندی سے مسلمان مسلمان ہوں گے۔ اور اسلام دوسرے ادیان پر غالب آئے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ مسیح کی موت یا مسیح موعود ہونے کے امور کو بیچ میں راہ میں نہ ڈال دیتا۔ تو ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ کہ پہلے [illegible] مگر میں کیا کر سکتا ہوں جبکہ خود اس نے مجھے اس نام سے پکارا

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲؍۱۲ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ پڑھا نہین جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ۴؍ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے چھپنے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک خفیف دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن احباب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو ڈاک اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دوگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر مدد کثیر اس راہ مین خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱؍ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرت سر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین۔ درخواست رکھتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرین ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے میرے علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو گا کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہین؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرین

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ۔؍
تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نور الدینصاحب ۴؍
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ۱؍
تحذیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴؍
اعلام الناس۔ 〃 〃 〃 ۳؍
سواء السبیل۔ 〃 〃 〃
کشف الالتباس۔ 〃 〃 〃 ۱؍
ایقاظ النائمین۔ 〃 〃 〃
موعظہ حسنہ۔ 〃 〃 〃
صیانۃ الناس۔ 〃 〃 〃
سر الشہادتین۔ 〃 〃 〃 ۱؍
الفرقان۔ 〃 〃 〃
قول الصحیح۔ پنجابی نظم مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱؍
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱؍
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵؍
رویائے صالحہ۔
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲؍
الہامی دعا۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی
پنجابی کامن مستورات کے لہجہ پر
نظم برائے مستورات
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے ۱؍
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کیلئے ہے ۱؍
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرت اقدس کی بعثت کے بیان مین ۱؍
رسالہ فدک۔ شیعون کے رد مین
انباء الغیب۔ مولانا عبد اللطیف شہید کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح
مجموعہ دعا۔
تعلیم القرآن
اسم اعظم
لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس
کمر شت اتمارا ہندی نظم
مسیح کی آمد ثانی ۔ کامن احمدی
غلام احمد قادیانی سن ۱۳۰۰ھ۔ اس رسالہ مین تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوی ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہین

مطبع بدر مین میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے نے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم باتو گر آئی۔ بچہ ادرقادیان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۸

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱

جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۴

ای جھان منتظر خوش باش کامد لستان

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح و ورآخر مھدی آخر زمان

دہلی مظفر نگر سے عبد الخالق صاحب اور ایک اور دوست اور شاہ آباد سے خان صاحب انوار حسین خان حضرت کی زیارت کے واسطے آئے ہوئے تھے۔ رات کو میر ناصر نواب صاحب میر محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر اور صاحبزادہ میان محمود احمد بھی پہنچ گئے۔ چونکہ حضرت کے یہان آنے کے متعلق کچھ شک پیش نہ تھا۔ اس واسطے میر صاحب واپس قادیان جاتے تھے۔ مگر راستہ سے خبر پاکر لوٹ آئے۔

تازہ رویا ۴۔ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صبح حضرت نے فرمایا کہ آج رات مین نے خواب مین دیکھا ہے۔ کہ تھوڑے سے چنے بھونے ہوئے سفید ہین۔ اور ان کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے۔ فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ چنے۔ مُولی۔ بینگن یا پیاز خواب مین دیکھین تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے۔ لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے اور اس کا دیکھنا اچھا ہے اس خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی امر مکروہ چھوٹا یا بڑا درپیش ہے۔ جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہیگی۔ فرمایا انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ ہی لگا ہوا ہے۔ اگر انسان چاہے۔ کہ میری ساری عمر خوشی مین گذرے۔ تو یہ ہو نہین سکتا۔ انّ مع العسر یسرا وانّ مع العسر یسرا۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے۔ تو سمجھنا چاہیے۔ کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی۔

زیارت قبور صبح حضرت مسیح موعود مردانہ مکان مین تشریف لائے۔ دہلی کے سیر کا ذکر درمیان مین آیا۔ فرمایا۔ لہو ولعب کے طور پر پھرنا تو درست نہین البتہ یہان بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبرین ہین۔ ان پر ہم ہی جائین گے۔ عاجز کو فرمایا۔ کہ ایسے بزرگون کی فہرست بناؤ تاکہ جانے کے متعلق انتظام کیا جائے۔ حاضرین نے یہ نام لکھائے۔ ۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ ۲۔ خواجہ نظام الدین صاحب۔ ۳۔ جناب قطب الدین صاحب۔ ۴۔ خواجہ باقی باللہ صاحب۔ ۵۔ خواجہ میر درد صاحب۔ ۶۔ جناب نصیر الدین صاحب چراغ دہلی۔ چنانچہ گاڑیون کا انتظام کیا گیا۔ اور حضرت بمعہ خدام گاڑیون مین سوار ہوکر سب سے اول حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار پر پہنچے راستہ مین حضرت نے زیارت قبور کے متعلق فرمایا۔ قبرستان مین ایک روحانیت ہوتی ہے۔ اور صبح کا وقت زیارت قبور کے لئے ایک سنت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے۔ اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔ انسان اس دنیا مین مسافر ہے۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ جب انسان قبر پر جاوے۔ تو کہے۔ السلام علیکم یا اھل القبور من المومنین والمسلمین۔ وانا انشاء اللہ بکم للاحقون

حضرت باقی باللہ خواجہ باقی باللہ کی مزار پر جب ہم پہنچے تو وہان بہت سی قبرین ایک دوسرے کے قریب قریب اور اکثر زمین کے ساتھ ملی ہوئی تہین۔ مین نے غور سے دیکھا۔ کہ حضرت اقدس نہایت احتیاط سے ان قبرون کے درمیان سے چلتے تھے۔ تاکہ کسی کے اوپر پاؤن نہ پڑے قبر خواجہ صاحب پر پہنچکر آپ نے دونون ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا۔ بعد دعا مین نے عرض کی کہ قبر پر کیا دُعا کرنی چاہیے تو فرمایا کہ صاحب قبر کے واسطے دُعائے مغفرت کرنی چاہیے اور اپنے واسطے بھی خدا سے دُعا مانگنی چاہیے۔ انسان ہر وقت خدا کے حضور دعا کرنے کا محتاج ہے۔ قبر کے سرہانے کیطرف ایک نظم خواجہ صاحب مرحوم کے متعلق لکھی ہے۔ بعد دعا آپنے وہ نظم پڑہی۔ اور عاجز راقم کو حکمدیا۔ کہ اس کو نقل کرلو۔ چنانچہ وہ نظم ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

قبلہ ارباب معنی کعبۂ اصحاب دین
مظہر فیض الٰہی صاحب علم الیقین
حامیٔ دین نبی اکمل امام المتقین
مورد فضل گرامی آل خیر المرسلین

کاشف اسرار مطلق واقف عین الیقین
محو ذات اقدس و باقیہ باقی بالیقین

شد بہ اعظم عروۃ الوثقیٰ ز رب العالمین
قطب ارشاد جہان ہم معنیٔ حق الیقین

کامل عالی طریقہ مہدی راہ متین
بحر عرفان الٰہی مقتدائے العارفین

کے توانم گفت مدح آن خلاصہ واصلین
ہست ذات خواجہ باقی رحمت للعالمین

نعمت اللہ باقی بود باقی شد یقین
مرجع انس و ملک از فضل رب العالمین

نور بیچون بر جبینش تافت از حق الیقین
شد زمین ہمتش روشن قلوب المومنین

خواجگی اکنہ شد مرشد آن شاہ دین
لیک بد مشرب اویسی ہم بہا اصرار دین

چون کمالش وصل دائم بود معنیٔ دل نشین
شد وصال غیب او آخر بعمر اربعین

وان ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بود سنین
از وفات قطب دوران تکیہ گاہ مسلمین

باد نازل رحمت رضوان رب العالمین
بر محمد خواجہ باقی ز اولیاء مقبلین

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ بڑے مشائخ میں سے تھے شیخ احمد سرہندی کے پیر تھے۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ ان بزرگوں کی ایک کرامت تو ہم نے بھی دیکھ لی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دہلی جیسے شہر کو انہوں نے قائل کیا۔ اور یہ وہ شہر ہے۔ جو ہم کو مردود اور مخذول اور کافر کہتا ہے۔

شناخت نقرائے صادق یہ تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواجہ باقی باللہ صاحب و دیگر بزرگان کے متعلق فرمایا اور سچ فرمایا۔ پر میری طبیعت اس وقت ایک اور طرف چلی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے اس احسان کی طرف جو اس رحمان پروردگار نے اپنا ایک نبی اور رسول ہمارے درمیان بھیج کر ہم پر کیا۔ اور ہماری پشت کو بھاری بوجھوں کے نیچے دب کر مرنے سے بچایا۔ دنیا میں لاکھوں کتابیں ہر مذہب میں موجود ہیں۔ کس کس کو کوئی پڑھے اور کس طرح ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ ہزاروں شخص ولی اور فقیر مشہور ہیں۔ کہاں تک کوئی تحقیقات کرے۔ اور کس حیلہ سے اس ہول بھلیاں کے پیچیدہ راہ سے اپنے آپ کو نکالے۔ یہ وقتیں ہر زمانہ میں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن یہ وقت تو ایسا ہے۔ کہ گویا گھر گھر ایک نیا مذہب دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر ایسے وقت میں کسی شخص کی گردن پر یہ بار ڈالا جائے۔ کہ وہ دنیا کے مذاہب اور طریقوں میں سے اپنے لئے آپ تحقیقات کرکے اور سب کے حالات سے مفصل اطلاع پاکر ایک سچی راہ تلاش کرلے۔ تو میرے خیال میں ایسا شخص اس سے بڑھکر اور کچھ نہیں کرسکتا۔ کہ اپنے آگے ایک ناپیدا کنار لق و دق جنگل پاکر ایک بھاری صدمہ دل پر محسوس کرے۔ اور ایک آہ کھینچ کر جان دیدے۔ اے خدائے کریم و رحیم تیرا فضل ہم عاجز اور ناکارہ بندوں پر بے انتہا ہوا۔ کہ تو نے ہمارے درمیان اپنا ایک برگزیدہ بندہ ارسال فرمایا۔ اور اپنے کلام پاک کے ساتھ اس کی راہنمائی کی۔ وہ تجھ سے ہدایت یافتہ ہوا اور ہمارا ہادی بنا۔ تو نے اس کے ذریعہ سے ہر ایک تاریکی میں ہمارے لئے ایک نور پیدا کیا۔ اور ہر ایک کٹھن اور مشکل سفر کو آسان کردیا۔ دنیا کے واسطے کیسے مشکلات ہیں۔ کہ وہ اچھی کتاب۔ نیک آدمی۔ پاک خیال۔ مقدس راہ کو تلاش نہیں کرسکتے۔ پر ہمارے درمیان تو نے آپ ایک اسوۂ حسنہ رکھدیا۔ بے شک تو ایک اور احد ہے۔ اور تو ہی اکمد ہے سب حمد و ثنا تیرے لئے ہے۔ سب حمد اور تقدیس کا سرچشمہ تو ہی ہے۔ تو ایک قادر خدا ہے۔ تیرے وعدے سب سچے ہیں۔ تو سچے وعدوں والا ہے کہاں کدہر ہیں

مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بیشک تیرا فرستادہ مسیح و مہدی ہے۔ اور تمام مختلف ادیان کے درمیان حکم ہے۔ اور فیصلہ کرکے افراط تفریط کے درمیان سچی راہ بتلانے والا ہے۔ اس نے مقلدوں کو لیے جا محبت سے ہٹایا۔ اور غیر مقلدوں کو خشکی اور بے باکی میں پڑنے سے بچایا۔ عیسائیوں کو وفات مسیح کی خبر دی۔ سکھوں کو مقدس چولے کی طرف توجہ دلائی۔ آریوں کو نیوگ گند سے نکلنے کے واسطے جگایا۔ سناتنیوں کو کرشن کی پاک تعلیم اور دوبارہ اوتار بننے کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ وجودیوں کو وحدت شہودی کے عاشقانہ راہ پر لگایا۔ غرض سب کی غلطیاں نکالیں اور وصال الٰہی کے واسطے شاہ راہ بتادی۔ تو اس کی نصرت کر اور اس کے دشمنوں کو ذلیل کر تاکہ تیرے نام کا جلال ظاہر ہو۔ اور ہمیں بھی اپنے صادق کی معیت میں صادق بنادے۔ آمین

دہلی کی زمین سیٹھ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ یہ سرزمین بمبئی سے زیادہ سخت ہے۔ اور اس کے لئے آسمانی سرزنش کا حصہ ہمیشہ رہا ہے۔ صرف انگریزوں کے ساتھ ہی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ سلاطین اسلامیہ کے ساتھ بھی شورہ پشتی کرتے رہے ہیں۔ اس جگہ کے اکابر اور مشائخ کے اخلاق کا بھی اس سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ایسے شہر میں کس طرح بسر کی۔ یہ بزرگ بہت ہی مسلوب الغضب تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو مٹی کی طرح کردیا تھا۔ مرزا جان جاناں کو ان لوگوں نے قتل کردیا۔ اور بڑے دہوکے سے کیا۔ یعنی ایک آدمی نذر لے کر آیا۔ اور دہوکہ سے طپنچہ مار دیا۔ شاہ ولی اللہ کے لئے بھی دہلی والوں نے ایسے ہی قتل کے ارادے کئے تھے۔ مگر ان کو خدا نے بچا لیا۔ میرے ساتھ جب مباحثہ ہوا تھا۔ تو آٹھ نو ہزار آدمی کا مجمع تھا۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض کے ہاتھ میں چاقو۔ اور بعض کے ہاتھ میں پتھر بھی تھے۔ یہاں تک کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں غدر نہ ہو جاوے۔ اس واسطے اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر مجمع سے باہر کیا۔ اور گھر پہنچایا۔ ایسے وقت میں یہ لوگ کوتاہ اندیش پست خیال اور سفلہ ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل پنجاب میں بڑی سعادت ہے ہزارہا لوگ سلسلہ حقہ میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پنجاب کی زمین بہت نرم ہے۔ اور اس میں خدا پرستی ہے۔ طعن و تشنیع کو برداشت کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ بہت سخت ہیں۔ جس سے اندیشہ ایسے عذاب الٰہی کا ہے۔ جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ جب کوئی مامور من اللہ اور ولی اللہ آتا ہے۔ اور لوگ اس کے درپے ایذا اور توہین ہوتے ہیں۔ تو عادت اللہ اسی طرح واقع ہے۔ کہ بعد اس کے ایسے شہر اور ملک پر جو سرکش اور بے ادب ہوتا ہے ضرور تباہی آتی ہے۔ پنجاب میں اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے وہ لوگ خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ اور خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس کثرت سے پنجابیوں کا ہماری طرف رجوع ہو رہا ہے۔ کہ بعض اوقات ان کو ہماری مجالس میں کھڑا ہونے کی جگہ نہیں ملتی۔

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ صاحب کی عمر بہت تھوڑی تھی۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سے بھی کم عمر پائی تھی۔ مولوی صاحب موصوف کی عمر سینتالیس سال کی تھی

خواجہ باقی باللہ کی قبر پر کھڑے ہوکر بعد دعا کے فرمایا۔ کہ ان تمام بزرگوں کی جو دہلی میں مدفون ہیں کرامت ظاہر ہے۔ کہ ایسی سخت سرزمین نے ان کو قبول کیا۔ یہ کرامت اب تک ہم سے ظہور میں نہیں آئی۔

ذلت کا رزق قبر پر بہت سے سائل جمع تھے۔ فرمایا۔ یہ سائلین بہت پیچھے پڑتے ہیں۔ پہلے معلوم نہ تھا۔ ورنہ ان کے واسطے کچھ پیسے ساتھ لے آتے۔ شیخ نظام الدین کی قبر پر سائل اس کثرت سے ہوتے ہیں۔ کہ آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ یہی ان کا رزق ہوگیا ہے۔ جو ذلت کا رزق ہے۔ رزق کی تنگی بعض لوگوں سے بہت برے کام کراتی ہے۔ ایک سائل لودیانہ

ہیں میرے پاس آیا۔ اور ظاہر کیا کہ ایک آدمی مر گیا ہے اس کے کفن کے واسطے سامان کرتا ہوں۔ مہر کی کسر باقی ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ پہلے دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ درست کہتا ہے۔ پھر اس کی پوری مدد کرنی چاہیئے چنانچہ وہ آدمی ساتھ گیا۔ تو تھوڑی دور جا کر سائل بھاگ گیا۔ کیونکہ وہ جھوٹا تھا۔ جھوٹا قصہ بنایا ہوا تھا۔ تنگی رزق پر صبر کرنا چاہیئے۔

مساجد دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی وہ خدا کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے۔ کہ تقوے کے واسطے بنائی جائیں۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر آپ نے قلعہ نہیں دیکھا۔ تو دیکھ لیں۔ ع
آثار پدید است صنادید عجم را

اجل میں تاخیر نہیں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ خدا نے دعا کو قبول کر کے سرطان سے شفا دیدی۔ مگر جب کسی کی اجل آجاتی ہے۔ تو پھر رک نہیں سکتی۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ دعا سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اجل کے آجانے سے پیشتر قبل از وقت جو دعا کی جاوے وہ کام آتی ہے۔ ورنہ جان کندن کے وقت کون دعا کر سکتا ہے۔ ایسی سخت بیماری میں مولوی صاحب مرحوم کا اکیاون دن تک زندہ رہنا بھی استجابت دعا کا ہی نتیجہ تھا۔ یہ تاخیر بھی تعجب انگیز ہے۔ ہم بہت دعا کرتے تھے۔ کہ آدمی اچھا ہے۔ زندہ ہی رہے۔ تب خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ یعنی کیا اگلے عالم کے تم قائل نہیں ہو۔ جو اس دنیا کی زندگی کے واسطے اتنا زور دیتے ہو۔

ایک صوفی ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد ظہر ایک شخص عبدالحق نام جو اپنے آپ کو صوفی ابوالخیر صاحب کے مرید بتلاتے تھے۔ چند طالب علموں کے ساتھ آئے۔ اور بھی دہلی والے آ موجود ہوئے۔ حضرت مسیح نے پوچھا کہ کیا تم سب دہلی کے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ پھر میاں عبدالحق صاحب نے سوال کیا کہ میں تشفی کے واسطے ایک بات پوچھتا ہوں۔ حضرت نے اجازت دی۔

عبدالحق۔ کیا آپ اس مسیح اور مہدی کو یاد دلانے والے ہیں۔ جو کہ آنے والا ہے۔ یا کہ آپ خود مسیح اور مہدی ہیں

حضرت۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہوں جو خدا نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا۔ وہ میں ہی ہوں جس کے کان ہوں۔ وہ سنے۔ اور جس کی آنکھ ہو۔ وہ دیکھے قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رویت کی گواہی دی۔ دو ہی باتیں ہوتی ہیں۔ قول اور فعل۔ یہاں اللہ تعالےٰ کا قول اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو دیگر گذشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتوں کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے صدہا نشانات سے تائید کی۔ جو طالب حق ہو اور خوف خدا رکھتا ہو۔ اس کے سمجھنے کے واسطے کافی سامان جمع ہو گیا ہے۔ ایک شخص پہلی پیش گوئی کے مطابق قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق۔ عین ضرورت کے وقت دعوےٰ کرتا ہے یہ وہ وقت ہے۔ کہ عیسائیت اسلام کو کھا رہی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسلام کی حمایت کے واسطے جو بات پیش کی ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور بات نہیں ہو سکتی۔ انیس سو سال سے عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ عیسےٰ خدا ہے اور معبود ہے۔ اور چالیس کروڑ عیسائی اس وقت موجود ہے۔ اس پر پھر مسلمانوں کی طرف سے ان کی تائید کی جاتی ہے کہ بے شک عیسےٰ اب تک زندہ ہے۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ سب نبی مر گئے پر وہ زندہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ اس سے عیسائیوں پر کیا اثر ہوگا

عبدالحق۔ عیسائیوں پر تو کوئی اثر ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ شمشیر نہ ہو

حضرت۔ یہ بات غلط ہے۔ تلوار کی اب ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ تلوار کا اب زمانہ ہے۔ ابتدا میں بھی تلوار ظالموں کے حملہ کے روکنے کے واسطے اٹھائی گئی تھی۔ ورنہ اسلام کے مذہب میں جبر نہیں۔ تلوار کا زخم تو مل جاتا ہے۔ پر حجت کا زخم نہیں ملتا۔ دلائل اور براہین کے ساتھ اس وقت مخالفین کو قائل کرنا چاہیے۔ میں آپ لوگوں کی خیر خواہی کی ایک بات کہتا ہوں۔ ذرا غور سے سنو۔ ہر دو پہلوؤں پر توجہ کرو۔ اگر عیسائیوں کے سامنے اقرار کیا جائے۔ کہ وہ شخص جس کو تم خدا اور معبود مانتے ہو بے شک وہ اب تک آسمان پر موجود ہے۔ ہمارے نبی تو فوت ہو گئے۔ پر وہ اب تک زندہ ہے۔ اور قیامت تک رہے گا۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ اگر ہم ایسا کہیں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر ہم عیسائیوں کے سامنے یہ ثابت کریں کہ جس شخص کو تم اپنا معبود اور خدا مانتے ہو۔ وہ مر گیا مثل دوسرے انبیاء کے فوت ہو کر زمین میں دفن ہے۔ اور اس کی قبر موجود ہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ بحثوں کو جانے دو۔ اور میری مخالفت کے خیال کو چھوڑ دو۔ میں پرواہ نہیں کرتا۔ کہ مجھے کوئی کافر کہے۔ دجال کہے۔ یا کچھ اور کہے۔ تم یہ کہو۔ کہ ان ہر دو باتوں میں سے کون سی بات ہے جس سے عیسوی مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس تقریر کا میاں عبدالحق صاحب پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ فوراً کھڑا ہو کر حضرت اقدس کے ہاتھ چومے۔ اور کہا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ اپنا کام کرتے جائیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی دے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ضرور آپ کی ترقی ہوگی۔ یہ بات صحیح ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

انصار بدر

توجہ فرماویں۔ آپ صاحبان کی بہت امداد کی ضرورت ہے اگر ہر ایک خریدار زیادہ نہیں۔ صرف ایک ایک خریدار اور پیدا کرے۔ تو اخبار کی تعداد چودہ سو تک پہنچ سکتی ہے۔ سردست خرچ بہت زیادہ اور آمد بہت کم۔ صاحب پروپرائیٹر کے سر پر بہت بوجھ ہے اور اس بوجھ کے علاوہ اور بوجھ بھی ان پر ہیں۔ وقت ضرورت فنڈ نہ ہونے سے جو تکلیف مینیجر کو ہو سکتی ہے اس کا قیاس آپ صاحبان کر سکتے ہیں۔ اگر اس وقت فنڈ کافی ہوتا۔ اور پورا سامان مہیا ہو سکتا۔ تو سفر دہلی کے متعلق روزانہ اخبار نکل سکتا تھا۔ مگر کیا کیا جائے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ کے فضل پر بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ آپ صاحبان خریدار پیدا کرنے میں اعانت فرماویں۔ اور اگر خریدار پیشگی قیمت عطا فرماویں۔ تو اس سے کارخانے کو بہت امداد مل سکتی ہے۔

محمد صادق
مینیجر۔ از دہلی

۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ [illegible] ہے - فرمایا - اگلے دن جو خواب میں چنے دیکھے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ میر ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا -

(میر صاحب دو روز سے درد شکم سے بہت تکلیف میں ہیں - اب بہ نسبت سابق آرام ہے - خدا تعالیٰ شفا دے)

لودیانہ میں قیام ۲۹ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مولوی [illegible] صاحب جماعت لدھیانہ کی طرف سے حضرت کی خدمت میں ایک عریضہ لے کر آئے کہ حضور واپسی پر ایک دو دن کے واسطے لدھیانہ ٹھہریں - حضور نے یہ درخواست قبول فرمائی - دہلی میں غالباً ایک ہفتہ اور قیام رہے گا - انشاء اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ (حامداً و مصلیاً) فدک

اما بعد چونکہ سائل نے رسالہ موسومہ اصلاح ۱۲ صفحہ ۵ میں ایک مقدمہ فیصل شدہ فدک کو جو بعد خلافت راشدہ بخوبی فیصل ہو چکا ہے - بعد مدت تخمیناً ۱۳۰۰ سال کے بعد خلافت خاتم الخلفاء مہدی معہود و مسیح موعود از سر نو چھیڑا ہے - اور پھر قرآن مجید سے طالب جواب ہو کر فیصلہ چاہا ہے - لہذا حسب درخواست سائل کے ہم اس وقت احادیث کی تحقیق و تنقیح کی طرف متوجہ نہیں ہوتے - صرف قرآن مجید کی چند آیات بحکم والخیر کلہ فی القرآن چند سطور ذیل میں پیش کرتے ہیں - سائل پر واجب ہے - کہ اگر ہمارے جواب کا نقض ظاہر کرنا چاہے تو نصوص قرآنی سے ہی کرے - لا محیر مگر سائل پر واجب ہے - کہ شقوق ذیل میں سے فدک کی نسبت کوئی شق متعین کر لے - اگر وہ شق ہمارے مسلمہ ہے - تو فیہا ورنہ ثبوت کامل اور صحیح اپنی شق مسلمہ کا پیش کرے - اور وہ شقوق یہ ہیں - فدک خواہ کوئی باغ ہو یا گاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت میں کس طریق سے آیا تھا - آیا زر خرید تھا - یا کسی نے آپ کو ہبہ کیا تھا - یا بذریعہ وراثت آپ کا مملوکہ ہو گیا تھا - یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات میں اپنی ملکیت مقرر فرما لیا تھا - یہ سب شقوق ہمارے نزدیک باطل ہیں - اگر سائل کے نزدیک انہیں سے کوئی شق صحیح ہو تو اثبات اس کا سائل پر واجب اور ضروری ہے - بعد اس کے مطالب جواب ہو سکتا ہے - ثبت العرش ثم النقش - اور اگر یہ فدک اموال غنیمت میں سے تھا جو فریقین صحیح اور ثابت ہے - تو وہ خزانہ شاہی [میں] داخل ہوا - جس کو باصطلاح شرع بیت المال کہتے ہیں پھر وہ مال متروکہ مملوکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کب ہوا - اور آیات یوصیکم اللہ فی اولادکم ... الا بارث کے تحت میں کب داخل ہوا - اموال غنیمت کے واسطے نص قرآنی موجود ہے - واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربٰی والیتامٰی والمساکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللہ الیٰ قولہ واللہ علیٰ کل شیٔ قدیر - پارہ دس رکوع پہلا

اور اگر یہ فدک مال فی میں سے تھا - تو اس کی نسبت نص قرآنی موجود ہے - وما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اہل القرٰی فللہ وللرسول ولذی القربٰی والیتامٰی والمساکین وابن السبیل کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم - ان آیات کے آخیر میں مال فی کا مال متروکہ مملوکہ نہ ہونا کس قدر تاکید سے ارشاد فرمایا گیا ہے -

اور خزانہ شاہی یعنی بیت المال میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما کر اس کے مصارف کو خود بیان فرما دیا - اور جواب حضرت صدیق اکبر کی جانب سے اگر دعویٰ وراثت حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف سے واقع ہوا ہو - اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں داخل فرما دیا - تاکہ قیامت تک یہ جواب قرآن مجید میں قائم رہے - اور اسی لئے روایات میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نسبت وارد ہے - فوجدت فاطمۃ ولم تتکلم حتی ماتت - یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام اس اپنی درخواست سے جو خطائے اجتہادی کی وجہ سے واقع ہوئی - تنگدل ہوئیں - اور تا وقت وفات اپنی کے اس بارہ میں کلام نہیں کیا - اور کیونکر پھر اس بارہ میں کلام کرتیں - حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما - باقی الفاظ سائل کے جو خلاف تہذیب یعنے فدک کا فرق کرنا یا مجادلہ وغیرہ ہیں - وہی الفاظ حضرت باب العلم لدینہ کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں - کیونکہ انہوں نے بھی کسی طرح کی تبدیل و تغیر اپنی عہد خلافت میں نہیں فرمایا - فما هو جوابکم فهو جوابنا - اور اگر ہم بعد اس خلافت نبوت کے کسی نے اس شاہی خزانے یا بیت المال میں تبدیل یا تغیر کی ہو تو وہ ہم پر حجت شرعی نہیں ہے -

سوال دوم کا جواب اسی قدر کافی ہے - کہ اگر تسلیم کیا جاوے - کہ جملہ اہجر استفہموہ کے قائل حضرت عمر ہی ہیں - اور دیگر اہل بیت مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کے نہیں ہیں جیسا کہ بعض روایات صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے - تو جب دیگر صحابہ اور حضرت عمر چلے گئے - تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس علیہما السلام وغیرہ نے دوات قلم مطلوبہ کیوں نہیں حاضر کر دیا - پس جو سوالات سائل نے حضرت عمر پر کئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس اور دیگر اہل بیت پر بھی وارد ہوتے ہیں - فما هو جوابکم فهو جوابنا - اور جملہ اہجر استفہموہ سے مراد یہ ہے - کہ یہ کلام حضرت اقدس کا غلبہ مرض کے سبب سے صادر ہوا ہے - اچھی طرح سے دریافت کر لو - کیونکہ حضرت اقدس کی عادت لکھنے کی نہیں تھی - کما قال اللہ تعالیٰ ... اور ہجر کے معنی قاموس وغیرہ میں غلبہ مرض سے خلط کلام اور کوئی کلام خلاف کہنے کے ہیں اور یہ شان نبوت کے خلاف نہیں ہے - کیونکہ بسبب غلبہ مرض کے اضطراری ہے - نہ اختیاری - اور بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں - اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد - تو ان وصیتوں کے وقت اگر آپ لکھ سکتے تھے - تو دوات قلم طلب کیوں نہیں فرمایا - ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے - کہ خود حضرت ہی کو صحابہ کرام سے حسبنا کتاب اللہ کا اقرار لینا منظور تھا - جب یہ اقرار آپ نے صحابہ کرام سے سن لیا - تو پھر آپ نے دوات قلم طلب نہ فرمایا - کیا اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں تھا - کہ آنحضرت صلعم کو کامل افاقہ دیکر اس مسئلہ ضروریہ کی نوشت خواند کرا لیتا اور خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی اسی اقرار کے لینے کی تاکید بایں الفاظ ارشاد فرماتا ہے - قال اللہ تعالیٰ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلیٰ علیہم ان فی ذٰلک لرحمۃ وذکریٰ لقوم یؤمنون - افسوس ہے - سائل پر کہ حضرت عمر کے مطعون قرار دینے کے لئے اہل بیت حضرت کو بھی مطعون قرار دیتا ہے - اور اللہ تعالیٰ پر بھی حرف گیری کرتا ہے - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عدم تعمیل حکم الٰہی کا اعتراض وارد کر کے معذول عن الرسالۃ کرنا چاہتا ہے - کما قال اللہ تعالیٰ - بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

اطلاع - آج مورخہ ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم آنے پر جناب الحاج المکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب دہلی تشریف لے گئے ہیں - کیونکہ جناب میر ناصر نواب صاحب کی طبیعت علیل تھی -

احباب میر صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرماویں اور خداوند کریم حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مع تمام خدام کے خیریت سے دار الامان دار الایمان میں جلد واپس لائے آمین - محمد - ایڈیٹر بدر

اطلاع - تازہ خط آمدہ از دہلی سے پتہ لگا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی شخص نے بذریعہ تار دریافت کیا کہ [آپ] کب واپس تشریف لیجائیں گے - آپ نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ اور یہاں ٹھہریں گے *

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا ـ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترک من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان ہیں | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۵ | چہ کویم باتو کہ آنی چہا در قادیان ہیں

سلسلۃ القدیم جلد ۴ | ۔۔ شعبان جمعۃ المبارک ۔۔ اکتوبر ۱۹۰۵ | سلسلۃ الجدید جلد ۱

آن مسیح و وقت مہدی آخر زمان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | ای جہان منتظر خوش باش کامد بستان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱ ۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون

۲ ۔ وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ ھیھات ھیھات لما توعدون

۳ ۔ قل ان اللہ عزیز ذو انتقام افلا تؤمنون

۴ ۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم تؤمنون

۵ ۔ قل ما انا الا بشر مثلکم یوحی الی ۔ والحمد للہ رب العالمین

۶ ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۔ انا کنا منزلین

ترجمہ ۱ ۔ مت خوف کر ۔ مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہیں کیا کرتے ۔

۲ ۔ اور کہتے ہیں کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے ۔ دور ہے ۔ یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳ ۔ کہہ ۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے ۔ قدرت والا ۔ کیا تم ایمان نہیں لاتے ۔

۴ ۔ کہہ ۔ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہیں لاتے

۵ ۔ کہہ مین اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا ۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ۔ پروردگار جہانون کا

۶ ۔ اس کو ہم نے لیلۃ القدر مین اتارا ۔ تحقیق تھے ہم اتارنے والے ۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر روپے رکھ دئیے ہے

۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ دیکھا کہ ایک مکان ہے ۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے ۔ جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین ۔ اوپر ایک دروازہ ہے ۔ مین اس زینہ پر چڑھتا ہون ۔ مگر چڑھ نہین سکتا اتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا ۔ اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے ۔ اور فوراً پہنچ سکتے ہین ۔ مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے ۔ پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے ۔ تو دیکھا ۔ کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون ۔ اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے ۔ اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے ۔ جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل ۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا ۔ کہ آنکھ کھل گئی ۔

قیمت اخبار

والیان ریاست	۳۰
معاونین برضائے خود	عہ ۔ صہ ۔ ے
عام قیمت	عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔

تار خبر از امریکہ ۔ ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفعہ مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا مرض فالج مین گرفتار ہے اسکا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ شیطان کے قابو مین انکے سبب سے ہو جاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۵ اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید بے طلب میرے پاس بھیجا گیا جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور قابل ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے۔ کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی تحریر کا موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے۔ کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر بایں درجہ پریشان دماغ ہو۔ کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خلاف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ انہیں یاد ہونا چاہیئے۔ کہ الہلشیر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی ان طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۴ء میں بھی وہ چٹکیاں لیتا رہا۔ ۱۹۰۱ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بیلی معلوم ہوئی تھی۔ اور آج بھی ہم بادب اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بدلگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان نیزوں سے بلبلایا ہوا ہے۔ یہ چیخنے چلانے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صنعت عالی ورثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ تھان کا ٹرا تھا۔ اس لئے سخت ایٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایٹر کھا کر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے موافق علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر بھی پھر عود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا آہستگی سے گلے سے اتر جاوے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالےٰ اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے عروج نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض ایسے موقعوں پر پریشان کر دیتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قوی کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑ ہانکنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

یہ طبعاً نکتہ چین اپنا مضمون اس لئے کہ مضمون شروع کرے کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض کے لئے وہ قرآن شریف کی آیۃ کریمہ "فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر بعض نفس مضمون اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنی بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ دھوکا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعویٰ بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ ان کے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھ دیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا۔ کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جب کہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو ۔۔۔ باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راست باز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ سہی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شہادتوں میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اس بے تعصب ۔۔۔ آفرین

نئے انبیاء سے بغض

اس کے تعصب کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے۔ تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے آپ کو اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کون سا ہے۔ جس سے نااتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو انکار کس حد سے ہے۔ افسوس کہ جی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہو۔ تا کس درجہ ذلت و خواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس و حواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دہرانے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دہرانے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کرا رہا ہے۔ اور اپنے نمود کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ اسے رٹ سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ جس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے۔ جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی۔ تو اب وہ اگر جدید

عزیزوں کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا حرب جمل اور حضرۃ علی کے وقت کی لڑائیاں اور حضرت امام حسین کا کوفہ جا کر بیعت لینا اجماع قومی کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہیں ہے۔ علیگڈھ کالج کی جدید تحریکات مذہبی کی بابت افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہیں ہوئی۔ اے نادان ناسمجھ ماموریں من اللہ اور مرسل کبھی مداہنہ نہیں کرتے وہ اظہار حق میں کسی سے نہیں ڈرتے جناب سید انبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی آلہی کے ماتحت تھا اور عدل وہی تھا۔ کیونکہ حفاظت خود اختیاری اسی میں تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر الہی میں کسی سے نہیں ڈر سکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کے ساتھ معاہدہ تھا جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلح حدیبیہ کیا تھا۔ یہانتک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور مکہ سے بے حج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ الہی مصلحت اسی میں تھی جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے ذریعے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک آریہ ہندو ایک مسلمان کی موت یہ تین معین بطور حجت کے ہو چکی تھیں۔ آئندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرنی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بیہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑوں پیشگوئیاں جب سے آجتک شائع ہو چکی ہیں۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہیں ظاہر کر سکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ میں نہ آسکے۔ تو وہ کیوں لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ آجتک نہیں کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم میں تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جو لغو معلوم ہو اُسے لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس میں ہزاروں زخموں سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہیں کریگا۔ کلمہ حق کو نہ چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالیں درست ہیں۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے جس کی مثال ہمنے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب کا شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنیٰ ادنیٰ انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟

ہاں سچ ہے۔ مگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہوں۔ بلاد قوم کے مصلح ہوں۔ تو ہدایت گونگی اور اندھی ہی رہے۔ مگر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے کہ اکثر لوگ کم عقل مکاروں اور دجالوں کے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جب کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے۔ اور اس غرضی کو تحقیقات کی حد تک لیجا کر صحیح ثابت کر دیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے اونھیں اختیار ہے جس مد میں چاہیں صرف کریں۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خورده گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہئے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہیں۔ اور ان میں خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقات اور مصارف امام باڑہ جات پر نظر ڈالکر اور معتقدوں کی پاک کمائیوں اور پلک مصارف پر نگاہ کر کے کچھ کہا جائے۔ تو خیر صبر ہوگا

طعنہ بر خوباں بدیں روئے سیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خرید کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیروں فقیروں۔ مولویوں اور امام باڑوں اور تعزیوں کی چراغی پر خرش پوشی کرنے والوں سے زیادہ کی ہے محض افترا پر افترا ہے۔ ہم کیا کہیں بجز اس کے کہ لعنة الله على الكاذبين۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کی جائداد اللہ تعالیٰ لے خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ میں لاوارث فوت ہو جائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ میں انسان کی امداد کی حاجت ہی نہیں ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کر کے بت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر بہت سے مہمان آئیں گے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کرے گا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور میں صدہا مہمان آتے ہیں۔ اس لئے آپنے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہاں وہ بخیل میزبان کیوں اس کی قدر کریگا۔ اور کیوں اُسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو۔ جس قوم کے اخلاق میں اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ اماموں سے زیادہ کی ضرورت حقہ کو محسوس کر سکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزاروں سال ہی رکی۔ بعد جناب رسول اللہ کیوں نہ ہو۔ تو اس کے دل میں مہمانوں کے لئے کہاں جگہ۔ یہ منطق تو ہر جنبندہ الیٰ شیعہ پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام باڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ نتھی ہیں۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب ہیں۔ اسی مشاہدہ نے بدگمانی سکھائی ہے۔ مقتضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہیں چاہتے عاقلاں را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلوں میں کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیوں ہی میں فیصلہ کر دیتے۔ آپنے اس مامور من اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اور کس وقت چین سے بیٹھنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیہ عیش تو البتہ وہ مولوی کر رہے ہیں جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے۔ [illegible] چونکہ مشاہدہ نے ڈھکوسلے بازی شعبدہ بازی ہمیشہ دکھلائے ہیں۔ اس لئے آپ کو کیوں کر اس افترا پر داز نہ آئی کیسی [illegible] کی قدر ہو سکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کوئی پوچھے کہ کس طرح جیب تنا و جیب جامہ خالی لے کر [illegible] خدا اُس لوٹ سے جو لوٹ ہو۔ مالی و اخلاقی۔ مالی [illegible] کا یہ حال ہے۔ کہ کا فذ اور پھیپھیوں کے سنگھاسنگی [illegible] قوم کے لاکھوں کروڑوں روپے لگے جاتے ہیں۔ اخلاق [illegible] کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے ملنے سکھنے کے لئے [illegible] مخالفوں کو زبان بات۔ یا دوں عرض ہر طرح سے نقصان پہنچاؤ۔ چاہے آبرو ہی کیوں نہ جائے۔ مگر موقعہ پا کر [illegible] دو۔ فاسق بنا دو۔ زانی بنا دو۔

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است [illegible]

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دس ہزار روپیہ میں [illegible] ہو جائے۔ تو ناگوار۔ لیکن مشہد مقدس میں چار چار انگل [illegible] لاکھوں روپیہ کھا جائے۔ تو لپسند۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائیں۔ تو ناپسند۔ ہڈیوں کے قافلے کے قافلے زمین میں گڑتے چلے جائیں۔ اور بلا کھوں کے خرچ میں [illegible] خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد نکال کر پھینک دیئے [illegible] افسوس آپ نے اپنی اس قدر علتیں [illegible] دکھا کر یا حق [illegible] آپ کو ہر چہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنالیا [illegible] آپ کی تو راہ تحریکی زمانہ پر روشن ہو گئی جو معیار جناب کا ہے۔ اس پر تو سوائے تاریکی کے فرزند کے اللہ کوئی پورا نہ اترا ہے۔ نہ اتریگا۔ مثال یہ ہے۔ کہ ہر ولیہ بہشت میں رکھے جائیے۔ اور اصل مسئلہ کو لا کر ہم سب کی قلعی کھول دیجئے۔ اس تو تو میں میں سے کیا حاصل [illegible] جھنور نے کا پلا دیکھ کر ہم خود فیصلہ کر لیں گے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے۔ کہ آپ رخصت لے کر سرداب چلے جائیے۔ ورنہ اس معصوم [illegible] کو جلے [illegible] کیا [illegible] کو زندہ کو زمین میں لانا مشکل ہے۔ جیسا کہ مسیح کو زندہ کر کے آسمان سے لانا آسان ہے۔

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالےٰ کے چہرہ کو دنیا میں چمکنے نہ دیں تن کیونکہ نور حق سے تو کروڑوں کی حیلسازیاں اور افتراپردازیاں کھل رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا گراہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیوں اپنی کرنی سے باز آتے ہیں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحثا بحثی میں یہ بات تو کھل گئی۔ کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلوں پر ہنستے ہیں۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازوں کی طرف جانے سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ہزاروں ہزار شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھوں نشانات آسمانی سے قایم کر دی۔ اور ثابت کر دیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چانٹے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسوں دور پڑے ہوئے ہیں۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والوں پر زمانہ تیار کھڑا رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے۔ پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کر رہا ہے۔ عنقریب اس منزل پر پہنچیگا۔ جہاں اس کے بھائی پیشوائی کریں گے

آخر میں یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنہ پاکاں کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہیں گی یہ کتاب بر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پہلے تین روپے۔ عا۔ درخواستیں بنام معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

درخواست دعا۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر [illegible] ضلع ملتان دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماویں

حرمت تصویربازی

ذکر آیا۔ کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہیں بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نقصان نہیں۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ماینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں۔ ان کو خریدنا نہیں چاہیے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعت پر سر لگاتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں۔ ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کے روح کو فائدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنےٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لا کر دکھایا۔ کہ میں نے یہ اجرا [illegible] فروخت کے واسطے خرید کئے تھے۔ اب کیا کروں فرمایا۔ ان کو جلا دو اور تلف کر دو۔ ان میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے۔ نہ ان کو [illegible] رکھو۔ ان سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ ان سے [illegible] بت پرستی پیدا ہوتی ہے [illegible] [illegible] ہو تا تصدیق ہو [illegible]

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ہے درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کیساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ جاتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کیساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جائیگا ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائیگا [illegible] لکھے اشتہار کی اجرت [illegible] سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک نہیں دینا پڑیگا

عمدہ [illegible] [illegible] بہتی مستریان مولا بخش [illegible] غلام محمد [illegible] کارخانہ خراس بیلنہ [illegible] ضلع گوجرانوالہ سے طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد اصبحکم لکم وقت مسیحۃ وما ترک من ذلّۃ

بدر

غیر معمولی پرچہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چھپہ گیہم باتو کرآئی چھپا در قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا مینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید نمبر ۳۲ جلد ۱ | جمعتہ المبارک | سلسلۃ القدیم نمبر ۹ جلد ۳

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | اُیڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سفر دہلی نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

عہ ۳

واعظ دہلی ۵ ۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ گذشتہ دو پرچون مین سفر دہلی کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جا چکے مین۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہین کہ ہر شہر کے پاس وہان کے باشندون کا واعظ کسی پرانے شہر کا کھنڈر موجود ہوتا ہے۔ یہ بات اہل دہلی پر خوب صادق آتی ہے اور ان کا واعظ نہایت ہی زبردست ہے۔ کل ہم چند احباب نے ہر قلعہ اور مقامات فیروز شاہ کے عبرتناک نظارہ کو دیکھا۔ جو یہ سبق دیتا تھا کہ سب سلطنتین اللہ تعالیٰ کے قبضہ مین ہین اور حقیقی بادشاہ وہی ہے جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ اگر اس کی معیت اور مشیت نہ ہو۔ تو کوئی طاقت طاقت نہین اور کوئی قوت قوت نہین۔ دہلی کے ان نظارون کا کچھ حال مختصر طور پر کسی آئندہ واشیو مین کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت مین یہ دکھانا چاہتا ہون۔ کہ اہل دہلی حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں

مولوی محمد بشیر سب سے پہلے مین حضرت مولانا المکرم مولوی سید محمد احسن صاحب کے خط کی نقل کرتا ہون۔ جو کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے پرانے دوست مولوی محمد بشیر کے نام لکھا اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی نقل کرتا ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
محب قدیم وحب کریم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ پیشین گوئی اسلامی مندرجہ قرآن مجید۔ واذا النفوس زوجت کا نظارہ اس زمانہ آخرین طرح طرح سے نظر آ رہا ہے۔ کئی جگہ بلکہ ہر ایک مقام مین تو بذریعہ ریلوے اور کہین پر بذریعہ تار کے اور کسی جگہ بواسطہ مراسلت صحت کے اس مقدمہ قیامت کا جلوہ من جملہ دیگر مقدمات قیامت کے مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے عبرتاً قیامت یاد آ جاتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ الملتمس یہ کہ ایک حسن اتفاق ہے کہ خاکسار مسافرانہ جناب والا کے دار الاقامت دہلی مین حاضر ہو گیا ہے۔ چونکہ مسافر کو کوئی ہدیہ میزبان کریم کی خدمت مین پیش کرنا بالضرور مسنون ہے۔ لہذا مواہب الرحمٰن ایک جلد والفرقان دو جلد وتبلیغ حق چار عدد پیش کر کر امیدوار قبول فرمانے کا ہون۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا۔ ان اللہ غفور شکور۔

اور میزبان پر ادنے درجہ یا مر لازم ہے کہ اپنی نیابت مشرف فرما دے۔ جس کی دو صورتین ہین۔ یا جناب والا قدم رنجہ فرما دین۔ کہ القادم یزاد۔ یا خاکسار جناب والا کے عتبہ عالیہ اور دہلیز پر حاضر ہو کر شرف ملازمت کا حاصل کرے امید کہ بحکم واما السائل فلا تنہر۔ کے وقت فرصت سے مطلع فرمایا جائے۔ اور سوائے معیت ایک دو احباب کے نہ اس طرف کوئی ضرورت ہے۔ اور اغلبکہ جناب کی طرف سے بھی کوئی ضرورت اس کی واقع نہ ہوگی۔ خاکسار محمد احسن نزیل بازار چتلی قبر مکان الف خان رکشنائی ساز محررہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۲۳ھ۔ یوم سہ شنبہ

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً
مکرم بندہ جناب مولوی محمد احسن صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ مع ہدایا مرسلہ وصول ہوا۔ ممنون فرمایا۔ مجکو آپ کی ملاقات کا

تازہ الہام۔ یکم نومبر ۱۹۰۶ء۔ دست تو دعائے تو ترحم زخدا۔ (بذریعہ تار اس الہام کی خبر آئی)

شوق زایداز حد ہے۔ اور ارادہ مصمم ملاقات کا تھا۔ مگر چند موانع و مصالح کی وجہ سے قاصر رہا۔ معاف فرمادین۔ ان بعض مصالح کا حال حامل پرچہ ہذا کی زبانی واضح ہوگا۔ والسلام خیر الختام۔ خاکسار محمد بشیر عفی عنہ۔ از کوچہ نواره

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ یوم چہارشنبہ۔ چند مولوی اور طلباء آئے۔ حضرت کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ ہم نمازین پڑھتے ہین۔ روزے رکھتے ہین۔ قرآن اور رسول کو مانتے ہین۔ آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ انسان جو کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ سب موجب معصیت ہو جاتا ہے۔ ایک ادنےٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لے کر آتا ہے۔ تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے۔ مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنیوالے کی بے عزتی اور بے قدری کرنا کسقدر عدول حکمی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا تعالیٰ غیور ہے۔ اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کے وقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا۔ تاکہ وہ لوگون کو ہدایت کی طرف بلائے۔ اس کے تمام مصالح کو پاؤن کے نیچے کچلنا ایک بڑا گناہ ہے۔ کیا یہودی لوگ نمازین نہین پڑھا کرتے تھے۔ بمبئی کے ایک یہودی نے ہم کو لکھا کہ ہمارا خدا [illegible] مسلمانون کا خدا ہے۔ اور قرآن شریف مین جو صفات بیان ہین۔ وہی صفات ہم بھی مانتے ہین۔ [illegible] اب تک ان یہودیون کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے۔ مگر باوجود اس عقیدہ کے ان کو سور اور بندر کہا گیا۔ صرف اس واسطے کہ انہون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا۔ انسان کی عقل خدا کی مصلحت سے نہین مل سکتی۔ آدمی کیا چیز ہے۔ جو مصلحت الٰہی سے بڑھ کر سمجھ رکھنے کا دعویٰ کرے۔ خدا کی مصلحت اس وقت بدیہی اور اجلیٰ ہے اسلام مین سے پہلے ایک شخص [illegible] مرتد ہو جاتا تھا۔ تو ایک شور بپا ہو جاتا تھا۔ اب اسلام کو [illegible] کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے۔ [illegible] پر اس قدر حملے کئے گئے ہین۔ کہ ہزار [illegible] کو گالیان سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہین۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہین۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے۔ اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانون کا یہ حال ہے۔ کہ گویا ان مین جان ہی نہین ہے اور سب کے سب [illegible] اگر خدا بھی خاموش رہے۔ تو پھر کیا حال ہوگا۔ خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ ایسا ہے۔ کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیون نے ۱۹۰۰ سال سے شور مچا رکھا ہے۔ کہ عیسےٰ خدا ہے۔ اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا

گیا۔ اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہین عیسائیون کے ہاتھ مین بڑا حربہ یہی ہے۔ کہ مسیح زندہ ہے۔ اور تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) فوت ہوگئے۔ لاہور مین لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع مین یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہین۔ اُٹھے۔ اور انہون نے قرآن شریف حدیث تاریخ۔ انجیل وغیرہ سے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو چکے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہین۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کرکے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے ہین۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔ اب خیال کرو۔ کہ عیسےٰ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ اور دوسرے انبیاء کی مانند وفات یافتہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ ذرا چار دن فوت شدہ مان کر اس کا نتیجہ بھی تو دیکھ لین۔ مین نے ایک دفعہ لودیانہ مین عیسائیون کو اشتہار دیا تھا۔ کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہین۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو۔ کہ عیسےٰ فوت ہوگئے۔ اور آسمان پر نہین گئے۔ تمہارا اس مین کیا حرج ہے۔ اس پر وہ بہت جھنجھلائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اگر ہم یہ مان لین۔ کہ عیسیٰ مرگیا۔ اور آسمان پر نہین گیا تو آج دنیا مین ایک بھی عیسائی نہین رہتا۔ دیکھو خدا علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے۔ جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ مین کیون اڑتے ہین۔ کیا عیسےٰ آن حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل تھا۔ اگر میرے ساتھ خصومت ہے۔ تو اس مین حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دین اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا ناقص پہلو اختیار نہین کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کبھی غلبہ نہین کر سکتے۔

جنگی امام — اگر تم نے جنگون سے فتح پائی ہوئی۔ اور تمہارے لئے لڑائیان کرنا مقدر تھا۔ تو خدا تم کو [illegible] تو تم بھی تفنگ کے کام مین تم کو سب سے بڑھ کر [illegible] اور ہوشیاری دی جاتی۔ مگر خدا کا فعل ظاہر کرتا ہے۔ کہ تم کو یہ طاقتین نہین دی گئین۔ بلکہ سلطان روم کو بھی ہتھیارون کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ جرمن یا انگلستان وغیرہ ممالک سے [illegible] اور [illegible] سب عیسائیون سے خرید کرتا ہے۔ چونکہ بعض [illegible] کے واسطے یہ مقدر نہ تھا۔ کہ مسلمان جنگ کرین۔ اس واسطے خدا نے ایک اور راہ اختیار کی۔ ہان صلاح الدین وغیرہ بادشاہون کے وقت ان باتون کی ضرورت تھی۔ تب خدا نے مسلمانون کی مدد کی۔ اور کفار پر ان کو فتح دی۔ مگر اب تو مذہب کے واسطے کوئی شخص جنگ

نہین کرتا۔ اب تو لاکھ لاکھ پرچہ اسلام کے برخلاف نکلتا ہے۔ جیسا ہتھیار مخالف کا ہے۔ ویسا ہی ہتھیار ہم کو بھی طیار کرنا چاہیئے۔ یہی حکم خداوندی ہے۔ اب اگر کوئی خونی مہدی آجائے۔ اور لوگون کے سر کاٹنے لگے۔ تو یہ بے فائدہ ہوگا۔ مارنے سے کسی کی تشفی نہین ہو سکتی۔ سر کاٹنے سے دلون کے شبہات دور نہین ہو سکتے۔ خدا کا مذہب جبر کا مذہب نہین ہے۔ اسلام نے پہلے ہی کبھی پیشدستی نہین کی جب بہت ظلم صحابہ پر ہوا۔ تو دشمنون کو دفع کرنے کیواسطے جہاد کیا گیا تھا۔ خدا کی حکمت کے مطابق کسی کی دانائی نہین۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ مین دعا کرے۔ اور دیکھے کہ اس وقت اسلام کی تائید کی ضرورت ہے یا نہین جسم پر غالب آنا کوئی شے نہین۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دشمن کو فتح کیا جائے۔ مین نے کوئی بات قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف نہین کی۔ اگر قرآن اور حدیث مین جسم عنصری کا لفظ آیا ہوتا تو اس کا منکر کافر اور ملعون ہوتا۔ مگر اصل حقیقت خدا نے بذریعہ الہام کے مجھ پر ظاہر کر دی۔ اور قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ اس کی تائید مین ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات صحابہ کے واسطے ایک بڑا صدمہ تھا۔ ۶۲ یا ۶۳ سال کوئی بڑی عمر نہین۔ صحابہ کو اگر یہ کہا جاتا۔ کہ عیسیٰ تو زندہ ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم فوت ہوگئے۔ تو ان کے واسطے ایک پشت شکن صدمہ ہوتا۔ اسی واسطے حضرت ابوبکر نے سب کو اکٹھا کرکے [illegible] کیا۔ اور ان کو سمجھایا۔ کہ سب نبی مر گئے۔ کوئی بھی زندہ نہین۔ اسی طرح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہوگئے۔ صحابہ ایک عشق اور محبت کی حالت رکھتے تھے۔ وفات مسیح کے بغیر دوسرا پہلو وہ ہرگز مان نہ سکتے تھے۔ اسلام کبھی ایسا عقیدہ پیش نہین کر سکتا۔ جو آن حضرت افضل الرسل کی ہتک کرنے والا ہو۔ کوئی ہمین [illegible] کہے۔ ہم تو اپنا کام کرتے چلے جاوین گے۔ [illegible] ہم دیکھتے ہین۔ کہ اسلام کی فتح [illegible] ہے۔ اگر ہم عیسائیون کی ہان مین ہان ملادین۔ تو ہم الٰہی [illegible] کر برگزیدہ ہو سکتے ہین۔ ہمارے [illegible] مخالف [illegible] لین گے۔ کہ وہ اسلام کے دوست نہین۔ بلکہ دشمن ہین۔ عادت بھی ایک بت ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ اسی بت کی پرستش کر رہے ہین۔

یہان پر ایک [illegible] مخالفین کی جماعت مین سے بول اُٹھے۔ اور چونکہ انہون نے حضرت کو سلسل تقریر کرنے نہین دی۔ بلکہ جلدی جلدی سوال پر سوال کرتے گئے۔ اور کسی سوال کے متعلق حضرت کا جواب پورا نہ سنا اس واسطے تقریر مذکورہ بالا تو ختم ہوگئی۔ مولوی صاحب سے سوال جواب مین درج کرتا ہون تاکہ دہلی کے مولویون کا نمونہ ناظرین کو نظر آجائے

مولوی صاحب۔ تو جن روایات سے حضرت عیسےٰ

کہلانے سے تمیز نہیں ہو سکتی۔ امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا۔ کہ اس وقت بدعات شروع ہو گئی تھیں۔ اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے۔ تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہو سکتی۔ ہزارہا گندے آدمی ملے جلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے۔ تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہو سکتی۔ اب بھی ایسا زمانہ آگیا ہے۔ کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ ہم کو مسلمان ہونے سے انکار نہیں۔ مگر تفرقہ دور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت والوں سے اختلاف کیا۔ اور عام نظروں میں ایک تفرقہ ڈالنے والے بنے لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ تفرقہ خود خدا ڈالتا ہے جب کھوٹ اور ملاوٹ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا خود چاہتا ہے۔ کہ ایک تمیز ہو جائے۔

مولوی صاحب نے پھر وہی سوال کیا۔ کہ خدا نے تو کہا ہے۔ کہ ھو سمٰکم المسلمین۔

فرمایا۔ کیا اس میں رافضی اور بدعتی اور آج کل کے مسلمان شامل ہیں۔ کیا اس میں آج کل کے وہ لوگ شامل ہیں جو اباحتی ہو رہے ہیں۔ اور شراب اور زناء کو بھی اسلام میں جائز جانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کے مخاطب تو صحابہ ہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قرون ثلاثہ کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہو گا۔ جس میں جھوٹھ اور کذب کا افشاء ہو گا۔ آنحضرتؐ نے اس زمانہ کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ لیسوا منی ولست منھم۔ نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔ نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔ وہ لوگ مسلمان کہلائیں گے۔ مگر میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔

جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں۔ یا اس نام کو عار سمجھیں۔ ان کو تو میں لعنتی کہتا ہوں۔ میں کوئی بدعت نہیں لایا۔ جیسا کہ حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے۔ ایسا ہی احمدی بھی نام ہے۔ بلکہ احمد کے نام میں اسلام اور اسلام کے بانی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے۔ اور یہ اتصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔ حدیث شریف میں محمدی رکھا گیا ہے۔ بعض اوقات الفاظ بہت ہوتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔

احمدی نام ایک امتیازی نشان ہے۔ آج کل اس قدر طوفان زمانہ میں ہے۔ کہ اول آخر کبھی نہیں ہوا۔ اس واسطے کوئی نام ضروری تھا۔ خدا کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔

تازہ اخبار دہلی - ۲۴-اکتوبر کی صبح کو حضرت مسیح شاہ ولی اللہ صاحب اور خواجہ میر درد صاحب کی قبروں پر تشریف لے گئے۔ ہر دو مقامات کے کتبے عاجز نے نقل کر لئے تھے۔ اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوں گے دہلی کے لوگ زیادہ تر مسجدوں کے طالب علم اور مولوی آتے ہیں۔ اور عجیب قسم کے بیہودہ سوال کرتے ہیں بعض تمسخر کے سوائے بات نہیں کرتے۔ حضرت سب کے ساتھ اخلاق کریمانہ سے پیش آتے ہیں۔ میرٹھ سے میاں عبدالرشید صاحب تاجر اور چند دوست امروہہ سے تشریف لائے۔

۲۷-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ آج لاہور سے خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب اور قادیان سے بابو شاہدین صاحب۔ اور ڈاکٹر عبدالستار صاحب۔ اور اٹاوہ سے میر صادق حسین صاحب اور ایسا ہی دیگر مقامات سے بہت سے دوست آئے۔ آج حضرت نے دو دفعہ ایک صبح اور ایک ظہر لمبی تقریریں کیں۔ جو انشاء اللہ درج اخبار ہوں گی۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بھی حضرت نے دہلی آنے کے واسطے فرمایا ہے۔

جماعت پٹیالہ نے درخواست کی ہے۔ حضور جاتے ہوئے وہاں ٹھہریں۔ ہنوز کچھ حکم نہیں فرمایا۔

آج مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ پڑھا۔ جو دلوں پر بہت نیک اثر کرنے والا تھا۔ مناسب موقعہ پر کچھ اقتباس اس میں سے درج کیا جاوے گا۔

۲۸-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح اور پھر بعد ظہر عصر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریریں کیں قریب دس کے نئے آدمی بیعت میں شامل ہوئے جن میں سے بعض کے نام مفصلہ ذیل ہیں۔ میر رستم علی صاحب ٹھیکیدار رام پور سکنہ شاہجہان پور۔ حامد حسین خان صاحب منصرم۔ میرٹھ۔ عبدالرحمان صاحب اسسٹنٹ ویٹرنری سرجن۔

آج لاہور سے میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار رہنما۔ مظفر نگر سے منشی ماجد علی صاحب منشی احمد حسن صاحب۔ میرٹھ سے محمد ذو الفقار علی خان صاحب منشی عباد اللہ صاحب وغیرہ اٹاوہ سے۔ منشی عبدالمجید صاحب۔ میاں کریم بخش صاحب سید ابن حسن خان صاحب۔ شیخ پیر محمد صاحب امروہہ سے میاں عبدالصمد صاحب۔ میاں عبدالغفور صاحب میاں عبدالسلام صاحب۔ چندوسی سے مولوی طفیل احمد صاحب۔ تلب گڑھ سے حکیم محمد حسین صاحب۔ شیخ عبداللہ صاحب وغیرہ۔ اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ اور احباب کا ایک بڑا مجمع اس جگہ ہو گیا ہے۔

۲۹-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضور بمعہ خدام شاہ نظام الدین صاحب اولیاء کے مزار پر تشریف لے گئے۔ وہاں کے سجادہ نشینان۔ میاں حسن نظامی صاحب اور صاحبزادہ سید غلام معین الدین نظامی و دیگر صاحبان نے ساتھ ہو کر تمام مقامات اور قبریں دکھائیں۔ حضرت نے شاہ صاحب اور امیر خسرو صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھا۔ وہاں کے مزید حالات اس تاریخ کی ڈائری میں درج ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعد ظہر میرٹھ کے چند دوستوں اور تلب گڑھ کے چند دوستوں نے بیعت کی۔

حضرت نے ایک لمبی تقریر کی۔ اور چند مولویوں نے بعد تقریر حضرت سے ایک تحریر لکھائی۔ کہ آپ کیوں مسیح کی وفات کے قائل ہیں۔ وہ تحریر آئندہ درج اخبار ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مولوی نور الدین آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

۲۶-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضور نے گاڑیاں منگوائیں اور خواجہ میر درد صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ راستہ میں قبرستان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ انسان کی دائمی سکونت ہے۔ جہاں ہر قسم کے امراض سے نجات پا کر انسان آرام کرتا ہے

خواجہ میر درد صاحب کی قبر پر آپ نے فاتحہ پڑھا اور کتبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ کہ کتبہ لکھنا شریعت میں منع نہیں ہے۔ اس میں بہت سے فوائد ہیں

خواجہ میر درد صاحب کی قبر کے سرہانے کی طرف یہ عبارت لکھی ہے۔

هو الناصر

نور البصر اہل المحمدیین خواجہ میر محمدی التخلص بدرد تحیات اللہ علیہ وعلی والدیہ وعلی من توسل اللہ۔ ولادت نوذیقعد ۱۱۳۳ھ روز شنبہ عمر شریف ۶۶ سال رحلت ۲۴۔ صفر یوم جمعہ قبل صبح صادق ۱۱۹۹ھ

ہم میر و فقیر خواجہ میر درد است

ہم مرشد و پیر خواجہ میر درد است

از بسکہ غلام خواجہ میریم اثر

زیر اقدام خواجہ میریم اثر

از رحمت حق زندہ جاوید شدیم

ہر گاہ بنام خواجہ میریم اثر

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی ... ؟

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء مذ دکھایا گیا۔ جس پر
عربی عبارت میں ... لکھے ہوئے ہیں۔ وہ
عبارت یاد نہیں ... مطلب غالباً یہ تھا۔ کہ
ایمان چار قسم ... یان۔ دوسرا وہ جو بصیرۃ
سے حاصل ... ایمان۔ چوتھا۔ استغراقی
جو محویت ... ہے۔

۱۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ وحی ہوئی "زندگیوں کا خاتمہ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگرخانہ کی آمد

یہ چند سطریں میں آپ کی خدمت میں حضرت امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق لکھتا ہوں۔ لنگرخانہ کی آمد کی کمی بسا اوقات باعث تشویش ہوتی ہے۔ اس سے دو تین سال پہلے جب حضرت اقدس نے خود ایک اشتہار بعنوان لنگرخانہ کے انتظام کے لئے شائع فرمایا تھا۔ تو اس وقت بھی یہی تکلیف پیش آئی تھی۔ اب خرچ تو اس وقت سے ڈیوڑھا ہو گیا ہے یعنی اُس وقت آٹھ سو روپیہ ماہوار تھا تو اس وقت بارہ سو روپیہ ماہوار ہو گیا ہے۔ اور آمد کی یہ حالت ہے۔ کہ دن بدن کم ہوتے ہوتے ان دنوں میں خصوصاً بہت ہی تنزل کی حالت میں ہے اور حضور کی اوقات گرامی جو ایسی تشویشوں سے خالی ہونی چاہئیں۔ ان میں یہ باتیں مخل ہو جاتی ہیں۔ میں اُمید نہیں کرتا کہ کوئی اس سلسلہ کا مخلص اس بات کو گوارا کر سکیگا۔ کہ حضور کو یہ تکلیف تشویش میں ڈالنے والی ہو اگرچہ سارا انتظام توکلاً علی اللہ ہی ہو رہا ہے۔ مگر تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے جیسا حضور نے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار دیا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ "ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ میں آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے۔ کہ میرا انہیں سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں ..... سو ہر ایک شخص کو چاہئے۔ کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سر سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے۔ کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے ...... گو ایک پیسہ ماہواری ہو اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہیگا ...... اور اس کے بعد کوئی معذور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہیگا"

تین طرح سے موجودہ آمد میں ترقی کی صورت ہو سکتی ہے اور اُمید ہے کہ مخلص احباب ان تینوں طریق پر پوری سعی فرمائیں گے

اوّل۔ فہرست چندہ میں جو اسوقت موجود ہے۔ صرف دو ہزار چندہ دہندگان کا نام موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکثرت احباب ایسے ہیں جنکو ابھی تک حضرت اقدس کے ارشاد کا پورا علم نہیں ہوا یا انہوں نے ٹھیک طرح سے اسکو سمجھا نہیں۔ پس جہاں جہاں کسی دوست کو احمدی احباب کا پتہ معلوم ہے۔ جو ابھی تک چندہ دہندگان میں شامل نہیں۔ وہ انکو شامل کرنے کی کوشش کریں اور انکو حضرت اقدس کے اس منشاء سے پوری طرح سے آگاہ کریں اور انہیں ایک مستعد آدمی کو مقرر کریں۔ جو باقاعدہ چندہ وصول کر کے ماہوار بھیجا کرے۔ دوئم۔ اس فہرست میں اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں سے ایک آدمی کو چندہ دینے والا مقرر کر لیا گیا ہے اور باقی افراد عورتیں ہوں۔ یا لڑکے لڑکیاں وہ اس فرض سے سبکدوش سمجھے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ فرض کفایہ نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے یہ لفظ ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو اپنے آپ کو اس سلسلہ میں سمجھتا ہے خواہ وہ مرد ہے یا عورت یا لڑکا الگ الگ چندہ دینا چاہئے اور کوئی اس حکم سے مستثنیٰ نہیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ دو لاکھ سے بھی زیادہ مریدوں میں سے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکے ہوں صرف دو ہزار چندہ دینے والے ہوں گویا بحساب اوسط سو سے بھی زیادہ بیعت کرنیوالوں میں سے صرف ایک چندہ دینے والا ہوا اور پھر جیسا کہ مردوں کو اس اعانت میں حصہ لینا چاہئے عورتیں کیوں الگ رہیں اور ایسے ہی گھر کے دوسرے افراد سب کے سب شامل ہونے چاہئیں صرف احاطہ بمبئی میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ (۱۱۰۸۷) احمدی تھے اگر یہ کل احمدی فی کس ایک پیسہ ماہوار کے حساب سے بھی چندہ دیں تو پورے دو سو روپیہ ماہوار چندہ اس حساب سے آنا چاہئے حالانکہ اب تعداد اور بھی بڑھی ہوئی ہے۔ اسی طرح پھر ہر جگہ اگر ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے چندہ اپنے اوپر فرض کر لے خواہ مرد ہو یا عورت تو ایک ایک پیسہ بھی دیں تو لنگرخانہ کا انتظام بآسانی چل سکتا ہے پس سب سے زیادہ غور دینے کے قابل یہی دو باتیں ہیں۔ کہ اوّل تو جہاں حضرت اقدس علیہ السلام کے ارشاد کی پوری طرح خبر نہیں وہاں تو خبر پہنچا کر ان لوگوں کو ماہوار مستقل اعانت پر آمادہ کیا جائے اور اپنے گردوں میں عورتوں اور بچوں کو بھی اسمیں شریک کیا جاوے اور فہرست چندہ میں جو کچھ ان کا چندہ ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو یا دھیلہ الگ دکھایا جاوے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی بہ نیت حصول ثواب اس میں شامل کر لیا جاوے۔ سوئم۔ تیسری تجویز یہ ہے کہ جو صاحب آمدنی کا ذریعہ رکھتے ہیں وہ اپنا اپنا چندہ کو بڑھاویں۔ ان کے تھوڑا تھوڑا بڑھانے سے مجموعی آمد میں بہت بڑی ترقی ہو سکتی ہے۔ مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ احباب اگر اپنی آمد کا دسواں حصہ خالص سلسلہ کی ضروریات کیلئے الگ کر دیا کریں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ممکن ایسا ہو سکتا ہے کہ جن احباب کی آمدنی مثلاً دس روپیہ ماہوار سے بھی کم ہے وہ حسب استطاعت دسویں حصے سے بھی کم دیدیا کریں۔ اور جن کی آمدنی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے۔ وہ حسب استطاعت زیادہ دیدیا کریں آخر جو وعدہ بیعت کیوقت کیا جاتا ہے۔ اس کو بھی تو کسی قدر پیش نظر رکھنا چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا سہل امر نہیں مگر جہاں تک ہو سکے۔ دین کے لئے دن بدن قدم آگے ہی بڑھانا چاہئے۔ میری غرض یہ ہے۔ کہ دسواں حصہ صرف ضروریات سلسلہ کے لئے دیا جاوے جس میں لنگرخانہ اور مدرسہ اور اشاعت کا کام شامل ہیں۔ یہی سلسلہ کی اصل اور بڑی شاخیں اور مقدم ضروریات ہیں۔ اخباروں اور کتابوں کی قیمت ایک الگ چیز ہے۔ کیونکہ وہ معاوضہ میں دیجاتی ہے اور ان ضروریات میں بھی لنگرخانہ سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اس کے اخراجات بہ نسبت دوسری شاخوں کے بہت زیادہ ہیں۔

زکوٰۃ۔ ان باتوں کے علاوہ ایک ضروری عرض ہے اور وہ بھی میں بایمائے حضرت امام علیہ السلام ہی لکھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے زکوٰۃ کے متعلق۔ اسی اشتہار متعلق لنگرخانہ میں جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے حضرت اقدس نے اخیر پر یہ بھی تحریر فرمایا تھا۔ کہ "یہ بھی واضح رہے کہ صدقات اور زکوٰۃ اور اس طرح کی ہر مد کا روپیہ بھی یہاں آنا چاہئے" مگر اسکی طرف بہت ہی کم میں کہہ سکتا ہوں شاید توجہ احباب نے توجہ کی ہے جس وقت حضور علیہ السلام نے لنگرخانہ کے متعلق تحریک کے لئے حکم دیا۔ اسی وقت میں نے یہ بھی عرض کیا تھا اور بعض احباب سیالکوٹ و لاہور کی تحریک سے تھا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اکثر لوگ یا تو شاید الگ کر کے نکالتے ہی نہیں اور یا نکالتے ہیں تو اپنی جگہ پر مناسب موقعہ پر خرچ کر لیتے ہیں جس پر آپ نے فرمایا۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی سب یہاں آنا چاہئے پھر یہاں حسب ضرورت خرچ ہونا چاہئے۔ اوّل تو زکوٰۃ دی بہت کم جاتی ہے حالانکہ بہت گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں اگر نقد مال جمع نہ ہو تو کم از کم زیور ضرور اسقدر مالیت کا ہوتا ہے جس پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اس طرف توجہ اس لئے نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کا فنڈ الگ جمع نہیں ہوتا ورنہ اگر یہ روپیہ یکجا جمع کیا جاوے تو خود تحریک کا باعث ہوتا ہے دوم زکوٰۃ آنحضرت صلعم کے زمانے میں ہمیشہ ایک جگہ جمع ہوتی رہی اور کبھی اجازت نہ تھی کہ ہر شخص جہاں چاہے اسے خرچ کر لے۔ لیکن یہی صورت ہونی چاہئے یہی حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی ایک استفسار پر فرمایا تھا پس نہایت ضروری ہے کہ آئندہ زکوٰۃ کا کل روپیہ ایک جگہ قادیان میں جمع ہوا اور یہ روپیہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس جمع ہوگا مگر بھیجنے والے صرف اس قدر تصریح کریں کہ یہ زکوٰۃ فنڈ قادیان ہے تاکہ یہ روپیہ الگ جمع ہو اور اس کا سارا حساب کتاب الگ ہوگا

واضح رہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ مخصوص ہو کر الگ فنڈ زکوٰۃ میں آنا چاہئے اور اس کا تعلق کسی دوسرے کسی چندہ یا مد سے کچھ نہیں۔ پھر بموجب ارشاد حضرت اقدس اسکو مناسب موقعہ پر خرچ کیا جاویگا خاکسار محمد علی از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

استقامت ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام رہتی ہے۔ انسان جب خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ان میں سے انسان گذر نہ لے۔ منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے۔ اور دوست بننے کو طیار ہے۔ مستقیم وہ ہے۔ کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے

طول امل مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو۔ اور اس پر غور کرو۔ کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے۔ کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے۔ اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے۔ تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے۔ اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا۔ وہ کرونگا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے۔ اور صبح اٹھے۔ تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے۔ کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ خدا جب کسی پر فضل کرتا ہے۔ تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے۔ کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں۔ یہی بڑا واعظ ہے۔

جذب اٹاوہ کے دوست سید صادق حسین صاحب اور دیگر دوست اس جگہ کے مخاطب تھے۔ فرمایا۔ اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچاویں۔ مومن میں قوت جاذبہ ضرور رہتی ہے جب میں براہین لکھتا تھا۔ تو یہ الہام ہوا تھا۔ کہ ہر ایک دور کی راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اور یہ کتاب وہ ہے۔ جو ہر ایک فرقہ عیسائی۔ ہندو۔ برہمو۔ آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے۔ مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں پیچھے بنائی ہیں۔ یا ایسے زمانے میں لکھی گئی تھی۔ کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے۔ ویسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی عبرانی۔ سب زبانوں میں الہامات ہوئے۔ یہ اس لئے ہوا۔ کہ ہر ایک زبان گواہ رہے۔ اور اس کتاب کی عظمت ہو۔ اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے۔ اور اس جماعت میں داخل ہوں گے۔

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے۔ اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا۔ تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک شبہ میں پڑ جاتیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ ہر نبی کے وقت میں ابتلا آئے۔ اور اب بھی وہی سنت اللہ جاری ہے۔ مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ جب مسیح آئیگا۔ تو علماء اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے۔

صبر اور غصہ فرمایا۔ صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے وہ غصے سے بہر نہیں بولتا۔ اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے۔ اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے۔ اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب سے ساتھ بولے اس کے نمونے آنحضرت کی زندگی میں بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے۔ دہلی کی سرزمین سخت ہے۔ تاہم سب یکساں نہیں۔ کئی آدمی مخفی ہوں گے جب وقت آئے گا۔ تو وہ خود سمجھ لیں گے۔ عرب بہت سخت ملک تھا۔ وہ بھی سیدھا ہو گیا۔ دہلی والے ابھی سخت نہیں ہیں۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں۔ یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے۔ اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے الہامات کی تعلیم بھی یہی ہے۔ کہ بردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں۔ کہ فوراً کسی کے حلق میں ڈال دیں۔ ابھی تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ اپنا یقین نہیں کرتے۔ بلکہ وساوس کی تہہ میں ہیں تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں جب نیا تھا تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا۔ شیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر نیش زنی کرتا رہتا ہے۔ کوئی سہل امر نہیں کہ یک دفعہ یہ سارا زہر نکل جائے۔ رفتہ رفتہ خدا کی رحمت دستگیر ہوتی ہے۔ بیمار تندرست ہوتا ہے۔ تو نقاہت باقی رہتی ہے۔ اور نقاہت کے لوازم میں سے ہے کہ انسان کسی وقت گر جائے۔ بلکہ بعض دفعہ مرض عود کر آتی ہے۔ مومن ولی ہوتا ہے۔ مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کہ آمنا نہ کہو بلکہ اسلمنا کہو

مسیح موعود کو ماننے کی ضرورت ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ روز جمعہ۔ حضرت کی خدمت میں آج پھر ایک سوال پیش ہوا۔ کہ جب ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں تو صرف آپ کو نہ ماننے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے۔ ہم قال اللہ اور قال الرسول کو مانتے ہیں۔ پھر خدا کی وحی کو مانتے ہیں۔ میرا آنا اللہ اور رسول کے وعدے کے مطابق ہے۔ جو شخص خدا اور رسول کی ایک بات مانتا ہے۔ اور دوسری نہیں مانتا وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ تو وہ بات ہے۔ جو قرآن شریف میں تذکرہ ہے۔ کہ وہ لوگ بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے۔ ورنہ وہ دراصل ایمان نہیں۔ یہ ایک خدا اور اس کے رسول کا موعود اپنے وقت پر صدی کے سر پر آیا۔ نشانات لایا۔ عین ضرورت کے وقت آیا۔ اپنے دعویٰ کے دلائل صحیح اور قوی رکھتا ہے۔ ایسے شخص کا انکار کرنا ایک مومن کا کام نہیں۔ یہود بھی موحد کہلاتے تھے۔ اب تک ان کا دعویٰ ہے کہ ہم توحید پر قائم ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کے سبب سے کافر ہو گئے

گئے۔ اللہ تعالے کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگون کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہین۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہین۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہین۔ ہمین کیا ضرورت ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالے کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کچھ کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ اس کے واسطے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائین۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگون کو معلوم نہین۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل آلٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالی کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیان دور نہین ہو سکتین جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤن کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالی فرماتا ہے۔ مین اس شخص کو راہ دکھاؤن گا۔ جو میرے راہ مین مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھین دے۔ اور تم سب مُردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیون کے متعلق خدا تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھون کے ہین۔ جن پر کتابین لدی ہوئی ہون۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدائیت اور سکینت نازل نہین ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس مین اُوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اُس مین نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اُوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت آلٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کمیاب کیون ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگون کی مانند نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے ہین۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگون نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات مین لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالی کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا

کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگون کے تقوے کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ مین ان کے سامنے آیا۔ میرا دعوی مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہون نے میرے معاملہ مین تدبر کیا؟ کیا انہون نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لین۔ صرف لوگون کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہون نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مونھ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ مین یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا ادھر اُدھر جانا بے ایمانی مین پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا مین موجود ہے۔ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالی ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقوے کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بیہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ مین کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہین۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اُس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا مین کسی کی زندگی کا مین قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقوٰی سے کام لو۔ ضد اچھی نہین۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچون اور بازارون مین یہی کہتے پھرتے ہین۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہین۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالے نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا۔ سوچو۔ ۱۹۰۰ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا۔ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا مین رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیون ہے؟ کیا اسی واسطے کہ مین

اسلام کی فتح چاہتا ہون۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہین سکتی۔ مین اکیلا تھا۔ خدا کے وعدے کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور مین بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانون کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزارون آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضلیت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہین۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب اُٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہین۔ انہون نے کہا۔ کہ مین ثابت کرتا ہون کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہین۔ چنانچہ انہون نے ثابت کر دیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویون پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہین۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہین۔

تلوار

اور کہتے ہین۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیون کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہین پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہین اُٹھائی بلکہ دشمنون کے حملون کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانون کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس مین کوئی پیش قدمی مسلمانون کی طرف سے نہین ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیون کے حملے تلوار کے ساتھ نہین ہین۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہین۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہین پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندون کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہین۔ مگر وہ گھر جا کر پھر ہندو کے ہندو ہی ہوتے ہین۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہین پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اُٹھانے والون کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ۔ دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانون کے ساتھ مخالفون کو جواب دیا جاتا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کرین۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانون کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال مین انکو بہت دسترس عطا کیجاتی ہے۔ مگر یہان تو یہ حال ہے

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتیار یورپ کے لوگون سے خرید کر لیتے ہین۔ تم مین تلوار نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہی نہین۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ مین اب بہی نشان دکہانے کو طیار ہون۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلوارون کو تو زنگ بہی لگ جاتا ہے۔ پر ان نشانات کو جو تازہ ہین۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگون کو پسند نہین۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلائین۔ ہم قبول کر لین گے۔ اب تو ہر ایک عقلمند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہان تک کہ خود عیسائی قائل ہین۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دنیوی مذہب بیخ و بُن سے اکہڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چہوڑ دین گے۔ تو پہر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہین۔ کہ اسلام کو قبول کرین۔ اور اس مین داخل ہو جائین۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کہانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کر لے۔ اے مسلمانو! سوچو اس مین تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہو گیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہین ہو گیا؟۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہین غصہ نہین آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہین کیون غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہین۔ مین کوئی شہرۃ نہین چاہتا۔ مین تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہون اللہ تعالیٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اُسی نے میرے دل مین یہ جوش ڈالدیا۔ مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا۔ پچیس برس سے خدا کا الہام مجہ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اُسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائین اور راستباز علیحدہ ہو جائین۔ میرے پر حملہ کرنے کا کچہ فائدہ نہین۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہین چہوڑ سکتا۔ مین وعدہ کرتا ہون۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو تو میرے پاس آوے۔ مین تازہ تر نشان دکہاؤن گا کیا مین اس قدر یقین کو ترک کر کے تمہاری ظنی باتون کے پیچہے پڑ جاؤن۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانون کے ساتہ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتہ اس کی صداقت پر مہر لگادی۔ وہ تمہاری خیالی باتون کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتون کو دیکہہ کر بہی ایمان نہین لا سکتے تو

اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ مین اپنا کام کرتا ہون۔ عنقریب تمہین معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ تازہ اخبار از لودیانہ۔ ۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ آج ۵۔ نومبر بیت وار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴۔ نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تہی اور دن بہر اسی کام مین گذرا۔ اس واسطے کل مین اخبار کیواسطے کوئی ڈائیری ارسال نہ کر سکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدہیانہ مین پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کرون۔ کل کی باتون مین سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہین۔ طالب علم تہا۔ یا مولوی صاحبان مین شامل تہا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگون کے ہمراہ حضرتؑ کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتہ بتہری کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تہا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجہایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئے گا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکہاؤ اور توریت مین الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکہاؤ بہت ہی سمجہایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہائیت شوخی کے ساتہ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہائیت تیز چلتی تہی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس مین نہ تہی۔

آخر حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ مین نے بہت سمجہایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاءؑ کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکہلائے مین۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پہر اگر تم نہین مانتے اور ضد سے باز نہین آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہین۔ بلکہ اسی دنیا مین تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مین صادق ہون یا کاذب ہون۔ خدا نے مجہے اور نشانون کا بہی وعدہ دیا ہے۔ جنمین سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تہوڑا اور صبر کرو۔ چند سالون مین تم دیکہہ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ مین باطل پر ہون۔ انسان امن اور راحت کی حالت مین باتین بناتا ہے۔ مین نے اچہی طرح دیکہہ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہین۔ کہ لوگ مانین۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہون گے۔ اور لوگون پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر مین خدا کی طرف سے نہین تو مین خود بخود تباہ ہو جاؤن گا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کروگے۔ مین خدا کا نشان پیش کرتا ہون ذرا دانتون مین زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتہ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بہی پکڑا جاتا ہے۔ مین نے جو کچہہ پیش کرنا تہا۔ وہ پیش کر دیا۔ تواتر پیش کر دیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والون پر مین عذاب کی مار مارون گا۔ تہوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور مین اس کی طرف سے ہون تو عنقریب تم لوگون کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی شام کے ۵ ۱/۲ بجے حضرتؑ بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ [illegible] درجہ سوم کے خرید کئے گئے۔ راستہ مین سرہند کے سٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۹ ۱/۲ بجے کے قریب گاڑی لودہیانہ کے سٹیشن پر پہونچی۔ جہان قریب ایک ہزار کے آدمی حضرتؑ کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تہا۔

شکریہ دہلی پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو مین ختم کرون۔ یہ ضرور ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بہی اور خواص کا بہی اور سب سے بڑہ کر احباب کا۔ عوام کا۔ اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیون کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتہ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتون کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والون مین سے بیعت نہین کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہین رہی۔ جو آج سے چودہ سال پہلے تہی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہین۔ اور لوگ توجہ کے ساتہ حضرت کی باتین سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے کہ آپ سچے ہین۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پہلی گستاخیون کی معافی چاہی۔ پہر خواص نے کوئی مخالفت نہین کی۔ بلکہ جب کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بہیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی مین بہت ہی تہوڑی ہے۔ اور انگلیون پر گنے جا سکتے ہین۔ خدا ان مین برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہین۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانون نے اس کام سے صرف اسی واسطے موقوف کر دیا کہ وہ احمدی ہین۔ ہم مسافران دہلی میر صاحب موصوف کے

کے نہائیت ہی مشکور ہین۔ انھوں نے ایام رہائش دہلی مین اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرہ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود نظر آتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازمون کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت مین مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہین اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص مین برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

۲ - ہمارے عزیز دوست **بابو محمد اسماعیل صاحب** ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتون جوان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھین۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے دور کے مکان سے تشریف لا کر خدمت مین مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابین اس کے متعلق لکھ ڈالین۔ ۳ - مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھون سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت ملی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴ - میرے پیارے بھائی میان عبد العزیز صاحب جنھون نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدین لکھ کر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگون نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵ - میان عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری مین چپڑاسی ہین۔ ایک عجیب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہین۔ انہون نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت مین مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت مین روانہ کرنے کے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع مین جس وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ تین اور بیرونی دو بھی دہلی مین بہت ترین۔

کتاب سفر دہلی | دہلی کی تقریرین اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شائع ہوتے رہین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ مین شائع کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو دعا | دہلی مین قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھ کر اور وہان کے لوگوں کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائین۔ اور دو ماہ تک وہان قیام رکھین۔

لدھیانہ | جیساکہ اوپر بیان کر چکا ہون۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگون کے لدھیانہ کے اردگرد کے گاؤن۔ اور پٹیالہ۔ ماہون سرہند۔ مغوث گڈھ۔ ماچھی واڑہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیرکوٹلہ دغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر نمائین جمع ہین۔ احباب لدھیانہ گاڑیان لے کر اسٹیشن پہ پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویون نے جن مین سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت مین دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ آج شام کو مین صاحب ایڈیٹر نور افشان سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہین۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب بہادر ایک خلیق آدمی ہین ہماری باتون کو نہائیت غور سے سنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

رشید میرٹھ | دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ مین پڑتا ہے۔ اور وہان کے بعض احباب دہلی مین پہنچ گئے تھے۔ جن مین سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب ہین۔ جنھون نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہین۔ یہ رسالہ نافع راہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئین۔ خدا قبول کرے۔ آمین۔ کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۱ ر ہے۔

بقیہ ڈائری دہلی | ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - روز شنبہ دہلی کے ارد گرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرانا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر لوگ چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازین بعض مساجد کسی صحیح نیت سے نہین بنوائی جاتین۔ بلکہ صرف اس واسطے بنائی جاتی ہین کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور نیت صحیح اور دل کے تقوے پر موقوف ہین۔ ایک بزرگ کے پاس بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب دیا۔ ع کہ اندا ختم در رہ گل۔ مگر اندا ختم در دل۔ غرض خدا کے ساتھ دل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے اسے خدا سے مانع نہین ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیون نہ ہون۔

ہند مین اسلام | فرمایا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند مین اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہین ہند مین اسلام بادشاہون نے نہین پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند مین ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک مین گذرے تھے۔ بادشاہون کو یہ توفیق کہان ہوتی ہے۔ کہ دلون مین اسلام کی محبت ڈالدین۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہین ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالےٰ کے حضور مین فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہین۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتون مین ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوّے کروڑ مسلمان ایسے لوگون کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ مین کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہین پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنھون نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برکات قوی نے جوش مارا اور لوگون کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگون کے آگے گالیون کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہین تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا۔ یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کہتے ہی رہے ہین۔

سماع | ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہین۔ کیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہین حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ مین نبی کریم کے سامنے مسجد مین شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المومنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہین پڑھتا۔ وہ ہم مین سے نہین ہے

اور خود اس میں ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے تو اس میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جس شے میں خدا نے تاثیر رکھی ہے اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ حضرت داؤد کی زبور گیتوں میں تھی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت داؤد خدا کی مناجات کرتے تھے۔ تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ روتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے۔

مزامیر میاں ایک شخص درمیان میں بول پڑا۔ کہ مزامیر کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟

فرمایا بعض نے قرآن شریف کے لفظ لہو الحدیث کو مزامیر سے تعبیر کیا ہے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو مقام اور محل دیکھنا چاہیئے۔ ایک شخص کو جو اپنے اندر بہت سے علوم رکھتا ہے اور تقوے کے علامات اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور متقی باخدا ہونے کی ہزار دلیل اس میں موجود ہے۔ صرف ایک بات جو تمہیں سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کی وجہ سے اسے برا نہ کہو۔ اس طرح انسان محروم رہ جاتا ہے۔ بایزید بسطامی کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ لوگ بہت ان کے گرد ہوئے۔ اور ان کے وقت کو پراگندہ کرتے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ انہوں نے سب کے سامنے روٹی کھانی شروع کر دی۔ تب سب لوگ کافر کہہ کر بھاگ گئے۔ عوام واقف نہ تھے کہ یہ مسافر ہے۔ اور اس کے واسطے روزہ ضروری نہیں لوگ نفرت کر کے بھاگے۔ ان کے واسطے عبادت کے لئے مقام خلوت حاصل ہو گیا۔

اسرار یہ اسرار ہیں۔ اور ان کے واسطے ایک عمدہ مثال خود قرآن شریف میں موجود ہے۔ جہاں حضرت خضر نے ایک کشتی توڑ ڈالی۔ اور ایک لڑکے کو قتل کر دیا۔ کوئی ظاہر شریعت ان کو ایسے کام کی اجازت نہ دے سکتی تھی اس قصہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ خضری اسرار اس امت میں ہمیشہ پائے جاتے رہے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات متفرقہ کے جامع تھے۔ اور ظلی طور پر وہ کمالات آنحضرت کی امت میں بھی موجود ہیں۔ جو خضر نے کیا آئندہ صاحبان کمالات بھی حسب ضرورت کرتے ہیں جہاں حضرت خضر نے ایک نفس زکیہ کو قتل کر دیا۔ اس کے بالمقابل مزامیر کیا شے ہیں۔ لہذا جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے جلد بازی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دوسرے علامات کو دیکھنا چاہیئے۔ جو اولیاء الرحمان میں پائی جاتی ہیں۔ ان لوگوں کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اس میں بڑی احتیاط لازم ہے۔ جو اعتراض کرے گا۔ وہ مارا جائے گا۔ تعجب ہے کہ زبان کھولنے والے خود گندے لوگ ہوتے ہیں۔ اور ان کے دل ناپاک ہوتے ہیں۔ اور پھر بزرگوں پر اعتراض کرتے ہیں۔

نظر بد یہ بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ اولیاء اللہ میں کسی ایسی بات کا ہونا بھی سنت اللہ میں چلا آتا ہے۔ جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب ماں عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تاکہ وہ نظر بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندوں کے ظاہری حالات میں ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے۔ جس سے بد لوگ اس سے دور رہیں۔ اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہیں۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ اور شقی کا دھیان اس داغ کی طرف رہتا ہے۔ امرت سر کا واقعہ ہے۔ ایک دعوت میں چند مولوی شریک تھے۔ اور صاحب مکان نے مجھے بھی بلایا ہوا تھا۔ چائے لائی گئی۔ میں نے پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑی تب سب نے اعتراض کیا۔ کہ یہ سنت کے برخلاف کام کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ سنت ہے۔ کہ پیالی دائیں ہاتھ سے پکڑی جائے۔ مگر کیا یہ سنت نہیں۔ کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ جس بات کا تجھے علم نہیں۔ اس کے متعلق اپنی زبان نہ کھول۔ کیا آپ لوگوں کو مناسب نہ تھا کہ مجھ پر حسن ظن کرتے اور خاموش رہتے۔ یا یہ نہیں ہو سکتا تھا تو اعتراض کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ ہی لیتے۔ کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ پھر میں نے بتلایا۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دائیں بازو کی ہڈی بچپن سے ٹوٹی ہوئی ہے اور پیالی پکڑ کر میں ہاتھ کو اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ جب یہ بات انہیں بتلائی گئی۔ تب وہ سن کر شرمندہ ہو گئے۔

ہفتہ وار بیان

۱۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز حسب معمول مسجد جامع میں بعد عصر ہوا کرتا ہے۔

۳۔ بابو جمال الدین صاحب گوجرانوالہ سے اور دیگر بعض دوست کشمیر۔ پشاور۔ پنجہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۴۔ فنڈ کے مشکلات کے سبب دفتر بدر میں ٹکٹ نہ رہے اس واسطے اخبار بعض احباب کو دیر سے روانہ ہو سکا۔

عید فنڈ

عید کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مدرسہ تعلیم الاسلام کا عید فنڈ آپ کو ایک شاندار ثواب میں حصہ دینے کے واسطے منتظر بیٹھا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ حسب معمول اپنا اور اپنے شہر اور گرد و نواح کے گاؤں کا چندہ عید فنڈ مبلغ ایک روپیہ فی کس اور صدقہ فطر یتامی اور مساکین طلبائے مدرسہ کے واسطے جمع کر کے بہت جلد ارسال فرماویں گے۔ مدرسہ میں ایک معقول رقم چندہ کی ہر وقت جمع رہنی چاہیئے۔ کیونکہ مدارس کی منظوری کے قواعد دن بدن ایک بڑے فنڈ کو چاہتے ہیں۔ مدرسہ ایک اہم دینی خدمت کو پورا کر رہا ہے۔ اور آئندہ نسلوں کے واسطے ایک قابل نمونہ جماعت طیار کر رہا ہے۔ والسلام

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موسم سرما آ گیا ہے۔ ہمارے مدرسہ میں ایک بڑی تعداد غریب طلباء کی ہے۔ ان کو کمیٹی کی طرف سے کچھ وظیفہ تو ملتا ہے۔ مگر اس میں اس قدر گنجائش نہیں۔ کہ طلباء گرم کپڑے یا لحاف وغیرہ بنا سکیں۔ اس لئے آپ کے اخبار کے ذریعہ احمدی جماعت کے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے مساکین اور یتامیٰ کے لئے کپڑے بھیج کر ان کی امداد فرماویں۔

نیز جو لڑکے بورڈنگ میں رہتے ہیں۔ ان کے سرپرستوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ براہ مہربانی ان کے ماہواری خرچ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام ارسال کریں والسلام

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

صاحب وسعت احباب توجہ کریں۔

میاں احمد نور صاحب مہاجر کے مکان کے لئے کئی دفعہ پہلے بھی تحریک ہو چکی ہے۔ کچھ روپیہ جو جمع ہوا تھا۔ وہ خرچ ہو چکا ہے چونکہ زمین جو مکان کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ وہ نشیب میں ہے قریباً ایک سو روپیہ تو اسی کے برابر کرنے میں خرچ ہو گیا۔ اب مکان کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ مگر گذارہ کے موافق مکان تیار ہونے کے لئے دو سو روپے کی اور ضرورت ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ قوم پر طرح طرح کے چندوں کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اور خصوصاً لنگر خانہ کی حالت ان دنوں میں بہت ہی قابل توجہ ہے جس کے لئے حضرت اقدس نے پھر تحریک کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس قوم کے لئے جو اس وقت ہزارہا روپے مجموعی طاقت سے نیکی کے کاموں میں خرچ کر رہی ہے دو سو روپیہ کی رقم کچھ بھی چیز نہیں بلکہ یہ ایک ایسی خفیف رقم ہے کہ دو چار صاحب وسعت احباب ہی توجہ فرما کر اسے پورا کر سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کی مد میں آخر سینکڑوں نہیں ہزاروں روپے اس جماعت کے نکلتے ہیں۔ پس اسی میں سے ادنیٰ توجہ سے یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ کل قوم کے سامنے اس لئے تحریک کی گئی ہے کہ تھوڑی تھوڑی مددوں سے ہی مدعا حاصل ہو جائے۔ مگر یہ کام بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ فیہ حکم وقت ... من اذلۃ

بدر

غیر معمولی پرچہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چھپیں بائو گرافی چھاپہ قادیان میں	رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸	دوا میں شفا میں غرض دارالامان میں
سلسلہ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۳۳	۶ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر - مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ ہجری	سلسلہ القدیم جلد ۱ نمبر ۴
ای جہان منتظر خوش باش کآمد آن زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح و در آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کر کے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس سعادت پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
از بس کرم داشتہ تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
رفع القدر بکمالہ۔
شرف البصر بجمالہ۔
حسن البشر بخصالہ۔
صلوا علیہ و آلہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المحمدین الخالفین محمدی المتخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین دعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہاں سے ہو کر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

هو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبد الرحیم صاحب اور دیگر بزرگوں کے مزار ہیں۔ شاہ عبد الرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۶ سال لکھی ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہیں۔ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہیں۔ وہ ایسے بدعات میں مشغول ہیں۔ کہ حق کو باطل بنا رہے ہیں۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہیں

راستہ میں اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا کہ حضور جاتے ہوئے راستہ میں لودیانہ ٹھہریں۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی۔ کہ لدھیانہ کی جماعت اسٹیشن لدھیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تھی۔ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے۔ میں نے جگانے نہ دیا۔ فرمایا۔ آپ نے اچھا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ میں اتر کر اہل لدھیانہ سے ملاقات کریں گے۔

راستہ میں مذبح کے پاس سے گذرے۔ کثیر التعداد بھیڑیں اور بکریاں ذبح ہو رہی تھیں۔ اور سینکڑوں کا ایک ریوڑ کھڑا تھا۔ ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ کھانے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالے نے جمع کر دیا ہے۔ برخلاف اس کے حرام چیزیں مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہیں

مذبح میں سینکڑوں بھیڑوں کو بالائی کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے اور ذبح کے لئے طیار دیکھ کر میری آنکھوں کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس رویاء کا نقشہ آگیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کئی ہزار بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھری اور آسمان کی طرف نگاہ ہے گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرنے کا حکم ملے۔ تب میرے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انہوں نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انہوں نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں مرجائیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب آئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہیں۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں ہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

طب ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمة ضالة المومن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرلے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفید بات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ ؎

تمتع زہر گوشۂ یافتم ٭ زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذو تجربة۔ لیس الحلیم الا ذو عسرة۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اُٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء و قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبهداهم اقتده۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کرلے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ تمام گذشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتدا کرکے آپ جامع تمام کمالات کے ہوگئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنمیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقویٰ فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ اترے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آئیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کردے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کردی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑکر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن وحدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علےٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ الحق بالا من کونسی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ملنے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں۔ مجھ سے جھگڑا کرلیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اُترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

جس مین آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک ملیع کے کنارے پر لاتعداد بھیڑین لٹائی ہوئی ہین۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ مین چھری ہے اور آسمان کیطرف منہ ہے۔ گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے۔ تب مین نے ان سے یہ الفاظ نکلے۔ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ یعنی اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کو سنتے ہی انھون نے یکدفعہ سب پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگین۔ توانہون کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑین ہی ہو۔ غرض مومن ہی کی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑون اور ہزارون مرجاتے ہین۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہین۔

فرمایا۔ اس شہر مین اس قدر انقلاب ہوئے ہین۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہون۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک مین مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب منتھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہین یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہئیے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہین۔ جو نوکر نہین۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہین ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہین ہوتی۔

طب

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز عصر۔ چند مولوی اعد مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان مین آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ مسلمانون کو انگریزی طب سے نفرت نہین چاہئیے۔ الحکمة ضالة المؤمن۔ حکمت بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی۔ پھر جہان سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرے۔ اس مین ہمارا یہ منشاء نہین کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہین۔ بلکہ ہمارا اب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئیے۔ کہ مفیدبات جہان سے ملے۔ وہین سے لے لے۔ ہند۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہئیے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہئیے ؎

تمتع زہر گوشہ یافتم ٭ زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ ہم نے تو عورتون سے بھی نسخے حاصل کئے ہین۔ لیس الحکیم الا ذوالتجربة۔ لیس الحلیم الا ذو عثرة۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھے سے بنتا ہے اور یون تو تجربون کے لیے انسان رہے۔ کیونکہ قضاء وقدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات

اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کرلے۔ یہ آئیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیون اور ولیون مین جسقدر خوبیان اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتون کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ مین نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہئیے۔ جہان انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہئیے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹرون کو بھی مناسب نہین کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھین۔ بعض باتین ان مین بہت مفید ہین۔ مین نے بعض کتب متن طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ مین موجود تھی جنمین سے بعض کتابین بڑی بڑی قیمتین دے کر خرید کی گئی تھین۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہین۔

تقوٰی

فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار مین اس قدر مصروف ہین۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہین۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین جسقدر بار بار تقوٰی کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہین کیا۔ تقوٰی کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیون نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ مین تقوٰی سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ اترے ہم تم کو نہین مان سکتے۔ انہین چاہئیے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور نہ بہت سی باتون کے مقابلہ مین صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہودیون نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیون مین سے آنا چاہئیے تھا۔ ہم تم کو نہین مان سکتے۔ تائیدات الہٰی نصرت حق اور معجزات کی انہون نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلا دن کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت مین ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور مان کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہین کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ مین بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتون کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلا در آئین اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہین۔

نزول از آسمان

آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہین ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہین۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہین آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کردی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہین۔ وہ تو اسلام کے منکر ہین۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردون مین دیکھا۔ اگر قبض روح نہین ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم مین کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتون کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقوٰی کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الہٰی۔ نصوص قرآن وحدیث ہین۔ مین جو کچھ کہتا ہون۔ علی وجہ البصیرت کہتا ہون۔ خیال کرو۔ کہ اہل حق بالا مین کون سی بات ہے۔ مین تو ایسا آیا ہون۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیون محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت مین لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہین آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہین کر سکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہین۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہین۔ مجھ سے جھگڑا کرلین۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیون کی اس قدر مدد کرتے ہین۔ کہ بہت سے لوگون کو خود ان مولویون نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور تنزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز واکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان مین یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو مین یہی کہتے ہین۔ کہ آپ کہان اترے ہین۔

اتنے مین ایک مولوی صاحب درمیان مین بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق مین نازل ہوگا۔ آپ کہان نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔ توفّی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں ایک [illegible] مباحثہ ہوا تھا۔ کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو۔ اور مفعول بہ عَلَم ہو۔ وہاں سوائے مارنے کے اور کوئی معنے نہیں آتے۔ اگر آج تم قرآن حدیث۔ یا لغت سے کوئی اور معنے دکھا دو۔ تو میں آج بھی مان لینے کے واسطے طیار ہوں۔ لغت بھی زبان عربی کی کلید ہے کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو۔ تب بھی میں مان لوں گا۔ تعجب ہے۔ کہ دوسروں کی رویت کا تم اعتبار کرتے ہو مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رویت پر تم کو کوئی اعتبار نہیں۔ یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا۔ اگر کہیں یہ لفظ دکھا سکتے ہو۔ تو لے آؤ۔ میں تو اس وقت بھی قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں۔ قرآن شریف میں۔ حدیث میں۔ لغت عرب۔ کہیں کسی نبی صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفّی کا معنے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو تو میں فوراً مان لوں گا۔ لیکن تم حضرت عیسےٰ کے متعلق ایک لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو۔ جو کسی نبی کسی ولی۔ کسی صحابی کسی انسان کے متعلق نہیں کئے گئے۔ ۲۵ سال سے خدا تعالےٰ مجھے یہی بتلا رہا ہے۔ پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ ہیں۔ میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اس جگہ بیچ میں پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے کہ میں توفّی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا گیا لگے ورق گردانی کرنے۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے کبھی اس کو کہتے ہیں۔ کیوں میاں تم نکالو۔ اور کبھی اُس کو اشارہ کرتے ہیں۔ کیوں بھائی کچھ بتاؤ نہ۔ بہت سے بچے۔ کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا نکلنا تو کیا تھا۔ گھبرا کر بولے۔ اچھا۔ رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی ہیں جو۔ دفعناہ ... مکاناً علیاً کے معنے ہیں۔ مسلمان ہر روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ ان کا رفع ہو۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو خدا نے بتلا دی۔ اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی۔ الہام کیا ہے۔ الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد میں معلوم ہوا کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے۔ اور کسی مسجد میں لڑکے پڑھاتا ہے)۔

حضرت۔ میں ایسے الہام نہیں مان سکتا جس کے ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو۔ ایسے الہام کے مدعی تو ہر ایک زمانہ میں گذرے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی نشان ہے۔ تو دکھاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی۔ اور اس مولوی کو دکھلایا۔ کہ توفّی کے معنے مارنے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ میں لغت نہیں مانتا۔ اچھا مان لیا اگر عیسیٰ مر گیا ہے۔ تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت۔ جب مرنا ثابت ہے۔ تو کافی ہے۔ لاشیں حضرت ابراہیم اور موسےٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی۔ دجال کانا کہاں ہے۔

حضرت۔ اگر اس طرح تم لفظی معنے کرو گے۔ تو بہت مشکل پڑے گی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ جتنے نابینے ہیں وہ بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا۔ آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ اُمتی ہوگا۔ اُمتی تو وہ ہے۔ جو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ جو پہلے ہی نور اور بصیرت پاکر نبوت کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ وہ اب اُمتی کس طرح سے بنے گا۔ کیا پہلے تمام کمالات حاصل کردہ سے وہ بے نصیب کر دیا جاوے گا۔ ہاں ہم اُمتی ہیں۔ جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ملا ہے۔ اور تمام معرفت وہیں سے حاصل ہوئی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب تو گھبرا کر اٹھ گئے۔ اور ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے۔ اور ایک اور طالب علم آگے بڑھا۔

طالب۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی تعبیر نبوت سے ہوگی۔ یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے۔ وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں۔ خدا سے خبر پاکر بتلانے والا۔ ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے۔ سچی معرفت بغیر مخاطبات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی اگر یہ بات اس اُمت کو حاصل نہیں تو خیر امة کس طرح سے بن گئی۔ اللہ تعالےٰ نے مخاطبات کا دروازہ بند نہیں کیا۔ ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب۔ تو آپ کو وحی ہوتی ہے؟ وحی تو صرف انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت [illegible] نے فرمایا [illegible] قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ موسیٰ کی ماں کو بھی وحی ہوئی۔ کیا [illegible] عورتوں سے بھی بدتر ہو گئی [illegible] تو [illegible] ہوتی ہے۔ کیا ہمارے [illegible] دنیادار کو لگے قدم رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس [illegible] دھورا رکھنا نہیں چاہتا میں نہیں قبول کر سکتا۔ کہ پہلی اُمتوں نے اس قدر برکات حاصل کیں۔ اور یہ اُمت بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب۔ یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولایت

حضرت۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر تم نہیں جانتے۔ ولی کا مرتبہ کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو ولایت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولایت محبت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے۔ اور نبوت ایک عہدہ ہے۔ یہود کا تو یہ مذہب ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ولی تھے۔ اور تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ایک قدم بھی رکھنا کفر سمجھتے ہیں۔ ہم کو الہام ہوا ہے کل برکة من محمد۔ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے۔ لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ بلکہ شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہے۔ کہ جس کو کبھی بھی وحی نہیں ہوتی خوف ہے۔ کہ اس کا خاتمہ برا ہو۔ معرفت تامہ بجز مکالمہ مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب۔ وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت۔ کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک گونج پیدا ہوتی ہے۔ کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے۔ اور نشان دیکھ لے۔ صادق اور کاذب میں خدا فرق کر دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالےٰ نے مجھے [illegible] دیا تھا۔ کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے [illegible] تحائف بھی لائیں گے۔ یہ ایسے وقت کا [illegible] ہے [illegible] ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا [illegible] کرو کہ کیا کوئی آدمی اتنا لمبا [illegible] حاصل کر سکتا ہے۔ [illegible] بڑی کامیابی [illegible] آئیں۔ اور کچھ [illegible] بات نہیں۔ اگر ہمارے پاس [illegible] مدت قیام رکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو

اصل میں تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت ابوبکر نے کونسا معجزہ مانگا تھا۔

طالب علم۔ اُمت کے علماء بھی انبیاء کی مانند ہیں۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت۔ میں ان لوگوں کو علماء میں شامل نہیں سمجھتا جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہیں۔ کچھ پڑھ کر کچھ کہتے ہیں۔ اور گھر میں جا کر کچھ اور بیان کرتے ہیں علمائے اُمت وہ ہیں۔ جو مذہب کی تائید کرتے ہیں۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہیں؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا ایک تہمت ہوگی۔ میں اس کو کفر سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں:

حضرت۔ ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔ ہمارا اپنا کچھ نہیں۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلاتا ہے۔ دین انحطاط پر تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہیں۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے دو کام ہیں۔ اوّل۔ یہ کہ اعتقاد میں نصوص کے برخلاف جو غلطیاں پڑ گئی ہیں وہ نکالی جاویں۔ دوم۔ یہ کہ لوگوں کی عملی حالتیں درست کی جائیں۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقویٰ اور طہارت حاصل ہو جائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ میں اسلام میں نبی ہوں؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کر سکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے۔ کہ ایسا دعویٰ کریں اور میں مامور ہوں۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیوں کہا جائیگا؟

حضرت۔ کفر کے معنے ہیں۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہیں مانتے۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور انکار کرتے ہیں۔ تو بات یہاں تک نہیں رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جو تحریر حضرت نے مولوی صاحبان کو لکھکر دی تھی۔ اس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہیں جن کے رُو سے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں

(۱) قرآن شریف میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہیں۔ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر میں موت لکھے ہیں۔ جیسا کہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور پھر ثانیاً ہر دو آیات کے لئے آیت فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن ... عرض کروں گا۔ کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنوں پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی کتابیں ہیں۔ میں نے جہاں تک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابیں لغت کی دیکھی ہیں۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابیں جو حال میں بیروت میں تالیف کر کے عیسائیوں نے شائع کی ہیں۔ ان تمام کتابوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے۔ کہ جب کسی جملہ میں خداتعالیٰ فاعل ہو۔ اور کوئی علَم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت میں بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابوں سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) میں نے بہت محنت اور کوشش سے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابیں غور سے دیکھی ہیں۔ اور میں نے کسی ایک جگہ پر بھی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث میں نہیں پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہیں۔ جہاں ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہیں۔

(۴) میں نے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہیں۔ مگر نہ میں نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام میں کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت میں جو اُوپر بیان کی گئی ہے۔ بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہوں۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کے فوز الکبیر میں بھی یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور میں جانتا ہوں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں ... حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتیں ہیں۔ ایک خداتعالیٰ کی شہادت قرآن شریف میں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلۃ المعراج میں۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال وطبرانی۔ اور کتاب ماثبت بالسنۃ میں شیخ عبد الحق وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو پچیس برس کی تھی اور ایک روایت میں ایک سو بیس برس بیان کی ہے۔ اور ہزار دو ہزار برس کی عمر کسی جگہ نہیں لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رو سے اجماع تھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ماسوائے اس کے خداتعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار مجھ پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ وفات پاگئے۔ اور اپنے کھلے کھلے نشانوں سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ ایسی ... بہت سے دلائل ہیں۔ مگر اسیقدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور سورۃ نور سے ثابت ہے کہ اس اُمت کے کل خلفاء اسی اُمت میں سے آئینگے اور صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنیوالا عیسےٰ اسی اُمت میں سے ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ امامکم منکم بلکہ صحیح بخاری میں پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنیوالے عیسےٰ کا اور حلیہ لکھا ہے ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہیں۔ صدی کے سر پر آنا تھا پچیس برس اس میں سے گذر گئے کسوف خسوف بھی رمضان میں ہو گیا۔ طاعون بھی پیدا ہو گئی۔ ... ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہو گئی اور خداتعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسےٰ کی موت میں ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیوں پر ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

نقل رکھی گئی

(محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر)

غیر معمولی پرچے۔ جسدن سے حضرت دہلی کو روانہ ہوئے ہیں اُس دن سے مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریریں اگر روزانہ نہیں تو تیسرے چوتھے دن ضرور ملجانی چاہئیں چنانچہ اسی وقت میں نے یہ تجویز کردی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے دہلی سے لکھکر روانہ کرتا جاؤں۔ ساتھ ساتھ چھپ کر فوراً احباب کی خدمت میں بھیجے جاویں اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائٹر اس بوجھ کو اٹھا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چھاپنے کی کلیں اور پتھر اور ملازم زائد رکھکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت میں اخبار پہنچایا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تاحال اخبار بدر کی حالت ایسی نہیں۔ کہ یہ خواہش پوری ہو سکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جسقدر مجھے انتظام میں مشکل پڑتی ہے اسکو میں ہی جانتا ہوں یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہیں۔ اگر دوست کوشش کریں اور خریدار گھر کے ساتھ پیدا کریں تو ایسی تھوڑی مدت کے اخبار کی تعداد [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللہ فارض حرکاتہ وقت مسیحہ وما ترک من ازلۃ

بدر

غیر معمولی پرچہ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

چو دیم بانو گرائی بچادر قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی بغرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۳۵ | مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ یوم دوشنبہ۔ ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ | سلسلۃ القدیم جلد ۱ نمبر ۴۲

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مکرمی و مخدومی جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات پُر ملال پر بطور مرثیہ ارسال فرمائی ہے۔ چونکہ یہ نظم ہر شخص کے پڑھنے کے قابل ہے۔ اور اس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ ہر فرد بشر کو ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اس واسطے اس نظم کو درج اخبار کیا جاتا ہے۔ محرر بدر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرثیہ وفات حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مرحوم مغفور

اے کریم خوش مقال۔ اے صافیِ روشن خیال
تیری فرقت نے کیا ہم کو ہے آشفتہ حال
تیری تقریریں معانی خیز و دلکش دل پسند
وہ تری معجز بیانی بے نظیر و بے مثال
تیرے اخلاق کریمانہ میں تھا صدق و صفا
تیری طرز زندگی تھی راستبازوں کی مثال
تیری خلوت اور جلوت میں تھا اخلاص و وفا
معرفت کے رنگ میں رنگین تیرا حال و قال
اے گل خندان باغ معرفت تو ہے کہاں
اب تجھے لائیں کہاں سے ڈھونڈ کر ای خوش خصال
تری خوش الحانیاں کانوں میں پھرتی ہیں مگر
تیرا چہرہ اب نظر آتا نہیں اے خوش جمال
تیرے چھٹنے سے ہمیں صدمہ ہے لیکن اے اخی
عالم فانی سے کرنا ہے سبھی کو انتقال
موت اپنے وقت پر لازم ہے ہر شے کے لئے
ٹل نہیں سکتا کبھی حکم خدائے ذوالجلال
ضعف انسانی سے ہم کو ہے یہ سارا رنج و غم
ورنہ مومن کے لئے یہ وقت ہے وقت وصال
خوش نصیبوں کو ملا کرتی ہے ایسی زندگی
یہ حیات طیبہ ہے اس کا کیا رنج و ملال
خوش نصیب اسکے جسے ہو جلد یہ فرقت نصیب
وہ مبارک جس کے حق میں نکلے ایسی نیک فال
یہ حیات دنیوی مومن کو ہے اک ابتلاء
یہ ہے وہ دارالمحن رنج و الم جس کا مآل
اے خدا اے مرجع خورد و بزرگ عجز و کل
تو ہمیں بھی ان مصائب اور بلاؤں سے نکال
اے خدا ہم کو بھی ہو یہ نعمت قربت عطا
تا نہ ہو تیری بھری محفل میں شرم و انفعال
خوش نصیبوں میں کسی سے کم نہ تھا عبدالکریم
اس کی مرگ و زندگی دونوں بجائے خود مثال
یہ رہا جب تک جہاں پر دل میں اس کا گھر رہا
کس خوشی سے اس نے کاٹے اپنے سینتالیس سال
جب زمانہ میں ہوا دور بہار دل کشا
مہدی آخر زمان کا جب نظر آیا جمال
لگ گئی اک آگ سی ہر سمت ہندوستان میں
دشمن حق ہو گئے اکثر شیوخ با کمال
عالموں کی فوج برسانے لگی تیر و تفنگ
کوئی کافر مفتری کہتا کوئی دجال ضال
تھا بظاہر بیکس و بے یار مامور خدا
نصرت حق کے لئے تھا ہند میں قحط الرجال
یوں تو کہنے کے لئے لاکھوں مسلماں تھے یہاں
شیفتہ اسلام کے ان میں تھے لیکن خال خال
چھا گئی تھی مطلع اسلام پر کالی گھٹا
چھپ گیا تھا آفتاب صدق کا حسن و جمال

یہ کریم النفس رکھتا تھا۔ مگر قلب سلیم
سر مین نخوت تھی نہ دل مین اسکے حب جاہ و مال
دل مین پہلے ہی سے تھی عشق الٰہی کی چسک
ملگیا نسخہ مسیح وقت سے جب حسب حال
بڑھ گیا جوش محبت صدق و اخلاص و وفا
بھر گیا رگ رگ مین اس کی بادۂ ذوق وصال
ابتدا ہی سے محبت تھی کلام اللہ کی
ہوگیا اس سوز پنہان مین یکایک اشتعال
تشنہ روحی کھینچ لائی سوئے بحر معرفت
پہلوئے احمدؑ مین آ بیٹھا یہ مرد خوش خصال
سخت مشکل کام ہے اپنے وطن کو چھوڑنا
فرقت خویش و اقارب فرقت اہل و عیال
سخت تر اس سے بھی ہے نبیون کی صحبت مین قیام
یہ رفاقت چاہتی ہے استقامت کا کمال
اے ہمایون بخت انسان اے اخی عبدالکریم
یہ اقامت قوم کے حق مین تھی اک عمدہ مثال
شدت امراض مین بھی تو رہا ثابت قدم
تو نے آخر تک نہ چھوڑی باوفا لوگون کی چال
تربت تو عنبرین باد اے انیس و جان نثار
بر تو بر اہل و عیالت باد فضل کردگار

بند دوم

اے دل غمناک بس اے دیدۂ خون بار تھم
نامناسب ہے یہ ماتم نامناسب ہے یہ غم
ہے دعائے مغفرت اس درد فرقت کا علاج
دیدۂ خون بار شوق وصل خالق مین ہو نم
رنج دل مین ہو تو ہو اس اپنے رہ جانے کا رنج
کچھ الم ہو بھی تو ہو اس قید ہستی کا الم
دل دکھاتی ہے ہمیشہ فطرتاً مرگ اخی
صابر و شاکر قضا پر اس زمانہ مین ہین کم
لیکن اے بیتاب دل اچھا نہین یہ اضطراب
واجب التعمیل ہے تیرے لئے حکم حَکَم
جانے والی چیز کا دنیا مین غم کرنا فضول
جو گیا اس کو نہین پھر لوٹ کر لینا جنم
جیسے اگلے چل بسے ہم کو بھی چلنا ہے ضرور
رہنے والی ہے ہمیشہ ذات رب ذوالکرم
مرنے والے پر خدا کی رحمتین ہون تا ابد
رہنے والون کو مناسب ہے نہین نقش قدم
نقش برآب اس حیات چند روزہ کا ہے نام
اس مین سستی زہر ہے اس مین تغافل ہے ستم
چاہیئے کچھ زاد راہ آخرت اے ہوشمند
اس سفر مین کام آئین گے نہ دینار و درم

مرنے والے کی طرح ہان چاہیے حسن عمل
تا رہے ہم پر ہمیشہ سایۂ فضل و کرم
تا ہماری مشکلین آسان ہون منزل سہل ہو
تا نہ سد راہ ہون دنیا کے یہ ناز و نعم
کچھ بہت دوری نہین ہان فضل مولیٰ چاہیئے
عنقریب اے صافی مرحوم ملجائین گے ہم
غم غلط کرنے کو یارب دے کوئی نعم البدل
تا بچھڑنے والے کی فرقت کا کچھ صدمہ ہو کم
ہم کو تقویٰ ہم کو نور معرفت درکار ہے
ہم نہین ہین تجھ سے یارب طالب جاہ و حشم
اتباع سنت احمدؐ کی تو توفیق بخش
اپنی راہ راست پر تو ہم کو رکھ ثابت قدم
دوستو تیار رہنا لگ رہا ہے چل چلاؤ
کوئی آگے کوئی پیچھے جا رہا ہے دمبدم
ساتھ جائین گی نہ خویش و اقربا کی بلسین
جیتے دم تک کے ہین یہ فرزند و زن یہ جاہ و حشم
ہست گوہر باغ دنیا را بہار چند روز
دل مدہ ہرگز بہ عیاریکہ یارہ چند روز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ع ۶

تازہ اخبار لدھیانہ — مورخہ ۶ ؍ نومبر ۱۹۰۵ء۔ آج صبح بموجب اشتہار کے جو پہلے شایع ہو چکا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وعظ ایک بڑے جلسہ مین ہوا۔ ۸ ½ بجے سے لے کر ۱۱ ½ بجے تک قریب ۳ گھنٹہ تک اسلام کی خوبیون اور سلسلہ حقہ کی صداقت پر ایک مفصل تقریر کی ہے۔ کئی ہزار آدمی جمع تھا۔ بعد تقریر کے مصری شاہ صاحب نے اپنا ایک مکاشفہ حلفاً نہایت جوش کے ساتھ بیان کیا۔ جو بعد مین درج کیا جائے گا۔ ذیل مین تقریر کا اشتہار اور ہر دو اشتہار جو شیخ یعقوب علی صاحب کی طرف سے مخالفین کے رد مین شایع کئے گئے تھے۔ درج کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے ہ لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کی تقریر

آج صبح ۶ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو آٹھ بجے کے قریب متصل مکان آریہ سکول معاونہ کمیٹی باغ عالیجناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ جو اتفاق حسنہ سے دو دن کے لئے لودیانہ آئے ہین۔ ایک تقریر کرین گے۔ جس مین اسلام کی سچائی اور اس کی موجودہ حالت اور اصلاح کے وسائل کا ذکر ہوگا۔ اور اس مین ظاہر کرین گے۔ کہ حقیقی نجات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ نیز اُن غلطیون کو دُور کرین گے۔ جو مسلمانون مین اسلامی توحید کے متعلق پھیل گئی ہین۔ یہ تقریر محض بطور تبلیغ ہوگی۔ جو ہماری درخواست پر آپ نے کرنی منظور فرمائی ہے اس مجمع مین کسی شخص کو بولنے اور کچھ کہنے کی ہرگز اجازت نہین ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو اس مجمع مین آنا قطعاً حرام ہے ہان اگر کوئی شخص محض نیک نیتی سے سُننے کے لئے آنا چاہے۔ اُسے اجازت ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ اس تقریر مین حضرت اقدس کے تمام دعاوی کے دلائل خوب کھول کر بیان کئے جائین گے۔

المشتہر

جماعت احمدیہ لودیانہ

ضروری نوٹ:۔ کسی شخص کو کسی قسم کے مباحثہ کی اجازت نہین ہے۔ اور دوران تقریر یا بعد مین بولنے کا کوئی حق نہین ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سعد اللہ نومسلم کی مہمانی اور مامور من اللہ آتا کا نی

کسی شخص سعد اللہ نامی نے ۔ رمضان المبارک کا چھپا ہوا ایک دعوت نامہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارد لودیانہ پر بطور مہمانی شائع کیا ہے۔ اس اشتہار کو پڑھ کر دانشمند اور متین پبلک بخوبی سمجھ لے گی کہ جس نے اپنے آبائی مذہب کو اخلاق فاضلہ اور روحانیت کے اصول کے لحاظ سے خیرباد کہا تھا۔ وہ ان امور کے کس درجہ تک پہنچا ہے اور اس پیرانہ سالی مین بھی اس کے مُونہہ سے وہ باتین نکل رہی ہین۔ جو اسلام کے خطرناک دشمن کے مُونہہ سے بھی نہین نکل سکین۔

سعد اللہ صاحب نے جو کچھ بطور مہمانی پیش کیا ہے۔ وہ تو عطائے تو بلقائے تو شکر گزاری سے انہین واپس کرتے ہین ہان اپنی طرف سے اس پر کچھ مستزاد کر دیتے ہین۔ اور گالیون اور بیہودہ گوئی کو چھوڑ کر تہذیب اور متانت کے ساتھ ان کے اس اشتہار پر نظر کرتے ہین۔

اولاً۔ میان سعد اللہ صاحب نے بقول مثل مشہورہ پرائے بوتے پر شکرہ بانا ۔ میان ثناء اللہ صاحب امرتسری کے الہامات مرزا کو پیش کیا ہے۔ کاش سعد اللہ صاحب کو معلوم ہوتا کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جب قادیان گئے

آریون کا مہمان ہوا تھا۔ تو اُسے علیٰ منہاج نبوت پیشگوئیون کے پرکھنے کی دعوۃ کی گئی۔ مگر وہ اس طرف نہین آیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بجائے سعد اللہ صاحب کو یہ حوصلہ ہے۔ تو بسنر ہے۔ وہی اس معیار پر اپنے اعتراضون کو پرکھوالین

ثانیاً۔ میان سعد اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے انبیاء علیہم السلام کی نسبت مریدون کو پڑہا دیا ہے۔ کہ وہ بھی ایسی غلط پیشگوئیان کیا کرتے تھے۔ یہ ایک خطرناک اتہام ہے جو حضرت حجۃ اللہ اور آپ کی جماعت کی نسبت لگایا گیا ہے اس کے جواب مین اول تو ہم لعنت اللہ علی الکاذبین کہتے ہین۔ اور ازان بعد نومسلم صاحب کو دعوت دیتے ہین۔ کہ اگر وہ یہ فقرہ حضرت حجۃ اللہ کی تعلیم مین یہ این الفاظ دکہا دین تو کم از کم سمجھا جائے گا۔ کہ انہون نے جھوٹ کی نجاست پر دانہ نہین مارا۔ اور اگر وہ نہ دکہا سکین۔ اور ہرگز نہین دکہا سکین گے تو پہر اس سے بڑھ کر اور شرمناک اخلاقی حالت ایک شخص کی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ چہاپ کر اس شخص کی نسبت جو تین لاکہہ کی معزز جماعت کا پیشوا ہے۔ ایک افترا کرتا ہے

ثالثاً۔ بشیر۔ آتہم۔ محمد سلطان۔ لیکھرام۔ و تہم کسی پیشگوئی پر علیٰ منہاج نبوت سعد اللہ میرے ساتھ تحریری مناظرہ کرلے۔ جو اسی مجلس مین بیٹھ کر لکہا جاویگا۔ پہر اس کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اس نے کہان تک راستی سے گریز کیا ہے اسی اشتہار مین میان سعد اللہ نومسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اکابر صحابہ پر ایک خطرناک حملہ کیا ہے۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپکے دل مین مشن کی تازہ روٹیون نے خاص اثر پیدا کیا ہے۔ چنانچہ مسیح ابن مریم کی وفات کے متعلق آپ لکھتے ہین کہ آپ کے چیلے چانٹے علم سے بالکل بے بہرہ جو نہ سمجھہ سکین۔ نہ دیکھہ سکین۔ آپنے اُن کو ایک سبق زبانی پڑہا دیا ہے۔ جن کا اصل استاد علی گڑہی پیر نیچری ہے۔ آپنے بھی یہ سبق اسی بڈہے کی تفسیر سے پڑہا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ مر گئے۔ سعد اللہ ایمان سے بتا کیا یہ سبق علی گڑہی نے دیا ہے یا قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سبق پڑہایا تہا۔ کیا اگر حضرت عیسےٰ کی وفات کا مسئلہ سرسید نے ہی لکہا تہا۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی سرسید سے سیکہا تہا۔ جنھون نے لیلۃ المعراج مین حضرت مسیح کو مُردون مین دیکہا۔ کیا خداتعالیٰ نے بھی سرسید سے ہی سیکہا تہا۔ جبکہ اِنّی متوفیک اور فلما توفیتنی کہا۔ کیا صحابہ کا اجماع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ پڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہُوا۔ وہ بہی سید کے شاگرد تھے۔ اے شوخ اور ناسمجہ انسان تیرے اس حملہ کا اثر کس پر ہوتا ہے شیم! شیم!! شیم!!! بہرحال خلاصتہً اگر آپ اس مسئلہ کو سرسید ہی کا اختراعی مسئلہ کہتے ہین اور سمجھتے ہین۔ تو پہر تجہپر اس وقت تک کہانا پینا حرام ہے۔ جب تک تو یہ ثابت نہ کرے آ میدان مین نکل۔ اور سب سے پہلے اسی مسئلہ مین گفتگو کرلے۔ تاکہ پبلک پر تیری قابلیت اور ہمہ دانی کا راز کہل جاوے۔ تو مرزا صاحب کے مریدون کو بے بہرہ اور اندہا کہتا ہے۔ حالانکہ حضرت حجۃ اللہ کے خدام مین ایسے علامۂ دہر موجود ہین۔ جن کا نظیر آج مادر گیتی پیدا نہین کر سکتی۔ پہر تیرے لئے مشکل ہی کیا ہے؟ مین بھی ایک ادنیٰ خادم ہون۔ مین بفضلہ تعالےٰ تیرے ان دعاوی کی حقیقت کہولنے کو آمادہ ہون۔ سب سے پہلے اسی مسئلہ وفات مسیح پر گفتگو کر تا حق کہل جائے۔ پھر سلسلہ بسلسلہ طبعی طور پر تمام مسائل مین گفتگو ہو سکتی ہے۔ مین چونکہ مہمان ہون۔ اور تو نے ہی مہمانی پیش کی ہے۔ اس لئے تیرا فرض ہوگا۔ کہ ہر قسم کے انتظام کا تو ہی ذمہ وار ہے یہ گفتگو تحریری ہوگی۔ جو اسی مجلس مین لکہی ہوگی۔

مین اس سے زیادہ اور کچہ نہین کہنا چاہتا۔ تیری گالیون اور دوسرے امور کو حوالہ بخدا کرتا ہون۔ اور یقین کرتا ہون۔ کہ وہ خدا جس کے مامور کی تو نے اس قدر ہتک اور توہین کی ہے۔ خود اس کا محاسبہ کریگا۔ و ما علینا الا البلاغ

سعادت مند ہو کر بھی اگر کچہ نقد پاتا ہے
خدا سے ڈر کہ رہ آخر اسی کے پاس جانا ہے
ذرا آنکہون سے غفلت کا اُٹھا پردہ تو اے سعدی
ضرورت کو سمجہ اور دیکہہ یہ کیسا زمانہ ہے
زمانہ کے مفاسد دیکہہ کر رونا نہین آتا ؟
تیرا مطلب امام وقت کے دل کو دکہانا ہے
تیری یہ خودروی برعکس منہاج نبوت ہے
سراسر حمق اور یہ تیری حرکت ابلہانہ ہے
شرافت بدلگامی سے نہین ہے اسپ تازی کو
چلے سیدہا نہ اور گس ہے نہ اس کو تازیانہ ہے
امام وقت کے حق مین یزیدیت ہے بدگوئی
حقیقت مین حسین ابن علی کا خون بہانا ہے
یہ کیا شور و فغان ہے جیتا پھرتا ہے کیون اُلو
مبارک ہے وہ گھر جس مین ہما کا آشیانہ ہے
اگر مہمان نوازی کی نہ تہی مقدور کچہ تجہ مین
شریعت مین کہان جائز مسافر کو ستانا ہے
تجہے سنت طریقہ سے ضرورت تہی
مسافر بے وطن ہم مین ترا گھر لود ہیانہ ہے
لگا کر گالیان لائے ہماری میہمانی مین
یہ گہر ہے گالیون کا یا ترا مہمان خانہ ہے
رسول اللہ نے کی مہمانی ایک یہودی کی
جو دیکہا صبح آکر بورئے پہ پاخانہ ہے
ذرا تیور نہ بدلے اور نہ میل آئی طبیعت مین
یہ سمجہے خدمت مہمان کا خاصہ بہانہ ہے
مسلمانون کا دعویٰ اور عقیدہ آپ کا کیا ہے
محمدؐ کو دبانا اور مسیحا کو جلانا ہے
حیا کی آنکہہ اندہی ہوگئی دیکہو مسلمانو
یہ کیون ان شوخ چشمون کا شعار آنکہین لڑانا ہے
نکل آؤ میدان مین اگر کچہ زور بازو ہے
سنبہل کر دیکہنا آخر کو تم نے ہار جانا ہے
توفّی کی کرو تحقیق مردے کو کرو زندہ
نہین تو مفت مین بے ہودہ سر کہپانا ہے
مسیحا پر دل و جان اپنا قربان کیون نہ ثاقب
یہ ان کا سلسلہ سچا الٰہی کارخانہ ہے

نوٹ۔ جواب آج شام تک چہپا ہُوا دو۔

الراقم۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لودہیانہ

۲ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پدر نتواند پسر تمام کند

مولوی عبد اللہ لودیانوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اول الکافرین تھے۔ اور اسی کفر مسیح موعود مین انہون نے سہارنپور کے راستہ مین وفات پائی۔ اور اسی طرح پر ان کے دوسرے عم مکرم بھی اس سلسلہ کی اشد مخالفت کے باوجود اس کی ترقی کو نہ روک سکے۔ ان کے مرنے کے بعد آپکے خلف الرشید نے سعدی کے مندرجہ عنوان ارشاد پر خوب عمل کیا ہے۔ اور پہر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر سے مکہ اور مدینہ کی سیر کرنی چاہی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ باوجودیکہ مولوی عبد اللہ اینڈ براورس کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے جس جس قسم کے سرٹیفکیٹ ملے ہوئے تھے۔ وہ ان کے خلف الرشید کو یاد ہون گے۔ مگر پہر بہی وہ مسیح موعود کے کفر کے لئے مکہ اور مدینہ اور سلطان المعظم سے وسے ٹھہرنا نہین چاہتا علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ضروری نہین۔ کہ ایسے اشتہارون پر توجہ کرین۔ کیونکہ جبکہ ان مین سے مثلاً فاضل امروہی کی ہی بیسیون کتابین اور رسالہ اب تک لاجواب پڑے ہوئے ہین۔ اور جب تک یہ لوگ ان کا جواب نہ دے لین۔ جو قیامت تک نہ ہو سکے گا۔ کچہ ضروری نہین کہ وہ ایسے لوگون کو خطاب کرین۔ ان کے لئے تو ہم ادنے چاکران سلسلہ بفضلہ کافی ہین۔ اس لئے اگر مولوی ابو محمود محمد رمضان صاحب انکو اپنے حال پر [illegible]

کی سنت پوری کرنے کے لئے حوصلہ باقی ہے۔ تو بطور تحقیق حق نہ تحریک مذہبی قمار بازی اس معاملہ میں میرے سے گفتگو کرے۔ لیکن انتظام اور اجازت سرکار کے متعلق مولوی صاحب کا یہ فقرہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ کہ وہ حضرت حجۃ اللہ کو مکان اور اجازت سرکار سے لینے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ یہ کام تو انہیں بہ حیثیت رئیس شہر ہونے کے خود کرنا چاہئے تھا۔ اور اس لئے بھی کہ خود ہی مباحثہ کی استدعا کرتے ہیں۔ میں اس سر کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کیا وہ سرکار سے بدظن ہیں۔ یا سرکار ان سے بدظن ہے

مولوی صاحب آپ کے والد صاحب اور چچا صاحبان تو حضرت حجۃ اللہ کی تکفیر کر کے ہی اس سلسلہ کی ترقی کو روکنے میں ناکام اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آپ کیا کر لیں گے۔ تاہم اگر حوصلہ ہے۔ تو سرکار سے اجازت لے کر اور انتظام کر کے مطبوعہ اطلاع دو۔ اور پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جس مسئلہ میں آپ چاہیں۔ گفتگو تحریری کر لیں۔ لیکن سلسلہ طبعی کو مقدم رکھا جاوے گا۔ اور سب سے پہلے مسئلہ وفات مسیح پیش ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدے ما اسکبری دما ابی

نوٹ۔ خوب یاد رکھئے۔ کہ حضرت حجۃ اللہ چونکہ انجام آتھم میں مباحثات بند کر چکے ہیں۔ اور علاوہ بریں آپ کی ساٹھ سے زیادہ کتابیں لاجواب پڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے ہیں۔ اس لئے یہ محض خام خیالی ہے۔ جو حضرت حجۃ اللہ کو مباحثہ کے لئے خطاب کیا جاوے۔ کیونکہ وہ ہر طرح سے اپنی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر کے آخری خدائی حجت پوری کر چکے ہیں۔

نوٹ۔ جواب مطبوعہ آج شام تک ملنا چاہیئے۔ کیونکہ کل صبح میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ اگر مندرجہ بالا طریق پر خود گفتگو منظور کرو۔ تو میں ٹھہر جاؤں گا۔ اور شرائط طے ہو جائیں گے۔

لودہیانہ کے مسلمان اور انصاف پسند پبلک کو معلوم رہے۔ کہ جماعت احمدیہ لودہیانہ نے ۴ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار مولوی محمد حسن صاحب کے عم مکرم مولوی عبد العزیز کو مخاطب کر کے دیا تھا۔ کہ وہ حیات مسیح میں ایک عربی رسالہ لکھیں۔ جس کو انجمن احمدیہ اپنے خرچ سے چھپوا دیگی مگر مولوی عبد العزیز مر گئے۔ اور یہ حسرت ساتھ لے گئے آپ کی سعادت اور غیرت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مولوی عبد العزیز کی روح کو اس قرضہ سے سبکدوش کریں۔

المشتہر

خاکسار شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لودہیانہ

۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صبح۔ رؤیا۔ خواب میں کتا دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اس سے مراد کوئی مفسدہ ہنگامہ ہوتا ہے۔ الہام۔ جو اس کے ساتھ ہوا۔ یہ ہے۔ اِنّی مع الرسول اقوم

اس کے بعد ۹ نبجے امرتسر کے مخالف مولوی وغیرہ لوگوں نے وہ ہنگامہ کیا۔ جس کا ذکر نیچے اسی اخبار میں درج کیا جاتا ہے۔

تازہ اخبار

۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام بخیر و عافیت آج جمعہ کے دن قریب ۱۲ بارہ بجے دن کے داخل قادیان ہوئے۔ اور نماز جمعہ باجماعت ادا کی۔ حضرت اقدس ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح لودہیانہ سے روانہ ہوئے تھے اور قریباً ڈیڑھ دن امرتسر میں قیام فرمایا۔ لودہیانہ میں ۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو تقریر ہوئی تھی۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ۹۔ تاریخ کی صبح کو امرتسر میں ایک تقریر کے واسطے تجویز ہوئی تھی۔ جس کے لئے رائے گنھیا لال صاحب وکیل کا لکچر ہال لیا گیا تھا۔ لکچر ہال سب آدمیوں سے بھر گیا تھا۔ ۸۔ بجے کے بعد حضرت نے تقریر شروع کی پہلے یہ بیان فرمایا کہ قریباً چودہ ۱۴ سال پہلے جب کہ میں یہاں آیا تھا۔ تو اس وقت چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ مولوی لوگوں نے مجھے کفر کا فتویٰ دیا۔ اور عبد الحق غزنوی نے میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی میں نے اور اس نے قسم کھائی۔ جس میں میں نے کہا کہ اگر میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا اور مفتری ہوں۔ تو خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کرے۔ اس مباہلہ کے بعد خدا تعالیٰ نے میری بڑی نصرت کی۔ تین لاکھ سے زیادہ آج میرے مرید ہیں۔ اور کثرت سے مخلصین میرے گرد ہیں۔ اور باوجود مخالفین کی سخت کوششوں اور منصوبوں کے خدا تعالیٰ نے مجھے مقدمات سے بچایا۔ اور بہت سا مال مجھے بھیجا۔ غرض قریب پونے گھنٹہ کے حضرت نے تقریر کی۔ جو اخبار میں چھاپی جائیگی۔ اور اس کے بعد آپ نے اسلام کی خوبیوں کا ذکر شروع کرنا چاہا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مخالفین نے جو پہلے سے منصوبہ کر کے آئے تھے۔ کہ درمیان میں شور ڈالیں تاکہ کوئی سننے نہ پائے۔ اور جس میں غزنوی گروہ اور مولوی ثناء اللہ کی پارٹی کے آدمی شامل تھے۔ ایک بڑا ہنگامہ اور شور مچایا اور بعض نے تالیاں بجائیں اور سیٹیاں ماریں اور بعض نے گالیاں فحش دینی شروع کر دیں۔ امرتسر کے رؤسا نے کھڑے ہو کر بار بار انکو سمجھایا اور پولیس نے بہت سمجھانا اور خاموش کرانا چاہا۔ مگر کسی نے ایک نہ مانی۔ اور اسقدر شور برپا کیا کہ لیکچر کو بند کرنا پڑا۔ اور لوگوں کو منتشر کرنا چاہا۔ مگر نہ ہوئے۔ اور جب حضرت گاڑی پر سوار ہو گئے۔ تو پتھر اور اینٹیں بارش کی مانند برسانی شروع کیں یہ خدا کی حفاظت تھی کہ ہم سب بچ گئے ورنہ ہم پر پتھر اس طرح پڑ رہے تھے۔ جس طرح طائف والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکے تھے۔ زیادہ مفصل حالات اگلے اخبار میں درج کئے جائیں گے۔ حضرت نے اسی جگہ فرمایا۔ ضرور تھا۔ کہ یہ سنت بھی پوری ہوتی۔ کیونکہ تمام نبیوں کے ساتھ یہ حالت ہوتی رہی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وعظ کے وقت بھی یہ منصوبہ بازی کی گئی تھی۔ کہ جب قرآن شریف پڑھا جاوے۔ تو درمیان میں شور ڈال دو۔ تاکہ کوئی شخص قرآن شریف نہ سن سکے

احباب امرتسر نے باوجود ایک غریب جماعت ہونے کے ایک بڑا بوجھ مجمع کثیر کی مہمان نوازی کا اپنی گردن پر اٹھایا۔ حضرت کے لیکچر کی خبر سن کر اطراف سے بہت دوست امرتسر آ کر جمع ہو گئے تھے۔ امرتسر کے احمدیوں نے نہایت ہمت حوصلہ اور فراخ دلی کے ساتھ سب کی خدمت کی۔ اور ہر طرح سے سب کو آرام پہنچایا۔ ہر دو وقت کھانے پینے کا انتظام۔ صبح شام چائے کا انتظام۔ مکان کا انتظام سب خاطر خواہ تھے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور تعداد میں برکت دے۔ اس کے متعلق کچھ اور زیادہ حالات میں پھر بھی لکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ چھپتے ہوئے اخبار میں چند باتیں مختصر طور پر درج کر دوں۔ کیونکہ آج ہی قادیان میں پہنچا ہوا ہے۔

ناظرین بدر کی خدمت میں با دب التماس ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام سفر دہلی میں جہانتک مجھ سے ہو سکا ہے میں نے آپ صاحبان کو تازہ اخبار کے پہنچانے اور ایسے وقت میں جبکہ ہر شخص حضرت کے سفر کے حالات سے جلد جلد آگاہی حاصل کرنے کا خواہشمند رہتا ہے ہر طرح سے آپ کی خدمتیں بجا لانے میں کوشش کی ہے بجائی ہفتہ وار اخبار کو ہفتہ میں دو دو دفعہ اور تین دفعہ اخبار نکالا ہے اور اگرچہ کافی فنڈ موجود نہ ہونے کے باعث ٹکٹوں کی خریداری میں مجھے کچھ دقت ہوتی رہی ہے تاہم اکثر احباب نے شکریہ کیساتھ مجھے اطلاع دی ہے کہ اس طریق پر اخبار بدر نے ان کو بہت مدد دی ہے۔ اگرچہ ابھی تعداد کافی ہو اور روپیہ موجود ہے تو یہ سب دقتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفع ہو سکتی ہیں اس واسطے آپ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنا اخبار کیواسطے خریدار پیدا کرنیکا ثواب

گئے۔ اللہ تعالے کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگون کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہین۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہین۔ اور تمام اعمالِ حسنہ بجالاتے ہین۔ ہمین کیا ضرورت ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالے کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ اس کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائین۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگون کو معلوم نہین۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالی کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیان دور نہین ہو سکتین جبکہ کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤن کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالی فرماتا ہے۔ مین اس شخص کو راہ دکھاؤن گا۔ جو میرے راہ مین مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھین دے۔ اور تم سب مُردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیون کے متعلق خدا تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھون کے ہین۔ جن پر کتابین لدی ہوئی ہون۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدایت اور سکینت نازل نہین ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس مین اُوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اُس مین نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اُوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت الٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کمیاب کیون ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگون کی مانند نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے ہین۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگون نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات مین لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالی کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا کرتے تھے۔ اللّٰھمّ لا تکلنی الی نفسی طرفة عین۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگون کے تقوے کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ مین ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہون نے میرے معاملہ مین تدبر کیا؟ کیا انہون نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لین۔ صرف لوگون کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہون نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مُونھ کھولا۔ مناسب تھا کہ میرے مقابلہ مین یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا اِدھر اُدھر جانا الحاد مین پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا مین موجود ہے؟ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالی ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقوے کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بیہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ مین کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہین۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اُس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا مین کسی کی زندگی کا مین قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقویٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہین۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچون اور بازارون مین یہی کہتے پھرتے ہین۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہین۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالے نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا۔ سوچو۔ ۱۹ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا۔ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا مین رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیون ہے؟ کیا اسی واسطے کہ مین اسلام کی فتح چاہتا ہون۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہین سکتی۔ مین اکیلا تھا۔ خدا کے وعدہ کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور مین بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانون کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزارون آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضیلت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہین۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب اُٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہین۔ انہون نے کہا۔ کہ مین ثابت کرتا ہون کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہین۔ چنانچہ انہون نے ثابت کر دیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویون پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہین۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہین۔

تلوار

اور کہتے ہین۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیون کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہین پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہین اُٹھائی بلکہ دشمنون کے حملون کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانون کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس مین کوئی پیش قدمی مسلمانون کی طرف سے نہین ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیون کے حملے تلوار کے ساتھ نہین ہین۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہین۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہین پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندوؤن کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہین۔ مگر وہ گھر جا کر پھر ہندو ہی ہندو ہوتے ہین۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہین پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اُٹھانے والون کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ۔ دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانون کے ساتھ مخالفون کو جواب دیا جاتا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کرین۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانون کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال مین انکو بہت دسترس عطا کی جاتی ہے۔ مگر یہان تو یہ حال ہے

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے ہاتھوں سے خرید کر لیتے ہیں۔ تم میں تلوار نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہی نہیں۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ میں اب بھی نشان دکھانے کو طیار ہوا ہوں۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلواروں کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے ان نشانات کو جو تازہ ہیں۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگوں کو پسند نہیں۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلائیں۔ ہم قبول کر لیں گے۔ اور تو ہر ایک عقلمند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہاں تک کہ خود عیسائی قائل ہیں۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دنیوی مذہب بیخ و بن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دیں گے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہیں۔ کہ اسلام کو قبول کریں۔ اور اس میں داخل ہو جائیں۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کرے۔ اے مسلمانو سوچو اس میں تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہو گیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہیں ہو گیا؟ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہیں غصہ نہیں آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہیں کیوں غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہیں۔ میں کوئی شہرۃ نہیں چاہتا۔ میں تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل میں یہ جوش ڈالدیا۔ میں اپنی طرف سے بات نہیں کہتا۔ پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائیں اور راستباز علیحدہ ہو جائیں میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو تو میرے پاس آوے۔ میں تازہ تر نشان دکھاؤں گا کیا میں اس قدر یقین کو ترک کر کے تمہاری ظنی باتوں کے پیچھے پڑ جاؤں۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانوں کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگا دی۔ وہ تمہاری خیالی باتوں کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتوں کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لا سکتے تو

اعملوا علےٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ

تازہ اخبار از لودیانہ ۔ ۵ - نومبر ۱۹۰۵ء

آج ۵ - نومبر اتوار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴ - نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی تیاری تھی اور دن بھر اسی کام میں گذرا۔ اس واسطے کل میں اخبار کیواسطے کوئی ڈائری ارسال نہ کر سکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدہیانہ میں پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کروں۔ کل کی باتوں میں سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہیں۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان میں شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگوں کے ہمراہ حضرتؑ کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئے گا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت میں الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس میں نہ تھی۔

آخر حضرت نے فرمایا۔ کہ میں نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہیں مانتے اور ضد سے باز نہیں آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہیں۔ بلکہ اسی دنیا میں تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں صادق ہوں یا کاذب ہوں۔ خدا نے مجھے اور نشانوں کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جن میں سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالوں میں تم دیکھ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ میں باطل پر ہوں۔ انسان امن اور راحت کی حالت میں باتیں بناتا ہے۔ میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہیں۔ کہ لوگ مانیں۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہوں گے۔ اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میں خود بخود تباہ ہو جاؤں گا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کرو گے۔ میں خدا کا نشان پیش کرتا ہوں ذرا دانتوں میں زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ میں نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کر دیا۔ تواتر پیش کر دیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والوں پر میں عذاب کی مار ماروں گا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور میں اس کی طرف سے ہوں تو عنقریب تم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی

شام کے ۸ بجے حضرت بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سیکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ درجہ انٹر اور درجہ سوم کے خریدے گئے۔ راستہ میں سرہند کے سٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۸ بجے کے قریب گاڑی لودیانہ کے سٹیشن پر پہونچی۔ جہاں قریب ایک ہزار کے آدمی حضرت کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تھا۔

شکریہ دہلی

پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو میں ختم کروں۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھ کر احباب کا۔ عوام کا اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیوں کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتوں کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والوں میں سے بیعت نہیں کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہیں رہی۔ جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہیں۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتیں سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے۔ کہ آپ سچے ہیں۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پہلی گستاخیوں کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ خدا ان میں برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہیں۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانوں نے اس کام سے صرف اس واسطے موقوف کر دیا۔ کہ وہ احمدی ہیں ہم سانحوں دہلی میر صاحب موصوف

کے نہایت ہی مشکور رہیں۔ انھوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیوڑھی پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود رہتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

۲- ہمارے عزیز دوست بابو محمد اسماعیل صاحب ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں کے جو ان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے گھر کے مکان سے تشریف لا کر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھ ڈالیں۔ ۳- مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴- میرے پیارے بھائی جوان عبد العزیز صاحب جنہوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵- میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپڑاسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرنے کے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ دو تین اور بیرونی دوست بھی دہلی میں آ رہتے ہیں۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریریں اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شائع ہوتے رہینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی شائع کر دونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو وعظ کا دہلی میں قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھکر اور وہاں کے لوگوں کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائیں۔ اور دو ماہ تک وہاں قیام رکھیں۔

لدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگوں کے لدھیانہ کے اردگرد کے گاؤں۔ اور رتیالہ۔ ماہوں سرسید۔ غوث گڈھ۔ ماچھی واڑہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر زائرین جمع ہیں۔ احباب لدھیانہ گاڑیاں لے کر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویوں نے جن میں سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت میں دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائیگا۔ آج شام کو میں صاحب ایڈیٹر نور افشاں سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہیں۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب بہادر ایک خلیق آدمی ہیں ہماری باتوں کو نہایت غور سے سُنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رشید میرٹھ کا دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ میں پڑتا ہے۔ اور وہاں کے بعض احباب دہلی میں پہنچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب ہیں۔ جنہوں نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہیں۔ یہ رسالہ نافع رہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئیں۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۲/

بقیہ ڈائری دہلی ۲۹- اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز شنبہ دہلی اور اس کے اردگرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرنا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر [illegible] چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ [illegible] دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مساجد [illegible] صحیح نیت سے نہیں بنوائی جاتیں۔ بلکہ صرف اس واسطے [illegible] بنائی جاتی ہیں کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور نیت [illegible] صحیح اور دل کے تقوے پر موقوف ہیں۔ ایک بزرگ [illegible] پاس بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب [illegible] کہ اندا ختم ودیعہ دل۔ مگر انداختم در گل بخرمن خدا کے [illegible] دل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے [illegible] خدا سے مانع نہیں ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیوں [illegible] ہوں۔

ہندوستان میں اسلام فرمایا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے نہیں پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے۔ کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالدیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نو تے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی ہر بان قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دُکھ اٹھایا۔ یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہے ہیں۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المؤمنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللقاء صرحم لکم وقت مسیحہ و مائز رفی

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چشمہ گیتم باتوگر آئی چہا در قادیان بینی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۵

دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین برضائے خود	عسے
	صہ
	سے

عام قیمت۔

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	؏	سے
شش ماہی	عہ	عہ ۸
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ	۵	۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ پیشگی قیمت وہ خواست کنندہ کے بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے۔ باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شود با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرۃ احدیت ماست — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکطرفے دوری از آن عالیجناب — نزد ما کافر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ مین تیرے ساتھ ہون۔ اے رسول اللہ کے بیٹے

۴۔ سب مسلمانون کو جو روئے زمین پر ہین جمع کرو۔ علیٰ دین واحد

چند روز ہوئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویاء مین دیکھا۔ پہلے کچہ باتین ہوئین۔ پہر خیال آیا۔ کہ یہ تو فوت شدہ ہین۔ آؤ ان سے دعا کرائین۔ تب مین نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین۔ کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب مین انہون نے کہا۔ تحصیلدار۔ مین نے کہا۔ یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہین۔ جس امر کے واسطے مین نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے۔ آپ وہ دعا کرین۔ تب انہون نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے۔ مگر اونچے نہ کئے۔ اور کہا اکیس۔ مین نے کہا۔ کھول کر بیان کرو۔ مگر انہون نے کچہ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے۔ اور پھر چلے گئے۔

فرمایا۔ تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہین۔ ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا۔ دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان مین باہم عدل قایم کرنا۔ اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے۔ کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے۔ اور توحید کو زمین پر پھیلاوے۔ دوسرے یہ کہ حَکَم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل قائم کرے۔

اخبار قادیان ـ حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین۔ درس قرآن حسب معمول ہر روز ہے۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب حال اسی جگہ ہین اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ دسمبر کے آخر تک یا نئے سال کو شروع تک یہان حضرت کی خدمت قیام پذیر رہین گے۔ نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے زیر تعمیر ہے۔ چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ نیز واسطے عید فنڈ کی فراہمی کیواسطے ہر شہر اور قریہ کی جماعتون کو طیار ہی اسطے گذشتہ اخبار مین ہی لکھا گیا ہے پہر ہی تاکید کیجاتی ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول جاری ہے۔ دوستون کو چاہیئے کہ اپنے بچونکو تعلیم کیواسطے یہان بہیج کر کہ علاوہ تعلیم دنیوی کے کسقدر روحانی فوائد

سفر دہلی

۵

اس زمانہ کے مولویون کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہین۔ اور ان مین سے بعض مضامین کیواسطے اخبار مین گنجائش ہی نہین ہے۔ لیکن تاہم میرا ارادہ ہے۔ کہ مختصر طور پر کچہ کچہ حالات اخبار مین درج ہوتے رہین۔ باقی مفصل حالات کتاب کی صورت مین شائع ہو جائین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد المجید صاحب دہلی مین کوئی مولوی عبد المجید بھی ہین جن کو دیکھنے کا مجھے موقع نہین ملا۔ مگر اسی شہر مین دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے مین آیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دہلی کے مشہور آدمی اور قابل ذکر ہین۔ سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ہان ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا۔ کہ دہلی مین مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تہا۔ اس کا ذکر آپ نے اخبار مین نہین کیا۔ حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا۔ تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ مین مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تہی۔ مین نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ مین اسلام کی ذلت ہوئی۔ اور ایک عیسائی انکو غلبہ ہوا۔ اس کا ذکر اپنے اخبار مین کرتا۔ مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان مین کہڑا ہوگا۔ اور کافر مسلمان کا عقیدہ لے کر میدان مین کہڑا ہوگا۔ تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہوگی۔ حق مثل ایک چراغ کے ہے۔ جس کے ہاتھ مین ہوگا۔ وہ اس سے نور حاصل کرے گا۔ اور جس نے حق کو چہوڑ دیا۔ وہ کبہی کامیاب ہو ہی نہین سکتا۔ خواہ مسلمان کہلائے۔ خواہ مومن بنا پہرے جب قرآن۔ حدیث سے حضرت عیسےٰؑ کی وفات صاف ثابت ہے۔ تو ایک ملّانہ اس کی مخالفت کر کے سوائے ندامت اور بد عقلی کے کیا حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیون نہ ہو وہ بہرحال فتح پائے گا۔ دوسری بات جو اسی مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگون سے ہم نے سنی۔ وہ یہ تہی۔ کہ اس مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریک سے تہی۔ اور مخالف نے ہی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تہا۔ افسوس ہے کہ ایسے مولویون پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب اسلام کی ذلت کراتے پہرتے ہین۔ اور خود ہی اس مین پیش قدمی کرتے ہین۔ تیسری بات۔ جو ان سب سے عجیب ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تہا۔ اسی دن ایک اشتہار نکلا۔ جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمٰن نو مسلم تہا اور اس اشتہار مین حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج کیا ہوا تہا۔ کہ فلان فلان مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہون گے۔ آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہین۔ آپ بہی آئین اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ اس مشتہر شخص کو مین نے گمنام اسواسطے کہا ہے۔ کہ اسی دن مین نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکہا اور اس کارڈ پر ٹہیک وہی الفاظ پتے والے طرف لکہے۔ جو اس اشتہار کے نیچے تہے۔ مگر ڈاکخانہ سے کئی گردہ کارڈ پہر پہرا کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آگیا۔ کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہین نہین ملتا تھا۔ حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی مین تقسیم ہوتا پہرتا تہا۔ پہلے تو ہمین تعجب ہوا۔ کہ یہ کیا بات ہے چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے۔ جو مین لاکہہ سے زاید انسانون کا امام ہے۔ اور پہر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگون کو مشتہر نے طیار کہا ہے۔ لیکن ایسا گمنام شخص ہے۔ کہ ڈاکخانہ تک اس کو خط نہین پہنچا سکتا۔ لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے۔ جو آج کل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہین۔ تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کہل گئی۔ چونکہ اس اشتہار مین مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بہی درج تہا۔ اس واسطے جب ہم مولوی صاحب سے ملے۔ جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے۔ تو ہم نے یہ اشتہار دکہایا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے۔ تو انہون نے بالکل انکار کیا۔ اور صاف کہا۔ کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے۔ انہون نے یہ اشتہار لکہا ہے۔ اور اپنے ہان کے ایک نو مسلم کا نام نیچے لکہدیا ہے۔ اور مجھے چہپنے کے بعد دکہایا ہے۔ یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے۔ اور ایک مولوی کی ایسی جہوٹی کرتوت کو دیکہہ کر افسوس ہوا۔ کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے۔ بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہین۔ خدا ان سے بچائے۔ آمین۔

کاپی کی سیاہی احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے نام سے واقف ہین جو عرصہ دراز تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاتب رہے ہین اور کچہ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہین کر سکتے صاحبزادہ صاحب نیک ذہن آدمی ہین عمدہ اشیاء کے ایجاد کیواسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہین کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہون نے اپنے زمانہ کتابت مین کاپی کی سیاہی خود بنانے کی ترکیب حاصل کی اور اب بہی بنا رہے ہین جس کا نمونہ انہون نے دفتر بدر مین بہی ارسال فرمایا ہے۔ سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے استعمال بہت ہی عمدہ ہے۔ جو صاحب چاہین سیاہی منگوا سکتے ہین صاحبزادہ صاحب موصوف قادیان محلہ [illegible] مکان مین گوشہ گزین ہین

سفر دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے سجادہ نشینوں میں سے میاں حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہو کر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے میں بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہاں جانے سے پیشتر مکان پر آ کر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہاں آئیں۔ تو مع اصحاب میری دعوت قبول فرمائیں۔ میاں حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب میں جو یہاں بذریعہ ڈاک قادیان پہنچی ہے۔ حضرت نے پہنچ وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و آلہ وصحبہ وجمیع عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمٰن کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والوں سے محبت اور انس محسوس نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق وصفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت سا جور وجفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کر لوں پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزاروں پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبد اللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

رحم کن یا رب بحالِ مولوی عبد الکریم
شد ز نو شدانتقالِ مولوی عبد الکریم

دل بسوزد چشم بارد تن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصالِ مولوی عبد الکریم

آفتاب عمر او نرسیدہ تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوالِ مولوی عبد الکریم

اِنّا للہ گوئیم واِنّا الیہ راجعون
سخت تر آمد فصالِ مولوی عبد الکریم

اندرین غم از کجا او از کہ یا رب بشنوم
شیرین از شکر مقالِ مولوی عبد الکریم

از مسیح ومہدی موعود شان او بپرس
کس چہ داند از کمالِ مولوی عبد الکریم

نور دینِ احمدِ ختم رسولان تا فتی
از جبین وحال وقالِ مولوی عبد الکریم

بود شل بچہ با مادرے۔ باذات حق
آن خشوع وابتہالِ مولوی عبد الکریم

زیر احکام خداوند جہان بد سربسر
آن جلال وآن جمالِ مولوی عبد الکریم

از وطن برخاستہ بر عتبہ مہدی نشست
بر در او شد وصالِ مولوی عبد الکریم

خدمت دین را مقدم داشت بر دنیا و دین
صرف شد زور بالِ مولوی عبد الکریم

عشق قرآن در سرش بود درا سر جان بباد
وہ چہ نیکو شد مآلِ مولوی عبد الکریم

حسب الہام مسیح اللہ عمرے دفا
ہست ہفت وچہل سالِ مولوی عبد الکریم

بر در مہدی رسید نور دین را بود نخلق
نور بر نور اشتمالِ مولوی عبد الکریم

از پئے اعلائے دین حق کہ جوشش داد حق
کم کسے باشد مثالِ مولوی عبد الکریم

بہر تبلیغ کلام اللہ با قلم وزبان
چون عمر کردہ خصالِ مولوی عبد الکریم

شد فنا در مہدی موعود زین واجب بماست
اتباع وامتثالِ مولوی عبد الکریم

فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیالِ مولوی عبد الکریم

از پئے دنیا نہ شد غمگین گہے جانش بُدی
بہر ضعف دین ملالِ مولوی عبد الکریم

عاشق قرآن واحمد خادم حضرت مسیح
زینچہ بہ باشد کمالِ مولوی عبد الکریم

درمیان برزخ وقبر وبروز حشر ونشر
عشق قرآن حسب حالِ مولوی عبد الکریم

کلمۃ الحق بشنوند تا دوستان حاضرین[1]
بود سے از مہدی سوالِ مولوی عبد الکریم[2]

بے سر حبہ آمدہ مغفور اندر خاطرم
از پئے سالِ وصالِ مولوی عبد الکریم

[1] را کے معنے کا۔ یعنی مولوی نورالدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتداء میں حاضر ہونا اور مولوی عبد الکریم صاحب کا آپ کے ہمراہ آنا لوگوں کے واسطے نور علی نور تھا

[2] یعنی مولوی عبد الکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعود میں سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنیں۔ رستم علی انبالہ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

آیات حسرت آلایات تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

در مصاف شہار دنیا بیوفا
در تغیر در تبدل مے زید
آن یکے کتم عدم سر بر زند
لقمہائے تلخ وشرب ناگوار
پس برین سنت قدیر ایزدی
ھل اللیالی دالقی در گوش من
اندرین ایام نا فرجام زود
آن کریم ملت عبد الکریم
گشت تنگ از حجرہ خاکی وجود
آہ گزیدہ از جماعت احمدی
این شتابی کرد او از بہر این
در تقدمش تلکیا نہ انتظار
دل احباب در فراقش سوگوار
از وفات مولوی عبد الکریم
چون بگرید آسمان بے شعور
آن رفیق ومخلص مہدی دین
چون رضائے خویش دادہ با قضا
از دل پر درد من آید برون
آن سعادتمند مردے پاکباز
چون عمر بود است غیر تمند دین
آن ندیم حضرت مہدی مسیح
من گمان دارم کہ روح پاک او
من نخواہم بعد زین بس زیستن
اے خداوند بفضل رحم خویش

ہشود انسان دایم مبتلا
ہست این قانون قدرت دائما
دیگر از بام حیات افتد ز پار
شد نصیب ابن آدم این غذا
لقمۂ یک تلخ خورد ستیم ما
کس رسانید سعایت غمگین صدا
مردی عارف عاشق وحی خدا
کرد رحلت از جہانِ بی بقا
طائر روحش پرید بر سما
شد شتابان سوئے فردوس علا
بود او مشتاق دیدار ہما
از دل پر شوق گویا مرحبا
جان محزونان بگیرد ببکا
گنبد گردون نماید ضیا
دوستان را گریہ اثر شد سزا
مرد میدان بود اندر وغا
خورد در پہلوئے خود نیضا
ناگہان بانگ یا حسرتا
خادم اسلام مصطفےٰ
با شجاعت اہل ہوا
گشت بہر بس بے بہا
داد اندر مہدی این ندا
این جہا بود ستم رہا
کن بہ مہدی رحما

حافظ احمد الدین۔ مورخہ ۱۹ نومبر

روزہ (معین الدین۔ مدرس) روزہ مسلمانوں سے پہلے پارسی ہندو۔ مصری۔ اسوری۔ یونانی۔ رومی۔ یہودی۔ عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب و اقوام میں مروج تھا۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں اس کا رواج بہت تھا۔ مسلمانوں کی طرح رومن کیتھالک عیسائیوں لنٹ کے بہت سے روزے رکھے جاتے ہیں۔ جلتی تلطرسے روزہ رکھنے میں جسم کے فاسد مادے تلف ہو جاتے ہیں۔ یورپ و امریکہ میں لوگوں نے بغرض تجربہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہیں۔

ریویو

پارہ عم مترجم۔ قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچوں کو پڑھانے کے واسطے اس طرح چھاپا جاتا ہے۔ کہ چھوٹی سورتیں پہلے لکھی جاتی ہیں اور لمبی سورتیں ترتیب وار آخر میں آتی ہیں اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبد الرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقعہ محلہ زرگر سازان صدر بازار کپ میرٹھ میں چھپوایا ہے۔ کاغذ کی تقطیع کلاں ہے۔ حنائی۔ زرد۔ ملٹ۔ سفید عمدہ۔ جیسا کوئی پسند کرے۔ منگوا سکتا ہے۔ بین السطور اُردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اور تیس صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھکر طلب کر سکتے ہیں اور قادیان میں سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکتے ہیں۔

خطبات و مکتوبات محمدیہ۔ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور مکتوبات اصل عربی بمعہ ترجمہ اُردو ایک جگہ جمع کر کے چھاپے گئے ہیں۔ ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب چنگوی نے کیا ہے۔ اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ میں چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ اور قادیان میں عرب صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہے۔ قیمت ۱۲ر یہ کتاب کسی زیادہ ریویو کو نہیں چاہتی۔ حضرت نبی کریم فخر نبی آدم سرور انبیاء۔ خاتم الرسل کے خطوط اور وعظ ہیں۔ ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑھنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے۔ اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ میں پڑھا۔ اصل عربی بمعہ ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

الخطبة الاولى لمحمد رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة المعظمة

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صعد على الصفاء فهتف يا صباحاه فقالوا من هذا الذي يهتف قالوا محمد فقال يا بني عبد المطلب يا بني عبد مناف يا بني قصي فاجتمعوا اليه فقال ارايتكم لو اخبرتكم ان خيلا تخرج بسفح هذا الجبل اكنتم مصدقي قالوا ما جربنا عليك كذبا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك ما جمعتنا الا لهذا ثم قام فنزلت هذه السورة تبت يدا ابي لهب الى اخر السورة

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے۔ جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت میں تمام قوم کو اکٹھا کر کے ایک اونچے پہاڑ پر پڑھا۔ اور ساری قوم کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قوم کو آپ پر کس قدر اعتبار تھا۔ کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہو گئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ

ابتدائی بعثت میں ... آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہیں کرتے تھے۔ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ جب آیہ فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشيرتك الاقربين نازل ہوئی۔ تو آپ کھلے طور پر باواز بلند بے خوف وخطر وعظ کرنے لگے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی غضب الٰہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے۔ یہاں تک ایک دن آپ کوہ صفا پر چڑھ کر تمام رؤسائے قریش کو نام بنام پکار کر بلایا۔ کسی نے کہا۔ یہ کون پکارتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ محمد ہے۔

جب سب حاضر ہو گئے۔ تو آپ نے یوں وعظ کیا۔ کہ اگر میں خبر دوں۔ کہ اس پہاڑ کے نیچے سے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں۔ کہ تم پر چھاپہ ماریں۔ اور تم کو لوٹیں۔ تم مجھے سچا جانوگے۔ یا جھوٹا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے) اس لئے بالاتفاق بولے۔ کہ کیوں نہیں ہم نے تیری آج تک کوئی بات جھوٹی نہیں دیکھی۔ نہ کسی نے تم پر آج تک کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اچھا تو میں تم کو اس عذاب شدید اور غضب الٰہی سے جو آگے آنے والا ہے۔ ڈراتا ہوں۔ اس وقت ابولہب کو بڑا اشتعال آیا۔ اور آنحضرت کو برا بھلا کہنے لگا۔ اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے؟ پھر ابولہب اٹھ کر چلا گیا۔ اور سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے مابعد پسند جس کا مال چاہے۔ قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے۔ اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف فی تولہ ...

سنون دندان۔ اواب کسیکو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتا کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پیلی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ میں بدبو آوے۔ دانت میں کیس ایک دفعہ لگانے سے مریض بہلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی کے چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۸ر ہے

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دیچکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے ذرا ہماری ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پر دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد مع [illegible]

المشتہر۔ حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام [illegible]

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ السا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے پڑھا نہیں جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیئے جاتے ہیں۔

درخواست دعا۔ ماسٹر عبد الحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاکخانہ پسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکخانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ ہے ... لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے ابتلا سے بچا[illegible]

"دار المحن"

اس دُنیا کو دار المحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتوں سے محفوظ نہیں۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور کافروں پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتیں ہیں۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکوکار۔ مومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتیں وہ کام دیتی ہیں۔ جو سنگ خالص و صندل کے لئے گھسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا کہ تمام مصر کے مالی افسر بنے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انھیں معدوم کر چکے تھے خَرُّوا لَهٗ سُجَّدًا ۔ اب دیکھئے۔ صدہا مجرم ہمارے سامنے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا نکالنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگوں کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین میں داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ "وَهَبْنَا لَهٗ أَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا" ۔ نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہیں۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہیں اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہیں مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریوں کے جنت (کشمیر) میں پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا میں داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔

۶۔ کئی گڈریئے بکریاں چراتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ حتیٰ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدوں کو حیوانوں سے آدمیوں کا چرواہا بنا دیا

پس مذکورہ بالا مثالوں کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو! جب کسی گروہ پر کوئی مصیبت ہے۔ تو جلدی نہیں کرنی چاہئیے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ والعاقبۃ للمتقین (انجام اچھا پرہیزگاروں کا ہے) وارد و نازل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعوں پر جلدبازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے پر جلدبازی سے تالی بجاتے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہوں نے تھوڑے عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصے میں اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو یہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو ذبح کر دینا۔ آخر میں بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" ۔ میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہیں۔ تو کئی نادانوں نے استہزاء و تمسخر سے کام لیا۔ اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اوروں کا پتہ نہیں مگر میں نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب شہ سوار میدان فصاحت مولانا عبدالکریم مخدوم الملت (غفر اللہ لہٗ) کی وفات پر نادان کہتے ہیں۔ وہ رونق شہر قادیانی تھے۔ نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے جانے سے یہ کارخانہ سب اکھڑ جائے گا۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ اس خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حیّ و قیوم ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس قادر مطلق نے یہ بتانے کے لئے ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے بغیر بھی دن دگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتوں سے مومنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد میں شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتیں فرمائیں۔ (۱) منافقین نکل جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے (۲) ان مومنوں کے ایمانوں کا امتحان ہو جائے (۳) لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہیں۔ کہ باوجود ایسی مصیبتوں اور ناکامیوں کے پھر بھی میدان نہیں چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہی ہے۔ کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تا کسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ میں ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مصیبت میں پڑے تو سمجھے۔ خدا مجھے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بے عزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید میں رہنے سے ان کی عزت میں فرق آگیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں بے خانماں شہید ہوئے۔ تو انکی وجاہت میں فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہیں کوئی نہیں مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والوں نے کیا سلوک کیا۔ مگر باایں ہمہ اب سوا کروڑ ناطقوں سے کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ یہ آزمائشیں تو مومنین پر ضرور آتی ہیں۔ اور انہی سے مراتب بلند ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا (ہم نے تجھے خوب ٹھوک بجا کر آزمالیا) ایسے ابراہیم علیہ السلام کی نسبت۔ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۔ (۳) عام مومنوں کی نسبت فرمایا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۔ پھر بطور پیش گوئی فرمایا۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ (ضرور ابتلا میں ڈالیں گے ان پانچ چیزوں سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالوں کا نقصان۔ جانوں کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ہم ان باتوں سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤں کو خاص رحمت کی پیش خیمہ خیال کرتے ہیں والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از گولیکی ضلع گجرات

وہ قسمیہ اشتہار جو امرتسر میں دیا گیا تھا اور جسکی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نہ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — **اعلان** — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں (جسکی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان میں یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں

عالیجناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپس آتے ہوئے ہم لوگوں کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اسکی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کریں گے جو معقولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ مذہب اور انوار و برکات پر مشتمل ہوں گے۔ اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے۔ اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم اور قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ میں آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کے لحاظ سے ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسے کے اول یا درمیان یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مدنظر نہ رکھ سکیں

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر نصرت کا محتاج ہے

آج کل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان چھپائی لکھائی اور فروخت کے باسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخباروں کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ شائد ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار ہو جو صرف اخبار کی خریداری پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا علاوہ اخبار نویسی کے اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوائی فروشی وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رہا ہے۔ پھر جب ایسے شہروں میں دنیاداری کے اخباروں کا یہ حال ہے۔ حالانکہ دنیا کے خریدار سب دنیادار ہیں۔ تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جو صرف دین کے لئے ہے۔ جس کے طالب بہت ہی تھوڑے ہیں۔ یہی سبب ہے۔ کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی حالت ہمیشہ کمزور اور نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن اچھے گذر گئے۔ تو پھر چالیس دن تنگی اور تکلیف کے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اُسے قائم رکھے۔ اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں صبح و شام دو دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن بیاسے الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے اوّل۔ وہ کتنے سالوں سے ہیں۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ اگر کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی بیرونی احباب اس کو ازبس غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا۔ اس کی کوئی بے قاعدگی دل کو بُری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اسقدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک کی یکمشت یا سالیانہ امداد کی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس بیس روپیہ دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی گئی۔ اور ضرور تھا کہ کیجاتی۔ سوم۔ بعض بزرگان دین نے اپنی بیش قیمت تصانیف کارخانہ الحکم کو بلا اُجرت عطا کیں۔ جس سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ باوجود ان امدادوں کے میں جانتا ہوں۔ کہ ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کاروبار کر کے بڑی بھلی طرح اپنا گذارا کرتے تھے۔ اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا۔ اخبار کو چلاتے تھے۔ ان ہر چہار باتوں میں سے اخبار بدر کیواسطے کوئی بات بھی اس وقت تک میسر نہیں آئی۔ نہ اس کے واسطے یہ وہ زمانہ ہے کہ یہ ایک ہی قومی اخبار ہو۔ بُرا بھلا جیسا نکلے قوم سر آنکھوں رکھتی چلی جائے۔ نہ قسمت سبقت کی تو الحکم لے گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ اپنے آپ کو کر سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بیٹھ رہ اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور مینجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ بہت تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کیواسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب ہو بھی نہیں سکتے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ یہ کہنے کو طیار ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدرے یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار اپنی موجودہ رفتار میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا خرچ نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۷۰۰ سے کچھ زائد ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو۔ تاکہ سلسلہ کے نشانات کے دو گواہ قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریر کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کیواسطے اس وقت کچھ امدادی چندہ عطا فرماویں۔

۲۔ نئے خریدار پیدا کئے جائیں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انھوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ بلکہ جس طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے۔ کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ اب زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائٹر نے اور دیگر احباب نے بروقت مدد کی۔ تو پرچہ جاری رہے گا ورنہ مشکلات کا سامنا ہے

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح بدر کے میدان میں باوجود اذلہ ہونے کے خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر اسی تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ مینجر

سوادیشی تحریک پر
حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اور ان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انھوں نے یہی ذکر چھیڑا کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ اُن کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ بھی ہوتے ہیں ہم سنتے ہیں کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔ اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کریں گے آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے جماعت مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی اُن میں شامل ہو۔

منصلہ ذیل کتب قیمت سے بدر طلب فرمائیں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔
تفسیر سورۃ جمعہ۔ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب۔ ۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ار
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب۔ ۴ر
اعلام الناس۔ " " " " ۳ر
سواء السبیل۔ " " " " ۱۰ر
کشف الالتباس۔ " " " "
ایقاظ النائمین۔ " " " " ۳ر
موعظہ حسنہ۔ " " " "
صیانۃ الناس۔ " " " " ۱۰ر
مہر الشہادتین۔ " " " " ار
الفرقان۔ " " " " ۲ر
قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ار
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم۔ سواء السبیل حصہ اول
مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۱۲ر
المکتوم۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر
رویائے صالحہ۔ " " " ۴ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ ۶ر
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ار
السامی دعا۔ رب کل شئ خادمک۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ار
پنجابی کامن۔ مستورات کے لہجہ پر ار
نظم۔ برائے مستورات ار
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ار
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو ار
تحفۃ المشاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح میں ۳ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے ار
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ار
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۲ر
ابناء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ار
مجموعہ دعا ۳ر
تعلیم القرآن ار
اسم اعظم ار
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۳ر
کرشن اوتار۔ ہندی نظم ار

مسیح کی آمد ثانی ۳ر
کامن احمدی ار
غلام احمد۔ قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوے ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ار
عدم نجات مذہب پولوسی۔ مصنفہ شیخ الہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام ار
مباحثہ یابین شیخ الہ دین صاحب واعظ انجمن مذکور اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی مشن کیمبرج دہلی قیمت ۲ر
لکچر لاہور۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ۲ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ کے والے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہو گی۔ انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے میرے علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں۔ نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۳ مجلد ۳؎
(۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں۔ طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۲ مجلد ۲؎
(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ
(۴) تذکرۃ القرآن بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۲؎ (۵) تفسیر سورۃ فاتحہ و پارہ الم قیمت ۲ر (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۲ر (۷) مفتاح القرآن۔ صرف ونحو کا عجیب وغریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو والا ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴ر (۸) مفتاح العرب اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸ر (۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام اعضائے جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۱۸؎ مجلد ۱۹؎ محصولڈاک علاوہ (۱۰) میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی نیسر طبع ہے قیمت ۱۱؎ مجلد ۱۲؎
(۱۱) منصید علم۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی میں مرض بیماری اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ (۱۲) تشخیص الامراض اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت ۶ر (۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں لنگڑیوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) مفید النساء والصبیان اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آتے یا دائی و ایوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۳ر (۱۵) الذکر الحکیم اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔ قیمت ۳ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

چو دیم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۳	۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۰
ای جہان منتظر خوش باش کا مد لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح و در آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بہائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس سعد بس پاک بود
رشک عرش و نجوم وافلاک بود
ازبس کرم داشتہ تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
دفع العلیٰ بکمالہ۔
شرف البصر بجمالہ۔
حسن البشر بخصالہ۔
صلوا علیہ و آلہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المحمدین الخالفین محمدی التخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین دعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب بشام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۷ سال

یہان سے ہوکر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

ھو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۳ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبد الرحیم صاحب اور دیگر بزرگون کے مزار ہین۔ شاہ عبد الرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۷ سال لکھی ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہین۔ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہین۔ وہ ایسے بدعات مین مشغول ہین۔ کہ حق کو باطل بنا رہے ہین۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہین

راستہ مین اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا۔ کہ حضور جاتے ہوئے راستہ مین لودیانہ ٹھہرین۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی۔ کہ لدہیانہ کی جماعت اسٹیشن لدہیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تہی۔ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے۔ مین نے جگانے نہ دیا۔ فرمایا۔ آپ نے اچھا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ مین اتر کر اہل لدہیانہ سے ملاقات کرین گے۔

راستہ مین مذبح کے پاس سے گذرے۔ کثیر التعداد بہیڑین اور بکریان ذبح ہو رہی تہین۔ اور سینکڑون کا باہر ریوڑ کھڑا تہا۔ ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ کہانے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالےٰ نے جمع کر دیا ہے۔ برخلاف اس کے حرام چیزین مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہین

مذبح مین سینکڑون بھیڑون کو نالی کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے اور ذبح کے لئے طیار دیکھ کر میری آنکھون کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس رؤیا کا نقشہ آ گیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کثیر التعداد بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھری اور آسمان کی طرف نگاہ ہے۔ گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے۔ تب میرے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انھوں نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انہوں نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں مر جائیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب آئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہیں۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

طب ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمۃ ضالۃ المؤمن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے جھٹ قبضہ کرے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفید بات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی کی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ ؎

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم ٭ ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذوتجربۃ۔ لیس الحلیم الا ذو عثرۃ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور یہ ان تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء و قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھداھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کر لے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کر لے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنہیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقویٰ فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آلے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انھیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھ دیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آئیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کر دی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن و حدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علےٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا میں کون سی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں۔ مجھ سے جنگ کر لیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں اچھل پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا - قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے - توفّی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں ایک بڑا مباحثہ ہوا تھا کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں - اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا کہ جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور ذی روح مفعول ہو - وہاں سوائے مار دینے کے اور کوئی معنے نہیں آتے - اگر آج تم قرآن - حدیث - یا لغت سے کوئی اور معنے دکھا دو - تو میں آج ہی ہار ماننے کے واسطے طیار ہوں - لغت بھی زبان عربی کی کھلی ہے - کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو - تب بھی میں مان لوں گا - تعجب ہے کہ دو مردوں کی روایت کا تم اعتبار کرتے ہو مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت پر تم کو کوئی اعتبار نہیں - یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا - اگر کہیں یہ لفظ دکھا سکتے ہو - تو لے آؤ - میں تو اس وقت بھی قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں - قرآن شریف میں - حدیث میں - لغت عرب - کہیں کسی نبی یا صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفّی کا معنے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو تو میں فوراً مان لوں گا - لیکن تم حضرت عیسےٰ کے متعلق ایک لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو جو کسی نبی یا کسی ولی کسی صحابی کسی انسان کے متعلق نہیں کئے گئے - ۲۵ سال سے خدا تعالیٰ مجھے یہی بتلا رہا ہے - پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ ہیں - میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اس جگہ پر پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے کہ میں توفّی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا گیا - مگر ورق گردانی کرنے اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے - کبھی اس کو کہتے ہیں - کیوں میاں تم نکالو - اور کبھی اس کو اشارہ کرتے ہیں - کیوں بھائی کچھ بتاؤ - بہت دیر کے بعد - کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا - نکالا تو کیا نکالا - گھبرا کر بولے - اچھا - رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا - کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی ہیں جو رفعناہ .. مکاناً علیاً کے معنے ہیں - مسلمان ہر روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ ان کا رفع ہو - تو کیا اس کے یہ معنے ہیں - کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں - بات وہی صحیح ہے - جو خدا نے بتلا دی - اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی - الہام کیا ہے - الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد میں معلوم ہوا کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے - اور کسی مسجد میں لڑکے پڑھاتا ہے)۔

حضرت - میں ایسے الہام کو نہیں مان سکتا جس کے ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو - ایسے الہام کے مدعی تو بہت سے زمانہ میں گذرے ہیں - اگر آپ کے پاس کوئی نشان ہے - تو دکھلاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی - اور اس مولوی کو دکھلایا کہ توفّی کے معنے مار دینے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب - میں لغت نہیں مانتا - اچھا مان لیا اگر عیسیٰ مر گیا ہے - تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت - جب مرجانا ثابت ہے - تو کافی ہے - لاشیں حضرت ابراہیم اور موسےٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی - دجال کا نا کہاں ہے۔

حضرت - اگر اس طرح تم لفظی معنے کرو گے - تو بہت مشکل پڑے گی - قرآن شریف میں لکھا ہے - کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے - وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا - تو اس کے یہ معنے ہیں کہ جتنے نابینے ہیں وہ بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا - آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے - کہ وہ امتی ہوگا - امتی اور وہ ہے جو مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے - لیکن وہ جو پہلے ہی نور اور بصیرت پا کر نبوت کے درجہ تک پہنچ چکا ہے - وہ اب امتی کس طرح سے بنے گا - کیا پہلے تمام کمالات حاصل کردہ جو ہیں وہ بے نصیب کر دیا جاوے گا - ہاں ہم امتی ہیں - جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ملا ہے - اور تمام معرفت وہیں سے حاصل ہوئی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب گھبرا کر اٹھ گئے - اور ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے - اور ایک اور طالب علم آگے بڑھا۔

طالب - آپ کا مرتبہ کیا ہے - اس کی تعریف نبوت سے ہوگی - یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت - جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے - وہ نبی ہے - نبی کے معنے ہیں - خدا سے خبر پا کر بتلانے والا - ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے - سچی معرفت بغیر مخاطبات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی اگر یہ بات اس امت کو حاصل نہیں تو خیر امت کس طرح سے بن گئی - اللہ تعالیٰ نے مخاطبات کا دروازہ بند نہیں کیا - ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب - تو آپ کو وحی ہوتی ہے ؟ وحی تو صرف انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت - خدا تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے - موسیٰ کی ماں کو بھی وحی ہوئی کیا یہ امت عورتوں سے بھی بدتر ہو گئی - اس سے تو امت کی کمر ٹوٹ جاتی ہے - کیا ہمارے واسطے تمام دروازے بند ہو گئے - دنیا دار کو آگے قدم رکھنے کی ضرورت نہیں - اس امت کو خدا ادھورا رکھنا نہیں چاہتا میں نہیں قبول کر سکتا کہ پہلی امتوں نے اس قدر برکات حاصل کیں - اور یہ امت بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب - پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولائیت

حضرت - ہم سب کہتے ہیں کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا - مگر ہم نہیں جانتے - ولی کا مرتبہ کم نہیں - بلکہ بعض کے نزدیک تو ولائیت بڑھ کر ہے - کیونکہ ولائیت محبت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے - اور نبوت ایک عہدہ ہے - یہود کا تو یہ مذہب ہے - کہ حضرت ابراہیم ولی تھے - اور تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے - ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ایک قدم ہی رکھنا کفر سمجھتے ہیں - ہم کو الہام ہوا ہے کل برکۃٍ من محمد - ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے - لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے - کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی - بلکہ شیخ عبد القادر نے لکھا ہے - کہ جسکو کبھی بھی وحی نہیں ہوتی خوف ہے - کہ اس کا خاتمہ برا ہو - معرفت تامہ بجز مکالمہ مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب - وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت - کئی طریق میں - بعض دفعہ دل میں ایک گونج پیدا ہوتی ہے - کوئی آواز نہیں ہوتی - پھر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے - اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا - اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نشانات ہزاروں ہیں - اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے - اور نشان دیکھ لے - صادق اور کاذب میں خدا فرق کر دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالیٰ نے مجھے وعدہ دیا تھا کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے اور تحفہ تحائف بھی لائیں گے - یہ ایسے وقت کا الہام ہے - کہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا - اب تم اس کی تفتیش کرو کہ کیا کوئی آدمی اتنا لمبا افترا کر کے ایسی بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے - اور ایک بات نہیں - اگر ہمارے پاس آئیں - اور کچھ مدت قیام رکھیں - تو آپ کو معلوم ہو

اصل میں تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت ابوبکرؓ نے کونسا معجزہ مانگا تھا

طالب علم۔ امت کے علماء بھی انبیاء کی مانند ہیں۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت۔ میں ان لوگوں کو علماء میں شامل نہیں سمجھتا۔ جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہی ہیں۔ منبر پر چڑھ کر کچھ کہتے ہیں۔ اور گھر میں جا کر کچھ اور بیان کرتے ہیں علماء امت وہ ہیں۔ جو مذہب کی تاکید کرتے ہیں۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہیں؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا تہمت ہوگی۔ میں اس کو کفر سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں؟

حضرت۔ ہمارے معجزات۔ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔ ہمارا اپنا کچھ نہیں۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلا آتا ہے۔ دین اسلام پر ظلم ہوتا تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہیں۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے دو کام ہیں۔ اول۔ یہ کہ اعتقاد میں اصول کے برخلاف جو غلطیاں پڑ گئی ہیں۔ وہ نکالی جاویں۔ دوم۔ یہ کہ لوگوں کی عملی حالتیں درست کی جائیں۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقویٰ اور طہارت حاصل ہو جائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ میں اسلام میں نبی ہوں؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کر سکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے۔ کہ ایسا دعویٰ کریں۔ اور میں مامور ہوں۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیوں کہا جائے گا

حضرت۔ کفر کے معنے ہیں۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہیں مانتے۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور انکار کرتے ہیں۔ تو بات بیان تک نہیں رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جو تحریر حضرت نے مولوی صاحبان کو لکھ کر دی تھی۔ اس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہیں۔ جن کے رو سے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں

(۱) قرآن شریف میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہیں۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری کتاب التفسیر میں موت کئے ہیں۔ جیسا کہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور پھر اسی آیت کے لئے آخر بخاری فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن یہی عرض کروں گا۔ کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنوں پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی تمام کتابیں ہیں۔ جہاں تک ممکن تھا تقریباً تمام شائع شدہ کتابیں لغت کی دیکھی گئیں۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابیں جو حال میں بیروت میں تالیف کر کے عیسائیوں نے شائع کی ہیں۔ ان تمام کتابوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے۔ کہ جب کسی جملہ میں خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت میں بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے۔ اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابوں سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) میں نے بہت محنت اور کوشش سے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابیں غور سے دیکھی ہیں۔ اور میں نے کسی ایک جگہ پر بھی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث میں نہیں پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہیں۔ جہاں ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہیں۔

(۴) میں نے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہیں۔ مگر نہ میں نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام میں کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت میں جو اوپر بیان کی گئی ہے بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہوں۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کے فوز الکبیر میں بھی یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور میں جانتا ہوں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں . . . . حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتیں ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی شہادت قرآن شریف میں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلتہ المعراج میں۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال و طبرانی میں اور شرح مواہب اللدنیہ اور شیخ عبدالحق وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور ایک روایت میں ایک سو پچیس برس بھی ہے۔ اور ہزار دو ہزار برس کی عمر کسی جگہ نہیں لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رو سے اجماع تھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ماسوائے اس کے خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ وفات پا گئے۔ اور اپنے کھلے کھلے نشانوں سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے دلائل ہیں۔ مگر اسی قدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ اس امت کے کل خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ اور صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنے والا عیسےٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ امامکم منکم بلکہ صحیح بخاری میں پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنے والے عیسےٰ کا اور حلیہ لکھا ہے ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہیں۔ صدی چودھویں سر پر آ گئی تھی بلکہ بائیس برس اس میں سے گذر گئے کسوف خسوف بھی رمضان میں ہو گیا۔ طاعون بھی پیدا ہو گئی۔ . . . . . . ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسےٰ کی موت میں ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیوں پر ثابت ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دیں۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

نقل مطابق اصل

(محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر)

غیر معمولی پرچے جس دن حضرت دہلی کو روانہ ہوئے اس دن سے مجھے یہ خیال آ رہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریریں اگر روزانہ نہیں تو تیسرے چوتھے دن ضرور ملجانی چاہئیں چنانچہ اسٹیشن پر میں نے یہ تجویز کر دی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے میں دہلی سے لکھ کر روانہ کرتا جاؤں۔ ساتھ ساتھ چھپ کر فوراً احباب کی خدمت میں بھیجے جاویں اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائیٹر اس بوجھ کو اٹھا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چاہئے کہ کلین اور بچھر اور ملازم زائد رکھکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت میں اخبار پہنچا یا جاتا لیکن افسوس ہے کہ تاحال اخبار بدر کی حالت ایسی نہیں۔ کہ یہ خواہش پوری ہو سکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جسقدر مجھے انتظام میں مشکل پڑتی ہے اسکو میں ہی جانتا ہوں یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہیں۔ اگر دوست کوشش کریں اور خریدار کثرت کے ساتھ پیدا کریں تو ایسی تھوڑی قیمت کے اخبار کی تعداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

غیر معمولی پرچہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

دوا مینی۔ شفا مینی غرض دار الامان مینی	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۹۸	چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان مینی

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۱	مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۶۔ مطابق بدھ ۔ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۴

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

۵

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم حضرت شیخ نظام الدین ولی اللہ کے مزار اور ان کے قریب بعض دیگر مزاروں کے کتبوں کو نقل کرتے ہیں۔ حضرت شیخ نظام الدین صاحب نے ۷۲۵ھ مین وفات پائی۔ آپ کے مزار کے پاس جو مسجد ہے۔ اس کی ایک دیوار پر آپ کی تاریخ وفات حسب ذیل کندہ ہے۔

نظام دو گیتی شہ ما و طین | سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم زغیب | ندا داد ہاتف شہنشاہ دین

امیر خسرو کے مزار پر نور الدین جہانگیر کے عہد سلطنت مین طاہر محمد عماد الدین نے مفصلہ ذیل اشعار کندہ کرائے

اے خسرو بے نظیر عالم | بار روضۂ تو مرا نیاز است

تعمیر نمود طاہر آن را | فیض ازلی ہمیشہ باز است
تاریخ بنائش عقل گفتا | بار دمہ گوکہ بہائی راز است

اسی چہار دیواری کے اندر جہان آرا بیگم کا مزار ہے۔ جس پر یہ شعر لکھا ہے۔ جو خود بیگم کی تصنیف تھا۔

ھو الحی القیوم

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین بس است

حضرت شیخ نظام الدین صاحب کی قبر کے سرہانے ایک قلمی قرآن شریف پڑا ہے۔ جو اورنگ زیب بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا بتلایا جاتا ہے۔ نیز اس روضہ کی دیوار پر عزیز الدین شاہ عالمگیر ثانی کے تصنیف کردہ اشعار ذیل مین درج ہیں۔

جو ہوئے خادم نظام الدین کا دل سے اے غریب
اس کے تئین ہوتا ہے تاج خسروی جگ مین نصیب
خادمی کی تھی عزیز الدین نے باصدق و یقین
تاج شاہی ہند کا مجکو دیا ہے عنقریب
مرض دل اوگار میرے کا وہ صحت بخش ہے
بے غذا و بے دعا و بے دوا و بے طبیب

بس پریشان حال ہے اب خلق پر محبوب حق
فضل کر تقصیر داروں پر ہو تم حق کے حبیب

تازہ اخبار دہلی مرسلہ ایڈیٹر۔ مورخہ ۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ نے اپنے اشتہار مین حضرت مرزا صاحب کو چیلنج کیا ہے۔ کہ آپ میرے ساتھ مباحثہ کریں۔ اس کے جواب مین دو اشتہار شایع کئے گئے ہیں۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی طرف سے اور دوسرا جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے۔ ہر دو اشتہارات ذیل مین درج کئے جاتے ہیں۔ جمعہ کی شام کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ اپنے ہی مکان پر ہوگا۔ لیکن اس کے واسطے کوئی اشتہار سر دست نہین دیا گیا۔ لوگ خود ہی آ کر سن لین گے۔ آج عاجز راقم یہان کے روزانہ اخبار کے ایڈیٹر اور پروپرائیٹر سے ملاقات کرنے گیا۔ راستہ مین مشن کالج کے پرنسپل پادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی کیفیت پھر درج اخبار ہوگی۔ تاریخ روانگی ہفتہ قرار پائی ہے۔ مگر روانگی کا یہی حال ہے۔ جو قادیان سے روانگی کا تھا وہ۔ ہنوز کوئی پختہ امر فیصلہ نہین پا سکا۔

ناظرین اخبار بدر کے ملاحظہ کے لئے ہر دو اشتہارات مذکورہ اگلے صفحے پر درج کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مرزا حیرت صاحب کے چیلنج کا جواب

کرزن گزٹ کے ایڈیٹر حیرت صاحب نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اپنے مقابلہ میں مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حیرت صاحب کو اگر حق طلبی کی خواہش اور اپنی حیرانی سے نجات پانے کی آمادہ ہوتی۔ تو انکے واسطے براہین احمدیہ کی کتاب کا پڑھنا اور ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج قبول کرنا ان کے معاملہ میں فیصلہ کر دیتا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ کو بجز حصول شہرت کچھ مطلوب نہیں۔ اور یہ حیرت دم واپسین تک آپ کے شامل حال رہتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کو سمجھانے کیواسطے تو ہم خادمان مسیح موعود ہمیشہ یہاں موجود ہیں۔ لیکن اگر حضرت مسیح اور آپکے خدام کی تفضیر آوری سے ہی شاید حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپکے تدعیدار ہم میں سے شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے آپ کو چیلنج دیا ہے۔ وہ منظور کر لیجئے۔ اور دوسرے صاحب ایڈیٹر اخبار بدر مفتی محمد صادق جو علاوہ عربی کے عبرانی زبان کے بھی فاضل ہیں اور زبان انگریزی کے بھی ماہر ہیں آپکے ساتھ ایک عام جلسہ میں جسکا انتظام آپکے سپرد ہوگا۔ تحریری مباحثہ کے واسطے تیار ہیں۔ لیکن ایک ضروری شرط یہ بھی ہے۔ کہ دہلی کے مشہور مولوی صاحبان یعنے مولوی محمد بشیر صاحب مولوی عبدالحق صاحب مولوی ابوالخیر صاحب مولوی تلطف حسین صاحب قاضی محمد یعقوب صاحب آپکے ساختہ پرداختہ کو بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے منظور فرما دیں۔ کیونکہ ہم تو پبلک کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ کی ذات سے تو چنداں امید نہیں۔ شاید کوئی اور ہی سمجھ جائے۔ اور ہم ڈرتے ہیں۔ کہ وہ بات آپکے حق میں نہ ہو۔ جو آپنے اگلے دن چند معزز اصحاب کی حاضری میں فرمایا تھا۔ کہ میں نے حال کے مباحثہ مابین مولوی عبدالمجید صاحب اور اندھے عیسائی کا ذکر اخبار میں اس واسطے نہیں کیا کہ اس میں مولوی کو شکست ہوئی۔ اور اسلام کو ذلت ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی عبدالمجید کا نام ہمنے اوپر کے مولویوں میں نہیں لکھا۔ اور اگرچہ آپنے بقول آپکے سوائے دو تین کتابوں کے حضرت مسیح موعود کی پچاس ساٹھ کتابوں میں سے کوئی نہیں دیکھی۔ اور آپکے حق میں وہی آیت صادق آتی ہے۔ جو کتاب حیرت کی حیرانی کے سر پر لکھی گئی ہے۔ یعنے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ۔ تاہم امید ہو سکتی ہے۔ کہ دوسرے سننے والے اس جلسہ سے فایدہ اٹھائیں۔

اس کا جواب کل شام تک مرحمت ہونا چاہیے ورنہ آپ کی طرف سے سکوت سمجھا جائیگا۔

المشتہران

بابو محمد اسمٰعیل عاجز قاسم علی و دیگر احمدی جماعت

شہر دہلی - ۷ - نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مرزا حیرت کو چیلنج

مرزا حیرت (جو اپنی شہرت اور نمود کے بڑے دلدادہ اور شیدا معلوم ہوتے ہیں) نے یکم نومبر ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ میں اعلیٰ حضرت جناب حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مناظرہ کی دعوت کی ہے دہلی والوں کو غالباً معلوم نہ ہوگا۔ کہ یہ دعوت مرزا حیرت نے اس علم کے بعد کی ہے۔ جو اُسے حضرت حجۃ اللہ کی روانگی کا خاکسار مشتہر کی زبانی ہو چکا تھا۔ کہ آپ بہت جلد دہلی سے روانہ ہونگے۔ اور یہ بھی اُن پر ظاہر ہو چکا تھا۔ کہ مناظرات کا سلسلہ عرصہ سے آپ بند کر چکے ہیں ایسی صورت اور حالت میں مرزا حیرت ایسے نام ور انسان کے لئے ناممکن تھا کہ وہ اپنی شہرت کے عمدہ موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے۔ تاہم میں نہیں چاہتا۔ کہ ان کا حوصلہ ان کے دل میں رہ جاوے۔ مرزا حیرت کو اگر تحقیق حق اور اعلائے حق ہی منظور ہے۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مختصر سی درخواست کو منظور کر لیں گے۔ لیکن اگر انہوں نے اعتراض کیا اور حیل سے ٹلانا چاہا۔ تو دہلی کی پبلک پر جو پہلے سے آپکے کمالات سے پوری باخبر ہے۔ بخوبی کھل جائیگا۔ کہ آپ کی غرض کیا تھی۔

مرزا حیرت صاحب سے میں مناظرہ کرنے کو بحمد للہ تیار ہوں۔ اور اخبار نویس ہونے کی حیثیت سے مجھے حق ہے کہ ان کی درخواست کا میں ہی جواب دوں۔ لیکن مناظرہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہوں گے۔

اوّل۔ ہر قسم کے انتظام کا خود انہوں نے ذمہ اٹھایا ہے اس لئے امن عامہ کا انتظام خود مرزا حیرت کو کرنا ہوگا اور باضابطہ سرکار سے اجازت بھی حاصل کرنی چاہیئے

دوّم۔ مناظرہ حیات اور وفات مسیح علیہ السلام میں ہوگا۔ بعدہٗ مرزا صاحب کی دعویٰ مسیحیت پر گفتگو ہوگی۔

سوّم۔ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے مرزا حیرت کے سابقہ اعتراضات مندرجہ کرزن گزٹ کو پڑھ کر حیرت کی حیرانی جو اس کا جواب ہے۔ پیش کیا جاوے گا۔ اور پبلک سے فیصلہ لیا جاوے گا۔ کہ آیا حیرت صاحب کے سابقہ اعتراضات کا جواب ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔

چہارم۔ جس کو چاہیں۔ بہ شمولیت مولوی عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی حکم کر لیں۔

پنجم۔ اگر منصفوں میں اختلاف ہو۔ تو منصفوں میں مولوی محمد بشیر صاحب اور دوسرے منصف ان الفاظ میں قسم کھا کر فیصلہ دے دیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید سے مسیح علیہ السلام کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہ کا تھا۔ وفات مسیح کے دلایل اور اثبات مسیحیت کے براہین سنکر بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ یہی سچ ہے۔ کہ مسیح جسم عنصری سے زندہ آسمان پر گیا ہے۔ اور اگر ہم اس میں جھوٹ بولتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ہم پر لعنت ہو۔

پس اس قسم کے بعد جو اسی جلسہ میں ان کو کھانی ہوگی۔ آسمانی فیصلہ کا انتظار کیا جاوے گا۔ اور آیندہ اس وقت تک اس کے متعلق کوئی تحریری بحث نہ ہوگی۔

ششم۔ حضرت حجۃ اللہ کے صدق اور کذب کے لئے کسی لمبی بحث کی حاجت نہ ہوگی۔ میں مختصر طور آپ کی سچائی کے دلائل منہاج نبوت پر بیان کروں گا۔ ان دلائل کو سن کر مرزا حیرت صرف کھڑے ہو کر اسی قدر بیان کر دیں۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ ان دلائل اور وجوہ کو سن لینے کے بعد بھی میں یقین کرتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود کے دعوے میں سچے نہیں۔ اور وہ مفتری علی اللہ ہیں۔ اور اگر میں اے خدا تیری قسم کھا کر بھی یہ جھوٹ کہتا ہوں تو پھر مرزا غلام احمد اور مجھ مرزا حیرت میں سے جو تیری نظر میں صادق ہے۔ اس کو عزت دے۔ اور اس کی زندگی میں کاذب کو اس جہان سے اٹھالے۔ اس پر مجمع آمین کہے گا۔ اور فیصلہ آسمانی کا انتظار کیا جاوے گا۔ اس قسم میں مرزا حیرت مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کو بھی اپنے ساتھ ملالیں۔

اب اس سے زیادہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ فیصلہ آسان ہے اور خدائی فیصلہ ہے۔ اگر مرزا حیرت صاحب کو حق طلبی مد نظر ہے۔ تو بلا چون و چرا اسے تسلیم کر لیں گے۔ اور بذریعہ اپنی تحریر خاص مجھے اطلاع دیں۔ اور اسے چھاپ کر شایع کر دیں۔ میں حضرت مرزا صاحب کی روانگی کے بعد یہاں ٹھہر جاؤں گا۔ اور ان سے فیصلہ کر لوں گا۔ لیکن اگر مرزا حیرت نے میری اس دعوت کو منظور نہ کیا۔ تو اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ۔ کہ اس شہر دہلی میں حجت پوری کر دی گئی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ما استکبر و ابیٰ)

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل دہلی

۲ - نومبر ۱۹۰۵ء

نوٹ ۔ مرزا حیرت کی دانشمندی اور حق پژوہی کی پبلک کو ضرور داد دینی چاہیئے ۔ کہ کرزن گزٹ مین دعوۃ مناظرہ کو چھاپ دی ۔ لیکن وہ پرچہ ابتک حضرت اقدس یا آپکے کسی خادم کے پاس بھی نہین بھیجا ۔ نوٹ ۔ جمعہ کی شام [illegible]

تازہ اخبار از دہلی یکم نومبر ۱۹۰۵ء ۔ جو مولوی صاحبان حضرت سے دلائل وفات مسیح پر کاغذ لے گئے تھے ۔ وہ پھر واپس نہین آئے ۔ اور آتے تو کیا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور ان کی وفات ہر طرح سے ثابت ہو چکی ہے ۔ دانا لوگ سمجھ گئے ہین ۔ کہ اب مرے مردون کو اکھیڑنا اچھا نہین ۔ اور سچ یہی ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ۔ اور مذہب عیسوی غلط ہے اور جھوٹھا ہے اور اب وقت ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو ۔

کل ہم قطب مینار پر چڑھے ۔ اور حضرت قطب بختیار کاکی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی ۔ قطب مینار دنیا مین سب سے اونچا مینار بیان کیا جاتا ہے ۔ اس کے اوپر بیٹھ کر مین نے دعا کی ۔ احباب کے لئے حاضر اور غائب کے لئے ۔ نصرۃ دین کے لئے ۔ کیونکہ مین نے سوچا ۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور مین بھی قبولیت کے اوقات اور لہرین ہوتی ہین ممکن ہے ۔ کسی فضل کی لہرین لپیٹے جائین ۔ واللہ ہو السمیع العلیم ۔ قطب کے مزار پر لوگ ۔ جو مجاور کہلاتے ہین ۔ وہ نہایت ہی رذیلانہ طور پر زائرین کے گرد ہو کر سوال کرتے ہین ۔ اور آپس مین بہت بے طرح جھگڑتے ہین ۔ مین نے ان کو نصیحت کی اور کہا ۔ کہ جو طریق تم نے اختیار کر رکھا ہے ۔ خیال کرو ۔ کہ اگر یہی طریق اس شیخ کا ہوتا جس کی قبر پر تم بیٹھے ہو ۔ اور جس کے طفیل تم کو روٹی ملتی ہے اگر ایسا ہی وہ ہوتا ۔ تو آج ایک شخص بھی یہان نہ دیکھا جاتا مگر ان لوگون کو ایسے نصائح کیا کام دے سکتے ہین ۔ ان کی حالت نہایت ہی ایک عبرت کا نمونہ ہے ۔ انسان کو نیکی ہی کام آ سکتی ہے ۔

کل حضرت صاحب کی طبیعت کچھ علیل تھی ۔ اس واسطے کل آپ قطب کے مزار نہ جا سکے ۔ اور آج تشریف لے گئے ۔ حضرۃ بختیار کاکی کے مزار مبارک پر آپنے دعا کی اور دعا کو لمبا کیا واپس آتے ہوئے حضرت نے راستہ مین فرمایا ۔ کہ بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہین ۔ اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے ۔ اس واسطے ان کے مزار پر ہم گئے ۔ ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ سے دعا کی ۔ اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ۔ اور دیگر بہت دعائین کین ۔ لیکن یہ دو چار بزرگون کے مقامات تھے ۔ جو جلد ختم ہو گئے ۔ اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہین ۔ یہی خیال تھا ۔ کہ واپس آتے ہوئے گاڑی مین بیٹھے ہوئے الہام ہوا ۔

دست تو دعائے تو ترحم ز خدا

یہ الہام آج یکم نومبر ۱۹۰۵ء کو سہ پہر کے وقت قطب صاحب سے واپس آتے ہوئے راستہ مین ہوا ۔ اور مین نے آج ہی بذریعہ تار قادیان بھیج دیا ہے ۔ تاکہ جلد اخبار بدر مین چھپ کر شائع ہو جائے ۔ اس الہام کے بذریعہ تار قادیان بھیجنے مین ایک یہ نیت بھی ہے ۔ کہ جہان یہ تارین دنیا دارون کے کاروبار مین صرف ہوتی ہین ۔ وہان خدا تعالیٰ کی وحی کے واسطے بھی اس سے کام لیا جاوے تا ڈاک اور چھاپہ خانہ کی طرح تار بھی اس سلسلہ حقہ کے تائیدی نشانات کے گواہون مین سے ہو ۔

یہان سے روانگی کی تاریخ پہلے جمعہ کی شام مقرر ہوئی تھی ۔ مگر چونکہ تجویز ہوئی ہے ۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا ایک وعظ بھی ہو جائے ۔ اس واسطے قرار پایا ہے ۔ کہ ہفتہ کی شام کو یہان سے روانگی ہو ۔ مگر ہنوز کوئی بات پختہ نہین ہے ۔

۳ - نومبر ۱۹۰۵ء ۔ بروز جمعہ ۔ آج حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ بعد از نماز جمعہ ہوا ۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ ثابت کیا کہ کس طرح با وجود اختلافات کے جو دنیا مین پائے جاتے ہین ۔ وحدت بھی پائی جاتی ہے ۔ اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا تھا ۔ کہ انسان کے راہ حق سے محروم رہنے کے کیا کیا اسباب ہین ۔ اور وفات مسیح کے کیا کیا دلائل ہین ۔ افسوس ہے کہ وعظ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مولوی لوگون نے شور مچایا ۔ اور اہل دہلی نے ایک نعرہ غوغے کا اٹھایا ۔ کہ چلو چلو ۔ اور بہت بد تہذیبی کے ساتھ ایک دوسرے کو دھکے دینے شروع کئے ۔ حضرۃ اٹھے ۔ اور نہایت نرمی سے سب کو سمجھایا کہ تم ہماری بات سنو ۔ پھر اکثر ٹھہر گئے اور اپنے اپنے سوالات کرتے رہے اور حضرت جواب دیتے رہے ۔ آج وہ مولوی بھی آیا ۔ جو حضرت کے سوالات اور دلائل متعلق وفاۃ مسیح لکھا کر لے گیا تھا ۔ بہت سی کتابین اور چند اور مولوی ساتھ لایا ۔ لیکن جب کہا گیا ۔ کہ جس طرح تم ہم سے تحریر لے گئے تھے ۔ اسی طرح تحریر دو ۔ اس بات سے بہت گھبرایا اور کہا کہ مین لکھکر نہین دیتا ۔ صرف زبانی سنا دون گا اس طرف سے تحریر کے واسطے کہا گیا ۔ مگر نہ مانا ۔ اور آخر کتابین اٹھا کر چلے گئے ۔ لیکن ایک بات قابل بیان ان کے متعلق یہ ہے ۔ کہ حضرت نے متوفیک کے معنے بخاری شریف سے ممیتک کے ثابت کئے تھے ۔ وہ اور کتابین لغت اور تفسیر کی تو لائے ۔ مگر بخاری ہرگز ساتھ نہ لائے اور کہا کہ بخاری ہمارے پاس نہین ہے

دہلی مین ایک مشہور انگریزی اخبار روزانہ نکلتا ہے ۔ جس کا نام مارننگ پوسٹ (morning post) ہے اس اخبار کے پروپرائیٹر ۔ منیجر ۔ ایڈیٹر سب انگریز ہین اور اکیس سال سے یہ اخبار دہلی مین جاری ہے ۔ کل ایڈیٹر اور پروپرائیٹر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تھی ۔ آج پروپرائیٹر صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے ہمارے مکان پر تشریف لائے اور قریب ایک گھنٹہ تک چند امور کے متعلق گفتگو ہوئی ۔ یہ گفتگو پھر چھاپی جائے گی ۔ انشاء اللہ تعالیٰ چونکہ صاحب بہادر اردو نہین جانتے ۔ اس واسطے عاجز راقم درمیان ترجمہ کر کے حضرت کا ارشاد صاحب بہادر کو سنا دیتا تھا ۔ اور صاحب بہادر کا سوال حضرت کی خدمت مین عرض کر دیتا تھا ۔ آج شام کو فیصلہ ہوا ۔ کہ کل شام کو یعنی ہفتہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے شام کے یہان سے روانگی ہو ۔ اتوار اور شاید پیر کا دن لودیانہ مین قیام ہوگا ۔ غالباً پٹیالہ نہین جائین گے ۔ اور لودیانہ سے سیدھے قادیان تشریف لے جائین گے ۔

مقصد امام ۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہین ۔ کہ مسیح کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے ۔ یہ بات تو ان مولویون کی مخالفت کی وجہ سے درمیان آ گئی ہے ۔ ورنہ اس کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی ۔ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا تو یہ ہے ۔ کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہ کے بن جاوے ۔ وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ کی مانند درمیان آ گیا ہے ۔ مولوی لوگون نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ درمیان مین اڑا لی ۔ ان لوگون کو مناسب نہ تھا ۔ کہ اس معاملہ مین دلیری کرتے ۔ قول خدا ۔ رویت نبی ۔ اور اجماع صحابہ یہ تین باتین ان کے واسطے کافی تھین ۔ ہمین تو افسوس آتا ہے ۔ کہ اس کا ذکر ہمین خواہ مخواہ کرنا پڑتا ہے ۔ لیکن ہمارا اصلی امر ابھی دیگر ہے ۔ یہ تو صرف خس و خاشاک کو درمیان مین سے اٹھایا گیا ہے ۔ سوچو کہ جو شخص دنیا داری مین غرق ہے ۔ اور دین کی پروا نہین رکھتا ۔ اگر تم لوگ بیعت کرنے کے بعد ویسے ہی رہو ۔ تو پھر تو تم مین اور اس مین کیا فرق ہے ۔ بعض لوگ ایسے کچے اور کمزور ہوتے ہین ۔ کہ ان کی بیعت کی غرض بھی دنیا ہی ہوتی ہے ۔ اگر بیعت کے بعد ان کی دنیا داری کے معاملات مین ذرا سا فرق آ جاوے ۔ تو پھر پیچھے قدم رکھتے ہین ۔ یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہین ۔ کہ دولت اور دنیا داری ترقی کرے ۔ اور زندگی آرام سے گذرے ۔ ایسے شخص سے تو خدا بیزار ہے ۔ چاہیئے کہ صحابہ کی زندگی کو دیکھو وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے ۔ ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے ۔ بیعت کے معنے ہین ۔ اپنی جان کو بیچ دینا ۔ جب انسان زندگی کو وقف کر چکا ۔ تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان مین کیون لاتا ہے ۔

ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ تو کل بھی گیا۔ اور آج بھی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے۔ جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے۔ کہ بعض مر چکے تھے۔ اور بعض مرنے کے لئے طیار بیٹھے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس کے سوائے بات نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ کنارہ پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ تاکہ ابتلاء دیکھ کر بھاگ جائیں وہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتے۔ دنیا کے لوگوں کی عادت ہے کہ کوئی ذرا سی تکلیف ہو۔ تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔ اور آرام کے وقت خدا کو بھول جاتے ہیں۔ کیا لوگ چاہتے ہیں۔ کہ امتحان میں سے گذرنے کے بغیر ہی خوش ہو جائے۔ خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر سچا مومن وہ ہے۔ جو دنیا کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دے۔ خدا ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ ابتداء میں مومن کے واسطے دنیا جہنم کا نمونہ ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے مصائب پیش آتے ہیں اور ڈراؤنی صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ تب وہ صبر کرتے ہیں اور خدا ان کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنت ہوتے ہیں۔ خدا کی رضاء کے ساتھ جو متفق ہو جاتا ہے۔ خدا اس کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کو حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب مرادیں پوری کی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات ایمان کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کے اپنے دل میں ہزار گند ہوتا ہے۔ پھر خدا پر شک لاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ مومنوں کا حصہ مجھے بھی ملے جب تک انسان پہلی زندگی کو ذبح نہ کر دے۔ اور محسوس نہ کرے کہ نفس امارہ کی خواہش مر گئی ہے۔ اور خدا کی عظمت دل میں بیٹھ نہ جائے تب تک مومن نہیں ہوتا۔ اگر مومن کو خاص امتیاز نہ بخشا جائے۔ تو مومنوں کے واسطے جو وعدے ہیں۔ وہ کیونکر پورے ہوں گے۔ لیکن جب تک دورنگی اور منافقت ہو۔ تب تک انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ایک ایسی جماعت بنائے گا۔ جو قیامت تک فوقیت رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کا فضل کریگا مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ ہاں کمزوری میں اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے۔ جو شخص کمزور ہے۔ اور ہاتھ اٹھاتا ہے۔ کہ کوئی اس کو پکڑے۔ اور اٹھائے۔ اس کو اٹھایا جائے گا۔ مگر مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنی حالت پر فارغ نہ بیٹھے۔ اس سے خدا راضی نہیں ہے۔ ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے راضی کرنے کے جو سامان ہیں۔ وہ سب مہیا کئے جائیں۔

ریاکاری

ریاکار انسان بے نتیجہ کام کرتا ہے۔ مومن کو تو خداوند تعالےٰ خود بخود شہرت دیتا ہے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ مسجدوں میں لمبی نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ اسے نیک کہیں۔ لیکن جب وہ بازار سے گذرتا۔ تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے۔ جو دکھلاوے کی نمازیں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس شخص کو خیال ہوا۔ کہ میں لوگوں کا کیوں خیال رکھتا ہوں۔ اور بے فائدہ محنت اٹھاتا ہوں۔ مجھے چاہیئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤں۔ اور خالص خدا کی خاطر عبادت کروں۔ یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی۔ اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خالص کر دیا۔ اور دنیوی رنگ کی نمازیں چھوڑ دیں۔ اور علیحدگی میں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگا۔ اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔ تب وہ جس کوچہ سے گذرتا۔ لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے۔ کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے۔

خدا کی دوستی

سچا مومن وہ ہے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرے۔ خدا تعالیٰ خود ہی سارے بندوبست کر دیگا۔ لوگوں کی تکالیف دہی کی پرواہ نہیں رکھنی چاہیئے دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے۔ جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے۔ تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو۔ تو وہ ہمارے گھر میں نقب زنی نہیں کرتا۔ تو کیا خدا کی دوستی چور کے برابر بھی نہیں۔ خدا کی دوستی تو وہ ہے۔ کہ دنیا داروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیا داروں کی دوستی میں تو عذر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا کے تعلقات سچے ہیں۔ جو شخص خدا کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ خدا اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔ بخاری میں ہے۔ کہ نوافل کے ذریعے انسان خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے۔ وہ سب نوافل میں داخل ہے جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے۔ وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے طیار ہو جائے۔ خدا کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی عجیب بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تہذیب کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پرواہ کرتے ہیں۔ وہ مخلوق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتے۔ آگے خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھی بھاگی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

جماعت کو نصیحت

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے۔ بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں۔ تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر فریب۔ کسل اور سستی پائی جائے۔ تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے۔ اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو۔ مولوی عبد الکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر روز میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے۔ اب کرلو جب موت کا وقت آتا ہے۔ تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے۔ امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نمازوں میں دعائیں مانگو۔ صدقہ خیرات سے۔ اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے۔ والذین جاھدوا فینا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا۔ دوائی کھاتا۔ مسہل لیتا۔ خون نکلواتا۔ ٹکور کرواتا۔ اور شفاء حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں۔ بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں۔ وہ سب بجا لاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے کنچنوں کو دیتے پھرتے تھے۔ کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جاتے تو پھر کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ جب انسان تمام حیلوں کو بجا لاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی نشانہ بیٹھ جاتا ہے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۹ - نومبر ۱۹۰۵ء - ۱ - قل میعاد ربک

ترجمہ - تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔

۲ - بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔

۳ - اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۴ - قرب اجلک المقدر - ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا

ترجمہ - قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔

چند روز کا رویا ہے۔ کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے۔ لیکن بہت مصفی اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام تھا "آب زندگانی"۔ یہ خواب بدر میں پہلے شائع ہو چکا ہے۔

۲ - دسمبر ۱۹۰۵ء - رویا دیکھا۔ کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا۔ یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا۔ کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف ہے دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے۔ کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے۔ اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرندکی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں سوچ کر انہیں یہ صلاح قرار پائی۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔

اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے۔ تو اس مرغی کی آواز کو سنیں مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء - قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا

قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا

۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء - یہی الہامات پھر ہوئے اور ساتھ یہ الفاظ زائد تھے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی ایک نظم

لامع ہوا ہے مہر درخشان احمدی
ملتی ہے مفت نعمت الوان احمدی

ہندوستان کا بخت سیاہ کیوں نہ ہو سفید
ساطع ہوا ہے مہر درخشان احمدی

ہاں قوت روح و قلب کی ہے جسکو آرزو
اک دم ہو میہمان سرخوان احمدی

اے دوستو بہت ہوا باطیل سن چکے
میری سنو کہ پڑھتا ہوں قرآن احمدی

تثلیث کیا ہے مکڑی کی جالی ہے سست تر
توحید مستقیم ہے ایمان احمدی

اے خار زار دہر کے پژمردہ خاطرو
دوڑو کہ وا ہے باب گلستان احمدی

اے جاہلان معرفت علم حق ادھر
آؤ کہ اب کھلا ہے دبستان احمدی

ابلاغ حکم خالق والاک کے واسطے
آیا ہے کمترین غلامان احمدی

مشہور لطف حضرت یعمان ہے جہان میں
پھرتے ہیں سب جہان میں رسولان احمدی

موسیٰ مسیح یسعیا یحییٰ اور یرمیا
سارے نبی ہیں مژدہ رسانان احمدی

مدت ہوئی ہو سوئے ہوئے تمکو اب سنو
شیرین اذان مرغ سحر خوان احمدی

پورا ہوا کلام یسعیا کا دیکھ لو
ٹیلوں پہ ہے خروش بلالان احمدی

روح کا لباس بیش بہا ہر قماش کا
بکتا ہے آؤ سجی ہے دکان احمدی

پاسنگ کا اس میں نہیں دیکھو غور سے
کیا مستقیم عدل ہے میزان احمدی

خواہش ہے ان کی جوتیاں سیدھی کریں امیر
کیا ہی بڑی ہے شان فقیران احمدی

مردود سب جہان ہیں ذلیلان مصطفےٰ
مقبول ہیں جہان میں عزیزان احمدی

اے خادمان مشن مبارک ہو بس تمہیں
یہ روپیہ۔ کہ ہم ہیں گدایان احمدی

کیا پوچھتے ہو میرے حسب کو نسب کو تم
صافی ہوں اور ہوں میں ثنا خوان احمدی

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ آج کل آپ کی توجہ جماعت کے تزکیہ اور تطہیر کی طرف بہت ہے۔ بسا اوقات فرماتے ہیں۔ کہ زندگی کا اعتبار نہیں اور ہنوز ایسے کم آدمی نظر آتے ہیں جو دنیوی کدورتوں سے قطع تعلق کر کے اپنی زندگی صرف دین کے لئے وقف کریں مدرسہ کی طرف بھی آپ کی آج کل بہت توجہ ہے۔ کہ مدرسہ کو ایسے ڈھنگ پر لانا چاہیئے۔ جس سے دنیا دار دوسروں کی طرح دنیا کے خواہاں نہ بنیں۔ بلکہ دینی علوم کو سمجھنے والے متقی اور صالح لوگ پیدا ہوں۔ جو دوسروں کے واسطے ہدایت کا موجب بن جائیں۔

مکان لنگر خانہ و مہمان خانہ ہنوز زیر تعمیر ہے۔

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور آپ کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے۔

گذشتہ ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور۔ سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی اور دیگر بعض احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ سید صاحب موصوف حسب معمول اپنی روزانہ ڈائیری مشتمل بر زیارت حضرت رسول کریم و اصحابہ کبار و دیگر بزرگان دین حضرت کی خدمت میں روزانہ لکھکر بھیجا کرتے ہیں۔

روزانہ الحکم

اخبار الحکم روزانہ کا نمونہ کا پرچہ چھپ کر شائع ہوگیا ہے اور تقسیم ہوگیا ہے۔ اخبار چھوٹی تقطیع پر ۴ صفحہ کا ہے۔ تفسیر القرآن تازہ الہامات۔ ڈائری۔ حضرت حکیم الامت کے ارشادات مولوی صاحب مرحوم کے ملفوظات وغیرہ دلچسپ اور مفید باتوں سے اخبار کے کالموں کو سجایا گیا ہے۔ اتنی بڑی جماعت میں ایک روزانہ اخبار کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اخبار فی الواقعہ ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ بظاہر نظر اس کی قیمت بہت رکھی گئی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جس چیز کی خریداری کم ہو۔ اس کے اخراجات کا نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر خریدار کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو صاحب اخبار وعدہ کرتے ہیں کہ قیمت کم کر دیں گے۔ اور جو نمول موتی روزانہ احباب کو اس کے ذریعہ سے ملیں گے۔ انکی قدر اگر بذریعہ عمل کیجائے گی۔ تو وہ کسی قیمت پر بھی مہنگے نہیں ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی خریداری کی طرف پوری توجہ کر کے اس کو چلتا بنانے کی سعی کریں

بدر کا صفحہ اوّل

بدر کے صفحہ اوّل پر جو نظم اور شرائط بیعت ہوتے ہیں ان کو بہت ہی مفید ثابت ہوئے پر بہت خطوط ہمارے پاس آیا کرتے ہیں گذشتہ دنوں میں بسبب کمی گنجائش کے ایک دو اخباروں میں وہ نظم نہ تھی۔ اس پر ایک خریدار کا خط آیا جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عنایت فرمائے مومنان اڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد عنایتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس قصبہ قائم گنج میں کوئی شخص احمدی نہیں ہے میں اخبار بدر اور الحکم و میگزین منگاتا ہوں۔ اور لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس معزز نام احمدی سے میں موسوم کیا جاتا ہوں۔ بعض حاسد جابجا اور بجا بیجا جھگڑا کرتے ہیں۔ ابھی ایک مجمع میں جو عوام کو علماء نے اغوا کر رکھا تھا۔ اور حضرت کے اسم مبارک سے لوگوں کی طبیعت میں ایک نفرت نقش کالحجر کر دی ہے اس سبب سے میرے گرد خواندہ اور ناخواندہ جمع ہو گئے تب میں نے سب کو مخاطب کر کے اخبار بدر کی وہ عبارت سنائی (ما مسلمانیم از فضل خدا) کہتے ہی مجلس کا رنگ بدل گیا میں نے کہا کہ تم کو شیطان بصورت انسان آکر اغوا کرتے ہیں۔ تمام حاضرین میرے مددگار بن گئے۔ تب میں نے وہ شرائط سنائے سب نے پسند کیا۔ اور پھر تو لوگوں پر سختی سے متوجہ ہوئے

اب کئی آدمی منجملہ انکے میرے پاس اخبار سننے کو آتے ہیں اور چند اشخاص خواندہ مجھ سے پڑھنے کو منگواتے ہیں۔ اب افسوس ہے۔ کہ وہ شمشیر بران جناب نے داخل اخبار نہ فرما کر غدار بدعقیدوں کو مطمئن فرما دیا۔ گو دلائل دیگر تحریرات میں بہت ہیں۔ الّا وہ فوراً کارآمد و دستی اسلحہ نہیں ہیں۔ اب کتابیں سنانا عوام الناس کو غیر ممکن ہے نہ اس قدر ان لوگوں کو فرصت ہوتی ہے۔ نہ فہمید ان میں جو نفع و ضرر ہم دور افتادہ بے یار و مددگار کو ہے۔ اب بقول حافظ صاحب رحمہ

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

کا مصداق ہیں اور مطبع کو اس عبارت کے لکھنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ نہ اس کے چھوڑنے سے کوئی نفع ہے لیکن ہم لوگوں کو اس عبارت بیعت اور اظہار مذہب بذریعہ ان ابیات کے اس درجہ مدد ملتا ہے۔ جو بیان کرنا ہوں سے فوراً سر دست غیر ممکن ہے اور عوام کے دلوں کو تسخیر کرنے کے واسطے ایک جادو ہے۔ براہ امداد طریق احمدیہ اور تحبیہ سے مجبوران پر رحم فرما کر وہی عبارت اور شرائط بیعت اور وہی نظم ما مسلمانیم از فضل خدا صفحہ اوّل پر درج فرما کر مشکور خیر خواہ طریق احمدیہ کو فرما دیں۔ امیدوار عنایت مزید نہ ہوگا

خاکسار ... شیر خان از مقام منو تہانہ قائم گنج ضلع فرخ آباد

براہین احمدیہ

اکثر احباب کے خطوط براہین احمدیہ کے متعلق آرہے ہیں انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو براہین احمدیہ خاکسار نے چھپوائی ہے اسمیں منجملہ اور فضائل کے یہ بات ضروری قرار پائی تھی۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات بھی درج کئے جاویں اور اس کام کا بیڑا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اپنے سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ قضائے الٰہی نے انہیں اس کام کے پورا کرنے کی مہلت نہ دی اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ بھی ہاتھ نہ آسکا۔ اس لئے براہین احمدیہ کے شائع ہونے میں غیر معمولی توقف و دفعہ ہوگیا۔ اب حضرت اقدس کے سیالکوٹی حالات کا حصہ میر حامد شاہ صاحب نے لکھنے کا وعدہ کیا ہے اور باقی خاکسار مرتب کر رہا ہے۔ ان کے مکمل ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب شائقین کی خدمت میں شائع ہو کر پہنچ جاوے گی۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا معراج منزل لاہور

دارالامان میں عید الفطر

(۱) ۸ ۔ ۹ ۔ نومبر ۱۹۰۴ء کو دارالامان میں عید ہوئی۔ کپورتھلہ۔ لودھی ننگل ضلع سیالکوٹ۔ ضلع ہوشیارپور۔ ضلع جالندھر ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔

(۲) حسب المعمول سابق حضرت حکیم الامت نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا۔ جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شائع ہو سکے گا۔

اس خطبہ میں اوّل آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ ازاں بعد یہ ظاہر کیا۔ کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اس کی تفسیر

اس دعویٰ کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلفہ دکھایا۔ کہ کس طرح ان رکوعات میں اس کی تفسیر موجود ہے خاص پانچویں رکوع پر پہنچا اس نے پہلے نتیجہ کے طور پر ظاہر کیا۔ کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے یہود کی قوم کو نمونہ پیش کیا۔ پھر نصاریٰ کے حالات ظاہر کئے بالآخر مسلمانوں کو بتایا۔ کہ تم خیر الامم کہلائے۔ سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے۔ لیکن باوجود یکہ تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پرواہ نہ کی۔ مسلمانوں کی حالت موجودہ علماء۔ صلحاء۔ امراء کے نقشہ سے دکھائی۔ اور بتایا۔ کہ علماء قوم کا دماغ۔ صلحاء قوم کا دل اور امراء ہاتھ پاؤں تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورۃ امام بحث کی۔ اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور عقد ہمت سے بہرہ مند ہونے کی ہدایت فرمائی۔ قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا۔ بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا۔ یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس کا ہے جو حضرت حکیم الامت نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی ہی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف نور سے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

وہ خطبہ جو ... خطبہ پڑھا

(از الحکم)

ہجڑ لکھے تو ہمارا ذمہ۔ آسمانی نشانات جن کا مضمون مندرجہ بدر
مین ذکر ہتا دو تو آپ بخوبی دیکھ چکے۔ کیونکہ جس روز سے آپنے دل
مین حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہٗ کے خلاف قلم میین کو
ہاتھ مین لینے کا ارادہ کیا تھا۔ آسمان نے آپ کی ذلت کا فتویٰ
خود ہی آپ کے ہی طرز تحریر سے اور نمونہ تہذیب سے پبلک کے سامنے
پیش کیا۔ اور مالیر کوٹلہ کی ججی سے ۵ ستمبر کو علیحدگی نصیب
ہوئی۔ میرا مضمون اگست کا لکھا ہوا تھا۔ مگر چونکہ مجھے قادیان
ہی جانا تھا اور اس قدر تاخیر کا گمان بہی نہ تھا جس قدر مجھے کرنا
پڑے۔ اس لئے اکتوبر مین جناب کو یہ تحفہ پہنچا۔ سید عبد اللہ
شاہ صاحب بیرسٹر اور ولیداد جان صاحب پلیڈر اور نیز
چند اور گواہ ہین کہ مین اگست ہی مین یہ مضمون ختم کر چکا تھا
جس کے بعد برخاستگی عمل مین آئی۔ اس نشان کو اگر آپ تسلیم
نہین کرتے۔ جانے دیجئے۔ آگے کی خیریت سنائیے۔ ابھی تو
طوق مصیبت آپکے گلے ہی مین ہے۔ خدا اس سے ہی نجات
بخشے۔ خدا تعالےٰ آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور
تازہ داغون سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ توبہ کا تو در کیا نہین بند
خواجہ صاحب کے ایک دوست حاشیہ نشین سید
محمد تقی مالیر کوٹلوی نے ہم کو اس مضمون مندرجہ بدر کے بعد
ایک خط لکھا تھا جس مین سید صاحب کو نامناسب
جوش نے کسیقدر دبایا تھا۔ ایسے خط مین خواجہ صاحبنے بھی
ہم کو جج کے طور پر مخاطب سمایا تھا۔ ان دو نوگرامی نامجات
کے جواب مین نے ۱۱۔ اکتوبر کو تحریر کر دئے تھے۔ کیونکہ
۱۱۔ اکتوبر کو رخصت سے یہ عاجز واپس ہوا تھا۔ مین ان جوابات
کو بھی شایع کرتا ہون۔ تا پبلک دیکھ لے۔ کہ مین کس خیال
کا پابند ہون۔ اور مجھے کس ضرورت اور مجبوری نے خواجہ صاحب
کے خلاف قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ مین سمجھتا ہون۔ اس سے
زیادہ مجھے شیعہ دوستون کی خدمت مین معذرت کی ضرورت
نہین ہے۔ وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کرمفرمائے بندہ سید محمد تقی صاحب۔ آپکا عنایت نامہ
مجھکو آج ملا۔ مین نہ مناظر ہون۔ نہ مباحث۔ نہ میرا طریقہ ہے کہ
اخبارات کے ذریعہ سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کرون۔ نہ مین جج
کے خطوط مین نہ گفتگو مین ایسے معاملات پیدا ہونے زبانی
پسند کرتا ہون۔ اس لئے جو کچھ آپنے بہ نظر تحقیق تحریر فرمایا ہے
اسے نظرانداز کرتا ہون۔ میری بابت جس حسن ظن سے کام لیا
ہے۔ اسکا مستحق مین بدرجہ اولےٰ آپ کو پاتا ہون۔ یہ امر
آپنے نظرانداز کر دیا کہ میرا مضمون مندرجہ بدر خواجہ صاحب
سلمہ کے تیز حملے کے جواب مین تھا کیا در حقیقت آپ اسے
انصاف کی نگاہ سے نہین دیکھین گے کہ جب کسی شخص کے
بزرگون کی علانیہ ہتک کیجاوے۔ اور اس کی توجہ خاص کے لئے
خصوصیت سے اخبار یا رسالہ اس کے پاس بلا طلب بھیجا جائے
تو بجز دل شکنی کے اور کیا ہے؟ میرے مضمون سے اگر حقیقتاً
کسی کا دل دکھا ہے تو اس کے ذمہ دار خواجہ صاحب ہین نہ
مین۔ مین نے کوئی مضمون خلاف واقعہ نہین لکھا ہے۔ اور نہ
میرا روئے سخن کسی اور کی طرف تھا بجز اپنے حملہ آور کے۔
مجھے تعجب ہے کہ آپ لوگ دوسرون کو کیون ملزم بناتے ہین جبکہ
خود آپکے ارباب قلم پیشدستی کرتے ہین۔ خواجہ صاحب جج کے مضمون
کو پڑھکر ذرا انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ کس درجہ کذب اور بہتان
اور دل آزار الفاظ سے کام لیا ہے۔ اگر دوسرون پر حملہ کرنا روا ہے
تو جواب کا تحمل اور بھی زیادہ روا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو
کوئی حق نہ تھا۔ کہ مجھے کسی جج کی تحریر مین بغیر کسی سابق تعارف
کے اس طرح مخاطب فرماتے۔ گنبد کی صدا کا شکوہ کرنا نادانی ہے
اگر مین ہی ایسا ہی کرتا تو مجھے حق تھا۔ لیکن مناسب یہی تھا کہ آپ کو
بھی مثل خواجہ صاحب کے پہلے آپکے بے جا اشتعال کی طرف
تحمل و صبر سے توجہ دلاؤن۔ ہر قوم کو چاہیئے۔ کہ اپنے افراد کو ایسے
امور مین قلم اٹھانے سے روکے۔ جو جواب مین قوم کے لئے
دلشکن امور جمع کرین۔ جو کچھ آپ جواباً لکھین گے۔ دوسرون کو یہ
حق وایگا کہ وہ بھی لکھین۔ اس کی کیا وجہ معقول آپکے پاس ہے کہ
آپ دوسرون کا دل دکھائین اور وہ نہ دکھائین۔

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند

نوٹ:۔ خواجہ صاحب از رعب حق اس قدر گھبراکر
خود آپنے اور آپکی قوم نے جج کے خطوط بھیجے۔ خواجہ کمال الدین
صاحب کو جو خط بھیجا ہے۔ آپنے وہ شائع ہو۔ تو قلعی رعب
حق کی کھل جائے (خواجہ صاحب کے خط کا جواب) کسی احمدی
نے بھی گھبراکر جناب کو کوئی خط لکھا۔ اب گھبراہٹ اور
اضطراب کس گوشہ مین ہے؟ فاعتبروا۔ خاکسار ذوالفقار علیخان

ڈیر خواجہ صاحب۔ تسلیم۔ آپ کی اور آپکے دوست کی
تحریر کا جواب بھیجتا ہون۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ پر مضمون
کا وہی اثر پڑا جو مین چاہتا تھا۔ اغلباً آپ کو دل آزاری
کسی کی گوارا نہ ہوگی۔ آپ کو اب کوئی حق انصافانہ باقی نہین
رہا ہے۔ کہ آپ میری تہذیب کے متعلق کچھ رائے زنی فرمائین
مین نے تین بار اس سے قبل آپ کی دل شکن تحریرین دیکھین
اور صبر سے کام لیا۔ اشارۃً میرٹھ مین مین نے آپسے عرض کیا
تھا۔ کہ یہ شیوہ آپ نہ اختیار کرین۔ آپ کے صیغہ کے لئے موزون
نہین ہے لیکن افسوس ہے کہ نہ صرف میری جماعت۔ بلکہ خود
شیعہ جماعت آپکے الفاظ اور آپ کی تحریر کی شاکی ہے اور
آپنے پروا۔

یہان جگر پہ چل گئین چھریان کسی بیتاب کے
وہان خبر یہ بھی نہین نازو ادا سے کیا کیا۔

کیا آپنے تہذیب کا نمونہ دکھایا ہے؟ اگر آپکے کانشنس مین
کچھ بھی جان باقی رہی ہے۔ تو آپ کو شرمانا چاہیئے۔ کہ آپ نے اپنے
لئے بلکہ جملہ اقوام مسلمانان کے لئے موجب شر بن رہے ہین
آپ دبی ہوئی چنگاریان ابھارنا چاہتے ہین۔ اور پھر فتنے جگا رہے
ہین۔ اگر آپ مجھے عصر جدید نہ بھیجتے تو کیا آپ کا دل ٹھنڈا
نہ ہوتا۔ آپ نے کس بدسلوکی کے صلہ مین میرے لئے یہ سزا تجویز
فرمائی تھی کہ میرے آقائے ولی نعمت کو میرے ہادی و شیخ کو گالیان
دیکر مجھے اور میرے بھائیون کو گالیان دیکر مجھ سے داد لیجئے۔ سوچو
جان برادر۔ خوب سوچو اور انجام پر نظر کرو۔ مرزا صاحب مدظلہ
کا الہام ہے۔

اِنّی مُھِینٌ من اراد اھانتکَ و اِنّی مُعِینٌ من اراد اعانتکَ

اس شوخ کلامی سے تم اور تمہارے ہم مذہب بجز نقصان کے کچھ
فائدہ نہین اٹھا سکتے۔ ناحق قوم مین آتش فساد مشتعل کرنا ہے جسے
آپ ستائین گے۔ وہ ضرور جواب دیگا۔ اور دندان شکن دیگا
آئندہ آپ جرأت کرین گے تو اور بھی تیار ہین۔ آپ کی ذات
خاص کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ دوسرون کی ذات
پر حملہ کرنا یہی معنے رکھتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ہدف تیر ملامت
بنایا جائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

آپ کا نیازمند خیرخواہ ذوالفقار

مین نے دونون مذکورہ بالا خطوط لکھکر رکھ لئے اور یہی مناسب
سمجھا کہ جج کی کتابت اب فضول ہے۔ جبکہ نوبت پبلک اشاعت
کی آچکی۔ لیکن اب بھی چونکہ خواجہ صاحب کو یہی دعویٰ ہے۔ کہ ان
کا لکچر ریویو نہایت مہذب و دانشمندانہ نکتہ چینی تھی۔ اور اس کا
جواب ہی نہین ملا۔ بلکہ گالیون کا طومار جواباً پیش ہوا ہے۔ لہذا
اس عاجز نے بھی مناسب سمجھا۔ کہ اس بار خواجہ صاحب ہی
کے مضمون کا خلاصہ۔ نمونہ۔ تہذیب۔ دربار مالیر کوٹلہ کی سرپرستی
کا پہلا اثر حکیمانہ نکتہ چینی اپنے منہ میان مٹھو میان مٹھو کی رٹ
پھر پبلک کے روبرو پیش کرون۔ اب خواجہ صاحب بتائین۔ کہ
مین نے وہ چند الفاظ جن کا اظہار آپنے کیا ہے۔ جواباً لکھے
تھے۔ وہ زیادہ سخت ہین۔ یا حضور کا نمونہ تہذیب اعلےٰ درجہ کا
ہے۔ مدینہ تہذیب کا بعض۔ یہ پرانا کینہ قبلہ و کعبہ کی تعلیم
کا دفینہ اب موجود ہے۔ اگست کا پرچہ کھول لیجئے۔ مقابلہ کرکے
دیکھ لیجئے۔ آپ ہی کی تحریر ہے۔ یا یہ بھی تحریف ہے۔ امید ہے
کہ خواجہ صاحب شرمائین گے۔ اور اب اس نمونہ بے تمیزی کو
پیش نہ فرمائین گے۔

کہنے سے ہمین کام سنو یا نہ سنو تم
سمجھانے سے مطلب ہے کوئی مانے نہ مانے

خاکسار

ذوالفقار علی خان گوہر احمدی غلام مہدی معہود

۱۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو یہ میرا عریضہ جس میں میری علیحدگی از ملازمت یتیم خانہ دہلی کا حال درج ہے۔ اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ تا خاص و عام پر منکشف ہو جائے۔ کہ خادمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کس قسم کے شرعی سلوک مخالفین سلسلہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی رگ انتقام کا کن پہلوؤں سے جوش نکالتی ہیں۔ اور کہاں تک اطاعت خدا اور رسول کی اس سلسلہ کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کا مد انتقام کیا ہے۔

راقم ستمبر ۱۹۰۲ء سے انجمن مؤید الاسلام دہلی کے یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ اور ۶۔ اگست ۱۹۰۵ء کو بوجہ بیعت امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام جبراً بلا قصور علیحدہ کیا گیا۔ قریباً تین سال کے ملازمت میں جس طرح میں نے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے اس کے ثبوت میں رپورٹ مطبوعہ انجمن مؤید الاسلام دہلی بابت ۱۳۲۲ھ موجود ہے۔ اور آخری سارٹیفکیٹ جو ظاہری استعفاء راقم مولوی عبدالاحد صاحب مہتمم یتیم خانہ نے تحریر فرمایا ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ شاہد ناطق مجکو ۲۸ جون ۱۹۰۵ء میں مولوی عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی و مہتمم یتیم خانہ نے ذیل کا رقعہ تحریر فرما کر بھیجا۔

مہربان من منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم اتفاق اس امر پر ہو گیا۔ کہ انتظام یتیم خانہ کا ایسے شخص کے ہاتھ میں نہ دینا چاہیئے۔ جو قادیانی ہو۔ اس لئے اس بارہ میں بحث بالکل فضول ہے۔ طول دینے میں بدمزگی پھیلے گی ...... آپ اگر مناسب سمجھیں تو اپنا استعفاء لکھکر بھیجدیں

عبدالاحد عفی اللہ عنہ

اس تحریر کے آنے پر واقعہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو میں نے اپنا استعفا لکھکر پیش کر دیا۔ وہ یہ ہے۔

بخدمت منشی قاسم علی منتظم یتیم خانہ نے دو سال دس ماہ یتیم خانہ کے عہدہ منتظمی کا کام میرے ماتحت کیا۔ منشی صاحب ایک ہوشیار ... شعار مستعد کارکن آدمی ثابت ہوئے اور جہانتک میرا علم ہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض نہایت دیانت داری کر ... اور کرتے رہے۔ ان کی تھوڑی سی توجہ سے یتیم خانہ ایسی اچھی حالت پا گیا۔ جیسا کہ ہونے چاہیئے تھا۔ اگر پوری توجہ اپنی صرف کرتے تو یقین ہے کہ انجمن کے بہت کاموں کو فائدہ پہنچاتے مجھے انکی ناگزیر علیحدگی کا افسوس ہے۔ عبدالاحد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم و عسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (الجزو ثانی رکوع)

اے خدا اے طالبان را رہنما ٭ اے کہ مہر تو حیات روح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما ٭ تا برآید در دو عالم کام ما

بخدمت جناب مہتمم صاحبان یتیم خانہ انجمن مؤید الاسلام دہلی

چونکہ میری برخلاف چند عوام و خواص اہل اسلام دہلی کی جانب سے ارکین انجمن مؤید الاسلام کے پاس یہ شکایت ہوئی ہے۔ کہ "منتظم یتیم خانہ عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق بیعت رکھتا ہے اس لئے یتیم خانہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہے"۔ یہ بالکل درست ہے کہ میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب ممدوح کا نہایت ہی ادنیٰ خادم ہوں۔ جو فی نفسہ کوئی جرم نہیں مگر اس کی بنا پر مجکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں خود اپنا استعفا داخل کروں۔ لہذا بااکراہ تعمیل حکم کے لئے استعفا پیش کرتا ہوں

وافوض امری الی اللہ۔ ان اللہ بصیر بالعباد

راقم قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی بقلم خود

واقعہ ۱۳۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس استعفار کی منظوری ہوکر ذیل کا حکم میرے پاس پہنچا۔

مشفقی منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم۔ استعفا آپکا سکرٹری انجمن مؤید الاسلام نے منظور کر لیا ہے اور مولوی غلام سبطین کا تقرر امتحانی و عارضی سرورست ہو گیا ہے۔ عبدالاحد عفی اللہ عنہ

الحمد للہ کہ اس غلام مسیح الزمان نے راضی بقضاء الٰہی ہوکر ملازمت کو خیرباد کہکر محض خدا کے واسطے یہ قربانی گذار دی خدا تعالیٰ رحیم و کریم اپنے فضل عمیم سے اس قربانی کو قبول فرما وے۔ آمین ثم آمین

نیازمند خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی واقعہ ۹ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ یہاں لاہور میں اکثر احمدی طلباء مختلف کالجوں میں پڑھتے ہیں اور بوجوہ چند وہ شام کے ہفتہ وار جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس واسطے ہمنے ایک کلب قائم کیا ہے۔ جس کا نام حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ صاحب الاخوان کلب رکھا ہے۔ چونکہ اس کے اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور تحریر کرکے امید کرتا ہوں کہ ان کو آپ براہ نوازش اپنے اخبار گہربار میں جگہ دیں گے

لاہور کے مختلف کالجوں میں اکثر احباب جو پڑھتے تھے۔ انکی ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت تو کجا۔ شناسائی و ملاقات تعارف بھی نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ایک ہی کالج میں پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے احمدی ہونے سے بھی بے خبر تھے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ اس اجنبیت کے پردہ کو اٹھا کر یگانگت اور اخوت کی سوج پیدا کیجائے۔ اور ہفتہ بھر میں تساہل اور غفلت جو طبیعت میں واقع ہو گئی ہو۔ اس کو ایک دن جمع ہو کر رفع کریں۔ اور اس اصلی مقصد یعنی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے کوشش کریں اور نیز اپنے دلائل اور خیالات کو ایک چھوٹی مجلس میں سادہ مگر موثر اور بامعنی الفاظ میں ادا کرنا سیکھیں

غرض ان چند مقاصد اور اغراض کو مدنظر رکھکر ہمنے یہ کلب جاری کیا ہے اور صرف ایک آنہ فی ممبر چندہ رکھا ہے۔ جلسہ ہفتہ وار بروز اتوار ٹھیک ۲ بجے شام مسجد گمٹی میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے افتتاح جلسہ قرآن کریم سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد دو لیکچر ہوتے ہیں۔ . . . . . . ہر ایک لیکچر کے اختتام پر ممبروں میں سے ہر ایک ۵ منٹ تک اسی مضمون پر بول سکتا ہے۔ اور آخیر میں جلسہ دعا کے بعد برخاست ہو جاتا ہے۔ بعض بعض احباب کے مضمون چونکہ نہایت قابل تعریف ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں اور اپنی اخبار میں درج فرما دیا کریں۔ تو میں انشاء اللہ العزیز چیدہ چیدہ مضمون بھیجتا رہوں گا امید ہے۔ کہ آپ ہمارے کلب کے قیام کے لئے اور حصول مدعا کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے۔ آخیر میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے براہ کرم ہماری کلب کا Patron یعنی مربی ہونا منظور کرکے ۲ ماہوار چندہ بھی دینا منظور فرمایا ہے۔ امید ہے کہ دیگر احمدی برادران لاہور بھی ہماری مدد فرما کر مستحق ثواب ہوں گے۔ فقط۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری الاخوان کلب اشرف منزل موچی دروازہ لاہور

مفخر شدہ قادیان از قدومت

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان شریف دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بگرامی خدمت این گذارش عاجزانہ کہ رویائے ذیل آپکے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر ممنون فرمائیں گے

اے منکر تجلی بنگر ز قادیانی ۔ رؤیاء

تاریخ ۲۱۔ رمضان المبارک بعد تہجد ادا کرنے کے راقم نے یہ رؤیا دیکھا ہے ایک بڑی خوبصورت عالیشان عمارت ایک خوبصورت باغیچہ میں واقع ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بکثرت جاری ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس عمارت میں کیا ہو رہا ہے لوگوں نے کہا آج یہاں رسول خدا احمد مصطفےٰ جمالی رنگ میں نازل ہوئے ہیں اور ہم لوگ انکی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہے ہیں میں بھی اس محل میں داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان ممبر پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب دست مبارک میں قرآن شریف لئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور سیدھی طرف حضرت مولانا

بدر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا۔

ہمارے گذشتہ اعلان سے جسمین موجودہ مالی تنگی کا ذکر کیا گیا تہا۔ بعض احباب نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اخبار بند ہوگیا ہے۔ یہ بات صحیح نہین۔ اخبار بند نہین ہوا اور نہ اس کے بند کرنیکا ارادہ ہے البتہ اس وقت مالی مشکلات کا بہت سامنا ہے جس سے اُمید واثق ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مخرج کی راہ پیدا کردے گا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش ہے کہ دونون اخبار جاری رہین اور ان مین سے کوئی بھی بند نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اتنی بڑی جماعت مین ایک دو اور اخبار ہون۔ تو ان کا چلنا بھی کوئی بڑی بات نہین۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ہر دو اخبار الحکم و بدر مثل دو بازو ہمارے کے ہین۔ ان کے ذریعہ سے وحی الٰہی اور پیشگوئیون کی اشاعت بروقت ہو جاتی ہے۔ ان باتون کو سن کر صاحب پروپرائیٹر نے مجھے لکہا ہے۔ کہ وہ اخبار کو بہرحال مرتے دم تک جاری رکہین گے۔ اور اس کو بند نہ کرین گے۔ اور وہ رات دن اسی فکر مین سرگردان ہین۔ کہ اس کے واسطے کافی سرمایہ جمع کرکے بھیجین۔ اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ اخبار جاری رہے گا۔ اور بند نہ ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

سال کا آخر ہوگیا
بقایا دار توجہ کرین

۱۹۰۵ء کا آخر ہوگیا ہے۔ اور بہت سے دوست ایسے ہین جن کی طرف سے تاحال قیمت اخبار نہین پونہچی۔ حالانکہ بعض احباب کو بذریعہ خطوط کے یاددہانی بہی کرائی گئی ہے۔ ایسی تہوڑی قیمت والے اخبار مین باربار یاددہانی کا خرچ ڈاک اور محنت دفتر کی بہی گنجائش نہین ہوتی۔ جن صاحبان کی طرف اخبار ۱۹۰۵ء اور اس سے قبل کی قیمت اب تک باقی ہے۔ ان کی خدمت مین ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ آج ۸۔ دسمبر ہے۔ اور ۲۱ دن پہلے اطلاع کی جاتی ہے جو صاحب وی پی واپس کرین گے۔ ان کا پرچہ آئندہ بند کردیا جائے گا۔ کیونکہ اب اس سے زیادہ قیمت کا انتظار کرنا اور اخبار روانہ کرتے رہنا خواہ مخواہ کارخانہ کو ایک حرج دینا ہے۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر ۳۱ اکتیس و ۳۶ چہتیس دفتری کی غلطی سے بعض خریدارون کو دوبارہ چلے گئے ہین اور بعض کو بالکل نہین گئے جن صاحبان کو نہین گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے اور یہان پرچہ ایک بہی نہین۔ دوبارہ چہپوائے جائین تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کردین۔ تاکہ سب دوستون کے فائل مکمل بنے رہین۔ مینیجر

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم

حضرت مولوی برہان الدین صاحب ساکن جہلم جو حضرت کے پرانے خادم ایک عالم باعمل اور متقی شخص تھے اور جماعت جہلم کے امام تھے۔ اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کو چلے گئے۔ مولوی صاحب موصوف سچے اخلاص اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ علم مناظرہ اور مباحثہ مین خدا تعالیٰ نے ان کو خاص پراثر طرز عطا فرمایا تہا۔ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے وہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے۔

مولوی صاحب مرحوم نے ۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار صبح کے وقت وفات پائی اور شام کو چار بجے کے قریب جہلم مین مدفون ہوئے۔ ان آخری ایام مین آپ قرآن شریف بہت پڑہا کرتے تھے۔ رمضان شریف مین نمازون مین اس قدر قرآن شریف پڑہتے تھے کہ مقتدی تہک جاتے تھے۔ اور دن کو اور رات کو علیحدگی مین قرآن شریف پڑہتے رہتے تھے۔ آخری دنون مین دو تین دفعہ بخار ہوا۔ جمعہ اور عید کی نمازون مین شامل تھے۔ اس رمضان شریف مین اعتکاف بہی بیٹھے تھے۔ اور ایام اعتکاف مین اپنے دو الہام سناتے تھے۔ ایک یہ کہ انا کفیناک المستھزئین۔ اور دوسرا ایک الہام تہا جس کا مطلب یہ تہا کہ امام الوقت کے مریدون کو بہی الہام ہونے لگے ہین۔ آخر تک قرآن شریف پڑہتے رہے۔ ان کے جنازے مین قریب تین سو آدمی جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت عطا کرے اور جنت مین بلند مقام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

قبل وفات فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا جو الہام ہے۔ کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ سو ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ اور دوسرا مین ہون۔

حضرت کی خدمت مین جب مولوی صاحب کا ذکر آیا تو فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقرا اور بزرگون کی خدمت مین جایا کرتے تھے مولوی عبداللہ صاحب کے اُستاد کے پاس بہی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک قدر کی چاشنی تھی۔ قریباً بائیس برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو مین ہوشیارپور مین تہا۔ اسی جگہ میرے پاس پونہچے۔ ایک سوزش اور جذبہ ان کے اندر تہا۔ اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ انہون نے مجھ سے ایک دفعہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تہا۔ مگر صرف چند سطرین پڑہی تھین۔ ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے کو چاہیئے کہ تکمیل و تحصیل علوم دینی کی کرے اور اپنے باپ کی طرح خادم دین بنے اور بہتر ہے۔ کہ اس جگہ آجائے۔ اور علوم دینی حاصل کرے۔

رسید زر

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء - حافظ احمد الدین صاحب چک اسکندر
۱۱ " " - قدرت اللہ صاحب - لاہور
۱۱ " " - انوار حسین خان صاحب شاہ آباد
" " " - ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب دہلی
" " " - سید لعل شاہ صاحب برق پشاور
" " " - نجم الدین احمد صاحب کرچل
" " " - مولا بخش صاحب فریدکوٹ
۱۳ " " - مستری محمد دین صاحب سیالکوٹ
۱۳ " " - اللہ دتا صاحب نمبردار چک ۱
۱۳ " " - سید جلال الدین صاحب افریقہ
۱۴ " " - نادر خان صاحب چک ۳۵
۱۶ " " - حکیم فضل الدین صاحب بہیرہ
۱۶ " " - مسٹر اقبال حسین صاحب کہاچود
۱۷ " " - سید فضل شاہ صاحب لاہور
۱۴ " " - حمد اللہ خان صاحب مردان
۱۸ " " - سید محمد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ بنگال
۱۹ " " - سید مظہر علی صاحب سب جیلر
۱۹ " " - سید صادق شاہ صاحب ہندواڑہ
۲۰ " " - حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد
۲۰ " " - عزیز الرحمان صاحب منصوری
۲۱ " " - اکبر علی صاحب واتہ زیدکا
۲۲ " " - غلام علی صاحب مدرس - گوجرانوالہ
۲۲ " " - ماسٹر شیر محمد صاحب ریل لاہور
۲۲ " " - عبدالعزیز خان صاحب معرفت کمپنی ۹۵ کوہاٹ
۲۲ " " - مرزا ظہور علی بیگ صاحب شاہجہان پور
۲۵ " " - مولوی فضل الدین صاحب خوشاب
۲۶ " " - عبدالرزاق بن احمد خان - کراچی
۲۶ " " - سید حیات علی صاحب - داتہ
۲۷ " " - بشیر احمد صاحب تحصیلدار ملیایہ
۲۸ " " - باغ الدین صاحب نمبردار کہتووالی
۲۸ " " - ماسٹر ولی محمد صاحب غوطہ گدہ
۳۰ " " - عبدالرحمان صاحب احمدی سانندہ کلان ضلع
۳۰ " " - منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڈھ پٹیالہ
۳۰ " " - محمد بخش صاحب مختار لائل پور

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

و تکلیس و عقد و قایم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیونکی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کرسکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور اودیات وغیرہ وغیرہ کو بآسانی کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد ترکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور اُن کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنادے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکہلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۱۲ر

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت جیسے ہون۔ منہ مین سے بدبو آوے دانت مین پس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہوجاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دیچکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کردیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنادیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنادیا ہے فوراً ہمارے ان جوبہ کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھیے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری سے شاکی ہوسکتے ہین یہ حبوب تاق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کردیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عا

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ دیتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑہا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ داخل کردئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کیا تفسیر قصص مجیدہ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غلط ضمون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ۔۔۔ مجلد ۔۔۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین تمام ترجمہ اور مضامین ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ۔۔۔ مجلد ۔۔۔

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عاً

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک ہفتہ مین یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہوسکتا ہے قیمتہ ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت ۔۔۔ مجلد ۔۔۔ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور نسخہ کامل طور پر درج کردئے ہین۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کی علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء و الصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

دوا میں شفا ہی غرض دار الامان میں	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۴	چشمہ گیم با تو گر آئی چہار قادیان میں
سلسلۃ القدیم جلد	جمعۃ المبارک	سلسلۃ الجدید جلد
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین	عسہ
برضائے	صہ
خود	ے

عام قیمت۔

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	؎	سے ر
ششماہی	عہ ر	عہ ۱ر
سہ ماہی	۱۲ر	۱۴ر
یک ماہ	۵ر	۶ر
فی پرچہ	۱ر	۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔

باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ... مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ... ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ... بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ... دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ... جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ... ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ... زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ... آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ... وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ... ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد ... ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ... منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ... منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ... آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ... ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازان عالیجناب ... نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء - اِنِّی مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں۔ اے رسول اللہ کے بیٹے

۲ - سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ

دین واحد

چند روز ہوئے ۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا - پہلے کچھ باتیں ہوئیں - پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہیں - آؤ ان سے دعا کرائیں - تب میں نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں ۔ کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے - اس کے جواب میں انہوں نے کہا - تحصیلدار - میں نے کہا - یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں - جس امر کے واسطے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے - آپ وہ دعا کریں - تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے - مگر دونوں نیچے کر لئے - اور کہا کہیں - میں نے کہا - کھول کر بیان کرو - مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار کہیں کہیں کہتے رہے - اور پھر چلے گئے -

فرمایا تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں - ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا - دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا - اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے - کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے - اور توحید کو زمین پر پھیلا دے - دوسرے یہ کہ حَکَم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل پر قائم کرے -

انتخاب قادیان حضرت اقدس کا مزاج بہت بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن حسب معمول ہر روز ہوتا ہے - شیخ عبد الرحمن صاحب تا حال اسی جگہ ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر کے آخر تک یا نئے سال کے شروع تک یہاں حضرت کی خدمت میں قیام پذیر رہیں گے - نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے منظور ہو گیا ہے - چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہئے - ... اور قرآن کی ... کیا ... کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی ... جاری ہے - دوست ... چاہئے کہ ... نکلوا لیا ... بیان ... علاوہ ... عالی ... ہے -

سفر دہلی

۸

اس زمانہ کے مولویوں کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض مضامین کے واسطے اخبار میں گنجائش بھی نہیں ہے - لیکن تاہم میرا ارادہ ہے کہ مختصر طور پر کچھ کچھ حالات اخبار میں درج ہوتے رہیں - باقی مفصل حالات کتابیہ کی صورت میں شائع ہو جائیں گے - انشاء اللہ تعالیٰ -

مولوی عبد المجید صاحب دہلی میں کوئی مولوی عبد المجید بھی ہیں جن کو دیکھنے کا مجھے موقع نہیں ملا - مگر اسی شہر میں دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے میں آیا جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ دہلی کے مشہور آدمی اور قابل ذکر ہیں سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ان ہم نشین ہوئے تھے - ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا - کہ دہلی میں مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تھا - اس کا ذکر آپ نے اخبار میں نہیں کیا - حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا - تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ میں مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تھی - میں نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ میں اسلام کی ذلت ہوئی اور ایک عیسائی کو غلبہ ہوا - اس کا ذکر اپنے اخبار میں کرتا - مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہو گا - اور کافر مسلمانوں کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہو گا - تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہو گی - حق مثل ایک چراغ کے ہے جس کے ہاتھ میں ہو گا - وہ اس سے نور حاصل کرے گا - اور جس نے حق کو چھوڑ دیا - وہ کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا - خواہ مسلمان کہلائے خواہ مومن یا ... قرآن ... سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت ہے - تو ایک ... اس کی مخالفت کر کے سوائے ندامت اور ... کے کیا حاصل کر سکتا ہے - اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیوں نہ ہو وہ ہر حال فتح پائے گا - دوسری بات جو اسی مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگوں سے ہم نے سنی - وہ یہ تھی کہ اس مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریک سے تھی - اور مخالف ... ہی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تھا افسوس ہے ایسے مولویوں پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب اسلام کی ذلت کراتے پھرتے ہیں - اور خود ہی اس میں پیش قدمی کرتے ہیں - تیسری بات - جو ان سب سے عجیب ہے - وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تھا - اسی دن ایک اشتہار نکلا - جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمن نومسلم تھا اور اس اشتہار میں حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج کیا ہوا تھا - کہ فلاں فلاں مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہوں گے - آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہیں - آپ ہی آئیں اور ... ہو گا اور وہ ہو گا - اس مشتہر شخص کو میں نے گمنام اس واسطے کہا ہے - کہ اسی دن میں نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکھا اور اس کارڈ پر ٹھیک وہی الفاظ پتے والے ... طرف لکھے - جو اس اشتہار کے نیچے تھے - مگر ڈاکخانہ سے نکل کر وہ کارڈ پھر ہو کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آ گیا - کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہیں نہیں ملتا تھا - حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی میں تقسیم ہوتا پھرتا تھا - پہلے تو ہمیں تعجب ہوا - کہ یہ کیا بات ہے چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے - جو میں لاکھ سے زائد انسانوں کا امام ہے - اور پھر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگوں کو مشتہر ٹھیرا رکھا ہے - لیکن ایسا گمنام شخص ہو - کہ ڈاکخانہ تک اس کو خط نہیں پہنچا سکتا - لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے - جو آج کل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہیں - تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کھل گئی - چونکہ اس اشتہار میں مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بھی درج تھا - اس واسطے جب ہم مولوی صاحب سے ملے جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے - تو ہم نے یہ اشتہار دکھایا - اور دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے - تو انہوں نے بالکل انکار کیا - اور صاف کہا کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے - انہوں نے یہ اشتہار لکھا ہے - اور اپنے ان کے ایک نو مسلم کا نام نیچے لکھ دیا ہے - اور مجھے چھپنے کے بعد دکھایا ہے - یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے - اور ایک مولوی کی ایسی بزدلانہ کرتوت کو دیکھ کر افسوس ہوا - کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے - بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہیں - خدا ان سے بچائے - آمین

کاپی کی سیاہی احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے نام سے واقف ہیں جو مدت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاتب ہیں اور کچھ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہیں کر سکتے - صاحبزادہ صاحب کے ذہن آدمی ہیں نئی عمدہ اشیاء کی ایجاد کیواسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہیں کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہوں نے اپنے زمانہ کتابت میں کاپی کی سیاہی خود بنائی کی ترکیب نکالی تھی اور اب بھی بناتے ہیں جس کا نمونہ انہوں نے دفتر بدر میں بھی ارسال فرمایا ہے - یہ سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے اور روانگی بہت ہی عمدہ ہے جو صاحب چاہیں صاحب موصوف سے براہ راست طلب کریں - صاحب موصوف قادیان میں حضرۃ اقدس کے مکان میں گوشہ گزین ہیں -

سفرِ دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے سجادہ نشینوں میں سے میاں حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہو کر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے میں بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہاں جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہاں آئیں۔ تو مع اصحاب میری دعوت قبول فرمائیں۔ میاں حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب میں جو یہاں بذریعہ ڈاک قادیان پہنچی تھی۔ حضرت نے اپنے وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و آلہ وصحبہ وجمیع عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمٰن کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والوں سے محبت اور انس محسوس نہ ہوا۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق و صفا اور عاشقانِ حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت سا جور و جفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کراؤں پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزاروں پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبد اللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

رحم کن یارب بحالِ مولوی عبدالکریم
شد زتو شد انتقالِ مولوی عبدالکریم
دل بسوزد چشم بارد تن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصالِ مولوی عبدالکریم
آفتابِ عمرِ او نرسیدہ تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوالِ مولوی عبدالکریم
اِنا لِلّٰہ گوئیم و اِنا الیہ راجعون
سخت تر آمد فصالِ مولوی عبدالکریم
اندرین غم از کجا او ازکہ یارب بشنوم
شیرین از شکر مقالِ مولوی عبدالکریم
از مسیح و مہدی موعود شان او ببین
کس چہ داند از کمالِ مولوی عبدالکریم
نور دینِ احمدِ ختم رسولان تا فتی
از جبین و حال و قالِ مولوی عبدالکریم
بود مثلِ بچہ با مادرے با ذاتِ حق
آن شروع و ابتہالِ مولوی عبدالکریم
زیرِ احکام خداوند جہان بُد سر بسر
آن جلال و آن جمالِ مولوی عبدالکریم
از وطن برخاستہ بر عتبہ مہدی نشست
بردر او شد وصالِ مولوی عبدالکریم
خدمتِ دین را مقدم داشت بر دنیا و دین
صرف شد زور بالِ مولوی عبدالکریم
عشق قرآن در سرش بود و دوران سر جان بداد
وہ چہ نیکو شد مآلِ مولوی عبدالکریم
حسبِ الہام مسیح اللہ عمر بے وفا
ہست ہفت و چہل سالِ مولوی عبدالکریم
بر[۱] دورِ مہدی رسیدن نوردین را بخلق
نور بر نور اشتمالِ مولوی عبدالکریم
از پئے اعلائے دین حق کہ کوشش داد حق
کم کسے باشد مثالِ مولوی عبدالکریم
بہر تبلیغ کلام اللہ با قلم و زبان
چون شمر کردہ خصالِ مولوی عبدالکریم
شد فنا در مہدیِ موعود زین واجب بجاست
اتباع و امتثالِ مولوی عبدالکریم
فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیالِ مولوی عبدالکریم
از پئے دنیا نہ شد غمگین گہے جانش بُدی
بہر ضعف دین ملالِ مولوی عبدالکریم
عاشق قرآن و احمد خادمِ حضرت شتیق
زیں چہ بہ باشد کمالِ مولوی عبدالکریم
درمیان برزخ و قبر و بروز حشر و نشر
عشق قرآن ہست والِ مولوی عبدالکریم
کلمۃ الحق[۲] بشنوند تا دوستان حاضرین
بود[۳] از مہدی سوالِ مولوی عبدالکریم
بے سرِ جستہ آمدہ مغفور اندر خاطرم
از پئے سالِ وصالِ مولوی عبدالکریم

۱ـہ رامپنے کا۔ یعنی مولوی نورالدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتداء میں حاضر ہونا اور مولوی عبدالکریم صاحب کا آپ کے ہمراہ آنا لوگوں کے واسطے نورٌ علیٰ نور تھا

۲ـہ یعنی مولوی عبدالکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعود میں سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنیں۔

رستم علی انبالہ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

ابیاتِ حسرت آیات تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

درمصاحب دنیا بیوفا
درتغیر و رتبدل ہمہ زید
آن یکے کتم عدم سر برزند
لقمہائے تلخ و شرب ناگوار
پس برین سنت قدیمہ ایزدی
بعد اللتیا والتی درگوش من
اندرین ایام نا فرجام زود
آن کریم ملت عبدالکریم
گشتہ تنگ از حجرہ خاکی وجود
آہ گزیدہ از جماعت احمدی
این شتابی کرد و از بہر این
درقدومش فلکیان را انتظار
دل احباء در فراقش سوگوار
از وفات مولوی عبدالکریم
چون بگریہ آسمان پر شعور
آن رفیق و مخلص مہدی دین
چون رضائے خویش دادہ با قضاء
از دل پر درد من آید برون
آن سعادتمند مردے پاکباز
چون عمر بود است غیر مسند دین
آن ندیم حضرت مہدی مسیح
من گمان دارم کہ روح پاک او
من نخواہم بعد زین بس زیستن
اے خداوندا بفضل رحم خویش

مشو ای انسان دائم مبتلی
ہست این قانون قدرت دائما
دیگر از بام حیات افتد زبار
شد نصیب ابن آدم این غذا
لقمہ یک تلخ خورد ہم ما
کس رسانید ست این غمگین صدا
مرد عارف عاشق وحی خدا
کرد رحلت از جہان بی بقا
طائر روحش پریدہ بر سما
شاد شتابان سوئے فردوس علا
بود او مشتاق دیدار خدا
از دل پر شوق گویان مرحبا
جان ما محزون بگریہ و بکا
گنبد گردون نماید گر بکا
دوستان گر گریہ اش باشد سزا
مرد میدان بود اندر ہر وغا
خورد در پہلوی خود تیر قضا
ناگہان بانگ دریغا حسرتا
خادم اسلام دین مصطفےٰ
با شجاعت قاتل اہل ہوا
گشت پنہان گوہر بس بے بہا
داد اندر گوش مہدی این ندا
این جہان را من نمودستم رہا
کن برین مہجور مہدی رحمہا

حافظ احمد الدین۔ مورخہ ۲۲ شعبان

روزہ (معین الدین۔ مدرس) روزہ مسلمانوں سے پہلے پارسی ہندو۔ مصری۔ اسوری۔ یونانی۔ رومی۔ یہودی عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب واقوام میں مروّج تھا۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں اس کا رواج بہت تھا۔ مسلمانوں کی طرح رومن کیتھالک عیسائیوں لنٹ کے بہت سے روزے رکھے جاتے ہیں۔ طبّی نظر سے روزہ رکھنے میں جسم کے فاسد مادے تحلیل ہوجاتے ہیں۔ یورپ امریکہ میں لوگوں نے بغرض تجربہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہیں۔

ریویو

پارہ عم مترجم۔ قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچوں کو پڑھانے کے واسطے اس طرح چھاپا جاتا ہے۔ کہ چھوٹی سورتیں پہلے لکھی جاتی ہیں اور لمبی سورتیں ترتیب وار آخر میں آتی ہیں اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبدالرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقعہ محلہ رنگ سازان صدر بازار کپ میرٹھ میں چھپوایا ہے۔ کاغذ کی تقطیع کلاں ہے۔ حنائی۔ زرد۔ مٹ۔ سفید عمدہ۔ جیسا کوئی پسند کرے۔ منگوا سکتا ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اور تیس صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت صرف ۳ رکھی گئی ہے۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھ کر طلب کر سکتے ہیں اور قادیان میں سید عبدالحی صاحب عرب سے مل سکتے ہیں۔

خطبات و ملفوظات محمدیہ۔ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور ملفوظات اصل عربی بمعہ ترجمہ اردو ایک جگہ جمع کرکے چھاپے گئے ہیں۔ ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب چنگوی نے کیا ہے۔ اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ میں چھپ کر شایع ہوئی ہے۔ اور قادیان میں عرب صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہے قیمت ۸ یہ کتاب بھی زیادہ تر اس لائق ہے کہ چھاپی جائے۔ حضرت نبی کریم فخر بنی آدم سرور انبیاء خاتم الرسل کے خطوط اور وعظ ہیں۔ ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑھنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے۔ اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ میں پڑھا۔ اس عربی بمعہ ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

الخطبۃ الاولی للنبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بمکۃ المعظمۃ

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الاٰیۃ وانذر عشیرتک الاقربین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد علی الصفا فھتف یا صباحاہ فقالوا من ھذا الذی یھتف قالوا محمد فقال یا بنی عبد المطلب یا بنی عبد مناف یا بنی قصی فاجتمعوا الیہ فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا تخرج بسفح ھذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک ما جمعتنا الا لھذا ثم قام فنزلت ھذہ السورۃ تبت یدا ابی لھب الی اٰخر السورۃ

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے۔ جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت میں تمام قوم کو اکٹھا کرکے ایک اونچے پہاڑ پر پڑھا۔ اور ساری قوم کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قوم کو آپ کا کس قدر اعتبار تھا کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہوگئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ۔

ابتدائی بعثت میں - - - آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہیں کرتے تھے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیہ فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی۔ تو آپ کھلے طور پر آواز بلند بے خوف وخطر وعظ کرنے لگے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی غضب الٰہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے۔ یہاں تک ایک دن آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام رؤسائے قریش کو نام بنام پکار کر بلایا۔ کسی نے کہا۔ یہ کون پکارتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ محمد ہے۔

جب سب حاضر ہوگئے۔ تو آپ نے یوں وعظ کیا۔ کہ اگر میں خبر دوں۔ کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں کہ تم پر چھاپہ ماریں۔ اور تم کو لوٹیں۔ تب مجھے سچا جانو گے۔ یا جھوٹا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے (اس لئے بالاتفاق بولے۔ کہ کیوں نہیں ہم نے تیری آج تک کوئی بات جھوٹی نہیں دیکھی۔ نہ کسی نے تم پر آج تک کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اچھا تو میں تم کو اس عذاب شدید اور غضب الٰہی سے جو آگے آنے والا ہے۔ ڈراتا ہوں۔ اس وقت ابو لہب کو بڑا اشتعال آیا۔ اور آنحضرت کو برا بھلا کہنے لگا۔ اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے؟ پھر ابو لہب اٹھ کر چلا گیا۔ اور سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ پیان کسی سے پڑھا نہیں جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

درخواست دعا۔ ماسٹر عبدالحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاکخانہ پسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکخانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے جس میں بالکل بری ہوں لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے ابتلا سے بچا لے [illegible]

"دار المحن"

اس دُنیا کو دار المحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتوں سے محفوظ نہیں۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور کافروں پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتیں ہیں۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مُصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکو کار۔ مُومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتیں وہ کام دیتی ہیں۔ جو مشک خالص و صندل کے لئے گھسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا کہ تمام مصر کے مالی افسر بنے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انھیں معدوم کر چکے تھے خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا۔ اب دیکھئے۔ صدہا مُجرم ہمارے سامنے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا نکالنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگوں کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین میں داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ "وَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا"۔ نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہیں۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہیں اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہیں مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریوں کے جنت (کشمیر) میں پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا میں داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مُصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔

۶۔ کئی گڈرئے بکریاں چراتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ حتےٰ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدوں کو حیوانوں سے آدمیوں کا چرواہا بنا دیا

پس مذکورہ بالا مثالوں کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو! جب کسی گروہ پر کوئی مُصیبت بنے۔ تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (انجام اچھا پرہیزگاروں کا ہے) وارد و تنزیل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعوں پر جلدبازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکالنے پر جلدبازی سے تالی بجانے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہوں نے اُسے کچھ عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصے میں اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو وہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو ذبح کر دینا۔ آخر میں بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہیں۔ تو کئی نادانوں نے استہزاء و تمسخر سے کام لیا اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اور دن کا پتہ نہیں مگر میں نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب ہر ہر میدان فصاحت مولانا عبد الکریم مخدوم الملت (غفر اللہ لہ) کی وفات پر داں کہتے ہیں۔ وہ رونق مشن قادیانی تھے۔ نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے جانے سے یہ کارخانہ سب بگڑ جائے گا۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ اس خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حی و قیوم ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس قادر مطلق نے ... ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے ... دوگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتوں سے مومنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد میں شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتیں فرمائیں۔ (۱) منافقین نکل جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے۔ (۲) ان مومنوں کے ایمانوں کا امتحان ہو جائے (۳) لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہیں کہ باوجود ایسی مصیبتوں اور ناکامیوں کے پھر بھی ... نہیں چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تاکہ کسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ میں ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مُصیبت میں پڑے تو سمجھے۔ خدا مجھے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بے عزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید میں رہنے سے ان کی عزت میں فرق آ گیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں بے خانماں شہید ہوئے۔ تو انکی وجاہت میں فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہیں کوئی نہیں مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والوں نے کیا سلوک کیا۔ مگر باایں ہمہ اب سور کائنات کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یہ آزمائشیں تو مومنین پر ضرور آتی ہیں۔ اور انہی سے مراتب بلند ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا (ہم نے تجھے تو سب طرح کے بچا کر آزما لیا) ایسے ابراہیم علیہ السلام کی نسبت۔ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ۔ (۲) تمام مومنوں کی نسبت فرمایا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ پھر بطور پیش گوئی فرمایا۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ضرور ابتلا میں ڈالیں گے ان پانچ چیزوں سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالوں کا نقصان۔ جانوں کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ہم ان باتوں سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤں کو خاص رحمت کی ... خیال کرتے ہیں۔ والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از گولیکے ضلع گجرات

وہ قسم اشتہار جو امرتسر میں دیا گیا تھا اور جس کی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نہ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **اعلان** نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیرو ونکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں (جسکی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان میں یا بعد میں ہمارے مقابل میں زبانی اعتراض یا سوال نہ کریں

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپس ہوتے ہوئے امرتسر کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے۔ امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء بروز جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گنیالال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اسکی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کریں گے جو معمولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ مذہب ہونے اور انوار و برکات پر مشتمل ہوں گے۔ اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے۔ اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم کے قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے۔ پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ سے آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ جلسہ محض تبلیغ حق کیخاطر ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسے کے اول یا درمیان یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مدنظر نہ رکھ سکیں

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر نصرت کا محتاج ہے

آج کل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان [illegible] اور فروخت کے بآسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخبار [illegible] جو حالت [illegible] ظاہر ہے۔ شاید ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار ہو جو صرف اخبار کی آمدنی پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا اخبار نویسی کے ساتھ اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوائی فروشی وغیرہ دیگر کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رہا ہے۔ پھر جب ایسے شہروں میں دنیاداری کے [illegible] چل سکتے؟ حالانکہ دنیا کے خریدار سب دنیادار ہیں۔ تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جو صرف دین کے لئے ہے جس کے طالب بہت ہی تھوڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی مالی حالت ہمیشہ کمزور و نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن ایسے نہ گذرے [illegible] اور تکلیف کے متعلق [illegible] کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی تو قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اسے قائم رکھے۔ اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں صبح و شام دو دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن ہمارے الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے اول۔ وہ کتنے سالوں سے جاری ہے۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی [illegible] احباب اس کو اس لئے غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا۔ اس کی کوئی [illegible] دل کو بری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اس قدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک یکمشت یا سالیانہ امداد دی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس [illegible] روپیہ دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی گئی۔ اور [illegible] کی گئی۔ سوم۔ بعض بزرگان دین نے اپنی [illegible] تصنیف [illegible] زمانہ الحکم کو بااجرت [illegible] سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ [illegible] ان [illegible] کہ ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کاروبار کر کے [illegible] اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا۔ اخبار کو چلاتے تھے [illegible] الحکم [illegible] اخبار [illegible] قومی اخبار [illegible] قوم [illegible] کی تو الحکم رہ گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ اپنے آپ کو کر سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بیٹھ رہے اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور منیجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ یہی تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کے واسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب ہو ہی نہیں سکتے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ عرض کرنے کو تیار ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدرے یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار بہ موجودہ رفتار میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا خرچ نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۷۰۰ سے کچھ زیادہ ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو۔ تاکہ سلسلہ کے اشاعت کے دو گواہ قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریک کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کے واسطے اس وقت کچھ امدادی چندہ عطا فرما دیں۔

۲۔ نئے خریدار پیدا کئے جائیں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انہوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ تاکہ جس طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ اس سے زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائٹر نے اور دیگر احباب نے پرواہ نہ کی۔ تو [illegible] پرچہ جاری رہے گا۔ نہ مشکلات کا سامنا [illegible]

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح جنگ بدر کے میدان میں باوجود اذلہ ہونے کے۔ خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر ایسی تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین۔

محمد صادق۔ عفی اللہ عنہ۔ منیجر۔

سواد یشی تحریک پر

حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اور ان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے یہی ذکر چھیڑا۔ کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں۔ کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔ اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے۔ کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتدا ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کریں گے۔ آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے بوجوہات مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین

تفسیر القرآن ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ۔ ۔
تفسیر سورۃ جمعہ ۔ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب ۔ ۴ر
اعجاز احمدی ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ ار
تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۔ ۴ر
انعام الناس ۔ " " " " ۳ر
سواء السبیل ۔ " " " " ۱۰ر
کشف الالتباس ۔ " " " " ۰ر
ایقاظ الناٸمین ۔ " " " " ۳ر
موعظہ حسنہ ۔ " " " " سار
صیانتہ الناس ۔ " " " " ۱۰ر
سراج الساجدین ۔ " " " " ار
القسطاس ۔ " " " " ۲ر
قول الصحیح ۔ پنجابی نظم ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
عاقبتہ المکذبین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ار
مجموعہ ازالتہ الوسواس حصہ اوّل و دوم ۔ سواء السبیل حصہ اوّل
مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴ر
الملکتوم ۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر
رویائے صالحہ ۔ " " " ۴ر
شہادت آسمانی حصہ اوّل و دوم ۔ " " ۲ر
وفات مسیح پنجابی نظم ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک ۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔ ر
پنجابی کامن ۔ مستورات کے لہجہ پر
نظم ۔ برائے مستورات ۔ ر
سلاسل الفضایل ۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اُردو مین ترجمہ کیا گیا ہے ۲ر
سیرۃ النبی ۔ عربی مترجم اُردو ۔ ر
تحفۃ المشاقین ۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح مین ۔ ر
سلاسل الفضایل ۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لیے ہے ۔ ر
کلمۃ الفصل ۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان مین ۱ر
رسالہ فدک ۔ شیعون کے رد مین ۲ر
انباء الغیب ۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۔ ر
مجموعہ دعا ۳ر
تعلیم القرآن ۔ لہ
اسم اعظم ۔ ر
لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۴ر
کرشن اوتار ۔ ہندی نظم ۔ ر

مسیح کی آمد ثانی ۔ شر
کامن احمدی ۔ ر
غلام احمد ۔ قادیانی ۔ سنہ ۱۳۱۸ھ اس مبارک نام مین تمام خطبہ الہامیہ و تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوے مخالفت جہاد کے پہ شعر لکھے گئے ہین ۔ ر
عدم نجات مذہب یورپ ۔ مصنفہ شیخ الہ دین صاحب اعظم انجمن حمایت اسلام ۔ ر
مباحثہ مابین شیخ الہ دین صاحب اعظم انجمن لاہور اور پادری احمد مسیح صاحب وائٹ مشن کیمبرج وہی قیمت ۔ ۴ر
لکچر لاہور ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۴ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	ششماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۱ عمر روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لین ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ۔ انکو اخبار مفت ۔ لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین ۔ درخواست کرتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے ہیر علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے ۔ تو اُمید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو ۔ کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہین ؟

عمدہ ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین ۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم ۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ جس مین تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے ۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے ۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین ۔ نہایت عمدہ ہے ۔ شیرین بیان ہے ۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلاجلد ۔ مجلد ۔
(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین تمام ترجمہ [illegible] وہی ہین ۔ طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد ۔ مجلد ۔
(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین ۔ قیمت مجلد ۔
(۴) **تذکرۃ القرآن** ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء ۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث ۔ قیمت فی سال مجلد ۔ (۵) تفسیر سورہ **فاتحہ و پارہ الم** ۔ قیمت ۔ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۔ (۷) **مفتاح القرآن** ۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اُردو دان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۔ (۸) **مفتاح العربی** اس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے ۔ قیمت ۔ (۹) **جامع العلوم** ۔ یعنی میڈیکل سائیکلو پیڈیا اُردو یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے ۔ جس مین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ لتطاعہ لے جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے ۔ کل قیمت [illegible] مجلد محصولڈاک علاوہ (۱۰) **میڈیکل سائیکلو پیڈیا انگریزی** تیسرا طبع ہے قیمت [illegible] مجلد
(۱۱) **مفید عالم** ۔ علم طب انگریزی کی کامل لغت ہے ۔ طبع ثانی مین مرض کیساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ۔ (۱۲) **تشخیص الامراض** ۔ اس مین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** ۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے ۔ قیمت ۔ (۱۴) **مفید النساء والصبیان** ۔ اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو ہر چیز ہر وقت کو پیش آتا ہے یا مان باپ انہون کے ہاتھ سے اُٹھانے پڑتے ہین ۔ قیمت ۔ (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۔ (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے ۔ قیمت ۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین
فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳- دسمبر ۱۹۰۵ء - ۱- کَبُرَت فِتنَۃٌ

۱۴- دسمبر ۱۹۰۵ء - ۱- جاءَ وَقتُکَ - وَنُبقِی لکَ الآیاتِ باھِراتٍ

۲- قَرُبَ وَقتُکَ وَنُبقِی لکَ الآیاتِ بیِّنَاتٍ

ترجمہ- ۱- فتنہ بڑا ہو گیا۔

۱- تیرا وقت آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھین گے

۲- تیرا وقت قریب آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھین گے۔

فرمایا:۔ [illegible] ات مین الفاظ باہرات بینات صنعت کے طور پر نہین [illegible] حال کے طور پر آئے ہین اور دوام کا فائدہ دیتے ہین جس سے [illegible] ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہین گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف عنایات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ اور اس مین بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہین۔ کہ تم تردد نہ کرو۔ اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دین گے۔ ہم نہین کہہ سکتے۔ کہ وہ باہرات اور بینات کیا ہین۔ مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی تائید مین ایسے کام کریگا۔ جن سے بہت تبدیلی ہوگی۔ اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔

ایک پرانا الہام حضرت صاحب نے دوبارہ سنایا اور وہ اس طرح سے ہے۔

بہت سے حادثات اور عجائبات کا معان کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔

القول الطیب

۱۴- دسمبر ۱۹۰۵ء - دو آدمیون نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہین۔ فرمایا وہ لوگ ہمکو کافر کہتے ہین اگر ہم کافر نہین ہین تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگون کے پیچھے نماز جائز نہین۔ پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہین۔ وہ بھی انہین مین شامل ہین۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہین کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہین۔ جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہین ہوتے۔

قادیان مین سکھاشاہی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائین گے ہم تم کو خبر ہونے تک

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہین۔ اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہین آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیون پر مظالم کے حالات لکھے جاتے ہین لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہین اور یہ حالات اب نہائت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہین۔ قادیان کے سکھون کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہوگئی ہے کہ وہ ہمارے مزدورون سے کسیان اور ٹوکریان چھین کر لے گئے ہین جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے مین مبالغہ نہین کہ یہان کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریون اور کسیون کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہین۔ انہین جب ضرورت ہوتی ہے وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہین۔ اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہین لیکن اب صبر کی حد ہو چکی۔ زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم مین نہین رہی۔ اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائین گے۔ اور اپنے درد کی دوا انہین سے چاہین گے۔

اب تازہ واقعہ ۱۴- دسمبر ۱۹۰۵ء کی صبح کا ہے۔ کہ بہت سے سکھون کا ایک گروہ میان احمد نور پر بلوہ کر کے آپڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا۔ وہ کسی طرح ان کے قبضہ سے نکل کر بھاگا۔ اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان مین گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھاشاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہونچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی۔ اور سخت گالیان دے رہے تھے کوئی اندر انہین پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی۔ وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہونچے۔ اور انہون نے آکر نہائت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش مین ڈانگون اور لاٹھیون سے مسلح تھے۔ کہ بس مار دو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ مین مظلوم احمد نور نے جا کر دی جس پر منشی سندھی خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تفتیش کے لئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آگئے اور انھون نے نہائت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ ان کی عادت مین ہے۔ موقعہ واردات کو دیکھا۔ اور سب کے بیانات لئے اور ۲ اکس کو ملزم قرار دیکر واتاریخ کے لئے مقدمہ چالان کر دئے کے واسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگون کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس فساد کی تہ مین یہان کے بعض اور لوگ ہین۔ جنکی بابت غالباً بعض لوگ گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد سکے گی کہ انہون نے کبھی ہماری مخالفت مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا۔ جس کے متعلق مقامی ذمہ وار حکام یقیناً بے خبر نہ ہونگے۔ قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہین کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملے کر چکے ہین۔ ایسی سکھاشاہی سرکار انگریزی کے راج مین سخت اندھیر ہے۔ اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہماری جان۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ مین ہے۔ اور اس امر مین ایڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات مین قلم سے کام لیتا رہا ہے۔ خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے۔ جس کے لئے مین اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہون اور آئندہ خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہون۔ جن لوگون کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے۔ اور جو سازشین اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہین۔ اور اس کی تہ مین جو امر ہے۔ اس کا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاوے گا۔

خدا کی تازہ وحی

۱۶- دسمبر ۱۹۰۵ء - قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا یُرضِیکَ۔ رَحمَۃً مِنَّا وَکَانَ اَمراً مَقضِیًّا۔ قَرُبَ مَا تُوعَدُون

۲- اَمرٌ نَافِذًا

ترجمہ- کہا تیرے رب نے۔ تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ رحمت ہے ہماری طرف سے۔ اور یہی ابتداء سے مقدر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شئے جس کا تم وعدہ دئے گئے ہو۔ مین نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔ یعنی اٹل ہے۔

قیمت پیشگی

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے اخبار کو جاری رکھنا ایک بڑے سرمایہ کو چاہتا ہے۔ جو بدر کیواسطے سردست میسر نہین اس واسطے خریدارون کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ جب تک اخبار اپنے فنڈ سے چلنے کے قابل نہین ہوتا سب صاحبان قیمت پیشگی سے اس کی امداد کیا کرین۔ اگر یہ قاعدہ عام نہ بنایا جائے۔ تب تو سہولت کے ساتھ اخبار کے باقاعدہ چلنے کے سامان مہیا ہو سکتے ہین۔ مگر بہت مشکل پیش آتی ہے لہذا ۱۹۰۶ء کی قیمتین وصول کرنے کیواسطے آئندہ سال کا پہلا یا دوسرا پرچہ سب صاحبان کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہوگا امید کہ وصول کر کے شکور فرمائین گے

پردہ

مولوی فضل الٰہی صاحب احمدآباد ضلع جہلم نے تحریر فرمایا ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب سے سوال مندرجہ ذیل کا جواب دریافت کرکے بذریعہ اخبار بدر شائع کیا جائے۔ تاکہ دیگر ناظرین اخبار بدر کو بھی فائدہ پہونچ جائے۔ لہٰذا اس کا جواب بعد ملاحظہ حسب الحکم جناب حضرت مولوی نورالدین صاحب شائع کیا جاتا ہے۔

سوال۔ قرآن شریف اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے کن اشخاص سے عورت کو پردہ کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اگرچہ پردہ پر رسالہ میگزین میں ایک بڑا وسیع مضمون لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے زیادہ قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ لمبے مضامین پر زیادہ غور نہیں کرتے اور نہ ہی پڑھتے ہیں اور مختصر تحریر کو شوق سے پڑھ جاتے ہیں۔ دوسرے مولوی صاحب موصوف کی درخواست کو بغیر منظور کئے فائل کر دینا مناسب نہیں جانا۔ اس واسطے مختصر سا جواب دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر انسان اس سے فائدہ اٹھالے

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اشخاص سے عورت کو پردہ نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور اس کے سوا سب سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خاوند۔ اپنا باپ۔ خاوند کا باپ۔ اپنا بیٹا۔ خاوند کا بیٹا۔ بعض عورتیں بیاہی جاتیں۔ تو ان سے پہلے بھی اس مرد کی شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس خاوند کا پہلی بیوی سے بیٹا ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی پردہ کرنا جائز نہیں۔ یہ خاوند کا بیٹا کہلائیگا اور جو لڑکا ان دونوں میاں بیوی سے ہو۔ یا اُس عورت کا پہلے بھی کہیں نکاح ہوا تھا۔ اور اب دوسری بار ہوا ہے۔ اور پہلے خاوند سے کا اس کا بیٹا ہے۔ تو وہ اس عورت کا بیٹا کہلائے گا۔ اس سے بھی پردہ کا حکم نہیں۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ بھانجا۔ صرف اپنے رنگ اور طرز کی عورتوں سے۔ غلاموں سے۔ ایسے خدمتگار مردوں سے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے۔ مثلاً بہت بڈھا یا مخنث مرد۔ ایسے لڑکے جو نابالغ ہیں۔ ان کے سوا سب سے پردہ کرنا کرانا ضروری ہے۔ یہ مختصر الفاظ میں یہ گُر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن سے نکاح جائز ہے اُن سے پردہ کرانا بھی جائز ہے۔ یہ تو قرآن شریف کا حکم ہے اور حدیث میں یوں حکم ہے۔ کہ ایک روز ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھی تھیں۔ کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم جو کہ نابینا تھی۔ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو بیویوں کو فرمایا۔ کہ تم پردہ میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حرج ہے۔ نہ وہ دیکھتا ہے۔ نہ معلوم کر سکتا ہے کہ کون بیٹھی ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ کہ وہ تو نہیں دیکھتا۔ پر تم تو ضرور اسے دیکھتی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نابینا شخص سے بھی پردہ کرانا ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح سے مرد کو خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ غض بصر کرے۔ ایسے ہی عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

بعض لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ بسا اوقات ایک غیر مرد کو کسی غیر عورت سے کسی وجہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونوں آپس میں دینی یا دنیاوی بہائی بہن یا ماں بیٹا بن جاتے ہیں جس کے باعث ان کے درمیان سے پردہ بالکل اٹھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے دل سے ہی فیصلہ لے لیتے ہیں۔ کہ ہمیں اب پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے جن اشخاص کو پردہ کے حکم سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ان میں یہ نہیں ہے دوسری یہ بھی پختہ دلیل ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں مومنوں کی مائیں تھیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی روحانی ماں نہیں ہو سکتی۔ پس جس صورت میں کہ وہ بھی تمام مومنوں سے پردہ کیا کرتی تھیں۔ تو دوسرے کسی کو کیا مجال ہے کہ وہ اس کے سوا کوئی اور راہ تلاش کرے۔

عام طور پر یہ رسم بھی پھیل گئی ہوئی ہے کہ بعض بڑے بڑے پابند پردہ اور شریف خاندانوں کے گھروں میں بھی غیر عورتیں بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے چلی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات بڑی مصیبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ قرآن شریف میں عام عورتیں نہیں بیان ہوا۔ بلکہ نسائھن آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ اپنے ہی رنگ کی عورتیں۔ پس غیر عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق مولوی نورالدین صاحب ایک اپنی کہانی سنایا کرتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب نے فائدہ رسانی کی غرض سے اکثر دفعہ بیان فرمایا ہے۔ اور نیز چونکہ اس سے بھی ایک سبق ملتا ہے۔ اس واسطے میں بھی اس کو لوگوں کی عبرت اور فائدہ رسانی کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جن دنوں والدہ عبدالحی سے میری شادی ہوئی تو انہی دنوں میرے ایک دوست نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ میری بیوی آپ کے گھر میں آپ کی بیوی کو ملنے کے لئے جانا چاہتی ہے۔ چونکہ میرا وہ دوست تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی۔ جب وہ میری بیوی کے پاس گئی۔ تو میری بیوی کو دیکھکر اُس نے اپنے مُنہ سے تاسف کے کلمات نکالے اور بہت رنج ظاہر کیا۔ کہ اے بی بی تیرے ماں باپ نے تم پر بہت ہی ظلم کیا ہے۔ جو تجھے تیرے باوا کی عمر کے مرد کے ساتھ بیاہ دیا۔ تجھے خوشی کیا ہوتی ہوگی۔ بلکہ تو تو اسے دیکھکر دل میں آہیں بھرتی ہوگی۔ دیکھ میں نے جہاں اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ وہ لڑکا اس کا ہم عمر۔ نوجوان۔ بڑا خوبصورت ہے۔ اور ہر وقت وہ بہت کھیلتے رہتے ہیں۔ اور خوشی میں زندگی بسر ہوتی ہے۔ جب اُس سے یہ باتیں کہیں۔ تو میری بیوی نے مجھے فوراً بلا کر کہا۔ کہ آپ ایسی عورتوں کو اندر میرے پاس بھیجتے ہیں جو ایسی باتیں مجھے کہتی ہیں۔ وہ عورت تو اسی وقت چلی گئی اور میں قدرت کے تماشہ کا منتظر رہا۔ کہ دیکھئے۔ وہ پاک ہستی کیا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ میری تحقیر کر گئی۔ اور اسے اپنے داماد پر بہت اترائی تھی۔ خدا کی قدرت تھوڑے عرصہ کے بعد اس کا وہ داماد جس کو اُس نے موٹا تازہ ہٹا کٹا اور نوجوان خیال کرکے لڑکی دی تھی۔ بعارضہ دق مر گیا۔ اور میں محض خدا کے فضل اور اس کی حفاظت سے اب تک آپ لوگوں میں زندہ موجود ہوں۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھروں میں غیر عورت کو بغیر دریافت آنے نہیں دینا چاہیئے۔

بعض گھروں میں یہ بھی دستور دیکھا گیا ہے۔ کہ ان میں جو غیر بچے مثلاً خدمتگار وغیرہ عالم نابالغی میں کام کرتے ہیں۔ اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کو اس خیال سے کہ وہ انہی گھروں میں پلے ہیں۔ اندر آنے سے یا کم از کم اطلاع کرکے اندر آنے سے روکا نہیں جاتا۔ یہ بھی نقصان دہ رسم ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث کی رُو سے غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ان غیر لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم ہے۔ جنکو عورتوں کی خواہش نہ ہو۔ یا وہ بچے جو ابھی نابالغ ہوں۔ جب وہ بالغ ہو جائیں۔ تو فوراً ان سے پردہ کرانا چاہیئے۔ یہ ہے پردہ کا حکم۔ اب میں مختصر طور پر بعض لوگوں کی آگاہی کے لئے یہ لکھتا ہوں۔ کہ پردہ کہتے کس کو ہیں یعنی شرع میں پردہ کے حد کیا ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ جیسا کہ آج کل بعض نادان مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ عورت کو چار دیواری سے باہر ہوا نہ لگے۔ اور اس بیچاری کا جنازہ ہی اگر باہر نکلے تو نکلے۔ خواہ وہ بیچاری بلا سے مرجائے مگر وہ قدم باہر کہیں رکھنے نہ پائے۔ وہ بعض کم عقل جو انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک آزادی دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کہ عورتیں بے شک عیسائی عورتوں کی طرح کھلم کھلا باہر سیر کرتی پھریں۔ کوئی حرج نہیں۔ اور یہی طریقہ ان کی تعلیم عقل اور فہم بڑھنے کا ہے۔ یہ دو تو نہ وہ بڑی غلطی پر ہیں اور اس راہ کو چھوڑ کر جو صراط مستقیم ہے۔ اور جس پر چلنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے اور نیز درمیانی روش کو ترک کرکے افراط اور تفریط میں جا پڑے۔ اور یہ بے شک ہلاکت کی راہ ہے۔ کامیابی کی وہی راہ ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے بتائی۔ پس قرآن شریف میں جو پردہ خداوند کریم نے فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو مومن کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ بات ہے۔ بے شک خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے دوسری طرف مومن عورتوں کو یہ حکم ہے۔ کہ اپنی آنکھوں کو تم بھی نیچا رکھکر چلا کرو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ ہاں جو خواہ مخواہ ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنی لے لیا کرو۔

پس قرآن شریف میں جو پردہ کا حکم ہے۔ وہ صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اوّل تو مرد اور عورت دونوں اپنی آنکھوں کو نیچا رکھکے چلا کریں۔ میں نے خود تجربہ کرکے دیکھا ہے۔ کہ اگر آنکھوں کو

نیچا کرکے چلا جائے۔ تو پاس سے گذرنے والے کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ کون پاس سے گذرا ہے۔ اور یہی کافی پردہ ہے۔ اپنے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو ایسا غض بصر رہتا ہے کہ بعض اوقات ایک شخص بالکل سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اور بھی پاس آدمی ہوں۔ تو ان کو اتنا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ شخص یہاں ہے کہ نہ۔ اور آپ اس کو بلانے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ ادہر تو آنکھوں کو قابو میں رکھنا۔ اور دوسری طرف شرمگاہوں کی حفاظت۔ پھر خداوند کریم نے ذرا اور وسعت دی ہے۔ کہ اپنی زینت کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اعضاء کہ کام کاج کرتے وقت ننگے ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب عورت کام کاج کرتی ہو۔ تو اور بدن کو تو وہ چھپا سکتی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا منہ سے نیچا حصہ نہیں چھپا سکتی۔ ورنہ بہت بڑی دقت پڑتی ہے۔ کیونکہ امراء کی عورتیں تو کام کاج سے فارغ رہتی ہیں۔ اور غرباء عورتیں بیچاری خود کام کرتی ہیں۔ تو اس صورت میں تو ان کے واسطے بصورت دیگر بڑی لاچاری ہے۔ اور باہر نکلتے وقت خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ اپنے دوپٹہ کو اس طرح سے اوڑھے کہ چھاتی بھی ڈھکی رہے۔ اور چہرہ بھی۔ یعنی۔ گھونگٹ مار کر گھونگھٹ نکال لے۔ یہ خاصہ پردہ ہو جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا عملدرآمد رہا ہے۔ چنانچہ شرفاء پردہ دار اور دوسری عورتوں میں یہی تمیز تھی۔ کہ جب پردہ دار عورتوں کو باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ اسی پردہ کے ساتھ باہر نکلا کرتیں یعنی اوڑھنی اوڑھ لیتی تھیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں کنوؤں سے پانی کے مٹکے بھر لایا کرتی تھیں۔ آپ کے وقت ایک لڑکی کا بیاہ ہوا اس لڑکی نے خود ہی ساری برات کے لئے کھانا پکایا۔ خود ہی ہاتھ دھلائے۔ اور ہر طرح کی مہمان نوازی کی۔ خود ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی کا اپنا بیاہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنی ایک بیوی کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک اصحابی ملا۔ آپ نے اس خیال سے کہ مبادا یہ نہ سمجھے۔ کہ کوئی غیر عورت ہے۔ اپنی بیوی کا سر پکڑ اور چہرہ اس کے سامنے کرکے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم آپ کی نسبت کوئی بے جا خیال ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں آپس میں دوڑے۔ غالباً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اس کی خاطر پیچھے رہ گئے۔ اور دوسری مرتبہ دوڑ کر آگے بڑھ گئے اور فرمایا۔ تلک بتلک۔ یعنی باری اتر گئی پس کیسے ہی پاک انسان وہ تھے۔ اور نیک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

احباب سے التجا ہے۔ کہ وہ میری بیوی اور لڑکی کے لئے جو بیمار ہیں۔ خدا کے حضور دعا صحت فرمائیں۔ وما اسئلک

اجرا ان اجری الا علی ربی۔ والسلام

محمد نصیب احمدی

سوادیشی

سوادیشی یعنی اپنے دیس کی اشیاء کا استعمال کرنا اور دوسرے دیسوں کی اشیاء کا استعمال جائز نہ سمجھنا بلکہ آج کل کے طریق بنگالہ کے مطابق حرام جاننا۔ یہ اس لفظ کے ان دونوں عملی اور اصطلاحی معنی میں ممکن ہے کہ کہیں کہیں کوئی کوئی مسلمان بھی اس میں شامل ہوا ہو۔ مگر عموماً اس میں بنگالہ کے ہندو اور پنجاب کے آریہ ہی زیادہ تر حصہ لے رہے ہیں۔ اس تحریک کی بناء اور جڑ ملک کی دیسی اشیاء کی محبت اور ان کے استعمال اور رواج کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ اصل محرک اس کا بنگالہ کی تقسیم ہے۔ بنگال ایک بہت بڑا صوبہ ہندوستان کا ہے جس کے حدود کو انگریزوں نے اپنے ملکی فوائد کو مدنظر رکھ کر وسیع مقرر کیا تھا۔ اور اب اسی گورنمنٹ نے اپنے دیگر مصالح کو مدنظر رکھکر اس نقشہ کے دو حصے کر دئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا ایک ملکی معاملہ اپنی مصلحت کا ہے۔ بنگالیوں نے خواہ مخواہ اس میں دست اندازی کرکے اپنی دہوتیوں میں آگ لگالی اور اس کی طپش اپنے آریہ بھائیوں تک بھی پہنچا دی۔ اور ان مجھلی خوروں کی تقلید میں یہاں کی ماس خور پارٹی اور گھاس خور پارٹی بھی جوش میں آئی۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے واسطے اپنی دہوتیوں کو چست کیا۔ اور یہ تجویز سوچی۔ کہ یورپ کی اشیاء خرید کرنا چھوڑ دو۔ بس انگریز ڈر جائیں گے۔ اور تقسیم بنگالہ کی تجویز کو موقوف کر دیں گے۔ گورنمنٹ ایسی بزدل نہیں۔ کہ بنگالیوں سے دب کر اپنے ملکی مصالح کو ترک کر دے۔ اور نہ ایسی کمزور ہے۔ کہ ماشوں کی گیدڑ بھبکیوں پر کان رکھیں۔ چند روز تک سوادیشیوں کے یہ بے جا جوش فرو ہو جائیں گے۔ اور ندامت کے ساتھ سب خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ آرام سے بیٹھ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے سوادیشی کے متعلق ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	اعـہ	صـہ	صـہ	صـے	ے
نصف صفحہ	صـہ	صـہ	عـہ	ے	عـہ
پورا کالم	عـہ	عـہ	عـہ	صـ	ے
½ کالم	عـہ	عـہ	عـہ	للعـہ	ع
¼ کالم	عـہ	ـہ	صـ	ے	ے

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ہے لیکن عـہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب ۹ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھتیس ۳۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں گئے۔ جن صاحبان کو نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے اور یہاں پرچہ ایک بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوائے جائیں تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ مہربانی دفتر کو ارسال کریں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل ہو جائیں۔ منیجر

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرہ وغیرہ کے کام میں تجربہ رکھتا ہو سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائیگا۔ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو۔ تو سکھایا جائیگا۔ تنخواہ عـہ روپیہ ماہوار خشک ہوگی۔ درخواست بمعہ نقول سندات آنی چاہیئے

المشتہر

شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - مدینہ آباد

ضرورت

دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ دفتر کے کام سے واقف ہو تھوڑی انگریزی بھی جانتا ہو۔ خط اچھا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

منیجر بدر

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دکلیس وعقد وقایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہیں کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اُجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہیں۔ آخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دہات اور ادیہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد و تراکیب درج ہونے کے علاوہ ان کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور اُن کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مرتب کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۷۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمےٰ بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جملے منزل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرزجان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینوں کتابوں کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۱۲ر

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض ڈارھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈارھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہوں منہ میں سے بدبو آئے دانت میں لیس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس چھوٹا ۵ر کافی ہے ۱۲ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ علاسم بامسمے ہے جو صاحب اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے ذرا ہمارے ان جوہرکا استعمال فرمایئے۔ پھر دیکھتے ہیں کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہیں یہ جوہر حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد جوہر ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں کہ بیان کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فایل کر دئے جاتے ہیں۔ مینجر

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس بیلنہ

بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

نہائیت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام نسلاتی اور روحانی مسائل ہیں تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان۔ علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہائیت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلاجلد ے مجلد ے۔

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین دی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلاجلد ے مجلد ے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۸ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اُردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اُردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد ۱۲ (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور نسخہ کامل طور پر درج کر دئیے گئے ہیں پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible]

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہتر نسخ صحیح ہے قیمت عہ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمیں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریاں اور کمزوریوں کا علاج مع تمام ادویہ کے کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء و الصبیان** اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو عورت اور بچہ کو پیش آجاتی ہیں تا ماں اور باپ کو مصیبت سے بچانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۴ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

[illegible] مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر پبلشر نے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گویم باتو گر آئی چہ ما در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر [illegible] | ۲۴ شوال ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵

ای جہان منتظر خوش باش کامد و آستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین برضائے خود	عنہ
	صہ
	ے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عہ	ے
شش ماہی	عہ	عہ
سہ ماہی	۱۲؍	۱۴؍
یک ماہ		۶؍
فی پرچہ	۱؍	۲؍

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
ہیچکے دوری ازاں عالیجناب ۔ نزد ما کافر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اور کسر صلیب وغیرہ حجت وبرہان کے ذریعہ سے ہوگا۔ نہ سیف وسنان سے اور یہی شرب ثانی ہے۔ اور اسی لئے حدیث مین یہ لفظ بھی موجود ہین۔ وانی اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم (بے شک مین قریب تر آدمیون کا ہون ساتھ عیسے ابن مریم موعود کے ۱۲) یعنی مین سب آدمیون سے زیادہ تر قریب تر ہون۔ ساتھ عیسے ابن مریم موعود کے کیونکہ عیسے موعود تو صرف میرے دین کو ہی قائم کریگا۔ نہ دین موسوی کو۔ ہان صرف فرق یہ ہے کہ میرے وقت مین شرب اول واقع ہو۔ اور اس کے وقت مین شرب ثانی واقع ہوگا۔ اور اگر اس حدیث مین عیسے سے مراد وہی عیسے نبی اسرائیلی ہون۔ تو پھر یہ نکتہ حاصل نہین ہوسکتا۔ کیونکہ دین اسلام اور تعلیم عیسوی مین بون بعید ہے۔ دیکھو اناجیل کو۔ پھر ان عیسے اسرائیلی کے ساتھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس کیونکر ہوسکتے ہین۔ اور لم یکن بینی وبینہ نبی (نہین ہے درمیان میرے اور درمیان اس کے کوئی نبی ۱۲) بہت درست ہے۔ کیونکہ اس تیرہ سو برس مین کسی مدعی من اللہ نے دعوی نبوت جزئیہ کا بھی نہین کیا۔ اس کا بیان آپ کی دلیل دوم کے رد مین انشاء اللہ آوے گا۔ فانتظروا

اور امہاتہم شتی ودینہم واحد (مائین ان کی مختلف ہین اور دین ان کا ایک ہی ہے ۱۲) کا مطلب بھی اس صورت مین بہت درست ہوگیا۔ کیونکہ دین تو بمنزلہ باپ کے ہے۔ جو سوائے ایک باپ کے دوسرا باپ حقیقی نہین ہوسکتا۔ کیونکہ ماں کو حالت کسی کی زوجہ ہونے کے دوسرا زوج درست نہین ہوسکتا ہے۔ اور اسی دین کے لئے مروجین مختلف اور شتی واقع ہوتی ہین۔ جو بمنزلہ امہات کے ہین جن کا تعدد نوع کے لئے جائز ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ دین اسلام کا غلبہ اور اظہار کل ادیان پر بجز حجت اور برہان کے سیف وسنان سے ہو بھی نہین سکتا۔ کیونکہ کسی کے داخل ہونے دین اسلام مین جو بزور شمشیر ہو کیا نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے۔ پس یہی شرب ثانی ہے۔ جو موجب اظہار اور غلبہ دین اسلام کو ہے اور دوسری حدیث مین بھی ہم یہی کہتے ہین۔ کہ عیسے ابن مریم سے مراد مسیح موعود ہین۔ لا غیر۔ کیونکہ اس حدیث مین خروج دجال کا ذکر کرنا قرینہ ہے اس امر کا کہ مراد اس سے عیسے موعود ہی ہین۔ اس لئے کہ ہلاک دجال کا عیسے موعود ہی کے ہاتھ سے ہوویگا اور یہ امر ظاہر ہوتا ہے صحیح بخاری کے بغور مطالعہ کرنے سے کیونکہ اس مین عیسے کے دو حلیے مختلف لکھے ہوئے ہین۔ ایک گندمی رنگ سیدھے بال والا جو مسیح موعود ہے اور دوسرا سرخ رنگ گھونگر والے بال والا۔ یعنی نبی اسرائیلی پہلے مسیح کے ساتھ تو دجال کا ذکر ہے اور وہی مسیح محمدی ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ دجال کا ذکر نہین جو مسیح اسرائیلی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

پس جس طرح پر کہ دو حلیے مختلف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائے گئے۔ ایک مسیح اسرائیلی کا حلیہ ا[illegible] مسیح محمدی کا حلیہ۔ اسی طرح پر اس حدیث مین جیسا کہ حضرت موسے اور حضرت ابراہیم سے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔ اسی طرح پر عیسے محمدی سے بھی عالم مثال مین ملاقات ہوئی۔ اس مین کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ بلکہ اس مین تو کمال علم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے۔ جو مصداق ہین۔ علمت علم الاولین والآخرین (سکھایا گیا ہون مین علم اولین وآخرین کا ۱۲) کے۔ کیونکہ انبیاء اولین ابراہیم وموسے سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی اور عیسے محمدی آخر زمان بھی عالم ارواح مین آپ کو دکھائی گئے۔ جیسا کہ دیگر امور اشراط الساعۃ اور حشر ونشر کے واقعات دکھلائے گئے۔ اور چونکہ عیسے محمدی آخر زمانہ مین آنیوالے تھے۔ اس مناسبت سے قیامت کے وقوع کا بھی انہین سے ذکر ہوا۔ اور انہین کی طرف اس کے احوال کا رد اور رجوع کیا گیا اور پھر انہون نے اپنا کام وہی بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کیونکہ وہ آپ کے غلام اور خادم تھے۔ اور ان کا یہی فرض منصب تھا۔ اور قیامت سے بھی زیادہ تر نسبت رکھنے والے تھے۔ بسبب قرب ان کی بعثت کے جو زمانہ آخر مین ہے ساتھ قیامت کے۔ علاوہ برین ہمکو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کشف کو اول انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص اور منحصر کرین۔ باوجودیکہ آپ مصداق ہین علمت علم الاولین والآخرین۔ کے اور آپ کی شان مین اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما (اور ہے تجھ پر بہت بڑا فضل اللہ تعالیٰ کا) دوسری دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ مسلم کی حدیث مین پانچ بار عیسے موعود کے لئے لفظ نبی اللہ کا آیا ہے۔ اگر مرزا صاحب نبی ہین تو بحکم آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (ولیکن اللہ تعالیٰ کے ایسے رسول ہین جو انتہا درجہ تمام نبوتون پر پہنچے ہوئے ہین ۱۲) کے کفر لازم آتا ہے۔ الی آلآخر۔ اقول الجناب والا۔ تو سب سے اول آپ ہی پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کے نزدیک عیسے نبی اسرائیلی آخر زمانہ مین مبعوث ہووین گے۔ تو پھر خاتم النبیین تو حضرت عیسے ہوئے۔ نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب فرمائیے۔ کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (مین ہی خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی آنیوالا نہین ۱۲) جو آپ کے نزدیک احادیث متواترہ سے ہے۔ آپ کے اس کا کیا جواب ہے۔ اور لا نبی بعدی مین جو بکلمہ لائے نفی جنس کے واقع ہوا ہے۔ لہذا آپ کو یہ بھی گنجائش باقی نہین رہی۔ کہ کسی نبی قدیم کو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے لاسکین علاوہ برین ایک بڑی مصیبت آپ پر یہ بھی وارد ہوگی کہ نص قرآنی مین موجود ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (یہ قول حضرت عیسے کا۔ بشارت دینے والا اس رسول کا ہون جو میرے بعد آوین گے اور نام ان کا احمد ہوگا ۱۲)

یعنی جبکہ آپ کے نزدیک حضرت عیسے ابھی تک بقید حیات آسمان دوم وغیرہ پر بیٹھے ہوئے ہین تو پھر لازم آیا۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک مبعوث ہی نہین ہوئے۔ کیونکہ کسی نبی کی بعدیت مطلقہ سے اگر کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔ تو بعدیت بعد الموت ہی ہوگی لا غیر۔ اب کہئے سہ مین الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔ اور اگر آپ کہین کہ حضرت عیسے عہدہ نبوۃ سے معزول ہوکر مبعوث ہون گے۔ تو اولاً تو یہ عرض ہے۔ کہ ہنوز دہلی دور است۔ کیونکہ اول ان کی حیات کا تو اثبات کیجئے ثانیاً۔ اور پھر آسمان پر بجسد عنصری اوٹھایا جانا اور پھر ثالثاً بجسد عنصری آسمان پر سے اوترنا آپ ثابت فرماوین جس کا ابطال ہمارے صدہا رسائل مین موجود ہے۔ رابعاً۔ ہم کہتے ہین۔ کہ فقہ اکبر وغیرہ کی شروح مین ایسے خیال کو کہ کسی نبی کو معزول عن النبوت اعتقاد کیا جاوے۔ کفر لکھا ہوا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ (بے شک اللہ تعالیٰ نہین بدلتا ہے حالات کسی قوم کو۔ جب تک وہ خود اپنے حالات متعلقہ اپنی نفسون کو تبدیل نہ کرین ۱۲) حضرت عیسے نے کون سا گناہ کبیرہ کیا ہے۔ جو نبوت سے معزول یا منفصل ہوکر نازل ہون گے۔ اور خامساً ہم کہتے ہین۔ کہ اس صورت مین حضرت عیسے معزول عن النبوت ایک رجل ہوئے رجال بنی اسرائیل مین سے۔ پس ان کی لئے کون سی ترجیح حاصل ہوئی۔ اس امتی رجل پر جس کے حق مین۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آیا ہے (تم تمام امتون سے افضل اور بہتر ہو جو پیدا کئے گئے ہو۔ جملہ آدمیون کی ہدایت کے لئے ۱۲) وارد ہوا ہے خصوصاً اس مجدد پر جو خیر الامم مین راس صدی پر مبعوث ہوکر عیسے موعود ہو۔ جس کے لئے ہزارہا ادلہ قاہرہ نقلیہ اور نشانات باہرہ سماویہ وارضیہ موجود ہین۔ دیکھو ہمارے رسائل کو۔ بعد ہمارے مسلک کی بموجب اس حدیث مسلم مین جو لفظ نبی اللہ کا پانچ دفعہ آیا ہے۔ اس سے نبی تشریعی مراد نہین بلکہ ایک امتی مراد ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہین۔ سہ

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

ہان البتہ جو مجدد باوجود امتی ہونے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملہم ہو۔ اس کو نبی خبر دینے والا کہہ سکتے ہین۔ کیونکہ سلسلہ الہامات اور مکالمات الہیہ کا اس امت مین قیامت تک جاری رہے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ (بے شک جن لوگون نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے۔ پھر اس قول واقرار پر پکے رہے تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہین۔ کہ نہ کچھ اندیشہ اور خوف کرو

نہ رنج کرو - اور خوش ہو تم ساتھ بہشت کے جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے - ہم تمہاری زندگانی دنیا میں بھی دوست ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے ۱۲)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل استقامت پر نزول ملائکہ کا واسطے انبشار کے حیوۃ دنیا میں ہی ایک ثابت شدہ صداقت ہے - اور معنے نبی کے جو خبر دینے والا اللہ کی طرف سے ہو - اس آیت سے ایسے اہل استقامت کے لئے ثابت ہوتے ہیں - پس انہیں معنی کی رو سے عیسے موعود کو حدیث مسلم میں نبی اللہ فرمایا گیا ہے - اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے - ان محذورات مذکورہ وغیر مذکورہ میں سے جو کہ آپ پر وارد ہوتے ہیں - مثلاً اگر خود حضرت عیسے ہی آخر زمانہ میں آویں گے - اور بعض محرمات اسلامیہ کو حلال کردیں گے تو اہل اسلام ان پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتے کیونکہ وہ اس اعتراض کے جواب میں اہل اسلام پر اس آیت کو پیش کرکے کہہ سکتے ہیں - کہ یہ منصب مجھکو خود تمہارے قرآن مجید نے عطا فرمایا ہے - حیث قال اللہ تعالیٰ - ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم - پھر آپ اس آیت کے مقابلہ میں ان کو کیا جواب دے سکتے ہیں - یا وہ یہ اگر کہیں کہ میرے بعد آنے کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے ابھی تک تو میں زندہ ہوں لہذا احمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے کما قال اللہ تعالیٰ - مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد - تو آپکے پاس جواب اس کا کیا ہے - یا اگر وہ کہیں کہ تمہارے قرآن مجید میں نعوذ باللہ اکثر اغلاط واقع ہوگئی ہیں - جیسا کہ کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم - فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم - (جب تک کہ میں ان میں زندہ رہا میں ان کا نگران رہا - پس جبکہ تونے مجھ کو وفات دیدی - تو تو ہی ان پر نگران تھا ۱۲) اور وجہ اس کی غلط ہونیکی یہ بیان کریں - کہ میرے آسمان کے اٹھائے جانے کے بعد ہی تو میری امت مشرک اور گمراہ ہوگئی ہے - اور اب میں آسمان پر سے نازل ہو کر آیا ہوں جو ان کو راہ ہدایت پر لا رہا ہوں - اور چالیس برس تک میں ان کو دعوت کروں گا - اور بموجب وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (اور کوئی اہل کتاب میں سے باقی نہیں رہے گا جو قبل موت اس کے ایمان نہ لاوے ۱۲) کے جملہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آویں گے - ان تمام حالات کو مسلمانو قرآن مجید بیان کرنا بھول گیا لہذا قرآن میں یہ ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے جسمیں میرا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے - ایسے غلط جواب دینے میں پھر میری نجات کب ہو سکتی ہے - کیونکہ اس آیت کے آگے ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ھذا یوم ینفع الصادقین صدقہم - پھر اس کا جواب آپ کیا دیویں گے - یا اگر وہ کہیں - کہ آیت استخلاف میں جو صرف منکم کہا گیا ہے - یہ بھی غلط ہے - کیونکہ آخری استخلاف تو میرے ذریعہ سے واقع ہوا - اور میں بنی اسرائیل میں سے ہوں نہ تم میں سے - تو پھر اس کا کیا جواب ہوگا - یا اگر وہ امت محمدیہ سے فرماویں - کہ میرے پاس سے تم چلے جاؤ - اور دور ہو جاؤ - میں تم کو ہرگز ہدایت

نہیں کرتا کیونکہ میں تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں خود تمہاری کتاب میں موجود ہے - کہ رسولا الی بنی اسرائیل - پھر آپ اس کا جواب بجز اپنی محرومی اور بد نصیبی کے کیا دے سکتے ہیں - افسوس کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے - صد افسوس ہے آپ کی بد نصیبی پر کہ در پئے شیطان جان ہم رفت - این ہم رفت و آن ہم رفت - یا اگر وہ کہیں کہ تمہارے قرآن مجید میں صرف ایک ہی غلطی نہیں ہے - بلکہ نعوذ باللہ صدہا غلطیاں واقع ہوگئی ہیں - کیونکہ میری نسبت یہ بھی لکھا ہے - کہ میں کھاتا پیتا تھا - کانا یاکلان الطعام - حالانکہ دو ہزار برس یا زائد تک میں آسمان پر بجسد عنصری مقیم رہا ہوں - میں نے وہاں پر کوئی طعام نہیں کھایا - یا اگر وہ کہیں - کہ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین - نعوذ باللہ غلط ہے - علی ہذا القیاس - فیہا تحیون وفیہا تموتون بھی غلط ہے - کیونکہ دیکھو میں مدت دراز تک آسمان پر مستقر رہا ہوں - اور میری حیات کتنی مدت دراز تک آسمان پر ثابت ہو چکی ہے - تو پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے - یا اگر وہ کہیں کہ دیکھو میرے ابن اللہ ہونے کی یہ دلیل قوی تمہارے قرآن مجید میں موجود ہے - کہ جب تمہارے نبی کے مخالفین نے کہا تھا - او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرءہ (یا آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے تمہارے چڑھ جانے پر بھی یہاں تک کہ تم اوتار لاؤ ہم پر ایک کتاب کہ جو ہم اس کو پڑھ بھی لیویں - ۱۲) تو یہ جواب ملا تھا کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا - (کہدو تم ان سے کہ سبحان اللہ - یہ بدیہی نشان کیوں کر واقع ہو سکتا ہے - کیونکہ میں نہیں ہوں - مگر ایک بشر رسول یعنے نہ فرشتہ رسول ۱۲) جس کا مفہوم صریح یہ ہے - کہ کوئی بشر رسول آسمان پر نہیں جا سکتا - ہاں اگر کسی کا مرتبہ بشر رسول سے بھی بڑھ کر ہو تو وہ آسمان پر جا سکتا ہے - پس میرا مرتبہ بشر رسول سے بڑھ کر ہے یعنی میں ابن اللہ ہوں - کیونکہ میں مدت دراز تک آسمان پر رہا ہوں - تو آپ ان کی اس دلیل کا کیا جواب دیویں گے - بینوا توجروا - یا اگر وہ کہیں کہ نعوذ باللہ قرآن میں یہ بھی ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے - کہ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کے تمام رسولوں کا گذر جانا اور فوت ہوجانا بیان فرماتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ - وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم - (اور نہیں ہیں محمد - مگر ایک رسول بہ تحقیق گذر چکے اس سے پہلے تمام رسل تو کیا اگر وہ مر جاویں یا قتل کئے جاویں - تو تم پھر جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل ۱۲) پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے - یا اگر وہ کہیں کہ قرآن مجید میں ایک عظیم الشان غلطی یہ بھی واقع ہوگئی ہے جو آیت واوینہما الی ربوۃ

ذات قرار ومعین (اور پناہ دی ہم نے ان دونوں کو ایسے ٹیلے پر جس میں ان کا قرار رہا اور اس میں پانی صاف بہتا رہتا ۱۲) میں بجائے علی السماء وغیرہ فرما دیا ہے - یعنی یوں فرمانا چاہیئے تھا - واوینہما علی السماء یا اوینٰہ علی السماء - غرض کہ میں کہاں تک اُن محذورات کو تحریر کروں - جو آپ کی مسلک پر لازم آتے ہیں - یہ چند ایرادات ہیں - جو آپ کی خدمت میں حضرت عیسے کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں - پھر اگر حضرت عیسے کی ان تمام ایرادات و اعتراضات مذکورہ وغیر مذکورہ کو آپ نے تسلیم کر کے سکوت اختیار فرمایا - تو آپ کے ہاتھ سے تمام قرآن مجید فوت ہو جاوے گا - اور اگر آپ نے ان تمام ایرادات مذکورہ وغیر مذکورہ کو رد کرنا شروع فرمایا - تو آپ جیسے مولوی صاحبان کو ان حضرت عیسے موعود کے ساتھ بھی ایک بڑا مناظرہ یا مجادلہ پیش آئیگا جس سے آپ کو خلاص قیامت تک حاصل نہ ہوسکے گا - اور بعد اللتیا والتی آپ ایسے عیسے کو بھی دجال و کذاب ہونیکا ہی فتویٰ دیویں گے - جس عیسے کو آپ موعود قرار دیکر اس کے اوترنے کا انتظار کر رہے ہیں - اس کی تصدیق کیونکر حاصل ہوسکتی ہے - کیونکہ یہاں اٹش درکاسہ موجود - بینوا توجروا پھر واضح ہو - کہ ایک امتی کا جزوی نبی ہونا حسب الحکم آیت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا یۃ کے ہرگز ہرگز آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں ہو سکتا ہے - دیکھو مجمع بحار الانوار کے تکملہ کو جسمیں حضرت عائشہ کا بھی مذہب لکھا ہوا ہے - عن عائشۃ - قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ - (بے شک کہو تم آپ کو خاتم النبیین لیکن یہ مت کہو کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ - اور دجالین کذابین کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں - وہ اونہیں لوگوں کے بارہ میں ہیں - جو بمقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات میں یا بعد آپ کی وفات کے آپ کے خلفاء اور نائبوں کی حیات میں یا ان کی وفات کے بعد پیدا ہوئیں گے اور ہوئے اور چونکہ سلسلہ خلافت نبوی کا حسب آیت استخلاف کے قیامت تک جاری ہے - لہذا سلسلہ دجالین کا بھی ان کے مقابلہ میں قیامت تک رہیگا - کما قال اللہ تعالیٰ وانظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین (شیطان بولا) اور مہلت دی تو مجھکو قیامت کے دن تک فرمایا بے شک تو مہلت دیئے گیوں میں سے ہے ۱۲) پس بحکم لکل فرعون موسیٰ کے یہ نہیں ہوسکتا ہے - کہ کوئی فرعون تو موجود ہو اور موسیٰ مبعوث نہ ہو علی ہذا القیاس - یہ بھی نہیں ہوسکتا ہے کہ دجال تو موجود ہو - اور کوئی عیسے موجود نہ ہو - کیونکہ قرآن مجید اور دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی تاکید شدید سے واقع ہو چکا ہے - کما قال اللہ تعالیٰ - انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - اگر بمقابلہ دجالین کے کوئی مسیح صادق موجود نہیں تو دین اسلام کیونکر محفوظ و مصون رہ سکتا ہے - ان اللہ لا یخلف المیعاد - ابتحقیق اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ میں

جمع کیا تھا مگر تھوڑا سا جو وسطی بیچ کے تم نے محفوظ رکھا ہوگا (۱۲) اور اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی وصف دجال کا احادیث میں ایسا مذکور ہوا ہو کہ وہ اس مسیح دجال پر صادق نہ آتا ہو تو احادیث صحاح سے تعدد دجاجلہ کا بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو اس وصف کو ہم دوسرے دجاجلہ پر محمول کریں گے۔ یہ کیا ضرور ہے کہ باوجود تعدد دجاجلہ کے جو مخالفین کو بھی مسلم ہے۔ ہر ایک وصف مذکورہ فی الاحادیث کو اسی مسیح دجال پر منطبق کریں۔ اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسے نبی اسرائیلی کی وفات قطعی طور پر متعدد نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ہم اپنے رسائل میں ثابت کر چکے ہیں اور بخاری شریف میں اختلاف حلیتین بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک عیسے نبی اسرائیلی موسوی ہے۔ اور دوسرا مسیح موعود مثیل عیسے محمدی ہے۔ اور یہ کہ مسیح موعود کی نسبت امامکم منکم متفق علیہ احادیث میں پایا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہونے والا ہے۔ اور امامکم منکم صحیح مسلم میں موجود ہے۔ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ بطور نص کے کہ وہی شخص نازل ہونے والا امام ہوگا۔ لاغیر۔ اور زمانہ غلبہ مذہب صلیبی کا بھی موجود ہے۔ جس صلیب کی کسر کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ اور قرآن مجید میں آیت استخلاف میں بھی لفظ منکم کا موجود ہے۔ جس سے بطور نص کے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سلسلہ استخلاف کا اسی امت میں سے واقع ہوگا۔ اور چونکہ اس آیت استخلاف میں لام تاکید اور نون تاکید ثقیلہ کا بھی موجود ہے۔ اور آپ کی مسلک کے بموجب وہ استقبال ہی کے لئے آتا ہے۔ جو آخر زمانہ اور قیامت تک کو شامل ہے۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن جو ایک علامت خاصہ مہدی آخر زمان کے لئے حدیث دارقطنی وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی واقع ہو چکی۔ اور حدیث ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ بھی بآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اس چودھویں صدی میں ایک مجدد کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اور جس طرح پر کہ امت موسویہ کے سلسلہ خلافت میں آخری خلیفہ حضرت عیسے حضرت موسے سے چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ اسی طرح پر اس چودھویں صدی کے راس پر اس مسیح موعود نے دعوی بعثت کا بھی کیا اور کوئی دوسرا شخص مدعی ایسا موجود نہیں۔ جس نے فرض منصب اپنا مناسب اس صدی چہاردہم کے ایسا کہا ہو جس سے کسر صلیب واقع ہوا ہو۔ اور پھر خود حضرت عیسے کا فیصلہ انجیل متی باب ۱۱ آیت چودہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ جس کا مصدق قرآن مجید بھی ہے۔ اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ کسی کامل متقی کے نزول سے مراد یہ ہو کہ اس کامل کی طبیعت اور خو میں دوسرا شخص کامل پیدا ہو نہ یہ کہ آسمان سے وہی پہلا شخص نازل ہووے۔ وغیرہ وغیرہ بے شمار آیات و نشانات ایسے موجود ہو گئے ہیں۔ جو قطعی واجب کے طور پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ انہ نازل میں جو ضمیر ہے اس سے مراد مثیل عیسے ہے نہ خود عیسے۔ علی ہذا القیاس۔ اگر کسی حدیث میں خود عیسے کا نزول مذکور ہوا ہے تو اس سے بھی مراد مثیل عیسے ہی ہے نہ خود عیسے۔ امید کہ ان جملہ امور میں غور فرمایا جاوے اور جواب سے سرفراز کیا جاوے۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ آپ نے ہمارے دعاوی کی تصدیق فرمائی۔ فقط۔ والسلام خیر ختام مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء

محمد احسن نزیل دہلی

اس رسالہ کا مسودہ دو تین روز بعد ہی مولوی صاحب کے خط کے آنے سے طیار ہو گیا تھا چنانچہ ایسے جلسہ دہلی میں سنایا گیا جس میں موافق اور مخالف موجود تھے۔ مگر بسبب پیش آجانے سفر لودھیانہ و امرتسر کے اور نیز خاکسار کے امروہہ وطن چلے جانے سے طبع اس کا ملتوی رہا تھا۔ لہذا اس قدر تاخیر قابل عفو ہے۔ والسلام

بدر کی ایک التماس سنیئے

ایک وہ وقت تھا کہ مقدس احمدی قوم اپنے پیارے امام اور دارالامان کے اخبار بڑی بڑی قیمتیں خرچ کرکے سنا کرتے تھے اکثر عاشقان امام برحق نے قادیان کے رہنے والے بعض لوگوں کو اپنے لئے تازہ اخبار لکھنے کے لئے ایجنٹوں کے طور پر مقرر کیا ہوا تھا اور جو ایسا نہیں کر سکتے تھے وہ ہمیشہ تڑپتے رہتے تھے۔ اور جہاں کہیں اپنے قرب و جوار میں کسی بھائی کے دارالامان سے آنے کی خبر پاتے تو شوق اور محبت سے فوراً دیوانہ وار اپنے کاروبار چھوڑ کر اس کے پاس پہنچتے اور اخبار تازہ کی غذائے روحانی سے روح تازہ کرتے اور بڑی بڑی تکلیفیں اور خرچ برداشت کرتے لیکن بدر نے ان تمام تکلیفوں اور خرچوں سے احمدی قوم کو سبکدوش کر دیا ہے اور تڑپتے ہوئے مشتاق دلوں کو کوچہ دلبر کی تازہ ترین صحیح اور معتبر خبروں اور نکتوں سے آگاہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے ان کے علاوہ جن جن خدمات کو بدر ادا کر رہا ہے ان کی تشریح اس جگہ موجب تطویل ہوگی صرف اتنی بات حضرت اقدس امام و مرسل سیدنا کی اس منشا میں مرکوز ہیں۔ بدر کی نسبت آپ ہمیشہ ہی فرمایا کرتے ہیں کہ یہ اخبار ہمارا ایک شاہد ہے ہم اس کا بند ہونا بہت منحوس سمجھتے ہیں" وہ ہر کا شاکی بدر کے جاری رہنے اور اس کے قیام و استحکام کی بہت آرزو رکھتے ہیں اور اکثر اس کی فکر کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ نے اپنا پیارا خادم مفتی محمد صادق اس کی ایڈیٹری کے لئے مقرر فرمایا۔ اور یہ لکھا کہ اب اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی" پس اے قوم۔ بدر آپ کی خدمت میں اپنے حقوق آپ پیش نہیں کرتا کیونکہ جس قوم کا یہ خادم ہے اسکو دنیا میں سب سے بڑھ کر شاکر۔ قدر دان اور محسن قوم ہونیکا فخر و دعوی ہے ان سب کو اس ایک ہی بات میں ختم کر دیتا ہے کہ آپ کا وہ محبوب امام جس کے ہاتھ پر آپ نے بیعت کی ہوئی ہے۔ نہایت دل سے چاہتا ہے کہ بدر اخبار زندہ رہے۔ چلتا رہے اور بڑھے پھولے پھلے کیونکہ وہ خود ہی سلسلہ نبوت محمدیہ میں بدر ہی ہے۔ بدر اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ شکر موجب ازدیاد انعام ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں شکوہ و شکایت سے یہ درخواست پیش نہیں کرتا۔ بلکہ قوم کی طرف سے جس جاں اور قدر دانی سے آج تک اس کا استقبال ہوا ہے وہ اس کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی حالت آپ کی نصرت کی محتاج ہے اور آپ کی ہمت اور نصرت پر اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے وہ اپنی محسن قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے یہ عرضداشت ارسال کرتا ہے

آپ لوگ قادیان جیسے مقام میں اس کام کے متعلق ہر ایک چیز کی گرانی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ایک طرف اتنے بڑے اخراجات اور دوسری طرف اس کی قیمت کا بہت تھوڑا ہونا۔ دو ایسے امور ہیں جن پر آپ کی خاص غور کی ضرورت ہے۔ سالانہ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے ہے جس میں اسی میں محصول ڈاک۔ لکھائی۔ چھپائی۔ روانگی۔ اور ایڈیٹری کے اخراجات شامل ہیں۔ گویا ایک اخبار صرف ڈیڑھ دمڑی کے قریب قیمت پر آپ کو گھر بیٹھے بٹھائے پہنچ جاتا ہے۔ اور اس طرف خرچوں میں تنگی کمی محال ہے۔ میاں معراج الدین عمر نے ہمت کی۔ کہ آج تک اس کو تھامے رکھا اور ڈیڑھ ہزار سے زیادہ روپیہ اس پر خرچ کر دیا اور ابھی تک سو سوا سو روپیہ ماہوار گھاٹے کے بغیر اس کا چھپنا نہیں ہو سکتا قومی کام ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد سے چلتے ہیں۔ الحکم ہی کی طرف دیکھ لو کہ کس کس طرح قوم نے فراخ دلی سے اس کی مالی نصرت کی۔ احباب نے سینکڑوں روپیہ بیدریغ اس کو دیکر قائم رکھا اور علاوہ اس کے اس کا ابتدا سالانہ چندہ ہی اتنا معقول تھا۔ کہ اس کے چلنے میں دقت واقعہ نہ ہو سکتی تھی بدر کا قائم رکھنا بھی سلسلہ احمدیہ کے ضروریات میں سے ہے اس لئے اس کا حق ہے۔ کہ قوم اس کی گذشتہ ڈونیشنوں سے نصرت فرمائے لیکن بدر اتنا بوجھ قوم پر ڈالنا پسند نہیں کرتا۔ البتہ وہ ایک نہایت سیدھی اور آسان راہ سے نصرت چاہتا ہے اور التماس کرتا ہے کہ ہر ایک صاحب جن کی نگاہ سے یہ درخواست گذرے یا جاس کو سن لیں وہ کم از کم پانچ نئے خریدار اس کے لئے بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھ لیں اور ان کے چندے پیشگی ارسال کراویں۔ اس طریق سے حبیب خدا مہدی و مسیح کی منشاء پوری ہوگی اور بدر آپ کی خدمت کے لئے قائم رہے گا۔ اور آپ کو اللہ تعالےٰ کے ہاں سے اجر عظیم ملیگا۔

جہاں اس درخواست کی منشاء پورا کرنا قوم کا فرض ہے۔ وہاں اس کی اشاعت بھی فرض ہے۔ والسلام

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۲ نومبر ۱۹۱۰ء — وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ — اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر۔

کشتہ جات و اعمال شگوف و نشست

وتکلیس وعقد وقایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہیں کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یوں ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہیں۔ آخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ شدہ معمولہ نسخے بھی درج فرما دئیے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول صرف عمہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دہات اور اوپدہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور اُن کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے تیار کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرزجان بناوے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ر تینوں کتابوں کے خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو سا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف عہ

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ میں سے بدبو آتی ہو دانت میں بس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمےٰ ہے جو جوان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے پھر دیکھتے ہیں کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسموں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عا

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام

بلب گڈہ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی کر لکھ دیتے ہیں کہ پھر کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئیے جاتے ہیں۔ منیجر

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ

بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ سے تطبیق کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غلط اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ہے مجلد ہے۔

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت میں تمام ترجمہ و مضامین دی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ و نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ و نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۳ ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعے سے معمولی اردو خوان عربی درسی و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام ہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عللہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد ملکہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عللہ

(۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمیں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ہر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ہر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

مطبع ... قادیان میں میاں معراج الدین عمر سپرنٹنڈنٹ پرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔